مستند احادیث کا بیش بہا مجموعہ

مُسْنَدُ الشِّهَاب

للإمام أبي عبد الله بن سلامة بن جعفر شهاب الدين القضاعي

بلّغوا عنّي ولو آية

قال رسول الله ﷺ

ترجمہ، تحقیق و فوائد
فضیلۃ الشیخ محمد ارشد کمال

نظرِ ثانی
ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

مسند الشہاب

للامام ابی عبداللہ بن سلامہ بن جعفر شہاب الدین القضاعی

ترجمہ تحقیق و فوائد
فضیلۃ الشیخ محمد ارشد کمال

نظر ثانی
ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

مسند الشہاب

امام ابوعبداللہ بن سلامہ بن جعفر شہاب الدین القضاعی
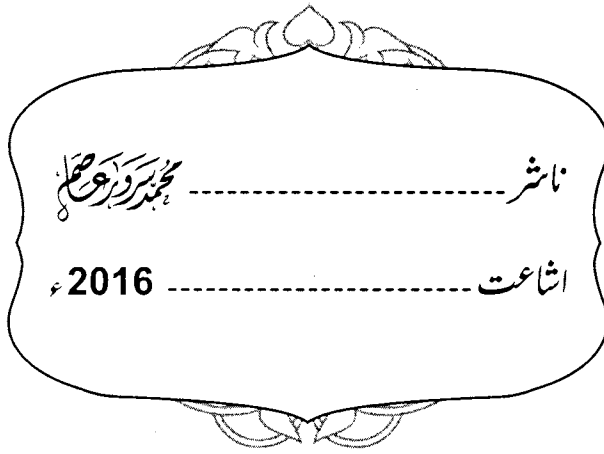
ملنے کا پتا

لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Ph 0300-8661763 ، 0321-8661763
www.facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiapk@gmail.com
www.maktabaislamiapk.com
www.maktabaislamiapk.blogspot.com

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بلغوا عني ولو آية

فہرست عنوانات

دین اسلام کا بیان

ایمان کا بیان

تقدیر کا بیان

علم کا بیان

طہارت کا بیان

مساجد اور نماز کا بیان

روزوں کا بیان

صدقات وزکوٰۃ کا بیان

بخل اور کنجوسی کا بیان

خرید وفروخت کا بیان

قرض کا بیان

کھانے پینے کا بیان

حلال وحرام کا بیان

طب کا بیان

نکاح کا بیان

جہاد کا بیان

امارت و قضا کا بیان

قسموں اور نذروں کا بیان

سفارش و شفاعت کا بیان

نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

محبت اور دوستی کا بیان

اسلامی اخوت کا بیان

اخلاق وآداب کا بیان

زہد، ورع، تقویٰ اور پرہیز گاری کا بیان

دعاؤں اوراذکار کا بیان

توبہ واستغفار کا بیان

مغفرت اور بخشش کا بیان

فضائل قرآن کا بیان

فتنوں کا بیان

موت اور قبر کا بیان

قیامت اور اس کی علامات کا بیان

جنت و دوزخ کا بیان

فضائل کا بیان

متفرقات کا بیان

عرضِ ناشر

الحمدلله رب العٰلمين والصلٰوة والسلام علىٰ رسوله الأمين، أما بعد:

حدیث شریعت اسلامیہ کا دوسرا الہامی مأخذ ومصدر ہے جسے قرآن مجید کی طرح وحی کے ذریعے سے زبانِ رسالت نے پیش فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ۝ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى ﴾ (النجم: ٣، ٤)

''اور نہ آپ (ﷺ) اپنی خواہش سے بولتے ہیں وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔''

مذکورہ آیت کی تشریح نبی کریم ﷺ کے درج ذیل فرامین سے بھی ہوتی ہے، چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

((أُكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ)) (صحیح، سنن أبی داود:٣٦٤٦)

''لکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس (منہ) سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔''

نیز آپ نے فرمایا:

((إِنِّي لَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا)) (صحيح، سنن الترمذی: ١٩٩٠)

''میں حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔''

دین اسلام قرآن و حدیث کے مجموعے کا نام ہے جس طرح قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے اسی طرح حفاظت حدیث کا ذمہ بھی لیا گیا ہے، کیونکہ آیت: ﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ (الحجر: ٩) ''بلاشبہ ہم نے ہی ذکر نازل کیا اور یقیناً ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔'' میں اللہ تعالیٰ نے لفظ ''قرآن'' کے بجائے لفظ ''ذکر'' استعمال فرمایا ہے اور ذکر کا اطلاق قرآن و حدیث دونوں پر ہوتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ ﷺ کو اپنا نازل کردہ ذکر قرار دیا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكُمۡ ذِكۡرًا ۝ رَّسُوۡلًا يَّتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ ﴾ (الطلاق: ١٠، ١١)

''یقیناً اللہ نے تمہاری طرف ایک ذکر نازل کیا ہے جو ایسا رسول ہے کہ تمہارے سامنے اللہ کی واضح بیان کرنے والی آیات پڑھتا ہے۔''

بہرصورت ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے قرآن و حدیث کی حفاظت کے مختلف انتظامات بھی فرمائے ہیں، انھی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس دور میں کتاب و سنت کی جس قسم کی خدمت کی ضرورت ہوئی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے یہ خدمت لی ہے۔ آغازِ تاریخ اسلامی سے آج تک قرآن و حدیث کی خدمت جہاں جہاں اور جس جس طریقے سے ہوئی،

اگر اس کی حکمت و مصالح اور اس کے نتائج پر نظر ڈالی جائے تو واضح معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدمات دراصل قرآن و حدیث کی حفاظت کے مِن جانب اللہ انتظامات تھے۔

محدثین کے پاکیزہ ادوار جس میں انھوں نے بڑی محنت و محبت سے ذخیرۂ احادیث کو یکجا کر کے اپنی کتب میں بہترین ترتیب سے مرتب کیا، کے بعد موجودہ دور بھی اس اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں قرآن و حدیث کو عجمیوں (غیر عرب لوگوں) تک ان کی اپنی زبانوں میں منتقل کرنے کا بندوبست کیا گیا اور یہ لائق ستائش عمل و عظیم خدمت ہے کہ اس کے ذریعے سے عجمی یا عربی زبان سے ناآشنا لوگ ہمیشہ کتاب وسنت کی مٹھاس محسوس کرتے رہیں گے۔

مکتبہ اسلامیہ کی یہ سعادت ہے کہ اس ادارے نے تفسیر القرآن و کتب ستہ کے ساتھ ساتھ احادیث کے معتبر و اہم مصادر کو اردو زبان میں شائع کرنے کا ایک بابرکت سلسلہ شروع کیا ہے اور "مسند الشھاب" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ وللہ الحمد

زیر نظر "مسند" امام ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی، شہاب الدین القضاعی رحمہ اللہ کی تصنیف لطیف ہے جو پانچویں صدی ہجری کے جلیل القدر امام الحدیث تھے۔ حدیث کی اس عظیم الشان کتاب کے ترجمہ کی اولین سعادت اس علم دوست شخصیت کو حاصل ہوئی جو اَب علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں، میری مراد فضیلۃ الشیخ محمد ارشد کمال حفظہ اللہ ہیں جو کئی کتابوں کے مؤلف و مصنف بھی ہیں۔ ترجمہ نہایت سادہ اور عام فہم ہے، علاوہ ازیں ہر روایت کو تحقیق و تخریج سے مزین کیا گیا ہے، مفید حواشی اور علمی فوائد اس پر طرہ ہیں جس سے کتاب کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے۔

ناسپاسی ہوگی اگر استاذ محترم شیخ الحدیث حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ کا ذکر نہ کروں کہ جنھوں نے راقم کی طرف سے کتاب پر نظر ثانی کی درخواست کو نہ صرف قبول کیا بلکہ کئی اہم مشوروں سے بھی نوازا۔ جزاھما اللہ خیراً

قارئین کرام! ہم نے ہر لحاظ سے کتاب کو دیدہ زیب اور لائق مطالعہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ افادۂ عام کی غرض سے شروع میں فقہی ترتیب کے مطابق ایک جامع و نافع فہرست تیار کی گئی ہے تاکہ ہر کوئی بآسانی مطلوبہ مسئلے تک پہنچ سکے۔

کاغذ، طباعت، جلد بندی ہر چیز کتاب کے شایانِ شان ہے، امید ہے کہ عوام وخواص اس نادر علمی تحفے کا خیر مقدم کریں گے، ان شاء اللہ۔ کمپوزر محترم حسن خان اور ڈیزائنر عبدالواسع صاحبان بھی شکریے کے مستحق ہیں کہ جنھوں نے پوری تندہی اور لگن سے اپنے امور سرانجام دیے۔ راقم الحروف دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت ہماری ان کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے اور انھیں ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

محمد سرور عاصم

مدیر: مکتبہ اسلامیہ

لاہور، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين محمد وآله واصحابه اجمعين ومن تبعهم باحسان إلى يوم الدين.

دین اسلام دو چیزوں سے مرکب ہے: قرآن اور اس کا بیان۔ بیان سے مراد رسول اللہ ﷺ کے اعمال و ارشادات ہیں۔ جسے احادیث کہا جاتا ہے، محدثین کرام نے احادیث کی حفاظت اور ان کی نشر و اشاعت کے لیے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اعمال و اقوال کی نشر و اشاعت کی ترغیب دی ہے، چنانچہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

((فليبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ أوعى من سامع.)) (صحيح بخاري: ١٧٤١)

''جو یہاں موجود ہیں وہ میری تمام باتیں ان لوگوں کو پہنچا دیں جو اب موجود نہیں ہیں، کیونکہ بسا اوقات وہ لوگ جنہیں میری احادیث پہنچائی گئی ہیں وہ ان لوگوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے جنہوں نے مجھ سے براہ راست سنا ہے۔''

اسی طرح آپ کے پاس ایک دفعہ وفد عبدالقیس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسلام کے بنیادی احکام سے آگاہ کیا، پھر فرمایا: ''انہیں خوب یاد کرلو اور دوسروں کو بھی ان سے مطلع کرو۔'' (صحيح بخاري: ٨٧)

بلکہ رسول اللہ ﷺ نے احادیث کی خدمت بجالانے والوں کے لیے بایں الفاظ دعا فرمائی ہے:

((نضرا الله امرءًا سمع مقالتي فحفظها ووعاها واداها كما سمع.))

(سنن الترمذي: ٢٦٥٨، الكفاية للخطيب، ص ١٩١ واللفظ له)

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے میرا حکم سنا اور اسے یاد کر کے محفوظ رکھا، پھر جس طرح سنا تھا اسی طرح بلاکم و کاست اسے دوسروں کے سامنے ادا کر دیا۔''

رسول اللہ ﷺ کے مذکورہ فرمانِ ذیشان سے علم حدیث اور اس کی تبلیغ و تعلیم کے شرف کا بیان ہے کہ یہ کام انجام دینے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے دعا دی ہے۔ اس حدیث میں نضر کا لفظ ہے، اس سے مراد دل کی خوشی کے اثرات کا چہرے پر ظاہر ہونا ہے جس کی وجہ سے چہرہ روشن اور چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ محدثین کرام نے اس حدیث کا مصداق بننے کے لیے شب و روز محنت کی اور دور دراز کے سفر کیے۔ واضح رہے کہ اس حدیث میں بشارت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد بھی ہر دور میں حفاظ حدیث موجود رہیں گے اور اس کا دفاع کرتے رہیں گے، اگرچہ ان کی تعداد کسی دور میں

بہت زیادہ اور کسی دور میں کم ہوگی، حفظ حدیث سے عموماً حدیث کو زبانی یاد رکھنا مراد لیا جاتا ہے، لیکن تحریری طور پر حدیث کو محفوظ کر لینا بھی حفظ حدیث میں شامل ہے، ائمہ حدیث نے دونوں طرح حدیث کو محفوظ کیا ہے جس کی تفصیل ہماری تالیف حجیت حدیث میں دیکھی جا سکتی ہے۔ واللہ المستعان

ہمارے ہاں مشہور و متداول کتب حدیث اس کی روشن مثال بلکہ مذکورہ حدیث کی مصداق ہیں، جن میں ایک کتاب "مسند الشهاب" بھی ہے۔ اسے محدثین مسند القضاعی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس مبارک کتاب کے مؤلف ابوعبداللہ شہاب الدین محمد بن سلامہ القضاعی ہیں جن کا تعلق مصر کے معروف قبیلہ بنو قضاعہ سے ہے۔ مؤلف اہل علم میں اس قدر معروف اور قابل توثیق ہیں کہ علمی دنیا میں کسی قسم کے تعارف کے محتاج نہیں۔ مسلک کے اعتبار سے آپ امام اہل السنہ محمد بن ادریس الشافعی کے ہم خیال ہیں۔ آپ نے مسند الشہاب کے علاوہ بہت سی علمی اور مفید کتب تالیف کی ہیں، لیکن مسند الشہاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حکم و امثال، اخلاق و آداب، مواعظ و وصایا اور ادعیہ و اذکار کے متعلق تقریباً ڈیڑھ ہزار احادیث جمع کی ہیں۔

عزیز القدر ابوعبد الرحمٰن محمد ارشد کمال سلمہ اللہ نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے، اس میں بخاری اور مسلم کے علاوہ جو دیگر کتب حدیث سے مروی احادیث ذکر کی گئی ہیں، برخوردار عزیزم نے صحیح وحسن اور ضعیف و منکر ہونے کا حکم لگایا ہے اور وجہ ضعف بھی بیان کی ہے۔ فوائد میں احادیث کی تشریح کرتے ہوئے متعدد صحیح وحسن احادیث کو بطور شواہد و متابعات بیان کیا ہے۔ اسلوب نگارش سادہ اور عام فہم ہے۔ مجھے اس کتاب کے ترجمے پر نظر ثانی کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں نے دقت نظر اور باریک بینی سے اس کا مطالعہ کیا، میں نے ترجمہ اور اس کے اسلوب کے متعلق جو مشورہ دیا، انہوں نے وسعتِ ظرفی کے ساتھ اسے قبول کیا، بہر حال یہ کتاب ہر اہل علم کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت بننے کے لائق ہے۔

برخوردار محمد سرور عاصم سلمہ اللہ نے اسے مکتبہ اسلامیہ کی طرف سے شائع کر کے حدیث کے متعلق اپنے حسن ذوق کا ثبوت دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف، مترجم اور جس نے بھی اسے منظر عام پر لانے کے لیے اپنا حصہ ڈالا ہے، ان سب کو اپنی رحمت سے مالا مال کرے اور اس کتاب کو اپنے ہاں شرفِ قبولیت سے نوازے۔ (آمین یارب العالمین)

وصلی اللہ علیہ نبیہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تحریر: ۱۶ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ

۱۷ اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز سوموار

0300-4178626

طالب الدعوات

ابو محمد عبد الستار الحماد

مرکز الدراسات الاسلامیۃ

میاں چنوں

مقدمہ

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسوله الأمین ، أما بعد:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے متبعین کو وحی الٰہی کی پیروی کا حکم دیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (٦/ الانعام : ١٠٦)

''آپ کے رب کی جانب سے جو آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے آپ اس کی پیروی کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے اعراض کریں۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَ اتَّبِعْ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ وَ اصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ﴾ (١٠/ يونس : ١٠٩)

''اور آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کریں اور صبر کریں، یہاں تک کہ اللہ فیصلہ فرما دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔''

اسی طرح ایک اور جگہ ہے:

﴿وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾ (٣٣/ الاحزاب : ٢)

''اور آپ کے رب کی جانب سے جو آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے، آپ اس کی پیروی کریں۔ بے شک جو بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔''

قرآن مجید کی ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ان کی طرف نازل ہونے والی وحی کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے اور یہی حکم اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت کو بھی دیا ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾

(٧/ الاعراف : ٣)

''جو تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اسے چھوڑ کر دوستوں کی پیروی مت کرو تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو۔''

اس آیت میں امت محمدیہ کو وحی الٰہی کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ الغرض ان جملہ آیات سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ پیغمبر علیہ السلام کو اور آپ کی امت کو اللہ تعالیٰ نے وحی کی پیروی کا حکم دیا ہے۔

وحی کیا ہے؟

شرعی اصطلاح میں وحی سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے منتخب انبیاء کرام علیہم السلام کو اخبار و احکام سے خفیہ طور پر مطلع کرنا ہے جس سے انہیں قطعی اور یقینی علم ہو جائے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف دو طرح کی وحی بھیجی گئی ہے ایک وہ جو کتاب کی صورت میں تھی اور دوسری وہ جو کتاب کے علاوہ تھی جسے حکمت اور حدیث کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا۝﴾ (٤/ النساء: ٥٤)

''پس بے شک ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا کی اور انہیں عظیم بادشاہت سے نوازا۔''

جد الانبیاء سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا سلسلہ آپ کی نسل میں رکھ دیا، آپ کے بعد جتنے بھی نبی اور رسول دنیا میں تشریف لائے وہ آپ ہی کی آل میں سے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں کتاب اور حکمت عطا فرمائی۔ بعض کے حصے میں یہ دونوں چیزیں (کتاب وحکمت) آئیں جیسے داؤد، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد علیہم السلام ہیں اور بعض کو صرف حکمت ملی جیسے اسحاق، یعقوب وغیرہ ہیں۔

سورہ النساء (آیت: ۱۶۳) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا:

﴿اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا۝﴾ (٤/ النساء: ١٦٣)

''بے شک ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی جس طرح ہم نے نوح اور ان کے بعد آنے والے نبیوں کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف بھی وحی بھیجی اور داؤد کو ہم نے زبور عطا فرمائی۔''

ایک عام مسلمان بھی اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ سیّدنا نوح، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان علیہم السلام کی طرف جو وحی بھیجی گئی تھی وہ کتاب کی صورت میں نہ تھی بلکہ کتاب کے علاوہ ایک دوسری وحی تھی جسے ہم حکمت اور حدیث کہہ سکتے ہیں، بلکہ پیغمبر موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے جو فکری جنگ لڑی تھی وہ بھی وحی کی اسی دوسری قسم حدیث کے ذریعے سے لڑی تھی کیونکہ کتاب تورات فرعون کی غرقابی کے بعد نازل ہوئی۔ فرعون نے جس وحی کا انکار

کیا تھا اور جس کے انکار پر اسے پانی میں غرق کیا گیا، وہ وحی کی یہی دوسری قسم تھی جسے حدیث کہا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰىo﴾ (۲۰/ طٰهٰ: ۹)

''اور کیا آپ کے پاس حدیثِ موسیٰ پہنچی ہے۔''

سوچنے کی بات ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی حدیث کا منکر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جائے اور محمد رسول ﷺ کی حدیث کا منکر عذاب سے بچ جائے؟ ہرگز نہیں۔

بہر حال پتا چلا کہ جس طرح انبیاء سابقین کی طرف وحی آئی ہے اسی طرح آخری نبی سیدنا ومولانا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف بھی وحی آئی، چنانچہ آپ کی طرف نازل ہونے والی وحی دو طرح کی تھی: ایک کا نام کتاب ہے، یعنی قرآن مجید اور دوسری کا نام حکمت ہے جو اسی کتاب کا بیان، شرح اور تفسیر ہے یعنی حدیث شریف، یہ دونوں چیزیں کتاب اور حکمت منزل من اللہ ہیں، وحی الٰہی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًاo﴾ (٤/ النساء: ۱۱۳)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت اتاری اور آپ کو وہ کچھ سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں بڑا واضح بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر دو چیزیں نازل فرمائی ہیں، ایک کتاب ہے اور دوسری حکمت ہے، کتاب سے مراد قرآن مجید اور حکمت سے مراد آپ کی سنت اور حدیث ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فذكر الله الكتاب وهو القرآن وذكر الحكمة فسمعت من ارضى من أهل العلم بالقرآن يقول: الحكمة سنة رسول الله، وهذا يشبه ما قال" والله أعلم. لأن القرآن ذكر واتبعته الحكمة، وذكر الله منه على خلقه بتعليمهم الكتاب والحكمة فلم يجز۔ والله أعلم أن يقال: الحكمة هاهنا إلا سنة رسول الله"

''پس اللہ نے کتاب کا ذکر کیا اور وہ قرآن ہے اور اس نے حکمت کا ذکر کیا، میں نے قرآن کے ان اہل علم سے جنہیں میں پسند کرتا ہوں یہ سنا کہ حکمت رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور یہ تفسیر (فرمانِ الٰہی) سے زیادہ مشابہ ہے، واللہ اعلم، کیونکہ قرآن مجید کے ذکر کے بعد حکمت کا ذکر کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کتاب و

حکمت کی تعلیم کے ذریعے سے اپنی مخلوق پر احسان بیان فرما رہا ہے، لہٰذا یہاں سنت رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی چیز کو حکمت کہنا جائز نہیں، واللہ اعلم۔'' (الرسالة، ص: ١١١)

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"واذكرن ما يقرا فى بيوتكن من آيات كتاب الله والحكمة ويعنى بالحكمة ما أوحى إلى رسول الله ﷺ من أحكام دين الله ولم ينزل به قرآن وذلك السنة"

(جامع البيان: ٩/ ٢٣٦)

''اور حکمت اور کتاب الٰہی کی آیات میں سے جو تمہارے گھروں میں پڑھا جاتا ہے اسے یاد کرو۔ اور حکمت سے مراد وہ چیز ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف اللہ کے دین کے احکام کی وحی فرمائی گئی اور جن کے متعلق قرآن نہیں اترا اور یہ سنت ہی ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ويعلمهم الكتاب والحكمة، يعنى القرآن والسنة" (تفسير القرآن العظيم: ٢/ ٢٤١)

''اور وہ انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، یعنی قرآن اور سنت کی۔''

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إن الله سبحانه تعالى أنزل على رسوله وحيين واوجب على عباده الايمان بهما والعمل بما فيهما وهما الكتاب والحكمة وقال تعالىٰ: ﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ وقال تعالىٰ: ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ وقال تعالىٰ: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ﴾ والكتاب هو القرآن والحكمة هى السنة باتفاق السلف"

(كتاب الروح، ص: ٩٦)

''بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول پر دو طرح کی وحی اتاری اور اس نے اپنے بندوں پر ان دونوں (وحیوں) پر ایمان لانا اور ان پر عمل کرنا واجب کر دیا اور وہ کتاب اور حکمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت اتاری۔'' اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے: ''وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔'' اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور کتاب اور حکمت میں سے جو کچھ تمہارے

گھروں میں پڑھا جاتا ہے، اسے یاد کرو۔'' کتاب قرآن مجید ہے اور حکمت باتفاقِ سلف سنت ہے۔''

معلوم ہوا کہ کتاب سے مراد قرآن مجید اور حکمت سے مراد سنت اور حدیث ہے، ہمارا ایمان ہے کہ یہ دونوں وحی ہیں، دونوں منزل من اللہ ہیں اور دونوں کی اتباع ضروری ہے۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کے انکار سے دوسری کا انکار لازم آتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص کتاب یعنی قرآن پر تو ایمان کا دعویٰ کرے لیکن حکمت یعنی حدیث کا انکار کرے تو حقیقت میں وہ دونوں کا منکر ہے، اس کا ان میں سے کسی پر بھی ایمان نہیں، وہ قرآن کا بھی منکر ہے اور حدیث کا بھی منکر ہے، اور اسی طرح اگر کوئی حدیث پر ایمان کا دعویٰ کرے مگر قرآن کا انکار کرے تو وہ بھی دونوں کا منکر ہے، اصل میں نہ وہ حدیث کو مان رہا ہے اور نہ قرآن کو مان رہا ہے، پس یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں۔

اعتراض:......منکرین حدیث کہتے ہیں کہ حکمت سے مراد بھی قرآن مجید ہی ہے کیونکہ قرآن خود اپنے آپ کو حکیم کہتا ہے، لہٰذا حکمت سے مراد قرآن حکیم ہے اور کتاب وحکمت کے درمیان آنے والی واو عاطفہ نہیں بلکہ تفسیری ہے۔

جواب: ......منکرین حدیث کا یہ اعتراض درست نہیں کیونکہ حق بات یہی ہے کہ واو عاطفہ ہے، قرآن مجید میں کتاب اور حکمت کے درمیان بار بار یہ واو آئی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عاطفہ ہے کیونکہ اگر واو تفسیری ہوتی تو اس کے بار بار آنے کی کیا ضرورت تھی؟ ایک بار ہی وضاحت کر دینا کافی تھا، علاوہ ازیں علماء کی ایک جماعت اسے عاطفہ ہی قرار دیتی ہے، مزید برآں تفسیر کی ضرورت تو انسانوں کو ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کو تفسیر کی کیا ضرورت ہے؟ وہ تو خود متکلم کے ہر لفظ کے مفہوم ومنشاء کو بخوبی جانتا ہے۔ سورۃ البقرۃ (آیت: ۱۲۹) پر غور کریں سیّدنا ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے ہیں:

﴿رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ﴾

''اے ہمارے رب! اور تو ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر تیری آیات پڑھے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے۔''

یہاں کسی بھی صورت واؤ کو تفسیری نہیں کہا جاسکتا ہے، کیونکہ تفسیر کی ضرورت تو انسانوں کو ہوتی ہے، خالق کائنات کو تفسیر کی ضرورت نہیں۔ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رقمطراز ہیں:

''یہ بات لغت اور عقل دونوں کے خلاف ہے۔ لغت کے خلاف اس لیے کہ واؤ تفسیری ہمیشہ مترادف الفاظ کے درمیان آتی ہے جیسے رنج والم یا مسرت وانبساط، لیکن کتاب اور حکمت مترادف الفاظ نہیں ہیں، حکمت کا لفظ بولنے سے کسی کا ذہن قرآن کریم یا کتاب کی طرف منتقل نہیں ہوتا، اسی طرح کتاب کا لفظ بولنے سے بھی حکمت کا مفہوم ذہن میں نہیں آتا، لہٰذا کتاب وحکمت کے درمیان واو کو تفسیری قرار دینا درست نہیں اور عقل کے خلاف اس لیے ہے کہ اگر قرآن نے اپنے آپ کو حکیم کہا ہے تو اس سے یہ کیسے لازم آ گیا کہ

قرآن سے باہر حکمت کا کہیں وجود نہیں پایا جاتا، قرآن تو اپنے آپ کو کریم بھی کہتا ہے تو کیا کرم اور کریم کا قرآن کے علاوہ کہیں وجود نہیں؟ ایک عام فہم مثال سے یوں سمجھیے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ چینی میٹھی ہوتی ہے تو اس سے یہ کیونکہ سمجھا جاسکتا ہے کہ مٹھاس کا وجود چینی کے علاوہ اور کسی چیز میں نہیں پایا جاتا یا چینی کے علاوہ اور کوئی چیز میٹھی نہیں ہوسکتی۔'' (آئینہ پرویزیت، ص: ۵۵۰)

وحی چاہے کتاب کی شکل میں ہو یا حکمت یعنی حدیث کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ۝﴾ (۱۵/ الحجر: ۹)

''بے شک ہم نے ہی ذکر نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

یہاں اللہ تعالیٰ نے ''نَزَّلْنَا الْقُرْآنَ'' نہیں فرمایا بلکہ ﴿نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ﴾ فرمایا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے، ذکر سے مراد قرآن بھی ہے، جیسا کہ سورۃ النحل میں ہے:

﴿وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیۡهِمۡ وَ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَكَّرُوۡنَ۝﴾ (۱٦/ النحل: ٤٤)

''ہم نے آپ کی طرف ذکر نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے اس چیز کو بیان کردیں جو ان کی طرف اتاری گئی اور تاکہ وہ غور وفکر کریں۔'' یہاں قرآن کو ذکر کیا گیا ہے۔

اسی طرح قرآن کا بیان، اس کی تفسیر اور توضیح یعنی حدیث مبارک بھی ذکر ہے، سورۃ الطلاق میں ہے:

﴿قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَیۡكُمۡ ذِكۡرًا۝ رَّسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡكُمۡ اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخۡرِجَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ﴾ (٦٥/ الطلاق: ۱۰، ۱۱)

''بلاشبہ اللہ نے تمہاری طرف ذکر نازل کیا جو ایسا رسول ہے کہ تمہارے سامنے اللہ کی واضح آیات پڑھتا ہے، تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔''

یہاں لفظ رسول، ذکرا سے بدل ہے، یعنی اللہ نے تمہاری طرف ذکر نازل کیا ہے جو رسول ہے، اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو ذکر کہہ رہے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کا وجود اطہر سراپا ذکر ہے، آپ کے اقوال و افعال، احوال و تقریرات سب ذکر ہی ہیں۔

بہر حال ثابت ہوا کہ ذکر صرف قرآن ہی نہیں بلکہ صاحب قرآن کی حدیث بھی ذکر ہے، لہٰذا دونوں کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا اور حفاظت فرمائی، آج چودہ صدیوں سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی یہ دونوں محفوظ ہیں اور آئندہ بھی محفوظ رہیں گے۔ ان شاء اللہ

حفاظت حدیث کی ضرورت:

○ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (۳۳/ الاحزاب : ۲۱)

''بلاشبہ یقیناً رسول اللہ ﷺ میں تمہارے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔''

یہ آیت بتلا رہی ہے کہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ ہر دور کے مسلمانوں کے لیے اسوۂ حسنہ ہے، زندگی کے ہر معاملے میں خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی، اسوۂ رسول سے راہنمائی لو، یہی تمہارے لیے بہترین نمونہ اور ماڈل ہے۔ قرآن نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے، طریقہ نہیں بتاتا کہ نماز کیسے پڑھنی ہے، اس کی رکعات کتنی ہیں، ان میں کیا کچھ پڑھنا ہے کیا نہیں، رکوع وسجود کیسے کرنا ہے، دوران نماز میں کن امور کا خیال رکھنا ہے، کون سے کام منع ہیں کن کی اجازت ہے؟ ان تمام امور کے متعلق قرآن نے صاف کہہ دیا کہ اسوۂ رسول سے راہنمائی لو۔ حج کیسے کرنا ہے؟ دوران حج میں کیا کرنا ہے کیا نہیں؟ اسوۂ رسول سے راہنمائی لو، الغرض ہر طرح کی عبادات میں قرآن کا یہی فیصلہ ہے کہ اسوۂ رسول سے راہنمائی لو۔ اسی طرح دنیاوی امور ہیں۔ خوشی، غمی، رہن سہن، لین دین وغیرہ، ہر معاملے میں اسوۂ رسول سے راہنمائی لو۔ تا قیامت آنے والے لوگوں کے لیے یہی حکم ہے کہ اسوۂ رسول سے راہنمائی لو۔ اگر حدیث محفوظ نہ ہوتی...... تو بتایئے کہ آج وہ اسوۂ رسول ہمین کہاں سے ملتا جس سے ہم راہنمائی لیتے؟ لہٰذا ضروری تھا کہ قرآن کے ساتھ ساتھ صاحب قرآن کی حدیث کی بھی حفاظت ہو، تاکہ روز قیامت کوئی یہ عذر نہ پیش کر سکے کہ ہمارے پاس تو اسوۂ حسنہ پہنچا ہی نہیں تھا، ہم رسول اللہ ﷺ سے صدیوں بعد دنیا میں آئے۔ ہمارے آنے تک آپ کا اسوہ محفوظ ہی نہ رہا، چنانچہ ہم اس کے مطابق قرآنی احکامات کی بجا آوری کیسے کرتے؟ لوگوں کا یہ عذر ختم کرنے کے لیے اللہ نے حدیث کی حفاظت فرمائی۔

○ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ نبوت کا جو سلسلہ سیّدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ آپ پر آ کر ختم ہو گیا ہے۔ اب قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ آپ کا خاتم النّبیین ہونا بھی اس بات کا متقاضی ہے کہ آپ کی لائی ہوئی شریعت قیامت تک محفوظ رہے۔ سابقہ نبیوں کی شریعتیں شاید اسی لیے محفوظ نہ رہ سکیں کہ وہ آخری نبی نہ تھے۔ یہ اعزاز صرف آخری نبی کے حصے میں تھا کہ اس کی شریعت محفوظ رہے گی۔ آپ کی شریعت قرآن وحدیث کی صورت میں ہے۔ حدیث کے بغیر شریعت محمدی ناقص ہے، اسلام کی پوری تصویر قرآن اور حدیث دونوں سے مل کر تیار ہوتی ہے، لہٰذا حدیث کی حفاظت بھی اتنی ہی ضروری تھی جتنی قرآن کی۔ اگر حدیث کی حفاظت نہ ہوتی تو شریعت محمدی غیر محفوظ اور ناقص قرار پاتی۔ بعد میں آنے والے ناقص شریعت لیے پھرتے اور کسی نئے نبی کی راہ تکتے پھرتے!!! یوں عقیدۂ ختم نبوت مٹ جاتا۔ (معاذ اللہ) لہٰذا اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ساتھ ساتھ حدیث کی بھی حفاظت کا ذمہ لیا اور اس کی حفاظت فرمائی۔

○ قرآن فہمی کا بھی یہ تقاضا تھا کہ حدیث محفوظ رہے۔ پوری امت مانتی ہے کہ حدیث قرآن کا بیان ہے۔ اس کے مجملات کی تفصیل، مبہمات کی توضیح، مشکلات کی تفسیر اور اشارات کی تشریح ہے۔ اگر حدیث محفوظ نہ ہوتی تو قرآن کے مجملات کی تفصیل کا کیسے پتا چلتا؟ اس کے مبہمات کی توضیح کہاں سے ملتی؟ مشکلات کی تفسیر کیسے کرتے؟ اشارات کی تشریح کیسے ہوتی؟ من مانی کے دروازے کھل جاتے، ہر کوئی اپنے عقلی گھوڑے دوڑاتا اور جیسے چاہتا قرآن کا معنی و مفہوم بیان کرتا رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے تفہیم قرآن کے لیے حدیث کو محفوظ رکھا اور اس کی حفاظت فرمائی۔

حفاظت حدیث کے ذرائع

اللہ تعالیٰ نے جن ذرائع سے قرآن مجید کی حفاظت فرمائی ہے انہی سے حدیث کی بھی حفاظت کی ہے۔ حفاظت قرآن کے دو بڑے ذریعے ہیں: (۱) حفظ۔ (۲) کتابت۔ قرآن مجید کی جونہی کوئی آیت یا سورت نازل ہوتی آپ صحابہ کرام کو بتاتے، لکھواتے اور حفظ کرنے کی ترغیب دیتے۔ صحابہ کرام قرآن مجید حفظ بھی کیا کرتے تھے اور لکھا بھی کرتے تھے۔ صحابہ کے بعد بھی اور ہر دور میں حفاظت قرآن کے یہ دونوں ذرائع موجود رہے ہیں۔ قرآن حفظ بھی ہوتا رہا ہے اور لکھا بھی جاتا رہا ہے۔ چنانچہ آج ہمارے پاس بھی قرآن مجید انہی ذرائع سے پہنچا ہے اور اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہے۔

بعینہٖ حفاظت حدیث کے بھی یہی دو بڑے ذرائع ہیں: (۱) حفظ (۲) کتابت۔

(۱) حفاظت حدیث بذریعہ حفظ:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا۠﴾

(۳۳/ الاحزاب : ۳٤)

''اور تمہارے گھروں میں جو اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت میں سے پڑھا جاتا ہے اسے یاد کرو، بے شک اللہ نہایت باریک بین، پوری طرح باخبر ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کو حفظِ قرآن کے ساتھ ساتھ حفظِ حدیث کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

■ حدیث حفظ کرنے والے کے لیے خود رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی ہے:

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ)) (ابوداود، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، رقم: ۳٦٦۰، وسنده صحيح)

''اللہ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی، پھر اسے حفظ کیا یہاں تک کہ اسے آگے

پہنچا دیا۔“

■ ایک موقع پر آپ ﷺ نے قبیلہ عبد القیس کے وفد کو امور دین کی تعلیم فرمائی، ان امور میں ایسے احکام بھی شامل تھے جن کا قرآن مجید میں کوئی ذکر نہیں، ان سب امور کے متعلق آپ ﷺ نے انھیں فرمایا:

((اِحْفَظُوْهُنَّ وَاخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَائِكُمْ))

(صحيح البخاری، كتاب الايمان، باب اداء الخمس من الايمان، رقم: ٥٣)

”انھیں حفظ کرلو اور جو تمھارے پیچھے ہیں انھیں ان کی خبر دے دو۔“

■ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((اِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَالْحَدِيْثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.))

(مسلم، المقدمة، رقم: ٢٠)

”بے شک ہم حدیث کو حفظ کرلیا کرتے تھے اور حدیث تو رسول اللہ ﷺ سے حفظ کی جاتی تھی۔“

■ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ، فَأَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمِ)) (صحيح البخاری، كتاب العلم، باب حفظ العلم، رقم: ١٢٠)

”میں نے رسول اللہ ﷺ سے (علم کے) دو برتن حفظ کیے ہیں، ان میں سے ایک کو تو میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرے کو اگر پھیلا دوں گا تو میرا حلق کاٹ دیا جائے گا۔“

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے علم کے دو برتن حفظ کیے ہیں، ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے، اس سے مراد وہ احادیث ہیں جو سنن و احکام شرعیہ سے متعلق تھیں اور دوسرا جس کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر اسے پھیلاؤں تو میرا حلق (گردن) کاٹ دیا جائے گا، اس سے مراد وہ احادیث ہیں جن میں مستقبل میں واقع ہونے والے فتنوں کی خبریں تھیں۔ تاہم بعد میں انھیں بھی سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ گاہے بگاہے بیان کردیا کرتے تھے۔ بہرحال اس حدیث سے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حفظ حدیث کا پتہ چلتا ہے کہ وہ حدیث پاک کو حفظ کیا کرتے تھے۔

■ ایک مرتبہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے پوچھا: ”اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْفِتْنَةِ“ ”تم میں سے کس شخص کو فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد ہے؟ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اَنَا اَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ“ مجھے وہ اسی طرح حفظ ہے جس طرح آپ ﷺ نے فرمائی تھی، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اِنَّ عَلَيْهِ لَجَرِئٌ فَكَيْفَ قَالَ؟“ آپ تو اس پر واقعی بڑے دلیر ہیں (بتایئے) آپ ﷺ نے کیسے فرمایا تھا؟ پھر سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ

نے وہ حدیث بیان کی۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ تکفر الخطیئۃ، رقم: ۱۴۳۵)

ان جملہ روایات سے یہ حقیقت واضح ہو رہی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زبانی یاد کیا کرتے تھے۔

بلکہ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تو اپنے شاگردوں سے بھی فرمایا کرتے تھے کہ حدیث کے بارے میں مذاکرہ کیا کرو کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلاتی ہے۔ (سنن دارمی، المقدمہ، باب مذاکرۃ العلم، رقم: ۶۱۷، ۶۱۸، وسندہ صحیح)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح تابعین، تبع تابعین اور ائمہ محدثین بھی حدیث کو زبانی یاد کیا کرتے تھے۔ ابوحصین کہتے ہیں، میں نے سعید بن جبیر (تابعی رحمہ اللہ) سے پوچھا: کیا وہ سب حدیثیں جو میں آپ سے سنتا ہوں، آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھی تھیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، میں تو ان کی مجلس میں خاموش بیٹھا رہتا تھا وہ خود ہی بیان کرتے تھے تو میں زبانی یاد کر لیتا تھا۔ (ابن سعد: ۶/ ۳۷۵، وسندہ حسن)

■ ابوبردہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ہمراہی تھا، اس نے بغیر سوچے سمجھے ان سے اسلام کے متعلق گفتگو کی، مجھے وہ کہنے لگا: قریب ہے کہ ابوموسیٰ چلے جائیں اور ان کی حدیث محفوظ نہ رہے، لہٰذا تو ان سے حدیث لکھ لیا کر۔ کہتے ہیں: میں نے کہا: تیری رائے بڑی اچھی ہے، پھر میں نے ان کی حدیث لکھنا شروع کر دی۔ انھوں (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نے ایک حدیث بیان کی، میں اسے لکھنے لگا جس طرح کہ لکھا کرتا تھا تو وہ (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) فوراً میرے پیچھے آئے اور فرمایا: شاید تم میری (بیان کردہ) حدیث لکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، انھوں نے کہا: تم نے جو کچھ لکھا ہے میرے پاس لاؤ، میں وہ ان کے پاس لایا تو انھوں نے اسے مٹا دیا اور فرمایا: "اِحْفَظْ کَمَا حَفِظْتُ" اسی طرح حفظ کرو جس طرح میں نے حفظ کی ہیں۔ (ابن سعد: ۴/ ۱۰۵، وسندہ صحیح)

■ امام ابوداود سجستانی کے فرزندِ ارجمند امام ابوبکر عبداللہ بن ابی داود کے متعلق امام ابن شاہین فرماتے ہیں کہ انھوں نے ہمیں بیس سال کے قریب حدیثیں لکھائیں، میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ وہ تو صرف حافظے سے (زبانی) حدیثیں لکھوایا کرتے تھے۔ (تاریخ دمشق: ۲۹/ ۸۳، وسندہ صحیح)

■ ابن شاہین ہی کا بیان ہے کہ جب امام ابن ابی داود (آخر میں) نابینا ہو گئے تو منبر پر بیٹھتے اور ان کا بیٹا ابومعمر ان سے ایک سیڑھی نیچے بیٹھ جاتا اور اس کے ہاتھ میں کتاب ہوتی، وہ کہتا: فلاں حدیث تو آپ وہ پوری حدیث (زبانی) پڑھ دیتے تھے۔ (ایضاً، وسندہ صحیح)

■ احمد بن ابراہیم شاذان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام ابن ابی داود سجستان گئے تو اصحاب حدیث کے پرزور اپیل پر انھیں تیس ہزار حدیثیں زبانی سنا دیں۔ (تاریخ بغداد ۹/ ۴۶۶ وسندہ حسن)

■ امام اسحاق بن راہویہ نے اپنی عظیم الشان کتاب مسند اسحاق بن راہویہ، کئی دفعہ اپنے شاگردوں کو زبانی حافظے سے لکھوائی تھی۔ (تاریخ مدینۃ الاسلام: ۷/ ۳۷۳، وسندہ صحیح)

حضرات محدثین کے حفظ حدیث اور حافظے کی یہ چند مثالیں ہم نے بیان کی ہیں ورنہ سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ایسے عظیم حافظے عطا فرما رکھے تھے کہ ہزاروں روایات اپنی سندوں اور متون سمیت انھیں اس طرح یاد ہوتی تھیں جیسے عام آدمی کو سورۂ فاتحہ یاد ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں تاریخ کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ حافظ ذہبی کی تذکرۃ الحفاظ ہی دیکھ لیں جس میں عہد صحابہ سے لے کر ساتویں صدی ہجری کے بعد تک کے ہزار سے زائد حفاظ حدیث کے حالات آپ کو ملیں گے۔ آج اس قحط الرجال کے دور میں بھی حفاظت حدیث کا یہ ذریعہ زندہ ہے، گو اب اس کی وہ ضرورت نہیں رہی جو (دور تدوین میں) کبھی ہوا کرتی تھی مگر پھر بھی حدیث سے ایک قلبی لگاؤ اور اس سے محبت کی وجہ سے آج بھی ہمارے مدارس میں طلبا جس طرح قرآن حفظ کرتے ہیں اسی طرح حدیث بھی حفظ کرتے ہیں۔ خود راقم نے اپنی تعلیمی سفر کے آغاز میں اپنے استاد مولانا طفیل ﷾ آف رینالہ خورد کو پچاس حدیثیں زبانی سنا کر انعام وصول کیا تھا۔ وللہ الحمد

ہمارے شیخ حافظ زبیر علی زئی ؒ کو کئی حدیثیں زبانی یاد تھیں، استاذ العلماء حافظ عبدالمنان نور پوری ؒ، محدث عبد المنان وزیر آبادی ؒ، محدث محمد گوندلوی ؒ اور محدث ناصر الدین البانی ؒ وغیرہم کو یقیناً حافظ الحدیث کہا جاسکتا ہے، اسی طرح بہت سارے علما کرام ہیں جو حدیث کے حافظ ہیں بعض مدارس میں تو باقاعدہ حفظ حدیث کے مقابلے ہوتے ہیں، ان تمام باتوں کو حوالہ قرطاس کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حفاظت قرآن کی طرح حفاظت حدیث کا یہ ذریعہ آج بھی اللہ تعالیٰ نے زندہ رکھا ہوا ہے۔

حفاظت حدیث بذریعہ کتابت:

حفاظت حدیث کا دوسرا بڑا اہم ذریعہ کتابت ہے۔ حفاظت حدیث کا یہ ذریعہ بھی دور نبوی سے مسلسل چلا آرہا ہے۔ نبی کریم ﷺ حدیث لکھوایا کرتے تھے اور لکھنے کا حکم بھی دیا کرتے تھے، لہٰذا یہ کہنا کہ حدیث اڑھائی سو سال بعد لکھی گئی ہے، اس سے پہلے نہیں لکھی جاتی تھی، سراسر غلط اور مبنی پر جہالت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دورِ مسعود سے لے کر آج تک ہر دور میں حدیث کی کتابت ہوتی رہی ہے۔ کوئی دور بھی کتابت حدیث سے خالی نہیں رہا۔

کتابت حدیث عہد نبوی میں:

سیّدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے مکہ فتح کردیا تو آپ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بے شک اللہ نے مکہ سے ہاتھیوں کو روک دیا تھا اور مکہ کا اقتدار اپنے رسول اور مومنوں کو سونپ دیا۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے مکہ (میں جنگ کرنا) حلال نہیں تھا اور میرے لیے بھی یہ محض دن

کی ایک گھڑی حلال ہوا ہے۔ میرے بعد یہ کسی کے لیے حلال نہ ہوگا۔ پس اس کے شکار کو نہ بھگایا جائے اور نہ اس کے کانٹوں والے درختوں کو کاٹا جائے اور نہ اس کے راستے میں پڑی ہوئی چیز اعلان کرنے والے کے سوا کوئی اٹھائے اور جس کا کوئی مقتول اس میں قتل کیا گیا ہو تو اس کو دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہے کہ وہ دیت لے لے یا قصاص۔''

سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اذخر (خشک گھاس) کی اجازت دے دیں کیونکہ ہم اس کو اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اِلَّا الْاِذْخِرَ)) یعنی اذخر (گھاس) کی اجازت ہے۔

یمن کے ایک شخص ابوشاہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے یہ (خطبہ) لکھ دیجیے تو آپ نے فرمایا: ((اُكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ)) ''ابوشاہ کے لیے (یہ خطبہ) لکھ دو۔'' (صحيح البخاري، كتاب فى اللقطة، باب كيف تصرف لقطة اهل مكة، رقم: ٢٤٣٤)

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب نبی میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں بیان کرنے والا نہیں، سوائے عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) کے، کیونکہ وہ لکھا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ (صحيح البخاري، كتاب العلم، باب كتابة العلم، رقم: ١١٣)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنتا اسے لکھ لیا کرتا تھا تاکہ اسے حفظ کرلوں۔ مجھے قریشیوں نے منع کردیا کہ تو ہر بات لکھ لیتا ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان ہیں غصے اور خوشی (دونوں حالتوں) میں گفتگو کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے لکھنا موقوف کردیا۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی تو آپ نے اپنے دہن مبارک کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ((اُكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ)) ''لکھا کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس سے سوائے حق کے اور کچھ نکلتا ہی نہیں۔'' (ابوداؤد، كتاب العلم، باب كتابة العلم، رقم: ٣٦٤٦ وسنده صحيح)

ابوقبیل تابعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے کہ ان سے پوچھا گیا: دو شہروں میں سے کون سا شہر سب سے پہلے فتح ہوگا: قسطنطنیہ یا رومیہ؟ تو عبداللہ (رضی اللہ عنہما) نے حلقوں والا صندوق منگوایا، پھر اس سے ایک کتاب نکالی اور فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکھ رہے تھے کہ جب آپ سے پوچھا گیا کہ دو شہروں میں سے کون سا شہر پہلے فتح ہوگا: قسطنطنیہ یا رومیہ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلے ہرقل کا شہر، یعنی قسطنطنیہ فتح ہوگا۔''

(مسند أحمد ٢/ ١٧٦، وسنده صحيح)

یزید بن شریک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا، سوائے قرآن کے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے۔ (صحيح البخاري، كتاب الجزية، باب اثم من عاهد ثم غدر، رقم: ٣١٧٩)

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کا مطلب ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی دو چیزیں قلمبند کی ہیں۔ ایک قرآن مجید اور دوسرے وہ مسائل جو اس صحیفے میں ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: دیت اور قیدیوں کی رہائی کا بیان ہے اور یہ حکم کہ مسلمان، کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ (صحيح البخاري : ١١١)

معبد بن ہلال رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جب ہم زیادہ اصرار کرتے تو وہ اپنے پاس موجود رجسٹر ہمارے لیے نکال لیتے اور فرماتے: یہ وہ (احادیث) ہیں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، انھیں لکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تھا۔ (المستدرك للحاكم ٣/ ٥٧٣، وسنده حسن)

[**تنبیہ**: ...... حافظ ذہبی رحمہ اللہ کا اس روایت کو منکر قرار دینا بغیر دلیل کے ہے۔ عتبہ بن ابی حکیم صدوق وحسن الحدیث ہیں اور ایسے راوی کا تفرد قطعاً مضر نہیں، واللہ اعلم]

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ نسخہ اس کتاب کا ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی وفات سے پہلے) صدقے کے بارے میں لکھوایا تھا اور یہ آل عمر بن خطاب کے پاس محفوظ تھی۔ نیز فرماتے ہیں: اسے مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر نے پڑھوایا اور میں نے اسے اسی طرح یاد کرلیا اور یہی وہ تحریر ہے جسے عمر بن عبدالعزیز نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر اور سالم بن عبداللہ بن عمر سے نقل کروایا تھا۔ (أبوداود، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، رقم: ١٥٧٠؛ ابن ماجه، رقم: ١٧٩٨، وسنده صحيح)

ان جملہ روایات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہورہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مسعود میں بھی احادیث لکھی جاتی تھیں۔ آپ خود بھی اس کا حکم فرمایا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اپنے ذوق وشوق سے احادیث لکھا کرتے تھے۔

کتابت حدیث عہد صحابہ میں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی یہ سلسلہ جاری وساری رہا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد احادیث لکھا اور لکھوایا کرتے تھے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے یہ کتاب لکھ کر انھیں بحرین کی طرف بھیجا:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ......))

(صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب زكاة، رقم: ١٤٥٤)

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ زکوٰۃ کا وہ فریضہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا اور رسول

اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔''

ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذربائیجان یا شام میں تھے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب ہمارے پاس پہنچی (جس میں یہ تحریر تھا:) امابعد! بے شک رسول اللہ ﷺ نے ریشم سے (مردوں کو) منع فرمایا ہے، سوائے اتنے (یعنی) دو انگلیوں (کے برابر)۔ (صحيح مسلم، كتاب اللباس، باب تحرير...... ، رقم: ٢٠٦٩)

سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد کہتے ہیں کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ مجھے وہ (حدیثیں) لکھ کر بھیجیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف لکھ بھیجا: بے شک اللہ کے نبی ﷺ ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُـوَ عَـلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدِّ))

اور سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف یہ بھی لکھا کہ نبی ﷺ قیل وقال (فضول بحث) اور کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنے سے منع فرماتے اور آپ ماؤں کی نافرمانی سے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے اور دوسروں کا حق نہ دینے اور بغیر کسی ضرورت مانگنے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے۔ (صحيح البخاري، كتاب الاعتصام، باب ما يكره من كثرة السوال...... ، رقم: ٢٧٩٢)

بشیر بن نہیک کہتے ہیں کہ میں سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو کچھ سنتا لکھ لیتا تھا، پھر جب میں نے ان سے رخصت ہونے کا ارادہ کیا تو اپنی کتاب لے کر ان کے پاس گیا اور انھیں وہ پڑھ کر سنائی اور کہا: میں نے آپ سے جو سنا ہے وہ یہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ (مسند الدارمي، رقم: ٥٠٠، مصنف ابن أبي شيبة ١٣/ ٤٦٣، وسنده صحيح)

معن بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرے سامنے عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے ایک کتاب رکھی اور قسم کھا کر کہا: یہ ان کے والد عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ (مصنف ابن أبي شيبة ١٣/ ٤٦٢، وسنده صحيح)

کتابت حدیث عہد تابعین میں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین عظام کا دور آتا اور اس دور میں کتابت و تدوین حدیث پر بڑے وسیع پیمانے پر کام ہوا ہے، احادیث کو اس کثرت سے لکھا گیا ہے کہ اگر اسے بیان کیا جائے تو طوالت کا خوف دامن گیر ہے، لہٰذا ہم صرف چند حوالے درج کرنے پر اکتفا کریں گے۔

عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں: خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اہل مدینہ کی طرف لکھ کر حکم بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں تلاش کر کے لکھ لو کیونکہ مجھے علم اور اہل علم کے ختم ہونے کا ڈر ہے۔ (مسند الدارمي، رقم:

٤٩٤ ، وسنده صحيح)

سلیمان بن موسیٰ سے مروی ہے کہ انھوں نے دیکھا: نافع مولیٰ ابن عمر اپنا علم لکھواتے اور یہ ان کے سامنے لکھا جاتا تھا۔ (مسند الدارمي ، رقم : ٥١٣ وسنده صحيح)

امام ایوب سختیانی کہتے ہیں کہ ابوقلابہ (رحمہ اللہ) نے میرے لیے اپنی کتابوں کی وصیت کی تو میں یہ کتابیں شام سے لایا ان کے کرائے پر دس سے زیادہ درہم ادا کیے تھے۔ (طبقات ابن سعد ٩/ ٢٥٠ وسنده صحيح)

موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس کریب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کتابوں میں سے ایک اونٹ کے وزن کے برابر کتابیں رکھیں، پھر جب علی بن عبداللہ بن عباس کو کسی کتاب کی ضرورت ہوتی تو وہ لکھ بھیجتے کہ فلاں کتاب میری طرف بھیج دیں تو وہ اس کتاب کو لکھ کر ایک نسخہ ان کی طرف بھیج دیتے تھے۔ (أيضاً ، ٧/ ٢٨٩ ، وسنده صحيح)

صالح بن کیسان کہتے ہیں کہ امام زہری نے (حدیث) لکھی اور میں نے نہیں لکھی تو وہ کامیاب ہو گئے اور میں ضائع ہو گیا۔ (تقييد العلم للخطيب ، ص ١٠٦ ، ١٠٧ ، وسنده حسن)

اسی طرح صحیفہ ہمام بن منبہ جو آج بھی علمی دنیا میں مشہور ہے، جس میں ڈیڑھ سو کے قریب احادیث ہیں اور کئی دفعہ اردو ترجمہ کے ساتھ چھپ بھی چکا ہے، یہ بھی سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد امام ہمام بن منبہ تابعی کا جمع کردہ ہے۔

امام محمد بن اسحاق کی کتاب السیرۃ بھی عہد تابعین ہی کی تالیف کردہ ہے اور یہ کتاب بھی کئی بار چھپ چکی ہے اور علمی دنیا میں مشہور ہے۔

کتابت حدیث عہد تبع تابعین میں:

دور تابعین کے بعد اگلا دور تبع تابعین کا ہے اس میں پہلے سے بھی زیادہ وسیع پیمانے پر کتابت حدیث پر کام ہوا ہے۔ موطا امام مالک، کتاب الزہد از ابن مبارک، کتاب الزہد از امام وکیع بن جراح، کتاب المناسک از سعید بن ابی عروبہ اور کتاب الدعا از محمد بن فضیل وغیرہ اسی دور کی مدون شدہ ہیں۔

پھر اس کے بعد تو کتابت و تدوین حدیث پر اس قدر کام ہوا کہ احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند ابن ابی شیبہ لکھی گئیں، اسی طرح مسند احمد اور مسند ابی داؤد الطیالسی اور دیگر بے شمار کتب منصۂ شہود پر آئیں۔

خلاصہ یہ کہ حدیث مبارک کسی بھی دور میں بغیر کتابت کے نہیں چھوڑی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود میں جو اس کی کتابت و تدوین تھی وہ ایک خاص اسلوب میں تھی۔ پھر صحابہ کرام اور تابعین کے ابتدائی دور میں اور زیادہ زور پکڑ گئی اور تابعین کے آخری دور میں تو اتنے عروج پر تھی کہ ہر طرف محدثین ہی نظر آتے تھے، جدھر دیکھو حدیث کا درس ہو رہا

ہے۔ بعد ازاں تبع تابعین اور پھر ائمہ محدثین کے دور کے تو کیا ہی کہنے، ہر طرف قال رسول اللہ ﷺ کی صدائیں گونج رہی تھیں۔

اب بھی اگر کوئی یہی رٹ لگائے پھرے کہ حدیث تو اڑھائی سو سال بعد لکھی گئی ہے، لہٰذا یہ حجت شرعیہ نہیں تو اسے بس یہی کہا جا سکتا ہے:

گر آنکھیں ہیں بند تو دن بھی رات ہے
بھلا اس میں قصور کیا ہے سورج کا

اللہ تعالیٰ نے جن ذرائع سے قرآن کی حفاظت کی ہے انہی ذرائع سے قرآن کے بیان، یعنی حدیث مبارک کی حفاظت کی ہے۔ حفاظت قرآن بذریعہ حفظ ہوئی تو حفاظت حدیث بھی بذریعہ حفظ ہوئی اور اگر حفاظت قرآن بذریعہ کتابت ہوئی تو حفاظت حدیث بھی بذریعہ کتابت ہوئی۔ کیونکہ دونوں وحی ہیں، دونوں منزل من اللہ ہیں، قرآن کلام اللہ ہے تو حدیث کلام رسول اللہ ہے، قرآن کتاب اللہ ہے تو حدیث بیان کتاب اللہ ہے۔ ایک ہی حقیقت کے دو جلوے اور ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔ قرآن کریم متن ہے اور حدیث اس کی شرح ہے۔ نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کی شرح کے پیش نظر جو کچھ کیا ہے اور جو کچھ فرمایا، اگرچہ وہ اپنے وجود کے اعتبار سے ایک علیحدہ چیز ہے مگر اپنی حقیقت و ماہیت کے اعتبار سے ایک ہی ہے، لہٰذا دونوں کی اتباع واجب ہے۔ آج دونوں اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں اور آئندہ بھی موجود رہیں گے۔ ان شاء اللہ

قاضی ابوعبد اللہ القضاعی
(سوانحی خاکہ)

نام ونسب:

آپ کی کنیت ابوعبد اللہ، لقب شہاب الدین اور نام محمد ہے۔نسب نامہ یہ ہے: محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن مسلم القضاعی المصری الشافعی۔قبیلہ بنو قضاعہ کی نسبت سے آپ کو قضاعی کہا جاتا ہے۔مصر کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کے عہدے پر فائز تھے۔

اساتذہ:

علامہ قضاعی کے چند معروف اساتذہ یہ ہیں: (۱) ابومسلم محمد بن احمد الکاتب (۲) ابومحمد ابن نحاس (۳) احمد بن ثرثال (۴) احمد بن عمر الجیزی (۵) ابوالحسن بن جہضم۔

تلامذہ:

علامہ قضاعی سے استفادہ کرنے والوں میں درج ذیل علماء شامل ہیں:

(۱) ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی۔(۲) ابونصر ابن ماکولا۔(۳) ابوعبد اللہ الحمیدی (صاحب الجمع بین الصحیحین) (۴) ابوعبد اللہ محمد بن برکات السعیدی۔(۵) ابوالقاسم النسیب۔

تصانیف:

علامہ قضاعی نے مختلف عناوین پر ایک درجن کے قریب کتابیں تالیف کی ہیں جن میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

۱: **مسند الشهاب** (مسند القضاعی، شهاب الاخبار فی الحکم والامثال والآداب)

۲: **تاريخ القضاعی** (عیون المعارف وفنون اخبار الخلائف)

۳: **اخبار الشافعی** ۴: **دستور الحکم**

۵: **کتاب الابناء علی الانبیاء** ۶: **خطط مصر**

۷: **معجم الشیوخ**

توثیق وعلمی مقام:

آپ کی توثیق پر اہل علم متفق ہیں، ہمارے علم میں کوئی ایسا ثقہ عالم نہیں جس نے آپ پر جرح کی ہو۔

ثقہ متقن امام ابوبکر یحییٰ بن سعدون القرطبی آپ کا تفصیلی تعارف کرواتے ہوئے فرماتے ہیں: قاضی ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی القضاعی، قاضی مصر اہل علم کے ہاں اس قدر معروف ہیں کہ علمی دنیا میں وہ محتاج تعارف نہیں آپ نے سفر وحضر میں جن اہل علم سے ملاقات کی، معجم الشیوخ میں آپ نے ان تمام کا تذکرہ وتعارف جمع فرمادیا ہے۔ آپ نے بہت سی علمی اور مفید کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، آپ کی تصنیفات میں ایک کتاب "الشهـاب" ہے جو روئے زمین پر بہت معروف ہے، آپ نے اس میں سیّد الاولین والآخرین سیّدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی احادیث کو جمع فرمادیا ہے اور بلاشبہ یہ کتاب اسم باسمی ہے۔ "دستـور الحكم وماثور معانی الحكم" کے عنوان سے آپ کی ایک اور کتاب بھی ہے اس میں آپ نے امیر المومنین ابوتراب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ارشادات وفرمودات یکجا کردیے ہیں۔ دیار مصر، مکہ مکرمہ اور دیگر شہروں کے کبار اہل علم امام ابوبکر خطیب بغدادی رحمہ اللہ اور امام ابونصر بن ماکولا رحمہ اللہ جیسے اہل علم نے آپ کی کتابوں سے خوشہ چینی کرتے ہوئے اپنی تالیفات میں خوب استفادہ کیا ہے۔

آپ معتبر اور مستند اہل علم میں سے ہیں کثیر السماعت ہیں یعنی آپ نے بے شمار مشائخ اور اہل علم سے استفادہ کیا ہے، مذہب واعتقاد کے حوالے سے آپ امام اہل سنت امام محمد بن ادریس الشافعی کے ہم خیال ہیں، جملہ اہل علم وفن کے ہاں مقبول ہیں۔ خود راقم نے آپ کی بہت سی کتابیں اپنے ہاتھ سے نقل کرکے اپنے پاس رکھی ہیں آپ نے علوم مرتبت و منزلت پر فائز ہونے کے باوجود ہم ایسوں کی معیت میں ہمارے اساتذہ ومشائخ سے علم کا سماع اور استفادہ کیا ہے۔

(تاريخ دمشق ٥٣/ ١٦٨، ١٦٩)

☆ آپ کے شاگرد علامہ ابونصر ابن ماکولا فرماتے ہیں: كـان فـقيها على مذهب الشافعي متفننا في عدة علوم . آپ امام شافعی کے ہم خیال، فقیہ اور متعدد علوم میں جامع تھے۔

☆ مزید فرماتے ہیں: لم ار بمصر من يجري مجراه . میں نے مصر میں ان کے پائے کا کوئی عالم نہیں دیکھا۔

(الاكمال: ٧/ ١٤٧)

☆ ابوالقاسم النسیب فرماتے ہیں: انه ثقة امين . بلاشبہ وہ ثقہ امین تھے۔ (تاريخ دمشق: ٥٣/ ١٦٧)

☆ علامہ ابوطاہر السّلفی فرماتے ہیں: وكان من الثقات الاثبات . وہ ثقات اثبات میں سے تھے۔

(مشيخة ابن الخطاب ١/ ٢٤٢)

☆ حافظ ذہبی فرماتے ہیں: الفقيه، العلامة، القاضي...... (سير اعلام النبلاء ١١/ ١٤٨)

وفات:

علامہ قضاعی نے شب جمعہ ١٧ ذی القعدہ ٤٥٤ھ (مطابق دسمبر ١٠٦٢ء) میں بمقام مصر وفات پائی۔

(تاريخ دمشق ٥٣/ ١٧٠)

مسند الشهاب

اس کتاب کا پورا نام "كتاب الشهاب الاخبار في الحكم والامثال والآداب من الاحاديث النبوية" ہے۔اسے مسند الشہاب، مسند القضاعی اور الشہاب فی المواعظ والآداب بھی کہا جاتا ہے۔مؤلف نے اس میں حکم وامثال، وصایا وآداب، مواعظ اور ادعیہ سے متعلق ڈیڑھ ہزار کے قریب چھوٹی بڑی احادیث جمع کی ہیں۔ابوشجاع فارس بن حسین الذھلی نے اس کتاب کی مدح کرتے ہوئے یہ شعر کہا ہے:

إِنَّ الشهاب شهاب يستضاء به في العلم والحلم والآداب والحكم

سقى القضاعي غيثٌ كلما لمعت هذي المصابيح في الاوراق والظُلَم

"بے شک کتاب الشہاب ایسا شعلہ جوالہ ہے کہ علم وحلم اور آداب وحکم کے سلسلے میں اس (کی حدیثوں) سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔(رحمت کا) بادل قضاعی کو سیراب کرے۔جب بھی اوراق اور اندھیروں میں یہ چراغ روشن ہوں۔" (تاريخ دمشق ۵۳/ ۱۶۹)

شاہ عبدالعزیز دہلوی نے "بستان المحدثین" میں ابوحاتم عمر بن محمد الفرج کے حوالے سے یہ اشعار بیان کیے ہیں:

شُهْبُ السماءِ خِبَاؤُها مَستُورٌ عَنّا اذا افلت تُوَارَى النورُ

فَافْرَغْ هُدِيْتُ إِلَى شهابٍ نُوره مُتَألِّقٌ ابدا له تبصيرُ

يَشْفِي جواهرُه القلوبَ من العمى ولَطَالَمَا انْشَرَحَتْ لهن صدورُ

فاذا اتى فيه حديث محمد خذ في الصلاة عليه يا نَحرِيرُ

وَترحَمَنَّ على القضاعي الذى جمع الشهابَ فَسَعيُه مشكورٌ

"آسمان کے ستاروں کا خیمہ ہم سے پوشیدہ ہے وہ ڈوب جاتے ہیں تو ان کا نور ہم سے چھپ جاتا ہے۔تجھے ہدایت ملے تو اس شہاب کی طرف پناہ پکڑ جس کا نور ہمیشہ چمکتا ہے اور جس کے لیے ضیاء ہے۔اس کے جواہر دلوں کو امراض سے شفا دیتے ہیں اور بہت سی مرتبہ ان کے لیے شرح صدر ہو گیا۔اس کتاب میں جب بھی کوئی حدیث محمد (ﷺ) آئے تو اے دانشمند! تو ان پر درود بھیجا کر اور اس قضاعی کے لیے رحمت طلب کر جس نے شہاب کو جمع کیا اور اس کی سعی مشکور ہوئی۔" (بستان المحدثین، ص:۲۱۹)

شروحات:

اہل علم نے اس کتاب کی کئی شرحیں اور خلاصے بھی لکھے ہیں۔بعض شرحوں اور مختصرات کے نام یہ ہیں:

۱۔ ضوء الشہاب (از ابن اثیر)

۲: كشف الحجاب عن احاديث الشهاب (ازحسن بن محمد صغانی)

۳: فتح الوهاب بتخريج احاديث الشهاب (از احمد بن محمد غمازی)

۴: اسعاف الطلاب بترتيب الشهاب (ازجلال الدین سیوطی)

۵: رفع النقاب عن كتاب الشهاب (ازعبدالروف مناوی)

۶: شرح كتاب الشهاب (ازعبدالقادر بن بدران)

مسند الشہاب اور راقم کا اسلوب تحقیق وتشریح:

- بازار میں ابھی تک مسند الشہاب کا حمدی عبد المجید السلفی کی تحقیق سے مطبوع ہونے والا نسخہ ہی دستیاب ہے اس لیے راقم نے بھی اسی کو اصل بنایا ہے۔
- اس مطبوع نسخے میں کافی اغلاط ہیں۔ راقم نے حتیٰ المقدور انھیں درست کرنے کی کوشش کی ہے۔
- مسند الشہاب کی جو احادیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں وہ سب صحیح ہیں اور دیگر احادیث پر صحیح، حسن یا ضعیف، منکر وموضوع ہونے کے لحاظ سے حکم لگادیا ہے اور ہر جگہ وجہ ضعف بھی بیان کی ہے۔
- شواہد ومتابعات کو فائدہ کے عنوان سے علیحدہ ذکر کیا گیا ہے۔
- مسند الشہاب کا اردو ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ صحیح وحسن احادیث کی حسب استطاعت تشریح بھی کی ہے۔
- احادیث کو مختلف عناوین میں تقسیم کر کے ایک جامع فہرست بنادی ہے تاکہ عام قاری بآسانی استفادہ کر سکے۔
- استاذ العلماء مفتی جماعت حافظ عبد الستار الحماد متعنا الله بطول حياته نے کمال شفقت سے کتاب مذکور پر نظر ثانی فرمائی جو میرے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں۔
- دوران ترجمہ میں استاد محترم مناظر اسلام مولانا خاور رشید بٹ، لائق صد احترام جناب پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی اور محبی ومشفقی جناب حافظ ندیم ظہیر حفظهم الله کی مکمل رہنمائی اور تعاون شامل حال رہا ہے جس پر میں ان شیوخ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔
- ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر اپنے بھائی مولانا محمد سرور عاصم ﷾ کا ذکر نہ کروں جنھوں نے میری اس محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس کی طباعت کا گراں اپنے ذمہ لیا۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے، ہماری اس محنت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے ہم سب کی اُخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ابوعبدالرحمٰن محمد ارشد کمال

یکم رمضان ۱۴۳۷ مطابق ۷ جون ۲۰۱۶ء

الجز الاول

مُسْنَدُ الشِّهَابِ الْقُضَاعِيِّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ الْعِصْمَةُ وَالتَّوْفِيقُ

أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الصَّالِحُ الثِّقَةُ الْأَمِينُ أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُعُودِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ غَالِبٍ الْأَنْصَارِيُّ الْخَزْرَجِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالْبُوصِيرِيِّ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ وَقِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ بِفُسْطَاطِ مِصْرَ بِمَسْجِدَةٍ بِالْمَمْصُوصَةِ فِي مُحَرَّمٍ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَثَمَانِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ وَبَعْدَ ذَلِكَ، قَالَ: أَبنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْعَلَامَةُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَرَكَاتِ بْنِ هِلَالٍ السَّعِيدِيُّ اللُّغَوِيُّ الصُّوفِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي شُهُورِ سَنَةِ سَبْعِ عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ بِفُسْطَاطِ مِصْرَ قَالَ: أَبنَا الْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ الْقُضَاعِيُّ الْمِصْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَمْدًا يَرْتَضِيهِ وَيَسْمَعُهُ، وَيُعْلِيهِ لِحَامِدِهِ وَيَرْفَعُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى الْمَخْصُوصِ بِالْحِكْمَةِ، وَالْمُؤَيَّدِ بِالْعِصْمَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ الْهُدَى وَالرَّحْمَةِ، وَعَلَى آلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ایسی تعریف کہ وہ اس سے راضی ہوجائے اور اسے شرفِ قبولیت سے نوازے اور اس کی برکت سے تعریف کرنے والے کے درجات بلند فرمائے اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے نبی رحمت و ہدایت سیّدنا محمد ﷺ پر جنہیں اس نے حکمت جیسی عظیم نعمت اور عصمت کے اعزاز سے آراستہ فرمایا اور آپ کی پاکیزہ آل پر بھی درود وسلام ہو،

هَذَا كِتَابٌ جَمَعْتُ فِي أَسَانِيدِهِ مَا تَضَمَّنَهُ كِتَابُ الشِّهَابِ، مِنَ الْأَمْثَالِ وَالْمَوَاعِظِ وَالْآدَابِ، فَمَنْ أَرَادَ الْمُتُونَ مَسْرُودَةً مُجَرَّدَةً نَظَرَهَا هُنَاكَ، وَمَنْ أَرَادَ مُطَالَعَةَ أَسَانِيدِهَا نَظَرَهَا فِي هَذَا الْكِتَابِ، وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ.

کتاب الشھاب میں جو امثالہ، مواعظ اور آداب بیان ہوئے ہیں ان کو میں نے اس کتاب میں سندوں سمیت جمع کردیا ہے تو جو شخص صرف متون دیکھنا چاہتا ہے وہ انھیں وہاں (اس کتاب میں) دیکھ لے اور جو ان کی سندوں کا بھی مطالعہ چاہتا ہے وہ ان (سندوں اور متون) کو اِس کتاب میں ملاحظہ کرلے۔ یہ سب اللہ ہی کی توفیق سے ہے اسی پر میں نے بھروسا کیا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

الباب الاول

[۱] اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

[۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَعْقُوبَ التُّجِيبِيُّ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أبنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدًا۔ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ۔ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِامْرِىءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ، أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ عَنْ مَالِكٍ

علقمہ بن وقاص لیثی کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور بے شک انسان کے لیے وہی (صلہ) ہے جس کی اس نے نیت کی، چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو (فی الواقع) اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو (فی الواقع) اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔“

یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے بخاری نے قعنبی سے، انھوں نے مالک سے روایت کیا ہے۔

تحقیق و تخریج بخاری: ۱۔ ابوداود: ۲۲۰۱۔ ابن ماجہ: ۴۲۲۷ .

[۲] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ السِّمْسَارِ بِدِمَشْقَ ، ثنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، ثنا مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، چنانچہ جس کی

فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔''

تحقیق وتخریج بخاري: ٥٤۔ مسلم: ١٩٠٧۔ ترمذي: ١٦٤٧۔ نسائي: ٣٤٦٧.

تشریح یہ حدیث مبارک نبی کریم ﷺ کے جوامع الکلم میں سے ہے، اس کا شمار ان احادیث میں ہوتا ہے جو اسلام کی اساس اور بنیاد ہیں، اس میں بتایا گیا ہے کہ تمام اعمال کا دارومدار اور انحصار نیت پر ہے، انسان کو اس کی نیت کا پھل ملے گا، نیت اچھی ہے تو پھل بھی اچھا اور اگر نیت بری ہے تو پھل بھی برا ملے گا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ نیت کا محل دل ہے، دل کے ارادے کا نام نیت ہے زبان سے اس کا تعلق نہیں۔ زبان سے ادا کیے ہوئے الفاظ نیت نہیں قول کہلاتے ہیں۔

[٢] الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ
مجلسیں امانت ہیں

[٣] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ الْخَصِيبُ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ النَّصِيبِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ السَّمَّاكِ، ثنا أَبُو مُوسَى عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْإِسْكَافِيُّ، ثنا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجلسیں امانت ہوتی ہیں۔''

وَفِي حَدِيثِ النَّصِيبِيِّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

اور نصیبی کی روایت میں ہے کہ میں (علی رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔

تحقیق وتخریج **اسناده ضعيف جدًا**: تاريخ مدينة السلام: ١٢/ ٤٦٨۔ مكارم الاخلاق للخرائطي: ٨١٧۔ حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کذاب ہے۔

فائدہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی بات کہہ کر ادھر ادھر دیکھے تو وہ امانت ہے۔'' امام ترمذی نے اس حدیث پر یہ باب باندھا ہے: ''مجلسیں امانت ہیں'' (ترمذی: ۱۹۵۹ وسندہ حسن)

[۳] الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے

[٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ دَنُوقَا الْجَمَّالُ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ،

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ، فَإِنْ شَاءَ أَشَارَ وَإِنْ شَاءَ سَكَتَ، فَإِنْ أَشَارَ فَلْيُشِرْ بِمَا لَوْ نَزَلَ بِهِ فَعَلَهُ))

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے لہٰذا اگر وہ چاہے تو مشورہ دے اور اگر چاہے تو خاموش رہے پھر اگر وہ مشورہ دے تو اسے چاہیے کہ ایسا مشورہ دے کہ اگر وہ (صورت) خود اسے پیش آتی تو وہ اس پر عمل کرتا۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف جدًا: العزلة للخطابی: ۱۰۹۔ السلسلة الضعيفة: ٤٦٧٦۔

اسماعیل بن مسلم اور حسن بن محمد ابو محمد بلخی ضعیف ہیں۔

[٥] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: وَعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا خَادِمًا ، فَأُتِيَ بِخَادِمٍ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اخْتَرْ لِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هَذَا))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے خادم کا وعدہ فرمایا، پھر آپ کے پاس ایک خادم لایا گیا تو اس آدمی نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے لیے پسند فرمائیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے تم اسے لے لو۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: المعجم الكبير للطبرانی: ۱۲۱٦۲۔ محمد بن کریب ضعیف ہے۔

فائدہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا

ہے۔'' (ابوداؤد: ۵۱۲۸، صحیح)

[۴] الْعِدَةُ عَطِيَّةٌ

وعدہ عطیہ ہے

[٦] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الدَّارِمِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو السَّكُونِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَا يَعِدُ أَحَدُكُمْ صَبِيَّهُ ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْعِدَةُ عَطِيَّةٌ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی شخص اپنے بچے سے ایسا وعدہ نہ کرے جسے وہ پورا نہ کر سکے، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''وعدہ ایک عطیہ ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف**: حلیة الاولیاء: ٦/ ٤٩٩۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم: ٢٨١٤۔ امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے کہا کہ یہ حدیث باطل ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں۔ السلسلة الصعیفة: ١٥٥٤۔

[٥] الْعِدَةُ دَيْنٌ

وعدہ ایک قرض ہے

[٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا أَبُو يَعْلَى حَمْزَةُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأُبُلِّيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْأَشْعَثَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْعِدَةُ دَيْنٌ))

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وعدہ ایک قرض ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف**: المعجم الاوسط: ٣٥١٣۔ تاریخ دمشق: ٥٢/ ٢٩٣۔ ابراہیم نخعی اور اعمش مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔ فائدہ: عبداللہ بن محمد بن ابی اشعث کے متعلق حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ یہ اعمش کے واسطے سے ایک منکر خبر میں آیا ہے، میں اسے نہیں جانتا۔ (میزان الاعتدال: ٢/ ٤٩٠)

[٦] اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

جنگ چال بازی (کا نام) ہے

[٨] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ،

عَنْ كَعْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ))

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''جنگ چال بازی (کا نام) ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحيح: ابوداود: ٢٦٣٧ ـ المصنف لعبدالرزاق: ٥/ ٣٩٨.

[٩] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو ـ وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ ـ

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنگ چال بازی (کا نام) ہے۔''

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْفَضْلِ

یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے بخاری نے صدقہ بن فضل سے روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج: مسلم: ١٧٣٩ ـ ابوداود: ٢٦٣٦ ـ ترمذي: ١٦٧٥.

[١٠] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، ثنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أنا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،

سَمِعَ جَابِرًا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنگ چال بازی (کا نام) ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ٣٠٣٠.

[١١] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَحْمَدُ ـ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ ـ ثنا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبٍ، قَالَ:

سَأَلْتُ جَابِرًا أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ))؟ قَالَ: نَعَمْ.

وہب کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنگ چال بازی (کا نام) ہے؟ تو انہوں

نے کہا: ہاں۔

تحقیق وتخریج صحیح: تهذيب الاثار للطبری: ٤/ ١٢٢: ١٩٨.

[١٢] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، أنا... نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحَرْبُ خُدْعَةٌ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنگ چال بازی (کا نام) ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: احمد: ٣/ ٢٩٧۔ ابوزبیر مدلس کا عنعنہ ہے۔

تشریح ''جنگ چال بازی کا نام ہے۔'' مطلب یہ ہے کہ جنگ میں افرادی قوت، اسلحہ کی بہتات یا بہادری اتنی کارآمد ومفید نہیں جتنی چال بازی مفید ہے۔ آج کے مہذب الفاظ میں اسے ''حکمت عملی'' بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ چال بازی یا حکمت عملی ہی کا کرشمہ ہوتا ہے کہ دشمن کی بڑی سے بڑی فوج بھی میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ گویا چال بازی ایک اہم جنگی ہتھیار یا جنگ کا اہم رکن ہے، جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: ((الحج عرفة)) ''حج عرفہ کا ہے۔'' (نسائی: ٣٠٤٧) یعنی جس طرح وقوف عرفہ حج کا انتہائی اہم رکن ہے کہ اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہو سکتا، اسی طرح چال بازی بھی جنگ کا اہم ہتھیار اور حصہ ہے اس کے بغیر جنگ کبھی بھی نہیں جیتی جا سکتی۔

[٧] النَّدَمُ تَوْبَةٌ

ندامت توبہ ہے

[١٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا سُفْيَانُ۔ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ۔ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((النَّدَمُ تَوْبَةٌ))

عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ان کو کہا: بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''ندامت توبہ ہے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: ابن ماجه: ٤٢٥٢۔ احمد: ١/ ٣٧٦۔ حمیدی: ١٠٥.

[١٤] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّارُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا سُفْيَانُ ـيَعْنِي الثَّوْرِيَّ۔ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ زِيَادِ

بْنِ أَبِي مَرْيَمَ،

عَـنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: سَأَلَ أَبِي عَبْدَ اللّـٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((النَّدَمُ تَوْبَةٌ))؟ قَالَ: نَعَمْ.

عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ میرے والد نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ندامت توبہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

تشریح انسان سے گناہ اور غلطی کا صدور کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ تاہم اس پر ڈٹ جانا اور توبہ واستغفار نہ کرنا یقیناً خطرناک عمل ہے۔ خوش قسمت وہی ہے جو گناہ کے بعد توبہ کرلے۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ توبہ ہر گناہ سے واجب ہے اگر اس گناہ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے، کسی آدمی کا حق اس سے متعلق نہیں تو ایسے گناہ سے توبہ کی قبولیت کے لیے تین شرطیں ہیں:

۱:...... اس گناہ کو چھوڑ دے جس سے وہ توبہ کررہا ہے۔

۲:...... اس پر ندامت وشرمندگی کا اظہار کرے۔

۳:...... پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ کبھی یہ گناہ نہیں کروں گا۔

اگر ان تین شرطوں میں سے کوئی بھی شرط مفقود ہوگی تو توبہ صحیح نہیں ہوگی اور اگر گناہ کا تعلق کسی انسان سے ہے تو اس کے لیے چار شرطیں ہیں، تین وہی جو ابھی مذکور ہوئی اور چوتھی یہ ہے کہ وہ صاحب حق کا حق ادا کرے یا صاحبِ حق اسے معاف کردے۔

مذکورہ حدیث میں توبہ کی دوسری شرط ندامت وشرمندگی کی اہمیت بیان ہوئی ہے کہ گناہ پر ندامت کا اظہار بھی ایک قسم کی توبہ ہی ہے۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ بندہ صرف ندامت ہی کو کافی سمجھے اور باقی باتوں سے غفلت برتے، ایسا نہیں۔ بلکہ خالص توبہ کے لیے اوپر بیان کردہ شرطوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم

[٨] الْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ، وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ

جماعت رحمت اور افتراق عذاب ہے

[١٥] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَالِينِيُّ، أبنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حُبَابٍ -هُوَ ابْنُ مَخْلَدٍ- ثنا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، ثنا أَبُو وَكِيعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((الْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ، وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ))

کہ آپ ﷺ نے منبر پر فرمایا: ''جماعت رحمت اور افتراق عذاب ہے۔''

تحقیق و تخریج: حسن، احمد: ٤/ ٣٧٥۔ السنة لابن ابی عاصم: ٩٣ .

تشریح: اس حدیث میں اتفاق واتحاد اور اجتماعیت کی فضیلت جبکہ افتراق اور گروہ بندی کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کی اجتماعیت کو رحمت اور گروہ بندی کو عذاب قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا بھی یہی حکم ہے: ﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران: ١٠٣) ''اور سب مل کر اللہ کی رسی کو تھام لو اور فرقوں میں مت بٹو۔'' مگر افسوس کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کو بھول گئے ہیں۔ ہماری صفوں سے اتفاق واتحاد ختم ہو چکا ہے۔ ہم مذہبی اور سیاسی ہر دو لحاظ سے فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں، جس کا فائدہ اغیار اٹھا رہے ہیں۔ اسے عذاب الٰہی نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے؟ آج دنیا میں سب سے سستا خون مسلمان کا ہے، مسلمان غلاموں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں، ہر جگہ محکوم ومظلوم، بے کس اور بے بس ہیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے، اگر ہم متفق ومتحد ہو کر اللہ کی رسی یعنی کتاب وسنت کو تھامے رکھتے تو اللہ کی رحمت ہوتی اور دشمن کبھی بھی ہماری طرف میلی نظر سے دیکھ پاتا۔

نوٹ: ......ایک روایت میں ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ مگر یہ روایت موضوع ہے۔ (دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ١١)

[٩] الْأَمَانَةُ غِنًى

امانت مالداری ہے

[١٦] أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، ثنا أَبِي، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْأَمَانَةُ غِنًى))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امانت مالداری ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف:** یزید الرقاشی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[١٠] الدِّينُ النَّصِيحَةُ

دین خیرخواہی (کا نام) ہے

[١٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَبْدُ

اللّٰهِ ـهُوَ ابْنُ أَيُّوبَـ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ،

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ، الدِّينُ النَّصِيحَةُ))، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِنَبِيِّهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ))

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین خیر خواہی (کا نام) ہے، دین خیر خواہی (کا نام) ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کس کے لیے؟ فرمایا: ''اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے نبی کے لیے، مسلمانوں کے آئمہ وحکام اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ٥٥ـ احمد: ٤/ ١٠٣.

[١٨] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ،

ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَاهُ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ ابْنَهُ سُهَيْلًا فَقُلْتُ: سَمِعْتَ مِنْ أَبِيكَ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ؟ قَالَ: سَمِعْتُ مِنَ الَّذِي حَدَّثَ أَبِي عَنْهُ، سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ)) ثَلَاثًا، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِنَبِيِّهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ))

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَكِّيِّ، ثنا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا

امام سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے قعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن عطاء بن یزید کی سند سے انہیں حدیث بیان کی۔ امام سفیان کہتے ہیں: پھر میں ان (ابوصالح) کے بیٹے سہیل سے ملا۔ میں نے کہا: کیا آپ نے اپنے والد سے وہ حدیث سنی ہے جو عمرو بن دینار نے قعقاع بن حکیم عن ابی صالح کی سند سے ہمیں بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے وہ حدیث اس سے سنی ہے جس نے میرے والد کو بیان کی تھی، میں نے عطاء بن یزید لیثی کو تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے سنا تھا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: ''دین خیر خواہی (کا نام) ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کس کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے نبی کے لیے، مسلمانوں کے آئمہ وحکام اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِيكَ قَالَ: وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ عَنْهُ أَبِي ، كَانَ صَدِيقًا لَهُ بِالشَّامِ ، ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ

اس حدیث کو امام مسلم نے بھی محمد بن عباد مکی سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں سفیان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سہیل سے کہا: بے شک عمرو نے قعقاع سے، اس نے آپ کے والد کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے تو انہوں نے کہا: مجھے امید ہے کہ (میری سند میں) مجھ سے ایک آدمی (کا واسطہ) کم ہو جائے گا پھر انہوں نے کہا: میں نے یہ حدیث اس شخص سے سنی جس سے میرے والد نے سنی تھی، شام میں ان کا ایک دوست تھا (سارا واقعہ بیان کیا) پھر امام سفیان نے یہ حدیث سہیل عن عطاء بن یزید عن تمیم الداری کی سند سے ہمیں بیان کی کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔

تحقیق و تخریج: مسلم: ۵۵ .

وضاحت:...... عطاء بن یزید لیثی ابوصالح کے دوست تھے، وہ ملک شام سے ان کے پاس آتے جاتے رہتے تھے ایک مرتبہ وہ آئے اور انہوں نے سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔'' انہیں سنائی۔ ابوصالح کے بیٹے سہیل بن ابی صالح نے بھی ان سے یہ حدیث سن لی، بعد ازاں ابوصالح نے اپنے شاگرد قعقاع بن حکیم کو، انہوں نے عمرو بن دینار اور انہوں نے امام سفیان عیینہ کو یہ حدیث سنا دی۔ امام سفیان بن عیینہ نے سہیل سے اس کا ذکر کیا کہ شاید انہوں نے بھی اپنے والد سے یہ حدیث سنی ہو تا کہ میری سند عالی ہو جائے تب سہیل نے انہیں کہا کہ میں آپ کو اس کی عالی سند بتاتا ہوں وہ یہ کہ جس شخص سے میرے والد نے یہ حدیث سنی ہے میں نے بھی اس سے سنی ہے پھر انہوں نے اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی۔ گویا امام سفیان بن عیینہ تک یہ حدیث دو سندوں سے پہنچی ہے:

۱۔ عمرو بن دینار عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن عطاء بن یزید......

۲۔ سہیل عن عطاء بن یزید

پہلی سند نازل ہے۔ اصطلاح میں نازل سند اسے کہتے ہیں جس میں راویوں کی تعداد دوسری سند کے مقابلے میں زیادہ ہو۔ دوسری سند عالی ہے۔ عالی سند وہ ہوتی ہے جس میں راویوں کی تعداد دوسری سند کے مقابلے میں کم ہو۔

حضرات محدثین اس کوشش میں رہتے تھے کہ سند میں کم سے کم راوی ہوں تا کہ سند عالی ہو جیسا کہ مذکورہ روایت

میں امام سفیان بن عیینہ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے سند عالی کرنے کی غرض سے ابوصالح سے ذکر کیا تھا۔

[١٩] وَأَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ النَّحَّاسِ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ -هُوَ ابْنُ فَهْدٍ- ثنا أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ، ثنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ)). قِيلَ: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین خیر خواہی (کا نام) ہے۔'' عرض کیا گیا: ''اللہ کے رسول! کس کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے لیے، اس کے رسول کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، مسلمانوں کے آئمہ و حکام اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: دارمی: ٢٧٥٤۔ مکارم الاخلاق للطبرانی: ٦٦.

تشریح: اس حدیث میں دین اسلام کو خیر خواہی کہا گیا ہے یعنی ہر کسی کی خیر خواہی کرنا، ہر حق دار کے حق کی حفاظت کرنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی یہ ہے کہ اس پر ایمان لانا، اس کی توحید کو ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ کتاب اللہ کے لیے خیر خواہی یہ ہے کہ اس پر ایمان لانا اور عمل کرنا۔ نبی اور رسولوں سے خیر خواہی کا مطلب ہے کہ ان پر ایمان لانا، ان کی عزت و تعظیم کرنا اور ان کی پیروی کرنا۔ آئمہ مسلمین کی خیر خواہی یہ ہے کہ ہمیشہ ان کی راہنمائی کرتے رہنا، انہیں اچھے مشورے دینا اور جائز امور میں ان کی اطاعت کرنا۔ جبکہ عام مسلمانوں کی خیر خواہی اس طرح ہے کہ ان کے دینی اور دنیاوی نفع و نقصان کا خیال رکھنا اور جو حقوق ان کے بتائے گئے ہیں وہ ادا کرتے رہنا۔

[١١] اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى

حسب مال اور بزرگی تقویٰ ہے

[٢٠] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْكِنْدِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُبَارَكٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ نُعَيْمٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبَسْطَامِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ،

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسب مال ہے اور بزرگی تقویٰ ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف، عبدالرحمٰن بن عمر کندی، یعقوب بن مبارک اور اسماعیل بن محمود بن نعیم کے حالات نہیں ملے۔

[٢١] أنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُقْرِئُ، ثنا

أَبُوالْبَهِيِّ مَيْمُونُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رَوْحٍ التَّنُوخِيُّ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ بَحْرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ، وَالْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ أَبُو عُبَيْدٍ النَّحْوِيُّ ، ثنا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى))

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسب مال ہے اور بزرگی تقویٰ ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف:** ترمذی: ۳۲۷۱۔ ابن ماجہ: ۴۲۱۹۔ احمد: ۵/ ۱۰۔ قتادہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا والوں کے نزدیک حسب مال ہے جس کی طرف وہ جاتے ہیں۔'' (نسائی: ۳۲۲۵ وسندہ صحیح) اور قرآن مجید میں ہے: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۳) ''بے شک تم میں سب سے زیادہ بزرگی والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔'' صحیح بخاری میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: ''لوگوں میں سب سے زیادہ بزرگی والا کون ہے؟ پھر خود ہی جواب دیا کہ ان میں سب سے زیادہ بزرگی والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔'' (بخاری: ۴۶۸۹)

[۱۲] الْخَيْرُ عَادَةٌ وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ

نیکی عادت اور بدی جھگڑا ہے

[۲۲] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ ، أبنا أَبُو عَرُوبَةَ ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جُنَاحٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ ، قَالَ:

سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْخَيْرُ عَادَةٌ وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ))

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی عادت اور بدی جھگڑا ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحيح: ابن ماجه: ۲۲۱۔ المعجم الكبير: ۹۰٤.

تشریح: ☆ ''نیکی عادت ہے'' مطلب یہ ہے کہ نیکی ہر انسان کی فطری عادت ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ وہ نیک اور اچھے کام کرے، سیدھے راستے پر چلے مگر ماحول و معاشرہ اور شیطانی وسوسے اس کے لیے رکاوٹ بن جاتے ہیں یوں وہ اپنی فطری عادت نیکی سے محروم رہ جاتا ہے۔

☆......''بدی جھگڑا ہے'' فطرت سے ہٹ کر کیا جانے والا کام خصومت، جھگڑا اور زبردستی ہے یہی وجہ ہے کہ انسان جب گناہ کرنے لگتا ہے تو اس کے اندر ایک عجیب سی کشمکش پیدا ہوتی ہے۔ نفس امارہ برائی کی طرف کھینچتا ہے جبکہ فطرت جسے ہم ضمیر کہتے ہیں اسے برائی سے روکتی ہے۔

بہرحال انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی فطری عادت نیکی کو اپنائے اور غیر فطری عادت بدی سے اپنا دامن محفوظ رکھے۔

[۱۳] السَّمَاحُ رَبَاحٌ وَالْعُسْرُ شُؤْمٌ

نرم ہونا نفع مند اور سخت ہونا نحوست ہے

[۲۳] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ الْقَاضِي، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ بْنِ غَيْلَانَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((السَّمَاحُ رَبَاحٌ وَالْعُسْرُ شُؤْمٌ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نرم ہونا نفع مند اور سخت ہونا نحوست ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: عبداللہ بن ابراہیم غفاری متروک ہے۔ نیز عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی اپنے والد سے روایت موضوع ہوتی ہے۔

[۱۴] الْحَزْمُ سُوءُ الظَّنِّ

احتیاط بدگمانی ہے

[۲٤] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارِ بْنِ خَيْرٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُودٍ، أبنا أَبُو تَقِيٍّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحَزْمُ سُوءُ الظَّنِّ))

عبدالرحمٰن بن عائذ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احتیاط بدگمانی ہے۔''

تحقیق وتخریج: مرسل ضعیف جدًا: المراسیل لابن ابی حاتم: ٤٤٥۔ عبدالرحمٰن بن عائذ صحابی نہیں۔ نیز اس میں ولید بن کامل لین الحدیث ہے۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ۱۱۵۱.

[١٥] اَلْوَلَدُ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ

اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہے

[٢٥] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا عَفَّانُ، ثنا وُهَيْبٌ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ،

عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ، قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَسْتَبِقَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ: ((اَلْوَلَدُ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ))

سیدنا یعلی عامری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگایا اور فرمایا: ''اولاد بخل اور بزدلی (کا باعث) ہے۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ابن ماجه: ٣٦٦٦۔ احمد: ٤/ ١٧٢۔ حاکم: ٣/ ١٦٤ .

[٢٦] أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْمَيْمُونِ بْنِ حَمْزَةَ الْحَسَنِيُّ، ثنا جَدِّي أَبُو الْقَاسِمِ الْمَيْمُونُ بْنُ حَمْزَةَ الْحَسَنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ النُّعْمَانِ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ، قَالَا: ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، ثنا سَعِيدٌ ـ هُوَ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ ـ

أَنَّهُ أَخْبَرَهُ يَعْلَى بْنُ مُرَّةَ، أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، أَقْبَلَا يَسْتَبِقَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَنْ جَاءَهُ أَحَدُهُمَا جَعَلَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَعَلَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ، فَقَبَّلَ هٰذَا، ثُمَّ قَبَّلَ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا، أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْهَلَةٌ مَجْبَنَةٌ، وَإِنَّ آخِرَ وَطْأَةٍ وَطِئَهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ بِوَجٍّ))

سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان میں سے ایک آپ کے پاس (پہلے) آ گیا، آپ نے اپنا ہاتھ اس کی گردن پر رکھا پھر دوسرا بھی آ گیا تو آپ نے اپنا (دوسرا) ہاتھ اس کی گردن پر رکھا پس اس کا بوسہ لیا پھر اس کا بوسہ لیا اور پھر فرمایا: ''اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں لہٰذا آپ بھی ان سے محبت رکھیں۔ (اور فرمایا) لوگو! بے شک اولاد بخل، جہالت اور بزدلی (کا باعث) ہے۔ (اور فرمایا) بے شک رب العالمین نے جس زمین کو سب سے آخر میں پامال کیا وہ ''وج'' ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: المعجم الکبیر: ٧٠٣، ٧٠٤ جز ٢٢۔ احمد: ٤/ ١٧٢ .

تشریح ان احادیث میں تین باتیں بیان فرمائی گئی ہیں:

(۱)......سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت کہ جب وہ دوڑتے ہوئے آئے تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے گلے لگایا، بوسہ لیا اوران کے لیے دعا فرمائی۔

(۲)...... اولاد کو آزمائش قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ بخل، جہالت اور بزدلی کا باعث ہے، اس لیے کہ انسان اولاد کی خاطر جہاد میں جانے سے ڈرتا اور سستی دکھاتا ہے کہ اگر مارا گیا تو بچوں کا کیا بنے گا؟ یوں وہ بزدلی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اولاد کی خاطر لوگوں سے جھگڑ پڑتا ہے، جہالت دیکھتا ہے، عدل وانصاف چھوڑ دیتا ہے، یوں اولاد اس کے لیے جہالت کا باعث بنتی ہے اور اولاد کے لیے مال جمع کرتا ہے اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا کہ یہ اولاد کے کام آئے گا، لہٰذا وہ بخل کرنے لگ جاتا ہے۔ یوں اولاد بخل کا باعث بن جاتی ہے۔

(۳)...... آپ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس زمین کو سب سے آخر میں پامال کیا وہ ''وج'' ہے۔ وج طائف میں ایک وادی ہے۔ اور ہوا بھی اسی طرح کہ مشرکین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں آخری معرکہ جو ہوا اور جس میں انہیں شکست ہوئی، وہ ''وج'' میں ہوا تھا اس کے بعد غزوہ تبوک ہوا مگر اس میں لڑائی نہیں ہوئی تھی۔

[١٦] الْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ
فحش گوئی بداخلاقی میں سے ہے

[٢٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الصَّاغَانِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ))

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فحش گوئی بداخلاقی میں سے ہے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: ابن ماجه: ٤١٨٤۔ ترمذی: ٢٠٠٩۔ احمد: ٢/ ٥٠٢ عن ابی هريرة.

تشریح جو شخص زبان کا بے باک ہو کہ ہر بری اور فحش بات بے دھڑک زبان سے نکال دے، گالی گلوچ اور گندی زبان بکتا پھرے تو سمجھ لو کہ وہ شرم وحیا سے کورا ہے اور اخلاق نام کی اس کے اندر کوئی چیز نہیں کیونکہ اگر اس کے اندر اخلاق ہوتا تو وہ زبان کا سوچ سمجھ کر استعمال کرتا لہٰذا فرمایا کہ فحش گوئی اور بدکلامی بداخلاقی کی علامت اور اس کا حصہ ہے۔

[١٧] الْقُرْآنُ هُوَ الدَّوَاءُ
قرآن دواء ہے

[٢٨] حَدَّثَ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفَلِّسِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَسَنُ

بْـنُ عَـلِـيٍّ الْحُسَيْنِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحيى الْأَوْدِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُتْبَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِى عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الدَّهَّانُ ، عَنْ سُعَادٍ ، عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْقُرْآنُ هُوَ الدَّوَاءُ)) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن دواء ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف جدًا: حارث سخت ضعیف ہے اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

فائدہ: روایت مذکورہ اگرچہ ضعیف ہے تاہم یہ بات برحق ہے کہ قرآن مجید دواء ہے اور ہر طرح کی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (بنی اسرائیل: ٩٢) ''اور ہم قرآن میں سے تھوڑا تھوڑا نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے سراسر شفا اور رحمت ہے۔'' دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ﴾ (حم السجده: ٤٤) ''فرما دیجیے: یہ (قرآن) مومنوں کے لیے ہدایت اور شفاء ہے۔'' لیکن یہ یاد رہے کہ یہ شفا آیات لٹکانے یا انہیں دھو کر پینے میں نہیں۔

[١٨] الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

دعا ہی عبادت ہے

[٢٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ ، ثنا بَكْرُ بْنُ فَرْقَدٍ أَبُو أُمَيَّةَ التَّمِيمِيُّ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِئُ قَالَا: ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِلْغَارِيَّةَ ، ثنا أَبُـو يَـعْـقُوبَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ ، ثنا حَمْزَةُ بْـنُ مُـحَمَّدٍ الْكِنَانِيُّ ، ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، ثنا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ أَبِى مُعَاوِيَةَ ، عَـنِ الْأَعْـمَشِ (ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ ، ثنا عُثْمَانُ بْـنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، ثنا أَبُو قُدَامَةَ ـ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ ـ ثنا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، كُلُّهُمْ عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ يُسَيْعٍ ، فِى حَدِيثِ أَبِى مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَضْرَمِيِّ ،

عَـنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: ابو داود: ١٤٧٩۔ ترمذی: ٢٩٦٩۔ ابن ماجه: ٣٨٢٨.

[٣٠] أَنـا أَبُـو الْـحَسَنِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ مِسْكِينٍ ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ

يَحْيَى الدِّمْيَاطِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْيُسَيْعِ،

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ [المؤمن: ٦٠]"

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے (اور اللہ کا فرمان ہے) ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ (المؤمن: ٦٠) ''اور تمہارے رب نے فرمایا: تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

تشریح: دعا کو عبادت اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ ہر عبادت کی اصل ہے، ہر عبادت میں دعا شامل ہے اور پھر رب العالمین کا فرمان ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ....﴾ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ دعا ہی اصل عبادت اور اللہ کو پکارنا ہی حقیقی بندگی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دعا کو عبادت کہا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اللہ کو پکارتا ہے اور اس سے اپنی حاجات طلب کرتا ہے گویا وہ اس کی عبادت کرتا ہے اور جو مافوق الاسباب اشیاء کے لیے اس کے علاوہ اس کی مخلوق میں سے کسی کو پکارتا ہے تو وہ درحقیقت اپنے خالق کو چھوڑ کر اس کی مخلوق کی عبادت کرتا ہے۔

[١٩] الدَّيْنُ شَيْنُ الدِّينِ

قرض دین میں عیب کا باعث ہے

[٣١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوَارِبِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدَّيْنُ شَيْنُ الدِّينِ))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرض دین میں عیب ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: عبداللہ بن شبیب سخت ضعیف ہے۔

[۲۰] التَّدْبِيرُ نِصْفُ الْعَيْشِ، وَالتَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَالْهَمُّ نِصْفُ الْهَرَمِ، وَقِلَّةُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْيَسَارَيْنِ

تدبیر نصف زندگی، باہمی الفت ومحبت نصف عقل، غم نصف بڑھاپا اور قلت عیال ایک طرح کی تونگری ہے

[۳۲] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْأَشْتِيخَنِيُّ ـ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ خُرَاسَانَ ـ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ الزَّاهِدُ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، ثنا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ التِّرْمِذِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّامِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، وَذَكَرَ ذَلِكَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا اور انہوں نے ایک لمبی حدیث میں اس بات کا بھی ذکر کیا۔

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: ابن لہیعہ مدلس ومختلط راوی ہے۔

[۲۱] حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

اچھا سوال نصف علم ہے

[۳۳] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَابِرٍ، ثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ أَحْمَدَ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُدْرِكٍ الرَّازِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا مُخَيِّسُ بْنُ تَمِيمٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الِاقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْعَيْشِ، وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خرچ میں میانہ روی نصف زندگی، لوگوں کے ساتھ باہمی الفت نصف عقل اور اچھا سوال نصف علم ہے۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ٦٧٤٤ ـ شعب الایمان: ٦١٤٨ ـ علل الحدیث لابن ابی حاتم: ٢٣٥٤ ـ مخیس بن تمیم اور حفص بن عمر مجہول ہیں۔

[۲۲] السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

سلام کلام سے پہلے ہے

[۳۴] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَشَّاشُ، ثنا غَسَّانُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ الْمَدَنِيُّ، قَالَ:

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلام کلام سے پہلے ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدا: ترمذی: ۲۶۹۹۔ ابویعلی: ۲۰۵۹۔ عنبسہ بن عبدالرحمن اور محمد بن زاذان مدنی دونوں متروک ہیں۔

[۲۳] الرَّضَاعُ يُغَيِّرُ الطِّبَاعَ

رضاعت طبیعت کو بدل دیتی ہے

[۳۵] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ كَيْلَجَةُ، ثنا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثنا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الرَّضَاعُ يُغَيِّرُ الطِّبَاعَ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رضاعت طبیعت کو بدل دیتی ہے۔''

تحقیق وتخریج: منکر: ابن الاعرابی: ۲۱۹۔ اس میں متعدد علتیں ہیں۔ دیکھیے: میزان الاعتدال: ۲/ ۲۹۶۔ السلسلة الضعيفة: ۱۵۶۱.

[۲۴] الْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ

برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے

[۳۶] أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ظُفَرَ الْحُسَيْنِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى أبنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ الْعَدْلُ، أبنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: ابـن حبـان: ٥٦٠۔ حاكم: ١/ ٦٢۔ المعجم الاوسط: ٨٩٩١۔ مكارم الاخلاق للخرائطی: ٣٨٣.

[٣٧] أنـا أَبُـو الْـعَبَّـاسِ أَحْـمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ ، بِـمَـكَّةَ ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، ثنا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ،

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا .

تشریح ''برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔'' مطلب یہ ہے کہ اپنے بڑوں، بزرگوں اور اکابرین کا ادب واحترام کرو، ان کی رائے اور تجربے سے فائدہ اٹھاؤ اور انہیں مقدم رکھو کیونکہ وہ تمہارے لیے خیر و برکت کا باعث ہیں۔ بڑوں میں اہل علم ودانش اور اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی شامل ہیں جو عمر میں بڑے ہوں کیونکہ عمر میں زیادتی کی بنا پر وہ نیک اعمال میں بھی آگے ہوتے ہیں اور ان کا تجربہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔

[٢٥] مِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ

عمل کا سرمایہ اس کا اختتام ہے

[٣٨] أَخْبَرَنَـا عَبْـدُ الْـمَـلِكِ بْـنُ الْحَسَنِ الْقُمِّيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْدٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفٍ ، حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الْوَرَّاقُ ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ ، ثـنـا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ مَنْظُورٍ ، أَخْبَرَنِي أَبِي ، قَالَ:

سَـمِـعْـتُ عُـقْبَةَ بْـنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ ، يَقُولُ: خَـرَجْـنَـا مَـعَ رَسُـولِ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ فِي غَـزْوَةِ تَبُـوكَ فَـاسْتَـوْقَدَ . وَذَكَرَ خُـطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُولِهَا ، وَذَكَرَ ذَلِكَ فِيهَا

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے پس آپ نے آگ جلائی اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طویل خطبے کا ذکر کیا جس میں یہ بات (عمل کا سرمایہ اس کا اختتام ہے) بھی بیان کی۔

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف: دلائل النبوة للبیهقی: ۱۹۸۵۔ تاریخ دمشق: ۵۱/ ۲٤۱۔
یعقوب بن محمد بن عیسیٰ ضعیف اور عبدالعزیز بن عمران متروک جبکہ عبداللہ بن مصعب بن منظور اور اس کے والد کے حالات نہیں ملے۔

[۲٦] كَرَمُ الْكِتَابِ خَتْمُهُ

کتاب کا شرف اس کا خاتمہ ہے

[۳۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْخَصِيبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِی، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّالْقَانِیُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ التِّرْمِذِیُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْكُوفِیُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ مَوْلَی أُمِّ هَانِی،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَرَمُ الْكِتَابِ خَتْمُهُ)) وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِنِّی أُلْقِیَ إِلَیَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ﴾

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کتاب کا شرف اس کا خاتمہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے: ﴿إِنِّیْ أُلْقِیَ إِلَیَّ كِتَابٌ كَرِيْمٌ﴾ (النمل: ۲۹) ''بے شک میری طرف ایک بڑا عزت وشرف والا خط پھینکا گیا ہے۔''

تحقیق وتخریج موضوع: محمد بن مروان سدی اور محمد بن سائب کلبی کذاب ہیں جبکہ ابو صالح مولیٰ ام ہانی ضعیف مدلس ہے۔

[۲۷] مِلَاكُ الدِّينِ الْوَرَعُ

دین کا سرمایہ پرہیزگاری ہے

[٤۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِیُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِیٍّ، ثنا السَّوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَضْلُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ، وَمِلَاكُ الدِّينِ الْوَرَعُ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم کی فضیلت عبادت سے افضل ہے اور دین کا سرمایہ پرہیزگاری ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف جدًا: المعجم الکبیر: ۱۰۹٦۹۔ جامع بیان العلم وفضله: ۱۰۱۔ سوار بن مصعب متروک منکر الحدیث ہے۔

[۲۸] خَشْيَةُ اللّٰهِ رَأْسُ كُلِّ حِكْمَةٍ، وَالْوَرَعُ سَيِّدُ الْعَمَلِ

خشیت الٰہی ہر دانائی کی جڑ اور پرہیزگاری عمل کی سردار ہے

[٤١] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَطَّارُ الْبَغْدَادِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْخُتُلِّيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ أَبُو بَكْرٍ ، ثنا أَبِي قَالَ: حَدَّثَتْنَا سَعِيدَةُ بِنْتُ حُكَّامَةَ ، عَنْ أُمِّهَا ، عَنْ أَبِيهَا ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((خَشْيَةُ اللّٰهِ رَأْسُ كُلِّ حِكْمَةٍ، وَالْوَرَعُ سَيِّدُ الْعَمَلِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خشیت الٰہی ہر دانائی کی جڑ اور پرہیزگاری عمل کی سردار ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف جدًا:** الورع لابن ابی الدنیا: ۱۱۔ حلية الاولياء: ۲/ ۲۷۷۔ حکامہ بنت عثمان کی اپنے والد سے روایت باطل ہے۔ الضعفاء للعقيلي: ۳/ ۹۳۶۔ السلسلة الضعيفة: ۱۵۸۳ .

[۲۹] مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَمَسْأَلَةُ الْغَنِيِّ شَيْنٌ فِي وَجْهِهِ، وَمَسْأَلَةُ الْغَنِيِّ نَارٌ

مالدار کا ادائے قرض میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور مال دار کا بھیک مانگنا اس کے چہرے پر عیب ہے اور مالدار کا بھیک مانگنا جہنم کی آگ ہے

[٤٢] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ ، ثنا شَيْبَانُ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الرَّبِيعِ أَبُو حَمْزَةَ الْعَطَّارُ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَمَسْأَلَةُ الْغَنِيِّ شَيْنٌ فِي وَجْهِهِ، وَمَسْأَلَةُ الْغَنِيِّ نَارٌ))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مالدار کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور مالدار کا بھیک مانگنا اس کے چہرے پر عیب کا باعث ہے اور مالدار کا بھیک مانگنا جہنم کی آگ ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** حسن بن ابی الحسن بصری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٤٣] وأنا ابْنُ السِّمْسَارِ ، ثنا أَبُو زَيْدٍ ، ثنا الْفَرَبْرِيُّ ، ثنا الْبُخَارِيُّ ، نا مُسَدَّدٌ ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نا مَعْمَرٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ،

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مالدار کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۲۴۰۰۔ مسلم: ۱۵٦٤ .

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جو مقروض ادائے قرض کی استطاعت کے باوجود ٹال مٹول سے کام لے وہ ظالم ہے۔ قرض خواہ کو اجازت ہے کہ وہ ایسے ظالم شخص کو ذلیل کرے بلکہ جیل بھی بھجوا سکتا ہے، ہاں اگر مقروض مفلس ہو اور واقعتاً وہ ادائے قرض کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کا حکم یہ نہیں بلکہ ایسے مقروض کے متعلق قرض خواہ کو رغبت دلائی گئی ہے کہ اگر وہ اسے مہلت دے تو اس کے لیے بڑا ثواب ہے۔ بہرحال ادائے قرض میں بلا وجہ تاخیر مناسب نہیں۔ نبی ﷺ نے مقروض کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا تھا۔ (بخاری: ۲۲۸۹) اور ایک موقع پر آپ نے فرمایا تھا کہ ''شہید کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔'' آپ نے فرمایا کہ جبریل (ابھی ابھی) مجھے بتا کر گئے ہیں کہ ''شہید کو قرض کی معافی نہیں۔'' (مسلم: ۱۸۸۵)

[۳۰] التَّحَدُّثُ بِالنِّعَمِ شُكْرٌ
نعمتوں کو بیان کرنا شکر ادا کرنا ہے

[٤٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، ثنا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، عَنْ أَبِي وَكِيعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّامِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((التَّحَدُّثُ بِالنِّعَمِ شُكْرٌ))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی) نعمتوں کو بیان کرنا شکر ادا کرنا ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: احمد: ٤/ ۲۷۸۔ الشکر لابن ابی الدنیا: ٦٣۔ شعب الایمان: ٨٦٩٨ .

[٤٥] أنا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَاغَنْدِيُّ وَالْمَحَامِلِيُّ، قَالَا: نا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ الْعَطَّارُ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو وَكِيعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ،

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّهُ خَطَبَ فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((التَّحَدُّثُ بِنِعَمِ اللَّهِ شُكْرٌ، وَتَرْكُهَا كُفْرٌ))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے خطبہ دیا تو بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی نعمتوں کو بیان کرنا شکر ادا کرنا ہے اور نہ بیان کرنا ناشکری ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا .

تشریح: یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے کہ ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحیٰ: ۱۱) ''اور اپنے رب کی نعمت کو خوب بیان کر۔'' یعنی شکر ادا کرنے کے لیے اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو، اس کا چرچا کرو کیونکہ تحدیث نعمت ادائے شکر ہی ہے۔ اور ادائے شکر کا فائدہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾ (ابراھیم: ۷) ''واقعی اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور ضرور تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر واقعی تم ناشکری کرو گے تو بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے۔''

[۳۱] انْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ

صبر کے ساتھ کشائش وخوشحالی کا انتظار کرنا بھی عبادت ہے

[٤٦] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ، أبنا الْفَضْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ الْمَقْدِسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الرَّازِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ حُمَيْدٍ الْقَاضِي، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((انْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبر کے ساتھ کشائش وخوشحالی کا انتظار کرنا بھی عبادت ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: شعب الایمان: ۹۵۳۱۔ عمرو بن حمید القاضی کذاب ہے۔

[٤٧] أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْمَاطِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ، أبنا أَبُو مُوسَى عِيسَى بْنُ مِهْرَانَ، ثنا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْمَكِّيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((انْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبر کے ساتھ کشائش وخوشحالی کا انتظار کرنا بھی عبادت ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: ابو موسیٰ عیسیٰ بن مہران کذاب ہے۔

[۳۲] الصَّوْمُ جُنَّةٌ

روزہ ڈھال ہے

[٤٨] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْمُحْسِنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْكِرَامِ، أبنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّافِقِيُّ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ

النَّزَّالِ، يُحَدِّثُ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے۔''

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ.

یہ حدیث صحیح ہے، اسے بخاری نے قعنبی سے روایت کیا ہے۔

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف:** نسائی: ۲۲۲۸۔ احمد: ۵/ ۲۳۳۔ عروہ بن نزال کو صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[۴۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ، أبنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ)) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے۔'' اور یہ (مکمل) حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: بخاری: ۱۸۹۴۔ مسلم: ۱۱۵۱۔

تشریح: اس حدیث میں روزہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ روزہ ڈھال ہے۔ دنیا میں شیطان کے وار سے بچنے کے لیے اور آخرت میں عذاب جہنم سے بچنے کے لیے روزہ ایک ڈھال ہے جس طرح لڑائی میں ڈھال کے ذریعے دشمن کے وار سے بچا جاتا ہے اسی طرح شیطان مردود کے وار سے بچنے کے لیے روزہ ہے جب وہ بندے پر حملہ آور ہوتا ہے اور اسے مالک کی نافرمانی پر اکساتا ہے تو روزہ ڈھال بن کر اسے مالک کی نافرمانی سے بچالیتا ہے۔ پھر جب وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا رہا تو آخرت میں عذاب جہنم سے بھی بچ جائے گا، ان شاء اللہ۔ یوں روزہ انسان کے لیے دنیا میں شیطانی وار اور آخرت میں عذاب نار سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔

[۳۳] الزَّعِيمُ غَارِمٌ

ضامن تاوان بھرنے والا ہے

[۵۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَاشِدٍ الْحَدَّادُ الْمُقْرِئُ، أبنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُهَيْلٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا ابْنُ عَيَّاشٍ، ثنا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ میں یہ ارشاد فرماتے سنا: ''ادھار لی ہوئی چیز واپس کی جائے، دودھ کے لیے لیا ہوا جانور بھی واپس کیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور ضامن تاوان بھرنے والا ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: احمد: ٥/ ٢٦٧۔ ابوداود: ٣٥٦٥۔ ترمذی: ١٢٦٥۔ ابن ماجہ: ٢٣٩٨.

تشریح: اس حدیث میں ادھار لی ہوئی چیزوں کی واپسی کا حکم فرمایا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مقروض کی طرف سے ضامن بنے تو مقروض کی عدم ادائیگی کی صورت میں وہ تاوان بھرنے کا ذمہ دار ہے۔ یعنی ضامن پر لازم ہے کہ وہ مقروض کی طرف سے قرض کی عدم ادائیگی کی صورت میں اپنے پاس سے رقم دے کر اس ذمہ داری کو پورا کرے۔ ہاں اگر صاحب حق معاف کر دے تو الگ بات ہے۔

[٣٤] الرِّفْقُ رَأْسُ الْحِكْمَةِ

نرمی دانائی کی جڑ ہے

[٥١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الرِّفْقُ رَأْسُ الْحِكْمَةِ))

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نرمی دانائی کی جڑ ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: مکارم الاخلاق للخرائطی: ٧٩١۔ علی بن الاعرابی کے حالات نہیں ملے۔ مزید دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ١٥٧٤ .

[٣٥] كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ كُلِّ حَكِيمٍ

دانائی کی بات ہر دانا کی متاع گم گشتہ ہے

[٥٢] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّقَطِيُّ وَأَبُو عَبَّادٍ ـ هُوَ ذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ الصَّائِغُ التُّسْتَرِيُّ ـ قَالَا: ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ الْعَسْكَرِيُّ اللُّغَوِيُّ ، ثنا سُهَيْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الزِّيَادِيُّ ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَضْلٍ الْمَدَنِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ كُلِّ حَكِيمٍ، وَإِذَا وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دانائی کی بات ہر دانا کی متاع گم گشتہ ہے اور جب وہ اسے ملے تو وہی اسے لینے کا زیادہ حق دار ہے۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف جدا: ترمذی: ٢٦٨٧۔ ابن ماجہ: ٤١٦٩۔ ابراہیم بن فضل مدنی متروک ہے۔

[٣٦] الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ

نیکی حسن خلق (کا نام) ہے

[٥٣] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ ، ثنا الرَّمَادِيُّ ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ ، يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ)) الْحَدِيثَ

سیدنا نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی حسن خلق (کا نام) ہے۔''

تحقیق و تخریج مسلم: ٢٥٥٣۔ ترمذی: ٢٣٨٩۔ الادب المفرد: ٢٩٥ .

تشریح سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کی حقیقت کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی کے متعلق فرمایا کہ نیکی حسن خلق کا نام ہے، لیکن گناہ کے متعلق جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس روایت میں مذکور نہیں کیونکہ یہاں اختصار ہے، البتہ دوسری کتب میں ہے کہ گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتا چلے۔ (مسلم: ۲۵۵۳)

''نیکی حسن خلق کا نام ہے۔'' اس میں حسن خلق کی فضیلت کی طرف بھی اشارہ ہے۔ حسن خلق کو اخلاق فاضلہ اور اچھے اخلاق بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مسلمان کے ان اعلیٰ اوصاف اور رویوں کا نام ہے جو اللہ کی مخلوق کے لیے مفید اور اسلامی

تعلیمات کے مطابق ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے اسے نیکی کہا ہے، یہ کتنی عظیم نیکی ہے؟ درج ذیل احادیث پر غور فرمائیں:

۱:......تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے اچھا ہو۔'' (بخاری:۳۵۵۹)

۲:...... مجھے تم میں سے سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔

(بخاری:۳۷۵۹)

۳:......روز قیامت مومن کے میزان میں حسن خلق سے زیادہ وزنی چیز کوئی نہیں رکھی جائے گی۔ (ترمذی:۲۰۰۲،حسن)

۵:......''سب سے کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں۔''

(ابوداؤد:۴۶۸۲،حسن)

[٥٤] وَأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ، ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أنا حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ،

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْيُمْنُ حُسْنُ الْخُلُقِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت حسن خلق میں ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: مكارم الاخلاق للخرائطى: ٦٢ ابوبکر بن ابی مریم ضعیف ہے۔

[۳۷] الشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ، وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ، وَالْغُلُولُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ، وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

جوانی جنون کا حصہ، عورتیں شیطانی جال، شراب گناہوں کا مجموعہ، خیانت جہنم کا انگارہ اور نوحہ عمل جاہلیت ہے۔ نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑے اور بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو

[٥٥] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْفَقِيهُ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزْدَادَ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: تَلَقَّفْتُ هَذِهِ

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ خطبہ تبوک

الْـخُـطْبَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ بِتَبُوكَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ، وَذَكَرَ ذَلِكَ فِي خُطْبَةٍ طَوِيلَةٍ

میں رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سن کر حاصل کیا۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا اور انہوں نے طویل خطبہ میں یہ (مذکورہ) بات بھی ذکر کی۔

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف : دار قطنی: ٤/ ٢٤٧۔ مختصراً۔ عبداللہ بن مصعب عن ابیہ عن جدہ کی روایت منکر ہے۔ فائدہ: حافظ ذہبی نے فرمایا: عبداللہ بن مصعب نے عن ابیہ عن جدہ کی سند سے ایک منکر خطبہ روایت کیا ہے اور ان میں جہالت بھی ہے۔ دیکھئے: ميزان الاعتدال : ٢/ ٥٠٦۔ السلسلة الضعيفة: ٢٤٦٤ .

[٥٦] أنـا أَبُـو ذَرٍّ عَبْـدُ بْـنُ أَحْمَدَ إِجَازَةً ، أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ ، ثنا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ

بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَفِيهَا ((الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ))

ایک دوسری سند سے بھی اسی طرح مروی ہے اور اس میں ہے کہ شراب گناہوں کا مجموعہ ہے۔''

تحقیق و تخریج ايضًا.

[٣٨] الْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ

شراب تمام خباثتوں کی جڑ ہے

[٥٧] أَخْبَرَنَا أَبُو ذَرٍّ عَبْدُ بْنُ أَحْمَدَ إِجَازَةً ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ ، ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَأَبُو عُمَرَ الْقَاضِي قَالَا: ثنا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرِ بْنِ عُبَادَةَ ، قَالَ:

سَـمِـعْـتُ عَبْـدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، يَـقُـولُ: قَـالَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شراب تمام خباثتوں کی جڑ ہے۔''

تحقیق و تخریج حسن: دار قطنی: ٤/ ٢٤٧۔ المعجم الاوسط : ٣٦٦٧ .

تشریح اس حدیث میں شراب کو ''ام الخبائث'' کہا گیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو بندے کو دنیا کا چھوڑتی ہے نہ آخرت کا، جو بھی اس برائی میں ملوث ہوا وہ ہلاکت کے گڑھے میں جا گرا۔ قرآن مجید میں حرمت شراب پر بڑی واضح آیات ہیں۔ (دیکھئے، سورۃ المائدہ: ۹۰ تا ۹۲) اور احادیث میں بھی اس کی حرمت کے ساتھ ساتھ اس کے نقصانات بھی بیان فرمائے گئے ہیں۔ مثلاً:

۱:......''جس نے دنیا میں شراب پی اور وہ اس پر دوام کرتے ہوئے توبہ کیے بغیر مر گیا تو وہ آخرت میں شراب نہیں پی سکے گا۔'' (مسلم:۲۰۰۳)

۲:......''شراب پینے والا جنت میں نہیں جائے گا۔'' (نسائی: ۵۶۷۵ حسن)

۳:......''اللہ نے شراب پینے والے پر جنت حرام کر دی ہے۔'' (احمد: ۲/ ۶۹ وسندہ حسن)

۴:......''شراب نوشی کا عادی بتوں کے پجاری کی طرح ہے۔'' (ابن ماجہ: ۳۳۷۵ وسندہ حسن)

۵:......''میری امت میں سے جس نے شراب پی اللہ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں فرمائے گا۔''

(نسائی: ۵۶۶۷، وسندہ صحیح)

[۳۹] اَلْحُمَّى رَائِدُ الْمَوْتِ

بخار موت کا پیش خیمہ ہے

[۵۸] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خُرَّزَاذَ النَّجِيرَمِيُّ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْمُهَلَّبِيُّ، أبنا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ قُتَيْبَةَ، أبنا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِيهِ ابْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ يُونُسَ،

عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحُمَّى رَائِدُ الْمَوْتِ، وَهِيَ سِجْنُ اللهِ فِي الْأَرْضِ يَحْبِسُ بِهَا عَبْدَهُ إِذَا شَاءَ وَيُرْسِلُهُ إِذَا شَاءَ))

حسن بصری سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار موت کا پیش خیمہ ہے اور یہ زمین پر اللہ کا قید خانہ بھی ہے، وہ اس میں جب چاہتا ہے اپنے بندے کو قید کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔

تحقیق وتخریج: مرسل: المرض والکفارات لابن ابی الدنیا: ۷۳۔ شعب الایمان: ۹۴۰۴۔ اسے حسن بصری تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[۵۹] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكِنْدِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ بِمَكَّةَ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَّادَانِيُّ، عَنِ الْمُحَبَّرِ بْنِ هَارُونَ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُرَقِّعِ، قَالَ: افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَهُوَ فِي أَلْفٍ وَثَمَانِمِائَةٍ، فَقَسَمَ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا، لِكُلِّ مِائَةٍ سَهْمٌ، قَالَ: وَهِيَ مَخْضَرَةٌ

سیدنا عبدالرحمن بن مرقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا اور وہ (صحابہ) اٹھارہ سو تھے، آپ ﷺ نے (مال غنیمت) اٹھارہ حصوں میں تقسیم کر دیا، ہر سو کے لیے ایک حصہ بنا دیا۔ کہتے ہیں: اور وہ علاقہ پھلوں سے

مِنَ الْفَوَاكِهِ فَأَكَلُوا، فَمَعَكَتْهُمُ الْحُمَّى، فَشَكَوْهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ الْحُمَّى رَائِدُ الْمَوْتِ وَسِجْنُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ)) مُخْتَصَرٌ

شاداب تھا، انہوں نے وہ کھائے تو بخار غالب آ گیا چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک بخار موت کا پیش خیمہ ہے اور زمین پر اللہ تعالیٰ کا قید خانہ ہے۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: محبر بن ہارون نامعلوم راوی ہے۔

[۴۰] الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے

[۶۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، ثنا بَكْرٌ -هُوَ ابْنُ سَهْلٍ- ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے لہٰذا اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو۔''

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ

یہ حدیث صحیح ہے، اسے بخاری نے مالک بن اسماعیل سے روایت کیا ہے۔

تحقیق و تخریج: بخاری: ۳۲۶۳۔ مسلم: ۲۲۱۰۔ ترمذی: ۲۰۷۴ ابن ماجہ: ۳۴۷۱۔

[۶۱] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، أبنا أَبُو زَيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زُهَيْرٌ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے لہٰذا اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو۔''

تحقیق و تخریج: ایضاً۔

تشریح: ''بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے۔'' اس فرمان رسول کا بہتر مطلب تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، تاہم بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بخار کے ذریعے جہنم کو یاد کرو یا جس طرح دنیا کی خوشیاں اور

راحتیں جنت کی نعمتوں سے ایک طرح نسبت رکھتی ہیں اسی طرح دکھ اور غم کا بھی جہنم سے ایک تعلق ہے۔

''بخار کو پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو'' بعض اطباء کا کہنا ہے کہ بخار کی ہر صورت میں جب حرارت بہت بڑھ جائے تو پانی کے ساتھ دو طرح علاج کرتے ہیں: پہلا طریقہ برف یا پانی کے ساتھ خارجی طور پر سینک کرنا، جسم پر پٹیاں وغیرہ کرنا تاکہ درجہ حرارت نیچے آ جائے۔ دوسرا طریقہ علاج یہ ہے کہ مریض کو بار بار تھوڑا تھوڑا پانی پلایا جائے تاکہ اس سے تمام اعضاء جسمانی کو بالخصوص گردوں کو اپنے اپنے کام پر لگایا جائے کہ وہ جسم کی توانائی کے لیے کچھ نہ کچھ کریں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں: طب نبوی از ابن قیم، ص: ۴۴)

[۴۱] الْحُمَّى حَظُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ النَّارِ

بخار ہر مومن کے لیے جہنم کی آگ کا بدل ہے

[۶۲] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَاذَانَ، ثنا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَرَوِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ رَاشِدٍ الْهِلَالِيُّ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّوَاسِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحُمَّى حَظُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ النَّارِ، وَحُمَّى لَيْلَةٍ يُكَفِّرُ خَطَايَا سَنَةٍ مَجَرَّمَةٍ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار ہر مومن کے لیے جہنم کی آگ کا بدل ہے اور ایک رات کا بخار سال بھر کے بڑے بڑے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** صالح بن احمد ہروی اور احمد بن راشد ہلالی کی توثیق نہیں ملی۔ نیز ابراہیم نخعی مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا ابو ریحانہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھٹی سے (آیا) ہے اور یہ مومن کے لیے جہنم کی آگ کا بدل ہے۔'' (التاریخ الکبیر للبخاری: ۷/ ۶۳۔ شرح مشکل الآثار: ۲۲۱۷۔ وسندہ حسن)

اور اسی طرح یہ بات بھی برحق ہے کہ بخار مومن کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار کو گالی نہ دو بے شک یہ بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔'' (مسلم: ۲۵۷۵) دوسری حدیث میں ہے کہ جو مسلمان کسی بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑتا ہے جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔'' (بخاری: ۵۶۴۷) اور تیسری حدیث یوں ہے کہ مسلمان کو جو

بھی پریشانی، بیماری، فکر وغم اور تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ جو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کے گناہ معاف کرتا ہے۔'' (ایضاً:۵۶۴۱) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں راقم کی کتاب ''گناہوں کو مٹانے والے اعمال''۔

[۴۲] الْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ

قناعت ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا

[٦٣] أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو رِفَاعَةُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي رِفَاعَةَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّدُوسِيُّ إِمْلَاءً مِنْ حِفْظِهِ، ثنا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا خَلَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قناعت ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: قتادہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۴۳] الْأَمَانَةُ تَجُرُّ الرِّزْقَ، وَالْخِيَانَةُ تَجُرُّ الْفَقْرَ

امانت داری رزق لاتی ہے اور خیانت محتاجی لاتی ہے

[٦٤] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْأَشْتِيخَنِيُّ، قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ خُرَاسَانَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ الزَّاهِدُ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ الْمُقَدَّمِ ذِكْرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذَلِكَ فِي خُطْبَتِهِ الْمُقَدَّمِ ذِكْرُهَا

ابو حاتم محمد بن عمر کہتے ہیں کہ ہمیں ابوذر احمد بن عبداللہ بن مالک ترمذی نے اپنی اس سند کے ساتھ بیان کیا جس کا ذکر گزر چکا ہے انہوں نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اپنے خطبہ میں ارشاد فرمائی تھی جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: دیکھئے حدیث نمبر ۳۲۔

[۴۴] الصُّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ

صبح کا سونا رزق کو روکتا ہے

[٦٥] أَخْبَرَنَا تُرَابُ بْنُ عُمَرَ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَسِّرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول

وَسَلَّمَ قَالَ: ((الصُّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ)) اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کا سونا رزق کو روکتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** احمد: ۱/ ۷۳۔ شعب الایمان: ۴۴۰۲۔ ابن ابی فروہ سخت ضعیف ہے۔ نیز اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیوں سے روایت ضعیف ہوتی ہے اور یہ روایت بھی انہی سے ہے۔

[۴۵] الزِّنَى يُورِثُ الْفَقْرَ

زنا محتاج کر دیتا ہے

[٦٦] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْجِيزِيُّ، ثنا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، ثنا الْمَاضِي بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ لَيْثٍ -يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمٍ- عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الزِّنَى يُورِثُ الْفَقْرَ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زنا محتاج کر دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** شعب الایمان: ۵۰۳۵۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم: ۱۲۳۰۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف مدلس اور ماضی بن محمد ضعیف ہے۔

[۴۶] زِنَى الْعُيُونِ النَّظَرُ

آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے

[٦٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ النَّاقِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَاطِبِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((زِنَى الْعُيُونِ النَّظَرُ، وَزِنَى اللِّسَانِ النُّطْقُ، وَزِنَى الْيَدِ الْبُطْشُ، وَزِنَى الرِّجْلَيْنِ الْمَشْيُ، وَإِنَّمَا يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ عَنْهُ الْفَرْجُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے اور بے شک شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۶۲۴۳۔ مسلم: ۲۶۵۷۔ احمد: ۲/ ۲۷۶۔

تشریح: اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اعضاء انسانی آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ کسی نہ کسی طرح سے زنا میں ملوث ہوتے ہیں، آنکھوں کا زنا کسی غیر محرم کی طرف بلا وجہ دیکھنا، زبان کا زنا فحش گوئی، ہاتھوں کا زنا کسی غیر

محرم کو چھونا اور پاؤں کا زنا بے حیائی کے کاموں کی طرف چل کر جانا ہے۔ پھر شرم گاہ اس زنا کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ چنانچہ اگر تو اس نے اعضاء کی خواہش کے مطابق عمل کیا تو یہ گویا اس نے تصدیق کی ہے اور اگر اس نے ان کے خلاف کیا تو اس نے تکذیب کی ہے۔ زنا کی شدید سنگینی اور اس کے انتہائی مہلک آثار ونتائج کے پیش نظر تمام مذاہب میں اس کی ممانعت ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ کی کتاب ''زنا کی سنگینی اور اس کے برے اثرات''

[٤٧] الْعَمَائِمُ تِيجَانُ الْعَرَبِ

عمامے عربوں کا تاج ہیں

[٦٨] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَطَّارُ الْبَغْدَادِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَخْلَدِيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَسَنٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، ثنا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْعَمَائِمُ تِيجَانُ الْعَرَبِ، وَالِاحْتِبَاءُ حِيطَانُهَا، وَجُلُوسُ الْمُؤْمِنِ فِي الْمَسْجِدِ رِبَاطُهُ))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمامے عربوں کا تاج ہیں، گوٹ مار کر بیٹھنا ان کی دیواریں ہیں اور مومن کا مسجد میں بیٹھنا اس کا سرحد پر پہرہ دینا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدا: موسیٰ بن ابراہیم مروزی سخت ضعیف ہے۔

[٤٨] الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ

حیا سراسر خیر ہے

[٦٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِنْدِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا خِرَاشٌ، ثنا مَوْلَايَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حیا سراسر خیر ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدا: ابوسعید حسن بن علی بن زکریا کذاب اور خراش بن عبداللہ ضعیف ہے۔

[٧٠] وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبَاحٍ، (ح) وَأَخْبَرَنَا الْخَصِيبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ، أبنا أَبِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ

هَارُونَ، أنا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا سراسر خیر ہے۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ الْحَارِثِيِّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ ـ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ ـ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَ أَنَّ عِمْرَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَهُ

اسے مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ سیّدنا عمران رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: مسلم: ٣٧۔ ابوداود: ٤٧٩٦۔ احمد: ٤/ ٤٢٦۔ المعجم الكبير: ٥٠١ تا ٥٠٤ جز: ١٨.

[٤٩] الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ

حیا خیر ہی لاتی ہے

[٧١] أَخْبَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ نَظِيفٍ الْفَرَّاءُ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّافِقِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَضِرِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو سُفْيَانَ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حیا خیر ہی لاتی ہے۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُثَنَّى وَمُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ. وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنَّى، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا السَّوَّارِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَهُ

اسے مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں اور پھر انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا۔

تحقیق وتخریج: بخاری: ٦١١٧۔ مسلم: ٣٧۔ المعجم الكبير: ٥٠٥، ٥٠٦ جز: ١٨.

تشریح: ان احادیث میں بتایا گیا ہے کہ حیا سراسر خیر ہے اس سے انسان کو خیر ہی ملتی ہے۔ حیا دراصل

انسان کی اس خاص طبعی کیفیت کا نام ہے جو اسے دین و دنیا کے بعض معروف اور غیر معروف کام کرنے کی صورت میں دل میں گھٹن کی وجہ سے محسوس اور نمایاں ہو۔ حیا اللہ تعالیٰ سے بھی ہوتی ہے، انسانوں سے بھی ہوتی ہے اور خود اپنی ذات سے بھی ہوتی ہے۔ کبھی انسان گناہ سے اس لیے باز آجاتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے، یہ اللہ تعالیٰ سے حیا ہے۔ اور کبھی لوگوں سے حیا کرتے ہوئے گناہ سے باز رہتا ہے کہ اگر انہیں پتا چل گیا تو کیا کہیں گے؟ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسے دیکھنے والا کوئی دوسرا انسان نہیں ہوتا لیکن وہ خود اپنے جی میں شرم محسوس کرنے لگتا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کسے دھوکہ دے رہا ہوں؟ یوں وہ گناہ سے باز آجاتا ہے، یہ نفس کی حیاء ہے۔ تو حیا کسی سے بھی ہو، اور اس کی کوئی بھی صورت ہو، یہ انسان کے لیے خیر ہی لاتی ہے اور اسے گناہ سے بچالیتی ہے۔ اور اگر کبھی حیا کی وجہ سے کوئی دینوی نقصان ہو بھی جائے تو آخرت کا اجر وثواب بہر حال اسے ضرور ملے گا۔ بعض دفعہ لوگ کسی نیکی کا مظاہرہ نہ کرنے کو بھی حیاء کہہ دیتے ہیں حالانکہ وہ شرعی حیاء نہیں بلکہ کمزوری اور بزدلی ہے۔

[٥٠] اَلْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ

مسجد ہر متقی کا گھر ہے

[٧٢] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الصَّوَّافُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَيَّاشُ، ثنا إِسْحَاقُ -هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ- ثنا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ وَغَيْرِهِ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ قَالَ: كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى سَلْمَانَ: أَمَّا بَعْدُ يَا أَخِي! فَاغْتَنِمْ صِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ بِكَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ، وَيَا أَخِي! اغْتَنِمْ دَعْوَةَ الْمُؤْمِنِ الْمُبْتَلَى، وَيَا أَخِي! وَلْيَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اَلْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ))

محمد بن واسع کہتے ہیں کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے سلمان رضی اللہ عنہ کو لکھا: امابعد! اے میرے بھائی! اپنی صحت کو بیماری سے پہلے غنیمت سمجھو اور اپنی فراغت کو اس آزمائش کے نازل ہونے سے پہلے غنیمت سمجھو جسے لوگوں میں سے کوئی بھی ٹالنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اے میرے بھائی! اس مومن کی دعا کو غنیمت سمجھو جو کسی آزمائش میں مبتلا ہو۔ اے میرے بھائی! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ''مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: شعب الايمان: ١٠١٧٤- تاريخ دمشق: ٤٧/ ١٥٧- یہ روایت متعدد علل کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے: العلل للدارقطنی: ١٠٩٤.

[٧٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْمُقْرِئُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا

أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْبَزَّارُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ بَشِيرٍ الْمُرِّيُّ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ،

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ سَلْمَانُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ: يَا أَخِي! عَلَيْكَ بِالْمَسْجِدِ فَالْزَمْهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ))

ابوعثمان کہتے ہیں کہ سلمان ؓ نے ابودرداء ؓ کی طرف لکھا کہ اے میرے بھائی! مسجد کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: المعجم الكبير: ٦١٤٣۔ شعب الايمان: ٢٦٨٩۔ صالح بن بشیر مری ضعیف عندالجمہور ہے۔

[٥١] آفَةُ الْحَدِيثِ الْكَذِبُ، وَآفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَآفَةُ الْحِلْمِ السَّفَهُ، وَآفَةُ الْعِبَادَةِ الْفَتْرَةُ، وَآفَةُ الظَّرْفِ الصَّلَفُ، وَآفَةُ الشَّجَاعَةِ الْبَغْيُ، وَآفَةُ السَّمَاحَةِ الْمَنُّ، وَآفَةُ الْجَمَالِ الْخُيَلَاءُ، وَآفَةُ الْحَسَبِ الْفَخْرُ

جھوٹ باتوں کی تباہی ہے، نسیان علم کی تباہی ہے، بے وقوفی حلم کی تباہی ہے، سستی عبادت کی تباہی ہے، مبالغہ آرائی ظرافت کی تباہی ہے، سرکشی شجاعت کی تباہی ہے، احسان جتلانا سخاوت کی تباہی ہے، غرور حسن کی تباہی ہے اور فخر حسب ونسب کی تباہی ہے

[٧٤] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُهُسْتَانِيُّ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ حَسَّانَ الدِّمِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَبُو جَعْفَرٍ مُطَيَّنٌ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الزَّيَّاتُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو رَجَاءٍ الْحَبَطِيُّ مِنْ أَهْلِ تُسْتَرَ، ثنا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ،

أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَذَكَرَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِ الْوَصِيَّةِ

سیدنا علی ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ اور انھوں نے ''حدیث وصیت'' میں ان باتوں کا بھی ذکر کیا۔

تحقیق وتخریج: موضوع: المعجم الكبير: ٢٦٨٨۔ محمد بن عبداللہ ابورجاء حبطی کذاب، حارث سخت ضعیف ہے۔

[٧٥] وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاهِينَ،

ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَصْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْعَلَّافُ الْوَاسِطِيُّ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَزِيدَ، أبنا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ النَّصِيبِيُّ أَبُو إِسْمَاعِيلَ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ وَصِيَّتَهُ لِعَلِيٍّ، وَزَادَ فِيهَا: ((وَآفَةُ الظُّرْفِ الصَّلَفُ، وَآفَةُ الْجُودِ السَّرَفُ، وَآفَةُ الدِّينِ الْهَوَى))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور آپ نے علی کے لیے اپنی وصیت کا ذکر فرمایا اور اس روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: ''مبالغہ آرائی ظرافت کی تباہی ہے، اسراف سخاوت کی تباہی ہے اور خواہش نفس دین کی تباہی ہے۔''

تحقیق و تخریج: موضوع: عمرو بن حماد جو کہ ابو اسماعیل حماد بن عمرو نصیبی ہے یہ کذاب جبکہ سری بن خالد ضعیف ہے۔

[۵۲] السَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑے اور بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو

[٧٦] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الطَّرَابُلُسِيُّ، ثنا الْمَيَانَجِيُّ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذُرَيْحٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَيَقُولُ: ((السَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دیا کرتے تو آپ فرمایا کرتے: ''نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑے اور بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** السنة لابن ابی عاصم: ۱۷۸۔ ابواسحاق مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص آیا جن کا نام حذیفہ بن اسید غفاری تھا تو عامر نے انہیں ابن مسعود کا یہ قول سنایا اس پر وہ کہنے لگے: عمل کے بغیر کوئی شخص بد بخت کیسے ہوسکتا ہے؟ تو انہیں ایک شخص نے کہا: کیا آپ اس پر تعجب کرتے ہیں؟ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک

فرشتہ بھیجتا ہے وہ اس کی صورت بناتا ہے، اس کے کان، آنکھیں، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں (وغیرہ) بناتا ہے پھر کہتا ہے: اے رب! یہ مذکر ہے یا مونث؟ تو تمہارا رب جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ کہتا ہے: اے رب! اس کی مدت حیات (کیا ہے)؟ تو تمہارا رب جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ کتاب ہاتھ میں لے کر نکل جاتا ہے، اس میں اللہ کے حکم پر کوئی زیادتی ہوتی ہے اور نہ کوئی کمی۔'' (مسلم: ۲۶۴۵)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے، وہ کہتا ہے: اے رب! یہ نطفہ قرار پایا ہے، اے رب! اب یہ جما ہوا خون بن گیا ہے۔ اے رب! اب یہ گوشت کی بوٹی بن گیا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ اپنی بناوٹ پوری کرے تو فرشتہ پوچھتا ہے: اے رب! یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ اس کی روزی کیا ہوگی؟ نیک بخت ہے یا بد بخت؟ اسے موت کب آئے گی؟ اسی طرح یہ سب باتیں ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دی جاتی ہیں۔'' (بخاری: ٦٥٩٦)

[۵۳] كَفَّارَةُ الذَّنْبِ النَّدَامَةُ

ندامت وشرمندگی گناہ کا کفارہ ہے

[۷۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْمُقْرِئُ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا السُّرْمَرِيُّ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْأَعْسَمُ، ثنا مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ الطَّرَسُوسِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَفَّارَةُ الذَّنْبِ النَّدَامَةُ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ندامت وشرمندگی گناہ کا کفارہ ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** احمد: ۱/ ۲۸۹۔ المعجم الکبیر: ۱۲۷۹۵۔ شعب الایمان: ٦٦٣٨۔ یحییٰ بن عمرو بن مالک نکری ضعیف ہے۔

[۵۴] الْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِينِ

جمعہ مسکینوں کا حج ہے

[۷۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُشْرِفُ بْنُ سَعِيدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِينِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ مسکینوں کا حج ہے۔''

تحقیق وتخریج موضوع: ابن الاعرابی: ۲۳۷۸۔ مقاتل بن سلیمان کذاب اور عیسیٰ بن ابراہیم ہاشمی ضعیف ہے۔

[۷۹] وأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الْحَسَنُ -هُوَ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ- ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْجُمُعَةُ حَجُّ الْفُقَرَاءِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ فقراء کا حج ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضاً.

[۵۵] الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ، وَجِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ

حج ہر کمزور آدمی کا جہاد ہے اور عورت کا جہاد خاوند کے ساتھ اچھی گزران ہے

[۸۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أبنا ابْنُ جَامِعٍ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ،

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ))

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج ہر کمزور آدمی کا جہاد ہے۔''

تحقیق وتخریج منقطع: ابن ماجه: ۲۹۰۲۔ احمد: ٦/ ۲۹٤۔ محمد بن علی اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان انقطاع ہے۔

فائدہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہے۔'' (نسائی: ۲٦۲۷ وسندہ صحیح)

[۸۱] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْفَقِيهُ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، وَذَكَرَ ذَلِكَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، اور آپ نے ایک لمبی حدیث میں یہ بھی بیان فرمایا۔

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۳۲۔

[۵٦] طَلَبُ الْحَلَالِ جِهَادٌ

حلال کی طلب جہاد ہے

[۸۲] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَالِينِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، قَالَا: أبنا أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْظَمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَامِدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ حَمْدَانَ الْوَرَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا زَيْدُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((طَلَبُ الْحَلَالِ جِهَادٌ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حلال کی طلب جہاد ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف: فوائد محمد بن مخلد: ۹٦ ۔ الکامل لابن عدی: ۷/ ۵۱۳ ۔ (من حدیث ابن عمر) لیث بن ابی سلیم ضعیف ومدلس راوی ہے۔

[۵۷] مَوْتُ الْغَرِيبِ شَهَادَةٌ

پردیس کی موت شہادت ہے

[۸۳] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ ـ هُوَ ابْنُ أَيُّوبَ ـ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادَ، ثنا عِكْرِمَةُ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَوْتُ الْغَرِيبِ شَهَادَةٌ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پردیس کی موت شہادت ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف: ابن الاعرابی: ۱۹۵٦ ۔ العلل للدارقطنی: ۲۷۹۵۔ الموضوعات لابن الجوزی: ۲/ ۱۳۲ ۔ عبداللہ بن ایوب اور اس کا استاد ابراہیم بن بکر متروک ہیں۔

[۵۸] الْعِلْمُ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ

علم سے روکنا جائز نہیں

[۸٤] حَدَّثَ شَيْخُنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْمُقْرِئُ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّافِعِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْمُؤَذِّنُ، ثنا أَبُو نُفَيْلٍ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ صَدَقَةَ إِمَامُ أَنْطَاكِيَةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّ شَيْءٍ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟))، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْمِلْحُ، وَقَالَ آخَرُ: النَّارُ، فَلَمَّا أَعْيَاهُمْ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((ذَلِكَ الْعِلْمُ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ))

کونسی چیز ہے جس سے روکنا جائز نہیں؟'' کسی نے کہا: نمک۔ کسی نے کہا: آگ۔ پھر جب اس (سوال) نے انہیں (جواب دینے سے) عاجز کر دیا تو کہنے لگے: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ علم ہے جس سے روکنا جائز نہیں ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: عمر بن شاکر ضعیف ہے۔

[۵۹] الشَّاهِدُ يَرَى مَالَا يَرَى الْغَائِبُ

حاضر شخص جو کچھ دیکھتا ہے غائب شخص وہ نہیں دیکھ پاتا

[۸۵] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي غَسَّانَ الْفَارِسِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَافِظُ، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أبنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَعُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ جَمِيعًا

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (موقع پر) حاضر شخص جو کچھ دیکھتا ہے غائب شخص وہ نہیں دیکھ پاتا۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہے، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[۶۰] الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی مانند ہے

[۸۶] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّهْرَدِيرِيُّ بِهَا، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ الذَّارِعُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ،

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ))

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی مانند ہے۔''

تحقیق و تخریج: مسلم: ۱۸۹۳۔ ابوداود: ۵۱۲۹۔ ترمذی: ۲۶۷۱.

تشریح: اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا بھی اجر وثواب کا اتنا ہی مستحق

ہے جتنا عمل کرنے والا ہے۔یعنی جتنا ثواب نیکی کرنے والے کو ملتا ہے اتنا ہی نیکی کرانے والے، بتانے والے اور ترغیب دلانے والے کو ملتا ہے اور اہم بات یہ کہ کسی کے ثواب میں کمی نہیں آتی۔

[٦١] سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے

[٨٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فِيلٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، حَدَّثَنِي السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ ثَابِتٍ ـ وَكَانَ جَلِيسًا لِلْحَسَنِ ـ

عَنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا))

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ١١٧٤۔ ثابت اور مغیرہ کے درمیان انقطاع ہے۔ دیکھئے: مجمع الزوائد ٥/ ٩٥.

فائدہ: سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔'' (مسلم: ٦٨١؛ ترمذی: ١٨٩٤)

[٦٢] كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

ہر نیکی صدقہ ہے

[٨٨] أَخْبَرَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا الْمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

تحقیق و تخریج: بخاری: ٦٠٢١۔ ترمذی: ١٩٧٠۔ احمد: ٣/ ٣٤٤.

[٨٩] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف مکارم الاخلاق للخرائطی: ۸۳؛ قضاء الحوائج: ۱۱؛ المعجم الکبیر: ۱۰۰۴۷۔ فرقد سبخی اور صدقہ بن موسیٰ ضعیف ہیں۔

[۹۰] وَأَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْقَاسِمِ الْعَدْلُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ، أنا قُتَيْبَةُ، أنا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، مِثْلَهُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

تحقیق و تخریج: صحیح: دیکھئے حدیث نمبر ۸۸۔

تشریح: نیکی کی تڑپ رکھنے والوں کے لیے یہ حدیث نہایت ہمت افزا ہے۔ اب کوئی فقیر بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے پاس صدقہ وخیرات کرنے کی استطاعت نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک کام کو صدقہ قرار دیا ہے خواہ اس کا تعلق قول سے ہو یا فعل سے، جو بھی نیک عمل ہے اس کا ثواب ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ہے۔ اب اس سلسلے کی چند احادیث ملاحظہ کیجیے:

۱:...... ''نیکی کے کسی بھی کام کو معمولی نہ سمجھو خواہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو۔'' (مسلم: ۲۶۲۶)

۲:...... انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ کرنا واجب ہے، دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے، کسی آدمی کی اس کی سواری کے بارے میں مدد کرنا کہ وہ اسے سواری پر بٹھائے یا اس کا سامان اس پر رکھوائے یہ بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، نماز کی طرف ہر قدم اٹھانا صدقہ ہے، اور راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔'' (بخاری: ۲۹۸۹، مسلم: ۱۰۰۹)

۳:...... ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے، نہی عن المنکر صدقہ ہے، اور تمہارا اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اسے اس پر اجر ملے گا؟ فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے اپنی شہوت پوری کرے تو اسے اس پر گناہ ہوگا؟ اسی طرح جب وہ حلال طریقے سے اسے پورا کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔'' (مسلم: ۱۰۰۶)

۴:...... ''کسی کو دودھ دینے والی بہترین اونٹنی عاریۃً دینا اور وہ دودھ دینے والی بکری جو صبح وشام برتن بھر دے عاریۃً دینا بھی بہترین صدقہ ہے۔'' (بخاری: ۵۶۰۸)

۵:...... جو مسلمان شجر کاری کرتا ہے یا کاشتکاری کرتا ہے پھر کوئی پرندہ یا کوئی حیوان اس میں سے کھا لیتا ہے تو یہ اس

کے لیے صدقہ ہے۔ (بخاری: ۶۰۱۲) اور دوسری رایت میں ہے کہ جو اس میں سے چوری ہو جائے وہ بھی صدقہ ہے۔''
(مسلم: ۱۵۵۲)

۶:...... ''تمہارا اپنے بھائی کو دیکھ کر مسکرانا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا، راہ بھولے شخص کی راہنمائی کرنا، نابینا شخص کی مدد کرنا، پتھر، کانٹے اور ہڈی (وغیرہ) کو راستے سے ہٹا دینا اور اپنی بالٹی سے کسی بھائی کی بالٹی میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔'' (ترمذی: ۱۹۵۶ وسندہ حسن)

[۶۳] مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ
لوگوں کی خاطر مدارت کرنا صدقہ ہے

[۹۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ أَسْبَاطٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کی خاطر مدارت کرنا بھی صدقہ ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف**: ابن حبان: ۴۷۱۔ شعب الایمان: ۸۰۸۷۔ سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ، میّب بن واضح اور یوسف بن اسباط متکلم فیہ ہیں۔ فائدہ: امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ علل الحدیث: ۲۳۵۹۔

[۹۲] وأنا هِبَةُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا ابْنُ بُنْدَارٍ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا الْمُسَيَّبُ، ثنا يُوسُفُ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت سفیان ثوری سے ان کی سند کے ساتھ ایک دوسرے طریق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق و تخریج: ایضاً۔

[۶۴] الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ
اچھی بات کرنا صدقہ ہے

[۹۳] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى بْنِ مَاسَرْجِسَ، أبنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ))

نے فرمایا: ''اچھی بات کرنا صدقہ ہے اور نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے۔''

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ مُخْتَصَرٌ

اسے مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے (لیکن مذکورہ روایت) مختصر ہے۔

تحقیق و تخریج بخاری: ۲۹۸۹۔ مسلم: ۱۰۰۹۔ احمد: ۲/ ۳۱۲.

تشریح صدقہ کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ حدیث نمبر ۹۰ کی تشریح دیکھیں۔

[۶۵] مَا وَقَى الْمَرْءُ بِهِ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ

جس کے ذریعے آدمی اپنی عزت بچائے اس کے عوض اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے

[۹٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ النَّحَّاسُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَنَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ، وَمَا وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ)) فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: وَمَا مَعْنَى ((مَا وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ؟)) ، قَالَ: أَنْ يُعْطِيَ الشَّاعِرَ، أَوْ ذَا اللِّسَانِ الْمُتَّقَى.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی جو کچھ بھی اپنے گھر والوں اور اپنی ذات پر خرچ کرے تو اس کے عوض اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے اور جس کے ذریعے آدمی اپنی عزت بچائے تو اس کے عوض بھی اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے۔'' میں (عبدالحمید) نے محمد بن منکدر سے کہا: ''جس کے ذریعے آدمی اپنی عزت بچائے کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کہ وہ (اپنی ہجو اور بے عزتی سے بچنے کے لیے) شاعر یا بدزبان شخص کو کچھ دے۔

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: دارقطنی: ۳/ ۲۷۔ حاکم: ۲/ ۵۰۔ عبدالحمید بن حسن ہلالی ضعیف ہے۔

[۹۵] وَأَخْبَرَنَا هِبَةُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنْدَارٍ الْقَاضِي، أبنا أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا عَبْدَةُ الصَّفَّارُ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا مِسْوَرُ بْنُ الصَّلْتِ الْمَدَنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،

عَـنْ جَـابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا وَقَى بِهِ الْمَرْءُ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی جس چیز کے ذریعے اپنی عزت بچائے تو اس کے عوض اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعف جدا: شعب الایمان: ۱۰۲۲۹۔ مسور بن صلت متروک ہے۔

[٦٦] الصَّدَقَةُ عَلَى الْقَرَابَةِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ

قرابت داروں پر صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی

[٩٦] أَخْبَـرَ عَبْـدُ الـرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، ثنا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَحَبِيبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ،

عَـنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الـصَّدَقَةُ عَلَى الْقَرَابَةِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ))

سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرابت داروں پر صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔''

تحقیق وتخریج: حسن :ابن ماجه : ١٨٤٤۔ احمد : ٤/ ١٧۔ المعجم الكبير: ٦٢٠٤

تشریح: اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرنا اور اپنے قرابت داروں سے صلہ رحمی کرنا دونوں عظیم نیکیاں ہیں، مذکورہ بالا حدیث میں ان دونوں نیکیوں کے بیک وقت حصول کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ صدقہ وخیرات اگر عام غریب ومسکین کو دیا جائے تو اس سے صدقہ کا ثواب ملتا ہے لیکن اگر یہی صدقہ کسی مستحق رشتے دار کو دیا جائے تو دہرا اجر ہے، ایک صدقہ کرنے اور دوسرا صلہ رحمی کرنے کا، یوں اہل قرابت پر صدقہ کرنے سے بیک وقت دونوں نیکیاں مل جاتی ہیں کہ صدقہ بھی ہوگیا اور صلہ رحمی بھی۔ اور حدیث میں بھی اسی طرح ہے کہ مسکین کو صدقہ دینا صدقہ ہے اور قرابت دار کو (صدقہ دینا) دونیکیوں کا باعث ہے: ''صدقہ اور صلہ رحمی۔'' (ابن ماجہ: ۱۸۴۴)

[٦٧] الصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ

صدقہ بری موت کو روکتا ہے

[٩٧] أَخْبَـرَنَـا أَبُـو مُـحَـمَّـدٍ عَبْـدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَـنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أبنا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرٍ ، عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ ،

عَـنْ رَافِـعٍ ـوَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَـ قَالَ: قَـالَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سیدنا رافع رضی اللہ عنہ جو کہ حدیبیہ میں شریک ہونے والے صحابہ میں سے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ)) ''صدقہ بری موت کو روکتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف**: احمد: ۳/ ۵۰۲۔ المصنف لعبدالرزاق: ۲۰۱۱۸۔ عثمان بن زفر مجہول ہے۔

[۹۸] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَزْوِينِيُّ، أبنا حَمْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ قَادِنٍ أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْمُنْذِرُ بْنُ شَاذَانَ أَبُو مَخْرَمَةَ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ بری موت کو روکتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف**: تاریخ جرجان: ۱۰۰۵۔ الاموال لابن زنجویہ: ۱۰۲۳۔ یحییٰ بن عبیداللہ متروک ہے۔

[۶۸] صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ

پوشیدہ صدقہ رب تعالیٰ کا غصہ بجھاتا ہے

[۹۹] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، أنا ابْنُ شَهْرَيَارَ وَابْنُ رِيدَةَ قَالَا: ثنا الطَّبَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ السِّيرَافِيُّ بِالْبَصْرَةِ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا أَصْرَمُ بْنُ حَوْشَبٍ، ثنا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ،

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: حَدِّثْنَا شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ))

ابوجعفر محمد بن علی بن حسین کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے کہا: ہمیں کوئی ایسی چیز بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''پوشیدہ (طور پر دیا ہوا) صدقہ رب تعالیٰ کا غصہ بجھا دیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف جدًا**: حاکم: ۳/ ۵۸۸۔ المعجم الصغیر: ۱۰۳۳۔ اصرم بن حوشب کذاب ہے۔

[۶۹] صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ

صلہ رحمی عمر دراز کرتی ہے

[۱۰۰] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حَمَّادِ بْنِ عَجْلَانَ الْبَجَلِيُّ، أنا أَبِي، أنا عَاصِمُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ، وَصَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صلہ رحمی عمر دراز کرتی ہے اور پوشیدہ صدقہ رب تعالیٰ کا غصہ بجھاتا ہے۔“

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدا: نصر بن حماد بن عجلان متہم بالکذب ہے۔

فائدہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جوشخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا رزق فراخ کر دیا جائے اور اس کی عمر دراز کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔“ (بخاری:۵۹۸۶)

[۷۰] صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ تَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ

نیکی کے کام برائی میں گرنے سے بچاتے ہیں

[۱۰۱] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ الْأَذَنِيُّ، ثنا أَبُو عِمْرَانَ مُوسَى بْنُ الْأَشْيَبِ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَاتِمٍ الْأَزْدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي يَسَارٍ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فِعْلُ الْمَعْرُوفِ يَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیکی کے کام برائی میں گرنے سے بچاتے ہیں۔“

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدا: قضاء الحوائج: ۳۔ محمد بن عمر واقدی کذاب ہے۔

[۱۰۲] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّقَطِيُّ، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّسْتَرِيُّ قَالَا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ كُوفِيٍّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ـ هُوَ التِّنِّيسِيُّ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي صَدَقَةَ، عَنِ الْأَصْبَغِ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ تَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ، وَإِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ وَتَنْفِي الْفَقْرَ))

نبی ﷺ نے فرمایا: ''نیکی کے کام برائی میں گرنے سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ صدقہ رب تعالیٰ کا غصہ بجھا تا ہے اور بے شک صلہ رحمی عمر دراز کرتی ہے اور فقر وفاقہ مٹاتی ہے۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ۹۴۳۔ صدقہ بن عبداللہ ضعیف اور اصبغ نامعلوم شخص ہے۔

[۷۱] الرَّجُلُ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک آدمی اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا

[۱۰۳] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَارِمٌ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، ثنا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ،

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الرَّجُلُ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ أَوْ يُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) آدمی اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔''

تحقیق و تخریج صحيح: احمد: ٤/ ١٤٨ ـ ابن خزيمة: ٢٤٣١ ـ ابن حبان: ٣٢٩٩.

تشریح اس حدیث میں صدقہ وخیرات کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے کہ صدقہ کرنے والا شخص روز قیامت اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کا حساب وکتاب مکمل ہو جائے۔ یہ بڑا ہی مشکل مرحلہ ہوگا جہاں صدقہ چھتری اور سائبان کی شکل میں بندے پر سایہ فگن ہوگا اور اسے قیامت کی دھوپ اور گرمی سے بچائے گا۔ کیونکہ دنیا میں اس شخص نے غرباء ومساکین کو اپنے سایہ کرم میں رکھا تھا لہٰذا آج اس کٹھن مرحلے میں اس کا وہ عمل اس کے کام آیا اور اسے سایہ مل گیا۔ اس حدیث کے ایک راوی ابو الخیر مرثد بن عبداللہ کے متعلق آتا ہے کہ وہ اس حدیث کے پیش نظر کوئی دن ایسا نہ جانے دیتے جس میں کچھ نہ کچھ صدقہ وخیرات نہ کرتے اگرچہ وہ خشک روٹی یا پیاز یا اس طرح کی کوئی اور چیز ہی کیوں نہ ہوتی۔ (احمد: ۴/۱۴۸)

[۷۲] الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ

صدقہ گناہ کو اس طرح بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے

[۱۰۴] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ كَيْسَانَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ، وَنَحْنُ نَسِيرُ، فَقَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، ایک دن ہم چل رہے تھے تو میں آپ کے قریب ہوا آپ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہ (کی آگ) کو اس طرح بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے اور آدمی کا رات کے دوران میں نماز ادا کرنا۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** ترمذی: ۲۶۱۶۔ ابن ماجہ: ۳۹۷۳۔ احمد: ۵/ ۲۳۱۔ ابووائل کا سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ دیکھیے: جامع العلوم والحکم: ۲۹؛ تحفة التحصيل، ص: ۱۴۹.

[۱۰۵] أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّدُوسِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ،

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: ((يَا كَعْبُ! الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے فرمایا: ''اے کعب! نماز وسیلہ ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ رب تعالیٰ کا غصہ ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ بجھاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** المصنف لعبدالرزاق: ۲۰۷۱۹۔ عبدالرحمٰن بن سابط کا سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

فائدہ: سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اے کعب بن عجرہ! میں تجھے اپنے بعد آنے والے امراء سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو ان کے دروازے پر جائے اور جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کا معاون بنے تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں، اور نہ ہی وہ حوض کوثر پر وہ میرے

پاس وارد ہوگا اور جو شخص ان کے دروازے پر جائے یا نہ جائے (لیکن) جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر معاون نہ بنے تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور جلد ہی وہ حوض پر میرے پاس وارد ہوگا۔ اے کعب بن عجرہ! نماز دلیل ہے، روزہ ڈھال اور قلعہ ہے اور صدقہ گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جیسے پانی آگ بجھاتا ہے۔ اے کعب! جو گوشت حرام مال سے پلا ہو آگ اس کے زیادہ لائق وقریب ہے۔'' (ترمذی: ٦١٤، حسن)

[٧٣] اَلْمُعْتَدِی فِی الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا

زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ روکنے والے کی مانند ہے

[١٠٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْمُقْرِئُ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّالْقَانِيُّ الْمُرَابِطِيُّ سَنَةَ ثَلاثٍ وَثَلاثِ مِائَةٍ، ثنا قُتَيْبَةُ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُعْتَدِی فِی الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ روکنے والے کی مانند ہے۔''

تحقیق وتخریج: منکر: ابوداود: ١٥٨٥۔ ترمذی: ٦٤٦۔ ابن ماجہ: ١٨٠٨۔ سعد بن سنان صدوق راوی ہے لیکن یزید بن ابی حبیب کی سعد سے روایت منکر ہوتی ہے۔ دیکھئے: انوار الصحیفة: ٦٤۔

[١٠٧] وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ الْعَسَّالُ، أبنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، أبنا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُعْتَدِی فِی الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ روکنے والے کی مانند ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضاً۔

[٧٤] اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

گناہ سے توبہ کرنے والا اس جیسا ہے جس نے گناہ نہیں کیا

[١٠٨] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، (ح) وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، ثنا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

الْجَزَرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص جیسا ہے جس نے گناہ نہیں کیا۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: ابن ماجه: ٤٢٥٠۔ ابوعبیدہ کا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ المراسیل، ص: ٢٥٦۔

[٧٥] الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہے

[١٠٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَادَ، ثنا هِشَامُ، ثنا ابْنُ رَجَاءٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہے۔''

تحقیق و تخریج: بخاری: ٢٤٤٧۔ مسلم: ٢٥٧٩.

[١١٠] وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، أنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونَ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضاً۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ظالم نور سے محروم ہوگا اسے ہر طرف سے اندھیرے گھیرے ہوں گے اور وہ اپنی منزل نہیں پا سکے گا۔ دوسری طرف مومن ان اندھیروں سے محفوظ ہوگا اسے ایسا نور ملے گا جو اس کے آگے اور دائیں دوڑ رہا ہوگا چنانچہ وہ اس کی روشنی میں اپنی منزل تک جا پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے نور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾ (التحریم: ٨) ''ان کا نوران کے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔''

اس حدیث کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اندھیروں سے آخرت کے وہ شدائد تکالیف ومشکلات اور عذاب

مراد ہوں جن سے قیامت کے دن ظالم کا واسطہ پڑنا ہے۔قرآن مجید میں بھی بعض جگہ ظلمات (اندھیرے) کے معنی شدائد مراد لیے گئے ہیں جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:﴿قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ﴾ (الانعام: ٦٣) ''فرما دیجیے: کون ہے جو تمہیں خشکی اور تری کی مصیبتوں سے نجات دیتا ہے؟''

بہر حال ظالم کے لیے آخرت میں بڑا مہنگا سودا ہے، اللہ تعالیٰ ظلم سے محفوظ رکھے۔ظلم کی کئی اقسام ہیں کفر،شرک بھی ظلم ہے، گناہ و بدکاری بھی ظلم ہے، کسی کو ستانا اور کسی کا حق مارنا بھی ظلم ہے۔آگے پھر ان کے درجات بھی مختلف ہیں چنانچہ بدترین ظلم کفر و شرک ہے اس کے بعد دوسروں کا حق مارنا ہے۔جیسا ظلم روز قیامت ویسی ہی تاریکی۔انسان جو کچھ بوئے گا آخرت میں وہی کاٹے گا۔

اس حدیث میں مظلوم کے لیے بھی دلاسا اور تسلی ہے وہ یہ کہ اگر مظلوم چاہتا ہے کہ ظالم کو کڑی سے کڑی اور سخت سے سخت سزا ملے تو وہ دنیا میں صبر کرے کیونکہ آخرت کی سزا سے بڑی سزا کہیں نہیں، مظلوم دنیا میں صبر کرے ظالم اپنے ظلم کی آخرت میں ضرور سزا بھگتے گا۔

[٧٦] كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ

زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے

[١١١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أبنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فِرَاسٍ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْجَزَرِيِّ، يَعْنِي عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، يَعْنِي: عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَائِلَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: ابن ماجه: ٤٢١٧ ـ الادب المفرد: ٢٥٢ ـ شعب الایمان: ٥٣٦٦ ـ ابورجاء جزری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٧٧] فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى رَطْبَةٍ أَجْرٌ

ہر زندہ حرارت والے جگر میں اجر ہے

[١١٢] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكِنْدِيُّ، أبنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ، ثنا مُحَمَّدٌ ـ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّيْبُلِيُّ ـ ثنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ سُرَاقَةَ، أَوْ غَيْرِهِ،

أَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا .
هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

سیدنا سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور انہوں نے اس حدیث کو اختصار سے بیان کیا۔
یہ حدیث صحیح ہے، اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

تحقیق و تخریج صحیح: ابن ماجه: ٣٦٨٦۔ احمد: ٤/ ١٧٥ .

[١١٣] أَخْبَرَنَا ابْنُ السِّمْسَارِ بِدِمَشْق قَالَ: ثنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ ، ثنا الْفَرَبْرِيُّ ، ثنا الْبُخَارِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، أبنا مَالِكٌ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ ، وَفِيهِ: ((فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی تھا کہ ہر زندہ جگر والے میں اجر ہے۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ٢٣٦٣۔ مسلم: ٢٢٤٤۔ ابوداود: ٢٥٥٠ .

[١١٤] أَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْجِرَابِ ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيكٍ ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ فَرُّوخَ ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ،
عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ: ((فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر حرارت والے جگر میں اجر ہے۔''

تحقیق و تخریج حسن: احمد: ٢/ ٢٢٣ .

تشریح اس حدیث کا پس منظر ملاحظہ فرمائیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسی ابھی مجھے لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ کنویں میں اترا اور اپنے چمڑے کے موزے کو پانی سے بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا اور اس کتے کو پانی پلایا۔ اللہ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے بخش دیا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہمیں چوپایوں (کی خدمت) میں بھی اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر زندہ جگر والے میں اجر ہے۔'' (بخاری: ۲۳۶۳)

سیدنا سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کسی کا گمشدہ اونٹ میرے حوض پر آ جاتا ہے جسے میں نے اپنے اونٹوں کے لیے تیار کیا ہے اگر میں اس اونٹ کو وہاں سے پانی پلا دوں تو کیا مجھے اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، ہر زندہ حرارت والے جگر میں اجر ہے۔'' (ابن ماجہ: ۳۶۸۶، صحیح)

حدیث کا مطلب بالکل واضح ہے کہ ہر جاندار کی خدمت کرنے میں اجر ہے۔

[۷۸] الْعُلَمَاءُ أُمَنَاءُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ

علماء اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اس کے امین ہیں

[۱۱۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْعُلَمَاءُ أُمَنَاءُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''علماء اللہ کی مخلوق پر اس کے امین ہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم لابن الاعرابی: ۵۸۷۔ تاریخ دمشق: ۱۴/ ۲۶۷۔ محمد بن یزید نامعلوم ہے۔ دیکھئے: السلسلة الضعیفة: ۲۶۷۰۔

[۶۹] رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ

اللہ کا ڈر دانائی کی جڑ ہے

[۱۱۶] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ بِإِسْنَادِهِ الْمُقَدَّمِ ذِكْرُهُ فِي الْجُزْءِ الْأَوَّلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ الطَّوِيلَةِ الَّتِي فِيهَا ((الشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ))، وَمَا ذَكَرَ مَعَهُ

قاضی ابومحمد عبدالکریم بن منتصر نے اپنی اسی سند کے ساتھ جس کا ذکر جز اوّل میں گزر چکا ہے۔ سیّدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس طویل خطبہ میں یہ (مذکورہ بات) ارشاد فرمائی جس میں یہ بھی تھا کہ جوانی جنون کا حصہ ہے۔'' اور اس کے ساتھ کئی دوسری باتیں بھی مذکور تھیں۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۵۵۔

[۸۰] اَلْجَنَّةُ دَارُ الْأَسْخِيَاءِ

جنت سخیوں کا گھر ہے

[۱۱۷] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، أبنا الْقَيْسَرَانِيُّ قَالَ: أبنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا أَبُو الْحَارِثِ ۔هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبِ الدِّمَشْقِيُّ۔ ثنا جَحْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَكْرِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلْجَنَّةُ دَارُ الْأَسْخِيَاءِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت سخیوں کا گھر ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: الثقات لابن حبان: ۸/ ۳۵۔ الکامل لابن عدی: ۱/ ۳۰۷۔ العلل للدارقطنی: ۳۴۷۴۔ جحدر بن حارث بکری ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ السلسلة الضعيفة: ۳۴۷۷.

[۸۱] اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے

[۱۱۸] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِئُ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَزَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، ثنا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى،

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔''

تحقیق و تخریج: مسلم: ۱۹۰۲۔ بخاری: ۲۸۱۸۔ من حدیث عبداللہ بن ابی اوفی.

تشریح: یہ حدیث مبارک کنایہ واستعارہ کی قبیل سے ہے اس میں جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دلائی گئی ہے کیونکہ انسانی فطرت ہے کہ وہ راحت وسکون کے لیے سائے کی تلاش میں رہتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ابدی و دائمی سایہ جنت کا سایہ ہے تو جو کوئی اس ابدی سائے میں آنا چاہتا ہے وہ جہاد کرے کیونکہ جہاد حصول جنت کا بڑا اہم ذریعہ اور سبب ہے۔ میدان جنگ میں جب ایک شخص دوسرے کے بالمقابل آتا ہے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کی تلوار کے سائے میں آجاتا ہے، چنانچہ جو مجاہد اسی حالت میں قتل ہوگیا وہ سیدھا جنت میں جائے گا اور اگر غازی بنا تو بھی اس

کے لیے جنت ہے لہٰذا فرمایا کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ یہاں ایک ایمان افروز واقعہ ملاحظہ کیجیے، سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (میدانِ جہاد میں) دشمن کے سامنے تھے اور فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔'' یہ سن کر ایک خستہ حال شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ابوموسیٰ! کیا تم نے یہ حدیث خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ یہ سن کر وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہنے لگا: میں تم کو السلام علیکم کہتا ہوں پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور تلوار لے کر دشمنوں میں گھس گیا حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا۔ اللهم ارزقنا شهادة فى سبيلك .

[٨٢] الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ

جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے

[١١٩] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاهِينَ ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ بْنِ الْوَاثِقِ بِاللَّهِ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ الْأَبَّارُ ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: طبقات المحدثين لابى الشيخ : ٤٧٥۔ منصور بن مہاجر اور ابونضر نامعلوم ہیں۔

فائدہ: سیدنا جاہمہ سلمی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا جنگ کے لیے جانے کا ارادہ ہے جبکہ میں آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری والدہ (زندہ) ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی کے پاس رہو (اور خدمت کرو) بے شک جنت اس کے پاؤں تلے ہے۔'' (نسائی : ٣١٠٦۔ وقال شيخنا على زئی: اسناده صحیح)

[٨٣] الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ

اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی

[١٢٠] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّحْوِيُّ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ ، أبنا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ، أبنا عَبْدُ اللَّهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي

إِيَاسٍ،

عَـنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اذان اور اقامت کے درمیان (مانگی جانے والی) دعا رد نہیں ہوتی۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: ابوداود: ۵۲۱۔ ترمذی: ۲۱۲۔ احمد: ۳/ ۲۲۵؛ ابن خزیمۃ: ۴۲۶، ۴۲۷.

تشریح: اس حدیث مبارک میں بتایا گیا ہے کہ اذان اور اقامت کا درمیانی وقت بڑا ہی بابرکت اور باسعادت ہے اس میں مانگی گئی دعا رد نہیں ہوتی کیونکہ اولاً تو اس کے متعلق یہی امید کی جا سکتی ہے کہ بندے کو اس کی منہ مانگی مراد ہی ملے برخلاف دوسرے اوقات کے کہ ان میں مانگی ہوئی مراد کا معاملہ مختلف ہے، مل بھی سکتی ہے اور نہیں بھی۔ لیکن اذان اور اقامت کے درمیان مانگی ہوئی مراد کے متعلق قوی امکان ہے کہ وہ ضرور ملے گی اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کا کوئی نعم البدل مل جائے گا یا دعا آخرت میں فائدہ دے گی، یعنی یہ دعا کسی بھی حال میں رائیگاں نہیں جاتی اس لیے سعادت کے ان لمحات کو غنیمت جانتے ہوئے اس میں اپنی دینی اور دنیاوی فوز وفلاح کے لیے ضرور دعا مانگنی چاہیے اور ان بابرکت لمحات کو رائیگاں نہیں جانے دینا چاہیے۔

[۸۴] كَسْبُ (طَلَبُ) الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ

رزق حلال کی طلب فرائض کے بعد اہم فریضہ ہے

[۱۲۱] حَـدَّثَـنَـا أَبُـو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ إِمْلَاءً، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِيرَوَيْهِ الْفَسَوِيُّ بِهَـا، ثـنـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمَهْرِقَانِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ -هُوَ ابْنُ رَاشِدٍ- ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ،

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَسْبُ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رزق حلال کی طلب فرائض کے بعد اہم فریضہ ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جدا: المعجم الکبیر: ۹۹۹۳۔ شعب الایمان: ۸۳۶۷۔

عباد بن کثیر رملی متروک ہے۔ دیکھئے: المجروحین لابن حبان: ۲/ ۱۶۰.

[۱۲۲] وَأَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَـاقَ السَّرَّاجُ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ،

عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ،

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رزق حلال کی طلب فرائض کے بعد اہم فریضہ ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

[٨٥] أَعْظَمُ النِّسَاءِ بَرَكَةً أَقَلُّهُنَّ مُؤْنَةً

سب سے زیادہ بابرکت عورت وہ ہے جس کا خرچہ کم ہو

[١٢٣] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، أنا الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ ، أبنا أَبُو عَرُوبَةَ الْحَرَّانِيُّ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ،

عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَعْظَمُ النِّسَاءِ بَرَكَةً أَقَلُّهُنَّ مُؤْنَةً))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ بابرکت عورت وہ ہے جس کا خرچہ کم ہو۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: احمد: ٦/ ١٤٥۔ حاکم: ٢/ ١٧٨۔ عشرة النساء للنسائی: ٣٩٢۔ عیسیٰ بن میمون انصاری سخت ضعیف ہے۔

[٨٦] الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ

مومن مومن کا آئینہ ہے

[١٢٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ ، ثنا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ ، ثنا مُحَمَّدٌ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ،

عَـنْ أَنَسِ بْـنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن مومن کا آئینہ ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ٢١١٤۔ عثمان بن محمد بن ربیعہ ضعیف ہے۔ لسان المیزان ٤/ ٦٢٨۔

[١٢٥] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ ، أنا مَخْلَدُ بْنُ جعفرٍ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَسُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن مومن کا آئینہ ہے۔“

تحقیق وتخریج: صحيح: ابوداود: ٤٩١٨ ـ الادب المفرد: ٢٣٩ .

تشریح: اس حدیث میں ایک مومن کو دوسرے مومن کے لیے آئینہ قرار دیا گیا ہے، جیسے آئینہ اپنے دیکھنے والے کے محاسن اور نقائص بغیر کسی کمی وبیشی کے صرف اسی کے سامنے خاموشی سے ظاہر کرتا ہے اسی طرح ایک مومن بھی اپنے بھائی کو اس کے محاسن کے ساتھ ساتھ اس کے نقائص سے بھی خبردار کرتا ہے تاکہ وہ اپنی اصلاح کرے اور مومن اپنے بھائی کے نقائص صرف اسی کے سامنے ظاہر کرتا ہے کسی دوسرے کو بتا کر چغلی وغیبت کا مرتکب نہیں ہوتا۔

[٨٧] الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ

مومن مومن کا بھائی ہے

[١٢٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ ، ثنا سُلَيْمَانُ ـ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ ـ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ”مومن مومن کا بھائی ہے۔“

تحقیق وتخریج: صحيح.

تشریح: اس حدیث مبارک میں ایک مومن کو دوسرے مومن کا بھائی کہا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بھی یہی فرمان ہے: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: ١٠) ”درحقیقت سب مومن بھائی بھائی ہیں۔“ پتا چلا کہ دنیا بھر کے مومنین خواہ کوئی گورا ہو یا کالا، عربی ہو یا عجمی، آقا ہو یا غلام، تمام مومنین آپس میں بھائی ہیں، ہر مومن دوسرے مومن کو اپنا بھائی سمجھے، اس کے دکھ درد میں شریک ہو اور جہاں تک ممکن ہو اپنے بھائی کی مدد کرے۔ حدیث میں آتا ہے: ”تم باہم حسد نہ کرو ایک دوسرے کو دھوکا نہ دو، آپس میں بغض نہ رکھو، ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع کرے اور اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ (اپنے) اس (بھائی)

پر ظلم نہیں کرتا، اسے ذلیل ورسوا نہیں کرتا اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے، تقویٰ یہاں ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے، آدمی کے شر کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور آبرو حرام ہے۔'' (مسلم: ۲۵۶۴)

[۸۸] الْمُؤْمِنُ يَسِيرُ الْمُؤْنَةِ

مومن بارِ اخراجات ہلکا رکھتا ہے

[۱۲۷] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَذَنِيُّ، أبنا جَدِّي عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَاضِي أَذَنَةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِيلٍ، أبنا أَبُو طَالِبٍ الْهَرَوِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَسِيرُ الْمُؤْنَةِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن بارِ اخراجات ہلکا رکھتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: شعب الايمان: ٥٧٦٥۔ ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہے۔ نیز اس روایت میں اور بھی علتیں ہیں۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ٤٦٧٣ .

[۸۹] الْمُؤْمِنُ كَيِّسٌ فَطِنٌ حَذِرٌ

مؤمن زیرک سمجھ دار اور چوکنا ہوتا ہے

[۱۲۸] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دَوْسَتٍ النَّيْسَابُورِيُّ إِجَازَةً لَقِيتُهُ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبُخَارِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عِيسَى بْنُ مُوسَى غُنْجَارُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبَانَ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُؤْمِنُ كَيِّسٌ فَطِنٌ حَذِرٌ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن زیرک، سمجھ دار اور چوکنا ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: امثال الحديث لابى الشيخ: ٢٢٧ . سلیمان بن عمرو نخعی کذاب اور ابان بن ابی عیاش متروک ہے۔

[۹۰] اَلْمُؤْمِنُ إِلْفٌ مَأْلُوفٌ

مومن الفت کرنے والا اور الفت کیا گیا ہوتا ہے

[۱۲۹] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَهْرَامَ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلْمُؤْمِنُ إِلْفٌ مَأْلُوفٌ، وَلَا خَيْرَ فِي مَنْ لَا يَأْلَفُ، وَخَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن الفت کرنے والا (اور) الفت کیا گیا ہوتا ہے اور اس میں خیر نہیں جو الفت نہ کرے اور لوگوں میں بہتر وہ ہے جو ان میں سے لوگوں کے لیے زیادہ نفع مند ہو۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: علی بن بہرام نامعلوم ہے۔

فائدہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن الفت کا مسکن (سراسر الفت) ہے اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو (کسی سے) الفت نہیں کرتا اور نہ اس سے کوئی الفت کرتا ہے۔''

(احمد: ۲/۴۰۰، واسنادہ حسن)

[۹۱] اَلْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ

مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے مالوں اور جانوں کے بارے میں بے خوف ہوں

[۱۳۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، قَالَ: ثنا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَحُمَيْدٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوءَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جو برائی چھوڑ دے اور اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کی ایذاء رسانیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: احمد: ۳/ ۱۵٤۔ ابویعلی: ٤۱۸۷۔ ابن حبان: ۵۱۰.

[١٣١] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجِيزِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أبنا أَبُو عَمْرٍو زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، ثنا أَبُو هَانِيءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ،

أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. وَذَكَرَ الْخُطْبَةَ وَفِيهَا: ((وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ، وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کا ذکر کیا اور اس میں یہ بھی تھا: ''مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے مالوں اور جانوں کے بارے میں بے خوف ہوں اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑ دے اور مجاہد وہ ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔''

تحقیق و تخریج صحیح: ابن ماجه: ٣٩٣٤۔ احمد: ٦/ ٢١۔ المعجم الكبير: ٧٩٦ جز ١٨۔ ابن حبان: ٤٨٤٢.

[١٣٢] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، أنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا نَصْرُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے خون اور مالوں کے بارے میں بے خوف ہوں۔''

تحقیق و تخریج **اسناده ضعیف**: ترمذی: ٢٦٢٧۔ نسائی: ٤٩٩٨۔ احمد: ٢/ ٣٧٩۔ ابن عجلان مدلس کا عنعنہ ہے۔

تشریح ان احادیث میں کامل مسلمان اور اصل مجاہد و مہاجر کے چند اوصاف بیان ہوئے ہیں:

ا:...... حقیقی مومن اور مسلمان وہ ہے جس سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں، اس کی زبان اور اس کے ہاتھ کی ایذا رسانیوں سے انہیں کوئی خوف وخطر نہ ہو، وہ کسی کے مال وجان کو نقصان نہ پہنچائے، کسی کی عزت پر حملہ نہ کرے اور کسی کو بلا وجہ تنگ نہ کرے کیونکہ مومن کا تو معنی ہی ''ایمان والا'' ہے اور لفظ ایمان امن سے ہے لہٰذا جس انسان سے دوسرے لوگ امن میں نہ ہوں وہ کہاں کا مومن ہے؟ اور جس سے دوسروں کو سلامتی نہ ملے اس کا کیا اسلام ہے؟ یہاں ہمسائے کا

بطور خاص ذکر فرمایا کہ جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں وہ جنت میں نہیں جائے گا کیونکہ اگر وہ واقعتاً مومن ہوتا تو جو اس کے زیادہ نزدیک تھا کم از کم وہ تو امن میں ہوتا لیکن جب ہمسایہ ہی امن میں نہیں تو دوسرے لوگ کیسے امن میں ہوں گے لہٰذا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ جنت میں نہ جانے کا مطلب ہے کہ وہ شروع میں جنت میں نہیں جائے گا بلکہ دوزخ میں جائے گا، اپنے گناہوں کی سزا بھگتے گا اور پھر جب اللہ چاہے گا اسے باہر لے آئے گا یعنی مخلد فی النار نہیں ہوگا بشرطیکہ وہ ان گناہوں سے اپنا دامن پاک رکھے جو خلود جہنم کا باعث بنتے ہیں جیسے کفر وشرک ہے کیونکہ گناہ گار مسلمان کے متعلق راجح یہی ہے کہ وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر جنت میں آ جائے گا۔ تاہم یہ بات سوچنے کی ہے کہ وہ جہنم میں کتنا عرصہ پڑا رہے گا؟ اور کتنا عرصہ اپنے گناہوں کی سزا بھگتتا رہے گا؟ یہ اللہ ہی جانتا ہے، اللہ ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں سچا مسلمان بنائے۔ آمین

۲:...... مہاجر وہ ہے جو گناہ چھوڑ دے۔ ایک روایت میں ہے کہ ''مہاجر وہ ہے جو وہ کام چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔'' (بخاری، رقم: ۱۰) مطلب یہ ہے کہ حقیقی مہاجر وہ ہے جو صغیرہ وکبیرہ گناہ ترک کر دے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا لے کیونکہ ہجرت کا اصل مقصد دین کی حفاظت ہے، مہاجر اسی لیے ہجرت کرتا ہے کہ جہاں وہ رہائش پذیر ہوتا ہے وہاں حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ بھانپ لیتا ہے کہ اب میرا دین یہاں خطرے میں ہے اگر ہجرت نہ کی تو دین چھوٹ جائے گا چنانچہ وہ اپنا دین بچانے کے لیے اپنا گھر بار چھوڑ کر کسی ایسی جگہ چلا جاتا ہے جہاں اسے اپنے دین کے حوالے سے کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی، تو جس طرح اس نے اپنے دین کی خاطر گھر بار چھوڑا ہے اب لازم ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی بھی چھوڑ دے کیونکہ اگر ہجرت کر کے بھی اللہ کی نافرمانی ہی کرنی ہے تو ہجرت کا کیا فائدہ؟ ہجرت کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ ترک وطن کے ساتھ ساتھ ترک معصیت بھی ہو۔

۳:...... مجاہد وہ ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔ یعنی مجاہد صرف وہی نہیں جو دشمن سے جنگ کرتا ہو بلکہ مجاہد دراصل وہ ہے جو دشمن سے بھی لڑے اور اپنے نفس امارہ سے بھی جنگ کرے۔

ہمارے شیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف کفار سے جنگ کرنا ہی جہاد نہیں ہے، بلکہ نفس کو اللہ ورسول کی اطاعت اور کتاب وسنت پر قائم رکھنا بھی جہاد ہے۔ دور کے کفار کی بہ نسبت اپنے نفس سے جہاد کرنا بڑا مشکل ہے۔ کفار سے تو بعض اوقات آمنا سامنا ہوتا ہے، جبکہ نفس ہر وقت آدمی سے برسرپیکار رہتا ہے۔ نفس یہی کہتا ہے کہ گرم بستر میں سوئے رہو ابھی بڑا وقت ہے، نماز پڑھ لیں گے۔ نفس کہتا ہے کہ مال ودولت کو خوب گن گن کر تجوریوں میں رکھو، اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرنا ورنہ مال کم ہو جائے گا اور تم فقیر محتاج ہو جاؤ گے وغیرہ وغیرہ، خوش قسمت ہے وہ مجاہد جو اپنے نفس سے جہاد کر کے ہر وقت کتاب وسنت پر عمل پیرا ہو کر اپنے رب کو راضی کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ (دیکھئے: مرعاۃ المفاتیح: ۱/۱۸۴)۔ اضواء المصابیح: ۱/۷۰۔

آخر الجزء الاول من كتاب مسند الشهاب والحمد لله وصلاته على سيدنا محمد نبيه الكريم وآله وصحبه اجمعين.

کتاب ''مسند الشہاب'' کا پہلا جز اختتام پذیر ہوا اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے نبی کریم اور ہمارے سردار محمد (ﷺ) آپ کی آل اور آپ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر اس کی رحمتیں ہوں۔

الجز الثانی

جز: ٢

[٩٢] اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ

مومن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے اور فاجر فریبی اور کمینہ ہوتا ہے

[١٣٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ، ثنا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ (ح) وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْعَوَّامِ، ثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ أَبُو عَامِرٍ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے اور فاجر فریبی اور کمینہ ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابوداود: ٤٧٩٠۔ ترمذی: ١٩٦٤۔ یحییٰ بن ابی کثیر مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٩٣] اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا

مومن مومن کے لیے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے

[١٣٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الْحَضْرَمِيُّ ـ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ـ ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِئُ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَزَّارُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ،

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا))

''مومن مومن کے لیے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ٤٨١۔ مسلم: ٢٥٨٥۔ ترمذی: ١٩٢٨ .

[١٣٥] وأنا ابْنُ السِّمْسَارِ، ثنا أَبُو زَيْدٍ، ثنا الْفَرَبْرِيُّ، ثنا الْبُخَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَفِيهِ: وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

ابواسامہ سے یہ حدیث ان کی سند کے ساتھ ایک دوسرے طریق سے بھی اسی طرح مروی ہے اور اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے (سمجھانے کے لیے) اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں۔

تحقیق وتخریج: بخاری: ٢٤٤٦ .

تشریح: اس حدیث مبارک میں مسلمانوں کو ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دے کر اجتماعیت کا درس دیا گیا ہے کہ جس طرح عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے اور پھر ساری اینٹیں ایک دوسری کے ساتھ جڑ کر عمارت کو مضبوط بناتی ہیں، اسی طرح مسلمان ہیں جو ایک دوسرے کے معاون اور دست وبازو ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے سمجھانے کے لیے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے بتایا کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مربوط ومتحد رہیں جس طرح یہ انگلیاں ہیں۔

[٩٤] الْمُؤْمِنُ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ

مومن کا اہل ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسم سے ہے

[١٣٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْمُقْرِئُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُؤْمِنُ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، يَأْلَمُ الْمُؤْمِنُ لِمَا يُصِيبُ أَهْلَ الْإِيمَانِ كَمَا يَأْلَمُ الرَّأْسُ لِمَا يُصِيبُ الْجَسَدَ))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا اہل ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسم سے ہے، مومن اہل ایمان کی تکلیف سے اسی طرح تڑپ اٹھتا ہے جس طرح جسم کی تکلیف سے سر تڑپتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: حسن: المعجم الاوسط: ٤٦٩٦ـ احمد: ٥/ ٣٤٠.

تشریح: سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان (آپس میں) ایک شخص کی مانند ہیں، اگر اس کی آنکھ میں تکلیف ہو تو اس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو اس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔'' (مسلم: ٢٥٨٦)

یعنی جس طرح بدن کا کوئی عضو جب دکھتا ہے تو اس سے سارا بدن متاثر ہوتا ہے اور محض ایک عضو میں تکلیف ہونے سے پورا جسم تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی طرح مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ ایک جسم کی مانند ہو جائیں کہ اگر کسی مسلمان کو کوئی گزند پہنچے تو سارے مسلمان اس کے دکھ میں شریک ہوں اور سب مل کر اس کی پریشانی و مصیبت کو دور کرنے کی تدبیر کریں۔

اخوت اس کو کہتے ہیں کہ چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیر و جواں بیتاب ہو جائے

[٩٥] الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ

مومن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا

[١٣٧] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْمُقْرِئُ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ،

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مومن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا۔''

تحقیق و تخریج: حسن: دیکھئے حدیث نمبر ١٠٣۔

[٩٦] الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

[١٣٨] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَامِدِ بْنِ ثَرْثَالٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ الْأَزْدِيُّ ـ وَكَانَ قُرَّةَ عَيْنٍ ـ ثنا سُفْيَانُ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،

عَنْ جَابِرٍ، وَابْنِ عُمَرَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ

سیدنا جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ))

فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ٥٣٩٣۔ مسلم: ٢٠٦١۔ ابن ماجه: ٣٢٥٧۔ ترمذي: ١٨١٨ .

تشریح: اس حدیث کے علماء کرام نے کئی مفہوم بیان کیے ہیں، لیکن ہمارے نزدیک راجح یہ ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول نہیں کیونکہ تمام انسان خواہ نیک ہوں یا بد، مسلم ہوں یا کافر، ان سب کی خلقت ایک جیسی ہے۔ ایسا نہیں کہ ایک انسان کی تو ایک آنت ہو اور دوسرے کی سات ہوں۔ اگر ہم تجربہ کریں اور جراحی کریں تو یہی نظر آئے گا کہ جس طرح مومن کی ایک آنت ہے اسی طرح کافر کی بھی ایک ہی آنت ہے۔ لہٰذا یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ تشبیہ اور تمثیل پر محمول ہوگی، اور وہ ہے ''دنیا کی رغبت'' مطلب یہ کہ کافر صرف دنیا میں رغبت رکھتا ہے اس کی فکر اور جدوجہد صرف اپنا پیٹ بھرنے کے لیے ہوتی ہے اور مومن کو اللہ تعالیٰ نے قناعت بخشی ہے، وہ دنیا سے اتنا حصہ لیتا ہے جس سے اس کی گزران ہو جائے، باقی اس کی ساری فکر اور تگ ودو دین اور آخرت کے لیے ہوتی ہے۔ علامہ طحاوی نے فرمایا: میں نے ابن ابی عمران سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک قوم اس حدیث کو دنیا میں رغبت پر محمول کرتی ہے جیسے کہتے ہیں کہ فلاں آدمی دنیا کو کھا رہا ہے یعنی دنیا میں رغبت رکھتا ہے اور دنیا پر حرص کرتا ہے، مومن ایک آنت میں کھاتا ہے کیونکہ اسے دنیا سے بے رغبتی ہوتی ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے کیونکہ اسے دنیا میں رغبت ہوتی ہے اور اس قوم نے اس حدیث کو طعام (کھانے) پر محمول نہیں کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا ہے کہ کئی مومن کافر سے زیادہ کھاتے ہیں اور اگر اس حدیث کی طعام سے تاویل کیا جائے تو حدیث کا معنی محال (مشکل) ہوگا۔ شرح مشکل الآثار: ٥/ ٢٥٨

[٩٧] الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ

مومن نرم مزاج اور باوقار ہوتے ہیں

[١٣٩] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّقَطِيُّ، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُشْكَانَ السَّاوِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ مِثْلَ الْجَمَلِ، إِنَّ قُدْتَهُ انْقَادَ، وَإِنِ اسْتَنَخْتَهُ نَاخَ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن نرم مزاج اور باوقار ہوتے ہیں جیسے (نکیل دار) اونٹ کہ اگر اسے چلایا جائے تو چل پڑتا ہے اور اگر بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: الضعفاء للعقيلي: ٢/ ٦٧٧۔ شعب الايمان: ٧٧٧٨۔

عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابی رواد سخت ضعیف ہے۔

[١٤٠] أنا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ ، أنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّازِيُّ ، ثنا أَبُو يَزِيدَ الْقَرَاطِيسِيُّ ، ثنا أَسَدٌ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ)) مُخْتَصَرٌ

مکحول کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن نرم مزاج اور باوقار ہوتے ہیں۔'' (یہ حدیث) مختصر ہے۔

تحقیق و تخریج: مرسل: الزهد لابن المبارك: ٣٨٧۔ شعب الايمان: ٧٧٧٧۔ اسے مکحول تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی حدیث میں ہے کہ ''مومن تو اس اونٹ کی مانند ہے جسے نکیل ڈالی گئی ہو، اسے جدھر بھی لے جایا جائے ادھر ہی چل پڑتا ہے۔'' (ابن ماجہ: ٤٣، صحیح)

[٩٨] الشِّتَاءُ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ

موسم سرما مومن کے لیے بہار ہے

[١٤١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أبنا أَبُو الطَّاهِرِ الْمَدَنِيُّ ، أبنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، أَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الشِّتَاءُ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسم سرما مومن کے لیے بہار ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: الكامل لابن عدى: ٤/ ١٣۔ تاريخ دمشق: ١٧/ ٢١٩.

[١٤٢] أنا هِبَةُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَابِرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ذَبَانَ ، ثنا أَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الشِّتَاءُ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسم سرما مومن کے لیے بہار ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضاً۔

تشریح: موسم سرما عبادت کے لحاظ سے مومن کے لیے موسم بہار ہے کیونکہ اس میں دن چھوٹے اور

راتیں لمبی ہوتی ہیں دن کو روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے میں کوئی زیادہ مشقت اور تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی۔ اسی لیے عبادت گزاروں کے لیے اسے غنیمت کہا گیا ہے۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان گرامی ہے کہ موسم سرما عبادت گزاروں کے لیے غنیمت ہے۔ (الزہد لاحمد: ٦١٥ صحیح)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ٹھنڈی غنیمت نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: ابو ہریرہ! وہ کیا ہے؟ فرمانے لگے: سردی کے موسم میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔'' (سنن الکبری للبیہقی: ٤/ ٢٩٧ صحیح)

عبید بن عمیر (ثقہ تابعی) فرماتے ہیں: جب سردی کا موسم آتا تو کہا جاتا کہ اہل قرآن! تمہاری نمازوں کے لیے راتیں لمبی ہوگئی ہیں اور تمہارے روزوں کے لیے دن چھوٹے ہوگئے ہیں۔ لہٰذا تم اسے غنیمت جانو۔
(المصنف لابن ابی شیبہ، ٣٦١٣٨ وسندہ صحیح)

[٩٩] الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ

دعا مومن کا اسلحہ ہے

[١٤٣] أَخْبَرَنَا تُرَابُ بْنُ عُمَرَ الْكَاتِبُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جعفرٍ الْمُقْرِئُ، قَالَا: ثنا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَسِّرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْوَرَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ جعفرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ، وَعِمَادُ الدِّينِ، وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا مومن کا اسلحہ ہے، دین کا ستون ہے، آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: حاكم: ١/ ٤٩٢۔ ابويعلى: ٤٣٩۔ یہ روایت متعدد علل کی بناء پر سخت ضعیف ہے۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ١٧٩.

[١٠٠] الصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ

نماز مومن کا نور ہے

[١٤٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز مومن کا نور ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدا: ابو يعلى: ٣٦٥٥ـ تاريخ دمشق: ٣٦/ ١٩٨ـ التهجد لابن ابى الدنيا: ٤٨٣ـ عیسیٰ بن میسرہ متروک ہے۔

[١٠١] الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ، وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے

[١٤٥] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ، قَالَ: ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ، وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ٢٥٥٦ـ من حديث ابى هريرة: بزار: ٦١٠٨ـ المعجم الاوسط: ٩١٣٦.

تشریح: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے، جس طرح قیدی کی اپنی مرضی نہیں چلتی، وہ جیل کے قوانین کا پابند ہوتا ہے، بلا اجازت کچھ نہیں کر سکتا، نہ اپنی مرضی سے کھا پی سکتا ہے اور نہ ہی کہیں آ جا سکتا ہے، وہ ہر طرف سے قید ہوتا ہے۔ دنیا میں یہی حال مومن کا ہے، وہ یہاں اپنے خالق و مالک کی مرضی کا پابند ہے، وہ وہی کرتا ہے جس میں اس کے مالک کی خوشنودی ہو، اس کے قدم اسی طرف اٹھتے ہیں جدھر اس کے مالک کی اجازت ہو، اس کی زبان سے وہی الفاظ نکلتے ہیں جن میں مالک کی رضا ہو۔ الغرض مومن کا ایک ایک عضو اس کے مالک کی منشاء و مرضی کا پابند ہے اور پھر یہ کہ مومن ہر وقت کسی نہ کسی آزمائش اور امتحان میں مبتلا رہتا ہے یوں اس کی ساری زندگی ایک قیدی کی زندگی جیسی ہے۔ اس لحاظ سے یہ دنیا اس کے لیے قید خانہ ہے۔ ہاں جب وہ یہاں سے جائے گا، جام موت سے ہمکنار ہوگا تو اسے آزادی مل جائے گی۔ جبکہ کافر کا معاملہ اس کے برعکس ہے وہ اس فانی دنیا میں آزاد ہے، حلال وحرام میں تمیز نہیں کرتا، جائز و ناجائز نہیں دیکھتا، شتر بے مہار کی طرح ہر طرف منہ مارتا پھرتا ہے، ہر وقت اور ہر لمحے اپنی مرضیاں اور من مانیاں کرتا ہے۔ یہ اس کی دنیا میں آزادی ہے، چنانچہ اس نے دنیا کو اپنے لیے جنت بنا رکھا ہے لیکن جب وہ دنیا چھوڑے گا تو قید ہو جائے گا۔ دنیا میں مومن قید اور کافر آزاد ہے لیکن آخرت میں مومن آزاد اور کافر قید ہوگا۔

[۱۰۲] الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ
حکمت مومن کی گم شدہ چیز ہے

[١٤٦] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: ثنا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: ثنا أَبُو قِرْصَافَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ،

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ، حَيْثُمَا وَجَدَ الْمُؤْمِنُ ضَالَّتَهُ فَلْيَجْمَعْهَا إِلَيْهِ))

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حکمت مومن کی گم شدہ چیز ہے، مومن اپنی اس گم شدہ چیز کو جہاں بھی پائے اس کی طرف اس (کو لینے) کا عزم مصمم کرلے۔''

تحقیق و تخریج: مرسل: اسے زید بن اسلم تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[۱۰۳] نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ أَبْلَغُ مِنْ عَمَلِهِ
مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ ہے

[١٤٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الصَّفَّارُ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا أَبُو حَنِيفَةَ مُحَمَّدُ بْنُ حَنِيفَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ ثَابِتٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ أَبْلَغُ مِنْ عَمَلِهِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ ہوتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف جدًا:** الطيوريات: ٦٦٥۔ شعب الایمان: ٦٤٤٥۔ یوسف بن عطیہ متروک ہے۔

[١٤٨] وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ الْأَصْبَهَانِيُّ، أبنا ذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ الْقُشَيْرِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِّيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ،

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ، قَالَ: قَالَ

سیدنا نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ، وَنِيَّةُ الْفَاجِرِ شَرٌّ مِنْ عَمَلِهِ))

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور فاجر کی نیت اس کے عمل سے بری ہے۔''

تحقیق و تخریج: موضوع: عثمان بن عبداللہ شامی متہم بالکذب ہے۔ السلسلة الضعيفة: ٢٧٨٩ .

[۱۰۴] هَدِيَّةُ اللّٰهِ إِلَى الْمُؤْمِنِ السَّائِلُ عَلَى بَابِهِ

مومن کی طرف اللہ کا ہدیہ اس کے دروازے پر سائل (کو بھیجنا) ہے

[١٤٩] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَابِرٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُسْرِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَدِيَّةُ اللّٰهِ إِلَى الْمُؤْمِنِ السَّائِلُ عَلَى بَابِهِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی طرف اللہ کا ہدیہ اس کے دروازے پر سائل (کو بھیجنا) ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف جدا:** تاريخ اصبهان: ٢/ ١٠٠ ۔ التمهيد لابن عبدالبر: ٥/ ٢٩٩ ۔ موسیٰ بن محمد قرشی متروک ہے۔

[۱۰۵] تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ

موت مومن کا تحفہ ہے

[١٥٠] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ، أبنا زَاهِدُ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''موت مومن کا تحفہ ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف:** عبد بن حميد: ٣٤٧ ۔ حاكم: ٤/ ٣١٩ ۔ شعب الايمان: ٩٤١٨ ۔ عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی ضعیف ہے۔

[١٠٦] شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ، وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ

مومن کا شرف اس کے قیام اللیل اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے

[١٥١] أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّازِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَوْتِ الْمَكِّيُّ إِمْلَاءً، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: أبنا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ، وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”مومن کا شرف اس کے قیام اللیل اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے۔“

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ٤٢٧٨۔ حاکم: ٤/ ٣٢٤۔ شعب الایمان: ١٠٠٥٨۔ زافر بن سلیمان ضعیف ہے۔

[١٠٧] الْعِلْمُ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ، وَالْحِلْمُ وَزِيرُهُ، وَالْعَقْلُ دَلِيلُهُ، وَالْعَمَلُ قَائِدُهُ، وَالرِّفْقُ وَالِدُهُ، وَالْبِرُّ أَخُوهُ، وَالصَّبْرُ أَمِيرُ جُنُودِهِ

علم مومن کا جگری دوست ہے، حلم اس کا وزیر ہے، عقل اس کی دلیل ہے، عمل اس کا راہنما ہے، رفق اس کا باپ ہے، نیکی اس کا بھائی ہے، اور صبر اس کے لشکروں کا امیر ہے

[١٥٢] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، أبنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْبُوبٍ بِنَيْسَابُورَ، ثنا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْبَزَّازُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغُ، ثنا رَوَّادُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبُو يَحْيَى عَبْدُ الْكَرِيمِ ـهُوَ ابْنُ مَيْسَرَةَـ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ،

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْعِلْمُ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ وَالْعَقْلُ دَلِيلُهُ، وَالْعَمَلُ قَائِدُهُ، وَالرِّفْقُ وَالِدُهُ، وَالْبِرُّ أَخُوهُ، وَالصَّبْرُ أَمِيرُ جُنُودِهِ))

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”علم مومن کا جگری دوست ہے، عقل اس کی دلیل ہے، عمل اس کا راہنما ہے، رفق اس کا باپ ہے، نیکی اس کا بھائی ہے، اور صبر اس کے لشکروں کا امیر ہے۔“

تحقیق وتخریج: موضوع: اس کی سند میں کئی نامعلوم راوی ہیں۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ٢٣٧٩.

[۱۵۳] وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِيرَوَيْهِ الفَسَوِيُّ بِهَا ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَورِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَهْدِيٍّ ، ثنا مُعَاذُ بْنُ عِيسَى ، ثنا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**الْعِلْمُ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ، وَالْحِلْمُ وَزِيرُهُ، وَالْعَقْلُ دَلِيلُهُ، وَاللِّينُ أَخُوهُ، وَالرِّفْقُ وَالِدُهُ، وَالْعَمَلُ قَيِّمُهُ، وَالصَّبْرُ أَمِيرُ جُنُودِهِ**))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم مومن کا جگری دوست ہے، حلم اس کا وزیر ہے، عقل اس کی دلیل ہے، نرمی اس کا بھائی ہے، رفق اس کا باپ ہے، عمل اس کا نگران ہے، اور صبر اس کے لشکروں کا امیر ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: محمد بن فور بن عبداللہ بن مہدی اور اس کا استاد متہم بالکذب ہیں۔ میزان الاعتدال : ٤/ ١٠ .

[١٠٨] الْغَيْرَةُ مِنَ الْإِيمَانِ

غیرت ایمان میں سے ہے

[١٥٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ ، ثنا أَبُو مَرْحُومٍ ، ثنا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**الْغَيْرَةُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْمِرَاءُ مِنَ النِّفَاقِ**))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیرت ایمان میں سے ہے اور مراء نفاق میں سے ہے۔''

قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ لِزَيْدٍ: مَا الْمِرَاءُ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَغَارُ يَا عِرَاقِيُّ .

راوی کہتا ہے کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص نے (راوی حدیث) زید بن اسلم سے کہا: مراء کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بے غیرتی کرنا، اے عراقی!

هَكَذَا وَقَعَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْمِرَاءُ بِالرَّاءِ ، وَالَّذِي رَوَاهُ أَبُو عُبَيْدٍ الْمَذَّاءُ بِالذَّالِ ، قَالَ: وَرُوِيَ الْمِذَالُ بِالذَّالِ وَاللَّامِ ، وَالْمَحْفُوظُ هُوَ الْأَوَّلُ ، وَهُوَ أَنْ يُدْخِلَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ الرِّجَالَ ، وَيُقَالُ لَهُ: الْقُنْذُعُ وَالدَّيُّوثُ ، وَهُمَا

اس حدیث میں لفظ ''مراء'' اسی طرح ''ر'' کے ساتھ آیا ہے اور وہ جو ابوعبید نے ''مذاء'' ذال کے ساتھ روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ ''مذال'' ذال اور لام کے ساتھ بھی مروی ہے۔ لیکن درست پہلا ہی ہے۔ اور اس (مذاء) کا مطلب

كَلِمَتَانِ سُرْيَانِيَّتَانِ ، وَهُوَ مَأْخُوذٌ مِنَ الْمَذْيِ ، لِأَنَّهُمْ يُمَاذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا . فَأَمَّا الْمِذَالُ بِاللَّامِ ، فَهُوَ مِنْ قَوْلِهِمْ: مَذَلَ الرَّجُلُ بِسْرِهِ يَمْذُلُ: إِذَا قَلِقَ بِهِ حَتَّى يُظْهِرَهُ .
قَالَ الْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَالصَّحِيحُ الْمَذَّاءُ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ ، وَالْمِرَاءُ بِالرَّاءِ إِنَّمَا هُوَ غَلَطٌ مِنَ الْكَاتِبِ

یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی پر دوسرے مردوں کو داخل کرے اور ایسے (بے غیرت) مرد کو قنذع اور دیوث کہا جاتا ہے اور یہ دونوں کلمے سریانی زبان کے ہیں اور لفظ ''مذاء'' مذی سے ماخوذ ہے کیونکہ وہ ایک دوسرے سے بے غیرتی کرتے ہیں۔ اور رہا لفظ ''مذال'' لام کے ساتھ تو یہ ان کے اس قول سے ہے: مَذِلُ الرَّجُلِ بِسِرِّہٖ، آدمی کا تنگ آ کر بھید کھول دینا۔ یَمْذِلُ، (یہ لفظ اس وقت بولتے ہیں) جب کوئی شخص بے چین اور تنگ آ کر کوئی راز فاش کر دے۔
قاضی ابوعبداللہ کہتے ہیں: صحیح لفظ ''مذاء'' ذال معجم کے ساتھ ہے اور مراء راء کے ساتھ جو ہے وہ کاتب کی غلطی ہے۔

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٤٢٥۔ ابومرحوم مجہول ہے۔

[١٠٩] الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

حیاء ایمان میں سے ہے

[١٥٥] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مَطَرٍ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَرُوفٍ ، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ ، أبنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ،
عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ**))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں وعظ کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، بلاشبہ حیاء ایمان میں سے ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ٢٤۔ ابوداود: ٤٧٩٥ .

[١٥٦] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، نا أَبُو بَكْرٍ السَّاغَانِيُّ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ، نا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ،
عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حیاء

وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ))

ایمان میں سے ہے۔''

وَرَوَى مُسْلِمٌ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٍو النَّاقِدِ وَزُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ قَالُوا: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ: ((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ))

اور امام مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں وعظ کر رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حیاء ایمان میں سے ہے۔''

تحقیق و تخریج: مسلم: ۳٦۔ ابن ماجه: ٤١٨٤۔ ترمذی: ٢٦١٥ .

تشریح: انصاری اپنے جس بھائی کو وعظ کر رہا تھا وہ شرم و حیاء کا پیکر تھا ایسا شخص دنیاوی معاملات میں زیادہ تیز طرار نہیں ہوتا کیونکہ حیاء انسان کو غلط کاموں، دھوکہ، فریب دہی اور جعل سازی وغیرہ سے روکتی ہے۔ اس وجہ سے وہ انصاری اپنے بھائی پر بلاوجہ ناراض ہو کر اسے ڈانٹ رہا تھا چنانچہ صحیح بخاری میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے الفاظ یوں ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پر سے گزر ہوا جو اپنے بھائی پر حیاء کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت حیاء کرتے ہو گویا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ تم اس کی وجہ سے اپنا نقصان کر رہے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو بلاشبہ حیاء ایمان میں سے ہے۔'' (بخاری: ٦١١٨)

[١١٠] الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ

سادگی ایمان میں سے ہے

[١٥٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ، الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ، الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سادگی ایمان میں سے ہے، سادگی ایمان میں سے ہے، سادگی ایمان میں سے ہے۔''

تحقیق و تخریج: حسن: السنة لعبد الله بن احمد: ٧٨٠۔ شعب الایمان: ٥٧٦٢۔ المعجم الکبیر: ٧٩٠ .

تشریح: سادگی کتنی اہم چیز ہے؟ اس حدیث مبارک سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے تین بار فرمایا کہ یہ ایمان میں سے ہے یعنی سادگی بھی ایمان کا حصہ ہے۔ سادگی میں بہت ساری چیزیں آ جاتی ہیں مثلاً: کپڑا پیوند لگا کر پہننا، زمین پر بیٹھ جانا، مفلس اور غریب کی بات سننا اور حتی الوسع مدد کرنے کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھنا، غریب کی معمولی دعوت قبول کر لینا اور اس کا پیش کیا ہوا سادہ کھانا کھا کر احسان مندی کا اظہار کرنا، ملازموں سے تحقیر آمیز رویہ رکھنے سے اجتناب کرنا، اپنے سے کم تر درجے کے لوگوں کی خوشی اور غمی میں شریک ہونا، یہ سب باتیں سادگی میں آتی ہیں۔

[۱۱۱] الصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ، وَالْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ

صبر نصف ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے

[۱۵۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ -هُوَ ابْنُ الْحَرْبِ- عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ، وَالْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبر نصف ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: المعجم لابن الاعرابی: ۵۹۲۔ تاریخ مدینة السلام: ۱۵/ ۳۰۳۔ سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے نیز یعقوب بن حمید اور محمد بن خالد مجروح ہیں۔

[۱۱۲] الْإِيمَانُ نِصْفَانِ: نِصْفٌ شُكْرٌ، وَنِصْفٌ صَبْرٌ

ایمان دو نصف (حصے) ہے: نصف شکر اور نصف صبر

[۱۵۹] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، ثنا ابْنُ بُنْدَارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ، ثنا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَنَسُ! الْإِيمَانُ نِصْفَانِ: نِصْفٌ شُكْرٌ، وَنِصْفٌ صَبْرٌ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے انس! ایمان دو نصف (حصے) ہے: نصف شکر اور نصف صبر ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: شعب الايمان: ۹۲٦٤۔ تاريخ جرجان: ۷۱۲۔ یزید رقاشی ضعیف ہے۔

[۱۱۳] الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

ایمان اہل یمن کا ہے اور حکمت بھی اہل یمن کی ہے

[١٦٠] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ: أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمٌ قَالَ: ثنا كَيْسَانُ مَوْلَى هِشَامٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ**))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، وہ بڑے رقیق القلب ہیں، ایمان اہل یمن کا ہے، فقہ اہل یمن کی ہے اور حکمت بھی اہل یمن کی ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ٤٣٨٨ - مسلم: ٥٢ .

[١٦١] أنا أَبُو النُّعْمَانِ تُرَابُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَاتِبُ، ثنا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا لَيْثٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ،

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ**))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان اہل یمن کا ہے، فقہ اہل یمن کی ہے اور حکمت بھی اہل یمن کی ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضاً۔

[١٦٢] وأنا أَبُو ذَرٍّ عَبْدُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَرَوِيُّ بِمَكَّةَ، نا . . . . ثنا الْفَرَبْرِيُّ، نا الْبُخَارِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ**)) الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: ((**الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ**)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں......۔ مکمل حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی تھا: ''ایمان اہل یمن کا ہے اور حکمت بھی اہل یمن کی ہے۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضا .

[١٦٣] أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ، أنا أَبُو زَيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، أنا

مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ ، نا مُسَدَّدٌ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنِي قَيْسٌ ،

عَـنْ عُـقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: ((الْإِيمَانُ هَا هُنَا)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''ایمان اس طرف ہے۔'' یہ روایت مختصر ہے۔

تحقیق و تخریج: بخاري: ۳۳۰۲۔ احمد: ٤/ ۱۱۸ .

تشریح: ان احادیث میں یمن اور اہل یمن کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ یہ لوگ بغیر کسی جنگ کے اور بغیر تکلیف کے محض رغبت اور خوشی سے دائرہ اسلام میں آئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ایمان تو اہل یمن کا ہے، فقاہت تو اہل یمن کی ہے اور حکمت بھی اہل یمن کی ہے۔ اہل یمن سے مراد وہاں کے صحیح العقیدہ مسلمان ہیں خواہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے ہوں یا بعد والے کسی بھی دور کے ہوں، وہ سب اس فضیلت کے مستحق ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن اور اہل یمن کی اور بھی فضیلتیں بیان فرمائی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱:......اہل یمن نرم دل، رقیق القلب ہیں۔ (بخاری: ۴۳۹۰)

۲:......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت فرما۔'' (بخاری: ۷۰۹۵)

۳:......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''اے اللہ! ان کے دلوں کو (ہماری طرف) متوجہ فرما۔'' (ترمذی: ۳۹۳۴ حسن)

۴:......جب آیت ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ﴾ (المآئدة: ٥٤) ''پس عنقریب اللہ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا کہ وہ ان سے محبت کرے گا اور وہ اس سے محبت کریں گے۔'' نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''یہ تیری قوم یمن والے (مراد) ہیں۔'' (حاکم: ۲/ ۳۱۲، دلائل النبوۃ للبیہقی: ۲۰۸۴ صحیح)

۵:......ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے پاس بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح اہل یمن آرہے ہیں وہ زمین میں سب سے بہتر لوگ ہیں۔'' ایک انصاری صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا وہ ہم سے بھی بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اس نے پھر کہا: کیا ہم سے بھی بہتر ہیں اے اللہ کے رسول؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اس نے سہ بار عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ سے فرمایا: ''سوائے تمہارے۔'' (احمد: ۴/ ۸۴ حسن)

[۱۱۴] الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ

ایمان نے دھوکے سے قتل کرنا بند کر دیا ہے

[١٦٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: ثنا أَبُو خُرَاسَانَ -هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ- ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ الْمَهْرِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ رِفَاعَةَ الْعِجْلِيِّ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ، مَنْ أَمَّنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ، فَقَتَلَهُ، فَأَنَا بَرِئٌ مِنَ الْقَاتِلِ، وَإِنْ كَانَ الْمَقْتُولُ كَافِرًا))

سیدنا عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان نے دھوکے سے قتل کرنے کو بند کر دیا ہے جس شخص نے کسی آدمی کو اس کے خون کی امان دی پھر اسے قتل کر دیا تو میں قاتل سے لاتعلق ہوں مقتول اگرچہ کافر ہی ہو۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: المعجم لابن الاعرابی: ٦١٢۔ رشدین بن سعد ضعیف ہے۔

فائدہ: ٭ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان نے دھوکے سے قتل کرنا بند کر دیا ہے کوئی مومن دھوکے سے (کسی کو) قتل نہ کرے۔'' (ابوداود: ٢٧٦٩، حسن)

٭ سیدنا رفاعہ بن شداد سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ اگر میں نے عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو میں مختار بن عبید ثقفی (کو قتل کر کے) ضرور اس کے سر اور دھڑ کے درمیان چلتا۔ میں نے عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی آدمی کو اس کے خون کی امان دی پھر اسے قتل کر دیا تو وہ روز قیامت بدعہدوں کا جھنڈا اٹھائے ہوگا۔'' (ابن ماجہ: ٢٦٨٨، صحیح)

[۱۱۵] عَلَمُ الْإِيمَانِ الصَّلَاةُ

نماز ایمان کا جھنڈا ہے

[١٦٥] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، ثنا تَمَّامٌ، ثنا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عَلَمُ الْإِيمَانِ الصَّلَاةُ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نماز ایمان کا جھنڈا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: تاريخ مدينة السلام: ١٢/ ٤٠٨۔ ابوسفیان طریق بن شہاب

ضعیف ہے۔

[۱۱۶] اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں

[١٦٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّفَدِيُّ أَبُو عَلِيٍّ بِبَغْدَادَ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ١٠۔ مسلم: ٤٠۔ ابوداود: ٢٤٨١.

تشریح: تشریح کے لیے ملاحظہ ہوں: حدیث نمبر ۱۳۲۔

[١٦٧] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، نا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ:

سَمِعْتُ سَيْفًا يُحَدِّثُ عَنْ رُشَيْدٍ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قِيلَ لَهُ: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ))

رشید ہجری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: ہمیں وہ حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: احمد: ٢/ ١٩٥۔ سیف مجہول، رشید ضعیف اور اس کا والد مجہول ہے۔

فائدہ: عامر شعبی کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اس وقت ان کے پاس لوگ بیٹھے تھے وہ ان کی گردنیں پھلانگنے لگا تو لوگوں نے اسے منع کیا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، وہ آ کر ان کے پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا: مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (سن کر) محفوظ کی ہو۔ تو آپ رضی اللہ عنہ

نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کردہ چیزوں کو چھوڑ دے۔" (احمد: ۲/۱۹۳، صحیح)

[۱۱۷] الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ ظلم ہونے دے

[۱٦۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ،

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس پر ظلم ہونے دے۔"

تحقیق وتخریج بخاري: ۲٤٤۲- مسلم: ۲۵۸۰- ابوداود: ٤۸۹۳- ترمذی: ۱٤۲٦.

[۱٦۹] أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، ثنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس پر ظلم ہونے دے اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں رہتا ہے اللہ اس کی ضرورت پوری کرنے میں رہتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی دنیاوی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو دور کیا اللہ اس کی روز قیامت کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کا پردہ رکھا اللہ روز قیامت اس کا پردہ رکھے گا۔"

تحقیق وتخریج ایضاً۔

تشریح اس حدیث مبارک میں کئی باتوں کی تعلیم فرمائی گئی ہے:

۱:......اسلامی اخوت: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے چنانچہ دنیا بھر کے مسلمان، خواہ وہ زمین کے کسی بھی خطہ میں رہتے ہوں گورے ہوں یا کالے، امیر ہوں یا غریب، سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: ۱۰) ''درحقیقت مومن بھائی بھائی ہیں۔''

۲:......تحریم ظلم: جب سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اس بات کا تقاضا ہے کہ کوئی بھی مسلمان کسی مسلمان پر نہ خود ظلم کرے اور نہ کسی دوسرے کو اس پر ظلم کرنے دے۔ ایک حدیث میں ہے: ''اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مظلوم کی تو ہم مدد کر سکتے ہیں لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں؟ فرمایا: ''اس کے ہاتھ کو (ظلم سے) روک دو۔'' (بخاری: ۲۴۴۴) گویا اسلامی بھائی چارے کا تقاضا ہے کہ مسلمان بھائی پر نہ خود ظلم کرے اور نہ ظلم ہونے دے اور نہ ہی اسے کسی پر ظلم کرنے دے۔

۳:...... حاجت پوری کرنا: جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں رہتا ہے اللہ اس کی ضرورت پوری کرنے میں رہتا ہے۔'' دوسری روایت میں ہے: ''اللہ اپنے بندے کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مشغول رہتا ہے۔'' گویا ایک نسخہ بتایا جا رہا ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ میری فلاں ضرورت پوری ہو اور اللہ میری مدد کرے تو وہ اپنے مسلمان بھائی کی کسی جائز ضرورت کو پورا کر دے اللہ اس کی ضرورت پوری کر دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ (المآئدة: ۲) نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مدد مت کرو۔'' اگر ہم اللہ اور اس کے رسول کے ان فرامین پر عمل پیرا ہو جائیں تو واللہ! ہر طرف امن وسکون کی بہار آ جائے، اور معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے۔

۴:...... پریشانی ومصیبت دور کرنا: جس نے کسی مسلمان سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کی اللہ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا۔'' مطلب یہ ہے کہ مسلمان بھائی کو اگر کوئی پریشانی، دکھ، تکلیف یا کسی بھی طرح کی کوئی مصیبت پیش آئے تو دوسرے مسلمان اپنے بھائی کی اس پریشانی کو دور کرنے کے لیے حتی الوسع کوشش کریں اس سلسلے میں جو بھی اپنے بھائی کی مدد کرنے میں شریک ہوا اللہ قیامت کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت اس سے ٹال دے گا۔ یہاں دنیا میں اپنے بھائی کی جتنی مصیبتوں میں یہ کام آیا اللہ بھی قیامت کے دن اس کی اتنی ہی مصیبتیں رفع کرے گا۔

۵:...... پردہ پوشی: ''جس نے کسی مسلمان کا پردہ رکھا اللہ روز قیامت اس کا پردہ رکھے گا۔'' مطلب یہ ہے کہ اپنے بھائی کی کوئی ایسی خامی، کمی کوتاہی جو عام لوگوں کو معلوم نہ ہو اس کی تشہیر نہ کرے بلکہ پردہ ڈالے اور تنہائی میں اسے جذبہ خیر خواہی سے سمجھائے تاکہ وہ اپنی اصلاح کر لے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: ''جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔'' (مسلم: ۲۶۹۹) لیکن یاد رہے کہ پردہ پوشی کا یہ مطلب نہیں کہ

بندہ کسی کے جرائم پر پردہ ڈال کر اس کے حق میں جھوٹی گواہیاں دیتا پھرے، کیونکہ جھوٹی گواہی تو کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

[۱۱۸] اَلْمُسْلِمُونَ يَدٌ وَاحِدَةٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ

مسلمان اپنے دشمن کے خلاف ایک ہاتھ ہیں

[۱۷۰] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُمِّيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى بْنِ صَالِحٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ ، ثنا أَبُو مُصْعَبٍ ، ثنا الْمُغِيرَةُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْفَتْحِ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ .

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیا تو آپ نے اس میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی۔

تحقیق وتخریج: حسن: ابوداود: ۲۷۵۱۔ ابن ماجہ: ۲۶۸۵۔ احمد: ۲/ ۱۹۳ ، ۲/ ۲۱۵ .

تشریح: حدیث نمبر ۱۳۵ میں مسلمانوں کو ایک عمارت سے تشبیہ دی گئی تھی اور دوسری روایتوں میں جسد واحد کہا گیا ہے اور اب یہاں اس حدیث میں ایک ہاتھ کی مانند کہا جا رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے دشمن کے خلاف متفق ومتحد ہیں جس طرح ہاتھ کی پانچوں انگلیاں مل کر ایک مکا بنتی ہیں اسی طرح مسلمان بھی اپنے دشمن کے خلاف سب مل کر ایک ہو جائیں۔

[۱۱۹] اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

موت ہر مسلمان کے لیے کفارہ ہے

[۱۷۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّوذْبَارِيُّ ، حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُوسَى بْنِ صَالِحِ بْنِ شَيْخِ بْنِ عَمِيرَةَ الْأَسَدِيُّ ، ثنا مُفَرِّجُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَوْصِلِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ،

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت ہر مسلمان کے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: تاریخ مدینۃ السلام: ۸/ ۲۰۵۔ الموضوعات: ۲/ ۳۹۴۔

مفرج بن شجاع موصلی مجہول ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ٤٦٨٥ .

[۱۷۲] أنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ أَحْمَدَ الْمُقْرِئُ ، أنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الضِّرَابُ ، نا أَحْمَدُ بْنُ

مَـرْوَانَ الْمَالِكِيُّ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا مُفَرِّجُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا عَاصِمٌ،

عَـنْ أَنَـسٍ، قَـالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور (پھر) انہوں نے (یہ حدیث) بیان کی۔

تحقیق وتخریج: ایضًا .

[۱۷۳] أنـا هِبَةُ الـلّٰـهِ بْـنُ إِبْـرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا يُوسُفُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَـمْرٍو الْعُقَيْلِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، نا النَّضْرُ بْنُ جَمِيلٍ، نا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَاصِمٍ،

عَـنْ أَنَـسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**الْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِلْمُؤْمِنِ**))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت مومن کے لیے کفارہ ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: شعب الايمان: ٩٤١٩۔ الموضوعات: ٢/ ٣٩٤۔ نضر بن جمیل مجہول ہے۔

[۱۲۰] طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے

[١٧٤] أَخْبَـرَنَـا أَبُـو مُسْلِمٍ مُـحَـمَّـدُ بْـنُ أَحْـمَـدَ بْـنِ عَـلِيٍّ الْكَاتِبُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ،

عَـنْ أَبِـي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ**))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: شعب الايمان: ١٥٤٧۔ عطیہ عوفی ضعیف ومدلس ہے۔

[١٧٥] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَبْدُ الـرَّحْمَنِ -هُوَ ابْنُ خَلَفِ بْنِ الْحُصَيْنِ الضَّبِّيُّ ابْنُ بِنْتِ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُعْرَفُ بِأَبِي رُوَيْقٍ- قَالَ: ثنا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثنا الْمُثَنَّى بْنُ دِينَارٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: الضعفاء للعقیلی: ٤/ ١٣٩١ ۔ مثنی بن دینار کی سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث محل نظر ہے۔ فائدہ: ہمارے شیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس (طلب العلم والی) حدیث کے پچاس کے قریب طرق ہیں اور وہ سب کے سب ضعیف ہیں۔ تعلیقات علی المشکاۃ: ١/ ١٠٩ .

[۱۲۱] كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ

ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون عزت وآبرو اور مال حرام ہے

[١٧٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ التُّجِيبِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْقَعْنَبِيُّ، ثنا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كَوْثَرٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون، عزت وآبرو اور مال حرام ہے۔''

تحقیق و تخریج: مسلم: ٢٥٦٤ ۔ ابن ماجه: ٣٩٣٣ .

تشریح: دیکھئے حدیث نمبر ۱۳۲۔

[۱۲۲] حُرْمَةُ مَالِ الْمُسْلِمِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ

مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت جیسی ہے

[١٧٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذَ إِمْلَاءً سَنَةَ ثَمَانٍ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ الْكُوفِيُّ، ثنا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حُرْمَةُ مَالِ الْمُسْلِمِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت جیسی ہے۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف: حلیة الاولیاء: ٦/ ١٨٣۔ ابراہیم ہجری ضعیف ہے۔

[١٧٨] أنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، أنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْقَاضِي، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، أنا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حُرْمَةُ مَالِ الْمُسْلِمِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت جیسی ہے۔''

تحقیق و تخریج ایضًا.

[١٢٣] الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جو اللہ نے اس پر حرام کی ہیں

[١٧٩] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّفَدِيُّ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جو اللہ نے اس پر حرام کی ہیں۔''

تحقیق و تخریج صحیح: دیکھئے حدیث نمبر ١٦٦۔

[١٨٠] وأنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، أنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، نا آدَمُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

وَقَالَ فِيهِ: ((وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ))

دوسری روایت میں ہے: ''مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

اور اسے مسلم نے بھی قعنبی کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

تحقيق وتخريج: صحيح: دیکھئے حدیث نمبر ۱۶۶۔

[۱۸۱] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ السَّمَرْقَنْدِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَصَمُّ ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ،

عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَمْرٍو: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ))

شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا: مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، تو انہوں نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔“

تحقيق وتخريج: صحيح: دیکھئے حدیث نمبر ۱۶۶۔

[۱۸۲] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ ، ثنا الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ ، ثنا حَمَّادٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، وَحُمَيْدٍ ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوءَ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں رہیں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائی کو چھوڑ دے اور اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کی ایذا رسانیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔“

تحقيق وتخريج: صحيح: دیکھئے حدیث نمبر ۱۳۰۔

[۱۲۴] الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

مجاہد وہ ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے

[۱۸۳] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجِيزِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أبنا أَبُو عَمْرٍو زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ الْقُرَشِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ ، ثنا عَمِّي ، ثنا أَبُو هَانِي ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ ،

أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَذَكَرَ الْخُطْبَةَ وَفِيهَا: ((وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا اور (پھر) انہوں نے آپ کے خطبہ کا ذکر کیا اور اس میں یہ بھی تھا: ''مجاہد وہ ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔''

تحقیق و تخریج صحیح: دیکھئے حدیث نمبر ۱۳۱۔

[۱۸٤] أنا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، أنا أَبُو يَزِيدَ الْقَرَاطِيسِيُّ، نا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ، قَالَ:

سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي اللّٰهِ))

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ (کی اطاعت) میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔''

تحقیق و تخریج ایضا.

[۱۲۵] الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى

عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد (والی زندگی) کے لیے تیاری کرے، اور بے وقوف وہ ہے جو خود کو خواہشات کے پیچھے لگا لے اور (پھر بھی) اللہ تعالیٰ سے امید رکھے

[۱۸۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذَ بْنِ مِهْرَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ (ح)- وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ بِبَغْدَادَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَا: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ،

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ

وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى))

کرے اور موت کے بعد (والی زندگی) کے لیے تیاری کرے اور بے وقوف وہ ہے جو خود کو خواہشات کے پیچھے لگا لے اور (پھر بھی) اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ترمذی: ۲٤٥٩ـ ابن ماجه: ٤٢٦٠ـ احمد: ٤/ ١٢٤ـ ابوبکر بن ابی مریم ضعیف ہے۔

[۱۲۶] الْمَرْءُ كَثِيرٌ بِأَخِيهِ

انسان اپنے بھائی کے ساتھ قوت حاصل کر لیتا ہے

[١٨٦] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَرْءُ كَثِيرٌ بِأَخِيهِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان اپنے بھائی کے ساتھ قوت حاصل کر لیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدا: الكامل: ٤/ ٢٢٥ـ مسیب بن واضح ضعیف اور سلیمان بن عمرو کذاب ہے۔

[۱۲۷] الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ

انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے

[١٨٧] أَخْبَرَنَا لَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أبنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ، أبنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَبَحُّ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک یہ ضرور دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ابوداود: ٤٨٣٣ـ ترمذی: ٢٣٧٨ـ احمد: ٢/ ٣٠٣.

[١٨٨] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَلِيُّ

بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا أَبُو عُبَيْدٍ ، نا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

تشریح: اس حدیث مبارک میں بتایا گیا ہے کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا دوستی لگانے سے قبل یہ اچھی طرح دیکھ سوچ لیں کہ آپ کس سے دوستی لگا رہے ہیں۔ دین سے مراد ملت ومذہب اور سیرت واخلاق ہیں یعنی جو شخص کسی کو اپنا دلی دوست بناتا ہے تو عموماً وہ اسی کے رنگ میں رنگا جاتا ہے، اسی کے عقائد ونظریات اور اسی کی سیرت وکردار کو اختیار کر لیتا ہے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ دوستی لگانے سے قبل اچھی طرح دیکھ لو کہ کس سے دوستی لگا رہے ہو۔ بڑی مشہور کہاوت ہے: صحبت صالح ترا صالح کنند۔صحبت طالح ترا طالح کند۔ اچھے انسان کی صحبت تجھے اچھا اور برے کی صحبت تجھے برا بنا دے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی خوبصورت مثال کے ذریعے اس بات کو واضح فرمایا ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''اچھی اور بری صحبت کی مثال عطر فروش اور لوہے کی بھٹی جلانے والے کی طرح ہے۔ عطر فروش یا خود تجھے کچھ دے دے گا یا تو اس سے (عطر) خرید لے گا یا پھر کم از کم تجھے اس سے خوشبو آتی رہے گی اور جو لوہے کی بھٹی جلانے والا ہے اس کے پاس بیٹھنے سے تیرے کپڑے جل جائیں گے یا کم از کم تجھے بدبو اور دھواں ضرور آئے گا۔'' (بخاری: ۵۵۳۴) پتا چلا کہ دوست اچھا ہو تو خیر ہی خیر ہے اور اگر برا ہو تو شر ہی شر ہے لہٰذا دوست اسے بنانا چاہیے جو نیک ہو، جس کا دین کفر وشرک اور ہر طرح کی بدعات وخرافات سے پاک ہو۔ کافر اور بدعتی وفاسق فاجر کو کبھی بھی اپنا دلی دوست نہ بنائیں۔ پنجابی کا شعر ہے:

نیکاں دے لڑ لگیاں میرے جھولی پُھل پئے
بد نیکاں دے لڑ لگیاں میرے اگلے وِی ڈُھل گئے

''نیک لوگوں سے دوستی لگائی تو مجھے پھول ملے اور بروں کو دوست بنایا تو نئے پھول تو کیا ملنے تھے پہلے جو تھے وہ بھی گر گئے۔''

[۱۲۸] الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

[۱۸۹] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثْرَوَيْهِ ، قَالَ: أبنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي ، ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ ، أنا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ ،

يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)) وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ إِسْحَاقُ: أنا ، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔''
اسے مسلم بن حجاج نے عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم سے روایت کیا ہے، اسحاق نے کہا: اخبرنا اور عثمان نے کہا: حدثنا جریر۔ (آگے جریر نے) اعمش سے ان کی سند کے ساتھ اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

تحقیق و تخریج: بخاري: ٦١٦٨ـ مسلم: ٢٦٤٠ .

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جو انسان دنیا میں کسی سے اس درجہ تعلق رکھتا ہو کہ اس کی محبت دوسری تمام چیزوں کی محبت پر غالب ہو تو وہ قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اسے دنیا میں محبت تھی۔ اس حدیث کے پس منظر میں دو روایات ہیں:

ا:...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے میل نہیں ہو سکا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔'' (بخاری: ۶۱۶۹)

۲:...... سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' کہنے لگا: میں نے اس کے لیے بہت ساری نمازیں، روزے اور صدقے تو نہیں کیے البتہ میں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے۔'' (بخاری: ۶۱۷۱) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد اس بات سے زیادہ کسی اور چیز سے خوش ہوتے نہیں دیکھا اور فرماتے ہیں: میں اللہ اور اس کے رسول اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ انہیں کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں ان (کے عملوں) جیسے عمل تو نہیں کر سکا۔'' (مسلم: ۲۶۳۹)

ہم بھی اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمارے اندر اپنی، اپنے رسول، جملہ صحابہ کرام اور اولیاء اللہ کی محبت پیدا فرمائے اور انہی کے ساتھ ہمارا حشر فرمائے۔ آمین

[۱۲۹] كَرَمُ الْمَرْءِ دِينُهُ، وَمُرُوءَتُهُ عَقْلُهُ، وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ

انسان کی عزت اس کا دین ہے، اس کی مروت اس کی عقل ہے، اور اس کا حسب ونسب اس کا اخلاق ہے

[١٩٠] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ

الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ بِمَكَّةَ ، ثنا مُسَدَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الْقَلُوسِيُّ ، ثنا أَبِي ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَرَمُ الْمَرْءِ دِينُهُ، وَمُرُوءَتُهُ عَقْلُهُ، وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کی عزت اس کا دین ہے، اس کی مروت اس کی عقل ہے، اور اس کا حسب ونسب اس کا اخلاق ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: احمد: ۲/ ۳۶۵۔ ابن حبان: ۴۸۳۔ حاکم: ۱/ ۱۲۳۔

مسلم بن خالد جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[۱۳۰] مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

انسان کا فضول کاموں کو چھوڑ دینا اس کے اسلام کے اچھا ہونے کی دلیل ہے

[۱۹۱] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ ، أبنا ابْنُ شَهْرَيَارَ ، وَابْنُ رِيذَةَ قَالَا: ثنا الطَّبَرَانِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمِصِّيصِيُّ أَبُو بَكْرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ مَرْوَانَ الْفِلَسْطِينِيُّ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ،

عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ))

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کا فضول کاموں کو چھوڑ دینا اس کے اسلام کے اچھا ہونے کی دلیل ہے۔''

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ . وَلَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَةَ ، وَلَا يُرْوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، وَلِابْنِ الزِّنَادِ ابْنٌ آخَرُ ، يُكْنَى بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَمْ يُسَمَّ ، رَوَى عَنْهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

امام طبرانی نے کہا: محمد بن کثیر بن مروان اس روایت کو ابن ابی الزناد سے بیان کرنے میں منفرد ہے، اور ہم نے اسے محمد بن عبدہ ہی سے نقل کیا ہے، اور زید بن ثابت کی روایت صرف اسی سند کے ساتھ مروی ہے، اور ابن ابی الزناد کا ایک دوسرا بیٹا بھی ہے جس کی کنیت ابوالقاسم ہے اور اس کا نام نہیں لیا گیا، اس سے احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الصغیر: ۸۸۴۔ محمد بن کثیر بن مروان ضعیف ہے۔

[۱۹۲] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ السَّمَرْقَنْدِيُّ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَصَمُّ ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدَ ، ثنا أَبِي قَالَ: ثنا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کا فضول کاموں کو چھوڑ دینا اس کے اسلام کے اچھا ہونے کی دلیل ہے۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: ابن ماجہ: ۳۹۷۶۔ ترمذی: ۲۳۱۷۔ قرہ بن عبدالرحمٰن جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[۱۹۳] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، ثنا يُونُسُ وَمَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ))

علی بن حسین سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کا فضول کاموں کو چھوڑ دینا اس کے اسلام کے اچھا ہونے کی دلیل ہے۔''

تحقیق و تخریج مرسل: الموطا: ۱۶۷۲۔ اسے علی بن حسین تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

[۱۹۴] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ ، أبنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثِ بْنِ بَحْرٍ أَبُو بَحْرٍ ، ثنا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ السَّدُوسِيُّ ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ))

علی بن حسین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کا فضول کاموں کو چھوڑ دینا اس کے اسلام کے اچھا ہونے کی دلیل ہے۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: احمد: ۱/ ۲۰۱۔ المعجم الکبیر: ۲۸۸۶۔ عبیداللہ بن عمر، قزعہ بن سوید ضعیف ہیں۔

[۱۳۱] النَّاسُ كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ

لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح (برابر) ہیں

[۱۹۵] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، أبنا الْقَاضِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَذَنِيُّ ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُودٍ ، ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((النَّاسُ كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح (برابر) ہیں۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جداً: الكامل لابن عدى: ٤/ ٢٢٥۔ امثال الحديث لابى الشيخ: ١٤٣۔ مسیب بن واضح اور سلیمان بن عمرو نخعی کذاب ہیں۔

[١٣٢] النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح (مختلف) کانیں ہیں

[١٩٦] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُنِيرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بِهْزَاذَ السَّيْرَافِيُّ، ثنا أَبُو الْجَعْدِ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَخِيَارِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح (مختلف) کانیں ہیں، ان میں سے دور جاہلیت کے بہتر لوگ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ انہیں دین کی سمجھ بوجھ ہو۔“

تحقیق و تخریج: بخاری: ٣٤٩٦۔ مسلم: ٢٦٣٨.

تشریح: اس حدیث مبارک میں لوگوں کو سونے اور چاندی کی کانوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح کانیں مختلف ہوتی ہیں، کسی میں سے صاف ستھری، اعلیٰ اور قیمتی چیزیں نکلتی ہیں اور کسی میں سے گھٹیا اور ردی، یہی حال انسانوں کا ہے انسانوں میں بھی اچھے برے ہر طرح کے لوگ ہیں، بعض اپنی سیرت و کردار کی بناء پر بڑے ہی باعظمت اور باشوکت ہوتے ہیں، بعض ان سے ذرا کم درجے کے ہیں اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی سیرت و کردار کے حوالے سے انتہائی گھٹیا، نکمے اور بے وقعت ہیں۔

دور جاہلیت کے اچھے لوگ اسلام لانے کے بعد اگر دین کے تقاضوں کو سمجھ لیں تو وہ اپنی عظمت اور شان و شوکت کے اعلیٰ درجے کو پا سکتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے سونا چاندی جب تک کسی کان میں پڑے رہتے ہیں تو مٹی میں پڑے رہنے کی وجہ سے اپنی اصلی حالت میں نہیں ہوتے مگر جب انہیں نکال لیا جاتا ہے اور بھٹی میں ڈال کر تپایا جاتا ہے تو نہ صرف وہ اپنی اصلی حالت میں آ جاتے ہیں بلکہ ان کی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو پہلے کفر وضلالت کی تاریکیوں میں ڈوبے رہنے کی وجہ سے وہ بزرگی اور شان و شوکت نہ حاصل کر سکے جو ان کی ہونی چاہیے تھی مگر جونہی وہ ان اندھیروں سے نکل کر اسلام کی روشنی میں آئے اور اسلام ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا تو

عزت و بزرگی اور شان و شوکت کی انتہائی بلندیوں کو جا پہنچے۔

[۱۳۳] النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً

لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے سواری کے لائق تجھے ایک بھی نہ ملے

[۱۹۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے سواری کے لائق تجھے ایک بھی نہ ملے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: ابن ماجه: ۳۹۹۰۔ المعجم الاوسط: ۳۳۲۷.

[۱۹۸] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے آدمی کو سواری کے لائق ایک بھی نہیں ملتا۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ٦٤٩٨۔ مسلم: ٢٥٤٧۔ ترمذی: ٢٨٧٨.

تشریح اس حدیث مبارک میں لوگوں کی اکثریت کا حال بیان ہوا ہے کہ اکثریت عمدہ خصال اور کامل اوصاف سے محروم ہے، جیسے اونٹوں میں اچھا اونٹ جو سواری کیے جانے کی صلاحیت رکھتا ہو اور جو آسانی سے اپنے سوار کو اپنی پشت پر سوار کرلے اور اس کے حکم پر چلے، بہت کم ملتا ہے، ایسے ہی عمدہ خصال اور کامل اوصاف والے لوگ بہت کم ملتے ہیں۔ اکثریت خیانت باز، دھوکہ دینے والے، بے وفا، دین سے دور اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کی ہے، امانت دار، باوفا اور دین پر چلنے والے بہت کم ہیں۔ اگر ہم مجموعی لحاظ سے دیکھیں تو بھی یہی نظر آتا ہے کہ زمین پر ہمیشہ اکثریت برے اور ناپسندیدہ لوگوں ہی کی رہی ہے، اور اگر بات صرف امت محمدیہ کی ہو تو مراد قرون ثلاثہ کے بعد والے لوگ ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے بعد آئے۔ قرون ثلاثہ میں اچھے لوگ زیادہ اور برے بہت کم تھے، مگر بعد میں معاملہ بالکل برعکس ہوگیا کہ بروں کی اکثریت اور اچھوں کی اقلیت رہی ہے، آج بھی یہی صورت حال ہے کہ مسلمان ہر جگہ بکثرت موجود ہیں مگر حقیقی مسلمان بہت ہی کم نظر آئیں گے۔ ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائی تھیں۔ ان دونوں میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی (کہ وہ واقع ہوگئی ہے) اور دوسری (کے واقع ہونے) کا مجھے انتظار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امانت (دیانت داری کی صفت) لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری۔'' اور قرآن نازل ہوا، ہم نے قرآن بھی سیکھا اور سنت بھی سیکھی (چنانچہ یہ خوبی مزید پختہ ہوگئی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے اٹھ جانے کے بارے میں بیان کیا اور فرمایا: ''آدمی ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی، اس کا ایک نشان رہ جائے گا، جیسے ایک نقطے کا نشان۔ پھر وہ سوئے گا تو (باقی ماندہ) امانت بھی اس کے دل سے اٹھ جائے گی، تو اس کا اثر ایک آبلے کی طرح رہ جائے گا، جیسے تیرے پاؤں پر انگارہ گر پڑے اور وہ پھول جائے۔ تجھے وہ ابھرا ہوا نظر آتا ہے حالانکہ اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔'' (یہ کہتے ہوئے) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مٹھی بھر کنکریاں لے کر اپنی پنڈلی پر گرائیں۔

آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''پھر لوگ ایک دوسرے سے لین دین کیا کریں گے اور کوئی بھی امانت ادا نہیں کرے گا حتیٰ کہ کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک دیانت دار آدمی بھی ہے اور حتیٰ کہ ایک آدمی کے بارے میں کہا جائے گا: وہ کتنا عقل مند ہے! کتنا باہمت ہے! کتنا سمجھ دار ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی کے ایک دانے جتنا بھی ایمان نہیں ہوگا۔'' اور (حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا): مجھ پر ایک وقت وہ تھا کہ مجھے کسی سے لین دین کرنے میں کوئی پروا نہیں ہوتی تھی۔ (مجھے یقین ہوتا تھا کہ) اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا ایمان اسے میرے پاس (میرا حق ادا کرنے کے لیے) واپس لے آئے گا، اور اگر وہ یہودی یا عیسائی ہے تو اس کا عامل (ذمہ دار) اسے میرے پاس لے آئے گا۔ لیکن آج تو (یہ حالت ہے کہ) میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔ (بخاری: ۶۴۹۷، ابن ماجہ: ۴۰۵۳)

[۱۳۴] اَلْغِنَى الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ

غنا یہ ہے کہ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامید رہنا

[۱۹۹] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ الصَّفَّارُ، قَالَ: أبنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ يُوسُفَ الْجُعْفِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ الْعِجْلِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْغِنَى الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ، وَمَنْ مَشَى مِنكُمْ إِلَى طَمَعٍ فَلْيَمْشِ رُوَيْدًا))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(بندے کی) غنا یہ ہے کہ جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے وہ ناامید رہے اور تم میں سے جو شخص کسی لالچ کی طرف چلے تو اسے چاہیے کہ آہستہ چلے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدا: المعجم الكبير: ۱۰۲۳۹۔ ابراہیم بن زیادہ متروک ہے۔

[۱۳۵] رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيمَانِ التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ

ایمان کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے محبت کرنا ہے

[۲۰۰] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُودٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ عَمْرٍو السَّعْدِيُّ ثُمَّ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيمَانِ التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے محبت کرنا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: بزار: ۷۸۵۱۔ شعب الايمان: ۸۶۳۷۔ علی بن زید بن جدعان اور عبید بن عمرو ضعیف ہیں۔

[۱۳۶] كُلُّ امْرِئٍ حَسِيبُ نَفْسِهِ

ہر انسان اپنے نفس کا خود محاسب ہے

[۲۰۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ فِرَاسٍ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوفُ بِبُكَيْرٍ، ثنا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، ثنا حَجَّاجٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ امْرِئٍ حَسِيبُ نَفْسِهِ، لِيَشْرَبْ كُلُّ قَوْمٍ فِيمَا بَدَا لَهُمْ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عبد قیس کا وفد آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر انسان اپنے نفس کا خود محاسب ہے اور ہر قوم ان (برتنوں) میں پیئے جو انہیں مناسب لگیں۔''

تحقیق وتخریج: حسن: احمد: ۲/ ۳۲۷.

تشریح: عبد قیس ایک قبیلے کا نام ہے جو بحرین کے گردونواح میں آباد تھا، ان لوگوں نے اسلام قبول کیا تو اپنا ایک وفد بارگاہ رسالت میں بھیجا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان اور مشروبات کے بارے میں سوال کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیے اور انہیں نصیحتیں فرمائیں جن میں سے ایک نصیحت یہ تھی کہ ہر انسان اپنے نفس کا خود محاسب ہے یعنی ہر انسان کو خود اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کس طرف جا رہا ہے۔

اور آپ نے فرمایا کہ ''ہر قوم ان برتنوں میں پیئے جو انہیں مناسب لگیں۔'' جب آپ نے اس وفد کو بعض مخصوص

برتنوں میں کھانے پینے سے روکا تو ان میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ ہمارے پاس ان کے علاوہ اور برتن نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں پی لو جو تمہیں مناسب لگیں لیکن اگر خراب ہوں تو چھوڑ دو۔'' (احمد: ۲/ ۲۵۵) مطلب یہ ہے کہ جب برتن پاک وصاف ہوں تو پھر جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو سوائے ان برتوں کے جن میں کھانے پینے سے شریعت نے ہمیشہ کے لیے روک دیا ہے جیسے سونے چاندی کے برتن ہیں۔

[۱۳۷] كُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ

ہر آنے والی چیز نزدیک ہے

[۲۰۲] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْحَنَفِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزْدَادَ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: تَلَقَّفْتُ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيهَا: ((كُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ))

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ خطبہ رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سن کر حاصل کیا ہے اور اس میں یہ بھی تھا: ''ہر آنے والی چیز نزدیک ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۵۵۔

[۱۳۸] كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ

ہر آنکھ زانیہ ہے

[۲۰۳] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ صِلَةُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ مَاسِيِّ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، ثنا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، ثنا الْأَنْصَارِيُّ -هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ- ثنا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

ثنا الْأَشْعَرِيُّ -وَهُوَ أَبُو مُوسَى- أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ))

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر آنکھ زانیہ ہے۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ترمذی: ۲۷۸۶۔ احمد: ٤/ ٣٩٤.

تشریح: اس حدیث مبارک میں نظر کی حفاظت کرنے کی طرف اشارہ ہے، ہر آنکھ زانیہ ہے یعنی ہر وہ آنکھ جو کسی غیر محرم کی طرف شہوت سے دیکھے کیونکہ آنکھ انسان کے دل کا دروازہ ہے اور تمام شہوانی فتنوں کا آغاز عموماً

آنکھ ہی سے ہوتا ہے۔ پہلے نظر ملتی ہے، پھر مسکراہٹ، پھر سلام، پھر گفتگو، پھر وعدہ اور پھر بات ملاقات تک جا پہنچتی ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو حکم دیا ہے: ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ٥ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾ (النور: ٣٠۔ ٣١) ''مسلمان مردوں سے فرما دیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے وہ جو کچھ کرتے ہیں بلاشبہ اللہ اس سے باخبر ہے۔ اور مومن عورتوں سے فرما دیں کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔''

[١٣٩] كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ

ہر چیز تقدیر سے ہے حتیٰ کہ عاجزی اور عقل مندی بھی

[٢٠٤] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْأَدْفُوِيُّ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ السِّيُوطِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذَ بْنِ مِهْرَانَ السَّيْرَافِيُّ الْفَارِسِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي (ح) وَأَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مَطَرٍ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَرُوفٍ، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ تُرَابُ بْنُ عُمَرَ الْكَاتِبُ، أبنا الْمُؤَمَّلُ بْنُ يَحْيَى، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أبنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالُوا: ثنا مَالِكٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ)) أَوِ ((الْكَيْسُ وَالْعَجْزِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر چیز تقدیر سے ہے حتیٰ کہ عاجزی اور عقل مندی بھی (تقدیر سے ہے)۔''

تحقیق و تخریج: مسلم: ٢٦٥٥۔ الموطا: ١٦٦٣.

تشریح: ١:......تقدیر برحق ہے۔

٢:...... ہر چیز اپنے وجود سے پہلے اپنے خالق اللہ تعالیٰ کے علم ومشیت میں ہے۔

٣:...... ہر مخلوق کو وہی چیز حاصل ہوتی ہے جو اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے۔

٤:......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی تقدیر کا منکر نہیں تھا۔

۵:...... عاجزی سے مراد دنیاوی عاجزی یا بقولِ بعض: نافرمانی ہے اور دانائی سے مراد دنیاوی دانائی یا اللہ ورسول کی اطاعت ہے۔ واللہ اعلم

۶:......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: العجز والكيس بقدر ، ”عاجزی اور دانائی تقدیر سے ہے۔“
(کتاب القدر للامام جعفر بن محمد الفریابی: ۳۰۴ وسندہ صحیح)

۷:......امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ تقدیر کے منکر کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔ (دیکھئے کتاب السنۃ للخلال: ۹۴۸ وسندہ صحیح)

۸:......مولانا محمد یحییٰ گوندلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”تقدیر پر ایمان لانا فرضِ عین ہے، اس کا منکر بدعتی بلکہ بعض صورتوں میں دائرہ اسلام سے بھی خارج ہو جاتا ہے کیونکہ شریعت نے تقدیر پر ایمان کو فرض قرار دیا ہے۔ تو اس کے انکار کا مطلب شریعت کے اس پہلو کا انکار ہے۔

معنی قدر: تقدیر کا معنی کسی چیز کی حد بندی ہے، شرعی اصطلاح میں اس کا یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اس کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے ہی ام الکتاب لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا۔ اس کا علم چیز کے وجود میں آنے سے پہلے کا ہے، کوئی چیز بھی اپنے وجود میں آنے سے پہلے اور بعد اس کے علم سے باہر نہیں، اس نے ہی پوری کائنات میں ہر ایک امر کو اس کے حدود اصول میں وضع کیا ہے، کوئی ایسا امر نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے خلق اور پیدائش سے پہلے ضبط اور لکھ نہ دیا ہو۔“ (عقیدہ اہلحدیث: ص ۳۲۳)۔ الاتحاف الباسم، ص ۲۸۰۔

[۱۴۰] كُلُّ صَاحِبِ عِلْمٍ غَرْثَانُ إِلَى عِلْمٍ

ہر صاحب علم، علم کا بھوکا ہے

[۲۰۵] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمَيَانَجِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ، ثنا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ ، عَنْ شِبْلِ بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ،

عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَدِيثٍ: ((وَكُلُّ صَاحِبِ عِلْمٍ غَرْثَانُ إِلَى عِلْمٍ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: ”اور ہر صاحب علم علم کا بھوکا ہے۔“

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف جدًا: ابو یعلی: ۲۱۸۳۔ مسعدہ بن یسع سخت ضعیف ہے۔

[۱۴۱] لِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّينِ الْفِقْهُ

ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے

[٢٠٦] أَخْبَرَنَا أَبُو ذَرٍّ عَبْدُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَرَوِيُّ إِجَازَةً، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السِّيُوطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أبنا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِي دِينٍ، وَلَفَقِيهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ، وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّينِ الْفِقْهُ)) فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَإِنْ أَجْلِسَ سَاعَةً فَأَفْقَهَ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ اللَّيْلَةَ إِلَى الْغَدَاةِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین میں فقہ (سمجھ داری) سے افضل اللہ کی کوئی عبادت نہیں کی گئی اور بے شک ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے اور ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اگر میں فقہ حاصل کرنے کے لیے ایک گھڑی بیٹھوں تو مجھے یہ رات سے لے کر صبح تک (پوری رات) عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف جدا:** دار قطنی: ۳/ ۷۹۔ یزید بن عیاض کذاب ہے۔

[٢٠٧] وَأَخْبَرَنَا ذُو النُّونِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْإِخْمِيمِيُّ، ثنا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَرَوِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ بِسَمَرْقَنْدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَوْتِي، أبنا أَبُو عَمْرٍو الْأُمَوِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ قِوَامٌ وَقِوَامُ الدِّينِ الْفِقْهُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** ابوالفضل احمد بن عمران اور ذوالنون کی توثیق نہیں ملی نیز اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۱۴۲] كُلُّ مُشْكِلٍ حَرَامٌ، وَلَيْسَ فِي الدِّينِ إِشْكَالٌ

تشویش میں ڈالنے والی ہر چیز حرام ہے اور دین میں کوئی بھی تشویشناک امر نہیں

[۲۰۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ مُشْكِلٍ حَرَامٌ، وَلَيْسَ فِي الدِّينِ إِشْكَالٌ))

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تشویش میں ڈالنے والی ہر چیز حرام ہے اور دین میں کوئی بھی تشویشناک امر نہیں۔''

تحقیق و تخریج موضوع: ابن الاعرابی: ۱۸۴۷۔ المعجم الکبیر: ۱۲۵۹۔ حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کذاب ہے۔

[۱۴۳] كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے

[۲۰۹] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذَ بْنِ مِهْرَانَ الْفَارِسِيُّ، ثنا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور تم میں سے ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ۸۹۳۔ مسلم: ۱۸۲۹۔ ابوداود: ۲۹۲۸۔ ترمذی: ۱۷۰۵۔

تشریح اس حدیث مبارک میں ذمہ داری اور نگہبانی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ذمہ داری اور نگہبانی ایک ایسا فریضہ ہے جو کسی بھی انسان کو معاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو کسی نہ کسی کا ذمہ دار بنایا ہے اور وہ اللہ کے ہاں اپنی اس ذمہ داری کے بارے میں جواب دہ ہے، چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ امام ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا اور مرد اپنے گھر کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے بھی اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا اور خادم اپنے مالک کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے بھی اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' (بخاری: ۸۹۳) تو ہر شخص کسی نہ کسی لحاظ سے ذمہ دار ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے لہٰذا ہر شخص اپنی ذمہ داری سے آگاہ رہے اور اپنے اندر یہ احساس پیدا

کرے کہ مجھ سے بارگاہ الٰہی میں میری ذمہ داری کے متعلق پوچھا جانا ہے۔

[۱۴۴] لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ

قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے اس کی عہد شکنی کے مطابق جھنڈا ہوگا

[۲۱۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے اس کی عہد شکنی کے مطابق جھنڈا ہوگا۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۳۱۸۶۔ مسلم: ۱۷۳۶۔ ۱۷۳۸ من حدیث ابی سعید.

[۲۱۱] وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّمَشْقِيُّ، أبنا الْقَاضِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ، ثنا أَبُو مُوسَى الزَّمِنُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے اسے پہچان لیا جائے گا۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ))

اور اسے مسلم نے بھی اپنی سند سے روایت کیا ہے فرمایا: ''قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے اس کی عہد شکنی کے مطابق جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے اسے پہچان لیا جائے گا۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا، نوٹ: مسلم میں بقدر غدرته کے الفاظ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہیں۔

تشریح: اس حدیث مبارک میں عہد شکنی کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے کہ قیامت کے دن عہد شکن کے لیے اس کی عہد شکنی کے مطابق ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا تاکہ لوگ اس جھنڈے کو دیکھ کر اس کے گناہ کو پہچان لیں۔ ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔'' (مسلم: ۱۷۳۶) دوسری روایت میں ہے کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔'' (مسلم: ۱۷۳۸) عربوں میں دستور تھا کہ جو شخص عہد شکنی کرتا تو وہ لوگ اپنے میلوں ٹھیلوں اور اجتماعات میں اس کے

سامنے ایک جھنڈا کھڑا کر دیتے تھے تاکہ لوگوں میں اس کی رسوائی ہو اور انہیں پتا چلے کہ یہ عہد شکن ہے اور وہ اس سے ہوشیار رہیں۔ نبی کریم ﷺ نے بھی عربوں کے حسب دستور یہ بات ارشاد فرمائی اور بتایا کہ عہد شکنی کوئی معمولی جرم نہیں، قیامت کے دن بھی عہد شکن کے ساتھ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر معاملہ ہوگا اور اہل حشر میں اس کی رسوائی ہوگی۔

[۱۴۵] أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ

قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلے ہوں گے

[۲۱۲] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا شُعْبَةُ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ الصُّوفِيُّ الْقَزْوِينِيُّ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْفِهْرِيُّ، ثنا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ (ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ عُثْمَانُ بْنُ الْمُنْتَابِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ ـهُوَ ابْنُ الْحَسَنِـ أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلے ہوں گے۔''

تحقیق و تخریج: بخاري: ٦٥٣٣۔ مسلم: ١٦٧٨۔ ترمذي: ١٣٩٧۔ ابن ماجه: ٢٦١٥.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن حقوق العباد میں سے جس چیز کا سب سے پہلے فیصلہ ہوگا وہ انسان کے خون کا فیصلہ ہوگا اور حقوق اللہ میں سے جس چیز کے بارے میں سب سے پہلے سوال ہوگا وہ نماز ہے۔ اس سے پتا چلا کہ انسانی جان اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی اہم ہے کیونکہ ابتداءً عموماً اسی چیز سے کی جاتی ہے جو بہت زیادہ اہم ہو تو انسانی جان بھی چونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت اہم ہے اس لیے قیامت کے دن سب سے پہلے اسی کے بارے میں فیصلہ ہوگا اور جس نے کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا وہ اپنے جرم کی سزا بھگتے گا۔ اس گناہ کی سنگینی کے لیے درج ذیل احادیث پر غور کریں:

۱:......مومن اپنے دین میں بڑھتا رہتا ہے جب تک کہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔ (بخاری: ۶۸۶۲)

۲:......آپ ﷺ نے فرمایا: روز قیامت مقتول قاتل کو لے کر آئے گا اس (قاتل) کی پیشانی اور اس کا سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا اور کہے گا: رب جی! اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ حتیٰ کہ وہ اسے عرش کے قریب لے جائے گا۔'' (ترمذی: ۳۰۲۹ صحیح)

۳:......آپ ﷺ نے فرمایا: روز قیامت مقتول اپنے قاتل کو لے کر آئے گا اور کہے گا: (رب جی!) اس سے پوچھیں کہ اس نے مجھے قتل کیوں کیا؟ تو وہ کہے گا: میں نے اسے فلاں کی سلطنت/ فلاں کی مدد سے قتل کیا۔ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ظالم کی اعانت سے بچو۔'' (نسائی:۴۰۰۳ صحیح)

۴:......سعید بن میسّب نے کہا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے قتل کے بدلے میں پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا انہوں نے اسے دھوکے سے قتل کیا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کے قتل پر صنعاء کے تمام لوگ بھی مجتمع ہوتے تو میں (اس کے بدلے میں) سب کو قتل کر دیتا۔ (الموطا:۱۶۸۸، مشکاۃ المصابیح:۳۴۸۱ صحیح)

ان احادیث سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آ رہی ہے کہ انسانی جان کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا قدر و منزلت ہے کہ جس نے دنیا میں کسی جان کو ناحق قتل کیا اسے قیامت کے دن کتنی مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ (المآئدة: ۳۲) ''جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں فساد پھیلایا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو شخص کسی کی جان بچائے اس نے گویا تمام لوگوں کی جان بچائی۔''

گویا ایک انسان کو ناحق قتل کرنا ایسے ہی ہے جیسے پوری انسانیت کو قتل کرنا ہے اور پھر اگر یہ جان مومن کی ہو تو اس گناہ کی سنگینی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ سورۃ النساء میں ہے: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (النسآء: ۹۳) ''اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب ہے اور اس پر اس نے لعنت کی ہے اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں پوری دنیا کا تباہ و برباد ہو جانا ایک مسلمان آدمی کے قتل کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے۔'' (ترمذی:۱۳۹۵ حسن)

آپ ﷺ نے فرمایا: امید ہے کہ اللہ ہر گناہ معاف فرما دے گا بجز اس شخص کے جو حالت شرک میں فوت ہو اور جس نے عمداً کسی مومن کو قتل کیا ہو۔'' (ابوداود:۴۲۷۰ صحیح)

[۱۴۶] أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الصَّلَاةُ

سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا

[۲۱۳] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَالِيقِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حُصَيْنٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هُودٍ الْوَاسِطِيُّ أَبُو إِبْرَاهِيمَ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الصَّلَاةُ، وَأَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اور لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** نسائی: ۳۹۹۶۔ المعجم الکبیر: ۱۰۴۲۵۔ شریک مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: ٭ سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا پوچھا جائے گا اگر اس نے اس (فریضے) کو پورا کیا ہوگا تو اس کی باقی (نمازوں) کو اضافی (نفل) لکھا جائے گا اور اگر اس کی نماز پوری پائی گئی تو وہ پوری لکھی جائے گی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: ''میرے بندے کے نوافل دیکھو اور ان کے ساتھ اس کے فرائض کی کمی کو پورا کر دو، پھر زکوٰۃ کا حساب ہوگا اسی طرح دوسرے اعمال کا حساب ہوگا۔'' (دارمی: ۱۳۵۵، ابن ماجہ: ۱۴۲۶ صحیح)

٭ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خونوں کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔'' (نسائی: ۳۹۹۷، صحیح)

[۱۴۷] أَوَّلُ مَا يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ

ترازو میں سب سے پہلے حسنِ خلق کو رکھا جائے گا

[۲۱۴] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ النَّحَّاسِ الْمُعَدِّلُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، أبنا شَرِيكٌ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ،

عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: قِيلَ لَهَا: سَمِعْتِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((أَوَّلُ مَا يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ))

میمون بن مہران سے مروی ہے کہ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''(قیامت کے دن) ترازو میں سب سے پہلے حسن خلق کو رکھا جائے گا۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** ابن ابی شیبۃ: ۲۵۸۴۶۔ عبد بن حمید: ۱۵۶۳۔ شریک نخعی مدلس کا عنعنہ ہے۔ اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ دیکھئے تاریخ دمشق: ۶۹/ ۱۱۴۔ السلسلۃ الضعیفۃ: ۳۳۵۲۔

فائدہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ترازو میں حسن خلق سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی۔'' (ابوداود: ۴۷۹۹، صحیح)

[۱۴۸] أَوَّلُ مَا يُرْفَعُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْحَيَاءُ وَالْأَمَانَةُ

اس امت سے سب سے پہلے حیاء اور امانت اٹھائی جائے گی

[۲۱۵] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، ثنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى غَازٍ بِالْجَدِيلَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوَّلُ مَا يُرْفَعُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْحَيَاءُ وَالْأَمَانَةُ))

داود بن ابی ہند کہتے ہیں کہ میرا جدیلہ مقام پر سے ایک غازی پر سے گزر ہوا، اس نے کہا: میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس امت سے سب سے پہلے حیاء اور امانت اٹھائی جائے گی۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: مكارم الاخلاق لابن ابی الدنیا: ۲٦٦ ۔ قزعہ بن سوید ضعیف اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والا غازی مجہول ہے۔

[۱۴۹] أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةُ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ الصَّلَاةُ

تم اپنے دین میں سے سب سے پہلے امانت گم پاؤ گے اور آخر میں نماز گم پاؤ گے

[۲۱٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا ثَوَابُ بْنُ حَجِيلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةُ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ الصَّلَاةُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے دین میں سے سب سے پہلے امانت گم پاؤ گے اور آخر میں نماز گم پاؤ گے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: ثواب بن حجیل کی توثیق نہیں ملی۔

[۲۱۷] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا نَصْرُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ التَّبُوذَكِيُّ، ثنا ثَوَابُ بْنُ حَجِيلٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةُ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ الصَّلَاةُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے دین میں سب سے پہلے امانت گم پاؤ گے اور آخر میں نماز گم پاؤ گے۔''

تحقیق و تخریج ایضًا۔

فائدہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے دین میں سب سے پہلے امانت گم پاؤ گے اور آخر میں نماز گم پاؤ گے اور عنقریب ایک قوم نماز پڑھے گی لیکن ان کا دین نہیں ہوگا اور بے شک یہ جو قرآن تمہارے اندر موجود ہے یہ بھی تم سے چھین لیا جائے گا۔ راوی کہتا ہے: میں نے کہا: اے عبداللہ! وہ کیسے؟ حالانکہ اسے تو اللہ نے ہمارے دلوں میں نقش کر دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس پر ایک رات گزرے گی کہ مصحف اٹھا لیا جائے گا اور جو تمہارے دلوں میں ہے وہ چھین لیا جائے گا۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَ لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا﴾ (بنی اسرائیل: ٨٦) ''اور اگر ہم چاہیں تو جو وحی آپ کی طرف ہم نے اتاری ہے سب سلب کرلیں پھر آپ کو اس کے لیے ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی میسر نہ آسکے۔'' (مصنف ابن ابی شیبة: ٣٨٧٤٠، وسنده صحيح)

[١٥٠] اَلْوُدُّ يُتَوَارَثُ، وَالْبُغْضُ يُتَوَارَثُ

محبت بھی ورثہ میں ملتی ہے اور نفرت بھی ورثہ میں ملتی ہے

[٢١٨] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ثنا أَبُو عَامِرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ،

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِرَجُلٍ، يُقَالُ لَهُ: عُفَيْرٌ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ؟، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اَلْوُدُّ يُتَوَارَثُ، وَالْبُغْضُ يُتَوَارَثُ))

محمد بن طلحہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا، جسے عفیر کہا جاتا تھا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فرماتے سنا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''محبت بھی ورثہ میں ملتی ہے اور نفرت بھی ورثہ میں ملتی ہے۔''

تحقیق و تخریج **اسناده ضعيف**: المعجم الكبير: ٥١٧ جز ١٧۔ حاكم: ٤/ ١٧٦۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہے۔

[١٥١] حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ

کسی چیز کی محبت تجھے اندھا اور بہرا بنا دے گی

[٢١٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلْمَوَيْهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْعَبَّاسِ الشَّافِعِيُّ أَبُو بَكْرٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَبِي شُعَيْبٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيِّ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى الْبَابْلُتِّيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ

خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ))

سیدنا ابودردا رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(حد سے زیادہ) کسی چیز کی محبت تجھے اندھا اور بہرا بنا دے گی۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: ابوداود: ۵۱۳۰۔ احمد: ۵/ ۱۹۴۔ ابوبکر بن ابی مریم ضعیف ہے۔

فائدہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ (حد سے زیادہ) کسی چیز کی محبت تجھے اندھا اور بہرا بنا دے گی۔ (شعب الایمان: ۴۰۸، وسندہ صحیح)

[۱۵۲] الْهَدِيَّةُ تَذْهَبُ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

ہدیہ سماعت اور بصارت لے جاتا ہے

[۲۲۰] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَنْمَاطِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَابِرٍ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا خَالِدٌ، ثنا الْفَضْلُ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْهَدِيَّةُ تَذْهَبُ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہدیہ سماعت اور بصارت لے جاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف جدًا: المعجم الکبیر: ۴۸۸، جز ۱۷۔ محمد بن محمد بن اشعث سخت مجروح، فضل بن مختار ضعیف اور ابان بن ابی عیاش کذاب ہے۔

[۱۵۳] الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ

گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر باندھ دی گئی ہے

[۲۲۱] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بَشِيرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو قَالَ: ثنا خَالِدُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر باندھ دی گئی ہے۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ۲۸۴۹۔ مسلم: ۱۸۷۱۔ ابن ماجہ: ۲۷۸۷۔ الموطا: ۱۰۱۶۔

[۲۲۲] وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ، أبنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ

الْمَرْوَزِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔''

تحقیق و تخریج بخاري: ٢٨٥١۔ مسلم: ١٨٧٤۔ نسائی: ٣٦٠١.

[٢٢٣] وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ السِّمْسَارِ أَيْضًا، أبنا أَبُو زَيْدٍ، ثنا الْفَرَبْرِيُّ، ثنا الْبُخَارِيُّ، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، قَالَ:

سَمِعْتُ عُرْوَةَ -يَعْنِي الْبَارِقِيَّ- قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

سیدنا عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر باندھ دی گئی ہے۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ٢٨٥٠۔ مسلم: ١٨٧٣۔ نسائی: ٣٦٠٤۔ ابن ماجہ: ٢٧٨٦.

تشریح: ان احادیث میں مجاہدین کے گھوڑوں کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے اور اس بات کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ہر وقت گھوڑے تیار رکھو۔ گھوڑوں کی پیشانی میں خیر و برکت باندھ دی گئی ہے، یہ استعارہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ گھوڑوں کو لازم پکڑنے میں ہی خیر و برکت ہے، انہیں ہر وقت اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے تیار رکھو۔ چنانچہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہمیشہ کے لیے قیامت تک خیر باندھ دی گئی ہے۔ پس جس نے انہیں اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے تیار کیا اور ثواب کی نیت سے ان پر خرچ کیا تو ان کا سیر ہونا، بھوکا رہنا، سیراب ہونا، پیاسا رہنا، ان کی لید اور ان کا پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں کامیابی کا باعث ہوگا۔'' (احمد: ٦/ ٤٥٥ حسن)

سیدنا سلمہ بن نفیل کندی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! لوگوں نے گھوڑوں کو اہمیت دینا چھوڑ دی ہے اور انہوں نے ہتھیار رکھ دیئے ہیں اور وہ کہنے لگے ہیں: اب جہاد نہیں رہا۔ جنگ ختم ہو چکی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرۂ مبارک لوگوں کی طرف کیا اور ارشاد فرمایا: ''وہ غلط کہتے ہیں۔ جہاد تو اب فرض ہوا ہے اور میری امت کا ایک عظیم گروہ حق (کو غالب کرنے) کے لیے لڑتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سے لڑنے کے لیے بہت سے لوگوں کے دل کفر کی طرف مائل کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ انہیں ان سے رزق عطا فرماتا رہے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا (غلبے والا) وعدہ پورا ہو جائے۔ اور (جہاد کی نیت سے رکھے گئے) گھوڑوں کی

پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر رکھ دی گئی ہے۔ مجھے وحی کی گئی ہے کہ میں دنیا میں رہنے والا نہیں بلکہ عنقریب فوت ہو جاؤں گا اور تم میرے بعد گروہوں میں بٹ جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹو گے۔ اور (قرب قیامت فتنوں کے دور میں) ایمان والوں کا اصل مرکز شام ہوگا۔'' (نسائی: ۳۵۹۱ وسندہ صحیح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھوڑے کسی شخص کے لیے ثواب کا ذریعہ ہیں، کسی کے لیے پردہ پوشی کا سبب ہیں، اور کسی کے لیے گناہ کا موجب ہیں۔ ثواب اس شخص کے لیے ہے جس نے انہیں جہاد کے لیے باندھ رکھا ہے اور چراگاہ اور باغیچے میں ان کی رسی فراخ کر رکھی ہے۔ وہ رسی میں بندھے ہوئے اس چراگاہ اور باغیچے سے جو کچھ بھی کھائیں پئیں گے، وہ اس کے لیے نیکیاں ہی نیکیاں ہیں اور اگر وہ رسی تڑوا کر ایک دو ٹیلے تک ادھر ادھر بھاگ جائیں تو ان کے نشانات قدم حتیٰ کہ ان کی لید بھی اس کی نیکیوں میں اضافے کا سبب ہے اور اگر وہ کسی نہر اور دریا کے پاس سے گزرتے وقت پانی پی لیں، خواہ اس نے انہیں پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو، تو وہ پانی بھی اس کے لیے نیکیاں بن جائے گا، یہ تو ثواب والے گھوڑے ہیں۔ اور جس آدمی نے انہیں اپنے فائدے کے لیے باندھا کہ کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے، اس کے ساتھ ساتھ اس نے ان گھوڑوں اور ان کی سواری کے مسئلے میں اللہ تعالیٰ کا حق فراموش نہیں کیا، یہ اس شخص کے لیے پردہ پوش ہیں۔ اور جس شخص نے فخر، ریاکاری اور اہل اسلام کی مخالفت کی غرض سے گھوڑے باندھے، تو یہ اس کے لیے گناہ کا موجب ہوں گے۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھے (پالنے) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ان کے بارے میں مجھ پر کوئی مخصوص وحی تو نہیں اتری، البتہ یہ واحد جامع آیت موجود ہے: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ (الزلزال: ۷) ''جو شخص ذرہ بھر نیکی کرے گا، اس کی جزا پالے گا۔ اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا، اس کی سزا پالے گا۔'' (نسائی: ۳۵۹۳، بخاری: ۲۳۷۱)

[۱۵۴] يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا

گھوڑوں کی برکت ان کے سرخ رنگ میں ہے

[٢٢٤] أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَيْمُونِ النَّصِيبِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرَوَيْهِ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا شَيْبَانُ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ- عَنْ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھوڑوں کی برکت ان کے سرخ رنگ میں ہے۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ابوداود: ٢٥٤٥ - ترمذی: ١٦٩٥ - احمد: ١/ ٢٧٢.

تشریح: اس حدیث مبارک میں بتایا گیا ہے کہ سرخ رنگ کے گھوڑے بابرکت ہیں یعنی دوسرے رنگوں کی بنسبت اس رنگ کے گھوڑے میں زیادہ برکت ہے کہ ان کی بدولت دنیا میں بھی برکت ملتی ہے اور آخرت میں بھی، ان پر سوار ہو کر جہاد کرنے سے جو مال غنیمت ملتا ہے وہ دنیا کی برکت ہے اور اس کی وجہ سے جو اجر وثواب ملتا ہے وہ آخرت کی برکت ہے، لہٰذا جب اختیار وانتخاب کا معاملہ ہو تو اسی رنگ کے گھوڑے کو مقدم رکھنا چاہیے۔

[۱۵۵] السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

[۲۲۵] أَخْبَرَنَا أَبُو الْبَرَكَاتِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْفَضْلِ الْفَرَّاءُ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ، أبنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَخْلُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُقْرِئُ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَسَنِ الْكِلَابِيُّ بِدِمَشْقَ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَلَاثِ مِائَةٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارِ بْنِ نَصْرِ بْنِ مَيْسَرَةَ السُّلَمِيُّ قَالَا: ثنا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۱۸۰۴۔ مسلم: ۱۹۲۷۔ ابن ماجہ: ۲۸۸۲.

تشریح: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔'' اس لیے کہ اس میں انسان کو کئی طرح کی تکالیف اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اپنے اہل وعیال اور دوست واحباب کی جدائی کا صدمہ اور اس کے ساتھ ساتھ سفر کی صعوبتیں، تھکاوٹیں اور مشقتیں وغیرہ۔

مولانا داود راز رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: یہ اس زمانے میں فرمایا گیا جب گھر سے باہر نکل کر قدم قدم پر بے حد تکالیف اور خطرات کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا، آج کل سفر میں بہت سی آسانیاں مہیا ہوگئی ہیں مگر پھر بھی رسولِ برحق کا فرمان اپنی جگہ برحق ہے، ہوائی جہاز، موٹر جس میں بھی سفر ہو، بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بہت سے ناموافق حالات سامنے آتے ہیں جن کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکل پڑتا ہے: سفر بالواقع عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ ایک بزرگ سے پوچھا گیا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا کیوں ہے؟ فوراً جواب دیا: لان فيه فراق الاحباب، اس لیے کہ سفر میں احباب سے جدائی ہو جاتی ہے اور یہ بھی ایک طرح سے روحانی عذاب ہے۔ (شرح صحیح بخاری: ۳/۱۱۰)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جب زیارت خضر کے لیے سفر کیا تو پکار اٹھے: ﴿لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا﴾ (الکھف: ٦٢) ''بلاشبہ ہمیں ہمارے اس سفر میں تھکاوٹ پہنچی ہے۔'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے تو کئی

دعائیں فرماتے جن میں ایک یہ بھی ہوتی: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ)) (مسلم: ۱۳۴۲) ''اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور تکلیف دہ منظر اور گھر والوں میں بری تبدیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

یاد رہے کہ جن روایتوں میں آتا ہے کہ سفر کرو تمہیں صحت ملے گی۔ وہ سب ضعیف ہیں۔ دیکھئے: الاتحاف الباسم، ص: ۵۱۴۔

[۱۵۶] طَاعَةُ النِّسَاءِ نَدَامَةٌ

عورتوں کی اطاعت کرنا پچھتاوا ہے

[۲۲۶] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْوَشَّاءُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَضِرِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ الْبَيْرُوتِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((طَاعَةُ النِّسَاءِ نَدَامَةٌ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کی اطاعت کرنا پچھتاوا ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: الکامل لابن عدی: ۴/ ۲۴۹۔ سلیمان بن ابی کریمہ سخت ضعیف ہے۔

[۱۵۷] الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

مصیبت بولنے کے ساتھ جڑی ہے

[۲۲۷] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا هَانِي بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّرَسُوسِيُّ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، إِجَازَةً، ثنا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَى بْنِ عِيسَى الْبَصْرِيُّ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ،

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مصیبت بولنے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ بصری متہم بالوضع ہے۔

[۲۲۸] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ التُّسْتَرِيُّ بِهَا، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ هَارُونَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ)) ''مصیبت بولنے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: عبدالملک بن ہارون کذاب ہے۔

[۱۵۸] الصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ، وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصِّيَامُ

روزہ نصف صبر ہے اور ہر چیز پر زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے

[۲۲۹] أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْمِنْهَالِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّازِيُّ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ الرُّعَيْنِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ جُمْهَانَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ، وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصِّيَامُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ نصف صبر ہے اور ہر چیز پر زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** ابن ماجه: ۱۷٤٥ - شعب الايمان: ۳۳۰۰۔ موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے۔

فائدہ: بنوسلیم کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (چیزوں) کو میرے ہاتھ یا اپنے ہاتھ پر شمار کیا، فرمایا: ''سبحان اللہ کہنا نصف میزان ہے اور الحمدللہ اسے بھر دیتا ہے اور اللہ اکبر زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور روزہ نصف صبر ہے جبکہ طہارت نصف ایمان ہے۔'' (ترمذی: ۳۵۱۹، حسن)

[۱۵۹] الصَّائِمُ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُ

روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی

[۲۳۰] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سَعِيدٌ الْجُهَنِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصَّائِمُ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ترمذی: ۳۵۹۸۔ ابن ماجه: ۱۷۵۲.

تشریح: اس حدیث میں روزہ دار کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے، صبح صادق سے لے کر شام غروب آفتاب تک کھانے پینے، وظیفہ زوجیت اور دیگر ممنوع امور سے باز رہنے کا نام روزہ ہے۔ روزہ دار کے لیے یہ کتنی

فضیلت کی بات ہے کہ اس طویل وقت (صبح صادق تا غروب آفتاب) تک اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت دعا کا وعدہ ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس میں دنیا وآخرت کی بھلائی مانگے۔

[١٦٠] الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ

سردی کے موسم میں روزہ ٹھنڈی غنیمت ہے

[٢٣١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ شُعْبَةُ بْنُ الْفَضْلِ التَّغْلَبِيُّ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عَرِيبٍ، عَنْ عَامِرٍ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سردی کے موسم میں روزہ ٹھنڈی غنیمت ہے۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: ترمذی: ٧٩٧۔ احمد: ٤/ ٣٣٥۔ سفیان ثوری اور ابواسحاق مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔ اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

فائدہ ''روزہ ٹھنڈی غنیمت ہے'' تشریح کے لیے دیکھیں: حدیث نمبر ١٤١۔

[١٦١] السِّوَاكُ يَزِيدُ الرَّجُلَ فَصَاحَةً

مسواک سے آدمی کی فصاحت میں اضافہ ہوتا ہے

[٢٣٢] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ هِشَامٍ بَغْدَادِيٌّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الصُّدَائِيُّ الْبَصْرِيُّ، ثنا الْمُعَلَّى بْنُ مَيْمُونٍ الْمُجَاشِعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((السِّوَاكُ يَزِيدُ الرَّجُلَ فَصَاحَةً))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسواک کرنے سے آدمی کی فصاحت میں اضافہ ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: ابن الاعرابی: ١٢٦٩۔ الضعفاء للعقیلی: ٣/ ٩٠١۔ عمرو بن دینار اور سنان بن ابی سنان مجہول جبکہ معلی بن میمون ضعیف ہے۔

[۱۶۲] جَمَالُ الرَّجُلِ فَصَاحَةُ لِسَانِهِ

آدمی کی خوبصورتی اس کی زبان کی فصاحت میں ہے

[٢٣٣] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ شَيْكَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ التُّسْتَرِيُّ، أبنا بَحْرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرْقُوبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْجَارُودِ الرَّقِّيُّ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((جَمَالُ الرَّجُلِ فَصَاحَةُ لِسَانِهِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کی خوبصورتی اس کی زبان کی فصاحت میں ہے۔''

تحقیق و تخریج: موضوع: احمد بن عبدالرحمٰن بن جارود کذاب ہے۔

[۱۶۳] الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ

امام ذمہ دار اور موذن امانت دار ہے

[٢٣٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امام (نماز) کا ذمہ دار ہے اور موذن (وقت نماز کا) امانت دار ہے۔ اے اللہ! آئمہ کو ہدایت فرما اور موذنوں کو بخش دے۔''

تحقیق و تخریج: حسن: ابوداود: ٥١٧۔ ترمذی: ٢٠٧۔ احمد: ٢/ ٥٦١.

تشریح: اس حدیث مبارک میں امام اور موذن کی ذمہ داری اور ان کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ذکر ہے۔ امام اور موذن کی ذمہ داری بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ امام (نماز کا) ذمہ دار ہے۔ یعنی وہ اپنے مقتدیوں کی نماز مکمل کرانے کا ذمہ دار ہے۔ اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ طہارت و پاکیزگی کا خیال رکھے، نماز وقت پر پڑھائے، مقتدیوں کی صفیں درست کرائے، نماز کے شروط و آداب کا اچھی طرح خیال رکھے، نماز سنت کے مطابق پڑھائے، دعا کرتے وقت اپنے مقتدیوں کو بھی اس میں شامل کرے اور نماز پڑھاتے وقت اپنے مقتدیوں کا خیال رکھے۔ پھر فرمایا کہ موذن امانت دار ہے۔ امین اس شخص کو کہا جاتا ہے جس پر لوگ اعتماد کریں۔ موذن کو امانت دار اس لیے کہا گیا ہے کہ لوگ نماز پڑھنے، سحری وافطاری کرنے اور دیگر موقتہ وظائف کے لیے اس کی آواز پر اعتماد کرتے ہیں، لہٰذا اس کا بھی یہ

فرض بنتا ہے کہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرے۔

امام اور موذن کے لیے دعا فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ آئمہ کرام کو ہدایت سے نوازے، صراط مستقیم کی طرف ان کی راہنمائی فرمائے، وہ نماز جیسا اہم فریضہ خود بھی سنت کے مطابق پڑھیں اور دوسروں کو بھی سنت کے مطابق پڑھائیں کیونکہ مقتدیوں کے لیے وہ پیشوا ہیں اور ان کی نمازوں سے بہت سی نمازیں وابستہ ہیں۔ موذنوں کی بخشش کے لیے یہ دعا فرمائی کہ جو ان سے کوئی کمی وبیشی ہو جائے، اذان کے وقت میں اگر وہ دھوکا کھا جائیں تو یا اللہ! انہیں معاف کر دے۔

[۱۶۴] الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن مؤذن حضرات کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی

[۲۳۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثنا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن مؤذن حضرات کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: احمد: ۳/ ۲٦٤۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والا مجہول ہے۔

فائدہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن مؤذن حضرات کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔'' (مسلم: ۳۸۷)

[۱۶۵] شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

میری سفارش میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے ہے

[۲۳٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا بِسْطَامُ بْنُ حُرَيْثٍ الصُّوفِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری سفارش میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے ہے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: ابوداود: ٤٧٣٩۔ احمد: ۳/ ۲۱۳.

تشریح: اس حدیث مبارک میں امت محمدیہ کے گنہگاروں کے لیے عظیم خوشخبری ہے کہ روز قیامت نبی کریم ﷺ ان کے حق میں سفارش کریں گے۔ آپ کی یہ سفارش انہیں عذاب سے نجات اور خلاصی دلانے کے لیے ہوگی۔ لیکن اس خوشخبری کا یہ بھی مطلب نہیں کہ انسان امید کے سہارے گناہ کے ارتکاب میں جری ہو جائے بلکہ اسے چاہیے کہ خوف کے پہلو کو غالب رکھے اور گناہ سے حتی الوسع دور رہے کیونکہ سفارش تو قیامت کے دن ہوگی اس سے قبل قبر کا مرحلہ بڑا کٹھن ہے، وہاں کیا بنے گا؟ اور پھر یہ کہ اس بات کا بھی علم نہیں کہ سفارش قبول ہوتے ہوتے کتنا عرصہ لگے۔ حدیث مبارک میں ہے: ''ایک گروہ جہنم میں سے محمد ﷺ کی سفارش سے نکلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور ان کا نام ''جہنمین'' ہوگا۔'' (بخاری: ٦٥٦٥)

سفارش کے سلسلے میں یہ بھی یاد رہے کہ یہ صرف انہی لوگوں کے حق میں ہوگی جن کے لیے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا، اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی بھی کسی کے حق میں سفارش نہیں کرے گا۔ شرک اکبر اور ایسا کفر جو دین اسلام سے خارج کر دے، اس کفر اور شرک کے مرتکبین کے لیے کوئی سفارش نہیں اور نہ ہی اعتقادی منافق کے لیے سفارش ہے۔ اس مسئلہ پر تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں: ''سفارش کا بیان'' از محمد اقبال کیلانی

[٢٣٧] سَمِعْتُ الْقَاضِيَ أَبَا عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدَ بْنَ سَلَامَةَ يَحْلِفُ بِاللهِ وَيَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنَ الْحُسَيْنِ يَحْلِفُ بِاللهِ وَيَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُرْدٍ يَحْلِفُ بِاللهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ نَفِيسٍ يَحْلِفُ بِاللهِ، لَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ يَحْلِفُ بِاللهِ، لَسَمِعَ هُدْبَةَ بْنَ خَالِدٍ يَحْلِفُ بِاللهِ لَسَمِعَ أَبَا جَنَابٍ الْقَصَّابَ يَحْلِفُ بِاللهِ، لَسَمِعَ زِيَادًا النُّمَيْرِيَّ يَحْلِفُ بِاللهِ، لَسَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَحْلِفُ بِاللهِ، لَسَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي))

میں نے قاضی ابوعبداللہ محمد بن سلامہ کو سنا، وہ اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہے تھے کہ میں نے ابو العباس احمد بن حسین کو سنا، وہ اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہے تھے کہ میں نے ابوالحسن احمد بن عبدالرحمٰن بن برد کو سنا، وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ میں نے ابن نفیس کو سنا، وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ میں نے علی بن محمد بن اسماعیل کو سنا، وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ میں نے ہدبہ بن خالد کو سنا، وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ میں نے ابو جناب قصاب کو سنا، وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ میں نے زیاد النمیری کو سنا، وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''میری سفارش میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: زیاد النمیری ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۱۶۶] الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي

انصار میرے مخلص ساتھی اور ہم راز ہیں

[۲۳۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ: أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ،

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار میرے مخلص ساتھی اور ہم راز ہیں۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۳۸۰۱۔ مسلم: ۲۵۱۰۔ ترمذی: ۳۹۰۷.

تشریح: اس حدیث مبارک میں انصار کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا مخلص اور معتمد علیہ ساتھی اور ہم راز قرار دیا ہے۔ انصار مدینہ میں آباد اوس اور خزرج کے قبائل کو کہا جاتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح سے مدد کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مہاجرین کے بعد اسی مقدس گروہ کی منقبت بیان کی ہے اور احادیث میں بھی ان کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ دیکھئے: صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار اور دیگر کتب حدیث۔

[۱۶۷] يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے

[۲۳۹] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاغِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فَيَّاضٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ التَّمَّارُ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحيح: ترمذی: ۲۱۶۶۔ حاکم: ۱/ ۱۱۶.

تشریح: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ''اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔'' سے معلوم ہوا کہ صحیح العقیدہ مسلمانوں کو بہت سی جماعتیں بنا کر مختلف پارٹیوں، فرقوں، کاغذی تنظیموں اور ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا جائز ہے۔ عرض ہے کہ اس حدیث کا یہ مفہوم بالکل غلط ہے، اس حدیث سے مراد صرف تین باتیں ہیں:

ا:......اجماع حجت ہے۔

۲:......کتاب وسنت اور اجماع کے مطابق صحیح خلافت اور خلیفہ پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔

۳:......نماز باجماعت پڑھنی چاہیے۔

یہی وہ مفہوم ہے جو سلف صالحین سے ثابت ہے جبکہ پارٹیوں، مروجہ تنظیموں اور کاغذی جماعتوں کا وجود (ولا تفرقوا) اور (ولا تختلفوا) کی رو سے غلط ہے۔ اضواء المصابیح: ۱/ ۲۷۵

[۱۶۸] الصَّمْتُ حُكْمٌ وَقَلِيلٌ فَاعِلُهُ

خاموشی حکمت ہے اور اسے کرنے والے بہت کم ہیں

[۲٤۰] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ الْبَصْرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْمِنْقَرِيُّ، ثنا الْأَصْمَعِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ قَتَادَةَ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصَّمْتُ حُكْمٌ وَقَلِيلٌ فَاعِلُهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خاموشی حکمت ہے اور اسے کرنے والے بہت کم ہیں۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: شعب الايمان: ٤٦٧٢۔ زکریا بن یحییٰ منقری ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ السلسلة الضعيفة: ٢٤٢٤.

[۱۶۹] الرِّزْقُ أَشَدُّ طَلَبًا لِلْعَبْدِ مِنْ أَجَلِهِ

رزق بندے کو اس کی موت سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ طلب کرتا ہے

[۲٤۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ كَيْلَجَةُ، ثنا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ،

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الرِّزْقُ أَشَدُّ طَلَبًا لِلْعَبْدِ مِنْ أَجَلِهِ))

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رزق بندے کو اس کی موت سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ طلب کرتا ہے۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: ابن الاعرابي: ٢٣٢۔ السنة لابن ابي عاصم: ٢٦٤۔ اس میں ولید بن مسلم ہے جو تدلیس تسویہ کرتا تھا۔ یہاں اس نے مسلسل سماع کی صراحت نہیں کی۔

[۱۷۰] الرِّفْقُ فِي الْمَعِيشَةِ خَيْرٌ مِنْ بَعْضِ التِّجَارَةِ

معیشت میں نرمی بعض تجارت سے بہتر ہے

[۲٤۲] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْقَزَّازُ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ ـهُوَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ- ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْجِيزِيُّ، ثنا يُونُسُ ـهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى-

ثنا حَجَّاجُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرُّعَيْنِيُّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ لَهِيعَةَ: شَيْئًا كُنْتُ أَسْمَعُ عَجَائِزَنَا يَقُلْنَهُ: الرِّفْقُ فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ مِنْ بَعْضِ التِّجَارَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الرِّفْقُ فِي الْمَعِيشَةِ خَيْرٌ مِنْ بَعْضِ التِّجَارَةِ))

حجاج بن سلیمان رعینی کہتے ہیں کہ میں نے ابن لہیعہ سے کہا: معیشت میں نرمی بعض تجارت سے بہتر ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جسے میں اپنی بزرگ عورتوں کو کہتے سنتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا: مجھے محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''معیشت میں نرمی بعض تجارت سے بہتر ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: شعب الایمان: ٦١٣٦۔ ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہے۔ اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۱۷۱] التَّاجِرُ الْجَبَانُ مَحْرُومٌ، وَالتَّاجِرُ الْجَسُورُ مَرْزُوقٌ

بزدل تاجر محروم رہتا ہے اور جرات مند تاجر پالیتا ہے

[۲٤۳] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثنا حَجَّاجٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((التَّاجِرُ الْجَبَانُ مَحْرُومٌ، وَالتَّاجِرُ الْجَسُورُ مَرْزُوقٌ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بزدل تاجر محروم رہتا ہے اور جرأت مند تاجر پالیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف جدًا**: عمر بن خطاب اور علی بن حسین بن اسماعیل کی توثیق نہیں ملی۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: السلسلة الضعيفة: ۲۰۲٤.

[۱۷۲] حَسَنُ الْمَلَكَةِ نَمَاءٌ، وَسُوءُ الْمَلَكَةِ شُؤْمٌ

خوش اخلاقی ترقی کا باعث ہے اور بداخلاقی نحوست ہے

[٢٤٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثنا أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرٍ، عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ،

عَنْ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حُسْنُ الْمَلَكَةِ نَمَاءٌ، وَسُوءُ الْمَلَكَةِ شُؤْمٌ))

سیدنا رافع رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خوش اخلاقی ترقی (کا باعث) ہے اور بداخلاقی نحوست ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: دیکھئے حدیث نمبر ۹۷۔

[٢٤٥] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أبنا مَعْمَرٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ،

عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ ـ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حُسْنُ الْمَلَكَةِ نَمَاءٌ وَسُوءُ الْمَلَكَةِ شُؤْمٌ، وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ، وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ))

سیدنا رافع بن مکیث جو کہ حدیبیہ میں حاضر ہونے والے صحابہ میں سے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خوش اخلاقی ترقی (کا باعث) ہے اور بداخلاقی نحوست ہے۔ نیکی عمر میں اضافے (کا باعث) ہے اور صدقہ بری موت کو روکتا ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا۔

[۱۷۳] فُضُوحُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ فُضُوحِ الْآخِرَةِ

دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے ہلکی ہے

[٢٤٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَعَافِرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى بْنِ صَالِحٍ الْبَزَّارُ أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفِ بْنِ سَوَّارٍ الْبُسْتِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مَعْنُ بْنُ عِيسَى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ اللَّيْثِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ بْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے بھائی سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما

عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فُضُوحُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ فُضُوحِ الْآخِرَةِ))

سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے ہلکی ہے۔''

تحقیق و تخریج منکر: المعجم الکبیر: رقم ۷۱۸، جز: ۱۸۔ اہل علم نے اسے متعدد وجوہ کی بنا پر منکر کہا ہے۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ٦٢٩٧.

[۱۷۴] الْقَبْرُ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ

قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے

[٢٤٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِ الْإِشْبِيلِيُّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ الْمَقْدِسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: ثنا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ، عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ،

عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْقَبْرُ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ))

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔''

تحقیق و تخریج حسن: ترمذی: ۲۳۰۸۔ ابن ماجه: ٤٢٦٧.

[٢٤٨] أَخْبَرَنَا تُرَابُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَاتِبُ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِي، قَالَا: ثنا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَسِّرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيرٍ،

أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلَى عُثْمَانَ يَقُولُ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى تَبْتَلَّ لِحْيَتُهُ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَلَا تَبْكِي، وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ)) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

سیدنا عثمان کے آزاد کردہ غلام ہانی کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی بھیگ جاتی۔ ہانی کہتے ہیں کہ ان سے کہا جاتا: آپ کے سامنے جنت اور جہنم کا ذکر کیا جاتا ہے تو (اتنا) نہیں روتے اور اس (قبر) سے (اس قدر) روتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔'' اور حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج ایضًا.

تشریح: ''قبرآخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔'' مرنے کے بعد قبر، حشر، میزان اور پل صراط وغیرہ بہت سی منزلیں ہیں جہاں سے انسان نے گزرنا ہے لیکن ان تمام منزلوں کا پتا قبر سے چل جاتا ہے، اگر یہ پہلی منزل خیریت کے ساتھ گزر گئی اور فتنہ قبر میں کامیابی مل گئی تو دوسری منزلیں بھی آسانی سے گزر جائیں گی اور اگر یہیں معاملہ مشکل ہو گیا تو بعد والے مراحل اس سے بھی زیادہ سخت اور ہولناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ رحم کا معاملہ فرمائے۔

[۱۷۵] الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

صبر پہلی چوٹ کے وقت ہے

[۲۴۹] أَخبرَنَا عَبْدُ الرَّحمٰنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أبنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، أبنا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبر پہلی چوٹ کے وقت ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۱۳۰۲۔ مسلم: ۹۲۶۔ ابوداود: ۳۱۲۴۔ ترمذی: ۹۸۸۔ نسائی: ۱۸۷۰۔ ابن ماجه: ۱۵۹۶.

تشریح: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے بچے (کی قبر) پر رو رہی تھی، آپ نے اسے فرمایا: ''تقویٰ اختیار کر اور صبر کر۔'' اس نے کہا: تمہیں میری مصیبت کی کیا پروا؟ اسے بتایا گیا کہ یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے، تب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے آپ کے دروازے پر کوئی چوکیدار نہ پایا۔ عرض کرنے لگی: اللہ کے رسول! میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبر پہلی چوٹ کے وقت ہی ہے۔'' (ابوداود: ۳۱۲۴ صحیح)

آپ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ صبر وہی معتبر ہے اور اللہ کے ہاں اسی صبر کی قدر ومنزلت ہے جو مصیبت آتے ہی کیا جائے۔ پہلے رو پیٹ لینا، جزع فزع کر لینا اور جب تھک ہار جانا تو کہنا کہ میں نے صبر کیا؟ یہ صبر نہیں، بلکہ مجبوری ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں کیونکہ جزع فزع ہمیشہ تو نہیں رہ سکتے، آخر انہیں ختم ہونا ہی ہوتا ہے، اس لیے اسے صبر نہیں کہا جائے گا۔ صبر صرف وہی ہے جو پہلی چوٹ کے وقت کیا جائے اسی صبر کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور یہی صبر اجر وثواب کا باعث ہے۔

[۱۷۶] دَفْنُ الْبَنَاتِ مِنَ الْمَكْرُمَاتِ

بیٹیوں کو دفنانا عزت وشرف کا باعث ہے

[۲۵۰] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مَيْمُونِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو هُرَيْرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْعِصَامِ الْعَدَوِيُّ، ثنا أَبُو عَامِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَامِلٍ بِصُورَ، ثنا أَبُو عَمْرٍو عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا عُزِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ ـ امْرَأَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ: **((الْحَمْدُ لِلّٰهِ، دَفْنُ الْبَنَاتِ مِنَ الْمَكْرُمَاتِ))**

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کی تعزیت کی گئی جو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب تعریف اللہ کے لیے ہے، بیٹیوں کو (موت کے بعد) دفنانا عزت وشرف کا باعث ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** المعجم الاوسط: ۲۲۶۳۔ تاریخ دمشق: ۳/ ۱۵۰۔ تاریخ مدینۃ السلام: ۶/ ۲۲۷۔ عثمان بن عطاء خراسانی اور عراک بن خالد بن یزید ضعیف ہیں۔ اس میں اور بھی علتیں ہیں، دیکھیے: السلسلۃ الضعیفۃ: ۱۸۵ .

[۱۷۷] مُعْتَرَكُ الْمَنَايَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ

موت کا میدان جنگ ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہے

[۲۵۱] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُقْرِئُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ بُنْدَارٍ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَدِيبُ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْقُرَشِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((مُعْتَرَكُ الْمَنَايَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ))**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت کا میدان جنگ ساٹھ سے ستر سال کے درمیان (والی عمر) ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف جدًا:** ابویعلی: ۶۵۴۳۔ شعب الایمان: ۹۷۷۲۔ ابراہیم بن فضل بن سلیمان سخت ضعیف ہے۔

[۱۷۸] أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ

میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں

[۲۵۲] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي غَسَّانَ الْفَارِسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الرُّوزْبَهَانِيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ إِدْرِيسَ السَّامِرِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ (ح) وَأَخْبَرَنَا

أَبُـو مُـحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَهْلٍ ، ثنا الْـحَسَـنُ بْـنُ عَـرَفَةَ ، ثـنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ،

عَـنْ أَبِـي هُـرَيْـرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُـولُ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ، وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذٰلِكَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت (کے لوگوں) کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہوں گی اور بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو اس سے متجاوز ہوں گے۔''

تحقیق و تخریج صحيح: ترمذي: ٣٥٥٠ـ ابن ماجه: ٤٢٣٦ـ ابويعلى: ٥٩٩٠ .

تشریح اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لوگوں کی عمروں کے حوالے سے پیش گوئی فرمائی ہے کہ زیادہ تر لوگوں کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہوں گی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اکثر لوگ عمر کے اسی حصے میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہور ہے ہیں، بہت کم لوگ ایسے ہیں جو ستر سے اوپر جاتے ہیں، ساٹھ سے ستر تک کی عمر متوسط عمر ہے۔ نہ تو بہت کم کہ انسان دنیا ہی نہ دیکھ سکے اور زندگی کا لطف ہی نہ اٹھا سکے اور نہ بہت زیادہ کہ انسان اپنی زندگی سے تنگ آ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اس امت کو معتدل امت بنایا ہے۔ اسی طرح ان کی عمریں بھی اعتدال والی رکھی ہیں، لہٰذا انسان کو چاہیے کہ عمر کے اس حصہ میں آ کر ہی کم از کم اپنے خالق و مالک کی نافرمانی چھوڑ دے۔ حدیث مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لیے کوئی عذر نہیں چھوڑا جس کی موت کو اتنا موخر کر دیا کہ وہ ساٹھ سال کو پہنچ گیا۔'' (بخاری: ۶۴۱۹)

[۱۷۹] الْمَكْرُ وَالْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ

مکر وفریب اور دھوکے بازی (کرنے والا) آگ میں ہوگا

[٢٥٣] وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ جَابِرٍ ، فَذَكَرَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْـنِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُمْ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ ، ثنا أَبِي ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ ،

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ ، قَـالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَشَّنَـا فَلَيْسَ مِنَّا، وَالْمَكْرُ وَالْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں اور مکر وفریب اور دھوکے بازی (کرنے والا) آگ میں ہوگا۔''

تحقیق و تخریج حسن: ابن حبان: ٥٦٧ـ المعجم الكبير: ١٠٢٣٤ .

[۲۵۴] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ غَالِبٍ ، ثنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ ، ثنا أَبِي ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَالْمَكْرُ وَالْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں اور مکر و فریب اور دھوکے بازی (کرنے والا) آگ میں ہوگا۔“

تحقیق و تخریج ایضًا۔

تشریح اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دھوکے بازی اور مکر و فریب کے خوفناک انجام سے آگاہ کیا ہے۔ فرمایا: ”جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔“ یعنی وہ ہمارے طریقے اور ہماری سنت پر نہیں، اس کا راستہ ہم سے جدا ہے تو اس کی منزل بھی ہم سے جدا ہی ہے، ہمارے سامنے آخرت ہے اس کے سامنے دنیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک غلہ فروخت کرنے والے کے پاس سے ہوا تھا وہ غلہ بیچ رہا تھا آپ نے اپنا ہاتھ غلہ کے اندر ڈالا تو ہاتھ میں کچھ تری محسوس ہوئی، آپ نے پوچھا: ”یہ تری کیسی ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے اس بھیگے ہوئے غلے کو اوپر کیوں نہ رکھا تا کہ لوگ دیکھ لیتے؟ (سنو) جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔“ (مسلم:۱۰۱)

”مکر و فریب اور دھوکے بازی (کرنے والا) آگ میں ہوگا۔“ یعنی دھوکے بازی اور مکر و فریب ایسے گناہ ہیں جو دخولِ نار کا باعث ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ﴾ (الفاطر: ۴۳) ”اور برے مکر و فریب کا وبال اس کے کرنے والے پر ہی پڑتا ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ قسم کے لوگ جہنمی ہیں: وہ ضعیف لوگ جن کے پاس عقل نہ ہو، جو تمہارے ماتحت ہوں اور اپنے اہل اور مال کے لیے کوئی سعی نہ کریں، وہ خائن جس کی طمع پوشیدہ نہ ہو، جو معمولی سی چیز میں بھی خیانت کرے، اور وہ دھوکے باز جو ہر صبح و شام تمہارے ساتھ تمہارے اہل اور تمہارے مال کے ساتھ دھوکہ کرے، اور آپ نے بخل یا جھوٹ، بدخو اور فحش کلام کرنے والے کا بھی ذکر کیا۔“ (مسلم: ۲۸۶۵)

[۱۸۰] الْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ

جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر چھوڑتی ہے

[۲۵۵] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّفَّارُ ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَبِيبٍ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر چھوڑتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جداً: السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٧٣۔ ابوحنیفہ اور علی بن ظبیان ضعیف ہیں۔

[١٨١] الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ

جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے لیکن وہ کمائی کو ختم کر دیتی ہے

[٢٥٦] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مَنْصُورُ بْنُ عَلِيٍّ الطَّرَسُوسِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي مُقَاتِلٍ حَرِيشِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَرِيشِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْوَشَّاءُ، ثنا أَبُو سَهْلٍ مَسْعُودُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا الشَّافِعِيُّ قَالَ: أبنا سُفْيَانُ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے لیکن وہ کمائی کو ختم کر دیتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحيح: حميدى: ١٠٣٠۔ احمد: ٢/ ٢٣٥۔ ابن حبان: ٤٩٠٦.

[٢٥٧] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا سُفْيَانُ ـ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ـ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ الْجُهَنِيِّ،

عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

عبدالرحمٰن بن یعقوب جہنی سے یہ روایت ان کی سند کے ساتھ ایک دوسرے طریق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق و تخریج: ایضًا.

[٢٥٨] وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، أبنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ،

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''(جھوٹی) قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے لیکن وہ برکت کو ختم کر دیتی ہے۔''

تحقیق و تخریج بخاري: ۲۰۸۷ - مسلم: ۱۶۰٦ - ابوداود: ۳۳۳۵ - نسائي: ٤٤٦٦ .

تشریح ان احادیث میں جھوٹی قسم اٹھا کر سودا فروخت کرنے کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ پہلی حدیث میں ہے کہ ایسا کرنے سے کمائی ختم ہو جاتی ہے یعنی کمائی میں کمی آ جاتی ہے، کاروبار مندا پڑ جاتا ہے۔ جھوٹی قسمیں اٹھانے والا آخر کب تک جھوٹ کا سہارا لے کر مال فروخت کرتا رہے گا؟ ایک نہ ایک دن تو پتا چل ہی جائے گا کہ یہ جھوٹا ہے اور جھوٹی قسمیں اٹھاتا ہے لہٰذا لوگ اس سے سودا خریدنا چھوڑ دیں گے یوں اس کا کاروبار مندا پڑ جائے گا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ برکت ختم ہو جاتی ہے یعنی مال حرام ہو جاتا ہے اور برکت ختم ہو جاتی ہے۔ مال کثیر ہونے کے باوجود بھی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا مال فروخت کرنا کتنا بڑا گناہ ہے؟ اندازہ کریں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوگا، نہ انہیں دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' صحابی نے عرض کیا: یہ لوگ تو ناکام ہو گئے، خسارے میں چلے گئے۔ اللہ کے رسول! بتائیے یہ کون ہیں؟ فرمایا: ''ازار لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرنے والا۔'' (مسلم:۱۰٦)

دوسری حدیث ہے، فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ عزوجل نہ تو ہم کلام ہوگا، نہ انہیں دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، ایک وہ شخص جس کے ہاں گزرگاہ کے پاس (اس کی ضرورت سے) زائد پانی ہے لیکن وہ مسافر کو پانی لینے سے روک دے۔ دوسرا وہ آدمی جو صرف دنیوی مفاد کی خاطر کسی امام سے بیعت کرتا ہے، اگر امام اس کو اس کی منشاء کے مطابق دیتا رہے تو وہ بیعت پر قائم رہتا ہے اور اگر نہ دے تو توڑ دیتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو کسی آدمی سے عصر کے بعد سامان کا سودا کرتا ہے اور اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ اس سامان کے بدلے اسے اس قدر رقم مل رہی تھی (حالانکہ اسے اتنی رقم نہیں ملتی تھی) دوسرا (خریدنے والا) شخص اس کی تصدیق کر دیتا ہے (اور سامان خرید لیتا ہے)۔'' (بخاری:۲۶۷۲، نسائی:۴۴۶۷)

اسی طرح کاروبار میں جھوٹ بولنے سے بھی منع فرمایا گیا ہے، چنانچہ آپ کا ارشادِ گرامی ہے: دو خرید و فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں انہیں سودا ختم کرنے کا اختیار ہے، اگر وہ دونوں سچ بولیں اور ہر بات وضاحت سے کریں تو ان کے سودے میں برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں اور صورت حال چھپائیں تو ان کے سودے سے برکت اٹھ جاتی ہے۔'' (مسلم:۱۵۳۲، نسائی:۴۴۶۲)

خرید فروخت میں جھوٹی قسم کی طرح سچی قسم اٹھانا بھی کوئی اچھی بات نہیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''خرید و فروخت کرتے وقت زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو کیونکہ اس سے کاروبار کو فروغ تو ملتا ہے لیکن پھر وہ ختم ہو جاتا ہے۔'' (مسلم:۱۶۰۷)

[۱۸۲] اَلْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ

قسم، قسم کھلانے والے کی نیت پر ہوتی ہے

[۲۵۹] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقْرِئُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، قَالَ: أبنا أَبُو سَعِيدٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ السِّجْزِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، أبنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَمْرَوَيْهِ الْجَلُودِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فَأَقَرَّ بِهِ، أبنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم، قسم کھلانے والے کی نیت پر ہوتی ہے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ١٦٥٤ - ابن ماجه: ٢١٢٠ .

تشریح: اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ قسم کھانے میں قسم کھلانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ تیری قسم اسی مفہوم پر واقع ہوگی جس پر تیرا ساتھی (قسم کھلانے والا) تجھے سچا سمجھے۔'' (مسلم: ۱۶۵۳) مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے قسم کھاتے وقت توریہ کیا، کوئی ذومعنی یعنی دو مطلب والی بات کہی، مخاطب نے اس کا کوئی اور مطلب سمجھا اور بات کرنے والے نے دوسرا مطلب مراد لیا، تو ایسی قسم جھوٹی قسم شمار ہوگی جو کہ کبیرہ گناہ ہے۔ ہاں اگر کسی بے گناہ مسلمان کی جان خطرے میں ہو تو ایسی صورت میں جواز ہے۔ سیدنا سوید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے روانہ ہوئے، ہمارے ساتھ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہیں ان کے ایک دشمن نے پکڑ لیا تو لوگوں نے قسم کھانے میں ہچکچاہٹ محسوس کی (کہ یہ وائل نہیں ہیں) میں نے قسم کھا کر کہہ دیا کہ یہ میرے بھائی ہیں لہٰذا دشمن نے انہیں چھوڑ دیا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو میں نے آپ کو بتایا کہ ان حضرات نے تو قسم کھانے میں ہچکچاہٹ محسوس کی تھی لیکن میں نے قسم کھا کر کہہ دیا کہ یہ میرے بھائی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے سچ کہا کیونکہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہی ہوتا ہے۔'' (ابن ماجہ: ۲۱۱۹ حسن)

[۱۸۳] اَلْحَلِفُ حِنْثٌ أَوْ نَدَمٌ

قسم توڑنا پڑتی ہے یا اس پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے

[۲۶۰] أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ، ثنا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

زَيْدٍ ـ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ـ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحَلِفُ حِنْثٌ أَوْ نَدَمٌ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم توڑنا پڑتی ہے یا اس پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف**: ابن ماجہ: ۲۱۰۳۔ المعجم الصغیر ۱۰۸۳۔ ابن حبان: ۴۳۵۶۔ بشار بن کدام ضعیف ہے۔ نوٹ: مؤلف کی سند بظاہر صحیح معلوم ہوتی ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن اس میں جو علت ہے وہ بشار بن کدام کی بجائے مسعر بن کدام کا آنا ہے۔ ہمیں تلاش بسیار کے باوجود ابومعاویہ الضریر کے شیوخ میں مسعر کا نام نہیں ملا اور نہ ہی مسعر کے شاگردوں میں معاویہ کا نام ملا ہے ہاں معاویہ کے شیوخ میں بشار اور بشار کے شاگردوں میں معاویہ کا نام ملتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ قاضی قضاعی رحمہ اللہ کے علاوہ باقی محدثین کی سندوں میں ابومعاویہ از بشار بن کدام ہے نہ کہ ابومعاویہ از مسعر بن کدام۔ ان باتوں سے یہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بشار کی جگہ مسعر کا نام آنا کسی کاتب یا راوی کا سہو ہے۔ واللہ اعلم

[۲۶۱] وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ، وَذُو النُّونِ قَالَا: ثنا الْعَسْكَرِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحَلِفُ نَدَمٌ أَوْ مَنْدَمَةٌ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم توڑنا پڑتی ہے یا اس پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

[۱۸۴] السَّلَامُ تَحِيَّةٌ لِمِلَّتِنَا وَأَمَانٌ لِذِمَّتِنَا

سلام ہماری ملت کے لیے تحفہ اور ہمارے ذمیوں کے لیے امان ہے

[۲۶۲] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أنا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَمْكَانَ الْهَمَذَانِيُّ الْفَقِيهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ السَّرَخْسِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُوسَى، ثنا أَبُو فَرْوَةَ الرَّهَاوِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((السَّلَامُ تَحِيَّةٌ لِمِلَّتِنَا وَأَمَانٌ لِذِمَّتِنَا))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلام ہماری ملت کے لیے تحفہ اور ہمارے ذمیوں کے لیے امان ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف جدًا**: طلحہ بن زید متروک، ابوفروہ اور اس کا والد ضعیف ہیں، اس میں اور

بھی علتیں ہیں۔

[۱۸۵] عِلْمٌ لَا يَنْفَعُ كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ

جس علم سے نفع نہ اٹھایا جائے وہ اس خزانے کی مانند ہے جس میں سے خرچ نہ کیا جائے

[٢٦٣] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّاهِدُ، أبنا النَّاقِدُ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَاطِبِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عِلْمٌ لَا يَنْفَعُ كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس علم سے نفع نہ اٹھایا جائے وہ اس خزانے کی مانند ہے جس میں سے خرچ نہ کیا جائے۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابراہیم ہجری جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[۱۸۶] الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے کے لیے صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر اجر ہے

[٢٦٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَارُودِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُرَّةَ، عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ بْنِ أَبِي حُرَّةَ،

عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ الْأَسْلَمِيِّ، صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ))

نبی ﷺ کے صحابی سیدنا سنان بن سنہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے کے لیے صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر اجر ہے۔“

تحقیق وتخریج: صحيح: ابن ماجه: ١٧٦٥ـ احمد: ٤/ ٣٤٣ـ دارمي: ٢٠٢٤.

تشریح: کھا پی کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے شخص کی فضیلت بیان ہو رہی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اتنا اجر وثواب ملتا ہے جتنا صبر کرنے والے روزہ دار کے لیے ہے۔ علماء کا کہنا ہے کہ ادائیگی شکر کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھے اور اگر بھول جائے تو درمیان میں ”بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ“ پڑھے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ (ترمذی: ۱۸۵۸ حسن)

اور کھانے سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے جس کا بہترین طریقہ وہ دعائیں پڑھنا ہے جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم فرمائی ہے جیسے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.))

(بخاري: ٥٤٥٨)

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، بہت زیادہ پاکیزہ، اور بابرکت۔ نہ کفایت کیا گیا (یعنی یہ کھانا اس لحاظ سے کافی نہیں کہ آئندہ اس کی ضرورت نہیں) اور نہ الوداع کہا گیا (یعنی یہ ہماری زندگی کا آخری کھانا نہ ہو) اور اے ہمارے رب! نہ اس سے بے پروائی کی جا سکتی ہے۔''

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ.))

(ابو داود: ٤٠٢٣ حسن)

''سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری کسی قوت وکوشش کے مجھے یہ عطا فرمایا۔''

شکر کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ کی حمد وثنا بھی کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی شریعت کے دائرے میں بسر کرے، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کرے۔ غور کا مقام ہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں شکر کے ادنیٰ درجہ کی فضیلت بتائی گئی ہے جبکہ شکر کے اعلیٰ درجے کی فضیلت اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

[١٨٧] الصَّلَاةُ قُرْبَانُ كُلِّ تَقِيٍّ

نماز ہر متقی شخص کے لیے نزدیکی کا وسیلہ ہے

[٢٦٥] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ الزَّاهِدُ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التِّرْمِذِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّامِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، وَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، اور انہوں نے اختصار کے ساتھ اس کا ذکر کیا۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ٣٢۔

[۱۸۸] بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنِ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

بندے اور کفر کے درمیان (فرق) نماز چھوڑنا ہے

[۲۶۶] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغْدَادِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندے اور کفر کے درمیان (فرق) نماز چھوڑنا ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: ابویعلی: ۱۷۸۳۔ المعجم الصغیر: ۳۷٤.

[۲۶۷] وَأَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّدُوسِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ الرُّعَيْنِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا سُفْيَانُ ـهُوَ الثَّوْرِيُّ۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندے اور کفر کے درمیان (فرق) نماز چھوڑنا ہے۔''

تحقیق و تخریج: مسلم: ۸۲۔ ابوداود: ٤٦٧٨۔ ترمذی: ۲۶۲۰۔ ابن ماجه: ۱۰۷۸.

تشریح: ان احادیث سے نماز کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسے کفر اور اسلام کے درمیان حد فاصل قرار دیا گیا ہے۔ جو شخص نماز نہیں پڑھتا، وہ کفر کی حد میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان نماز عہد ہے، جس نے اسے چھوڑا تو بلا شبہ اس نے کفر کیا۔'' (ترمذی:۲۶۲۱ صحیح)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ جس نے نماز کی حفاظت کی تو یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی تو قیامت کے دن اس کے لیے نور، دلیل اور نجات نہ ہوگی اور وہ قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف (جیسے کافروں) کے ساتھ ہوگا۔'' (احمد:۲/۱۶۹ حسن)

تابعی عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: اصحاب رسول اعمال میں سے نماز چھوڑنے کو کفر سمجھا کرتے تھے۔

(ترمذی:۲۶۲۲ صحیح)

اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے: ﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (الروم: ۳۱) ''اور نماز قائم

کرو اور مشرکوں میں سے نہ بنو۔'' یہاں نماز کی پابندی کا حکم دیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ مشرکوں میں سے نہ بنو، کیونکہ مشرک نماز نہیں پڑھتے جبکہ مومن اسے چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتے، اگر کوئی بلا عذرِ شرعی نماز چھوڑے گا تو وہ مشرکوں میں سے ہو جائے گا کیونکہ نفس پرستی بھی تو شرک ہے اور نماز چھوڑنے والا نفس پرستی کرتا ہے گویا نماز چھوڑنا بھی ایک طرح کا شرک ہی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ''بے شک بندے اور شرک کے درمیان (فرق) نماز چھوڑنا ہے۔'' (مسلم: ۸۲)

اہل علم کہتے ہیں کہ نماز چھوڑنے کی تین صورتیں ہیں:

۱:...... نماز کا سرے سے انکار کر دے یعنی یہ سمجھنا کہ نماز دین کا حصہ نہیں، تو ایسا شخص بالاتفاق کافر اور مرتد ہے۔

۲:...... بھول کر نماز چھوڑنا ایسا شخص بالاتفاق کافر نہیں، اس کے لیے یہی حکم ہے کہ جب نماز یاد آ جائے تو اسے پڑھ لے۔

۳:...... جان بوجھ کر نماز چھوڑنا مگر اس کی فرضیت کا اعتقاد رکھنا جیسا کہ ہمارے ہاں اکثریت کا حال ہے، تو ایسے شخص کے متعلق اختلاف ہے:

☆ جمہور کے نزدیک ایسا شخص کافر اور مرتد ہے۔

☆ ایسا شخص فاسق و فاجر اور سخت گناہ گار ہے، یہ اعتقادی کافر تو نہیں مگر عملی طور پر کافر ہی ہے۔ واللہ اعلم

[۱۸۹] مَوْضِعُ الصَّلَاةِ مِنَ الدِّينِ كَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ

دین میں نماز کا مقام ایسا ہی ہے جیسے بدن میں سر کا ہے

[۲۶۸] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَامِدِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ ثَرْثَالٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَطْحَاءَ، قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثنا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ، ثنا مِنْدَلٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَوْضِعُ الصَّلَاةِ مِنَ الدِّينِ كَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین میں نماز کا مقام ایسا ہی ہے جیسے بدن میں سر کا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: المعجم الصغير: ۱۶۲۔ المعجم الاوسط: ۲۲۹۲۔ مندل ضعیف اور حسن بن حکیم بن مسلم مجہول ہے۔

[۱۹۰] صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا اجر کھڑے ہو کر پڑھنے سے آدھا ہے

[۲۶۹] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّحْوِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا النَّسَائِيُّ،

أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ـ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ـ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹھ کر نماز پڑھنے کا اجر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ہے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ٧٣٥۔ الموطا: ٣٠٩.

تشریح: ۱: کھڑے ہو کر نفلی نماز پڑھنے والے کی نماز بیٹھ کر نماز پڑھنے سے دوگنا افضل ہے۔

۲:...... اس پر اجماع ہے کہ جو شخص کھڑے ہونے پر قدرت رکھنے کے باوجود فرضی نماز بیٹھ کر پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس پر نماز کا اعادہ فرض ہے۔ رہا وہ شخص جو قیام سے عاجز ہے تو اس سے فرضیت قیام ساقط ہے۔

۳:...... اس پر اجماع ہے کہ (صاحب استطاعت پر) فرض نماز میں قیام فرض ہے اور نفلی میں اختیار ہے۔ فرض نماز میں فرضیت قیام کے اجماع کے لیے دیکھئے: التمہید: (١/١٣٦)

۴:...... اگر کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو کس طرح بیٹھے گا؟ بعض علماء کہتے ہیں کہ ساری نماز میں تشہد کی طرح بیٹھ کر ارکانِ صلوٰۃ وسنن صلوٰۃ وغیرہ پر عمل کرے گا مثلاً سجدہ رکوع سے زیادہ نیچے ہوگا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ حالت قیام میں چارزانو بیٹھے گا اور حالت تشہد میں حالت تشہد ہی کی طرح بیٹھے گا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ سرین کے بل بیٹھ کر گھٹنے کھڑے کر کے نماز پڑھے گا۔ ان میں صرف پہلا قول ہی راجح ہے۔ یاد رہے کہ آخری رکعت میں اگر ممکن ہو تو تورک کرنا چاہیے جیسا کہ سنت سے ثابت ہے۔

۵:...... آج کل بعض لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے بیٹھ کر نوافل پڑھتے رہتے ہیں حالانکہ اس طرزِ عمل کی کوئی شرعی دلیل نہیں بلکہ یہ طریقہ ثواب میں کمی کا باعث ہے۔ الاتحاف الباسم، ص ۱۹۶، ۱۹۷

[۱۹۱] الزَّكَاةُ قَنْطَرَةُ الْإِسْلَامِ

زکوٰۃ اسلام کا خزانہ ہے

[٢٧٠] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَذَنِيُّ، ثنا جَدِّي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فِيلٍ، ثنا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حُمْرَةَ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ،

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الزَّكَاةُ قَنْطَرَةُ الْإِسْلَامُ))

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زکوٰۃ اسلام کا خزانہ ہے۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: شعب الایمان: ۳۰۳۸۔ الکامل: ۵/ ۱۵۴۔ ضحاک بن حمرہ ضعیف ہے۔

[۱۹۲] طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ

مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ پوشیدہ ہو اور خوشبو پھیلتی ہو، عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو پوشیدہ ہو

[۲۷۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْفُرَاتِيُّ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ الطُّفَاوِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ پوشیدہ ہو اور خوشبو پھیلتی ہو، عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو پوشیدہ ہو۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: ترمذی: ۲۷۸۷۔ ابوداود: ۲۱۷۴۔ نسائی: ۵۱۲۰۔ ابو نضرہ مجہول الحال ہے۔

[۲۷۲] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ النَّحْوِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ الطُّفَاوِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ پوشیدہ ہو اور خوشبو پھیلتی ہو، عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو پوشیدہ ہو۔''

تحقیق و تخریج ایضًا۔

[۱۹۳] التُّرَابُ رَبِيعُ الصِّبْيَانِ

مٹی بچوں کی بہار ہے

[۲۷۳] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثنا جَدِّي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ

بْـنِ بُـنْـدَارٍ، ثـنـا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْغَضَائِرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا مَالِكُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَـنِ ابْـنِ عُـمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((التُّرَابُ رَبِيعُ الصِّبْيَانِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مٹی بچوں کی بہار ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسـنـاده ضعيف جدًا: ابوقاسم یحییٰ بن احمد بن علی بن حسین اور اس کے دادا کی توثیق نہیں ملی۔

[۱۹۴] الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ

روحیں جمع شدہ لشکر ہیں، جن کا وہاں آپس میں تعارف ہوگیا وہ یہاں ایک دوسرے سے الفت رکھتی ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے سے ناواقف رہیں وہ یہاں خلاف رہتی ہیں

[۲۷۴] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا مُحَمَّدٌ ـ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ كَيْلَجَةُ ـ ثنا أَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ،

عَـنْ عَـائِشَةَ، قَـالَـتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ اخْتَلَفَ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روحیں جمع شدہ لشکر ہیں، جن کا وہاں (عالم ارواح میں) آپس میں تعارف ہوگیا وہ یہاں (دنیا میں) ایک دوسرے سے الفت رکھتی ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے سے ناواقف رہیں وہ یہاں ایک دوسرے کے خلاف رہتی ہیں۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۳۳۳٦۔ ابویعلی: ٤٣٨١۔ مسلم: ٢٦٣٨ من حديث ابی هريرة.

تشریح: مذکورہ حدیث کا معروف اور متبادر مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب روحوں کو پیدا کیا تو وہ عالم ارواح میں لشکروں کی طرح یکجا تھیں، وہاں جن کا آپس میں تعارف اور پہچان ہوئی وہ یہاں دنیا میں آ کر ایک دوسرے سے پیار ومحبت کرنے لگیں اور جن کا وہاں تعارف نہیں ہوا وہ یہاں آ کر ایک دوسرے سے اجنبی رہیں بلکہ نفرت کرنے لگیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روحیں بھی اپنا وجود رکھتی ہیں اور ان میں بھی عقل ونطق ہے۔

[۱۹۵] الصِّدْقُ طُمَأْنِينَةٌ وَالْكَذِبُ رِيبَةٌ

سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے

[۲۷۵] أَخْبَـرَنَـا أَبُـو الْـحَسَـنِ مُـحَـمَّـدُ بْـنُ الْجَوَالِيقِيِّ قَدِمَ عَلَيْنَا، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ الْـجُـعْـفِـيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، وَعُثْمَانُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

سَعِيدٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ، قَالُوا: ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْهُ: ((**الصِّدْقُ طُمَأْنِينَةٌ وَالْكَذِبُ رِيبَةٌ**))

ابوحوراء کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا چیز حفظ کی ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے (یہ حدیث) حفظ کی ہے کہ سچائی (میں) اطمینان ہے اور جھوٹ (میں) شک ہے۔“

تحقیق و تخریج: صحیح: احمد: ۱/ ۲۰۰۔ ترمذی: ۲۵۱۸.

تشریح: ترمذی (۲۵۱۸) میں یہ روایت اس طرح ہے: ابوحوراء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا کچھ حفظ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (یہ حدیث) حفظ کی ہے کہ جو چیز تجھے شک وشبہ میں ڈالے اسے چھوڑ کر وہ چیز اختیار کرو جو تجھے شک وشبہ میں نہ ڈالے کیونکہ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔“

مطلب یہ ہے کہ جب کسی چیز کے بارے میں تیرا نفس شک وشبہ کا شکار ہو جائے تو اس چیز کو چھوڑ دو کیونکہ مومن کا دل قدرتی طور پر سچی کام اور سچے کلام سے مطمئن ہوتا ہے اور جھوٹ اور مشکوک اشیاء سے متردد ہوتا ہے لہٰذا کسی چیز کے بارے میں شک کرنا اس کے باطل ہونے کی دلیل ہے، چنانچہ اس سے بچو اور کسی چیز کے بارے میں مطمئن ہونا اس کے حق ہونے کی دلیل ہے لہٰذا اسے لازم پکڑو۔ لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہے کہ جھوٹ سے اطمینان ہو، گناہ سے خوشی ہو اور نیکیوں سے دل گھبرائے تو وہ دل کی آواز نہیں بلکہ نفس امارہ کی شرارت ہے۔ نفس اگر دل پر غالب آ جائے تو بہت پریشان کرتا ہے اور اگر دل نفس پر غالب آ جائے تو اطمینان وسکون ملتا ہے۔

[۱۹۶] الْقُرْآنُ غِنًى لَا فَقْرَ بَعْدَهُ وَلَا غِنَى دُونَهُ

قرآن تونگری ہے، اس کے بعد کوئی فقر وفاقہ نہیں اور نہ ہی اس کے بغیر غنا ہے

[۲۷۶] أَخْبَرَنَا أَبُو ذَرٍّ عَبْدُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَرَوِيُّ إِجَازَةً، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَ الْأَعْمَشُ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**الْقُرْآنُ غِنًى لَا فَقْرَ بَعْدَهُ وَلَا غِنَى دُونَهُ**))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن تونگری ہے اس کے بعد کوئی فقر وفاقہ نہیں اور نہ ہی اس کے بغیر غنا ہے۔“

قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: وَرَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ

دارقطنی نے کہا: اسے ابومعاویہ نے اعمش عن یزید الرقاشی عن الحسن کی سند سے مرسل بیان کیا ہے اور یہی بات زیادہ

مُرْسَلًا. وَهُوَ أَشْبَهُهُمَا بِالصَّوَابِ — درست ہے۔

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: ابویعلی: ۲۷۷۳۔ المعجم الکبیر: ۷۳۸۔ شعب الایمان: ۲۳۷۶۔ اعمش مدلس کا عنعنہ اور یزید رقاشی ضعیف ہے۔

[۱۹۷] الْإِيمَانُ بِالْقَدَرِ يُذْهِبُ الْهَمَّ وَالْحَزَنَ

تقدیر پر ایمان رنج وغم کو دور کر دیتا ہے

[۲۷۷] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، ثنا أَبُو عَقِيلٍ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَشْعَرِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، ثنا جَمَاهِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا الْمَزَاحِمُ بْنُ عَوَّامٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْإِيمَانُ بِالْقَدَرِ يُذْهِبُ الْهَمَّ وَالْحَزَنَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تقدیر پر ایمان رنج وغم کو دور کر دیتا ہے۔“

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں، دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ۸۰٤.

الجز الثالث — جز: ۳

[۱۹۸] الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يَرِيحُ الْقَلْبَ وَالْبَدَنَ، وَالرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا تُكْثِرُ الْهَمَّ وَالْحَزَنَ، وَالْبَطَالَةُ تُقَسِّي الْقَلْبَ

دنیا سے بے رغبتی قلب وبدن کو راحت پہنچاتی ہے اور دنیا میں رغبت رنج وغم کو بڑھاتی ہے اور نکما پن دل کو سخت کر دیتا ہے

[۲۷۸] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا يُوسُفُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا أَبُو التَّرِيكِ الْأَطْرَابُلُسِيُّ، ثنا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يَرِيحُ الْقَلْبَ وَالْبَدَنَ، وَالرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا تُكْثِرُ الْهَمَّ وَالْحَزَنَ، وَالْبَطَالَةُ تُقَسِّي الْقَلْبَ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا سے بے رغبتی قلب وبدن کو راحت پہنچاتی ہے اور دنیا میں رغبت رنج وغم کو بڑھاتی ہے اور نکما پن دل کو سخت کر دیتا ہے۔“

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: بکر بن خنیس جمہور کے نزدیک ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[١٩٩] الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْخَيْرِ

عالم اور متعلّم دونوں خیر و بھلائی میں شریک ہیں

[٢٧٩] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَابِرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْغَزِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِنْتِ مَطَرٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ الرَّازِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ،

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْخَيْرِ، وَسَائِرُ النَّاسِ شَرٌّ لَا خَيْرَ فِيهِ))

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عالم اور متعلّم دونوں خیر و بھلائی میں شریک ہیں اور باقی لوگ شر ہیں ان میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔“

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: مسند الشامیین: ٢٢١٨ معاویہ بن یحییٰ ضعیف ہے۔

[٢٠٠] عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ

ہاتھ کے ذمے ہے جو اس نے لیا یہاں تک کہ اسے ادا کردے

[٢٨٠] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، ثنا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ))

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاتھ کے ذمے ہے جو اس نے (عاریتاً) لیا یہاں تک کہ اسے ادا کردے۔“

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: ابوداود: ٣٥٦١۔ ترمذی: ١٢٦٦۔ ابن ماجہ: ٢٤٠٠۔

سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔

[٢٨١] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، ثنا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ))

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاتھ کے ذمے ہے جو اس نے (عاریتاً) لیا یہاں تک کہ (اسے) ادا کردے۔“

تحقیق و تخریج: ایضًا.

[۲۰۱] الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لیے پتھر ہیں

[۲۸۲] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، ثنا طَاهِرُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَلَبِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ كِلَاهُمَا أَوْ أَحَدُهُمَا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لیے پتھر ہے۔''

تحقیق و تخریج: بخاری: ٦٨١٨۔ مسلم: ١٤٥٨۔ ترمذی: ١١٥٧۔ ابن ماجہ: ٢٠٠٦.

[۲۸۳] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ قِرَاءَةً، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَوْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا.

تشریح: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عقبہ اپنے بھائی کو وصیت کر گیا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے لہٰذا اسے اپنی کفالت میں لے لینا۔ سعد نے فتح مکہ کے سال اسے لینا چاہا اور کہا کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، وہ مجھے اس کے متعلق وصیت کر گیا تھا۔ اس پر عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے، یہ اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آخر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش ہوا۔ سعد نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ! یہ لڑکا تمہارے پاس ہی رہے گا۔ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔'' پھر آپ نے سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو اس لڑکے سے پردہ کرنے کا حکم دیا کیونکہ اس لڑکے کی عقبہ کے ساتھ مشابہت آپ نے دیکھ لی تھی،

چنانچہ پھر اس لڑکے نے ام المومنین کو اپنی وفات تک نہیں دیکھا۔ (بخاری: ۶۷۴۹)

اس حدیث میں آپ ﷺ نے ایک اصول بیان فرما دیا ہے کہ بچہ اسی کا شمار ہوگا جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ شادی شدہ عورت سے جو بچہ پیدا ہو وہ خاوند ہی کا متصور ہوگا اور اسی طرح لونڈی سے جو بچہ پیدا ہو وہ اس کے مالک ہی کا متصور ہوگا جب تک خاوند یا مالک نفی نہ کرے خواہ اس بچے کے ناجائز ہونے کا امکانی ثبوت بھی موجود ہو، کیونکہ بچے کے جائز ناجائز ہونے کا مسئلہ مخفی ہوتا ہے اور اس کی تہہ تک پہنچنا مشکل امر ہے، اس لیے آپ ﷺ نے ایک اصول بیان فرما دیا ہے کہ بچہ اسی کا شمار ہوگا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا ہے۔

''زانی کے لیے پتھر ہیں۔'' مطلب یہ ہے کہ زانی اپنے جرم کی سزا بھگتے گا۔ اگر شادہ شدہ ہے تو اس کے لیے پتھر ہیں یعنی رجم ہوگا اور اگر کنوارہ ہے تو اس کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ واللہ اعلم

[۲۰۲] الضِّيَافَةُ عَلَى أَهْلِ الْوَبَرِ وَلَيْسَتْ عَلَى أَهْلِ الْمَدَرِ

مہمان نوازی دیہاتیوں پر (واجب) ہے اور شہریوں پر (واجب) نہیں

[۲۸۴] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثنا أَبُو يَعْلَى عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَلَفٍ النَّسَفِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو مُسْلِمٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَخِي عَبْدِ الرَّزَّاقِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الضِّيَافَةُ عَلَى أَهْلِ الْوَبَرِ، وَلَيْسَتْ عَلَى أَهْلِ الْمَدَرِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہمان نوازی دیہاتیوں پر (واجب) ہے اور شہریوں پر (واجب) نہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدا: الكامل لابن عدى: ۱/ ۴۴۰۔ التمهيد: ۲۱/ ۴۴۔

ابراہیم بن عبداللہ بن اخی عبدالرزاق منکر الحدیث ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۲۰۳] لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ

سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے

[۲۸۵] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، ثنا زُهَيْرٌ، ثنا شَيْخٌ بِمَكَّةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر

((عَلَى فَرَسٍ)) سوار ہو کر آئے۔"

تحقیق و تخریج حسن: ابو داود: ١٦٦٥۔ احمد: ١/ ٢٠١۔ ابن خزیمة: ٢٤٦٨.

تشریح مطلب یہ ہے کہ جب کوئی اجنبی سائل آئے تو اس کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے حتی الوسع تعاون کریں۔ اس کی شکل وصورت، سواری اور لباس وغیرہ کی طرف نہ دیکھیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ کسی نہ کسی اعتبار سے مستحق ہو، مثلاً وہ کسی حادثے کا شکار ہو گیا ہو یا کسی ناگہانی آفت سے پریشان حال ہو، ممکن ہے کہ اس کے پاس سواری کا جانور رہ گیا ہو مگر اس کے گھر میں فاقہ مستی اور افلاس ہو، یا وہ قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہو یا ممکن ہے کہ وہ اپنے وطن میں تو غنی ہو مگر غریب الوطنی میں کسی مصیبت کا شکار ہو گیا ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے کوئی تاوان اور چٹی پڑ چکی ہو۔ سو صورتیں ہو سکتی ہیں لہٰذا اس کی شکل وصورت اور سواری کو دیکھ کر کسی بدگمانی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے کیونکہ آپ کے مال میں اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی حق رکھا ہے۔

[٢٠٤] أَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ

بخل سے بدترین اور کیا بیماری ہو سکتی ہے

[٢٨٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: "بخل سے زیادہ بدترین اور کیا بیماری ہو سکتی ہے؟"

تحقیق و تخریج صحیح: الادب المفرد: ٢٩٦۔ شعب الایمان: ١٠٣٦١۔ امثال الحدیث لابی الشیخ: ٨٣.

[٢٨٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: "بخل سے بدترین اور کیا بیماری ہو سکتی ہے؟"

تحقیق و تخریج ایضا.

تشریح سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: "بنی سلمہ! تمہارا سردار کون

ہے؟'' ہم نے عرض کیا: جد بن قیس، اگر چہ ہم اسے بخیل قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور کون سی بیماری ہے جو بخل سے بھی بڑی ہو؟ بلکہ تمہارا سردار عمرو بن الجموح ہے۔'' عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ دور جاہلیت میں ان کے بتوں کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ جب آپ ﷺ کوئی شادی کرتے تو یہ آپ ﷺ کی طرف سے ولیمہ کیا کرتا تھا۔ (الادب المفرد: ۲۹۶، صحیح)

اس حدیث میں بخل کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے کہ بخل سے بدترین اور کیا بیماری ہو سکتی ہے۔ اس سے زیادہ قبیح عیب اور کیا ہوسکتا ہے؟ جس شخص نے بھوک وافلاس اور غربت کے ڈر سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چھوڑ دیا ہو، اس نے دراصل شارع کی تصدیق ہی نہیں کی۔ وہ ایک ایسی بیماری میں گرفتار ہے جس کی دنیا میں سزا ملے یا نہ ملے آخرت میں بہرحال ضرور ملے گی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ (آل عمران: ۱۸۰)

''اور وہ لوگ جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے وہ ہرگز گمان نہ کریں کہ یہ ان کے لیے اچھا ہے بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے عنقریب قیامت کے دن انہیں اس چیز کا طوق پہنایا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم روز قیامت اندھیروں کا باعث ہوگا اور بخل سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلی قوموں کو برباد کر دیا۔ اس نے ابھار کر انہیں اس بات پر آمادہ کر دیا کہ انہوں نے اپنے خون بہا دیئے اور اپنے آپ پر حرام چیزیں حلال ٹھہرا لیں۔'' (مسلم: ۲۵۷۸)

نبی کریم ﷺ بخل سے پناہ مانگا کرتے تھے، آپ ﷺ فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ .)) (بخاری: ٦٣٧٤)

''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ نکمّی عمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

[۲۰۵] اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ

اپنی ہبہ کردہ چیز واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو اپنی ہی قے چاٹنے لگے

[۲۸۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ،

ثنا أَبُو نُعَيمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ، لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی ہبہ کردہ چیز واپس لینے والا شخص اس کتے کی مثل ہے جو اپنی ہی قے چاٹنے لگے ہمارے لیے بری مثال نہیں۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۲۵۸۹۔ مسلم: ۱۶۲۲۔ ابو داود: ۳۵۲۲۔ ابن ماجه: ۲۳۸۵۔ نسائی: ۳۷۲۸۔ ترمذی: ۱۲۹۸ .

تشریح: اس حدیث مبارک سے پتا چلا کہ کسی کو ہبہ وتحفہ دے کر واپس لینا حرام ہے اور یہ اس قدر قبیح ورذیل فعل ہے کہ جیسے کتا قے کرے اور پھر خود ہی اسے چاٹنے لگے۔ یہاں کتے کے ساتھ تشبیہ سے مقصود حرام کو بہت قبیح صورت میں پیش کرنا، اسے قابل نفرت بنانا اور اس کے نہایت برے منظر کو پیش کرنا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ہمیں بری مثال کا مصداق نہیں بننا چاہیے، ہبہ کردہ چیز واپس لینے والا شخص اس کتے کی مثل ہے جو اپنی ہی قے چاٹنے لگے۔'' (بخاری:۲۶۲۲)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص کسی کو عطیہ دے تو پھر اس کے لیے جائز نہیں کہ اسے واپس لے مگر والد جو اپنی اولاد کو عطیہ دے، وہ اسے واپس لے سکتا ہے اور جو شخص تحفہ دے کر واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی مثل ہے جو کھاتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب ضرورت سے زیادہ سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے اور پھر اپنی ہی قے چاٹنے لگ جاتا ہے۔'' (ترمذی:۱۲۹۹ صحیح)

اس مؤخر الذکر حدیث سے پتا چلا کہ والد کے لیے رجوع جائز ہے یعنی وہ اپنی اولاد کو ہبہ کردہ چیز واپس لے سکتا ہے اس کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ہبہ کردہ چیز واپس لے۔

ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے ایک گھوڑا دیا اس شخص نے اسے ضائع کر دیا (اچھی طرح دیکھ بھال نہ کی) عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وہ خریدنے کا ارادہ کیا اور گمان یہ کیا کہ وہ اسے معمولی قیمت پر بیچ دے گا لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے مت خریدنا اور اپنا صدقہ واپس مت لینا اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم ہی میں دے کیونکہ اپنا صدقہ واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو اپنی ہی قے کو چاٹنے لگتا ہے۔'' (بخاری:۲۶۲۳) اس حدیث سے پتا چلا کہ اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو قیمتاً خریدنا بھی جائز نہیں ہے۔

[۲۰۶] النَّظَرُ إِلَى الْخُضْرَةِ يَزِيدُ فِي الْبَصَرِ، وَالنَّظَرُ إِلَى الْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ يَزِيدُ فِي الْبَصَرِ

سبزہ کی طرف دیکھنا بصارت میں اضافہ کرتی ہے اور خوبصورت عورت کی طرف دیکھنا بھی بصارت میں اضافہ کرتی ہے

[۲۸۹] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ ، ثنا أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ الْحَارِثِ بِالرَّمْلَةِ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((النَّظَرُ إِلَى الْخَضِرَةِ يَزِيدُ فِي الْبَصَرِ، وَالنَّظَرُ إِلَى الْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ يَزِيدُ فِي الْبَصَرِ))

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبزہ کی طرف دیکھنا بصارت میں اضافہ کرتی ہے اور خوبصورت عورت کی طرف دیکھنا بھی بصارت میں اضافہ کرتی ہے۔

تحقیق وتخریج: باطل: ابوالفضل محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ نامی راوی کے متعلق حافظ ذہبی نے فرمایا کہ اس نے ایک باطل روایت بیان کی ہے اور پھر حافظ ذہبی نے یہی روایت ذکر کی۔ میزان الاعتدال: ۳/ ۶۲۷۔ مزید دیکھیے: السلسلة الضعيفة: ۱/ ۲۵۷ تا ۲۶۰ .

[۲۰۷] أُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ

روز قیامت میری امت اس حال میں آئے گی کہ ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کے نشانات سے چمک رہے ہوں گے

[۲۹۰] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا أَبُو حُذَيْفَةَ، ثنا مَطَرُ بْنُ وَاصِلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت میری امت اس حال میں آئے گی کہ ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کے نشانات سے چمک رہے ہوں گے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۱۳۶۔ مسلم: ۲۴۶۔ نسائی: ۱۵۰۔ ابن ماجہ: ۴۲۸۲ .

تشریح: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف گئے، آپ نے فرمایا: ''اے مومن لوگوں کے شہر! اور بے شک ہم ان شاء اللہ تمہیں آ ملیں گے، میری خواہش تھی کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا: ''تم تو میرے صحابہ ہو، میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش رو ہوں گا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو آپ کے بعد آئیں گے؟ فرمایا: ''بتاؤ اگر ایک آدمی کے گھوڑے سفید ماتھے، سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں جبکہ دوسرے گھوڑے خالص سیاہ ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانے گا؟'' صحابہ نے

کہا: کیوں نہیں، (ضرور پہچانے گا)۔ فرمایا: ''بلاشبہ وہ (میری امت کے لوگ) قیامت کے دن روشن چہروں اور چمکتے ہاتھ پاؤں کے ساتھ آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش رو ہوں گا۔ سنو! کچھ لوگ میرے حوض سے اس طرح دور ہوں گے جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ دور کر دیا جاتا ہے، میں انہیں آواز دوں گا کہ ادھر آؤ۔ پھر کہا جائے گا: انہوں نے آپ کے بعد اپنا دین بدل لیا تھا۔ پھر میں کہوں گا: دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔'' (مسلم: ۲۴۹)

اس حدیث مبارک میں امت محمدیہ کا ایک خاصا بیان فرمایا گیا ہے کہ وضو اگرچہ پہلی امتوں میں بھی عبادت کے طور پر رائج رہا ہے مگر روز قیامت اعضاء وضو کا چمکنا صرف امت محمدیہ کے ساتھ خاص ہے، ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک دمک رہے ہوں گے اور اس بات کی شہادت دے رہے ہوں گے کہ وہ امت محمدیہ کے لوگ ہیں۔ نبی کریم ﷺ حوض کوثر پر تشریف فرما ہوں گے اور اعضاء وضو کی چمک دیکھ کر اپنے امتیوں کو پہچان لیں گے اور انہیں جام کوثر پلائیں گے۔ گویا اس حدیث میں وضو اور نماز کی بھی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ بے نماز، فساق جنہوں نے نماز چھوڑنے کو اپنی عادت بنا لیا تھا وہ اس نور سے محروم ہوں گے۔

[۲۰۸] التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ، وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ

تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے

[۲۹۱] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَحْمَدَ الصَّوَابُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ مَأْمُونٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَرُوذِيُّ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَفَّافُ، أبنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرَّاجُ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۱۲۰٤۔ مسلم: ٤۲۱۔ ابوداود: ۹٤۰۔ ابن ماجه: ۱۰۳۵۔ نسائی: ۷۸۵.

تشریح: اس حدیث سے پتا چلا کہ دوران نماز اگر امام کو کسی امر پر متنبہ کرنا ہو تو مسنون طریقہ یہ ہے کہ مرد مقتدی سبحان اللہ کہیں اور اگر عورت مقتدی ہو تو وہ تالی بجائے۔ یعنی اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے، نہ کہ معروف تالی کی طرح تالی بجانے لگے کیونکہ یہ لہو ولعب ہے اور نماز میں لہو ولعب جائز نہیں۔ عورتوں کو سبحان

اللہ کہنے سے اس لیے روکا گیا ہے کہ کہیں ان کی آواز کسی فتنے کا باعث نہ بن جائے اور مردوں کو تالی سے اس لیے منع فرمایا کہ یہ کام عورتوں کا ہے۔ دیکھئے: عون المعبود: ۳/ ۱۲۱، ۱۲۲۔

[۲۰۹] النَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ

نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے

[۲۹۲] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْغَزِّيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَيْدَرَةَ الْقُرَشِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ -يَعْنِي ابْنَ سَيَّارٍ النَّصِيبِيَّ- ثنا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَوْصِلِيُّ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ،

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((النَّظْرَةُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ، مَنْ تَرَكَهَا خَوْفًا مِنَ اللّٰهِ آتَاهُ اللّٰهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جس نے اسے اللہ کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دیا، اللہ اسے ایسا ایمان نصیب فرمائے گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: حاكم: ٤/ ٣١٣۔ عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی سخت ضعیف ہے۔

[۲۹۳] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ -يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ- ثنا أَرْطَاةُ بْنُ حَبِيبٍ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((النَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِي أَعْقَبْتُهُ عَلَيْهَا إِيمَانًا يَجِدُ طَعْمَهُ فِي قَلْبِهِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے، جس نے اسے میرے خوف کی وجہ سے چھوڑ دیا میں اسے ایسا ایمان نصیب کروں گا جس کا ذائقہ وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۲۱۰] الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ

گھر، گھوڑے اور عورت میں نحوست ہے

[۲۹٤] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ صِلَةُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ الْمَتُّوثِيُّ، ثنا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ قَالَ: ثنا الْقَعْنَبِيُّ، ثنا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ، وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گھر، گھوڑے اور عورت میں نحوست ہے۔“

تحقیق وتخریج: بخاری: ۵۰۹۳۔ مسلم: ۲۲۲۵۔ ابو داود: ۳۹۲۲۔ ترمذی: ۲۸۲٤۔ نسائی: ۳۵۹۹۔ ابن ماجه: ۱۹۹۵.

تشریح: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور آپ سے پہلے ادوار میں دنیا کے عام فسادات اور قتال کی بنیاد تین اہم چیزیں رہی ہیں (۱) گھر یعنی رہنے کی زمین (۲) عورت (۳) گھوڑا یعنی گھڑ سوار فوجیں، لہٰذا یہاں نحوست سے یہی مراد ہیں لیکن یہ حدیث دوسری صحیح احادیث کی وجہ سے منسوخ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ.)) ”اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔“

(صحيح بخاری: ۵۰۹٤، صحيح مسلم: ۲۲۲۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لَا طِيَرَةَ“ کوئی نحوست اور بدشگونی نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: ۵۷۵۴، صحیح مسلم: ۲۲۲۳) نیز دیکھئے فتح الباری (۶/۶۰، ۶۳ تحت ح ۲۸۵۸، ۲۸۵۹) اور التمہید (۹/۲۹۰) وقال: ”ثم نسخ ذلك وأبطله القرآن والسنن“ پھر یہ منسوخ ہوگئی اور اسے قرآن وسنت نے باطل قرار دیا ہے۔

۲:...... موطا امام مالک کی جس روایت میں آیا ہے کہ ایک گھر کے باشندوں کی تعداد اور مال میں کمی ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دَعُوْهَا ذَمِيْمَةً“ اسے چھوڑ دو، یہ مذموم ہے۔ (۲/۹۷۲ ح ۱۸۸۴) اس کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سنن ابی داود (۳۹۲۴) میں اس کی مؤید روایت ہے لیکن اس کی سند عکرمہ بن عمار مدلس کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۳:...... ایک روایت میں آیا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسی حدیث بیان کرنے کی وجہ سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا رد کیا تھا، اس کی سند قتادہ مدلس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دوسری سند ”مكحول عن عائشة“ کی وجہ سے منقطع ہے۔ الاتحاف الباسم: ص ۱۴۰، ۱۴۱

[۲۱۱] نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ

دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں: صحت اور فراغت

[۲۹٥] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا أَبُو شَيْبَةَ الْبَغْدَادِيُّ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَائِيلَ ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں (ان میں سے ایک) صحت ہے اور (دوسری) فراغت ہے۔''

تحقیق وتخریج بخاري: ٦٤١٢ـ ترمذي: ٢٣٠٤ـ ابن ماجه: ٤١٧٠ .

تشریح اس حدیث مبارک میں اللہ تعالیٰ کی دو ایسی نعمتوں کا تذکرہ ہے جو بڑی اہم ہیں لیکن لوگ ان کی قدر نہیں کرتے۔ وہ نعمتیں یہ ہیں:

(۱) صحت:......صحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے، لہٰذا عقل مندی اسی میں ہے کہ بیماری آنے سے پہلے پہلے اس نعمت کی قدر کریں، اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ توشہ آخرت جمع کریں کیونکہ جو نیکیاں صحت والی زندگی میں ہو سکتی ہیں وہ بیماری کی حالت میں نہیں ہو سکتیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے تاہم دونوں میں خیر و بھلائی کا پہلو موجود ہے۔'' (مسلم:۲۶۶۴)

(۲) فراغت:......فراغت بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس کی قدر کرنی چاہیے اور مصروفیات سے پہلے پہلے فارغ البالی کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے، اپنے فارغ اوقات کو عبادت الٰہی اور خدمت دین میں صرف کرنا چاہیے۔

لوگوں کی اکثریت کا یہ عالم ہے کہ صحت ہو تو اسباب معاش میں اس قدر مشغول ہو جاتے ہیں کہ عبادت کے لیے وقت ہی نہیں ملتا اور اگر اسباب معاش سے فراغت ہو تو صحت ساتھ نہیں دیتی اور جب صحت اور فراغت دونوں نعمتیں میسر ہوں تو سستی اور کاہلی غالب آ جاتی ہے جس کی وجہ سے عبادت الٰہی اور خدمت دین کے مواقع ضائع کروا بیٹھتے ہیں، یہی خسارہ اور گھاٹا ہے۔

[۲۱۲] وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ

عربوں کے لیے اس شر سے ہلاکت ہے جو قریب آ چکا ہے

[۲۹٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَنْبَسِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ أَبُو إِبْرَاهِيمَ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ طُفَيْلٍ، عَنْ عَطِيَّةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عربوں کے لیے اس شر سے ہلاکت ہے جو قریب آ چکا ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۷۰۵۹۔ مسلم: ۲۸۸۰۔ من حدیث زینب بنت جحش، ابن الاعرابی: ۱۱۰٤ من حدیث ابی هریرة.

تشریح: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''عربوں کے لیے ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب آ چکا ہے۔ اس اندھے، گونگے، بہرے فتنے سے جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا (فتنہ بھڑکانے کی) کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا اور کوشش کرنے والے کے لیے قیامت کے دن اللہ کی طرف سے تباہی ہے۔''

(ابن حبان: ٦٧٠٥، الفتن للمروزی: ٤٦٧، حسن)

اہل علم کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں عرب کے اس فتنے کی طرف اشارہ ہے جو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں رونما ہوا اور جس نے مسلمانوں کے باہمی افتراق وانتشار، خروج وبغاوت اور بدامنی وخانہ جنگی کی صورت میں نہ صرف سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو جام شہادت نوش کرنے پر مجبور کیا بلکہ اس کا سلسلہ بعد میں بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی آویزش کی صورت میں عرصے تک جاری رہا جس سے اسلام اور مسلمانوں کو بے حد نقصان اٹھانا پڑا۔ واللہ اعلم

[۲۱۳] الْجُبْنُ وَالْجُرْأَةُ غَرَائِزُ يَضَعُهَا اللّٰهُ حَيْثُ شَاءَ

بزدلی اور بہادری فطرتی ہیں اللہ تعالیٰ جس شخص میں چاہتا ہے انہیں رکھ دیتا ہے

[۲۹۷] وَجَدْتُ بِخَطِّ شَيْخِنَا أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْأَزْدِيِّ الْحَافِظِ، ثنا طَرْخَانُ بْنُ فَارِسٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، ثنا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَرَمُ الْمُؤْمِنِ تَقْوَاهُ، وَمُرُوءَتُهُ خُلُقُهُ، وَنَسَبُهُ دِينُهُ، وَالْجُبْنُ وَالْجُرْأَةُ غَرَائِزُ يَضَعُهَا اللّٰهُ حَيْثُ يَشَاءُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی عزت اس کے تقویٰ میں ہے، اس کی مروت اس کا اخلاق ہے، اس کا حسب ونسب اس کے دین میں ہے اور بزدلی اور بہادری (کے اوصاف) فطرتی ہیں، اللہ تعالیٰ جس شخص میں چاہتا ہے انہیں رکھ دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف جدًا:** ابـويعلى: ٦٤٥١۔ محمد بن عجلان مدلس کا عنعنہ اور معدی بن سلیمان ضعیف ہے۔

[۲۱۴] مِنْ كَنْزِ الْبِرِّ كِتْمَانُ الْمَصَائِبِ وَالْأَمْرَاضِ وَالصَّدَقَةُ

صدقہ، امراض اور مصائب کو چھپانا نیکی کے خزانے میں سے ہے

[٢٩٨] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، أبنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ هَارُونَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مِنْ كَنْزِ الْبِرِّ كِتْمَانُ الْمَصَائِبِ وَالْأَمْرَاضِ وَالصَّدَقَةُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ، امراض اور مصائب کو چھپانا نیکی کے خزانے میں سے ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** شعب الايمان: ٩٥٧٤۔ مسند الرويانى: ١٤٤٧۔ زافر بن سلیمان ضعیف ہے۔

[۲۱۵] مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يُشْبِهَ أَبَاهُ

انسان کی سعادت مندی میں سے ہے کہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو

[٢٩٩] رَوَى أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَيِّعُ الْحَافِظُ فِي كِتَابِ فَضَائِلِ الشَّافِعِيِّ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّغَانِيُّ، ثنا أَبُو رَجَاءٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَبُو غَسَّانَ الْقَاضِي أَيُّوبُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي فُسْطَاطٍ إِذْ جَاءَهُ السَّائِبُ بْنُ عَبْدِ يَزِيدَ وَمَعَهُ ابْنُهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خیمے میں تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سائب بن عبد یزید آیا، اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يُشْبِهَ أَبَاهُ))

ان دونوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''انسان کی سعادت مندی میں سے ہے کہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: اس کی سند کے اکثر راویوں کے حالات اور توثیق نہیں ملی۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ٤٥٢٢ .

[٢١٦] مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ حُسْنُ الْخُلُقِ

حسن خلق انسان کی سعادت مندی میں سے ہے

[٣٠٠] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءِ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا أَبُو الْحَارِثِ مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ حُسْنُ الْخُلُقِ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسن خلق انسان کی سعادت مندی میں سے ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف جدا: مكارم الاخلاق للخرائطى: ٤٢۔ قاسم بن عبداللہ عمری کذاب ہے۔

[٢١٧] أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ

دنیا میں بھلائی والے آخرت میں بھی بھلائی والے ہیں

[٣٠١] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْيَمَنِيُّ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقَاضِي إِمْلَاءً، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَصِيصِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ، وَأَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الْآخِرَةِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا میں بھلائی والے آخرت میں بھی بھلائی والے ہیں اور دنیا میں برائی والے آخرت میں بھی برائی والے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: عبداللہ بن احمد بن ربیعہ غیر ثقہ ہے۔

[۲۱۸] اَلْخَازِنُ الْاَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً بِهَا (بِهِ) نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ

امانت دار خزانچی جو خوش دلی سے وہ چیز (اللہ کی راہ میں) دے دے جس کا اسے حکم ملا ہو تو وہ صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے

[۳۰۲] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِئُ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَزَّارُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ،

عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْخَازِنُ الْاَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''امانت دار خزانچی جو خوش دلی سے وہ چیز (اللہ کی راہ میں) دے دے جس کا اسے حکم ملا ہو تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ۲۲۶۰۔ مسلم: ۱۰۲۳۔ نحوہ، نسائی: ۲۵۶۱.

[۳۰۳] وَأَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خُرَّزَاذَ، أبنا عَلِيُّ بْنُ بَهْشَاذَ النَّجِيرَمِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِصَامٍ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ،

عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْخَازِنُ الْاَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''امانت دار خزانچی جو خوش دلی سے وہ چیز (اللہ کی راہ میں) دے دے جس کا اسے حکم ملا ہو تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔''

تحقیق و تخریج ایضًا.

تشریح اس حدیث مبارک سے پتا چلا کہ خدمت گزاروں میں سے جو کوئی بھی اپنے مالک کے حکم کے مطابق خوش دلی اور دیانت داری سے اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرے گا تو اسے بھی اتنا ہی اجر وثواب ملے گا جتنا مالک کو ملتا ہے، کیونکہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مالک اپنے کسی خدمت گزار کو صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہے مگر وہ آگے سے بخل اور کمینگی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اپنے مالک کو فقر ومحتاجی سے ڈرا کر صدقہ نہ کرنے کا مشورہ دینے لگ جاتا ہے، یا مالک کے حکم کے مطابق پورا پورا نہیں دیتا بلکہ کم دیتا ہے اور یا پھر خوش دلی سے نہیں دیتا، تو جب اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اپنے مالک کا حکم بجالاتے ہوئے پوری دیانت داری اور دل کی خوشی سے صدقہ دیا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بھی صدقہ

کرنے والا ہی شمار ہوگا کیونکہ وہ بھی ایک ذریعہ اور سبب بنا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ سب مسلمان خدمت گزار کے حوالے سے ہے، کافر اس میں شامل نہیں، کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ مسلمان امانت دار خزانچی جو خوش دلی سے وہ چیز دے دے جس کا اسے حکم دیا گیا ہو تو وہ صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔'' (بخاری: ۱۴۳۸)

[۲۱۹] السُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ

بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے ہر مظلوم اس کی طرف پناہ پکڑتا ہے

[۳۰۴] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا أَبُو عَمْرٍو غَزْوَانُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُقْرِئُ، ثنا أَحْمَدُ ـ هُوَ ابْنُ جَامِعٍ ـ ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((السُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے ہر مظلوم اس کی طرف پناہ پکڑتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: بزار: ۵۳۸۳۔ شعب الایمان: ۶۹۸۴۔ الکامل لابن عدی: ۴/ ۴۰۲۔ سعید بن سنان کذاب متروک راوی ہے۔

[۲۲۰] كَلَامُ ابْنِ آدَمَ كُلُّهُ عَلَيْهِ، لَا لَهُ إِلَّا أَمْرًا بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيًا عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالَى

ابن آدم کی ہر بات اس کے خلاف پڑتی ہے اس کے حق میں نہیں جاتی سوائے نیکی کا حکم دینے، برائی سے منع کرنے اور اللہ کا ذکر کرنے کے

[۳۰۵] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْقٍ الْبَغْدَادِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَفْصٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْجُنَيْدِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَعُودُهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ: أَعِدْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ الَّذِي كُنْتَ حَدَّثْتَنِي، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ صَالِحٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

محمد بن یزید بن خنیس مکی کہتے ہیں کہ ہم سفیان ثوری کے پاس ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو سعید بن حسان بھی ان کے پاس عیادت کرنے آ گئے، سفیان نے ان سے کہا: مجھے دوبارہ وہ حدیث سناؤ جو تم نے مجھے بیان کی تھی، انھوں نے کہا: مجھے ام صالح نے صفیہ بنت شیبہ سے، اس نے ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا انھوں نے کہا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَلَامُ ابْنِ آدَمَ كُلُّهُ عَلَيْهِ، لَا لَهُ إِلَّا أَمْرًا بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهْيًا عَنْ مُنْكَرٍ، أَوْ ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالَى))

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کی ہر بات اس کے خلاف پڑتی ہے، اس کے حق میں نہیں جاتی سوائے نیکی کا حکم دینے، برائی سے منع کرنے اور اللہ کا ذکر کرنے کے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف:** ترمذی: ۲٤۱۲۔ ابن ماجه: ۳۹۷٤۔ ابویعلی: ۷۱۳۲۔ ام صالح مجہولہ ہے۔

[۲۲۱] التُّؤَدَةُ وَالتَّثَبُّتُ وَالِاقْتِصَادُ وَالصَّمْتُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

کام میں سوچ وبچار، ثابت قدمی، میانہ روی اور خاموشی نبوت کا چھبیسواں حصہ ہیں

[۳۰٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ، ثنا أَبُو مَنْصُورٍ الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا بَحْرُ السَّقَّاءُ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((التُّؤَدَةُ وَالِاقْتِصَادُ وَالتَّثَبُّتُ وَالصَّمْتُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کام میں سوچ وبچار، ثابت قدمی، میانہ روی اور خاموشی نبوت کا چھبیسواں حصہ ہیں۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف:** بحر سقاء ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۲۲۲] الْأَنْبِيَاءُ قَادَةٌ، وَالْفُقَهَاءُ سَادَةٌ، وَمُجَالَسَتُهُمْ زِيَادَةٌ

انبیاء علیہم السلام قائد ہیں، فقہاء سردار ہیں اور ان کی مجلسوں میں بیٹھنا اضافے کا باعث ہے

[۳۰۷] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ النَّجِيرَمِيُّ، أبنا أَبُو الْقَاسِمِ عُمَرُ بْنُ سَيْفٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبِي قَالَ: ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْحُصَيْنِ بْنِ التَّرْجُمَانِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ،

عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ قَادَةٌ، وَالْفُقَهَاءُ سَادَةٌ، وَمُجَالَسَتُهُمْ زِيَادَةٌ))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام قائد ہیں، فقہاء سردار ہیں اور ان کی مجلسوں میں بیٹھنا (علم میں) اضافے کا باعث ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف جدًا:** دارقطنی: ۳/ ۸۰۔ شعب الایمان: ۱۰۰۹٦۔ حارث

الاعور اور عبدالعزیز بن حصین سخت ضعیف ہیں۔

[۲۲۳] الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَا يَمْلِكُ كَلَابِسِ ثَوْبَىْ زُورٍ

ایسی چیز ظاہر کرنے والا جس کا وہ مالک نہ ہو، جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے کی مانند ہے

[۳۰۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْقَاسِمِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: لا أَعْلَمُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ،

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَا يَمْلِكُ كَلَابِسِ ثَوْبَىْ زُورٍ))

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسی چیز ظاہر کرنے والا جس کا وہ مالک نہ ہو، جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے (دھوکے باز) کی مانند ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۵۲۱۹۔ مسلم: ۲۱۳۰۔ ابوداود: ۴۹۹۷ .

[۳۰۹] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا ابْنُ جَامِعٍ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو النُّعْمَانِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ،

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَلَابِسِ ثَوْبَىْ زُورٍ))

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسی چیز ظاہر کرنے والا جو اسے نہ دی گئی ہو، جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے کی مانند ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا .

تشریح: سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری ایک سوکن ہے، کیا مجھے اس بات پر گناہ ہوگا اگر میں (اس پر) یہ ظاہر کروں کہ مجھے خاوند کی طرف سے خوب مل رہا ہے حالانکہ مجھے (اس کی طرف سے) وہ چیزیں نہیں مل رہی ہوتیں؟ تو اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسی چیز ظاہر کرنے والا جو اسے نہ دی گئی ہو، وہ جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے کی مثل ہے۔'' (بخاری: ۵۲۱۹)

یہ حدیث بڑی جامع اور اپنے اندر وسیع مفہوم لیے ہوئے ہے۔ اس میں ہر قسم کی تصنع اور بناوٹ کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ خواہ سوکنیں آپس میں ایک دوسری کو تنگ کرنے کے لیے ایسا کریں یا کوئی دوسرا شخص لوگوں کو اپنی ''شو'' دکھانے کے لیے ایسا کرے، کسی کے لیے بھی جائز نہیں۔ بعض لوگوں کو بڑا بننے کا شوق ہوتا ہے مگر ان کے اندر بڑا بننے کی صلاحیتیں نہیں ہوتیں اس لیے وہ جھوٹ کا سہارا لے کر خود کو دوسروں کے سامنے بڑا ظاہر کرتے ہیں، مثلاً: وہ اپنے آپ کو

بڑا عالم وفاضل ظاہر کرتے ہیں، حالانکہ جاہل ہوتے ہیں، اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے بڑا ذہین وفطین ظاہر کرتے ہیں حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے، اسی طرح دوسروں کی تحقیق پڑھ کر یا ان سے سن کر اسے اپنی تحقیق باور کرواتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو عمدہ لباس پہن کر اپنے آپ کو بڑا امیر اور دولت مند ظاہر کرتے ہیں۔ مذکورہ حدیث میں اس طرح کی تمام باتوں کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے کہ یہ سب جھوٹ اور فریب پر مبنی ہیں اور سخت گناہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ٥﴾ (آل عمران: ۱۸۸)

''آپ ان لوگوں کو ہرگز خیال نہ کریں جو ان کاموں پر خوش ہوتے ہیں جو انہوں نے کیے اور پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف ان کاموں پر کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں پس آپ انہیں عذاب سے بچ نکلنے والا ہرگز خیال نہ کریں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

[۲۲۴] الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ يَنْفِي الْفَقْرَ، وَبَعْدَهُ يَنْفِي اللَّمَمَ، وَيُصِحُّ الْبَصَرَ

کھانے سے پہلے وضو کرنا فقر کو دور کرتا ہے اور کھانے کے بعد (وضو کرنا) صغیرہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور نظر کو درست کرتا ہے

[۳۱۰] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَطَّارُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْخُتُلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَضْلِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ، ثنا سَهْلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ،

عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ مُتَّصِلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ يَنْفِي الْفَقْرَ، وَبَعْدَهُ يَنْفِي اللَّمَمَ، وَيُصِحُّ الْبَصَرَ))

موسیٰ بن جعفر اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے متصل سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھانے سے پہلے وضو کرنا فقر کو دور کرتا ہے اور کھانے کے بعد (وضو کرنا) صغیرہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور نظر کو درست کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ منقطع: اسے موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین نے اپنے والد جعفر سے انہوں نے ان کے دادا محمد بن علی سے روایت کیا محمد بن علی کے آگے سند نہیں۔ اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۲۲۵] الْقَاصُّ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ، وَالْمُسْتَمِعُ إِلَيْهِ يَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ، وَالتَّاجِرُ يَنْتَظِرُ الرِّزْقَ، وَالْمُحْتَكِرُ يَنْتَظِرُ اللَّعْنَةَ

قصہ گو غضب الٰہی کا منتظر رہتا ہے اور اسے سننے والا رحمت کا منتظر رہتا ہے۔ تاجر رزق کا منتظر رہتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنت کا منتظر رہتا ہے

[۳۱۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذَ بْنِ مِهْرَانَ الطُّوسِيُّ، ثنا طَاهِرُ بْنُ عِيسَى، ثنا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ الرُّوَاسِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْهَاشِمِيُّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنِ الْعَبَادِلَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْقَاصُّ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ، وَالْمُسْتَمِعُ إِلَيْهِ يَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ، وَالتَّاجِرُ يَنْتَظِرُ الرِّزْقَ، وَالْمُحْتَكِرُ يَنْتَظِرُ اللَّعْنَةَ، وَالنَّائِحَةُ وَمَنْ حَوْلَهَا مِنِ امْرَأَةٍ مُسْتَمِعَةٍ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))

عبادلہ (عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم) نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قصہ گو غضب (الٰہی) کا منتظر رہتا ہے اور اسے سننے والا رحمت کا منتظر رہتا ہے۔ تاجر رزق کا منتظر رہتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنت کا منتظر رہتا ہے۔ نوحہ کرنے والی اور اس کے گرد سننے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔''

تحقیق و تخریج: موضوع: الكامل لابن عدی: ۲/ ۱۶۸۔ عباد بن کثیر سخت ضعیف ہے، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[۲۲۶] السَّعَادَةُ كُلُّ السَّعَادَةِ طُولُ الْعُمُرِ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کی اطاعت میں لمبی عمر پانا سعادت ہی سعادت ہے

[۳۱۲] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، ثنا بُكَيْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَهْلٍ الْحَدَّادُ بِمَكَّةَ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُرَيْشٍ، ثنا إِدْرِيسُ بْنُ مُوسَى الْهَرَوِيُّ، قَالَ:، ثنا مُوسَى بْنُ نَاصِحٍ، ثنا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((السَّعَادَةُ كُلُّ السَّعَادَةِ طُولُ الْعُمُرِ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کی اطاعت میں لمبی عمر پانا سعادت ہی سعادت ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: تاريخ دمشق: ۳۵/ ۳۴۰۔ ابونعیم عبدالرحمن بن قریش مجروح

جبکہ ادریس بن موسیٰ مجہول ہے۔

[۲۲۷] الشَّقِيُّ كُلُّ الشَّقِيِّ مَنْ أَدْرَكَتْهُ السَّاعَةُ حَيًّا لَمْ يَمُتْ

جسے قیامت نے زندہ پالیا (یعنی) وہ مرا نہیں تھا، اس کی بدبختی ہی بدبختی ہے

[۳۱۳] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ دَاوُدَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِيُّ، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ، ثنا يَعْلَى بْنُ الْأَشْدَقِ بْنِ الْجَرَادِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعُقَيْلِيُّ -وَيُكْنَى بِأَبِي الْهَيْثَمِ-

عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرَادٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الشَّقِيُّ كُلُّ الشَّقِيِّ مَنْ أَدْرَكَتْهُ السَّاعَةُ حَيًّا لَمْ يَمُتْ))

سیدنا عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو قیامت نے زندہ پالیا (یعنی) وہ مرا نہیں تھا، اس کی بدبختی ہی بدبختی ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: یعلی بن اشدق متروک ہے۔ مزید دیکھیں: السلسلة الضعيفة: ۳۷۶۰.

[۲۲۸] الْوَيْلُ كُلُّ الْوَيْلِ لِمَنْ تَرَكَ عِيَالَهُ بِخَيْرٍ وَقَدِمَ عَلَى رَبِّهِ بِشَرٍّ

جو شخص اپنے اہل وعیال کو مالِ حرام دے کر چھوڑ گیا اور خود گناہ لے کر اپنے رب سے جا ملا، اس کے لیے ہلاکت ہی ہلاکت ہے

[۳۱۴] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، ثنا بَحْرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرْقُوبِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بِشْرٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا قَتَادَةُ بْنُ الْوَسِيمِ أَبُو عَوْسَجَةَ الطَّائِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ آدَمَ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْوَيْلُ كُلُّ الْوَيْلِ لِمَنْ تَرَكَ عِيَالَهُ بِخَيْرٍ وَقَدِمَ عَلَى رَبِّهِ بِشَرٍّ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے اہل وعیال کو مال (حرام) دے کر چھوڑ گیا اور خود گناہ لے کر اپنے رب سے جا ملا، اس کے لیے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: ابراہیم بن احمد بن بشر عسکری اور قتادہ بن وسیم کی توثیق نہیں ملی۔ فائدہ: حافظ ذہبی نے فرمایا: اگرچہ اس حدیث کا معنی برحق ہے لیکن یہ موضوع ہے۔ اسے قتادہ سے ابراہیم بن احمد عسکری نے روایت کیا اور وہ بھی اسی کی طرح مجہول ہے۔ میزان الاعتدال: ۳/ ۳۸۵.

[٢٢٩] دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُورُهُ عَلَى نَفْسِهِ

مظلوم کی بددعا قبول ہوتی ہے اگر چہ وہ فاسق ہی ہو کیونکہ اس کا فسق اس کی اپنی ذات پر ہے

[٣١٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ قَالَ:، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ: ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُورُهُ عَلَى نَفْسِهِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مظلوم کی بددعا قبول ہوتی ہے اگر چہ وہ فاسق ہی ہو کیونکہ اس کا فسق (کا وبال) اس کی اپنی ذات پر ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: احمد: ٢/ ٣٦٧۔ طیالسی: ٢٤٥٠۔ ابن ابی شیبۃ: ٢٢٩٨٧۔ ابومعشر ضعیف ومختلط ہے۔

[٢٣٠] ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ

تین آدمیوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، ان میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی بددعا، مسافر کی دعا اور والدین کی اپنی اولاد پر بددعا

[٣١٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمٌ، ثنا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى -يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ- عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَعْنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین (آدمیوں کی) دعائیں (ضرور) قبول ہوتی ہیں ان (کی قبولیت) میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی بددعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد پر بددعا۔''

تحقیق وتخریج: **حسن**: ابوداود: ١٥٣٦۔ ترمذی: ٣٤٤٨۔ ابن ماجہ: ٣٨٦٢۔

تشریح: اس حدیث مبارک میں تین آدمیوں کی قبولیت دعا کا ذکر ہے کہ ان کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، جلد قبول ہو یا دیر سے لیکن قبول ضرور ہوتی ہے۔ وہ تین آدمی یہ ہیں:

(۱) مظلوم:...... وہ شخص جس پر کسی بھی طرح کا ظلم ہوا ہو، اسے مظلوم کہتے ہیں۔ مظلوم کی ظالم پر کی ہوئی بددعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف روانہ کیا تو انہیں کئی نصیحتیں فرمائیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں۔'' (بخاری:۱۴۹۶)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ہنی کو سرکاری چراگاہ کا حاکم بنایا تو انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''اے ہنی! مسلمانوں سے اپنے ہاتھ روکے رکھنا (یعنی ان پر ظلم نہ کرنا) اور مسلمانوں (کے مظلوم) کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی بددعا یقیناً قبول ہوتی ہے۔'' (بخاری:۳۰۵۹)

مظلوم اگرچہ فاسق و فاجر اور غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے کیونکہ اس کی دعا کے قبول ہونے کی وجہ اس کی مظلومیت ہے لہٰذا مظلوم اگرچہ فاسق یا کافر ہی کیوں نہ ہو تب بھی اس کی بددعا قبول ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف کا تقاضا بھی ہے کہ وہ مظلوم کی پکار کو سنے۔

(۲) مسافر:...... مسافر کی دعا بھی ضرور قبول ہوتی ہے۔ حدیث مبارکہ میں سفر کو ''قطعہ عذاب'' کہا گیا ہے۔ (دیکھئے: حدیث نمبر ۲۲۵) اس لیے کہ سفر میں انسان کو کئی طرح کی تکالیف اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اپنے اہل وعیال اور دوست احباب کی جدائی کا صدمہ اور اس کے ساتھ ساتھ سفر کی مشقتیں اور تھکاوٹیں، انسان دوران سفر بڑا مجبور، پریشاں اور بے کس و بے بس ہوتا پھر جب اس حالت میں وہ اپنے خالق و مالک کا در کھٹکھٹاتا ہے تو مالک کے در سے اسے ضرور خیر ملتی ہے لہٰذا سفر کے لمحات کو فلمیں دیکھنے، قوالیاں اور گانے سننے اور فضول گفتگو کی بجائے اللہ تعالیٰ سے دعاؤں اور التجاؤں میں گزارنا چاہیے۔

(۳) والدین:...... مذکورہ حدیث میں والد کا ذکر ہے لیکن ایک روایت میں والدین کے الفاظ بھی ہیں۔ (دیکھئے الادب المفرد:۳۲) لہٰذا والد اور والدہ کی اپنی اولاد کے بارے میں نکلی ہوئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ والدین انسان کے دنیا میں آنے کا ذریعہ ہیں، انہوں نے اولاد کو پالا پوسا ہے، اپنی ضروریات پر اولاد کی ضروریات کو ترجیح دی ہے، دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کے بعد سب سے زیادہ احسانات والدین ہی کے ہیں، اب اس کے باوجود بھی اگر اولاد اپنے والدین کو تنگ کرے تو اللہ تعالیٰ کا والدین سے وعدہ ہے کہ ایسی نالائق اولاد کے بارے میں تمہارے بددعا ضرور قبول کروں گا۔ بعض روایات میں دعا اور بعض میں بددعا کا ذکر ہے، مطلب یہ ہے کہ اولاد کے متعلق والدین کی دعا اور بددعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

[۲۳۱] الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ

قاضی تین طرح کے ہیں: دو جہنمی ہیں اور ایک جنتی ہے

[۳۱۷] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ

يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَارِبٍ ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ، قَاضٍ قَضَى بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضَى بِالْهَوَى فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضَى بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قاضی تین طرح کے ہیں، دو جہنمی ہیں اور ایک جنتی ہے: وہ قاضی جس نے اللہ کی نازل کردہ شریعت کے خلاف فیصلہ کیا وہ جہنمی ہے اور وہ قاضی جس نے خواہش نفس کے مطابق فیصلہ کیا وہ بھی جہنمی ہے اور جس قاضی نے اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: ابراہیم بن حکم بن ظہیر سخت ضعیف شیعہ ہے۔

[۲۳۲] خَصْلَتَانِ لَا تَكُونَانِ فِي مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ

دو اچھی عادتیں منافق میں نہیں ہوسکتیں: بہترین سیرت اور دین میں سمجھ بوجھ

[۳۱۸] أَخْبَرَنَا مُنِيرُ بْنُ أَحْمَدَ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، أبنا أَبُو يَزِيدَ الْقَرَاطِيسِيُّ ، ثنا أَسَدٌ ، ثنا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ الْإِسْفَرَايِينِيُّ ، ثنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أبنا مَعْمَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَصْلَتَانِ لَا تَكُونَانِ فِي مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي دِيْنٍ))

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو اچھی عادتیں منافق میں نہیں ہوسکتیں: اچھی سیرت اور دین میں سمجھ بوجھ۔''

تحقیق و تخریج: اسناده منقطع: الزهد لابن المبارك: ٤٥٩۔ محمد بن حمزہ اور سیدنا عبداللہ بن سلام کے درمیان انقطاع ہے۔ اضواء المصابيح: ١/ ٢٨٥۔ السلسلة الصحيحة: ١/ ٥٦٣ .

[۲۳۳] خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ: الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ

دو بری عادتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں: بخل اور بداخلاقی

[۳۱۹] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْمُقْرِئُ ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَعْسَمُ ، ثنا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَالِبٍ ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ: الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ)) آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو بری عادتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں: بخل اور بداخلاقی۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: ترمذی: ١٩٦٢۔ ابویعلی: ١٣٢٨۔ الادب المفرد: ٢٨٢۔ صدقہ بن موسیٰ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[٢٣٤] عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

دوطرح کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو آدھی رات کے وقت اللہ کے ڈر سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو رات کے وقت اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی رہی

[٣٢٠] أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْغَازِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَدَّادِ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما (اپنے والد) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''دوطرح کی آنکھوں کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو آدھی رات کے وقت اللہ کے ڈر سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو رات کے وقت اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی رہی۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: عثمان بن عطاء ضعیف ہے۔

فائدہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوطرح کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو رات کے وقت اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی رہی۔'' (ترمذی: ١٦٣٩، حسن)

[٣٢١] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُقْرِئُ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ خَلَّادٍ،

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو

عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

طرح کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا۔"

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: خلاد کو صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے اور یحییٰ بن متوکل ضعیف ہے۔

[۲۳۵] مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ: طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا

دوطرح کے بھوکے حریص کبھی سیر نہیں ہوتے: ایک علم کا طالب اور دوسرا دنیا کا طالب

[۳۲۲] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الدَّاهِرِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ: طَالِبُ عِلْمٍ، وَطَالِبُ دُنْيَا))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دوطرح کے بھوکے حریص کبھی سیر نہیں ہوتے: ایک علم کا طالب اور دوسرا دنیا کا طالب۔"

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف جدًا: المعجم الکبیر: ۱۰۳۸۸۔ ابوبکر داہری سخت ضعیف ہے۔

فائدہ مشہور ثقہ تابعی امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دوطرح کے بھوکے حریص کبھی سیر نہیں ہوتے: ایک علم کا حریص وہ اس سے کبھی سیر نہیں ہوتا اور دوسرا دنیا کا حریص وہ اس سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ جسے آخرت کی فکر اور خیال رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کے لیے کافی ہے اور وہ اس کے دل میں بے نیازی پیدا کر دیتا ہے، جسے دنیا کی فکر اور خیال رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو تاریک اور پریشان کر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں میں غربت ڈال دیتا ہے پھر وہ صبح وشام فقیر ہی رہتا ہے۔" (دارمی: ۳۳۱ صحیح)

[۲۳۶] الشَّيْخُ شَابٌّ فِي حُبِّ اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ طُولِ الْحَيَاةِ، وَكَثْرَةِ الْمَالِ

بوڑھا آدمی دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے: لمبی زندگی کی محبت اور کثرت مال کی محبت

[۳۲۳] أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُعَلِّمُ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْغَضَائِرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الشَّيْخُ شَابٌّ فِي حُبِّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بوڑھا آدمی دو چیزوں کی محبت میں

اثْنَتَيْنِ: فِي طُولِ الْحَيَاةِ، وَكَثْرَةِ الْمَالِ)) (ہمیشہ) جوان رہتا ہے: لمبی زندگی کی محبت میں اور کثرت مال (کی محبت میں)۔"

تحقیق و تخریج: صحیح: ابن ماجہ: ٤٢٣٣ـ احمد: ٢/ ٣٥٨.

تشریح: انسان دنیا میں دو چیزوں کو سب سے زیادہ چاہتا ہے: (١) لمبی عمر (٢) کثرت مال۔ ہر انسان کی یہ خواہش اور آرزو ہوتی ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ عمر ملے اور اس کے پاس زیادہ سے زیادہ مال ہوحتیٰ کہ جب وہ عمر کے آخری حصے میں پہنچتا ہے تو اس وقت بھی اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ عمر زیادہ ملے اور مال و دولت کی بہتات ہو۔ حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ کم از کم بڑھاپے میں ہی اپنی آخرت کی فکر کر لیتا اور آخرت بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتا لیکن اس طرف آنے کے لیے وہ تیار ہی نہیں، جوں جوں عمر گزرتی جاتی ہے آرزوں اور خواہشات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے لیکن موت سے غافل ہو کر دولت سمیٹنے کے چکر میں ہی لگا رہتا ہے یہاں تک کہ ملک الموت آ دبوچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝﴾ (التکاثر: ١ـ٢) "زیادتی کی خواہش نے تمہیں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "اگر ابن آدم کے پاس مال کی بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی تلاش میں رہے گا، ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی طرف پلٹ آتا ہے جو واپس (اللہ کی طرف) پلٹ آئے۔" (بخاری: ٦٤٣٦)

[٢٣٧] أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى: الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ

چار آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کو نفرت ہے: قسمیں اٹھا اٹھا کر مال فروخت کرنے والا، متکبر فقیر، بوڑھا زانی اور ظالم حکمران

[٣٢٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا حَجَّاجٌ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى: الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "چار آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ کو نفرت ہے: (١) قسمیں اٹھا اٹھا کر مال فروخت کرنے والا (٢) متکبر فقیر (٣) بوڑھا زانی (٤) اور ظالم حکمران۔"

تحقیق و تخریج: صحیح: نسائی: ٢٥٧٧ـ ابن حبان: ٥٥٥٨.

تشریح اس حدیث میں ان چار بدبختوں کا ذکر ہے جن سے اللہ تعالیٰ کو نفرت ہے اور یہ ان کے لیے بڑی وعید ہے کہ اللہ خالق و مالک ان سے محبت کی بجائے نفرت اور بغض رکھتا ہے۔

(۱) قسمیں اٹھا کر مال فروخت کرنے والا:...... جو شخص اپنا مال فروخت کرتے وقت کثرت کے ساتھ قسمیں اٹھاتا ہے خواہ وہ سچی ہو یا جھوٹی، اللہ تعالیٰ اس سے نفرت کرتا ہے۔ اسے چاہیے تھا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھتا کیونکہ اگر مال کا فروخت ہونا قسمت میں لکھا ہے تو گاہک نے اسے ضرور خریدنا ہے اور اگر فروخت ہونا نہیں لکھا تو یہ ہزار قسمیں بھی اٹھالے، گاہک اسے نہیں خریدے گا لہٰذا تقدیر پر ایمان میں کمی اور اللہ تعالیٰ پر بھروسا نہ کرنے نے اسے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ لوگوں میں سے بنا دیا۔ اسلام نے کاروبار میں قسمیں اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ جھوٹی قسمیں تو کسی بھی صورت میں جائز نہیں کیونکہ وہ کبیرہ گناہوں میں سے ہیں البتہ اگر کبھی کبھار کسی وجہ سے سچی قسم اٹھانا پڑ جائے تو اہل علم اس کے جواز کے قائل ہیں مگر اس کو عادت نہیں بنانا چاہیے۔ مزید دیکھیں حدیث نمبر ۲۵۸۔

(۲) متکبر فقیر:...... یہ دوسرا شخص ہے جس سے اللہ تعالیٰ کو نفرت اور بغض ہے۔ ایک تو فقیر اور کنگال، دوسروں کا دست نگر اور محتاج اور اوپر سے تکبر کر کے اپنی جھوٹی برتری ظاہر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کو یہ ہرگز پسند نہیں، اللہ تعالیٰ کو تو کسی مالدار اور غنی شخص کا تکبر کرنا پسند نہیں چہ جائیکہ فقیر اور محتاج شخص تکبر کرے، جو ہے بھی کبر اور برتری کے اسباب سے محروم، گویا یہ شخص اپنے عمل سے ثابت کر رہا ہے کہ یہ احکام الٰہی اور خشیت الٰہی سے بے نیاز ہے، لہٰذا اللہ کے نزدیک اس کا تکبر کرنا مالدار آدمی کے تکبر کرنے سے زیادہ قبیح ہے۔

(۳) بوڑھا زانی:...... یہ تیسرا شخص ہے جس سے اللہ تعالیٰ کو نفرت ہے۔ بڑھاپے میں زنا کرنے کا مطلب ہے کہ اس کا مزاج بہت بگڑا ہوا ہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے بالکل خالی ہے۔ اہل علم نے لکھا ہے کہ زنا کے اسباب و محرکات عموماً شباب، حرارت غریزہ، قلت معرفت، غلبہ شہوت، ضعف عقل اور کم عمری ہیں۔ یہ تمام اسباب و محرکات بڑھاپے میں ختم ہو جاتے ہیں۔ لمبی عمر اور متعدد تجربات کے حصول سے انسان کی عقل کامل ہو جاتی ہے، اس میں جماع کے اسباب اور عورتوں کی شہوت کم پڑ جاتی ہے اور بچی کھچی شہوت کو پورا کرنے کے لیے اس کے پاس حلال ذرائع موجود ہوتے ہیں۔ لہٰذا اب اگر وہ زنا کرتا ہے تو اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ وہ ہٹ دھرم ہے، اس کے اندر خشیت الٰہی نام کی کوئی چیز نہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نہ تو بات کرے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: بوڑھا زانی، جھوٹ بولنے والا حکمران اور متکبر فقیر۔" (مسلم: ۱۰۷)

(۴) ظالم حکمران:...... یہ چوتھا شخص ہے جس سے اللہ تعالیٰ کو نفرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حکومت دی، اختیارات دیے تاکہ یہ اللہ کی زمین پر اس کے بندوں کے درمیان عدل وانصاف کرے مگر اس کا معاملہ برعکس رہا،

اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھایا، اللہ کے بندوں پر ظلم وستم ڈھائے، حکومت کے نشے میں اس قدر غرق ہوا کہ منعم حقیقی، بادشاہوں کے بادشاہ یعنی اللہ تعالیٰ ہی کو بھلا ڈالا لہٰذا یہ اللہ کے ہاں قابل نفرت اور مبغوض ٹھہرا، حالانکہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے عدل وانصاف کا دامن پکڑ لیتا تو اللہ کا ولی بن جاتا اور اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت اپنے عرش کا سایہ نصیب کرتا جیسا کہ حدیث میں ہے۔ (بخاری: ٦٦٠)

[٢٣٨] ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، فَالثَّلَاثُ الْمُهْلِكَاتُ: شُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ، وَالثَّلَاثُ الْمُنْجِيَاتُ: خَشْيَةُ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَالْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا

تین چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں۔ پس ہلاک کر دینے والی تین چیزیں یہ ہیں: (۱) بخل جس کی فرمانبرداری کی جائے (۲) خواہش نفس جس کے پیچھے چلا جائے (۳) انسان کا اپنی تعریف سن کر خوش ہونا۔ اور نجات دلانے والی تین چیزیں یہ ہیں: (۱) پوشیدہ وعلانیہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا (۲) مالداری اور محتاجی کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا (۳) خوشی اور غصے کی حالت میں عدل وانصاف سے کام لینا

[٣٢٥] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السُّكَّرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ بَكْرٍ الْعَبْدِيُّ، ثنا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، فَالثَّلَاثُ الْمُهْلِكَاتُ: شُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ ـ وَقَالَ ـ وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ: خَشْيَةُ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَالْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں۔ پس ہلاک کر دینے والی تین چیزیں یہ ہیں: (۱) بخل، جس کی اطاعت کی جائے (۲) خواہش نفس، جس کے پیچھے چلا جائے (۳) اور انسان کا اپنی تعریف سن کر خوش ہونا۔ اور نجات دلانے والی تین چیزیں یہ ہیں: (۱) پوشیدہ وعلانیہ (ہر حال) میں اللہ سے ڈرنا (۲) مالداری اور محتاجی (دونوں حالتوں) میں میانہ روی اختیار کرنا (۳) خوشی اور غصے کی حالت میں عدل وانصاف سے کام لینا۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: شعب الایمان: ٧٣١۔ بزار: ٧٢٩٣۔ ایوب بن عتبہ اپنے

حافظے کی وجہ سے ضعیف، فضل بن بکر مجروح ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[٣٢٦] وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ الْحَسَنِ الْمَصَاحِفِيُّ، ثنا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّاهِرِ الْإِسْفَرَايِينِيُّ بِمَكَّةَ عِنْدَ بَابِ النَّدْوَةِ عِنْدَ أُسْطُوَانَةِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ بَكْرٍ الْعَبْدِيُّ، ثنا قَتَادَةُ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، فَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ: خَشْيَةُ اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَالْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں۔ پس ہلاک کر دینے والی تین چیزیں یہ ہیں: (١) بخل، جس کی اطاعت کی جائے۔ (٢) خواہش نفس، جس کے پیچھے چلا جائے (٣) انسان کا اپنی تعریف سن کر خوش ہونا۔ اور نجات دلانے والی تین چیزیں یہ ہیں: (١) پوشیدہ وعلانیہ (ہر حال میں) اللہ سے ڈرنا (٢) مالداری اور محتاجی (دونوں حالتوں) میں میانہ روی اختیار کرنا (٣) خوشی اور غصے میں عدل وانصاف سے کام لینا۔“

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[٣٢٧] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكَاتِبُ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَالِسِيُّ بِبَالِسَ سَنَةَ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، ثنا عَمِّي إِبْرَاهِيمُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ الْفَضْلِ، عَنْ قَتَادَةَ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، فَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ، وَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَخَشْيَةُ اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَالْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں۔ پس ہلاک کر دینے والی تین چیزیں یہ ہیں: (١) بخل، جس کی اطاعت کی جائے (٢) خواہش نفس جس کے پیچھے چلا جائے (٣) انسان کا اپنی تعریف سن کر خوش ہونا۔ اور نجات دلانے والی تین

وَالرِّضَا))

چیزیں یہ ہیں: (۱) پوشیدہ و علانیہ (ہر حال میں) اللہ سے ڈرنا (۲) مال داری اور محتاجی (دونوں حالتوں) میں میانہ روی اختیار کرنا (۳) خوشی اور غصے میں عدل وانصاف سے کام لینا۔‘‘

تحقیق و تخریج ایضًا.

[۲۳۹] الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَهُوَ عَلَى الْبَادِئِ حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ

آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں (اس کا وبال) پہل کرنے والے پر ہوگا جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے

[۳۲۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ يُونُسَ،

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَهُوَ عَلَى الْبَادِئِ حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ))**

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں تو (اس کا وبال) پہل کرنے والے پر ہوگا جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔‘‘

تحقیق و تخریج **مرسل ضعیف**: اسے حسن بصری تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۳۲۹] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعِيدٍ الْكِنْدِيِّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: **((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِئِ حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ))**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے فرمایا: ’’آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں تو (اس کا وبال) پہل کرنے والے پر ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔‘‘

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةَ، وَابْنِ حَجَرٍ قَالُوا: ثنا إِسْمَاعِيلُ ـ يَعْنُونَ: ابْنَ جَعْفَرٍ ـ عَنِ الْعَلَاءِ،

اور اسے مسلم بن حجاج نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی ﷺ سے روایت

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ))

کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں تو (اس کا وبال) پہل کرنے والے پر ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ۲۵۸۷۔ ابوداود: ٤٨٩٤۔ ترمذی: ۱۹۸۱ .

تشریح: اس حدیث مبارک سے پتا چلا کہ جو شخص کسی کو گالی دینے میں پہل کرے تو اس کو جواباً اتنی گالی دینا جائز ہے جتنی کہ اس نے دی ہو اور اس گالی گلوچ کا سارا وبال اسی پر ہوگا جس نے گالی کی ابتدا کی ہے کیونکہ دوسرے شخص سے گالی نکلنے کا سبب یہ پہلا شخص ہی بنا ہے لہٰذا اس کا وبال اسی پر ہے۔ لیکن اگر مظلوم حد سے بڑھ جائے یعنی ایک گالی کے بدلے دو گالیاں دے، تو پھر دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہوں گے۔ کیونکہ برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی کے ساتھ ہے۔ اور اگر مظلوم خاموش رہے، بدلہ ہی نہ لے، صبر کرے تو یہ بہت ہی افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (البقرۃ: ۱۹٤)

''پس جو تم پر زیادتی کرے تو تم اس پر زیادتی کر سکتے ہو اتنی ہی جتنی کہ اس نے تم پر کی ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بے شک اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (الشوریٰ: ٤٠۔ ٤٣)

''اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، بے شک اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔ اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں۔ (الزام کا) راستہ تو ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو بے شک یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔''

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ﴾ (النحل: ۱۲٦)

''اور اگر تم بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی لو جتنا تمہیں صدمہ پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بے شک یہ صابروں کے لیے بہتر ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالی دی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، آپ تعجب کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے، جب اس شخص نے زیادہ بدتمیزی کی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی کسی بات کا جواب دیا، اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے، ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس گئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ مجھے گالیاں دیئے جا رہا تھا جبکہ آپ تشریف فرما تھے، جب میں نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے ساتھ فرشتہ تھا جو اسے جواب دے رہا تھا اور جب تم نے اسے جواب دیا تو شیطان واقع ہو گیا۔'' پھر فرمایا: ''ابو بکر! تین چیزیں مکمل طور پر حق ہیں: جس شخص کی حق تلفی کی جائے اور وہ اللہ عزوجل کی خاطر اس سے چشم پوشی کرے، تو اس کے بدلے میں اللہ اسے قوت ونصرت عطا فرماتا ہے۔ جو شخص صلہ رحمی کی خاطر عطیہ دیتا ہے تو اللہ اس کے بدلے میں اسے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ اور جو شخص کثرت (مال) کی خاطر دست سوال دراز کرتا ہے تو اللہ (اسے) مزید قلت فرما دیتا ہے۔'' (احمد: ۲/ ۴۳۶ حسن)

[۲۴۰] أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ

میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا

[۳۳۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الزَّعْفَرَانِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو،

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ))

عبید بن عمیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں (روز قیامت) حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔''

تحقیق وتخریج: مرسل: اسے عبید بن عمیر تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

[۳۳۱] وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أبنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا أَبُو كَامِلٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ،

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ))

سیدنا جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''میں (روز قیامت) حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ٦٥٨٩۔ المعجم الكبير: ١٦٩٠۔ ابن حبان: ٦٤٤٥.

تشریح: میدان حشر میں حوض کوثر کا وجود برحق ہے۔ اس کے متعلق بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں۔ اہل علم کا کہنا ہے کہ حوض کوثر اور نہر کوثر دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ نہر کوثر جنت کے اندر ہوگی جبکہ حوض کوثر جنت سے باہر میدان حشر میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو یہ حوض عطا فرمائے گا۔

- آپ ﷺ حوض پر اپنی امت کے پیش رو ہوں گے۔ (بخاری: ۶۵۸۹)
- حوض کوثر کی ایک سمت اتنی طویل ہوگی جتنا مدینہ اور عمان کا درمیانی فاصلہ (تقریباً ایک ہزار کلومیٹر) ہے۔" (مسلم: ۲۳۰۱)
- حوض کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ (ایضاً)
- حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے جام ہوں گے جن کی تعداد آسمان کے ستاروں جتنی ہوگی۔ (مسلم: ۲۳۰۳)
- جس نے ایک دفعہ حوض کوثر سے پانی پی لیا اسے پھر (میدان حشر میں) کبھی پیاس نہ لگے گی۔" (ایضاً: ۲۲۹۲)
- اہل یمن کی خاطر آپ ﷺ دوسرے لوگوں کو حوض سے ہٹا دیں گے۔" (ایضاً: ۲۳۰۱)
- بدعتی لوگ آپ ﷺ کے حوض سے محروم واپس لوٹ جائیں گے۔" (بخاری: ۶۵۸۵)
- آپ دوسرے (غیر مسلم) لوگوں کو اپنے حوض سے اس طرح دور ہٹائیں گے جس طرح آدمی دوسرے لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے دور ہٹاتا ہے۔ (مسلم: ۲۴۷)

[۲۴۱] أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى

میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ اور آپ ﷺ نے درمیانی اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا

[۳۳۲] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ قَالَ: أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلْمَوَيْهِ الرَّازِيُّ، أنا أَبُو شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح (قریب قریب) ہوں گے۔"

تحقیق وتخریج: بخاری: ۶۰۰۵۔ ابوداود: ۵۱۵۰۔ ترمذی: ۱۹۱۸.

تشریح: اس حدیث مبارک میں یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں یوں قریب قریب ہوں گے جس طرح انگشت شہادت اور درمیان

والی انگلی قریب قریب ہیں۔'' یتیم کی پرورش کرنے والے کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے جو نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت والی زبان سے بیان فرمائی ہے۔ یتیم اس نابالغ بچے اور بچی کو کہا جاتا ہے جس کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا ہو، ایسے بچے کے سر پر دستِ شفقت رکھنے والے اور اپنے بچوں کی طرح بلکہ ان سے بھی بڑھ کر اچھے طریقے سے کفالت کرنے اور اس کے مال کی حفاظت کرنے والے شخص کو جنت میں نبی ﷺ کا قرب ملے گا۔

[۲۴۲] أَنَا النَّذِيرُ، وَالْمَوْتُ الْمُغِيرُ، وَالسَّاعَةُ الْمَوْعِدُ

میں ڈرسنانے والا ہوں، موت تباہی مچانے والی ہے اور قیامت وعدے کا وقت ہے

[۳۳۳] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاهِينَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ (ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ عِيسَى السَّرَّاجُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَاغَنْدِيُّ، قَالَا: ثنا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ضِمَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((يَا بَنِي هَاشِمَ! يَا بَنِي قُصَيٍّ! أَنَا النَّذِيرُ وَالْمَوْتُ الْمُغِيرُ، وَالسَّاعَةُ الْمَوْعِدُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنو ہاشم! اے بنو قصی! میں ڈرسنانے والا ہوں، موت تباہی مچانے والی ہے اور قیامت وعدے کا وقت ہے۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ابویعلی: ٦١٤٩۔ الاھوال لابن ابی الدنیا: ٢۔ البعث لابن ابی داود: ٣۔

تشریح: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا قریش اور ان کے ساتھ اپنے خاندان کو ڈرانے کا ذکر ہے۔ بنو ہاشم سے مراد آپ کے چچا اور ان کی اولاد ہے اور بنو قصی سے عام قریش مراد ہیں۔ آپ نے ان سب کو جمع کر کے دعوت اسلام پیش کی اور ان کو اللہ کے عذابوں سے ڈرایا۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب آیت ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ ''اور آپ اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں۔'' نازل ہوئی تو آپ نے قریش کو آواز دی وہ سب جمع ہوگئے۔ آپ نے عام و خاص سبھی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے بنی کعب بن لوی! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچالو، اے بنی مرہ بن کعب! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے بنی عبد شمس! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے بنی عبدالمطلب! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے فاطمہ! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، میں اللہ کے ہاں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ البتہ جو حق قرابت ہے میں اسے احسان کے ساتھ نبھاتا رہوں گا۔ (مسلم: ٢٠٤)

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جب ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ نازل ہوئی تو آپ ﷺ صفا پہاڑی پر

چڑھ کر آواز دینے لگے: بنوفہر! بنوعدی! وہ سب اکٹھے ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر میں تم کو خبر دوں کہ وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں عذاب شدید سے پہلے تمہیں ڈرانے والا (آگاہ کرنے والا) ہوں۔'' ابولہب نے کہا: باقی دن تیرے لیے ہلاکت ہو، کیا تو نے اس لیے ہم کو جمع کیا تھا؟ تب سورت لہب نازل ہوئی۔

(بخاری: ۴۷۷۰؛ مسلم: ۲۰۷)

الباب الثانی

باب: ۲

[۲۴۳] مَنْ صَمَتَ نَجَا

جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا

[۳۳٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْمُقْرِئُ، أنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّالْقَانِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ صَمَتَ نَجَا))

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔''

تحقیق و تخریج حسن: ترمذی: ۲۵۰۱۔ احمد: ۲/ ۱۷۷.

تشریح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی فصل الخطاب، جوامع الکلم اور جواہر الکلم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس میں معانی کے پوشیدہ سمندروں کی معرفت صرف اہل علم ہی کو حاصل ہو سکتی ہے۔ زبان کے خطرات بہت زیادہ ہیں اور ہر خطرہ ایک سے بڑھ کر ایک ہے، اس کی آفات ان گنت ہیں، خطا، کذب، چغلی، غیبت، ریاء، شہرت، نفاق، فحش گوئی، جدال اور باطل میں انہماک وغیرہ سب آفات لسان میں سے ہیں جن سے بچنے کا واحد ذریعہ خاموشی ہے۔ انسان اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھے تو نجات پا جائے گا۔ محاورہ ہے کہ ایک چپ لاکھ بلائیں ٹالتی ہے۔ لہٰذا زبان کو کلمہ خیر کے لیے ہی کھولنا چاہیے ورنہ چپ رہنے میں ہی عافیت ہے۔ حدیث مبارک ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔'' (بخاری: رقم ۶۰۱۸) اور دوسری حدیث ہے: ''اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ذکر اللہ کے علاوہ زیادہ کلام دل کی سختی کا باعث ہے اور سخت دل آدمی سب سے زیادہ اللہ سے دور ہوگا۔'' (ترمذی: ۲۴۱۱ حسن) امر بالمعروف، نہی عن المنکر، کلمہ خیر اور حق گوئی یہ سب ذکر الٰہی ہی کی

اقسام ہیں۔

[۲۴۴] مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ

جوشخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرے اللہ اسے رفعت سے نوازتا ہے اور جو تکبر کرے اللہ اسے پستی کا شکار کر دیتا ہے

[۳۳۵] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُوسَى، ثنا سَعِيدُ بْنُ سَلَّامٍ الْعَطَّارُ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ،

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَاضَعُوا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ، وَحَتَّى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ))

عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا: ”لوگو! تواضع اختیار کرو، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ”جوشخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرے، اللہ اسے رفعت سے نوازتا ہے، پھر وہ خود کو اپنی نظروں میں چھوٹا سمجھتا ہے جبکہ لوگوں کی نظروں میں وہ عظیم ہوتا ہے۔ اور جوشخص تکبر اختیار کرے، اللہ عزوجل اسے پستی کا شکار کر دیتا ہے پھر وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے جبکہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے حتیٰ کہ کتے یا خنزیر سے بھی حقیر ہوتا ہے۔“

تحقیق وتخریج: موضوع: شعب الایمان: ۷۷۹۰۔ محمد بن یونس بن موسیٰ اور سعید بن سلام کذاب ہیں۔ اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

فائدہ: سیدنا ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جوشخص اللہ سبحانہ کے لیے ایک درجہ تواضع اختیار کرے اللہ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جوشخص اللہ کے سامنے ایک درجہ تکبر اختیار کرے اللہ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ کم کرتا ہے حتیٰ کہ اسے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیتا ہے۔“

[ابن ماجه: ٤١٧٦ وسنده حسن]

[۲۴۵] مَنْ يَتَأَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ، وَمَنْ يَغْفِرْ يَغْفِرِ اللّٰهُ لَهُ، وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَكْظِمْ يَأْجُرْهُ اللّٰهُ

جوشخص اللہ پر جھوٹی قسم اٹھائے گا، اللہ اسے جھوٹا ثابت کرے گا، اور جوشخص معاف کردے گا اللہ بھی اسے معاف کردے گا، اور جو کوئی درگزر کرے گا اللہ بھی اس سے درگزر کرے گا، اور جوشخص مصیبت پر صبر کرے گا اللہ اسے بہتر بدلہ دے گا، اور جو کوئی غصہ پی لے گا اللہ اسے اجر دے گا

[۳۳۶] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْفَقِيهُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزْدَادَ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا الزُّبَيْرِيُّ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: تَلَقَّفْتُ هَذِهِ الْخُطْبَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ، وَذَكَرَ ذَلِكَ فِي خُطْبَةٍ طَوِيلَةٍ

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ خطبہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے حاصل کیا، پس میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا:...... اور انہوں نے ایک طویل خطبہ میں اس بات کا بھی ذکر کیا۔

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۵۵۔

[۲۴۶] وَمَنْ قَدَّرَ رَزَقَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ بَذَّرَ حَرَمَهُ اللّٰهُ

اور جس نے (اللہ کی نعمتوں کی) قدر کی اللہ اسے (مزید نعمتوں سے) نوازے گا اور جس نے فضول خرچی کی اللہ اسے (نعمتوں سے) محروم کردے گا

[۳۳۷] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّامِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، وَذَكَرَهُ فِي

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا اور انہوں نے ایک لمبی حدیث میں اس کا بھی

حَدِيثِ طَوِيلٍ ذکر کیا۔

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۳۲۔

[۲۴۷] مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ

جس سے حساب میں پوچھ گچھ کی گئی اسے عذاب ہوگا

[۳۳۸] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الصَّبَّاغِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا سُلَيْمَانُ -يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے حساب میں (مکمل) پوچھ گچھ کی گئی اسے عذاب ہوگا۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ٦٥٣٦۔ مسلم: ٢٨٧٦۔ ابوداود: ٣٠٩٣.

تشریح مطلب یہ ہے کہ جس شخص سے قیامت کے دن سختی کے ساتھ اور پوری تفصیل سے کرید کرید کر حساب لیا گیا کہ فلاں گناہ کیوں کیا؟ فلاں نیکی کیوں نہیں کی؟ ہر چھوٹے بڑے گناہ کے متعلق پوچھا گیا اور وجہ بھی پوچھی گئی تو ایسا شخص پھنس جائے گا کیونکہ بندہ محدود، اس کی قوتیں محدود اور خطا ونسیان ساتھ لگے ہوئے ہیں لہٰذا جس شخص سے تفصیلی حساب لیا گیا وہ ضرور کہیں نہ کہیں پھنس جائے گا۔ صحیح بخاری کے حوالے سے پوری حدیث یوں ہے: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی ایسی بات سنتیں جسے سمجھ نہ پاتیں تو (اسے) دوبارہ معلوم کر لیتیں تاکہ سمجھ میں آ جائے چنانچہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب ہوگا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ سن کر میں نے عرض کیا: کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ (الانشقاق: ٨) ''پس عنقریب اس سے آسان سا حساب لیا جائے گا۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ صرف (اللہ کے دربار میں) پیشی کا ذکر ہے لیکن جس سے حساب میں (مکمل) پوچھ گچھ کی گئی (سمجھ لو) وہ ہلاک ہوگیا۔'' (بخاری: ١٠٣)

[۲۴۸] مَنْ بَدَا جَفَا، وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنِ اقْتَرَبَ مِنْ أَبْوَابِ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ

جس نے جنگل میں جا کر رہائش اختیار کی وہ سخت دل ہوا، جو شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا، اور جو حاکم کے دروازوں پر گیا وہ فتنے میں مبتلا ہوگیا

[۳۳۹] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ النَّجِيرَمِيُّ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا

أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُتَيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِيهِ الْقُومَسِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّا، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ بَدَا جَفَا، وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنِ اقْتَرَبَ مِنْ أَبْوَابِ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جنگل میں جا کر رہائش اختیار کی وہ سخت دل ہوا، جو شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا، اور جو حاکم کے دروازوں پر گیا وہ فتنے میں مبتلا ہو گیا۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: احمد: ۲/ ۳۷۱۔ شعب الایمان: ۸۹۵۶.

تشریح: (۱) اس حدیث مبارک سے بادیہ نشینی اور صحرا نشینی کی مذمت کا پہلو نکلتا ہے اور وہ اس طرح کہ ایسا شخص زیادہ تر اہل علم کی مجلس سے دور ہی رہتا ہے، اسی طرح وہ اخلاق فاضلہ سے بھی خیر و برکات اور فہم دین کی مجالس ومحافل سے بھی اکثر وبیشتر الگ تھلگ رہتا ہے۔

(۲)...... شرعاً ایک حد تک شکار کرنے کی اجازت ہے، تاہم یہ حدیث مبارک اس اہم مسئلے کی وضاحت بھی کرتی ہے کہ کسی انسان کا محض شکار کا ہو کر رہ جانا انتہائی مذموم ہے، اس لیے کہ ایسا شخص اپنے دینی اور دنیوی واجبات وفرائض سے غافل ہو جاتا ہے۔ شکار کے لیے جانا بالکل ممنوع نہیں۔ اگر شکار ممنوع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عدی بن حاتم اور ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہما کو اس کی اجازت نہ دیتے۔ المختصر اعتدال میں رہتے ہوئے شکار کرنا درست ہے، افراط وتفریط کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

(۳)...... حدیث مذکور سے حکمرانوں اور صاحب اختیار واقتدار لوگوں کی کاسہ لیسی کرنے اور ان کے دروازوں پر حاضری دینے کی مذمت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ ملوک وسلاطین کا قرب اچھے بھلے انسان کو فتنوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ یہ فتنے کئی طرح کے ہو سکتے ہیں جسمانی بھی اور روحانی بھی۔ جسمانی فتنے تو اس طرح ہو سکتے ہیں کہ حکمرانوں کی ہاں میں ہاں نہ ملانے کی وجہ سے اور ان کے اختیار کردہ منکرات وفواحش کا انکار کرنے سے جسمانی سزائیں بھگتنا پڑ سکتی ہیں جیسا کہ دنیا دار، نفس پرست بادشاہوں اور اصحاب اقتدار کی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے۔ جبکہ اس کے برعکس ان کے دین کو خطرہ ہوتا ہے، یعنی حکمرانوں کی موافقت کرنے سے یا ان کی بے راہ روی اور منکرات پر خاموش رہنے سے دین سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ

۴:...... ''وہ غافل ہو گیا'' کیونکہ شکار پتا نہیں کہاں کہاں بھاگتا پھرے۔ ایک کھیت سے دوسرے کھیت میں، دوسرے سے تیسرے میں، لہٰذا اس کے پیچھے پیچھے پھرنے والا شخص اپنے گھر بار سے دور ہو جائے گا۔ گھریلو کام پڑے رہ

جائیں گے۔ ایسا شخص نماز روزے کا پابند بھی نہیں رہ سکتا۔ پھر شکار ملے یا نہ ملے۔ گویا وہ دنیا سے بھی گیا اور آخرت سے بھی۔ [مترجم سنن نسائی: ۶/۲۸۵، ۲۸۶]

[۲۴۹] مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ

جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے

[۳۴۰] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ كَيْلَجَةُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے۔''

تحقیق و تخریج: مسلم: ۱۴۰۔ بزار: ۸۹۶۶.

تشریح: اس حدیث مبارک سے پتا چلا کہ جو شخص ناحق کسی کے مال پر قبضہ کرنا چاہے، مال تھوڑا ہو یا زیادہ اور مالک کے لیے لڑائی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو ایسے شخص سے لڑنا جائز ہے اگر وہ مارا جائے تو اس کا خون رائیگاں ہے اور وہ دوزخی ہے اور اگر اس لڑائی میں مالک مارا جائے تو اسے اللہ تعالیٰ اعزازی طور پر شہادت کا ثواب عطا فرمائے گا کیونکہ اپنے مال کی حفاظت کرنا صرف مالک کا حق ہی نہیں بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم بھی ہے۔ لہٰذا اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی تعمیل میں مارا جانے والا شہید ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ فرمایئے کہ اگر کوئی شخص آ کر میرا مال چھیننا چاہے تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے (اپنا مال) مت دو۔'' اس نے کہا: ''اگر وہ لڑنا شروع کر دے؟ فرمایا: ''تم بھی اس سے لڑو۔'' اس نے کہا: ''اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ فرمایا: ''تم شہید ہو گے۔'' اس نے کہا: اگر میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔''

(مسلم، رقم: ۱۴۰)

اس حدیث پر علامہ نووی رحمہ اللہ نے باب باندھا ''غیر کا مال چھیننے والے کا خون مباح ہے اور اگر وہ اس لڑائی کے دوران قتل ہو جائے تو دوزخی ہے اور اگر صاحب حق قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے۔'' ایک حدیث میں ہے کہ ''جو شخص اپنے حق کی خاطر (لڑتا ہوا) مارا گیا وہ شہید ہے۔'' (نسائی: ۴۱۰۱ صحیح)

[۲۵۰] مَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

جو شخص اپنے گھر والوں کی حفاظت میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے

[۳۴۱] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ نَظِيفٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، أبنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّافِقِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ إِمَامُ جَامِعِ الرَّقَّةِ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الزُّبَيْرِيُّ ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ -يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ- عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ ،

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ))

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے گھر والوں کی حفاظت میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: ابو داود: ٤٧٧٢ ـ ترمذی: ١٤٢١ ـ نسائی: ٤٠٩٩ .

تشریح: یعنی جو شخص اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ بھی اعزازی طور پر رتبہ شہادت پانے والوں میں سے ہے اور اگر اس کے ہاتھوں حملہ آور قتل ہو جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور مرنے والا حملہ آور جہنمی ہوگا۔

[٢٥١] مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

جو شخص اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے

[٣٤٢] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْفَرَّاءُ ، أبنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الرَّافِقِيُّ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْقُرَشِيُّ ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ -هُوَ ابْنُ سَعْدٍ- عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ ،

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ))

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص اپنی جان بچاتے ہوئے قتل ہو گیا تو وہ بھی شہید ہے۔''

تحقیق وتخریج: ابو داود: ٤٧٧٢ ـ ترمذی: ١٤٢١ ـ نسائی: ٤١٠٠ .

تشریح: یعنی جو شخص اپنا دین بچاتے ہوئے مارا گیا وہ شہید اور جنتی ہے جبکہ قاتل جہنمی ہے اور اسی طرح جو شخص اپنی جان بچاتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ یاد رہے کہ اس طرح کے تمام شہداء آخرت کے احکام واجر وثواب کے لحاظ سے شہید ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے انہیں شہداء کے گروہ میں شامل فرمائے گا کیونکہ اصل اور اعلیٰ درجے کا شہید تو وہی ہے جو میدان کارزار میں کافروں سے لڑتا ہوا شہید ہوا۔

[٣٤٣] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ الْإِشْبِيلِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيُّ ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

سَعْدٍ، حَدَّثَنِی أَبِی، عَنْ أَبِی عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أُصِيبَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ أُصِيبَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ أُصِيبَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ))

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: السنن الکبری للبیہقی: ۱۷۶۳۳ .

[۲۵۲] مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے اپنی طرف سے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے

[۳۴۴] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِی أَبِی، قَالَ: حَدَّثَنِی مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی صَعْصَعَةَ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے اپنی طرف سے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ۵۶۴۲۔ الموطا: ۱۷۵۲۔ احمد: ۲/ ۲۳۷ .

تشریح اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ ذہنی یا جسمانی کسی بھی طرح کی آزمائش، مصیبت اور پریشانی بندہ مومن کے لیے رحمت کا باعث ہے، اس کی بدولت بندے کے گناہ جھڑتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ٥ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ٥ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ٥﴾ (البقرة: ۱۵۵۔ ۱۵۷)

''اور بلا شبہ ہم کسی نہ کسی طرح ضرور تمہاری آزمائش کریں گے (مثلاً دشمن کے) ڈر سے، بھوک و پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔ جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان
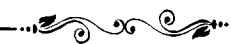
کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''
نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان کو جو بھی کوئی پریشانی، بیماری، فکر، غم اور تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ جو کانٹا بھی اسے چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرماتا ہے۔'' (بخاری: ۵۶۴۱)
ایک دوسری حدیث ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ (النساء: ۱۲۳) ''جو کوئی برا عمل کرے گا اسے اس کی سزا ملے گی۔'' تو مسلمانوں کو اس سے سخت تشویش ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی اور درست روی پر قائم رہو، مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ اسے ٹھوکر لگے یا کانٹا چبھے۔'' (مسلم: ۲۵۷۴)

[۲۵۳] مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کا تفقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے

[٣٤٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، ثنا زَيْدٌ -يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ- ثنا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کا تفقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: ابو مسلم محمد بن احمد بن علی کی توثیق نہیں ملی۔

[٣٤٦] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ، يَقُولُ: قَالَ مُعَاوِيَةُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ)) قَالَ: سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

محمد بن کعب کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کا تفقہ عطا فرماتا ہے۔'' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں۔

تحقیق و تخریج: بخاری: ٧١۔ مسلم: ١٠٣٧۔ احمد: ٤/ ٩٣.

تشریح: اس حدیث مبارک سے پتا چلا کہ دین کا تفقہ، اس کا فہم، اور اس کی سمجھ بوجھ خیر عظیم اور نعمت عظمیٰ ہے اور یہ صرف اسی خوش نصیب کے حصے میں آتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو اور جس کے ساتھ اس نے بھلائی کا ارادہ کیا ہو۔ اس حدیث میں اس شخص کے لیے بڑی خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی سمجھ بوجھ سے نوازا ہے۔ دین کی سمجھ بوجھ میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کی معرفت اور توحید ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد: ۱۹) ''پس جان لیجیے حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ہے۔'' توحید کی سمجھ آ گئی تو خیر اور بھلائی مل گئی اور اگر توحید ہی سمجھ میں نہ آ سکی تو خواہ کتنے ہی علوم کیوں نہ جانتا ہو، خیر و بھلائی سے محروم ہے۔ یہ علوم دنیا کے لیے تو فائدہ مند ہو سکتے ہیں مگر آخرت کے لیے نہیں۔

[۲۵۴] مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يَجْعَلْ خُلُقَهُ حَسَنًا

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کا خلق اچھا کر دیتا ہے

[۳۴۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكَاتِبُ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ مَكْحُولٍ،

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يَجْعَلْ خُلُقَهُ حَسَنًا))

سیدنا قبیصہ بن ذوئب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کا خلق اچھا کر دیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: سلیمان بن ابی داود ضعیف اور بقیہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۲۵۵] مَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَارَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ، وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ لَهَا عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَمَنْ تَرَقَّبَ الْمَوْتَ لَهَا عَنِ اللَّذَّاتِ، وَمَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ

جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے اور جو جہنم سے خوفزدہ ہوتا ہے وہ خواہشات سے لاپروا ہو جاتا ہے اور جو موت کا خیال رکھتا ہے وہ لذتوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے اس پر مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں

[۳۴۸] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّيِّبِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَدِيٍّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَارَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ، وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ لَهَا عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَمَنْ تَرَقَّبَ الْمَوْتَ لَهَا عَنِ اللَّذَّاتِ، وَمَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے اور جو جہنم سے خوفزدہ ہوتا ہے وہ خواہشات سے لاپروا ہو جاتا ہے اور جو موت کا خیال رکھتا ہے وہ لذتوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے اس پر مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: حلية الاولياء: ٤/ ٣٥۔ شعب الایمان: ١٠١٣٤۔ تاريخ دمشق: ٢٥/ ٢٩٢۔ حارث الاعور سخت ضعیف اور عبداللہ بن ولید الوصافی ضعیف ہے۔

[٢٥٦] مَنْ مَاتَ غَرِيبًا مَاتَ شَهِيدًا

جو شخص پردیس میں مرا وہ شہادت کی موت مرا

[٣٤٩] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْأَدِيبُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَافِعٍ أَبُو زِيَادٍ، قَالَ: ثنا أَبُو رَجَاءٍ الْخُرَسَانِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ مَاتَ غَرِيبًا مَاتَ شَهِيدًا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص پردیس میں مرا وہ شہادت کی موت مرا۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: ابونصر محمد بن صالح الادیب اور اسماعیل بن رجاء العسقلانی کی توثیق نہیں ملی۔

[٢٥٧] مَنِ اعْتَزَّ بِالْعَبِيدِ أَذَلَّهُ اللّٰهُ

جس شخص نے غلاموں پر فخر کیا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا

[٣٥٠] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، ثنا بَحْرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الْقَرْقُوبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُبَارَكِ الطُّوسِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُمَوِيُّ قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ الْأَخْنَسِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ اعْتَزَّ بِالْعَبِيدِ أَذَلَّهُ اللّٰهُ))

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے غلاموں پر فخر کیا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: الضعفاء للعقيلي: ٢/ ٦٦٩۔ عبداللہ بن عبداللہ الاموی کی توثیق نہیں ملی۔

[٢٥٨] مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں

[٣٥١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، وَعَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: ثنا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمِّهِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَا غِشَّ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! مسلمانوں کے درمیان کوئی دھوکا نہیں (ہونا چاہیے) جس شخص نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا))

اور اس کو مسلم بن حجاج نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ بھی ہم میں سے نہیں۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: ابو عقیل یحییٰ بن المتوکل ضعیف ہے۔ نوٹ: مسلم کی روایت آگے آرہی ہے۔

[٣٥٢] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْقَعْنَبِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا تو وہ بھی ہم میں

سے نہیں۔“

تحقیق و تخریج: مسلم: ۱۰۱ .

[۳۵۳] وأنا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عُمَرَ أَيْضًا ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا أَبُو نُعَيْمٍ ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، نا أَبُو دَاوُدَ ،

عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فِي وِعَاءٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((غَشَشْتَهُ، مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا))

سیدنا ابوحمراء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کا ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا اس کے پاس ایک برتن میں غلہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: ”تم نے دھوکا دیا ہے جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: ابن ماجه: ۲۲۲۵ ۔ ابوداود متروک متہم بالکذب ہے۔

[۳۵۴] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّيْسَابُورِيُّ ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُمَحِيُّ ، نا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ ، نا أَبِي ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَالْمَكْرُ وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں، اور مکر و فریب اور دھوکے بازی (کرنے والا) آگ میں ہے۔“

تحقیق و تخریج: حسن ، دیکھئے حدیث نمبر ۲۵۴۔

تشریح: دیکھئے حدیث نمبر ۲۵۴ کی تشریح۔

[۲۵۹] مَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا

جس نے رات کے وقت ہم پر تیر چلایا وہ ہم میں سے نہیں

[۳۵۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے رات کے وقت ہم پر تیر چلایا وہ ہم میں سے نہیں۔“

تحقیق وتخریج: صحيح: شرح مشكل الآثار: ١٣٢٦ .

تشریح: یعنی جس نے رات کے اندھیرے میں کسی مسلمان کی غفلت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کی طرف تیر چلایا، تیر میں ہر وہ ہتھیار شامل ہے جو موت کا باعث بنے، مثلاً: کسی کی طرف فائر کرنا، گولی چلانا وغیرہ، ایسا شخص جو کسی مسلمان کو اس کی غفلت اور لاعلمی میں نشانہ بنائے اس کی طرف ہتھیار چلائے وہ ہم میں سے نہیں یعنی وہ ہمارے طریقے اور سنت پر نہیں، اس کا راستہ اور منزلیں ہم سے جدا ہیں۔

[٢٦٠] مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا

جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کترواتا وہ ہم میں سے نہیں

[٣٥٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْكِنْدِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَسْجِدِ الْخَلِيلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلْطِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْحُسَيْنِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثنا الْفِرْيَابِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ،

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا))

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کترواتا وہ ہم میں سے نہیں۔''

تحقیق وتخریج: صحيح: ترمذى: ٢٧٦١- نسائى: ١٣- احمد: ٤/ ٣٦٦ .

[٣٥٧] أنا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَحْرِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ، نا النَّسَائِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى،

أنا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَقَالَ فِي مَتْنِهِ: ((مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ))

معتمر کہتے ہیں کہ میں نے یوسف بن صہیب کو حبیب بن یسار سے ان کی سند کے ساتھ اسی کی مثل حدیث بیان کرتے سنا اور انہوں نے اس کے متن میں کہا: ''جو شخص اپنی مونچھوں میں سے نہیں کترواتا۔''

تحقیق وتخریج: ايضًا.

[٣٥٨] أنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

مَسْلَمَةَ الْخَبَاسُ ، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ النَّسَائِيُّ ، أنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، أنا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ ،

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حدیث مروی ہے۔

تحقیق و تخریج ایضًا .

تشریح موچھیں کتروانا فطری امور میں سے ہے، حدیث مبارک ہے کہ پانچ چیزیں فطری ہیں: موچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا، زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا اور ختنہ کرانا۔'' (بخاری: ۵۸۸۸، ترمذی: ۲۷۵۶) ان امور کو فطرت قرار دینے سے مراد ایک تو یہ ہے کہ انسان کی فطرت سلیم ان کا تقاضا کرتی ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ان امور کا حکم فرمایا ہے لہٰذا فطرت اور شریعت دونوں کا تقاضا ہے کہ انسان ان احکامات کو تسلیم کرے اور ان پر عمل کرے، موچھیں اگر زیادہ بڑی ہو جائیں تو فطری طور پر انسان سے ایک گھن سی آنا شروع ہو جاتی ہے اور پھر یہ کہ بڑی موچھیں کھانے پینے کی اشیاء کو لگتی ہیں جس سے گندے جراثیم پیٹ میں جاتے ہیں جو کئی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں لہٰذا انہیں کترواتے رہنا چاہیے جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس کے لیے وعید ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں۔

[۲۶۱] مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

جس نے ہمارے اس حکم (دین) میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے

[۳۵۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ آزَادْمَرْدَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ خَلَفٍ الْبَزَّارُ صَاحِبُ أَبِي ثَوْرٍ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيسَى الْعَطَّارُ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ الْقَاسِمِ ،

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہمارے اس حکم (دین) میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ۲۶۹۷ـ مسلم: ۱۷۱۸ـ ابوداود: ٤٦٠٦ـ ابن ماجه: ١٤ .

[۳٦٠] وأنا ابْنُ السِّمْسَارِ ، أنا أَبُو زَيْدٍ ، أنا الْفَرَبْرِيُّ ، أنا الْبُخَارِيُّ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا ابْنُ سَعْدٍ -يَعْنِي إِبْرَاهِيمَ- عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

تحقیق و تخریج ایضًا .

[۳٦۱] وَأَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَأْمُونٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الدَّارِيُّ، نا أَبُو يَزِيدَ الْقَرَاطِيسِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

ابراہیم بن سعد نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

تشریح: یہ حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہے۔ مثلاً:

۱:...... ((مَنْ اَحدَثَ فِیْ اَمْرِنَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) ''جس نے ہمارے اس حکم میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔'' (بخاری: ۲٦۹۷)

۲:...... ((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ دِیْنِنَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) ''جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔'' (شرح السنۃ: ۱۰۳ وسندہ حسن)

۳:...... ((مَنْ فَعَلَ اَمْرًا لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) ''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تھا تو وہ مردود ہے۔'' (المخلصيات لابی الطاهر: ٤٣٩ وسنده حسن)

۴:...... ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) ''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تھا تو وہ مردود ہے۔'' (مسلم: ۱۷۱۸)

ان جملہ مرویات سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ دین اسلام میں بدعات کی گنجائش قطعاً نہیں۔ یہ دین مکمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنی نعمت پوری فرما دی ہے اور ہمارے لیے دین اسلام کو پسند فرمایا ہے۔ اس دین میں کوئی کمی باقی نہیں چھوڑی کہ جسے بعد والے آ کر پورا کریں لہٰذا جو شخص دین کے نام پر کوئی ایسا کام کرے جس کی ادلہ شرعیہ میں کوئی دلیل نہ ہو تو وہ کام مردود ہے ثواب کے بجائے عذاب ہے اور ایسا کرنے والا بدعتی ہے۔

[۲٦۲] مَنْ تَأَنَّى أَصَابَ أَوْ كَادَ، وَمَنْ عَجِلَ أَخْطَأَ أَوْ كَادَ

جس نے سوچ و بچار سے کام لیا وہ (حق کو) پہنچ گیا، یا (حق کے) قریب ہو گیا اور جس نے جلد بازی کی اس نے خطا کھائی، یا (خطا کے) قریب ہو گیا

[۳٦۲] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مَنْصُورُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْمَاطِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْفَيَّاضِ، ثنا أَشْهَبُ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ مِشْرَحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَأَنَّى أَصَابَ أَوْ كَادَ، وَمَنْ عَجِلَ أَخْطَأَ أَوْ كَادَ))

فرمایا: ”جس نے سوچ و بچار سے کام لیا وہ (حق کو) پہنچ گیا، یا (حق کے) قریب ہوگیا اور جس نے جلد بازی کی اس نے خطا کھائی یا (خطا کے) قریب ہوگیا۔“

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** المعجم الکبیر: ۸۵۸، جز: ۱۷۔ ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہے۔

[۳۶۳] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَابِرٍ أنا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ حَبِيبٍ، أنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، أنا أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، أَوْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَأَنَّى أَصَابَ أَوْ كَادَ، وَمَنْ عَجِلَ أَخْطَأَ أَوْ كَادَ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے سوچ و بچار سے کام لیا وہ (حق کو) پہنچ گیا، یا (حق کے) قریب ہوگیا اور جس نے جلد بازی کی اس نے خطا کھائی، یا (خطا کے) قریب ہوگیا۔“

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** الکامل لابن عدی: ۵/ ۲۵۰۔ ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۲۶۳] مَنْ يَزْرَعْ خَيْرًا يَحْصُدْ رَغْبَةً، وَمَنْ يَزْرَعْ شَرًّا يَحْصُدْ نَدَامَةً

جو شخص نیکی بوئے گا وہ رغبت کی فصل کاٹے گا اور جو برائی بوئے گا وہ ندامت کی فصل کاٹے گا

[۳۶۴] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ خُرَّزَاذَ، ثنا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْفٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبِي، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْحُصَيْنِ التَّرْجُمَانِيُّ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَزْرَعْ خَيْرًا يَحْصُدْ رَغْبَةً، وَمَنْ يَزْرَعْ شَرًّا يَحْصُدْ نَدَامَةً))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص نیکی بوئے گا وہ رغبت کی فصل کاٹے گا اور جو برائی بوئے گا وہ ندامت کی فصل کاٹے گا۔“

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف جدًا:** شعب الایمان: ۱۰۰۹۶۔ حارث الاعور اور عبدالعزیز بن حصین الترجمانی سخت ضعیف ہیں، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۳۶۵] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي غَسَّانَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، ثنا ابْنُ نَاجِيَةَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُولِ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ، ثنا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْحُصَيْنِ التَّرْجُمَانِيُّ ، ثنا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَزْرَعْ خَيْرًا يَحْصُدْ رَغْبَةً، وَمَنْ يَزْرَعْ شَرًّا يَحْصُدْ نَدَامَةً))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نیکی بوئے گا وہ رغبت کی فصل کاٹے گا اور جو برائی بوئے گا وہ ندامت کی فصل کاٹے گا۔''

تحقیق وتخریج ایضًا۔

فائدہ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو شخص نیکی بوئے گا وہ رشک کی فصل کاٹے گا اور جو برائی بوئے گا وہ ندامت کی فصل کاٹے گا، تم عمل برے کرو اور امید رکھو کہ نیک بدلہ پاؤ گے؟ (ممکن ہی نہیں) ہاں (بالکل اسی طرح ممکن نہیں) جس طرح خاردار درخت سے انگور حاصل کرنا۔'' (العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد بن حنبل: ۲۶۱ وسندہ صحیح)

[۲۶۴] مَنْ أَيْقَنَ بِالْخَلَفِ جَادَ بِالْعَطِيَّةِ

جسے اپنے بعد اچھائی کا یقین ہو وہ عطیہ کرے

[۳۶۶] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ ، ثنا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّامِيُّ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ، وَذَكَرَهُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ اور انھوں نے ایک لمبی حدیث میں اس بات کا بھی ذکر کیا۔

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۳۲۔

[۲۶۵] مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ أَوْثَقَ مِنْهُ بِمَا فِي يَدِهِ

جسے یہ پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور جسے یہ پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ طاقت ور ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ پر بھروسا کرے، اور جسے یہ پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ غنی اور مالدار ہو تو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس پر اپنا اعتماد اور یقین اس سے زیادہ کرے جو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے

[۳۶۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ -يَعْنِي ابْنَ فِرَاسٍ- ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أنا

أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ: ((وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ أَوْثَقَ مِنْهُ بِمَا فِي يَدِهِ))

محمد بن کعب سے مروی ہے کہ انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا کہ ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اور جسے یہ پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور جسے یہ پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سے زیادہ طاقت ور ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ پر بھروسا رکھے اور جسے یہ پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ غنی اور مالدار ہو تو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس پر اپنا اعتماد اور یقین اس سے زیادہ کرے جو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف جدا:** حاکم: ٤/ ٢٧٠ ۔ ہشام بن زیاد متروک ہے۔

[٣٦٨] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَفْصٍ الْوَصْنِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثنا أَبُو الْمِقْدَامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ أَوْثَقَ مِنْهُ بِمَا فِي يَدِهِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے یہ پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور جسے یہ پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو تو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس پر اپنا اعتماد اور یقین اس سے زیادہ رکھے جو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضاً۔

[٢٦٦] مَنْ هَمَّ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَرَكَهُ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ

جس نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اسے ترک کر دیا، اس کے لیے ایک نیکی ہے

[٣٦٩] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَبُو الْفَضْلِ يَحْيَى بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ

السَّلَامِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُمَوِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ هَمَّ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَرَكَهُ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ هَمَّ بِذَنْبٍ ثُمَّ عَمِلَهُ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ مِنْهُ غُفِرَ لَهُ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اسے ترک کر دیا، اس کے لیے ایک نیکی ہے۔ اور جس نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل کر لیا پھر اللہ سے اس کی معافی مانگ لی تو اسے بخش دیا جائے گا۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: ابن لہیعہ مدلس و مختلط راوی ہے۔

فائدہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں پھر انہیں بیان بھی فرما دیا ہے۔ پس جس شخص نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ اس کے لیے ایک مکمل نیکی لکھ دیتا ہے اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ اس کے لیے دس سے لے کر سات سو نیکیاں بلکہ اس سے بھی زیادہ لکھ دیتا ہے۔ اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ اپنے پاس اس کے لیے ایک مکمل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ اس کی ایک برائی لکھ دیتا ہے۔'' [بخاری: ٦٤٩١]

[٢٦٧] مَنْ آتَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَلْيُرَ عَلَيْهِ

جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال دے تو وہ ضرور اس پر نظر آئے

[٣٧٠] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْحَاقَ النَّاقِدُ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَاطِبِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَزَّازُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ آتَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَلْيُرَ عَلَيْهِ، وَلْيَبْدَأْ بِمَنْ يَعُولُ، وَلْيَرْضَخْ مِنَ الْفَضْلِ، وَلَا تُلَمْ عَلَى كَفَافٍ، وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال دے تو وہ اس پر ضرور نظر آئے اور اس پر لازم ہے کہ اپنے عیال سے آغاز کرے اور بچا ہوا مال (دیگر غریبوں) کی طرف لوٹا دے اور کفایت کرنے والے کو ملامت نہ کر اور اپنے آپ سے عاجز مت آ۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: السنن الکبری للبیهقی: ٤/ ٥٢٤، العیال لابن ابی

الدنیا: ٥۔ ابراہیم ہجری ضعیف ہے۔

فائدہ * سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے اظہار کو پسند فرماتا ہے۔'' [ترمذی: ۲۸۱۹، حسن)

* ابوالاحوص کے والد کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ نے میرے بوسیدہ سے کپڑے دیکھے تو فرمایا: کیا تیرے پاس مال ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! ہر طرح کا مال ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو تجھ پر اس کے اثرات نظر آنے چاہئیں۔'' (نسائی: ۵۲۲٦، صحیح)

* حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنے اہل خانہ سے آغاز کر (یعنی پہلے انہیں دے) اور بہترین صدقہ وہ ہے جسے دے کر آدمی مالدار رہے اور جو کوئی سوال سے بچنا چاہے گا اللہ اسے بچائے گا اور جو دوسروں (کے مال) سے بے نیاز رہتا ہے اسے اللہ بے نیاز کر دیتا ہے۔''

(بخاری: ۱۴۲۷)

[٢٦٨] مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْلَمَ فَلْيَلْزَمِ الصَّمْتَ

جسے سلامتی سے رہنا پسند ہو اسے چاہیے کہ خاموشی کو لازم پکڑے

[٣٧١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْلَمَ فَلْيَلْزَمِ الصَّمْتَ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے سلامتی سے رہنا پسند ہو اسے چاہیے کہ خاموشی لازم پکڑے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: ابـويعلى: ٣٦٠٧۔ المعجم الاوسط: ١٩٣٤۔ شعب الايمان: ٤٥٨٨۔ عثمان بن عبدالرحمٰن متروک ہے، اس میں ایک اور علت ہے۔

[٢٦٩] مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سَقَطُهُ، وَمَنْ كَثُرَ سَقَطُهُ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ، وَمَنْ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ كَانَتِ النَّارُ أَوْلَى بِهِ

جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ دوزخ کا زیادہ مستحق ہوگا

[٣٧٢] أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَرَّاقُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ دِمَشْقَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ

مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ الْبَغْدَادِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الْأُشْنَانِيُّ الْمُقْرِئُ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَشْعَثِ صَاحِبُ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، ثنا عِيسَى بْنُ مُوسَى -يَعْنِي غُنْجَارَ- عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سَقَطُهُ، وَمَنْ كَثُرَ سَقَطُهُ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ، وَمَنْ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ كَانَتِ النَّارُ أَوْلَى بِهِ، أَلَا فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ دوزخ کا زیادہ مستحق ہے۔ سنو! جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ٦٥٤١ ـ الكامل لابن عدى: ٦/ ٢٩ ـ

یحییٰ بن ابی کثیر مدلس کا عنعنہ اور عمر بن راشد ضعیف ہے۔

[٣٧٣] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ السَّاكِنُ كَانَ بِتِنِّيسَ فِيمَا أَجَازَهُ لَنَا، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ -هُوَ ابْنُ الْعَيْزَرَانِ الْأُشْنَانِيُّ- نا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَشْعَثِ صَاحِبُ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ مُوسَى، ثنا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سَقَطُهُ، وَمَنْ كَثُرَ سَقَطُهُ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ، وَمَنْ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ كَانَ النَّارُ أَوْلَى بِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ دوزخ کا زیادہ مستحق ہے۔ اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

تحقیق وتخریج: ايضا.

[٣٧٤] أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ، أنا أَبُو عَبَّادٍ ذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ التُّسْتَرِيُّ، أنا

أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ، نا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَامِدٍ الْحَنَفِيُّ ، نا عُبَيْدَةُ بْنُ شُبَيْلٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سَقَطُهُ، وَمَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ كَذِبُهُ، وَمَنْ كَثُرَ كَذِبُهُ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ، وَمَنْ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ كَانَ النَّارُ أَوْلَى بِهِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کا جھوٹ بھی زیادہ ہوگا اور جس کا جھوٹ زیادہ ہوگا اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ دوزخ کا زیادہ مستحق ہے۔“

قَالَ: أَبُو أَحْمَدَ: أَحْسِبُ هَذَا الْحَدِيثَ وَهْمًا ، لِأَنَّ هَذَا الْكَلَامَ إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَلَسْتُ أَحْفَظُهُ مُسْنَدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذِهِ الْجِهَةِ ، فَأَمَّا حَدِيثُ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ دُرَيْدٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ نَصْرٍ ، نا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ ، نا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْأَحْنَفِ -هُوَ ابْنُ قَيْسٍ- قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ: يَا أَحْنَفُ! مَنْ كَثُرَ ضَحِكُهُ قَلَّتْ هَيْبَتُهُ ، وَمَنْ فَرِحَ اسْتُخِفَّ بِهِ ، وَمَنْ أَكْثَرَ مِنْ شَيْءٍ عُرِفَ بِهِ ، وَمَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سَقَطُهُ ، وَمَنْ كَثُرَ سَقَطُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ ، وَمَنْ قَلَّ حَيَاؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ ، وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ فَلْتَةً .

ابواحمد نے کہا: میں اس حدیث کو وہم سمجھتا ہوں، کیونکہ یہ بات صرف عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے۔ میں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی سند کے ساتھ حفظ کیا ہے۔ باقی رہی حدیثِ عمر، تو ہمیں وہ ابن درید نے اپنی سند کے ساتھ احنف بن قیس سے بیان کی، انہوں نے کہا کہ مجھے عمر نے کہا: اے احنف! جس کا ہنسنا زیادہ ہو جائے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے اور جو اترانے لگے وہ حقیر شمار ہونے لگتا ہے اور جو کسی چیز کی کثرت کرے وہ اسی کے ساتھ معروف ہو جاتا ہے۔ اور جو زیادہ گفتگو کرے اس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں اس کے اندر حیا بھی کم ہوگی اور جس کے اندر حیا کم ہو اس کا تقویٰ کم ہوگا اور جس کا تقویٰ کم ہو اسے موت اچانک آئے گی۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: حدیث ابن عمر میں ابن عجلان کا عنعنہ اور حدیث عمر میں صالح المری ضعیف ہے۔

[۲۷۰] مَنْ رُزِقَ مِنْ شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ

جس شخص کو کسی ذریعے سے رزق ملے تو اسے چاہیے کہ اس (ذریعے) کو لازم پکڑ لے

[۳۷۵] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، أنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَنْطَاكِيُّ ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ

مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا أَبُو الْخَطَّابِ الْحَسَّانِيُّ، ثنا أَبُو بَحْرٍ، ثنا فَرْوَةُ بْنُ يُونُسَ، ثنا هِلَالُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ رُزِقَ مِنْ شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جس شخص کو کسی ذریعے سے رزق ملے تو اسے چاہیے کہ اس (ذریعے) کو لازم پکڑ لے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: ابن ماجه: ٢١٤٧۔ شعب الایمان: ١١٨٤۔ ہلال بن جبیر مستور ہے اور اس کا سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سماع بھی محل نظر ہے۔

[٢٧١] مَنْ أُزِلَّتْ إِلَيْهِ نِعْمَةٌ فَلْيَشْكُرْهَا

جس کی طرف کوئی نعمت بھیجی گئی تو اسے چاہیے کہ اس کا شکریہ ادا کرے

[٣٧٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أبنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ -هُوَ الْقَطَّانُ- عَنِ السَّائِبِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أُزِلَّتْ إِلَيْهِ نِعْمَةٌ فَلْيَشْكُرْهَا))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی طرف کوئی نعمت بھیجی گئی تو اسے چاہیے کہ اس کا شکریہ ادا کرے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: یحییٰ بن عبداللہ کا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں۔

[٢٧٢] مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْقَلِيلَ لَمْ يَشْكُرِ الْكَثِيرَ

جو شخص تھوڑی چیز پر شکر ادا نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر ادا نہیں کرتا

[٣٧٧] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، ثنا أَبُو وَكِيعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْقَلِيلَ لَمْ يَشْكُرِ الْكَثِيرَ، وَمَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالَى))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تھوڑی چیز (ملنے) پر شکر ادا نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا

نہیں کرتا۔"

تحقیق وتخریج صحیح: احمد: ٤/ ٢٧٨۔ شعب الایمان: ٨٦٩٨۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ جس انسان کے اندر احسان مندی اور شکر گزاری کا مزاج ہوگا وہ ہر جگہ شکر ادا کرے گا، اسے چیز تھوڑی ملے یا زیادہ، کسی نے اس پر کم احسان کیا ہو یا زیادہ، وہ ہر نعمت اور ہر احسان پر شکر ادا کرے گا۔ اپنے منعم حقیقی اللہ تعالیٰ کا بھی اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کا بھی جو اس کے لیے ذریعہ اور وسیلہ بنے ہیں۔ اور جو شخص احسان مندی اور شکر گزاری کے جوہر سے محروم ہو، اس سے بھلا کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ کسی کا شکر ادا کرے؟ کیونکہ اس کی عادت میں ناشکری ہی داخل ہے اور جس کی عادت میں ناشکری داخل ہو وہ تھوڑا چھوڑ بہت پر بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اس کے سامنے لوگ تو کیا وہ منعم حقیقی اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوگا۔

[٢٧٣] مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

جس نے کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کی تو اس کے لیے اس (مصیبت زدہ) کے برابر اجر ہے

[٣٧٨] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى أَبُو جَعْفَرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کی تو اس کے لیے اس (مصیبت زدہ) کے برابر اجر ہے۔"

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف: ترمذی: ١٠٧٣۔ ابن ماجہ: ١٦٠٢۔ علی بن عاصم ضعیف ہے۔ اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[٣٧٩] وأنا أَبُو مُسْلِمٍ، أنا أَبُو إِسْحَاقَ ـهُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّيْبُلِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ أنا أَبُو عَمْرٍو أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَبَرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُفَضَّلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا۔

[٣٨٠] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَارُونَ، نا قُدَامَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ۔ هُوَ ابْنُ

بُكَيْرٍ۔ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ عَزَّى مُصَابًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ صَاحِبِهِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کی تو اس کے لیے بھی اس (مصیبت زدہ) کے برابر اجر ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: المجروحین: ۲/ ۲۲۳۔ قدامہ اور عبداللہ بن ہارون سخت مجروح ہیں۔

[۳۸۱] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّوَّافُ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَلَّبِ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ، نا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبِي، نا أَبُو الْحَارِثِ، نا شُعْبَةُ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ حدیث محمد بن سوقہ سے ان کی سند کے ساتھ ایک دوسرے طریق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: زید بن محمد بن زید الواسطی کی توثیق نہیں ملی اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۲۷۴] مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

جس نے کسی روزہ دار کو افطاری کرائی اس کے لیے اس (روزہ دار) کے برابر اجر ہے

[۳۸۲] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ))

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی روزہ دار کو افطاری کرائی اس کے لیے اس (روزہ دار) کے برابر اجر ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: ترمذی: ۸۰۷۔ ابن ماجہ: ۱۷۴٦۔ المعجم الاوسط: ۱۰۴۸.

تشریح: اس حدیث مبارک میں روزہ افطار کرانے کی فضیلت بیان ہوئی ہے کہ روزہ افطار کرانے والے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا ہی اجر وثواب ہے جتنا روزہ افطار کرنے والے کے لیے ہے اور دونوں میں سے کسی کے اجر وثواب میں کمی نہ ہوگی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا اسے اس (روزے دار) کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔'' (ابن ماجہ: ۱۷۴٦ صحیح)

[۲۷۵] مَنْ رَفَقَ بِأُمَّتِي رَفَقَ اللّٰهُ بِهِ

جس نے میری امت پر نرمی کی اللہ تعالیٰ اس پر نرمی کرے

[۳۸۳] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ -هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الْهَمْدَانِيُّ كُوفِيٌّ- ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرِّيُّ ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ رَفَقَ بِأُمَّتِي رَفَقَ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ شَقَّ عَلَى أُمَّتِي شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری امت پر نرمی کی اللہ تعالیٰ اس پر نرمی کرے اور جس نے میری امت پر سختی کی اللہ تعالیٰ اس پر سختی کرے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: احمد: ۸/ ٦٢۔ الزهد لهناد: ۱۲۸۳۔ ابن الاعرابی: ۱۰۳۸ .

تشریح: اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر کس قدر شفیق اور مہربان تھے اور آپ کو اپنی امت کا کتنا خیال تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ٥﴾ (التوبة: ۱۲۸) ''بلاشبہ تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول تشریف لا چکا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا اس پر گراں گزرتا ہے، وہ (تمہاری فلاح کا) بڑا ہی خواہش مند ہے مومنوں کے ساتھ بہت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔''

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آپ کا امت سے اور امت کا آپ سے جو تعلق ہے وہ عام انسانی تعلق سے کہیں بڑھ کر ہے۔ امت کا مشقت میں پڑنا آپ پر نہایت گراں گزرتا تھا، چنانچہ آپ نے اس حاکم وامیر کے لیے دعا فرمائی جو آپ کی امت کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھی دنیا وآخرت میں نرمی کا برتاؤ کرے، لیکن جو حاکم وامیر آپ کی امت پر بے جا سختی کرتا ہے، اس کے لیے بددعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر سختی کرے جس طرح اس نے میری امت کو مشقت میں ڈالا ہے۔

[۲۷٦] مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ

جس نے کسی مریض کی عیادت کی وہ ہمیشہ خرفہ جنت میں رہتا ہے

[۳۸٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أنا عَاصِمٌ -هُوَ الْأَحْوَلُ- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ،

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ))، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟، قَالَ: ((جَنَاهَا))

سیدنا ثوبان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مریض کی عیادت کی وہ ہمیشہ خرفہ جنت میں رہتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! خرفہ جنت کیا ہے؟ فرمایا: ''اس کے میوہ جات۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ٢٥٦٨۔ احمد: ٥/ ٢٧٧.

[٣٨٥] وأنا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، نا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ الْمُفَسِّرِ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْقَاضِي، نا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، نا هُشَيْمٌ، أنا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ،

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مریض کی عیادت کی وہ ہمیشہ خرفہ جنت میں رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

تشریح: اس حدیث میں مریض کی عیادت کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے کہ بندہ جب تک کسی مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے اس کے پاس بیٹھا رہتا ہے تو گویا وہ اتنی دیر جنت کے میوہ جات میں بیٹھا رہتا ہے یعنی اس پر مسلسل ثواب اور اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا رہا ہے۔ حدیث مبارک میں ہے ''جس نے کسی مریض کی عیادت کی اس نے رحمت الٰہی میں غوطہ لگا دیا یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس بیٹھ گیا تو (گویا) اس نے رحمت میں مستقل جگہ بنا لی۔'' (الادب المفرد: ٥٢٢ صحیح)

[٢٧٧] مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدِ انْتَصَرَ

جس نے اپنے ظالم پر بددعا کی تو بے شک اس نے بدلہ لے لیا

[٣٨٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّاهِدُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَالْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا: ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدِ انْتَصَرَ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے ظالم پر بددعا کی تو بے شک اس نے (اپنے ظلم کا) بدلہ لے لیا۔''

تحقیق و تخریج **اسناده ضعیف**: ترمذی: ۳۵۵۲۔ ابن ابی شیبة: ۳۰۱۹۲۔ ابویعلی: ٤٤٥٤۔ ابوحمزہ ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۳۸۷] وأنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ أَيْضًا ، أنا يَعْقُوبُ بْنُ الْمُبَارَكِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رُزَيْقِ بْنِ جَامِعٍ ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ،

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدِ انْتَصَرَ**))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے ظالم پر بددعا کی تو بے شک اس نے (اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا) بدلہ لے لیا۔''

تحقیق و تخریج ایضًا.

[۳۸۸] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذَ بْنِ مِهْرَانَ إِمْلَاءً سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَأَرْبَعِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رُزَيْقِ بْنِ جَامِعٍ الْمَدِينِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْخُرَاسَانِيُّ ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدِ انْتَصَرَ مِنْهُ**))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے ظالم پر بددعا کی تو بے شک اس نے (اپنے ظلم کا) بدلہ لے لیا۔''

تحقیق و تخریج ایضًا.

[۲۷۸] مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ فَقَدْ أَجْرَمَ

جو شخص کسی ظالم کے ساتھ چلا تو بے شک اس نے بھی جرم کیا

[۳۸۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ الْبَغْدَادِيُّ ، ثنا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ ، ثنا بَقِيَّةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ السَّكُونِيُّ ، عَنْ جُنَادَةَ ،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ فَقَدْ أَجْرَمَ**، يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ﴾)) [السجدة: ۲۲] "

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی ظالم کے ساتھ چلا تو بے شک اس نے بھی جرم کیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بے شک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔''

تحقیق و تخریج **اسناده ضعیف**: المعجم الکبیر: ۱۱۲، جز ۲۰۔ عبدالعزیز بن عبیداللہ ضعیف

ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۲۷۹] مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ
جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے

[۳۹۰] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مِسْوَرٍ، ثنا مِقْدَامٌ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَلَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

طاوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے۔''

تحقیق وتخریج: مرسل، اسے طاوس تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے۔'' (ابوداود: ۴۰۳۱، حسن)

[۲۸۰] مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ بِرِزْقِهِ
جو علم حاصل کرتا ہے اللہ اس کے رزق کا کفیل بن جاتا ہے

[۳۹۱] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُرَاسَانِيُّ، أنا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نُعَيْمٍ بِبَغْدَادَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ هِشَامٍ السِّمْسَارُ، ثنا أَبِي، ثنا يُونُسُ بْنُ عَطَاءٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ بِرِزْقِهِ))

سیدنا زید بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ اس کے رزق کا کفیل بن جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: تاريخ مدينة السلام: ٤/ ٢٩٧۔ تاريخ دمشق: ٤١/ ٢٣٢۔ یونس بن عطا سخت مجروح ہے اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۲۸۱] مَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ ضَرَّهُ جَهْلُهُ
جسے اس کے علم نے نفع نہ دیا اسے اس کا جہل نقصان دے گا

[۳۹۲] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ

عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو رَبِيعَةَ فَهْدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ ضَرَّهُ جَهْلُهُ، اقْرَأِ الْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَإِذَا لَمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَؤُهُ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے اس کے علم نے نفع نہ دیا اسے اس کا جہل نقصان دے گا۔ قرآن پڑھ، وہ تجھے روکے گا، اگر اس نے تجھے نہ روکا تو (گویا) تو نے اسے پڑھا ہی نہیں۔“

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف جدًا: عبدالعزیز بن عبیداللہ ضعیف اور ابوربیعہ فہد بن عوف متروک ہے۔

[۲۸۲] مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

جسے اس کے عمل نے پیچھے کر دیا اسے اس کا نسب آگے نہیں کر سکتا

[۳۹۳] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْإِمَامِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، ثنا زَائِدَةُ (ح) وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا زَائِدَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَامِعٍ: ((لَا يُسْرِعُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے اس کے عمل نے پیچھے کر دیا اسے اس کا نسب آگے نہیں کر سکتا۔“

اور ابن جامع کی حدیث میں (لم یسرع کے بجائے) لا یسرع کے الفاظ ہیں۔

تحقیق و تخریج مسلم: ۲۶۹۹۔ ابن ماجه: ۲۲۵.

[۳۹۴] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أنا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سِنَانَ الدَّوْرَقِيُّ،

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْإِمَامُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ بِهِ عِلْمًا إِلَّا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ))

محمد بن جعفر اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلا اللہ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا۔ اور جسے اس کے علم نے پیچھے کر دیا اسے اس کا نسب آگے نہیں کر سکتا۔“

تحقیق و تخریج: حسن.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو روز قیامت اس کے برے اعمال نے پیچھے کر دیا یعنی جنت سے محروم کر دیا اس کا حسب ونسب اس کے کسی کام نہیں آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فوز وفلاح کا دارومدار ایمان اور عمل صالح پر ہے جس کے پاس یہ دو چیزیں ہیں وہ کامیاب ہے اور جو ان سے محروم ہے وہ ناکام ہے خواہ وہ کتنے ہی اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔ اس سلسلے میں نوح علیہ السلام کی بیوی اور ان کے بیٹے، لوط علیہ السلام کی بیوی، ابراہیم علیہ السلام کے والد اور ابوجہل وابولہب کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ یہ سب لوگ نسبی طور پر نبیوں کے بہت قریب تھے لیکن ایمان اور عمل صالح نہ ہونے کی وجہ سے اخروی کامیابی سے محروم رہے۔ ان کے برعکس فرعون کی بیوی اور اسی طرح سیّدنا بلال حبشی، سلمان فارسی، صہیب رومی رضی اللہ عنہم جیسے لوگ نبیوں کے ساتھ نسبی یا خاندانی تعلق نہ ہونے کے باوجود کامیاب ہو گئے اس لیے کہ ان کے پاس ایمان اور عمل صالح کی دولت تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی برادری کے سامنے صاف اعلان فرما دیا تھا، چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ﴾ (الشعراء: ٢١٤) ''اور اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے قریش کی جماعت! اپنی جانوں کو اللہ کے ہاتھ بیچ ڈالو، میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، اے بنی عبدالمطلب! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔ اے رسول اللہ کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔ اے رسول اللہ کی بیٹی فاطمہ! تم مجھ سے جس قدر چاہو (دنیا کا مال) مانگ لو میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔'' (مسلم، رقم: ٢٠٦)

[٢٨٣] مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

جسے قاضی بنایا گیا حقیقت میں اسے چھری کے بغیر ذبح کیا گیا

[٣٩٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ النَّحَّاسِ، أنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے قاضی بنایا گیا حقیقت میں اسے چھری کے بغیر ذبح کیا گیا۔''

هَذَا الْحَدِيثُ فِي فَوَائِدِ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ، وَفِيهِ: ((فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ)) وَهُوَ فِي حَدِيثِ

یہ حدیث فوائد ابن الاعرابی میں بھی ہے اور اس میں ہے: ''پس حقیقت میں اسے چھری کے بغیر ذبح کیا گیا۔'' اور

الزَّعْفَرَانِيِّ بِحَذْفِ ((فَقَدْ))، وَرَأَيْتُهُ فِي مُعْجَمِ شُيُوخِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ، فَذَكَرَ فِيهِ ((فَقَدْ))

زعفرانی کی حدیث میں یہ لفظ "فقد" (حقیقت میں) کے بغیر ہے۔ اور میں نے اسے سفیان ثوری کے شیوخ کی معجم میں عمارہ بن غزیہ عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ کی سند سے دیکھا ہے، انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا ہے اور اس میں "فقد" (حقیقت میں) کا لفظ موجود ہے۔

تحقیق وتخریج حسن: المعجم الصغیر: ۴۹۱۔ بزار: ۸۴۷۳۔ ابوداود: ۳۵۷۲۔ ابن ماجہ: ۲۳۰۸.

[۳۹۶] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص عہدہ قضاء پر فائز ہوا حقیقت میں اسے چھری کے بغیر ذبح کیا گیا۔"

تحقیق وتخریج حسن: ابوداود: ۳۵۷۱۔ ترمذی: ۱۳۲۵۔ ابویعلی: ۵۸۶۶.

تشریح "جسے عہدہ قضا دیا گیا گویا اسے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔" چھری کے ساتھ ذبح کرنے سے مذبوح کو اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی چھری کے بغیر ذبح کرنے سے ہوتی ہے۔ اس حدیث میں دراصل قاضی اور جج بننے کی خواہش سے بچانا مقصود ہے، کیونکہ جو شخص قاضی بنا، اس نے اپنی جان اور اپنے دین وایمان کو خطرے میں ڈال دیا کہ اگر فیصلہ صحیح کرے تو دنیا والے ناراض ہو کر اس کے در پے ہوں گے اور اگر غلط کرے تو اخروی عذاب ہے لہٰذا جو شخص قاضی بنتا ہے یا عہدہ قضا کی خواہش رکھتا ہے وہ اپنی جان اور دین کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے گویا خود کو چھری کے بغیر ہی ذبح کرنے کے لیے پیش کر رہا ہے۔

[۲۸۴] مَنْ حَمَلَ سِلْعَتَهُ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْكِبْرِ

جس نے اپنا بوجھ خود اٹھایا بے شک وہ تکبر سے بری ہو گیا

[۳۹۷] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ اللُّؤْلُؤِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْفَرَجِ الْأَنْبَارِيُّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ عِيسَى الصَّفَّارُ بِسَامَرَّاءَ، ثنا أَبِي، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَمَلَ سِلْعَتَهُ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْكِبْرِ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنا بوجھ خود اٹھایا بے شک وہ تکبر سے بری ہو گیا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جداً: تاریخ اصبهان: ۱/ ۲۰۲۔ مسلم بن عیسٰی الصفار متروک ہے۔

[۲۸۵] مَنْ يُشَادَّ هَذَا الدِّينَ يَغْلِبْهُ

جس نے اس دین میں سخت راہ اختیار کی تو یہ اس پر غالب آ جائے گا

[۳۹۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أبنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْمُنْذِرِ ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ ، ثنا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ بُرَيْدَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يُشَادَّ هَذَا الدِّينَ يَغْلِبْهُ))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اس دین میں سخت راہ اختیار کی تو یہ (دین) اس پر غالب آ جائے گا۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: احمد: ۳/ ۴۲۲۔ طیالسی: ۸۴۷۔ ابن الاعرابی: ۲۲ .

تشریح: تمام امور میں میانہ روی ہی اختیار کرنی چاہیے کیونکہ عمل وہی بہتر ہے جس پر ہمیشگی ہو سکے اگرچہ وہ مقدار میں کم ہی ہو۔ مذکورہ حدیث میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ دین میں سخت راہ اختیار کرنے والا، آسان کو چھوڑ کر مشکل پر چلنے والا، اور شرعی رخصت کی جگہ عزیمت کو اپنانے والا، بالآخر مغلوب ہو جائے گا اور تھوڑے ہی عرصے بعد اپنے وظیفے میں کوتاہی شروع کر دے گا، لہٰذا دین پر اپنی طاقت اور قوت کے مطابق چلو تاکہ عمر بھر نباہ ہو سکے اور اپنے اوپر سختی نہ کرو کہ تھک جاؤ گے، یا اکتا جاؤ گے، عاجز آ جاؤ گے کیونکہ کسی بھی چیز پر جب اس کی استطاعت سے بڑھ کر بوجھ ڈالا جائے تو وہ عاجز آ جاتی ہے۔ غور کریں کہ اگر کوئی یہ سوچے کہ میں صائم الدھر اور قائم اللیل بنوں گا، تجرد کی زندگی گزاروں گا، تو وہ کب تک نباہ کر سکے گا؟ مسلسل صیام وقیام کی وجہ سے اس کے اندر کمزوری بڑھتی جائے گی اور وہ اس عمل کو نباہ نہیں سکے گا۔ لہٰذا اپنی قوت وطاقت کے مطابق چلنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ بھی بار بار اسی بات کا اعلان فرما رہا ہے کہ ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرة: ۲۸۶) ''اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر مکلّف نہیں ٹھہراتا۔'' فرائض جتنے بھی ہیں وہ سب انسان کی قوت وطاقت کے دائرے میں ہیں، اسی طرح حرام کردہ چیزوں کا معاملہ ہے، لہٰذا ان پر عمل کے سلسلے میں سختی ہی برتی جائے گی، فرائض پر پابندی سے عمل کیا جائے گا اور منہیات سے بہرصورت بچا جائے گا، لیکن جن امور میں اختیار ورخصت دی گئی ہے ان پر عمل میں سخت راہ اپنانا کسی بھی صورت مستحسن نہیں۔ حدیث کا پس منظر ملاحظہ کیجیے: بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں گھر سے نکل کر قضائے حاجت کے لیے جا رہا

تھا اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بھی جا رہے ہیں، میں نے گمان کیا کہ آپ قضائے حاجت کے لیے جا رہے ہیں چنانچہ میں نے آپ سے دور ہٹنا شروع کر دیا میں اس طرح کر رہا تھا کہ آپ نے مجھے دیکھ لیا اور پھر اشارہ کر کے مجھے اپنے پاس بلا لیا، میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر ہم اکٹھے چلنے لگے پھر اچانک ہم نے اپنے سامنے ایک آدمی دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا اور بکثرت رکوع وسجود کر رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ دکھلاوا کر رہا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور اپنے سامنے دونوں ہاتھوں سے تین بار اشارہ کیا آپ اپنے ہاتھ بلند کر لیتے اور پھر انہیں نیچے کرتے اور فرمایا: ''درمیانی راہ اختیار کرو، اعتدال والی راہ اپناؤ، تمہیں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے کیونکہ جس شخص نے بھی اس دین میں سختی اختیار کی تو یہ دین اس پر غالب آ جائے گا۔'' (ابن خزیمہ: ۱۱۷۹ صحیح)

اسی سے ملتی جلتی ایک اور حدیث ملاحظہ کیجیے: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو یہ دین اس پر غالب آ جائے گا اور تم اپنے عمل کو درست رکھو اور جہاں تک ممکن ہو، میانہ روی برتو اور خوش ہو جاؤ، اور صبح وشام اور کسی قدر رات میں (عبادت کے ذریعے) مدد حاصل کرو۔'' (بخاری: ۳۹)

جس طرح شرعی رخصت کو چھوڑ کر عزیمت کو اپنانا تشدد ہے، اسی طرح اصل دین کو چھوڑ کر بدعات اور رسومات کو اپنانا بھی تشدد ہے۔

[۲۸۶] مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ لَمْ يَنَلْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جس نے شفاعت کو جھٹلایا وہ روز قیامت اسے حاصل نہ کر سکے گا

[۳۹۹] أَخْبَرَنَا الْخَطِيبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ الْمُحَارِبِيِّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ لَمْ يَنَلْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے شفاعت کو جھٹلایا وہ روز قیامت اسے حاصل نہ کر سکے گا۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: سلیمان بن عمرو کذاب ہے اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۲۸۷] مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

جس شخص کو اس کی نیکی خوش کر دے اور برائی رنجیدہ کر دے وہ مومن ہے

[۴۰۰] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: ثنا أَبُو مَرْوَانَ -يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيَّ- قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ، وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اس کی نیکی خوش کر دے اور برائی رنجیدہ کر دے، وہ مومن ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: حسین بن محمد بن ضحاک کی توثیق نہیں ملی۔

[٤٠١] أنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، نا أَبُو الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ الْمُنْذِرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ،

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا الْإِثْمُ؟ قَالَ: ((مَا يَحِيكُ فِي نَفْسِكَ فَدَعْهُ))، قَالَ: فَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ، وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ))

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: گناہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تیرے دل میں کھٹکے، پس اسے چھوڑ دو۔'' اس نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس کی نیکی خوش کر دے اور برائی رنجیدہ کر دے تو وہ مومن ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحيح: احمد: ٥/ ٢٥١- عبدالرزاق: ٢٠١٠٤- ابن حبان: ١٧٦- حاكم: ١/ ١٤- المعجم الاوسط: ٢٩٩٣.

[٤٠٢] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ، أنا رَوْحٌ، نا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ مَمْطُورٍ،

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ، وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ))

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس کی نیکی خوش کر دے اور برائی رنجیدہ کر دے تو وہ مومن ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[٤٠٣] وَأَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ، نا أَبُو سَعِيدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ

الْمُرِّيُّ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ، وَذَكَرَهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر خطبہ دیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا...... اور انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی۔

تحقیق وتخریج: صحیح: ترمذی: ۲۱۶۵۔ السنن الکبری للنسائی: ۹۱۸۱.

تشریح: جس شخص کو اپنی نیکی پر خوشی ہو اور بدی پر غمی ہو، تو وہ مومن ہے یعنی یہ چیز اس کے مومن ہونے کی دلیل ہے کیونکہ کفار اور منافقین نہ نیکی پر خوش ہوتے ہیں اور نہ ہی گناہ پر رنجیدہ ہوتے ہیں ان کے نزدیک نیکی اور بدی یکساں ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ﴾ (حم السجدة: ۳٤) ”نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں۔“ کفار اور منافقوں کے سامنے مستقبل نہیں، اسی لیے وہ اس دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ کر اسی میں مگن رہتے ہیں، ان کے دل مر چکے ہیں، اندر سے احساسات ختم ہو چکے ہیں جبکہ مومن کے سامنے ایک مستقبل ہے، ایسا مستقبل کہ جس کی انتہا نہیں، اس لیے وہ اس دنیا کو عارضی سمجھتے ہوئے اپنے مستقبل یعنی آخرت کی فکر میں رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نیکی کرنے پر اسے طبعی طور پر خوشی محسوس ہوتی ہے، اس کا دل مطمئن ہوتا ہے اور اگر بدی سرزد ہو جائے تو طبیعت مضطرب ہو جاتی ہے اور اسے اتنی دیر سکون نہیں ملتا جب تک کہ کوئی ایسی نیکی نہ کر لے جو اس بدی کو دور کر دیتی ہو۔

[٤٠٤] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ ، أنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذَ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدَ السَّاجِيُّ ، نا أَبُو حُذَيْفَةَ -هُوَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ- نا إِبْرَاهِيمُ -يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَامِي هَذَا فَقَالَ: ((أَكْرِمُوا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ، وَيَفْشُو قَوْمٌ يَشْهَدُ أَحَدُهُمْ لَا يُسْأَلُهَا وَيَحْلِفُ وَمَا يُسْأَلُهَا، فَمَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مَعَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، فَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، وَمَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ، وَسَرَّتْهُ

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اس جگہ پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابہ کی عزت کرو، پھر ان لوگوں کی جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ان کی جو ان کے بعد آئیں گے، پھر جھوٹ ظاہر ہو جائے گا اور ایسے لوگ عام ہو جائیں گے جن میں سے ہر ایک گواہی دے گا حالانکہ اس سے وہ (گواہی) طلب نہ کی جائے گی اور وہ قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے وہ مانگی نہ جائے گی۔ پس جس شخص کو جنت کا مرکز پسند ہو وہ جماعت کو لازم پکڑ لے

حَسَنَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ))

کیونکہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو سے (شیطان) دور ہوتا ہے۔ پس کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ اور جس شخص کو اس کی بدی رنجیدہ کر دے اور نیکی خوش کر دے وہ مومن ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: عبد بن حميد: ٢٣۔ عبدالملک بن عمیر مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''میں تمہیں اپنے صحابہ کے متعلق خیر کی نصیحت کرتا ہوں، پھر ان کے متعلق جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ان کے متعلق جو ان کے بعد آئیں گے، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ آدمی پوچھنے سے پہلے ہی از خود گواہی دے گا اور پوچھے جانے سے قبل ہی از خود قسم اٹھائے گا۔ پس تم میں سے جو شخص جنت کا مرکز چاہتا ہو وہ جماعت کو لازم پکڑ لے کیونکہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو سے دور رہتا ہے اور تم میں سے کوئی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ جائے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ اور جسے اس کی نیکی خوش کر دے اور بدی رنجیدہ کر دے تو وہ مومن ہے۔''
(صحیح ابن حبان: ٧٢٥٤، صحیح)

[٢٨٨] مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ

جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا

[٤٠٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَنَزِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَيْلِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ روزہ رکھا (حقیقت میں) اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا۔''

تحقیق وتخریج بخاري: ١٩٧٧۔ مسلم: ١١٥٩۔ ابن ماجه: ١٧٠٥.

تشریح اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ روزہ رکھنا نیکی کا کام نہیں، یہ خلاف سنت ہے۔ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اجر وثواب نہیں ملے گا کیونکہ وہ اسوہ رسول سے ہٹ کر عمل کر رہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے ہٹ کر کیا جانے والا ہر عمل مردود ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں (نفلی) روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں اور جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔''
(بخاری: ۵۰۶۳) آپ ﷺ نے سیدنا داود علیہ السلام کے روزے کو افضل قرار دیا ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔ (بخاری: ۱۹۷۶) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روزانہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے انہیں منع کر دیا اور فرمایا: ''(ایک دن) روزہ رکھ اور (ایک دن) ناغہ کر اور (رات کو) قیام کر اور سویا بھی کر کیونکہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے، تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے، تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔ (ہر کسی کا حق ادا کرو)۔'' (بخاری: ۱۹۷۵)

[۲۸۹] مَنْ خَافَ أَدْلَجَ، وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ

جو شخص (رات کے پچھلے پہر سفر کرنے سے) ڈرتا ہے وہ رات کے پہلے پہر سفر پر چل پڑتا ہے اور جو رات کے پہلے پہر سفر پر چل پڑتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے

[٤٠٦] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْعُقَيْلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَتِيقٍ الْقُرَشِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ

نوٹ: مولف نے اس روایت کو امام عقیلی کی سند سے بیان کیا ہے، امام عقیلی فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا: ہمیں ابوالنضر ہاشم بن قاسم نے بیان کیا، انہیں ابوعقیلی نے بیان کیا، انہیں یزید بن سنان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے بکیر بن فیروز کو سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (رات کے پچھلے پہر سفر کرنے سے) ڈرتا ہے وہ رات کے پہلے پہر سفر پر چل پڑتا ہے اور جو رات کے پہلے پہر سفر پر چل پڑتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے، سنو! بے شک اللہ کا سامان بڑا قیمتی ہے، سنو! اللہ کا سامان جنت ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: الضعفاء: ٤/ ١٤٩٦ ـ ترمذی: ٢٤٥٠ ـ یزید بن سنان جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[۲۹۰] مَنْ يَشْتَهِ كَرَامَةَ الْآخِرَةِ يَدَعْ زِينَةَ الدُّنْيَا

جو شخص آخرت کی عزت و بزرگی کا خواہش مند ہو، وہ دنیا کی زینت چھوڑ دے۔

[٤٠٧] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعْدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، ثنا زَاهِرَيْنَ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَبِيعَةَ،

يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَشْتَهِ كَرَامَةَ الْآخِرَةِ يَدَعْ زِينَةَ الدُّنْيَا))

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص آخرت کی عزت و بزرگی کا خواہش مند ہو وہ دنیا کی زینت چھوڑ دے۔''

تحقیق وتخریج: مرسل: اسے حسن بصری رحمہ اللہ تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

آخر الجز الثالث من كتاب مسند الشهاب والحمد لله وحده وصلواته على سيدنا محمد نبيه الكريم وآله وسلم.

کتاب ''مسند الشہاب'' کا تیسرا جز اختتام کو پہنچا اور سب تعریفیں اللہ وحدہ کے لیے ہیں اور ہمارے سردار اللہ کے نبی محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر اللہ کی رحمتیں و برکتیں اور سلام ہو۔

الجز الرابع **جز: ٤**

[۲۹۱] مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ

جو شخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے تو دن کے وقت اس کا چہرہ خوب روشن ہوتا ہے

[٤٠٨] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ، أبنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ نَظِيفٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ مُحْسِنُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ قَالَا: ثنا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ نَصْرِ بْنِ السَّرِيِّ الرَّافِقِيُّ، ثنا أَبُو الْأَصْبَغِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَامِلٍ الْأَسَدِيُّ الْقَرْقُسَانِيُّ قَالَا: ثنا ثَابِتُ بْنُ مُوسَى الضَّبِّيُّ -هُوَ أَبُو يَزِيدَ الضَّرِيرُ- ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ، حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے تو دن کے وقت اس کا چہرہ خوب روشن ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: ابـن مـاجه: ١٣٣٣ ـ الكامل لابن عدى: ٢/ ٣٠٤ ـ تاريخ مدينة السلام: ٢/ ١٩٧ ـ ثابت بن موسیٰ ضعیف اور شریک مدلس ومختلط ہے۔

[٤٠٩] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْفَارِضُ، ثنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْأَحْوَصِ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ الْكُوفِيُّ، ثنا أَبُو يَزِيدَ ثَابِتُ بْنُ مُوسَى الضَّبِّيُّ الضَّرِيرُ فِي مَسْجِدِ بَنِي صَبَاحٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِئَتَيْنِ، وَمَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ إِلَّا حَدِيثَيْنِ، ثنا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ، حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ**))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے تو دن کے وقت اس کا چہرہ خوب روشن ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

[٤١٠] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَالِيقِيُّ، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حُصَيْنٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا ثَابِتُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَبُو يَزِيدَ الضَّبِّيُّ التَّمِيمِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ، حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ**))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جوشخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے تو دن کے وقت اس کا چہرہ خوب روشن ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

[٤١١] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ إِجَازَةً، أبنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَكِّيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِدِ بْنِ السُّوسِيُّ قَالَ: ثنا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ أَبُو السَّرِيِّ الْكُوفِيُّ (ح) قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ: وَثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّائِيُّ بِمَكَّةَ، وَجَعْفَرٌ السَّمَّاكُ بِجُنْدَيْسَابُورَ قَالُوا: ثنا ثَابِتُ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَنْ صَلَّى بِاللَّيْلِ،**

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جوشخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے تو دن کے

حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ)) وقت اس کا چہرہ خوب روشن ہوتا ہے۔"

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

[٤١٢] وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَوَسْتَ إِجَازَةً، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشِّيرَازِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَشْمَرْدَ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ، ثنا ثَابِتُ بْنُ مُوسَى الْعَابِدُ، ثنا شَرِيكٌ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَثُرَ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ، حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے تو دن کے وقت اس کا چہرہ خوب روشن ہوتا ہے۔"

وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْحُفَّاظِ، وَانْتَقَاهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ الْحَافِظُ مِنْ حَدِيثِ الْقَاضِي أَبِي الطَّاهِرِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الذُّهْلِيِّ، وَمَا طَعَنَ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي إِسْنَادِهِ، وَلَا مَتْنِهِ. وَقَدْ أَنْكَرَهُ بَعْضُ الْحُفَّاظِ وَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ كَلَامِ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَنَسَبَ الشَّبَهَ فِيهِ إِلَى ثَابِتِ بْنِ مُوسَى الضَّبِّيِّ.

اس حدیث کو آئمہ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے جبکہ امام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی نے اس حدیث کو قاضی ابو طاہر محمد بن احمد الذہلی کی احادیث میں سے منتخب کر کے روایت کیا ہے اور کسی بھی محدث نے اس کی سند یا متن پر انگشت نمائی نہیں کی، حالانکہ بعض آئمہ نے اس حدیث کا انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ (الفاظ دراصل حدیث نہیں بلکہ) شریک بن عبداللہ کے اپنے الفاظ ہیں اور انہوں نے (ان الفاظ میں پائی جانے والی) مشابہت کو ثابت بن موسیٰ الضبی کی طرف منسوب کیا ہے۔

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِيُّ الْمُطَّوِّعِيُّ سَاكِنُ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ إِجَازَةً قَالَ: أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَاكِمُ قَالَ: دَخَلَ ثَابِتُ بْنُ مُوسَى الزَّاهِدُ عَلَى شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِي، وَالْمُسْتَمْلِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَشَرِيكٌ يَقُولُ: ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

ہمیں ابوبکر محمد بن علی الغازی المطوعی ساکن مکہ نے "بطریق اجازہ" بیان کیا کہ محمد بن عبداللہ بن حاکم کا بیان ہے کہ قاضی شریک بن عبداللہ مجلس حدیث میں موجود تھے اور ان سے سن کر لوگوں کو املاء کرانے والا شخص ان کے سامنے تھا تو شریک نے ایک حدیث بیان کرنے کے لیے سند یوں پڑھی: حدثنا الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، (ابھی وہ یہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَتْنَ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى ثَابِتٍ قَالَ: ((مَنْ كَثُرَ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ، حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ)). وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذَلِكَ ثَابِتَ بْنَ مُوسَى لِزُهْدِهِ وَوَرَعِهِ ، فَظَنَّ ثَابِتُ بْنُ مُوسَى أَنَّهُ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مَرْفُوعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، وَكَانَ ثَابِتُ بْنُ مُوسَى يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَلَيْسَ لِهَذَا الْحَدِيثِ أَصْلٌ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

وَعَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمَجْرُوحِينَ سَرَقُوهُ مِنْ ثَابِتِ بْنِ مُوسَى ، وَرَوَوْهُ عَنْ شَرِيكٍ .

وَقَدْ رُوِيَ لَنَا هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ طُرُقٍ كَثِيرَةٍ ، وَعَنْ ثِقَاتٍ عَنْ غَيْرِ ثَابِتِ بْنِ مُوسَى ، وَعَنْ غَيْرِ شَرِيكٍ وَذَلِكَ .

تک پہنچے تھے) اور ابھی متن حدیث بیان نہیں کیا تھا کہ ثابت بن موسیٰ مجلس میں تشریف لے آئے تو شریک نے ان کو دیکھ کر ان کے زہد وورع کے پیش نظر فرمایا: "من كثر صلاته بالليل حسن وجهه بالنهار" "جو شخص رات کو کثرت سے نوافل ادا کرے تو دن کے وقت اس کا چہرہ خوب روشن ہوتا ہے۔" تو اس عبارت سے ثابت بن موسیٰ نے سمجھا کہ قاضی شریک نے جو سند پڑھی تھی یہ الفاظ اس کا متن ہیں، پھر وہ اپنے اس فہم کے پیش نظر ان الفاظ کو قاضی شریک کی سند سے بطور حدیث بیان کیا کرتے تھے حالانکہ اس سند سے اس حدیث کی کچھ بھی اصل ثابت نہیں۔

اور اسی لیے بعض ضعیف راویوں نے اس حدیث کو ثابت بن موسیٰ سے سرقہ کرتے ہوئے قاضی شریک سے بطور حدیث روایت کر دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ حدیث بہت سی سندوں سے نیز ثابت بن موسیٰ اور قاضی شریک کے علاوہ بہت سے ثقہ راویوں سے بھی مروی ہے۔ ان میں سے بعض سندیں درج ذیل ہیں۔

تحقیق و تخریج: ایضًا .

[٤١٣] أَخْبَرَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الشِّيرَازِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا ، ثنا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْمُقْرِئُ الْأَصْبَهَانِيُّ بِآمِدَ ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زَهْرٍ الْمِنْقَرِيُّ الدَّقِيقِيُّ بِالْبَصْرَةِ ، ثنا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْخَضِرِ بْنِ نَصْرٍ الْمُخَرِّمِيُّ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ النَّجَّارُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ ، وَابْنُ عَبْدِ السَّلَامِ ، قَالُوا: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، وَابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَثُرَ صَلَاتُهُ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے تو دن کے

بِاللَّيْلِ، حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ)) وقت اس کا چہرہ روشن ہوتا ہے۔"

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: ابوالزبیر، ابن جریج، سفیان ثوری اور عبدالرزاق مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔

[٤١٤] وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الشِّيرَازِيُّ أَيْضًا، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عِيَاضٍ، وَأَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بِصَيْدَا قَالَا: ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جُمَيْعٍ الْغَسَّانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الرَّقِّيُّ بِالْمَصِيصَةِ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْوَلِيدِ، ثنا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ سُلَيْمٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ، حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے تو دن کے وقت اس کا چہرہ خوب روشن ہوتا ہے۔"

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: کثیر بن سلیم اور جبارہ بن مغلس ضعیف ہیں۔

[٤١٥] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَوَسْتَ إِجَازَةً، أبنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ، ثنا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَطَرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الْبَصْرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شُبْرُمَةَ الشَّرِيكِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) قَالَ السُّلَمِيُّ، وَأبنا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَطَرٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشِّيرَازِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ شَكَّامٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) قَالَ السُّلَمِيُّ: وَأبنا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَطَرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُهَيْلٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا زَحْمَوَيْهِ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) قَالَ السُّلَمِيُّ: وَأبنا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، وَأَبُو عَمْرٍو بْنُ حَمْدَانَ، وَأَبُو بَكْرٍ الرِّيوَنْجِيُّ قَالُوا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَحْرٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) قَالَ السُّلَمِيُّ: وَأبنا الْحَجَاجِيُّ، وَالْحُسَيْنُ الصَّفَّارُ قَالَا: ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عِمْرَانَ الْغَزِّيُّ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُزَاحِمٍ، ثنا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) قَالَ السُّلَمِيُّ: وَأبنا ابْنُ أَبِي عُثْمَانَ الْحِيرِيُّ الزَّاهِدُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْذِرٍ الْهَرَوِيُّ، ثنا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) قَالَ السُّلَمِيُّ: وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زَوْذَانَ

الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَثُرَ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ، حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے تو دن کے وقت اس کا چہرہ روشن ہوتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: ابوعبدالرحمٰن السلمی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔ اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٤١٦] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الطَّبَرِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّقِّيُّ، ثنا أَبُو مُطِيعٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ السِّجْزِيُّ بِبَلْخَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخُلْمِيُّ، ثنا جَرِيرُ بْنُ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ، حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے تو دن کے وقت اس کا چہرہ روشن ہوتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

[٤١٧] حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفِ بْنِ الْفَرَّاءِ الْبَغْدَادِيُّ إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ الْفَقِيهُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا أَبُو صَخْرٍ مَالِكُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ سِنَانِ بْنِ عِصَامِ بْنِ جُشَيْنَةَ بْنِ أَسْوَدَ بْنِ مَرْثَدِ بْنِ عَوْفِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ تَمِيمٍ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ صَعْصَعَةُ بْنُ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيُّ الْأَنْصَارِيُّ حَافِظٌ ثِقَةٌ بِمَرْوَ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صِرَامِ بْنِ رَيْحَانَ بْنِ جَمِيلٍ، ثنا أَبِي، ثنا أَبُو الْعَتَاهِيَةِ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الشَّاعِرُ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ، حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے تو دن کے وقت اس کا چہرہ روشن ہوتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

[۲۹۲] مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ

جس شخص نے اپنی دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا

[٤١٨] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أبنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مُلَاقٍ ، ثنا خَيْرُ بْنُ عَرَفَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ ،

عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنی دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا، پس تم باقی رہنے والی (آخرت) کو فنا ہونے والی (دنیا) پر ترجیح دو۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: احمد: ٤/ ٤١٢۔ ابن حبان: ٧٠٩۔ حاكم: ٤/ ٣٠٨۔

مطلب بن عبداللہ بن حنطب کا سیدنا ابوموسیٰ سے سماع ثابت نہیں۔

فائدہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے دنیا طلب کی اس نے آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے آخرت طلب کی اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پس تم فنا ہونے والی (دنیا) کو باقی رہنے والی (آخرت) کی خاطر نقصان دو۔“ (الزهد لابن ابى عاصم: ١٦١ وسنده حسن)

[۲۹۳] مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ أَهَانَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَكْرَمَ سُلْطَانَ اللّٰهِ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ

جس نے اللہ کے سلطان کی اہانت ورسوائی کی اللہ اس کی اہانت ورسوائی کرے گا اور جس نے اللہ کے سلطان کی عزت کی اللہ اس کی عزت کرے گا

[٤١٩] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ ، ثنا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ ،

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ أَهَانَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَكْرَمَ سُلْطَانَ اللّٰهِ

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ”جس نے اللہ کے سلطان کی اہانت ورسوائی کی اللہ اس کی اہانت ورسوائی کرے گا اور جس نے اللہ کے

أَكْرَمَهُ اللّٰهُ)) سلطان کی عزت کی اللہ اس کی عزت کرے گا۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ترمذی: ۲۲۲٤۔ طیالسی: ۹۲۸۔ احمد: ٥/ ٤٢ .

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں کسی نیک بادشاہ یا کسی بھی اہم عہدے پر فائز شخص کی بے عزتی اور رسوائی کرے، اللہ اسے ذلیل ورسوا کر کے رکھ دے گا اور جو کسی نیک بادشاہ یا کسی بھی اہم عہدے پر فائز شخص کی عزت کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت و بزرگی میں اضافہ کرے گا۔ اس سے پتا چلا کہ کسی بھی اہم عہدے پر فائز شخص کی اہانت کرنا جائز نہیں، اسے عزت دینی چاہیے بشرطیکہ وہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق اپنی ذمہ داری نبھا رہا ہو، کیونکہ وہ اللہ کا نمائندہ ہے، اس کے کندھے پر اللہ تعالیٰ نے ایک اہم ذمہ داری ڈال کر اسے عزت سے نوازا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ (آل عمران: ٢٦) ''فرما دیجیے، اے اللہ! اے تمام جہان کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں بے شک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

بتقاضائے بشریت اس سے بھی کوئی کمی کوتاہی ہو سکتی ہے لہٰذا اگر اس سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو جذبہ خیر خواہی سے اس کی اصلاح کرنی چاہیے نہ کہ لوگوں میں اسے ذلیل ورسوا کرتا پھرے، دین اسلام ہمیں یہی درس دیتا ہے۔ حدیث کا پس منظر بھی ملاحظہ فرمالیں: زیاد بن کسیب عدوی کہتے ہیں کہ میں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے پاس بیٹھا تھا ابن عامر خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے (یہ دیکھ کر) ابو بلال کہنے لگے: ہمارے امیر کی طرف دیکھو اس نے فاسقوں کا لباس پہن رکھا ہے۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: خاموش رہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص زمین میں اللہ کے سلطان کی اہانت کرتا ہے اللہ اسے ذلیل کرے گا۔''

(ترمذی: ۲۲۲۴ حسن)

[۲۹۴] مَنْ أَحَبَّ عَمَلَ قَوْمٍ خَيْرًا كَانَ أَوْ شَرًّا كَانَ كَمَنْ عَمِلَهُ

جس نے کسی قوم کے عمل کو پسند کیا، وہ برا ہو یا اچھا، تو وہ بھی عمل کرنے والوں جیسا ہے

[٤٢٠] أَخْبَرَنَا تُرَابُ بْنُ عُمَرَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَسِّرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُلَاثَةَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ عَمَلَ قَوْمٍ خَيْرًا كَانَ أَوْ شَرًّا كَانَ كَمَنْ عَمِلَهُ))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی قوم کے عمل کو پسند کیا، وہ برا ہو یا اچھا، تو وہ بھی عمل کرنے والوں جیسا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف جدًا: عمرو بن حصین کذاب متروک ہے۔

[۲۹۵] مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ، وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ

جوتم سے اللہ کا نام لے کر پناہ طلب کرے اسے پناہ دے دو اور جوتم سے اللہ کے نام پر مانگے اسے دے دو اور جوتمہاری دعوت کرے اس کی دعوت قبول کرو اور جوتمہارے ساتھ نیکی کرے اسے اس کا بدلہ دو اور اگر تم (بدلے میں) کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو یہاں تک کہ تم جان لو کہ واقعی تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے

[٤٢١] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أبنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ، وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جوتم سے اللہ کا نام لے کر پناہ طلب کرے اسے پناہ دے دو اور جوتم سے اللہ کے نام پر مانگے اسے دے دو اور جو تمہاری دعوت کرے اس کی دعوت قبول کرو اور جوتمہارے ساتھ نیکی کرے اسے اس کا بدلہ دو اور اگر تم (بدلے میں) کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو یہاں تک کہ تم جان لو کہ واقعی تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: ابوداود: ١٦٧٢۔ نسائی: ٢٥٦٨۔ الادب المفرد: ٢١٦۔ اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۲۹۶] مَنْ مَشَى مِنْكُمْ إِلَى طَمَعٍ فَلْيَمْشِ رُوَيْدًا

تم میں سے جو شخص کسی لالچ کی طرف چلے تو اسے چاہیے کہ آہستہ چلے

[٤٢٢] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ الْقَسْبَانِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ الْعِجْلِيُّ -يَنْزِلُ بَنِي عَجْلٍ- ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْغِنَى الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ،

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(بندے کی) غنا یہ ہے کہ جو کچھ

وَمَنْ مَشَى مِنكُمْ إِلَى طَمَعٍ فَلْيَمْشِ رُوَيْدًا)) لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے ناامید رہے اور جو کوئی تم میں سے کسی لالچ کی طرف چلے تو اسے چاہیے کہ آہستہ چلے۔"

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدا: دیکھئے، حدیث نمبر ۱۹۹۔

[۲۹۷] مَنْ عَمَّرَهُ اللّٰهُ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ

جسے اللہ نے ساٹھ سال کی عمر دی تو یقیناً اس نے عمر کے حوالے سے اس کا عذر پورا کر دیا

[۴۲۳] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ، ثنا أَبُو عُثْمَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ، ثنا أَبُو عُمَرَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ بِمَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثنا أَبُو إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَمَّرَهُ اللّٰهُ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ إِلَيْهِ))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو اللہ نے ساٹھ سال کی عمر دے دی تو یقیناً اس نے عمر کے حوالے سے اس کا عذر پورا کر دیا۔"

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابوابراہیم اسماعیل بن ولید، ابوعمر احمد بن ابی بکر اور ابوعثمان محمد بن عثمان وغیرہ کی توثیق نہیں ملی۔

[۴۲۴] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا ابْنُ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْقَعْنَبِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ عَمَّرَهُ اللّٰهُ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو اللہ نے ساٹھ سال کی عمر دے دی تو یقیناً اس نے عمر کے حوالے سے اس کا عذر پورا کر دیا۔"

تحقیق وتخریج: صحيح: احمد: ۲/ ۴۱۷ .

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال کی عمر دے دی اس کے لیے روز قیامت عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا، اس عمر میں بھی اگر وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت نہ حاصل کر سکا، توحید نہ سمجھ پایا تو وہ اللہ کی بارگاہ میں جہالت اور لاعلمی کا عذر نہیں پیش کر سکے گا، ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ جانے کے باوجود بھی اگر اس کی زندگی

گناہوں سے آلودہ ہے کفر وشرک کی دلدلوں میں غرق ہے، اور صحیح راستے کی طرف نہیں آیا تو قیامت کے دن اس کا کوئی عذر بہانہ نہیں چلے گا۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر ۲۵۲۔

[۲۹۸] مَنْ أَصْبَحَ لَا يَنْوِي ظُلْمَ أَحَدٍ غُفِرَ لَهُ مَا جَنَى

جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کی کسی پر ظلم کرنے کی نیت نہ تھی تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

[٤٢٥] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا دَاوُدُ -وَهُوَ ابْنُ الْمُحَبَّرِ- ثنا الْهَيَّاجُ بْنُ بِسْطَامٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُرَّةَ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَصْبَحَ لَا يَنْوِي ظُلْمَ أَحَدٍ غُفِرَ لَهُ مَا جَنَى))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ اس کی کسی پر ظلم کرنے کی نیت نہ تھی تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: ابن الاعرابی: ۱۹۳۵۔ تاریخ مدینة السلام: ٤/ ٥٢٢۔ ہیاج بن بسطام اور داود بن محبر ضعیف ہے، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[۲۹۹] مَنْ أَلْقَى جِلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَا غِيبَةَ لَهُ

جس نے حیاء کی چادر اتار دی اس کی غیبت نہیں ہے

[٤٢٦] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ أَبِي غَسَّانَ الْفَارِسِيُّ، أبنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَ: ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ، ثنا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَلْقَى جِلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَا غِيبَةَ لَهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے حیاء کی چادر اتار دی اس کی غیبت (کرنے پر گناہ) نہیں ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا: ۱۰۳۔ السنن الکبری للبیھقی: ۱۰/ ۳۹٤۔ ابوسعد الساعدی مجہول اور رواد بن جراح مختلط ہے۔

[٤٢٧] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُهُسْتَانِيُّ، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ عِيسَى بْنُ الْوَزِيرِ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَبِي عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقِ وَأَنَا أَسْمَعُ، قِيلَ لَهُ: حَدَّثَكُمُ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: ثنا أَبُو عِصَامٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا أَبُو سَعْدٍ -يَعْنِي السَّاعِدِيَّ-.

عَـنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ایک دوسری سند سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

تحقیق و تخریج ایضًا .

[۳۰۰] مَنْ سَاءَ تْهُ خَطِيئَتُهُ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ

جسے اس کی خطا بری لگے اسے بخش دیا جاتا ہے اگرچہ اس نے معافی نہ بھی مانگی ہو

[٤٢٨] أَخْبَـرَنَـا أَبُـو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا هَمَّامُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ دَعْلَجٍ،

عَـنِ الْـحَسَـنِ، قَـالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَـنْ سَـاءَ تْهُ خَطِيئَتُهُ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ))

حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے اس کی خطا بری لگے اسے بخش دیا جاتا ہے اگرچہ اس نے معافی نہ بھی مانگی ہو۔“

تحقیق و تخریج مرسل ضعیف: اسے حسن بصری تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اور خلید بن دعلج ضعیف ہے۔

[۳۰۱] مَنْ خَافَ اللّٰهَ خَوَّفَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ خَوَّفَهُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

جو اللہ سے خوف زدہ ہوا اللہ اس سے ہر چیز کو خوف زدہ رکھے گا اور جو اللہ سے خوف زدہ نہ ہوا اللہ اسے ہر چیز سے خوف زدہ رکھے گا

[٤٢٩] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ آزَادْمَرْدَ، ثنا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرِ بْنِ سَنِقَهٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْعَلَّافُ، ثنا عَامِرُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَلَّافُ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ،

عَـنْ وَاثِـلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ خَافَ اللّٰهَ خَوَّفَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ خَوَّفَهُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ))

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ سے خوف زدہ ہوا اللہ اس سے ہر چیز کو خوف زدہ رکھے گا اور جو اللہ سے خوف زدہ نہ ہوا اللہ اسے ہر چیز سے خوف زدہ رکھے گا۔“

تحقیق و تخریج منکر: متعدد راویوں کے حالات مفقود ہیں۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ٤٨٥ .

[۳۰۲] مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہ کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا

[٤٣٠] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، أبنا عِمْرَانُ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہ کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ٢٦٨٤ـ ترمذی: ١٠٦٧ـ نسائی: ١٨٣٩ـ ابن ماجه: ٤٢٦٤ .

[٤٣١] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جعفرٍ الْمُقْرِئُ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْبَزَّارُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا بُرَيْدٌ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ،

عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو عُمَرَ الْأَشْعَرِيُّ، وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: نا أَبُو أُسَامَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا پسند نہ کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔''

اسے مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج: مسلم: ٢٦٨٦ـ بخاری: ٦٥٠٨ .

تشریح: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔'' (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد) شریح نے کہا: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور عرض کیا: اے ام المومنین! میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتے سنا ہے اگر وہ صحیح ہے تو ہم تو مارے گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ کون سی حدیث ہے؟ (میں نے کہا) وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی

ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند فرماتا ہے جبکہ ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے؟ (اور موت کے بغیر اللہ سے ملاقات ممکن نہیں؟) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بے شک یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں لیکن اس کا وہ مطلب نہیں جو تم نے سمجھا ہے بلکہ یہ اس وقت ہے جب نظر اوپر اٹھ جائے، سانس سینے میں اٹکنے لگے اور جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور وہ کانپنے لگیں اس وقت جو شخص اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اس وقت اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔'' (سنن نسائی: ۱۸۳۵ صحیح)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (نزع کے وقت) اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔'' کہا گیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ سے ملنے کو ناپسند کرنے کا مطلب موت کو ناپسند کرنا ہے، ہم میں سے تو ہر شخص موت کو ناپسند کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ موت کے وقت کی بات ہے کہ جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ فوراً اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا چاہتا ہے اور جب کافر کو اللہ کے عذاب کی اطلاع کی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اور اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ (سنن نسائی: ۱۸۳۹ صحیح)

مطلب یہ ہے کہ جب موت کے فرشتے نظر آنے لگ جائیں تو اس وقت جو شخص اللہ کے پاس جانا اور اس سے ملنا پسند کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اس وقت اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہ کرے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ دراصل موت کے وقت مومن کو اللہ کی طرف سے ان نعمتوں کی نوید سنائی جاتی ہے جو آخرت میں اسے ملنی ہیں لہٰذا اس وقت وہ اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے تاکہ جلد از جلد ان نعمتوں کی طرف منتقل ہو جائے جو اللہ نے اس کے لیے تیار کی ہیں جبکہ کافر اور منافق کو عذاب کی اطلاع دی جاتی ہے لہٰذا اسے اپنی موت میں دائمی ہلاکت و خسران نظر آ رہی ہوتی ہے جس سے اس کے دل میں حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش! اسے موت نہ ہی آئے اور پھر تدفین کا مرحلہ آتا ہے تو اس وقت بھی یہی صورت حال ہوتی ہے، مومن کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو جبکہ کافر اور منافق کہتا ہے کہ مجھے نہ لے جاؤ۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ''جب میت چارپائی پر رکھی جاتی ہے اور مرد اسے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے کہ مجھے آگے لے چلو لیکن اگر نیک نہ ہو تو کہتا ہے: ہائے بربادی، مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس آواز کو انسان کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔'' (بخاری: ۱۳۱۴)

[۳۰۳] مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ يَعْلَمُهُ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ

جس سے کسی علم کی بابت پوچھا گیا جسے وہ جانتا تھا لیکن اس نے اسے چھپایا اس کو آگ کی لگام ڈالی جائے گی

[۴۳۲] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ النَّحَّاسِ، قَالَ: ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ

بْـنُ سَـعِيـدِ بْنِ غَالِبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثنا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَـنْ أَبِـي هُـرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ يَعْلَمُهُ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ**))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص سے کسی علم کی بابت پوچھا گیا جسے وہ جانتا تھا لیکن اس نے اسے چھپایا (اور بتایا نہیں) اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

تحقیق وتخریج حسن: ابوداود: ۳۶۵۸۔ ترمذی: ۲۶۴۹۔ ابن ماجہ: ۲۶۱.

[۴۳۳] أنـا أَبُـو الْـحَسَـنِ مُـحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْـمَـدَ، أنـا الْـحَسَـنُ بْـنُ عَـلِـيِّ بْـنِ الْوَلِيدِ الْفَسَوِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَجَلِيُّ الْأَزْرَقُ، نا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ،

عَـنْ قَيْسِ بْـنِ طَـلْـقٍ، عَنْ أَبِيهِ ۔وَكَانَ مِنَ الْوَافِدِينَ الَّذِينَ وَفَدُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَـنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ**))

قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ اور وہ (قیس کے والد) ان لوگوں میں سے تھے جو وفد کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص سے کسی علم کی بابت پوچھا گیا لیکن اس نے اسے چھپایا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف، المعجم الکبیر: ۸۲۵۱۔ ایوب بن عتبہ ضعیف ہے۔

تشریح اس حدیث میں ایسے شخص کے بارے میں وعید فرمائی گئی ہے جس سے کسی دینی مسئلے کے متعلق سوال ہوا اور سائل کو جواب کی ضرورت بھی تھی لیکن اس نے علم ہونے کے باوجود سائل کو مسئلہ نہیں بتایا، گویا اس نے اپنے منہ میں لگام ڈالی ہو لہٰذا قیامت کے دن سزا بھی گناہ کے مطابق ہی ملے گی کہ منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ ہاں اگر کوئی شرعی عذر ہو یا فساد وغیرہ کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں حکمت سے کام لیتے ہوئے بعض باتیں نہ بتانا بھی جائز ہے لیکن اہم موقع اور ضروری بیان کے وقت علم کو چھپانا جائز نہیں بلکہ یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے علماء کو اس کی پاداش میں جہنم کے عذاب کی وعید سنائی ہے، قرآن مجید میں اس کا تذکرہ ہماری عبرت کے لیے ہے، فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوْا وَ أَصْلَحُوْا وَ بَيَّنُوْا فَأُولٰٓئِكَ أَتُوْبُ

عَلَيْهِمْ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (البقرة: ۱۵۹۔ ۱۶۰)

''بے شک جو لوگ اس کو چھپاتے ہیں جو ہم نے واضح دلیلوں اور ہدایت میں سے اتارا ہے اس کے بعد کہ ہم نے اسے لوگوں کے لیے کتاب میں کھول کر بیان کر دیا ہے ایسے لوگ ہیں کہ ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور کھول کر بیان کر دیا تو یہ لوگ ہیں جن کی میں توبہ قبول کرتا ہوں اور میں ہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہوں۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ''اگر قرآن مجید میں یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کبھی تم سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔'' (بخاری: ۲۳۵۰)

[۳۰۴] مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَبِيئَةٌ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَفْعَلْ

تم میں سے جو شخص اپنے کسی نیک عمل کو پوشیدہ رکھ سکتا ہو تو وہ ضرور ایسا کرے

[٤٣٤] أَخْبَرَنَا رِفَاعَةُ بْنُ عُمَرَ الْأَمِينُ الْكَاتِبُ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ السُّوَائِيُّ، ثنا أَبِي، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ (ح) قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْبَصْرِيُّ: وَثَنَا أَبُو اللَّيْثِ الْفَرَائِضِيُّ، ثنا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ حَدِيثَ الْغَارِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَبِيئَةٌ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَفْعَلْ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے غار والی حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنے کسی نیک عمل کو پوشیدہ رکھ سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ ایسا کرے (اپنے عمل کو پوشیدہ رکھے)۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: ابوبکر احمد بن حسین بن علی البصری کی توثیق نہیں ملی۔

فائدہ: سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: ''جو شخص اپنے کسی نیک عمل کو پوشیدہ رکھ سکتا ہو وہ ضرور ایسا کرے۔'' (الزھد لاحمد: ۷۷۸، وسندہ صحیح)

[۳۰۵] مَنْ فُتِحَ لَهُ بَابُ خَيْرٍ فَلْيَنْتَهِزْهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَتَى يُغْلَقُ عَنْهُ

جس شخص کے لیے بھلائی کا دروازہ کھول دیا گیا تو اسے چاہیے کہ اسے جلدی قبول کرے کیونکہ اسے علم نہیں کہ کب وہ اس سے بند کر دیا جائے

[٤٣٥] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ

بْنُ الْحَسَنِ بْنِ حَرْبٍ، أبنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ عُمَيْرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ فُتِحَ لَهُ بَابٌ مِنَ الْخَيْرِ فَلْيَنْتَهِزْهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَتَى يُغْلَقُ عَنْهُ))

حکیم بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے لیے بھلائی کا دروازہ کھول دیا گیا تو اسے چاہیے کہ اسے جلدی قبول کرے کیونکہ اسے علم نہیں کہ کب وہ اس سے بند کر دیا جائے۔''

تحقیق وتخریج مرسل ضعیف: الزهد لابن المبارك: ١١٧۔ اسے حکیم بن عمیر تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، اور ابوبکر بن ابی مریم ضعیف ہے۔

[٤٣٦] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ -يَعْنِي ابْنَ فِرَاسٍ- ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ فُتِحَ لَهُ بَابُ خَيْرٍ فَلْيَنْتَهِزْهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَتَى يُغْلَقُ عَنْهُ))

ضمرہ بن حبیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے لیے بھلائی کا دروازہ کھول دیا گیا اسے چاہیے کہ اسے جلد قبول کرے کیونکہ اسے علم نہیں کہ کب وہ اس سے بند کر دیا جائے۔''

تحقیق وتخریج مرسل: الخطب والمواعظ لابی عبید: ١٢۔ اسے ضمرہ بن حبیب تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[٣٠٦] مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنْفَاذِهِ مَلَأَهُ اللّٰهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا

جس شخص نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اسے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ اسے امن اور ایمان سے بھر دے گا

[٤٣٧] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنْفَاذِهِ مَلَأَهُ اللّٰهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا، وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، قَالَ

اصحاب رسول کے بیٹوں میں سے ایک شخص نے اپنے والد سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اسے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ اسے امن اور ایمان سے بھر دے گا اور جس شخص نے اس حال میں خوبصورت لباس پہننا ترک کر دیا

بِشْـرٌ: أَحْسَبُـهُ قَالَ ـ تَـوَاضُـعًا كَسَـاهُ اللّٰـهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، وَمَنْ زَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَجَّهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ))

کہ وہ اس (کے پہننے) پر قادر تھا۔" راوی بشر بن منصور نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "عاجزی اور انکساری کی وجہ سے ترک کیا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت و بزرگی کا لباس پہنائے گا اور جس نے اللہ کے لیے شادی کرائی تو اللہ تعالیٰ اسے بادشاہی کا تاج پہنائے گا۔"

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: محمد بن عجلان مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سہیل بن معاذ سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اسے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت برسر مخلوق بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جنت کی حور میں سے جسے چاہے اپنے لیے منتخب کر لے۔"

(ابو داود: ٤٧٧٧، وسنده حسن)

[٣٠٧] مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ آتَاهُ اللّٰهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص رات کی تاریکی میں مساجد کی طرف چلا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت نور عطا فرمائے گا

[٤٣٨] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ السَّرَّاجُ بِدِمَشْقَ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ السَّقَا، ثنا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ آتَاهُ اللّٰهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رات کی تاریکی میں مساجد کی طرف چلا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت نور عطا فرمائے گا۔"

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: ابن حبان: ٢٠٤٦۔ المعجم الاوسط: ٤٦٩٧۔ شعب الایمان: ٢٦٤٥۔ جنادہ بن ابی خالد ضعیف ہے۔

[٤٣٩] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أنا أَبُو الْعَلَاءِ الْكُوفِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ الْبَغْدَادِيُّ، نا مَنْصُورُ بْنُ سُفْيَانَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَفَعَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوع بیان کیا ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رات کی تاریکی میں مساجد کی

الْمَسَاجِدِ آتَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُورًا)) طرف چلا اللہ اسے روز قیامت نور عطا فرمائے گا۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

فائدہ: سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اندھیروں کے اوقات میں کثرت سے مساجد کی طرف جانے والے لوگوں کے لیے روز قیامت مکمل نور کی بشارت ہے۔'' (ابن ماجہ: ۷۸۰، صحیح)

[۳۰۸] مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ فَلْيُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ تَعَالَى

جسے یہ پسند ہو کہ وہ ایمان کا ذائقہ چکھے تو اسے چاہیے کہ انسان سے محبت کرے (اور) صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کرے

[٤٤٠] أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ التُّرْكِيِّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ فَلْيُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ تَعَالَى)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ ایمان کا ذائقہ چکھے تو اسے چاہیے کہ انسان سے محبت کرے (اور) صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کرے۔''

يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ: هُوَ أَبُو بَلْجٍ، وَقِيلَ: ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ

یحییٰ بن سلیم ابو بلج ہی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ابن ابی سلیم ہے۔

تحقیق و تخریج: صحيح: طيالسى: ٢٦١٧۔ اسحاق بن راهويه: ٣٦٥۔ احمد: ٢/ ٢٩٨.

تشریح: اس حدیث مبارک میں ایمان کی مٹھاس پانے والے ایک خوش نصیب کا ذکر کیا گیا ہے کہ ایمان کی مٹھاس اور مزہ تب ہی آتا ہے جب انسان اپنی محبتوں اور الفتوں کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات کو بنائے۔ اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے، اس نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ذات باری تعالیٰ کو اپنے بندے سے بڑا پیار ہے، اب بندے کا بھی یہ حق بنتا ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک سے بے حد محبت کرے اور اپنی تمام دوستیاں اور رشتے ناطے اس کی محبت پر قربان کر دے، اپنے اندر الحب للہ والبغض للہ کا جذبہ پیدا کرے، کسی سے محبت کرے تو محض اللہ کی رضا کے لیے کرے، اس میں کوئی دنیاوی مفاد نہ ہو اور اگر کسی سے نفرت کرے تو اس کی بنیاد بھی محض یہ ہو کہ یہ انسان اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ جس انسان کے اندر یہ چیز آ گئی تو سمجھ لو کہ اس نے اپنے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ حدیث میں ہے کہ جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کی مٹھاس پا لے گا (۱) یہ کہ اس کے نزدیک اللہ اور

اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ (۲) اور یہ کہ وہ جس شخص سے محبت کرے تو صرف اللہ کی رضا کے لیے محبت کرے۔ (۳) اور یہ کہ اس کے نزدیک کفر میں لوٹنا ایسا ناپسندیدہ ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا ناپسندیدہ ہے۔'' (بخاری:۱۶)

ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ ''جس نے اللہ کے لیے محبت کی، اللہ کے لیے بغض رکھا، اللہ کے لیے (کسی کو کچھ) دیا اور اللہ کے لیے (کسی کو کچھ) نہ دیا، تو بے شک اس نے ایمان مکمل کر لیا۔'' (ابوداود:۴۶۸۱ حسن)

[۳۰۹] مَنْ أَصَابَ مَالًا مِنْ نَهَاوِشَ أَذْهَبَهُ اللّٰهُ فِي نَهَابِرَ

جس نے حرام ذرائع سے مال حاصل کیا اللہ اسے ہلاکتوں میں لے جائے گا

[٤٤١] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الدَّقَّاقُ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثنا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ،

ثنا أَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَصَابَ مَالًا مِنْ نَهَاوِشَ أَذْهَبَهُ اللّٰهُ فِي نَهَابِرَ))

ابوسلمہ حمصی سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے حرام ذرائع سے مال حاصل کیا اللہ اسے ہلاکتوں میں لے جائے گا۔''

تحقیق وتخریج مرسل ضعیف: اسے ابوسلمہ حمصی تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، اور عمرو بن حصین کذاب ہے۔

[٤٤٢] أنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ إِجَازَةً، نا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ، نا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، نا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ،

نا أَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَصَابَ مَالًا مِنْ نَهَاوِشَ أَذْهَبَهُ اللّٰهُ فِي نَهَابِرَ))

ابوسلمہ حمصی سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے حرام ذرائع سے مال حاصل کیا اللہ اسے ہلاکتوں میں لے جائے گا۔''

تحقیق وتخریج ایضًا۔

[٤٤٣] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ فِلَسْطِينَ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَيْدَرِيُّ الْمِصْرِيُّ الْعَسْقَلَانِيُّ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبَانَ بْنِ شَدَّادٍ، نا أَبُو الدَّرْدَاءِ هَاشِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ بَكْرٍ السَّكْسَكِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيِّ، عَنِ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ، وَأَبُو

قرظی کہتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ، ابوسعید خدری اور

سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، وَمُعَاوِيَةُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَيُّكُمْ شَاءَ فَلْيَبْدَأْ فَلْيَتَحَدَّثْ بِحَدِيثٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعَتْهُ أُذُنَاهُ وَوَعَاهُ قَلْبُهُ قَالَا: ابْدَأْ فَحَدِّثْنَا أَنْتَ بِمَا تَحْفَظُ، قَالَ: أَفْعَلُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((تَكَفَّلُوا لِي بِسِتٍّ أَتَكَفَّلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ: إِذَا حَدَّثْتُمْ فَلَا تَكْذِبُوا، وَإِذَا وَعَدْتُمْ فَلَا تُخْلِفُوا، وَإِذَا اؤْتُمِنْتُمْ فَلَا تَخُونُوا، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ))

معاویہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میں سے جو چاہے وہ کوئی ایسی حدیث بیان کرنے سے آغاز کرے جسے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو، اس کے کانوں نے وہ حدیث سنی ہو، دل نے محفوظ رکھی ہو۔ وہ دونوں (ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما) کہنے لگے: ابتدا آپ کیجیے، آپ ہمیں وہ حدیث بیان کریں جو آپ نے یاد رکھی ہو۔ انہوں نے کہا: میں ایسا کرتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: جب بات کرو تو جھوٹ نہ بولو، وعدہ کرو تو خلاف ورزی نہ کرو، جب امانت پکڑو تو خیانت نہ کرو اور اپنی نظروں کو جھکا کر رکھو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور اپنے ہاتھ (ظلم سے) روک لو۔''

فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: حَدِّثْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((ثَلَاثَةٌ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةٌ أَيْدِيهِمْ إِلَى أَعْنَاقِهِمْ: الْأَمِيرُ، وَالْقَاضِي، وَالْعَرِيفُ، لَا يَفُكُّهُمْ مِنَ الْغِلِّ إِلَّا الْعَدْلُ، وَجَائِرُهُمْ فِي النَّارِ أَشَدُّهَا حَرًّا، وَأَبْعَدُهَا قَعْرًا))

پھر ابو سعید رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے ابو ہریرہ! اب آپ بیان کیجیے تو انہوں نے کہا: میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''تین قسم کے لوگوں کو اس حال میں اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا کہ ان کے ہاتھ ان کی گردنوں سے بندھے ہوئے ہوں گے: حاکم، قاضی اور سردار۔ انہیں (اس کیفیت سے) ان کا عدل ہی رہائی دلا سکے گا اور ان میں سے جس نے ظلم کیا ہوگا وہ جہنم میں سب سے زیادہ سخت آگ اور سب سے زیادہ گہرائی میں ہوگا۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا ضَجَّتِ الْأَرْضُ ضَجِيجَهَا مِنْ غُسْلِ جَنَابَةٍ مِنْ حَرَامٍ أَوْ سَفْكِ دَمٍ حَرَامٍ، وَمَنْ أَصَابَ مَالًا مِنْ نَهَابِرَ أَهْلَكَهُ اللّٰهُ فِي نَهَاوِشَ، وَمَنْ غَدَا أَوْ رَاحَ إِلَى أَبْنَاءِ الدُّنْيَا لِطَمَعِ دُنْيَا يُصِيبُهَا فَهُوَ مِمَّنِ اتَّخَذَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا، وَمَنْ حَضَرَ سُلْطَانًا يَتَكَلَّمُ بِمَا يَهْوَى خِلَافًا لِلْحَقِّ كَانَ قَرِينَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ سَعَى بِأَخِيهِ عِنْدَ سُلْطَانٍ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَحْمَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

(پھر) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''زمین اتنا کبھی نہیں تھرتھراتی جتنا زنا کاری کے غسل جنابت یا ناحق قتل سے تھرتھراتی ہے اور جو شخص حرام ذرائع سے مال حاصل کرے اللہ اسے لوگوں کی حق تلفیوں میں اس سے ضائع کرا دیتا ہے اور جو شخص صبح یا

فَرَمَى مُعَاوِيَةُ بِنَفْسِهِ عَنِ السَّرِيرِ، ثُمَّ دَخَلَ وَتَفَرَّقَ عَنْهُ النَّاسُ فَأَتَى أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -وَهِيَ أُخْتُ مُعَاوِيَةَ- فَشَكَا إِلَيْهَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَمَدَا إِلَى أَشَدِّ مَا يَحْضُرُهُمَا مِنَ الْحَدِيثِ فَصَدَمَانِي بِهِ، فَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: وَأَنَا وَاللّٰهِ قَدْ سَمِعْتُ مَعَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزِيَادَةَ أَسْقَطَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ لَهَا: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: ((مَنْ أَحْسَنَ فَلِنَفْسِهِ، وَمَنْ أَسَاءَ فَلِنَفْسِهِ))

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ: فَمَنْ يَحْرِصْ عَلَى الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ وَالْعِرَافَةِ بَعْدَ قَوْلِكَ هَذَا؟، قَالَ: ((شِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَقُولُونَ: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ [البقرة: ۲۰۰]

شام دنیاداروں کے پاس حصول دنیا کے لیے جائے وہ اسے حاصل تو کر لیتا ہے لیکن (حقیقت میں) وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا اور جو شخص کسی حاکم کے پاس جا کر اس کی خواہش کے مطابق خلاف حق گفتگو کرے تو وہ جہنم میں اس کا ساتھی ہوگا اور جو شخص حاکم کے پاس اپنے بھائی کی چغلی کھائے اللہ قیامت کے دن اس پر اپنی رحمت حرام کر دے گا۔''

یہ سن کر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو چارپائی سے نیچے گرا دیا، لوگ اٹھ کر چلے گئے تو آپ اپنی ہمشیرہ ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے اور جا کر ان سے شکوہ کیا کہ ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے جان بوجھ کر مجھے ایسی سخت حدیثیں سنائی ہیں جن سے مجھے شدید ذہنی صدمہ پہنچا ہے، تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے بھی زیادہ سن چکی ہوں جس کا ابوہریرہ نے ذکر نہیں کیا۔ معاویہ نے دریافت کیا: وہ کیا؟ فرمایا: ''جس نے کوئی اچھا عمل کیا تو وہ اسی کے لیے ہے اور جس نے کوئی برا عمل کیا تو وہ بھی اسی کے لیے ہے۔''

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کی بیان کردہ اس حدیث کے بعد کون ہے جو حکمرانی، قضاء اور سرداری (جیسے عہدوں) کو پسند کرے؟ فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو یوں کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں ہی دے دے اور ان کے لیے آخرت میں کچھ نہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف، موسیٰ بن عبیده ربذی اور عمرو بن بکر ضعیف ہیں۔

[۳۱۰] مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

جس شخص کو اس کے حصے کی نرمی مل گئی تو بے شک اسے دنیا و آخرت میں اپنے حصے کی بھلائی مل گئی

[٤٤٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، وَالْقَعْنَبِيُّ، قَالَا: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ:

سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس کے حصے کی نرمی مل گئی تو بے شک اسے دنیا و آخرت میں اپنے حصے کی بھلائی مل گئی اور جس شخص کو اس کے حصے کی نرمی سے محروم کر دیا گیا تو بے شک اسے دنیا و آخرت میں اپنے حصے کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** شرح السنة للبغوى: ١٣/ ٧٤، : ٣٤٩١۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جس شخص کو اس کے حصے کی نرمی مل گئی تو بے شک اسے دنیا و آخرت میں اپنے حصے کی بھلائی مل گئی اور صلہ رحمی، حسن اخلاق اور اچھی ہمسائیگی گھروں کو آباد کرتی ہے اور عمر میں اضافہ کرتی ہے۔'' (احمد ۶/۱۵۹، وسندہ حسن)

[٤٤٥] حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُعَدِّلُ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَبُو عُثْمَانَ سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ،

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ تَرْوِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ)) وَقَالَ: ((أَثْقَلُ مَا فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ خُلُقٌ حَسَنٌ، إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ))

اُمّ درداء رضی اللہ عنہا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس کے حصے کی نرمی مل گئی تو بے شک اسے اس کے حصے کی بھلائی مل گئی اور جس شخص کو اس کے حصے کی نرمی سے محروم کر دیا گیا (گویا) اسے اپنے حصے کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کے میزان میں سب سے وزنی چیز عمدہ اخلاق ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ

بداخلاق اور فحش گو انسان سے نفرت کرتا ہے۔"

تحقیق و تخریج: حسن: ترمذی: ۲۰۱۳۔ حمیدی: ۳۹۷۔ احمد: ٦/ ٤٥١ .

[٤٤٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ ، ثنا مُحَمَّدٌ ـ هُوَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ الضَّرِيرُ ـ ثنا الشَّافِعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ:

سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمَّتِي عَائِشَةَ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو اس کے حصے کی نرمی مل گئی اسے دنیا و آخرت میں اپنے حصے کی بھلائی مل گئی۔"

تحقیق و تخریج: حسن: شرح السنة للبغوی : ۳٤۹۱۔ احمد ٦/ ١٥٩ .

تشریح: مطلب یہ ہے کہ نرم مزاجی میں ہر لحاظ سے خیر ہی خیر ہے، اس قدر خیر کہ جس انسان کو یہ مل گئی اسے دنیا و آخرت کی سب بھلائیاں مل گئیں اور جو اس سے محروم رہا وہ خیر و بھلائی سے یکسر محروم اور خالی ہاتھ ہوگیا۔ گویا نرم مزاجی خیر و بھلائی کی جڑ اور اس کا سرچشمہ ہے کہ جہاں سے ہر وقت خیر ہی خیر پھوٹتی ہے، جس انسان کی طبیعت میں نرمی ہو وہ ہر کسی کے لیے نرم ہوگا، نتیجتاً وہ خود بھی سکون میں رہے گا اور دوسروں کو بھی سکون سے رہنے دے گا اور جس کی طبیعت میں سختی ہو وہ ہر کسی کے لیے سخت ہوگا، نتیجتاً وہ اپنی زندگی کو خود ہی اپنے لیے عذاب بنا لے گا۔

مومن کے میزان میں روز قیامت سب سے بھاری اور وزنی چیز اس کے اچھے اخلاق ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ انسان کے اخلاق تبھی اچھے ہوں گے جب اس کے اندر نرمی ہوگی گویا نرم مزاجی حسن اخلاق کی بنیاد ہے، جس کے اندر نرمی نہیں اس کے اخلاق کبھی بھی اچھے نہیں ہو سکتے وہ بداخلاق اور فحش گو ہوگا اور ایسا شخص اللہ کو ہرگز پسند نہیں ہے۔

[۳۱۱] مَنْ آثَرَ مَحَبَّةَ اللّٰهِ عَلَى مَحَبَّةِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ

جس نے اللہ کی محبت کو لوگوں کی محبت پر ترجیح دی اللہ اسے لوگوں کی مشقت سے کفایت کرے گا

[٤٤٧] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا خَلَّادُ بْنُ عِيسَى ، ثنا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمَدَانِيُّ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ،

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ آثَرَ مَحَبَّةَ اللّٰهِ عَلَى مَحَبَّةِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: "جس نے اللہ کی محبت کو لوگوں کی محبت پر ترجیح دی اللہ اسے لوگوں کی مشقت سے کفایت کرے گا۔"

مُؤْنَةَ النَّاسِ))

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: ابراہیم بن سلیمان بن حیان شیعہ ہے اسے صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

[۳۱۲] مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ اللّٰهُ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ

جس نے جماعت سے ایک بالشت برابر بھی دوری اختیار کی تو اللہ نے اس کی گردن سے اسلام کا طوق اتار دیا

[٤٤٨] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَزَادَ مُرْدَ، ثنا الْحَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْأَحْوَصِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، وَمَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ،

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جماعت سے ایک بالشت برابر بھی دوری اختیار کی اس نے اپنی گردن سے اسلام کا طوق اتار پھینکا۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: ابو داود: ٤٧٥٨ ـ احمد: ٥/ ١٨٠ ـ خالد بن وہبان مجہول الحال ہے۔

فائدہ: سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جس نے جماعت سے ایک بالشت برابر بھی دوری اختیار کی اس نے اپنی گردن سے اسلام کا طوق اتار پھینکا الا یہ کہ وہ رجوع کر لے یعنی واپس آ جائے۔'' (ترمذی: ۲۸۶۳، صحیح)

[۳۱۳] مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَاسْتَذَلَّ الْإِمَارَةَ لَقِيَ اللّٰهَ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ

جس نے جماعت سے دوری اختیار کی اور امارت کی تذلیل کی وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی

[٤٤٩] أَخْبَرَنَا الْخَصِيبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أبنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَحْمَدَ النَّسَائِيُّ، أبنا أَبِي، أبنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا كَثِيرٌ أَبُو النَّضْرِ،

عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ لَيَالِي سَارَ النَّاسُ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ:

ربعی کہتے ہیں کہ جس دور میں (فتنہ پرور) لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے میں مدائن میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کی

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَاسْتَذَلَّ الْإِمَارَةَ لَقِيَ اللّٰهَ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ))

طرف گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''جس نے جماعت سے دوری اختیار کی اور امارت کی تذلیل کی وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔''

تحقیق وتخریج حسن: احمد: ۵/ ۳۸۷۔ حاکم: ۱/ ۱۱۹ .

تشریح اس حدیث میں مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہونے، خلافت اسلامیہ کی تذلیل کرنے اور اس کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے شخص کی مذمت کی گئی ہے کہ ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حیثیت نہیں، جب وہ خالق کائنات سے ملاقات کرے گا تو اسے کوئی مقام ومرتبہ نہیں ملے گا۔ ظاہر ہے کہ ایسا شخص اخروی فلاح سے محروم رہے گا۔

[۳۱۴] مَنْ نَزَعَ يَدَهُ مِنَ الطَّاعَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُجَّةٌ، وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

جس نے اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا روز قیامت اس کے لیے کوئی دلیل وحجت نہیں ہوگی اور جس نے جماعت سے دوری اختیار کی وہ جاہلیت کی موت مرا

[۴۵۰] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ،

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: أَتَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَ مُطِيعٍ زَمَنَ الْفِتْنَةِ، فَدَعَا لَهُ بِوِسَادَةٍ وَرَحَّبَ بِهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّمَا أَتَيْتُكَ لِأُخْبِرَكَ بِكَلِمَتَيْنِ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ نَزَعَ يَدَهُ مِنَ الطَّاعَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُجَّةٌ، وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً))

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ (واقعہ حرہ) کے فتنے کے دور میں ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن مطیع کے پاس آئے، انہوں نے آپ کے لیے تکیہ منگوایا اور آپ کو مرحبا کہا، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہارے پاس صرف اس لیے آیا ہوں کہ تمہیں دو ایسی باتیں بتاؤں جنہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے (امام کی) اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا روز قیامت اس کے لیے کوئی دلیل وحجت نہیں ہوگی اور جس نے جماعت سے دوری اختیار کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

تحقیق وتخریج مسلم: ۱۸۵۱۔ احمد: ۲/ ۸۳ .

تشریح: اس حدیث میں بھی جماعت سے، دوری اختیار کرنے والے اور خلیفہ وقت کی بیعت توڑنے والے شخص کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

❁ ''جس نے جماعت سے دوری اختیار کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔'' مطلب یہ ہے کہ جو شخص اہل السنہ والجماعہ کے منہج اور طریقے سے ہٹ کر چلا، اہل السنہ والجماعہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو عقیدہ توحید اور تمسک بالسنہ کو دین کی بنیاد مانتے ہیں، جن کا مسلک کتاب وسنت ہے۔ ان کے منہج اور طریقے سے ہٹ کر چلنے والا جاہلیت کی موت مرا یعنی اس کی موت اہل جاہلیت کی طرح گمراہی پر ہوگی۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس نے جماعت سے ایک بالشت بھی دوری اختیار کی اس نے اپنی گردن سے اسلام کا طوق اتار پھینکا۔'' (دیکھئے حدیث نمبر ۴۴۸) دوسری حدیث میں ہے کہ جماعت (حقہ) کو لازم پکڑو کیونکہ دور رہ جانے والی اکیلی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔'' (ابن خزیمہ: ۱۴۸۶ صحیح)

❁ ''جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچا روز قیامت اس کے لیے کوئی حجت نہیں ہوگی۔'' مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے متفقہ خلیفہ کی ہر حال میں اطاعت کرو، معمولی معمولی باتوں کو بہانا بنا کر قانون شکنی کر کے لاقانونیت پیدا نہ کرو۔ حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے امیر کے کسی کام کو ناپسند کیا تو اسے چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ جو شخص سلطان کی اطاعت سے ایک بالشت بھی نکلا وہ جاہلیت کی موت مرا۔'' (بخاری: ۷۰۵۳) دوسری حدیث ہے: ''بے شک عنقریب تم میرے بعد ایسے کام دیکھو گے جو تم کو برے لگیں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس سلسلے میں ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: ''انہیں ان کا حق ادا کرو اور اپنا حق اللہ سے مانگو۔'' (بخاری: ۷۰۵۲) اسی طرح ایک اور حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: اللہ کے نبی! یہ بتلائیے کہ اگر ہم پر ایسے حاکم مسلط ہوں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں اور ہمارے حقوق ہمیں نہ دیں تو اس صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے اس سائل سے اعراض کیا، اس نے دوبارہ سوال کیا، آپ نے پھر اعراض کیا، پھر اس نے دوسری یا تیسری بار سوال کیا تو اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے اسے کھینچ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو کیونکہ ان کا بوجھ ان پر ہے اور تمہارا بوجھ تم پر ہے۔'' (مسلم: ۱۸۴۶) ایک اور حدیث ہے، سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم شر میں مبتلا تھے پھر اللہ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا، کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پوچھا: کیا اس شر کے بعد خیر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پوچھا: اس کی کیا کیفیت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''میرے بعد ایسے آئمہ ہوں گے جو میری ہدایت پر عمل نہیں کریں گے اور نہ میری سنت پر چلیں گے اور عنقریب ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کی طرح اور بدن انسانوں کی مانند ہوں گے۔'' راوی کہتا ہے: میں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں ان کو پاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا: ''امیر کے احکام

سننا اور اس کی اطاعت کرنا خواہ تمہاری پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں اور تمہارا مال چھین لیا جائے پھر بھی (احکام) سننا اور اطاعت کرنا۔'' (مسلم: ۱۸۴۷)

[۳۱۵] مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْكُنَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ

جسے جنت کے مرکز میں رہائش پذیر ہونا پسند ہو تو اسے چاہیے کہ جماعت کو لازم پکڑے

[٤٥١] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، أنا ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيهِ النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ فِي خُطْبَتِهِ بِالْجَابِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْكُنَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مَعَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ))

سیدنا ابن عمر، سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات جابیہ مقام پر اپنے خطبے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے جنت کے مرکز میں رہائش پذیر ہونا پسند ہو تو اسے چاہیے کہ جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ اکیلے آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو سے دور ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: ترمذی: ۲۱۶۵۔ ابن حبان: ۷۲۵٤۔ بزار: ۱٦٦.

تشریح اس حدیث میں بھی لزوم جماعت کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنے میں ہی فائدہ ہے۔ اہل السنہ والجماعۃ کا منہج اور طریقہ ہی کامیابی کا راستہ ہے، اسی پر چلنے سے جنت میں بہترین ٹھکانا ملے گا، اس سے ہٹ کر چلنا، اہل السنہ والجماعت کا منہج ترک کر دینا سراسر نقصان کا باعث ہے، جو شخص سلف کے راستے کو چھوڑ کر خود ساختہ راہ اپنا لے، وہ اپنے آپ کو شیطان کا کھلونا بنا لیتا ہے، شیطان اس کے ساتھ جیسے چاہے کھیلتا رہتا ہے، اللہ محفوظ فرمائے۔

[٤٥٢] أنا تُرَابُ بْنُ عُمَرَ، أنا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ الْمُفَسِّرِ، أنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَاضِي الْمَرْوَزِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو خَيْثَمَةَ، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ وَذَكَرَ الْخُطْبَةَ الطَّوِيلَةَ وَفِيهَا: ((فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جابیہ مقام پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب فرمایا اور انہوں نے ایک لمبے خطبے کا ذکر کیا اور اس میں یہ بھی تھا: ''تم میں سے جو شخص جنت کا مرکز پسند کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ جماعت کو لازم پکڑ لے۔'' انہوں نے ایسے اختصار کے ساتھ ذکر کیا۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: احمد: ۱/ ۲۶۔ طیالسی: ۳۱۔ المعجم الاوسط: ۱۶۵۹۔ عبدالملک بن عمیر مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۳۱۶] مَنْ أَقَالَ نَادِمًا بَيْعَتَهُ أَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ

جس نے پشیمان ہونے والے کی فروخت کردہ چیز کو واپس کر دیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں سے درگزر فرمائے گا

[۴۵۳] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْيَمَنِيُّ التَّنُوخِيُّ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ عَمْرُو بْنُ إِدْرِيسَ الْغَيْفِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَدَنِيُّ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا مُحَمَّدٌ ـ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ ـ قَالَا: ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ ـ هُوَ الْفَرْوِيُّ ـ ثنا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَنْ أَقَالَ نَادِمًا بَيْعَتَهُ أَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ**))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے پشیمان ہونے والے کی فروخت کردہ چیز کو واپس کر دیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں سے درگزر فرمائے گا۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: ابن الاعرابی: ۲۳۱۔ بزار: ۸۹۶۷۔ ابن حبان: ۵۰۲۹.

[۴۵۴] أنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ، أنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مَحْمُودُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَزْوِينِيُّ بِدِمْيَاطَ، أنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبِ بْنِ زِيَادٍ بِمَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نا أَبِي، نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَرْوِيُّ، نا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**مَنْ أَقَالَ نَادِمًا أَقَالَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے پشیمان ہونے والے کی فروخت کردہ چیز کو واپس کر دیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں سے درگزر فرمائے گا۔''

تحقیق وتخریج: ایضا.

تشریح: جب آپس میں دو تجارت کرنے والوں میں سے ایک آدمی کسی وجہ سے نادم ہو کہ اس نے یہ سودا کیوں کر لیا اور پھر وہ دوسرے سے اس بات کی درخواست کرے کہ فروخت کردہ چیز واپس لے لو، خریدار خریدی ہوئی

چیز واپس کرنا چاہتا ہو یا بیچنے والا اسی قیمت پر بیچنا چاہتا ہو تو دوسرے فریق کو چاہیے کہ اس کا مطالبہ تسلیم کر کے وہ چیز یا رقم واپس کر دے اس کا بہت ثواب ہے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے گناہ معاف کر دیتا ہے جو فروخت کردہ چیز واپس لے لے۔

[۳۱۷] مَنْ كَفَّ لِسَانَهُ عَنْ أَعْرَاضِ النَّاسِ أَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جس نے اپنی زبان کو لوگوں کی عزت میں پڑنے سے روک لیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں سے درگزر فرمائے گا

[٤٥٥] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ بِمَكَّةَ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أبنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيُّ،

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَفَّ لِسَانَهُ عَنْ أَعْرَاضِ النَّاسِ أَقَالَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

ابوجعفر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنی زبان کو لوگوں کی عزت میں پڑنے سے روک لیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں سے درگزر فرمائے گا۔''

تحقیق وتخریج: مرسل ضعیف: الزهد لابن المبارك: ٧٤٥۔ اسے ابوجعفر محمد بن علی بن حسین تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، عبیداللہ بن ولید الوصافی ضعیف ہے۔

[۳۱۸] مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جس نے ماں اور اس کے بچے کے درمیان تفریق ڈالی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے عزیزوں کے درمیان تفریق ڈالے گا

[٤٥٦] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَلَفُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُقْرِي، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْوَرْدِ، ثنا أَبُو يَزِيدَ الْقَرَاطِيسِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أبنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ،

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے ماں اور اس کے بچے کے درمیان تفریق ڈالی اللہ قیامت کے دن اس کے اور اس کے عزیزوں کے درمیان تفریق ڈالے گا۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ترمذی: ١٢٨٣۔ دارمی: ٢٤٧٩.

تشریح: اس حدیث مبارک میں صلہ رحمی کا درس دیا گیا ہے کہ اولاد کو والدین سے اور والدین کو اولاد

سے دور نہ کیا جائے۔ پرانے دور میں ایسا ہوتا رہا ہے کہ غلام اور لونڈیوں کی خرید و فروخت کے وقت ان کے نابالغ بچوں کو ان سے جدا کر دیا جاتا، جدا جدا جگہ اور الگ الگ آدمیوں کے ہاتھوں فروخت کیا جاتا، اسی طرح کبھی والدین کو تو فروخت کر دیا جاتا یا ہبہ کر دیا جاتا اور ان کے بچوں کو مالک اپنے پاس روک لیتا یا بچے کو کسی کے ہاتھ فروخت کر دیتا یا ہبہ کر دیتا لیکن اس کے والدین کو اپنے پاس روک لیتا، اسلام نے اس سے منع کیا ہے اور بتایا ہے کہ جو شخص ایسا کرے گا وہ قیامت کے دن جب ساری مخلوق اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ جمع ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اس کے عزیز و اقارب مثلاً ماں باپ یا اولاد وغیرہ سے جدا کر دے گا۔

حدیث مبارک میں ماں کا ذکر اس لیے آیا ہے کہ عموماً ماؤں ہی کے ساتھ اس طرح کا سلوک ہوتا رہا ہے اور اس لیے بھی کہ ایک ماں اپنے نابالغ بچے اور نابالغ بچے کو اپنے ماں سے بچھڑنے کا جو غم اور صدمہ ہوتا ہے، باپ کو وہ بہر حال نہیں ہوتا، تاہم اس حکم میں باپ بھی شامل ہے۔ آج کے جدید دور میں بھی اس سے ملتی جلتی صورت موجود ہے، عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ خاوند اور بیوی میں طلاق ہو جائے تو بچے اگر خاوند کے پاس ہوں تو وہ انہیں ان کی ماں سے نہیں ملنے دیتا اور اگر ماں کے پاس ہوں تو وہ انہیں باپ سے نہیں ملنے دیتی، یوں اولاد کو والدین اور والدین کو اولاد کے سلسلے میں صدمہ اور تکلیف پہنچائی جاتی ہے، حالانکہ قرآن کا صاف حکم ہے: ﴿لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ﴾ (البقرة: ۲۳۳) ''نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے اور نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے ستایا جائے۔''

اہل علم کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ جانوروں میں بھی اگر چہ جدائی ڈالنے کی ممانعت تو نہیں، تاہم جہاں تک ممکن ہو ان میں جدائی ڈالنے سے بچا جائے خصوصاً جب کسی جانور کا بچہ بالکل چھوٹا ہو۔ واللہ اعلم

[۳۱۹] مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص حالت اسلام میں بوڑھا ہوا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا

[٤٥٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصًا النَّجَّارَ إِمَامَ مَسْجِدِ وَاسِطَ يَقُولُ: ثنا عَنْبَسَةُ الْحَدَّادُ، ثنا مَكْحُولٌ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حالت اسلام میں بوڑھا ہوا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: مسند الشامیین: ۳۶۰۱۔ تاریخ واسط: ص: ۱۳٤۔ عنبسہ بن مہران الحداد ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

فائدہ ❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفید بالوں کو مت اکھیڑو کیونکہ یہ مسلمان کا نور ہیں، جو شخص حالت اسلام میں بوڑھا ہوا اللہ اس کے لیے ان کی بدولت ایک نیکی لکھتا ہے، ایک گناہ مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔'' (احمد ۲/ ۲۱۰ وسنده صحيح)

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حالت اسلام میں بوڑھا ہوا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا۔'' (صحيح ابن حبان : ۲۹۸۳، وسنده صحيح)

[۳۲۰] مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی کرے اللہ تعالیٰ اس پر دنیا وآخرت میں آسانی کرے گا

[٤٥٨] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی تنگ دست پر (ادائیگی قرض کے سلسلے میں) آسانی کرے اللہ اس پر دنیا وآخرت میں آسانی کرے گا۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ۲۶۹۹۔ ابن ماجه: ۲٤۱۷ .

تشریح: اس حدیث مبارک میں کسی تنگ دست پر آسانی کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے کہ جو شخص کسی تنگ دست مقروض پر ادائیگی قرض کے سلسلے میں آسانی کرے، سختی کے ساتھ ادائیگی قرض کا مطالبہ نہ کرے، اسے مہلت دیتا رہے یا ویسے ہی معاف کر دے تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت، دونوں جہانوں میں آسانیاں فرمائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرة: ۲۸۰) ''اور اگر وہ (مقروض) تنگ دست ہو تو (اسے) آسانی تک مہلت دینا ہے اور (اگر) یہ کہ تم صدقہ ہی کر دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص کا انتقال ہوا اس سے پوچھا گیا کہ تو نے کون سا نیک عمل کیا ہے؟ اسے از خود یاد آیا یا اسے (اللہ کی طرف سے) یاد دلایا گیا تو اس نے کہا: میں سکے اور چاندی (کی وصولی) میں چشم پوشی کیا کرتا تھا اور تنگ دست کو (ادائیگی قرض میں) مہلت دیا کرتا تھا لہٰذا اللہ نے اسے بخش دیا۔'' (بخاری: ۲۳۹۱، مسلم: ۱۵۶۰، ابن ماجہ: ۲۴۲۰)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ نے (محض اس وجہ سے) معاف کر دیا کہ وہ بیچتے وقت سہولت دیتا تھا، خریدتے وقت بھی سہولت دیتا تھا اور تقاضا کرتے وقت بھی سہولت دیتا تھا۔'' (ترمذی: ۱۳۲۰، حسن)

آپ ﷺ نے دعا فرمائی ہے کہ اللہ اس بندے پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت نرمی کرتا ہے اور جب (قرض کا) تقاضا کرتا ہے تب بھی نرمی کرتا ہے۔'' (بخاری:۲۰۷۶)

ایک مرتبہ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی مقروض کو طلب کیا تو وہ چھپ گیا پھر ایک دن انہوں نے اسے پا لیا تو وہ کہنے لگا: میں بہت تنگ دست ہوں۔ آپ نے کہا: کیا، اللہ کی قسم (واقعی تنگ دست ہو)؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! (واقعی تنگ دست ہوں)۔ آپ نے کہا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''جسے یہ اچھا لگتا ہو کہ اللہ اسے قیامت کی سختیوں سے نجات عطا فرمائے اسے چاہیے کہ تنگ دست پر آسانی کرے، معاف کر دے۔'' (مسلم:۱۵۶۳)

آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اسے قرض معاف کر دیا اللہ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' (ترمذی:۱۳۰۶ صحیح)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اس کے لیے ہر روز قرض کے برابر دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔'' پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی اس کے لیے ہر روز قرض کے برابر دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔'' کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی اس کے لیے ہر روز قرض کے برابر دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔ پھر میں نے آپ سے یہی سنا کہ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی اس کے لیے ہر روز قرض کے برابر دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ادائیگی کے مقررہ وقت سے قبل اسے ہر روز ایک گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور ادائیگی کے مقررہ وقت کے بعد مزید مہلت دینے پر دوگنا ثواب ملے گا۔'' (احمد:۵/۳۶۰ وسندہ صحیح)

[۳۲۱] مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ.

جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اسے معاف کر دیا اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش تلے سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا

[۴۵۹] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ، ثنا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اسے معاف کر دیا اللہ اسے اپنے عرش تلے سایہ دے گا جس دن اس کے

سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔"

تحقیق و تخریج: حسن: ترمذی: ١٣٠٦۔ احمد: ٢/ ٣٥٩.

[٤٦٠] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكِ بْنِ الْفَضْلِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، نا زَائِدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ أَبِي الْيُسْرِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)) قَالَ: فَبَصَقَ أَبُو الْيُسْرِ فِي صَحِيفَتِهِ وَقَالَ لِغَرِيمِهِ: اذْهَبْ فَهُوَ لَكَ ، وَذُكِرَ أَنَّهُ كَانَ مُعْسِرًا

سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اسے معاف کر دیا اللہ اسے اپنا سایہ نصیب فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔" راوی کہتا ہے: پھر ابوالیسر نے اپنے رجسٹر پر تھوکا (اور مقروض کا نام مٹا دیا) اور اپنے مقروض سے کہا: جا، وہ تیرے لیے ہے (یعنی تیرا قرض معاف کیا) اور راوی نے ذکر کیا کہ بے شک وہ مقروض شخص تنگ دست تھا۔

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: احمد: ٣/ ٤٢٧۔ شعب الایمان: ١٠٧٣٥۔ دارمی: ٢٥٨٨۔ عبدالملک بن عمیر مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٤٦١] وَبِهِ نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، نا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْيُسْرِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ))

سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اسے معاف کر دیا اللہ اسے اپنا سایہ نصیب فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔"

تحقیق و تخریج: ایضًا.

[٤٦٢] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ ، أنا حَنْظَلَةُ بْنُ عَمْرٍو الزُّرَقِيُّ ، عَنْ أَبِي حَزْرَةَ ، أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ـ وَكَانَ لِلْوَلِيدِ صُحْبَةٌ مَعَ النَّبِيِّ

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں اور ولید بن عبادہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی، (عبادہ نے)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ وَإِذْ أَلْقَى الرَّجُلُ يَقُولُ: أَيْ عَمِّ عَرَفْتُ أَنَّهُ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَحِبَنَا شَيْخٌ أَوْ كَمَا قَالَ، وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يَحْمِلُ صُحُفًا فَقَالَ لَهُ أَبِي: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا عَمِّ؟، قَالَ: بِخَيْرٍ. قَالَ أَبِي: أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ، قَالَ: أَجَلْ، كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ دَيْنٌ فَجِئْتُ أَبْتَغِيهِ فَسَلَّمْتُ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجَ وَلِيدٌ مِنَ الْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: هُوَ فِي الْبَيْتِ فَنَادَيْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ يَا فُلَانُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَخْرُجَ وَلَمْ تُجِبْنِي؟، قَالَ: وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا عِنْدِي، وَلَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أَكْذِبَكَ وَأَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ قُلْتُ: آللَّهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ؟، قَالَ: نَعَمْ، آللَّهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، قَالَ: فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَمِعْتُهُ بِأُذُنَيَّ وَوَعَاهُ الْقَلْبُ وَهُوَ يَقُولُ: ((**مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ**)) قَالَ: فَمَحَوْتُ عَنْهُ الْكِتَابَ.

قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ: فَإِذَا عَلَيْهِ بُرْدَةٌ وَنَمِرَةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ أَيْ عَمِّ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُعْطِيَ غُلَامَكَ هٰذِهِ النَّمِرَةَ وَتَأْخُذَ الْبُرْدَةَ فَيَكُونُ عَلَيْكَ بُرْدَانِ وَعَلَيْهِ

کہا: میں اپنے والد کے ہمراہ نکلا اس وقت میں نوجوان لڑکا تھا، (ہمیں) ایک آدمی ملا، وہ (ولید) کہنے لگے: چچا جان! میں نے آپ کو پہچان لیا ہے، آپ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں۔ یوں ہمیں ایک بزرگ کی صحبت مل گئی، اس بزرگ کے ساتھ اس کا غلام بھی تھا جو ایک رجسٹر اٹھائے ہوئے تھا، میرے والد نے اس سے کہا: چچا جان! آپ کی صبح کیسی ہوئی؟ اس نے کہا: خیریت کے ساتھ، میرے والد نے کہا: میں آپ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھ رہا ہوں، اس نے کہا: ہاں، فلاں بن فلاں کے ذمہ کچھ قرض تھا، میں اس کی تلاش میں گیا، میں نے اس کے دروازے پر سلام بلایا تو گھر سے ایک چھوٹا بچہ نکلا، میں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ گھر ہی میں ہے، چنانچہ میں نے آواز دی کہ اے فلاں! باہر میری طرف نکل، تو وہ میری طرف نکل آیا۔ میں نے کہا: تجھے اس بات پر کس نے ابھارا کہ میں نے تجھے سلام بلایا لیکن نہ تو باہر نکلا اور نہ مجھے جواب دیا؟ اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میرے پاس (رقم) نہیں تھی اور بے شک میں اس بات سے ڈرا کہ آپ سے جھوٹ بولوں اور وعدہ کروں تو خلاف ورزی کروں۔ میں نے کہا: کیا (واقعی) اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ (ابوالیسر) کہنے لگے: میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں، میرے کانوں نے آپ کو یہ فرماتے سنا اور دل نے اسے یاد رکھا کہ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اسے معاف کر دیا تو اللہ اسے اس دن سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی

نَمِرَةٌ؟، قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي فَقَالَ: "ابْنُكَ؟"، قَالَ: نَعَمْ، فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي وَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ، أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((**أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَكْتَسُونَ**)) يَا ابْنَ أَخِي! ذَهَابُ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنِّي مَتَاعَ الْآخِرَةِ، قُلْتُ لِأَبِي: أَبَتَاهُ مَنْ هَذَا؟، قَالَ: "هَذَا أَبُو الْيُسْرِ بْنُ عَمْرٍو"

سایہ نہ ہوگا۔" کہتے ہیں: اس لیے میں نے اس سے وہ دستاویز مٹا دی۔

عبادہ بن ولید کہتے ہیں ان (ابوالیسر) پر ایک دھاری دار چادر تھی اور ایک کڑھائی والی کملی تھی اور ان کے غلام پر بھی اسی طرح کا لباس تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: چچا جان! آپ کو اس بات سے کس نے روکا کہ آپ یہ کڑھائی والی کملی اپنے غلام کو دے دیتے اور (اس سے) دھاری دار چادر لے لیتے تا کہ آپ پر دو دھاری دار چادریں ہو جاتیں اور اس پر دو کڑھائی والی کملیاں ہو جاتیں؟ کہتے ہیں کہ وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور (میرے والد سے) کہا: یہ تیرا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، تو انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: اللہ تجھے برکت دے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ان (غلاموں) کو ویسا ہی کھلاؤ جیسا خود کھاتے ہو اور ویسا ہی پہناؤ جیسا خود پہنتے ہو۔" میرے بھتیجے! متاعِ دنیا کا چلے جانا مجھے اس بات سے زیادہ عزیز ہے کہ وہ مجھ سے متاعِ آخرت لے لے۔ میں نے اپنے والد سے کہا: ابو جی! یہ (بزرگ) کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ ابوالیسر بن عمرو ہیں۔

تحقیق وتخریج: مسلم: ٣٠٠٦، ٣٠٠٧۔ حاکم: ٢/ ٢٨.

تشریح: دیکھئے حدیث نمبر ۴۵۸ کی تشریح۔

[٣٢٢] مَنْ كَانَ ذَا لِسَانَيْنِ فِي الدُّنْيَا جُعِلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ

جو دنیا میں دو زبانوں والا ہوگا اس کے لیے قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں بنائی جائیں گی

[٤٦٣] حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ صِلَةُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْبَغْدَادِيُّ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ مَاسِيٍّ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ (ح) وَأَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوفُ بِبُكَيْرٍ الْحَدَّادُ قَالَا: ثنا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِیُّ، ثنا إِسْمَاعِیلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّیُّ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ ذَا لِسَانَيْنِ فِي الدُّنْيَا جُعِلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ فِرَاسٍ: ((جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَيْنِ مِنْ نَارٍ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں دو زبانوں والا ہوگا اس کے لیے قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں بنائی جائیں گی۔'' اور ابن خراس کی حدیث میں ہے: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی دو زبانیں بنائے گا۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** ابو يعلى: ٢٧٧١۔ الزهد لهناد، رقم: ١١٣٧۔ الصمت لابن ابی الدنیا: ٢٨٢۔ حسن بصری مدلس کا عنعنہ اور اسماعیل بن مسلم المکی ضعیف ہے۔

[٣٢٣] مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَكَأَنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ

جس نے اپنے بھائی کی کتاب میں اس کی اجازت کے بغیر نظر ڈالی تو گویا وہ آگ میں نظر ڈال رہا ہے

[٤٦٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَفْصِ بْنِ الْوَصِيِّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثنا أَبُو الْمِقْدَامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَكَأَنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی کی کتاب (یا تحریر) میں اس کی اجازت کے بغیر نظر ڈالی تو گویا وہ آگ میں نظر ڈال رہا ہے۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** ابو مقدام ہشام بن زیاد متروک ہے۔

[٣٢٤] مَنْ كَانَ آمِرًا بِمَعْرُوفٍ فَلْيَكُنْ أَمْرُهُ ذَلِكَ بِمَعْرُوفٍ

جو شخص کسی نیکی کا حکم دے تو اس کا اپنا معاملہ بھی اچھا ہونا چاہیے

[٤٦٥] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَنْبَارِيِّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمِسْوَرِ، ثنا أَبُو عَمْرٍو مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ،

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ آمِرًا بِمَعْرُوفٍ فَلْيَكُنْ أَمْرُهُ ذَلِكَ بِمَعْرُوفٍ)) ''جوشخص کسی نیکی کا حکم دے تو اس کا اپنا معاملہ بھی اچھا ہونا چاہیے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: بقیہ بن ولید مدلس کا عنعنہ ہے، اسحاق بن مالک کی توثیق نہیں ملی جبکہ ابوعمرو مقدام بن داود مجروح ہے۔

[٣٢٥] مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ

جس نے چالیس صبح اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلیں اس کی زبان پر اس کے دل سے حکمت کے چشمے جاری ہوں گے

[٤٦٦] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَذَنِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَذَنِيُّ، قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِيلٍ الْإِمَامُ بِأَنْطَاكِيَةَ، ثنا عَامِرُ بْنُ سَيَّارٍ، ثنا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مِقْسَمٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ)) كَأَنَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ: مَنْ يَحْضُرُ الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ، ((وَمَنْ حَضَرَهُمَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى، كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے چالیس صبح اللہ کے لیے خالص کرلیں اس کی زبان پر اس کے دل سے حکمت کے چشمے جاری ہوں گے۔'' گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد وہ شخص ہے جو (چالیس دن) عشاء اور فجر کی جماعت میں حاضر ہوتا ہے۔ ''اور جس شخص نے چالیس دن ان دونوں نمازوں کو تکبیر اولیٰ کے ساتھ پالیا اس کے لیے دو خلاصیاں ہیں: ایک خلاصی آگ سے ہے اور ایک خلاصی نفاق سے ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: سوار بن مصعب متروک ہے۔

[٣٢٦] مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔

[٤٦٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا حَجَّاجٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ٦٠١٨۔ مسلم: ٤٧۔ ابوداود: ٥١٥٤ .

[٤٦٨] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا سُفْيَانُ۔ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ۔ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ،

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

سیدنا ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے سے حسن سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ٦٠١٩۔ مسلم: ٤٨۔ ابن ماجه: ٣٦٧٢ .

[٤٦٩] أنا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدٍ الْهَرَوِيُّ بِمَكَّةَ، أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمُّوَيْهِ السَّرْخَسِيُّ بِهَرَاةَ، وَأَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُسْتَمْلِي بِبَلْخَ، وَأَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمَكِّيِّ الْكُشْمَيْهَنِيُّ بِهَا قَالُوا: أنا الْفَرَبْرِيُّ، قَالَ: أنا الْبُخَارِيُّ، نا قُتَيْبَةُ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

تحقیق و تخریج دیکھئے حدیث نمبر ۴٦۷۔

[۴۷۰] وأنـا أَبُـو مُـحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا أَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، نا عَمَّارٌ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔''

تحقیق و تخریج دیکھئے حدیث نمبر ۴٦۷۔

[۴۷۱] وأنـا أَبُـو مُـحَـمَّـدٍ التُّجِيبِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَادَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ،

عَـنْ أَبِـي شُـرَيْـحٍ الْـكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِـاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَـانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَـانَ يُـؤْمِـنُ بِـالـلّٰـهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَـائِـزَتُـهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ بَـعْـدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ حَتَّى يُحْرِجَهُ))

سیدنا ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اس کی خاطر مدارت ایک دن اور رات (کی) ہے اور مہمان نوازی تین دن ہے پھر اس کے بعد جو ہے وہ صدقہ ہے اور کسی (مہمان) کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس ڈیرہ ڈال لے کہ اس کے لیے مشقت اور بوجھ بن جائے۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ٦١٣٥۔ مسلم: ٤٨۔ ترمذی: ١٩٦٧۔ ابو داود: ٣٧٤٨۔

تشریح ان احادیث میں آداب معاشرت کے حوالے سے تین بڑی اہم باتیں بیان فرمائی گئی ہیں:

(١) مہمان نوزی:......فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔'' مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر پورا ایمان اور یقین ہے اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے مہمان کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اس کی عزت افزائی کرے یعنی مہمان کی مہمان نوازی کرے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کو مانتا ہے اس کے لیے یہ کام کوئی مشکل نہیں ہے۔ شرعی طور پر مہمان نوازی یہ ہے کہ جب کوئی مہمان آئے تو اس کے ساتھ خندہ پیشانی، خوش خلقی اور ہنس مکھ چہرے کے ساتھ پیش آیا جائے، اس کے ساتھ خوش گفتاری نرم گوئی اور ملاطفت کے ساتھ بات چیت کی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ پہلے دن اپنی حیثیت کے مطابق پُر تکلف کھانا کھلایا جائے اور پھر اس کے بعد مزید تین دن ضیافت کے ہیں کہ اپنی حیثیت کے مطابق بغیر کسی تکلف میں پڑے مہمان کو کھلایا پلایا جائے۔ اب اس کے بعد مہمان اگر مزید ٹھہرنا چاہے تو میزبان کو اختیار ہے کہ چاہے تو میزبانی کرے اور چاہے تو انکار کر دے، لیکن اگر میزبانی کرے گا تو یہ صدقہ ہوگا اور اللہ کے ہاں اس کا اجر وثواب ملے گا۔ اسی طرح مہمان کو رخصت کرتے وقت زادِ راہ کے سلسلے میں اس کے ساتھ تعاون کرنا بھی مہمان نوازی کا حصہ ہے اور مہمان کو حسب استطاعت کوئی تحفہ دینا بھی مہمان نوازی میں شامل ہے۔ اس میں مہمان کو بھی نصیحت فرمائی گئی ہے کہ وہ میزبان کے پاس زیادہ دن نہ ٹھہرے کیونکہ اس سے میزبان تنگ ہوگا، مہمان کے بارے میں بدگمانی کرے گا اور غیبت وغیرہ شروع کر دے گا۔

(٢) ہمسائے کی عزت:......فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے، اسے تنگ نہ کرے۔'' مطلب یہ ہے کہ ہمسائے کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے، اسے عزت دے اور ہر ایسے قول وفعل سے بچے جس سے ہمسائے کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ ہمسایہ رشتہ دار ہو یا غیر رشتے دار، مسلمان ہو یا غیر مسلم، ہر طرح کے ہمسائے کے ساتھ اچھی ہمسائیگی نبھانی چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جبریئل مجھے ہمسائے کے متعلق مسلسل وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ مجھے وارث بنا دیں گے۔'' (بخاری: ٦٠١٤) ایک دفعہ فرمایا: ''اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کون (مومن نہیں)؟ فرمایا: ''جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں۔'' (بخاری: ٦٠١٦) ایک حدیث میں ہے: ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کی شرانگیزیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں۔'' (مسلم: ٤٥) آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے: ''اللہ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو ان میں اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہو اور اللہ کے نزدیک بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے لیے بہتر ہو۔'' (ترمذی: ١٩٤٤ اسنادہ صحیح) ایک دفعہ ایک آدمی نے عرض

کیا: اللہ کے رسول! مجھے کیسے پتا چلے کہ میں اچھا ہوں یا برا؟ فرمایا: ''جب تم اپنے پڑوسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم اچھے ہو تو تم اچھے ہو اور جب تم انہیں یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم برے ہو تو تم برے ہو۔'' (ابن ماجہ: ۴۲۲۳، اسنادہ صحیح) اسی طرح ایک دفعہ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی کثرت کے حوالے سے مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان درازی سے اپنے ہمسائے کو تکلیف دیتی ہے۔ فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی قلت کے حوالے سے مشہور ہے اور وہ پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں دیتی۔ فرمایا: ''وہ جنتی ہے۔'' (احمد: ۲/ ۴۴۰، اسنادہ صحیح) ایک حدیث میں ہے: ''روز قیامت سب سے پہلے دو ہمسائیوں کا مقدمہ پیش ہوگا۔'' (احمد: ۴/ ۱۵۱، اسنادہ حسن)

(۳) اچھی بات یا خاموشی:...... فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔'' مطلب یہ ہے کہ مومن کو چاہیے کہ اپنی زبان کو حتی الوسع خاموش رکھے، جب کوئی بات کرنے کا ارادہ ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ وہ بات خیر و بھلائی کی ہے اور اس پر ثواب ملے گا تب اسے زبان پر لایا جائے اور اگر اس بات کی بھلائی عیاں نہ ہو یا یہ پتا ہو کہ یہ بات اللہ کی ناپسندیدہ ہے تو اسے زبان پر نہ لایا جائے کیونکہ انسان کے عمل کے ساتھ ساتھ اس کا ہر قول اللہ کی بارگاہ میں نوٹ ہو رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (ق: ۱۸) ''انسان منہ سے کوئی لفظ نہیں نکال پاتا مگر اس کے پاس ایک نگہبان تیار ہے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو شخص اپنی زبان اور شرم گاہ کی مجھے ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' (بخاری: ۶۴۷۴) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ کونسی چیز زیادہ تر لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی؟ (پھر فرمایا) اللہ کا تقویٰ اور حسن خلق۔ کیا تم جانتے ہو کہ کونسی چیز زیادہ تر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی؟ (پھر فرمایا) دو چیزیں منہ اور شرمگاہ۔'' (ترمذی: ۲۰۰۴، ابن ماجہ: ۴۲۴۶ صحیح) ایک حدیث میں آتا ہے کہ بے شک بندہ ایسی بات کرتا ہے جس میں اللہ کی رضا ہوتی ہے وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اللہ اس کی وجہ سے درجات بلند فرما دیتا ہے اور بے شک بندہ ایسی بات کرتا ہے جس میں اللہ کی ناراضی ہوتی ہے اور وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن وہ اس کے باعث جہنم میں جا گرتا ہے۔'' (بخاری: ۶۴۷۴) ایک مرفوع حدیث میں ہے: جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو سارے اعضاء زبان سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ ہم تیرے رحم و کرم پر ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ (ترمذی: ۲۴۰۷ حسن) ایک دفعہ ایک صحابی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز کا اندیشہ ہے؟ آپ نے زبان پکڑ کر فرمایا: ''اس کا۔'' (ترمذی: ۲۴۱۰)

[۳۲۷] مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

جس کے ہاتھ پر کسی آدمی نے اسلام قبول کیا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی

[٤٧٢] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أبنا يَحْيَى بْنُ الرَّبِيعِ الْعَبْدِيُّ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُمَوِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے ہاتھ پر کسی آدمی نے اسلام قبول کیا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: عبدالسلام بن محمد الاموی سخت ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی لڑائی کے دن فرمایا: ”کل میں ایسے شخص کے ہاتھ میں اسلامی جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اسلامی فتح حاصل ہوگی جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول بھی محبت رکھتے ہیں۔“ رات بھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذہن میں یہی خیال رہا کہ دیکھئے کسے جھنڈا ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو ہر شخص امیدوار تھا لیکن آپ نے فرمایا: ”علی کہاں ہے؟ عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہے، آپ نے اپنا مبارک تھوک ان کی آنکھوں میں لگایا اس سے انہیں صحت مل گئی اور کسی بھی قسم کی تکلیف باقی نہ رہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا دیا تو انہوں نے عرض کیا کہ کیا میں ان لوگوں سے اس وقت تک نہ لڑوں جب تک یہ ہمارے ہی جیسے یعنی مسلمان نہ ہو جائیں؟ آپ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ یوں ہی چلے جاؤ جب ان کی سرحد میں اترو تو انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ کون کون سے کام ضروری ہیں، اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے اللہ ایک شخص کو بھی مسلمان کر دے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔“ (بخاری: ۳۰۰۹)

[۳۲۸] مَنْ نَصَرَ أَخَاهُ بِظَهْرِ الْغَيْبِ نَصَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی مدد کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا

[٤٧٣] أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ صَخْرٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا النُّعْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ نَصَرَ أَخَاهُ بِظَهْرِ الْغَيْبِ نَصَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی مدد کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔“

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: عبدالحکم ضعیف ہے۔

[٤٧٤] أنا أَبُو ذَرٍّ عَبْدُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَرَوِيُّ إِجَازَةً، نَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي ((كِتَابِ الْعِلَلِ)) قَالَ: حَدَّثَ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی نے ''کتاب العلل'' میں کہا: حمید الطویل نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: کتاب اللعل، س: ٢٤٢٩۔ نوٹ: العلل للدارقطنی میں یوں ہے: حمید الطویل عن الحسن عن انس بن مالك۔ امام دارقطنی اور حمید کے درمیان انقطاع ہے۔

[٤٧٥] وَأَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَيَّاشُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ نَصَرَ أَخَاهُ بِظَهْرِ الْغَيْبِ وَهُوَ يَسْتَطِيعُ نَصْرَهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی مدد کی جبکہ وہ اس کی مدد کرنے کی طاقت رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: بزار: ٣٥٤٢۔ المعجم الکبیر: ٣٣٧، جز: ١٨۔ حسن بصری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٣٢٩] مَنْ فَرَّجَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى أَخِيهِ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ

جس نے اپنے بھائی سے دنیاوی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور فرمائے گا اور جس نے اپنے بھائی کی عیب پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی عیب پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اور جو اپنے بھائی کی ضرورت (پوری کرنے) میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرنے میں رہتا ہے

[٤٧٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ

عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ فَرَّجَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى أَخِيهِ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)) . قَالَ عَلِيٌّ: وَبَلَغَنِي أَنَّ هَذَا الرَّجُلَ هُوَ الْأَعْمَشُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اپنے بھائی سے دنیاوی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کی اللہ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور فرمائے گا اور جس نے اپنے بھائی کی عیب پوشی کی اللہ دنیا و آخرت میں اس کی عیب پوشی فرمائے گا اور اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔''

راوی علی بن عبدالعزیز نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ''رجل'' سے مراد اعمش ہے۔ (جس سے محمد بن واسع نے روایت کیا ہے)

تحقیق وتخریج مسلم: ٢٦٩٩ـ ترمذی: ١٩٣٠ـ ابوداود: ٤٩٤٦ـ ابن ماجه: ٢٢٥ .

[٤٧٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ الْحُسَيْنِ السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، نا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْفَرَبْرِيُّ، ثنا الْبُخَارِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ،

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس پر ظلم ہونے دے اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں رہتا ہے اللہ اس کی ضرورت پوری کرنے میں رہتا ہے۔''

تحقیق وتخریج دیکھئے حدیث نمبر ١٦٨۔

تشریح دیکھئے حدیث نمبر ١٦٨ کی تشریح۔

[٤٧٨] نا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفَارِسِيُّ، لَفْظًا مِنْ كِتَابِهِ، نا أَبُو أَحْمَدَ الْفَرَضِيُّ، نا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ، نا جَبْرُونُ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ أَبُو مُحَمَّدٍ، نا سَحْنُونُ بْنُ سَعِيدٍ

أَبُوسَعِيدٍ التَّنُوخِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى أَبُو عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے مومن بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں رہتا ہے اللہ عزوجل اس کی ضرورت پوری کرنے میں رہتا ہے۔“

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: ابوعثمان سعید بن محمد بن ابی موسیٰ ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک سائل کھڑا ہوا، اس نے آپ سے سوال کیا لیکن آپ نے اس سے منہ پھیرلیا، اس نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے پھر منہ پھیرلیا۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو سائل سے منہ نہیں پھیرا کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے اس سے کسی غرض ومصلحت کے تحت ہی منہ پھیرا ہے، میں یہ چاہ رہا تھا کہ تم میں سے کوئی اس کے لیے سفارش کر دیتا تا کہ اسے بھی اجرمل جاتا، کیونکہ اللہ عزوجل مسلمان کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے اور جسے یہ بات پسند ہو کہ اسے پتا چل جائے کہ اللہ کے ہاں اس کا کیا مقام ومرتبہ ہے تو اسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اس کے نزدیک اللہ کا کیا مقام ومرتبہ ہے کیونکہ اللہ بھی بندے کو اسی مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اپنے رب کو رکھتا ہے۔“ (شعب الایمان: ۷۲۴۴، وسندہ صحیح)

[۳۳۰] مِنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ مِثْلَ مِفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اگرچہ وہ پرندے کے گھونسلے جتنی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا

[٤٧٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ مِثْلَ مِفْحَصِ قَطَاةٍ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)) . أَوْ قَالَ: ((بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اگرچہ وہ پرندے کے گھونسلے جتنی ہو، اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔“ یا فرمایا: ”اللہ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔“

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: بزار: ٤٠١٧- ابن ابی شيبة: ٣١٧٣، ٣١٧٤- ابن حبان، رقم: ١٦١٠- ابراہیم التیمی اور اعمش مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔

[٤٨٠] وأنا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ، نا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الذُّهْلِيُّ، نا جَعْفَرٌ الْفِرْيَابِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، نا الْحَكَمُ بْنُ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ الْمُحَارِبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَامِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ،

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ مِثْلَ مِفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ**))

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ عزوجل کے لیے مسجد بنائی اگرچہ وہ پرندے کے گھونسلے جتنی ہو، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف جداً: حلية الاولياء: ٤/ ٥٠- الكامل لابن عدی: ٢/ ٤٩٧- تاريخ دمشق: ١٥/ ٩٠- حکم بن یعلی بن عطاء متروک ہے۔

فائدہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے پانی کا کوئی کنواں کھودا، جس سے جاندار جن وانس اور پرندے ودرندے پیتے ہوں تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے اجر وثواب سے نوازے گا اور جس نے پرندے کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔'' (التاريخ الكبير للبخاري: ١/ ٣٣٢، وسنده صحيح)

[٣٣١] مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَأَدْرَكَهُ كُتِبَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ، وَمَنْ طَلَبَ عِلْمًا وَلَمْ يُدْرِكْهُ كُتِبَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ

جو شخص علم طلب کرے اور اسے پالے اس کے لیے دگنا اجر لکھا جاتا ہے اور جو علم طلب کرے اور اسے پا نہ سکے اس کے لیے ایک گنا اجر لکھا جاتا ہے

[٤٨١] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي غَسَّانَ الْفَارِسِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِيُّ بِأَصْبَهَانَ، ثنا أَبُو عَمْرٍو أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَدِينِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ الرَّحَبِيُّ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ،

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَنْ طَلَبَ عِلْمًا**

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص علم طلب کرے اور اسے پالے اس کے لیے

فَأَدْرَكَهُ كُتِبَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ، وَمَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَلَمْ يُدْرِكْهُ كُتِبَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ))

دگنا اجر لکھا جاتا ہے اور جو علم طلب کرے اور اسے پا نہ سکے اس کے لیے ایک گنا اجر لکھا جاتا ہے۔"

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٣٠ - دارمي: ٣٣٥-

یزید بن ربیعہ سخت ضعیف ہے۔

[٣٣٢] مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ سَامِعَ خَلْقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ

جس نے لوگوں کو اپنا عمل دکھایا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے اس عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچا دے گا اور اسے حقیر اور ذلیل کر کے رکھ دے گا

[٤٨٢] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا الْأَعْمَشُ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ أَبِي عُبَيْدَةَ فَذَكَرُوا الرِّيَاءَ، فَقَالَ شَيْخٌ يُكْنَى أَبَا يَزِيدَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ سَامِعَ خَلْقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ))

عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوعبیدہ کے پاس بیٹھے تھے تو لوگوں نے ریاکاری کا ذکر چھیڑ دیا۔ ایک بزرگ جن کی کنیت ابویزید تھی، کہنے لگے: میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: "جس شخص نے لوگوں کو اپنا عمل دکھایا اللہ قیامت کے دن اس کے اس عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچا دے گا اور اسے حقیر اور ذلیل کر کے رکھ دے گا۔"

تحقیق و تخریج: حسن: الزهد لابن المبارك: ١٤١ - احمد: ٢/ ٢١٢ - شعب الايمان: ٦٤٠٢.

[٤٨٣] أنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُهَنْدِسِ، نا أَبُو بِشْرٍ الدُّولَابِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: نا رَجُلٌ فِي بَيْتِ أَبِي عُبَيْدَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَهُ، لَيْسَ فِيهِ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبیدہ کے گھر میں ایک شخص نے حدیث بیان کی کہ اس نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حدیث بیان کرتے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی، اس میں (یوم القیامۃ) "قیامت

کے دن'' کے الفاظ نہیں تھے۔

تحقیق وتخریج: حسن: احمد: ۲/ ۱۶۲۔ شعب الایمان: ۶۴۰۳ .

تشریح: اس حدیث میں ریا کاری کے خوفناک انجام سے آگاہ کیا گیا ہے۔ ریا کاری کا مطلب ہے کہ انسان اس نیت اور ارادے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے کہ لوگوں میں اس کی نیکی کا چرچا ہو، اسے کوئی مالی منفعت ملے یا لوگوں میں اس کا مقام بلند ہو، یا کم از کم لوگ اس کی تعریف کریں۔ احادیث میں ریا کاری کو شرک اصغر کہا گیا ہے، سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم مسیح دجال کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک تمہارے لیے مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ پوشیدہ شرک ہے کہ ایک شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو نماز کو خوب اچھی طرح ادا کرتا ہے، ایسا وہ صرف کسی آدمی کے دیکھنے کی وجہ سے کرتا ہے (ورنہ نہیں)۔'' (ابن ماجہ: ۴۲۰۴، وسندہ حسن) دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مجھے تمہارے بارے میں جس چیز کا سب سے زیادہ ڈر ہے وہ شرک اصغر ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ''ریا کاری، روز قیامت جب لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اللہ (ریا کار) لوگوں سے فرمائے گا: جاؤ ان لوگوں کی طرف چلے جاؤ جن کو تم دنیا میں اپنے اعمال دکھلایا کرتے تھے پھر دیکھو کہ کیا تمہیں ان کے پاس کوئی بدلہ ملتا ہے۔'' (احمد: ۵/ ۴۲۸، وسندہ حسن)

ایک اور حدیث ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو قیامت کے دن۔ جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ جمع کرے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جس شخص نے جو کام اللہ کے لیے کیا تھا اور اس میں کسی اور کو اللہ کا ساجھی ٹھہرایا تھا تو وہ اپنے اس عمل کا ثواب اسی سے مانگے کیونکہ اللہ اپنے شریکوں سے بے نیاز ہے۔'' (ترمذی: ۳۱۵۴ وسندہ حسن)

ریا کاری کی مذمت کے سلسلے میں ہماری کتاب ''نیکیوں کو برباد کرنے والے اعمال'' صفحہ ۵۸ تا ۶۹ ملاحظہ کیجیے۔

[۳۳۳] مَنْ طَلَبَ عَمَلَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ فَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ

جس نے آخرت کے کام کے بدلے میں دنیا کا کام طلب کیا تو آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہ ہوگا

[٤٨٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُعْتَمِرٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ،

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ طَلَبَ عَمَلَ الدُّنْيَا

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے آخرت کے کام کے بدلے میں دنیا کا

بِعَمَلِ الْآخِرَةِ فَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ)) کام طلب کیا تو آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہ ہوگا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس امت کو عزت وسربلندی (اللہ کی) نصرت اور اقتدار کی بشارت دے دو، پس ان میں سے جس کسی نے آخرت کا کام دنیا کے لیے کیا تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔'' (احمد ٥/ ١٣٤، وسنده حسن)

[٣٣٤] مَنْ أُولِيَ مَعْرُوفًا فَلَمْ يَجِدْ جَزَاءً إِلَّا الثَّنَاءَ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ

جس کے ساتھ کوئی نیکی کی گئی اور اس نے مدح وثنا کے علاوہ کوئی بدلہ نہ دیا تو بلاشبہ اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اس کو چھپایا تو بلاشبہ اس نے ناشکری کی

[٤٨٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ نُفَيْلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أُولِيَ مَعْرُوفًا فَلَمْ يَجِدْ إِلَّا الثَّنَاءَ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ کوئی نیکی کی گئی اور اس نے (اپنے محسن کی) مدح وثنا کے علاوہ کوئی بدلہ نہ دیا تو بلاشبہ اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اس (محسن کے احسان) کو چھپایا تو بلاشبہ اس نے ناشکری کی۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابن حبان: ٣٤١٥۔ شرحبیل بن سعد جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[٤٨٦] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاسِمُ بْنُ لَيْثِ بْنِ مَسْرُورٍ أَبُو صَالِحِ الرَّاسِبِيُّ، نا مُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، نا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أُولِيَ خَيْرًا فَلْيَجْزِ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ فَلْيُثْنِ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ كَفَرَهُ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ کوئی نیکی کی گئی تو اسے چاہیے کہ اس کا بدلہ دے اور جو اس (بدلہ دینے) پر قادر نہ ہو تو اسے چاہیے کہ اس (اپنے محسن) کی مدح وثنا کرے اور جو ایسا نہ

کرے تو بلاشبہ اس نے ناشکری کی۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: شعب الایمان: ۸۶۸۹۔

تشریح: اسلامی تعلیمات میں یہ بات بھی شامل ہے کہ بندہ اپنے محسن کو ہمیشہ یاد رکھے اور اس کے احسان کا بدلہ دینے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اگر بدلے میں کچھ دینے کے لیے نہ ملے تو کم از کم اپنے محسن کے لیے زبان سے اچھے کلمات ہی ادا کر دے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کرے، اس کی پیٹھ پیچھے اس کی تعریف کرے، اور اگر مناسب سمجھے تو لوگوں کے سامنے اس کا احسان بھی بیان کر دے۔ اب جو شخص اتنا بھی نہ کر سکے تو اس نے کسی کے احسان کا کیا بدلہ دینا ہے؟ ایسے شخص کو ناشکرا اور احسان فراموش نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے؟

[۳۳۵] مَنْ أُولِيَ مَعْرُوفًا فَلْيُكَافِئْ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَذْكُرْهُ، فَإِنْ ذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ

جس کے ساتھ کوئی نیکی کی گئی تو اسے چاہیے کہ اس کا بدلہ دے اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تو اس کا ذکر کرے پھر اگر اس نے اس کا ذکر کیا تو بلاشبہ اس نے اس کا شکر ادا کر دیا

[٤٨٧] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، وَصِلَةُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا: ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ مَاسِيَ الْمَتُّوثِيُّ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، ثنا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ الْمَعْرُوفُ بِبُكَيْرٍ الْحَدَّادُ، ثنا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أُولِيَ مَعْرُوفًا فَلْيُكَافِئْ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَذْكُرْهُ، فَإِنْ ذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ تَشَبَّعَ بِمَا لَمْ يَكُنْ فَهُوَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ)) وَفِي رِوَايَةِ الْمَالِينِيِّ وَابْنِ فِرَاسٍ: ((بِمَا لَمْ يَنَلْ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ کوئی نیکی کی گئی تو اسے چاہیے کہ اس کا بدلہ دے اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تو اس (نیکی یا محسن) کا ذکر کرے پھر اگر اس نے اس کا ذکر کیا تو بلاشبہ اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے ایسی چیز کے ساتھ تصنع اور بناوٹ ظاہر کی جو اس کے پاس نہیں تھی تو وہ جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے کی مثل ہے۔''

اور مالینی اور ابن خراس کی روایت میں (بما لم ینل) ''ایسی چیز کے ساتھ جسے وہ نہیں پہنچا۔'' کے الفاظ ہیں۔

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف: المعجم الاوسط: ۲٤٦۳۔ شعب الایمان: ۸٦۹۲۔ ابن ابی الاخضر ضعیف ہے۔ اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۳۳٦] مَنْ أَوْلَى رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَقْدِرْ أَنْ يُكَافِئَهُ كَافَأْتُهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جس نے بنوعبدالمطلب کے کسی فرد کے ساتھ دنیا میں نیکی کی اور وہ اس کا بدلہ دینے پر قادر نہ ہو سکا تو قیامت کے دن میں اس کی طرف سے اس کا بدلہ دوں گا

[٤٨٨] ثنا أَبُو الْقَاسِمِ مَكِّيُّ بْنُ نَظِيفٍ الزَّجَّاجُ، أبنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَزَّازُ، ثنا مُحَمَّدُ الْخُزَاعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْعَدَوِيُّ، ثنا وُرَيْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَسَّانِيُّ الطَّرَابُلُسِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَوْلَى رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَقْدِرْ أَنْ يُكَافِئَهُ كَافَأْتُهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے بنوعبدالمطلب کے کسی فرد کے ساتھ دنیا میں نیکی کی اور وہ (دنیا میں) اس کا بدلہ دینے پر قادر نہ ہو سکا تو قیامت کے دن میں اس کی طرف سے اس کا بدلہ دوں گا۔“

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف: حلیة الاولیاء: ۱۰/ ٤۳٤۔ عمرو بن کثیر اور جعفر بن عمران مجہول ہیں۔ دیکھئے: علل الحدیث لابن ابی حاتم: ٤/ ٤٦.

[۳۳۷] مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً مِنْ قَبْرِهَا

جس نے (کسی مسلمان میں) کوئی عیب دیکھا پھر اس پر پردہ ڈال دیا تو اس نے گویا زندہ درگور کی ہوئی بچی کو اس کی قبر سے نکال کر زندہ کر دیا

[٤٨٩] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ النَّحَّاسِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً مِنْ قَبْرِهَا))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے (کسی مسلمان میں) کوئی عیب دیکھا پھر اس پر پردہ ڈال دیا تو اس نے گویا زندہ

درگور کی ہوئی بچی کو اس کی قبر سے نکال کر زندہ کر دیا۔"

تحقیق و تخریج حسن: ابوداود: ٤٨٩١۔ الادب المفرد: ٧٥٨۔ الطیالسی: ١٠٩٨.

[٤٩٠] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا ابْنُ الصَّاغَانِيِّ ـهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ۔ نا إِبْرَاهِيمُ بْـنُ أَبِـي الْعَبَّاسِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ،

عَـنْ عُـقْبَةَ بْـنِ عَـامِـرٍ، قَـالَ: قِيلَ لَهُ: إِنَّ لَنَا جِيـرَانًـا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَلَا نَرْفَعُهُمْ؟، قَالَ: لَا، إِنِّـي سَـمِـعْـتُ رَسُـولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَـنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا)) الْحَدِيثَ

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ ان سے کہا گیا: ہمارے کچھ ہمسائے ہیں جو شراب پیتے ہیں کیا ہم انہیں اٹھا کر (پولیس کے) حوالے کر دیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: "جس نے (کسی مسلمان میں) کوئی عیب دیکھا پھر اس پر پردہ ڈال دیا...... الحدیث"

تحقیق و تخریج حسن: ابن الاعرابی: ٢٤٣٨۔ ابوداود: ٤٨٩٢۔ احمد: ٤/ ١٤٧.

[٤٩١] وأنا أَيْضًا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ،

نـا أَبُـو دَاوُدَ، نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: ((مِنْ قَبْرِهَا))

ابوداود نے کہا کہ ہمیں مسلم بن ابراہیم نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے اور انہوں نے (من قبرھا) "اس کی قبر سے" کے الفاظ نہیں کہے۔

تحقیق و تخریج حسن: ابوداود: ٤٨٩١.

[٤٩٢] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ،

نـا عَـلِـيُّ بْـنُ عَبْدِ الْعَـزِيزِ، نـا مُسْلِمُ بْنُ إِبْـرَاهِيـمَ، بِـإِسْنَـادِهِ مِثْلَهُ. وَلَمْ يَقُلْ: ((مِنْ قَبْرِهَا))

علی بن عبدالعزیز نے کہا کہ ہمیں مسلم بن ابراہیم نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے اور انہوں نے (من قبرھا) "اس کی قبر سے" کے الفاظ نہیں کہے۔

تحقیق و تخریج حسن.

تشریح ان جملہ احادیث میں مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے کہ کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالنے والا اللہ کے ہاں اتنے ہی اجر وثواب کا مستحق ہے جتنا وہ شخص جس نے کسی زندہ دفن کی ہوئی بچی کی جان بچائی ہو، تاہم جو عادی مجرم ہو اگر وہ سمجھانے اور وعظ و نصیحت کے بعد بھی باز نہ آئے تو ایسی صورت میں پردہ پوشی

مناسب نہیں کیونکہ اس سے اس کے جرائم مزید بڑھیں گے لہٰذا خیر خواہی اسی میں ہے کہ حکام تک اس کا معاملہ پہنچایا جائے تا کہ اس کی اصلاح ہو۔

[۳۳۸] مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ كُلَّ مُؤْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ، وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَّلَهُ اللّٰهُ إِلَيْهَا

جو (ہر طرف سے) کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو گیا اللہ اسے ہر مشکل میں کافی ہو گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو گا اور جو (اللہ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہو گیا اللہ اسے اس کے حوالے کر دے گا

[۴۹۳] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَشْعَثِ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ كُلَّ مُؤْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثِ لَا يَحْتَسِبُ، وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَّلَهُ اللّٰهُ إِلَيْهَا))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص (ہر طرف سے) کٹ کر اللہ کی طرف ہو گیا اللہ اسے ہر مشکل میں کافی ہو گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو گا اور جو شخص (اللہ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہو گیا اللہ اسے اس (دنیا) کے حوالے کر دے گا۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ۳۳۵۹۔ شعب الايمان: ۱۰۴۴۔ حسن بصری اور ہشام مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔ ابراہیم بن اشعث مجروح ہے۔

[۴۹۴] وأنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُنِيرٍ، أنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْمِهْرَجَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ السُّلَمِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَشْعَثِ،

عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَذَكَرَ فِيهِ: ((كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَتَهُ))

یہ روایت فضیل بن عیاض سے ان کی سند کے ساتھ ایک دوسرے طریق سے بھی اسی کی مثل مروی ہے اور اس میں اس نے (كفاه الله مونته) ”اللہ اسے اس کی مشکل میں

کافی ہوگا۔'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[٤٩٥] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمِهْرَجَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ السُّلَمِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَشْعَثِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى كَفَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُؤْنَتَهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ، وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَّلَهُ إِلَيْهَا**))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (ہر طرف سے) کٹ کر اللہ کی طرف ہوگیا اللہ عزوجل اسے اس کی مشکل میں کافی ہوگا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا اور جو شخص (اللہ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہوگیا اللہ اسے اس (دنیا) کے حوالے کر دے گا۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

[٤٩٦] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرِيرِيُّ إِجَازَةً، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَشْعَثِ صَاحِبُ الْفُضَيْلِ، نا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[٤٩٧] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أنا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ الْفَضْلِ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ يَعْقُوبَ،

نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت فضیل بن عیاض سے ان کی سند کے ساتھ ایک دوسرے طریق سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۳۳۹] مَنْ طَلَبَ مَحَامِدَ النَّاسِ بِمَعَاصِي اللّٰهِ عَادَ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا

جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے ساتھ لوگوں سے تعریف چاہی اس کی تعریف کرنے والا (آخرکار) اس کی مذمت کرنے والا بن جائے گا

[٤٩٨] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ الْبَزَّازُ، أبنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى السَّعْدِيُّ الْحَمَّارُ، ثنا قُطْبَةُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ طَلَبَ مَحَامِدَ النَّاسِ بِمَعَاصِي اللّٰهِ عَادَ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کی نافرمانیوں کے ساتھ لوگوں سے (اپنی) تعریف چاہی، اس کی تعریف کرنے والا (آخرکار) اس کی مذمت کرنے والا بن جائے گا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: ابن الاعرابی: ۸۳۳۔ الزھد للبیھقی: ۸۸۷، ۸۸۸۔ قطبہ بن علاء ضعیف ہے۔

[۳۴۰] مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَى عَنْهُ النَّاسَ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَسْخَطَ عَلَيْهِ النَّاسَ

جس نے لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضا چاہی اللہ اس سے راضی ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دے گا اور جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضا چاہی اللہ اس پر ناراض ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دے گا

[٤٩٩] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَى عَنْهُ النَّاسَ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَسْخَطَ عَلَيْهِ النَّاسَ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضا چاہی اللہ اس سے راضی ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دے گا اور جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضا چاہی اللہ اس پر ناراض ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دے گا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: ابن حبان: ۲۷٦۔ تاریخ دمشق: ٥٤/ ۲۰۔ عبدالرحمن بن محمد

محاربی مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٥٠٠] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّينَوَرِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الضَّبِّيُّ السَّمَّانُ، قَالَ: ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ أَرْضَاهُ اللهُ وَأَرْضَى عَنْهُ النَّاسَ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَسْخَطَ عَلَيْهِ النَّاسَ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضا چاہی اللہ اس سے راضی ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دے گا اور جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضا چاہی اللہ اس پر ناراض ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دے گا۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[٥٠١] أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَالِيقِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حُصَيْنٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزْجَانِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ،

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَرْضَى اللهَ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ النَّاسَ، وَمَنْ أَسْخَطَ اللهَ بِرِضَا النَّاسِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى النَّاسِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کو راضی کیا اللہ اسے کافی ہوگا اور جس نے لوگوں کو راضی کر کے اللہ کو ناراض کیا اللہ اسے لوگوں کے سپرد کر دے گا۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: ابن حبان: ٢٧٧۔ الزهد لاحمد: ٩١٠.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی خفگی وناراضی سے بے پروا ہو کر لوگوں ہی کی رضا اور خوشنودی کو ترجیح دینے لگے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اس بندے سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اس کے امور کو لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ یہی نہیں کہ اس کے ان امور میں اس کی مدد نہیں کرتا اور دوسروں کے شر وفتنہ سے اس کو محفوظ نہیں رکھتا بلکہ لوگوں کو اس پر مسلط کر دیتا ہے جو اس کو ایذا پہنچاتے ہیں اور اس پر ظلم وستم کرتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ بندوں کے حق میں اصل چیز رضائے الٰہی ہے اگر رب راضی ہے تو جگ راضی ہے اور اگر رضائے الٰہی پر نظر نہ ہو لوگوں کی طرف دیکھے، تو پھر نہ رب راضی اور نہ جگ راضی۔

[۳۴۱] مَنْ مَاتَ عَلَى خَيْرِ عَمَلِهِ فَأَرْجُو لَهُ خَيْرًا، وَمَنْ مَاتَ عَلَى سَيِّءِ عَمَلِهِ فَخَافُوا عَلَيْهِ وَلَا تَيْأَسُوا

جو شخص اپنے نیک عمل پر مرا اس کے متعلق اچھی امید رکھو اور جو اپنے برے عمل پر مرا اس کے متعلق اندیشہ تو رکھو لیکن مایوس نہ ہو

[۵۰۲] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ،

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، وَخَالِدَ بْنَ أَبِي عِمْرَانَ، يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ مَاتَ عَلَى خَيْرِ عَمَلِهِ فَأَرْجُو لَهُ خَيْرًا، وَمَنْ مَاتَ عَلَى سَيِّءِ عَمَلِهِ فَخَافُوا عَلَيْهِ وَلَا تَيْأَسُوا))

ابوعبدالرحمٰن حبلی اور خالد بن ابی عمران کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے نیک عمل پر مرا اس کے متعلق اچھی امید رکھو اور جو اپنے برے عمل پر مرا اس کے متعلق اندیشہ تو رکھو (لیکن) مایوس نہ ہو۔''

تحقیق و تخریج: مرسل: الزهد لابن المبارك: ۸۹۵۔ اسے ابوعبدالرحمٰن تابعی اور خالد بن ابی عمران تبع تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[۳۴۲] مَنْ أَذْنَبَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثْنِيَ عُقُوبَتَهُ عَلَى عَبْدِهِ، وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ

جس سے دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اسے اس کی سزا مل گئی تو اللہ تعالیٰ کے انصاف سے بعید ہے کہ اپنے بندے کو دوبارہ اس گناہ کی سزا دے اور جس سے کوئی گناہ سرزد ہوا پھر دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ رکھا اور اس سے درگزر فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی بزرگی سے بعید ہے کہ جس گناہ سے وہ درگزر فرما چکا ہو اب دوبارہ اس کی سزا دے

[۵۰۳] أَخْبَرَنَا تُرَابُ بْنُ عُمَرَ الْكَاتِبُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْحَذَّاءُ، قَالَا: ثنا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ الْمُفَسِّرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، وَمُحَمَّدٌ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَا: ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ،

عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

قَالَ: ((مَنْ أَذْنَبَ فِي الدُّنْيَا فَعُوقِبَ بِهِ فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثْنِيَ عُقُوبَتَهُ عَلَى عَبْدِهِ، وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ))

نے فرمایا: ”جس شخص سے دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اسے اس کی سزا مل گئی تو اللہ کے انصاف سے بعید ہے کہ اپنے بندے کو دوبارہ اس گناہ کی سزا دے اور جس سے کوئی گناہ سرزد ہوا پھر دنیا میں اللہ نے اس پر پردہ رکھا اور اس سے درگزر فرمایا تو اللہ کی بزرگی سے بعید ہے کہ جس گناہ سے وہ درگزر فرما چکا ہو اب دوبارہ اس کی سزا دے۔“

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** ترمذی: ۲۶۲۶۔ ابن ماجہ: ۲۶۰۴۔ احمد: ۱/ ۹۹۔

ابواسحاق مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ۔ جو کہ معرکہ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے اور لیلہ عقبہ کے نقیبوں میں سے تھے۔ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی تھی، فرمایا: ”مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور عمداً کسی پر ناحق بہتان نہ باندھو گے اور کسی بات میں (میری) نافرمانی نہ کرو گے، جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان میں سے کسی (بری بات) کا ارتکاب کرے اور اسے دنیا میں سزا مل جائے تو یہ سزا اس کے (گناہ کے) لیے کفارہ ہو جائے گی اور جو کوئی ان میں سے کسی (بری بات) میں مبتلا ہو گیا اور اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا لیا تو پھر اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اللہ اگر چاہے تو معاف کر دے اور اگر چاہے تو سزا دے۔“ (صحیح بخاری: ۱۸)

[۳۴۳] مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَرَعٌ يَصُدُّهُ عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِذَا خَلَا لَمْ يَعْبَأِ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ

جس کے پاس وہ تقویٰ نہ ہو جو اسے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روک سکے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے (باقی) عمل میں سے کسی چیز کی پروا نہیں

[۵۰۴] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَطَّارُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْخُتَّلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَتْنَا سَعِيدَةُ بِنْتُ حُكَّامَةَ، عَنْ أُمِّهَا، عَنْ أَبِيهَا، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَرَعٌ يَصُدُّهُ عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِذَا خَلَا لَمْ يَعْبَأِ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس وہ تقویٰ نہ ہو جو اسے تنہائی میں اللہ کی نافرمانی سے روک سکے تو اللہ کو

عَمَلِهِ)) اس کے (باقی) عمل میں سے کسی چیز کی پروانہیں۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: تاريخ دمشق: ۵/ ۳۹۵۔ دیکھئے حدیث نمبر۴۱۔

[۳۴۴] مَنْ أَحْسَنَ صَلَاتَهُ حِينَ يَرَاهُ النَّاسُ، ثُمَّ أَسَاءَ هَا حِينَ يَخْلُو فَتِلْكَ اسْتِهَانَةٌ اسْتَهَانَ بِهَا رَبَّهُ

جس نے اپنی نماز کوخوب اچھے طریقے سے ادا کیا جب لوگ اسے دیکھ رہے تھے پھر اسے برے طریقے سے ادا کیا جب وہ اکیلا تھا تو یہ مسخرہ پن ہے اس کے ساتھ اس نے اپنے رب سے مسخری کی ہے

[۵۰۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِسْحَاقَ النَّاقِدُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَاطِبِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَحْسَنَ صَلَاتَهُ حِينَ يَرَاهُ النَّاسُ، ثُمَّ أَسَاءَ هَا حِينَ يَخْلُو فَتِلْكَ اسْتِهَانَةٌ اسْتَهَانَ بِهَا رَبَّهُ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنی نماز کوخوب اچھے طریقے سے ادا کیا جب لوگ اسے دیکھ رہے تھے پھر اسے برے طریقے سے ادا کیا جب وہ اکیلا تھا تو یہ مسخرہ پن ہے اس کے ساتھ اس نے اپنے رب سے مسخری کی ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: عبدالرزاق: ۳۷۳۸۔ ابويعلى: ۵۱۱۷۔ شعب الايمان: ۲۸۵۱۔ ابراہیم الہجری ضعیف ہے۔

[۵۰۶] أنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرِيرِيُّ إِجَازَةً، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَحْسَنَ صَلَاتَهُ حِينَ يَرَاهُ النَّاسُ، وَأَسَاءَ هَا حِينَ يَخْلُو فَتِلْكَ اسْتِهَانَةٌ اسْتَهَانَ بِهَا رَبَّهُ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنی نماز کوخوب اچھے طریقے سے ادا کیا جب لوگ اسے دیکھ رہے تھے اور اسے برے طریقے سے ادا کیا جب وہ اکیلا تھا تو یہ مسخرہ پن ہے اس کے ساتھ اس نے اپنے رب سے مسخری کی ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا۔

[٥٠٧] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ ، أنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ ، نا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ ، نا أَبِي ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَحْسَنَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ النَّاسُ، وَأَسَاءَ حَيْثُ يَخْلُو فَهِيَ اسْتِهَانَةٌ يَسْتَهِينُ بِهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز کو خوب اچھے طریقے سے ادا کیا جب لوگ اسے دیکھ رہے تھے اور برے طریقے سے ادا کیا جب وہ اکیلا تھا تو یہ مسخرہ پن ہے اس کے ساتھ اس نے اپنے رب عزوجل سے مسخری کی ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۳۴۵] مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلَاتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ لَمْ تَزِدْهُ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا بُعْدًا

جسے اس کی نماز نے بے حیائی اور گناہ سے نہ روکا اسے اس (نماز) نے اللہ سے مزید دور ہی کیا ہے

[٥٠٨] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمِسْوَرِ ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، ثنا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ،

عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلَاتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ لَمْ تَزِدْهُ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا بُعْدًا))

حسن کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس کی نماز نے بے حیائی اور گناہ سے نہ روکا (تو سمجھ لو) اسے اس (نماز) نے اللہ سے مزید دور ہی کیا ہے۔''

تحقیق وتخریج: مرسل: جامع البيان للطبرى: ٩/ ٣٧۔ اسے حسن بصری تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

[٥٠٩] وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَالِيقِيُّ قَالَ: أبنا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حُصَيْنٍ الْهَمْدَانِيُّ ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ طَلْحَة أَبُو زَكَرِيَّا الْيَرْبُوعِيُّ ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلَاتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ لَمْ يَزْدَدْ بِهَا مِنَ اللّٰهِ إِلَّا بُعْدًا))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس کی نماز نے بے حیائی اور گناہ سے نہ روکا (تو سمجھ لو) اس کے ذریعے وہ اللہ سے مزید دور ہی ہوا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: المعجم الكبير: ١١٠٢٥۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف مدلس اور

ابومعاویہ الضریر مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۳۴۶] مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيرَةٌ صَالِحَةٌ أَوْ سَيِّئَةٌ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهِ

جس کا کوئی اچھا یا برا عمل پوشیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کی کوئی نشانی ظاہر فرما دیتا ہے جس سے وہ پہچان لیا جاتا ہے

[٥١٠] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارٍ الْقَزْوِينِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ الْأَزْدِيُّ، ثنا أَبُو عُمَرَ الْبَزَّازُ، ثنا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ،

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ السُّلَمِيُّ۔ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيرَةٌ صَالِحَةٌ أَوْ سَيِّئَةٌ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ بَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ وَبَيْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ

ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کا کوئی اچھا یا برا عمل پوشیدہ ہو تو اللہ اس پر اس کی کوئی نشانی ظاہر فرما دیتا ہے جس سے وہ پہچان لیا جاتا ہے۔“
اور (اس سند میں) علقمہ بن مرثد اور ابوعبدالرحمٰن کے درمیان سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: شعب الایمان: ٦٥٤٣۔ ابوعمر البز از حفص بن سلیمان متروک ہے۔

[٥١١] أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ تُرَابُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّاصِحِ بْنِ الْمُفَسِّرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ،

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيرَةٌ صَالِحَةٌ أَوْ سَيِّئَةٌ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْهَا رِدَاءً

ابوعبدالرحمٰن سلمی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کا کوئی اچھا یا برا عمل پوشیدہ ہو تو اللہ اس پر اس کی کوئی نشانی ظاہر فرما دیتا ہے جس سے وہ پہچان لیا

يُعْرَفُ بِهِ)) جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[۳۴۷] مَنْ حَاوَلَ أَمْرًا بِمَعْصِيَةٍ كَانَ أَفْوَتَ لِمَا رَجَا وَأَقْرَبَ لِمَجِيءِ مَا اتَّقَى

جوشخص اپنے کسی کام کو گناہ کے ذریعے سرانجام دینا چاہے تو اس کی امید کبھی پوری نہ ہوگی بلکہ وہ جس چیز سے بچنا چاہتا تھا اس کے بہت قریب جا پہنچے گا

[۵۱۲] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمِسْوَرِ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَاوَلَ أَمْرًا بِمَعْصِيَةٍ كَانَ أَفْوَتَ لِمَا رَجَا وَأَقْرَبَ لِمَجِيءِ مَا تُتَّقَى))

زہری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوشخص اپنے کسی کام کو گناہ کے ذریعے سرنجام دینا چاہے اس کی امید کبھی پوری نہ ہوگی بلکہ وہ جس چیز سے بچنا چاہتا تھا اس کے بہت قریب جا پہنچے گا۔''

تحقیق وتخریج: مرسل ضعیف: اسے امام زہری نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، حکم بن عبداللہ کذاب بقیہ بن ولید مدلس اور مقدام بن داود ضعیف ہے۔

[۵۱۳] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَافِعٍ السُّلَمِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ،

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَاوَلَ أَمْرًا بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالَى كَانَ أَفْوَتَ لِمَا رَجَا وَأَقْرَبَ لِمَجِيءِ مَا اتَّقَى))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''جوشخص اپنے کسی کام کو گناہ کے ذریعے سرانجام دینا چاہے تو اس کی امید کبھی پوری نہ ہوگی بلکہ وہ جس چیز سے بچنا چاہتا تھا اس کے بہت قریب جا پہنچے گا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف جدًا: حلية الاولياء: ۵/ ۲۶۳۔ عبدالوہاب بن نافع منکر الحدیث اور احمد بن محمد بن یونس متہم ہے۔

[٣٤٨] مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ لِيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ
جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر وہ اس سے کوئی بہتر صورت دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے پھر اس بہتر صورت کو اختیار کر لے

[٥١٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَّالِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا حَلَفَتْ فِي غُلَامٍ لَهَا اسْتَعْتَقَهَا فَقَالَتْ: لَا اسْتَعْتَقَهَا اللهُ مِنَ النَّارِ إِنْ أَعْتَقْتُهُ أَبَدًا، ثُمَّ مَكَثَتْ مَا شَاءَ اللهُ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ لِيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ))

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے ایک غلام کے بارے میں قسم کھالی جس نے ان سے آزادی مانگی تھی کہ اللہ اسے کبھی بھی جہنم سے آزاد نہ کرے اگر میں اسے آزادی دے دوں، پھر جتنا عرصہ اللہ نے چاہا وہ (اپنی قسم پر) برقرار رہیں، پھر فرمانے لگیں: سبحان اللہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی (کام کو کرنے یا نہ کرنے) پر قسم کھائے پھر اس سے کوئی بہتر صورت دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے پھر اس بہتر صورت کو اختیار کر لے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** المعجم الكبير: ٦٩٤، جزء ٢٣- عبداللہ بن حسن کا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں۔

[٥١٥] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّحْوِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کام (کے کرنے یا نہ کرنے) پر قسم کھائے پھر وہ اس سے بہتر صورت دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور (بہتر صورت) اختیار کرے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ١٦٥٠- ترمذی: ١٥٣٠- احمد: ٢/ ٣٦١.

[٥١٦] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا

دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ ، وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، وَمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالُوا: أنا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ))

عبدالرحمٰن بن اذینہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی کام پر قسم کھائے پھر اس کے برعکس اس سے بہتر صورت دیکھے تو اسے چاہیے کہ اس بہتر صورت کو اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔''

تحقیق وتخریج مرسل ضعیف ، الطيالسي: ١٤٦٧ ـ المعجم الكبير: ٨٧٣ـ اسے اذینہ تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور ابواسحٰق مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٥١٧] أنا أَبُو الْقَاسِمِ خَلَفُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْوَرْدِ ، أنا أَبُو يَزِيدَ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْقَرَاطِيسِيُّ ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی کام پر قسم کھالے پھر وہ اس سے بہتر صورت دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور (بہتر صورت) اختیار کر لے۔''

تحقیق وتخریج دیکھئے حدیث نمبر ٥١٥۔

[٥١٨] أنا أَبُو يَعْقُوبَ بْنُ خُرَّزَاذَ ، أنا أَبُو يَعْقُوبَ السَّعْتَرِيُّ ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْمُثَنَّى ، نا أَبِي ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ فَحَلَفَ لَا يُعْطِيهِ ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)) مَا أَعْطَيْتُكَ ، ثُمَّ أَعْطَاهُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کچھ مانگا تو انہوں نے قسم کھالی کہ وہ اسے نہیں دیں گے، پھر کہنے لگے: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھا لے پھر اس کے برعکس اس سے بہتر صورت دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور اس بہتر صورت کو اختیار

کرلے۔'' تو میں تجھے کبھی نہ دیتا پھر انہوں نے اسے دے دیا۔''

تحقیق وتخریج مسلم: ١٦٥١۔ الطیالسی: ١١٢٢ .

[٥١٩] وَبِهِ: نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْأَخْنَسِ، نا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا وَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کام پر قسم کھا لے پھر اس کے برعکس اس سے بہتر صورت دیکھے اور اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور اس بہتر صورت کو اختیار کرے۔''

تحقیق وتخریج حسن: نسائی: ٣٨١٢۔ ابن ماجه: ٢١١١۔ ابن حبان: ٤٣٤٧ .

[٥٢٠] وَبِهِ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَنْظُرِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَلْيَأْتِهِ))

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام پر قسم کھا لے پھر اس کے برعکس اس سے بہتر صورت دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور جو بہتر صورت ہے اسے اختیار کرے۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ٦٦٢٢۔ مسلم: ١٦٥٢۔ نسائی: ٣٨١٣ .

[٥٢١] وَبِهِ: أنا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا عَفَّانُ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ))

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو کسی کام پر قسم کھائے تو اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور اس کام کو اختیار کر جو بہتر ہو۔''

تحقیق وتخریج ایضًا .

تشریح قسم کی تین قسمیں ہیں:

(۱) لغو:...... جو بغیر ارادے کے کھائی جائے جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بات بات پر بلا ارادہ قسم کھاتے جاتے ہیں، اسے ''لغو قسم'' کہا جاتا ہے، یہ کوئی اچھا فعل نہیں تاہم اللہ تعالیٰ کی یہ اپنے بندوں پر مہربانی اور شفقت

ہے کہ وہ اس قسم پر مواخذہ نہیں کرے گا۔

(۲) غموس:...... جو کسی کو دھوکا دینے کی غرض سے کھائی جائے یہ کبیرہ گناہ ہے، اس کا کوئی کفارہ نہیں، معافی کی صورت یہی ہے کہ انسان سچے دل سے توبہ واستغفار کرے، آئندہ بچنے کی کوشش کرے اور اس قسم کے ذریعے جس کسی کی حق تلفی ہوئی ہو، اس کا ازالہ کرے۔

(۳) معقدہ:...... کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے سلسلے میں اپنے ارادے کو ظاہر کرتے ہوئے بات میں تاکید اور پختگی کے لیے ارادہ ونیت کے ساتھ قسم کھانا، قسم کی اس قسم کی ذرا تفصیل ہے، وہ یہ ہے کہ:

اگر قسم اللہ کی فرمانبرداری میں کھائی گئی ہے، مثلاً: کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھالی جس کی شریعت نے اجازت دی ہو یا کسی ایسے کام سے بچنے کی قسم کھالی جس سے شریعت نے بچنے کا حکم دیا ہو تو یہ قسم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کھائی گئی ہے لہٰذا اسے پورا کیا جائے گا اگر بتقاضائے بشریت یہ قسم ٹوٹ جائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ اس کا کفارہ بھی ادا کیا جائے۔

اور اگر قسم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کھائی گئی ہے، مثلاً: کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھالی جس کے کرنے کی شریعت میں اجازت نہ تھی یا کسی ایسے کام کے نہ کرنے کی قسم کھالی کہ جس کے نہ کرنے کی شریعت میں گنجائش نہ تھی تو ایسی قسم کو توڑنا واجب ہے۔

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا انہیں کپڑے بنا کر دیئے جائیں یا ایک غلام آزاد کیا جائے اگر ان میں سے کسی کام کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھے جائیں۔

[۳۴۹] مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

جو شخص ان بچیوں کے بارے میں کسی آزمائش میں ڈالا گیا پھر اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے پردہ ہوں گی

[۵۲۲] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ،

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ان بچیوں کے بارے میں کسی آزمائش میں ڈالا گیا پھر اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گی۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ٥٩٩٥۔ مسلم: ٢٦٢٩۔ ترمذی: ١٩١٥.

[٥٢٣] أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ، أنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا بِنْتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ))**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (میرے پاس) ایک عورت اس حال میں آئی کہ اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، وہ سوال کر رہی تھی، اسے میرے ہاں سے سوائے ایک کھجور کے اور کچھ نہ ملا، میں نے کھجور اسے دی، اس نے اس کے دو حصے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیئے اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا پھر اٹھی اور چلی گئی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بات بتلائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی ان بچیوں کے بارے میں آزمائش میں ڈالا گیا تو یہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گی۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

تشریح بچیوں کے ساتھ حسن سلوک اور اس کا اجر وثواب بیان فرمایا جا رہا ہے کہ جو شخص بچیوں کو اچھی تعلیم وتربیت دے اور پھر ان کا کفو دیکھ کر ان کی شادی کر دے تو یہ بچیاں اس کے لیے دخول جنت اور نجات جہنم کا ذریعہ بنیں گی۔ بچیوں میں بیٹیاں اور بہنیں دونوں شامل ہیں جو انسان دنیا میں ان کی وجہ سے کسی امتحان میں مبتلا ہوا اور پھر اس امتحان میں کامیاب رہا تو اسے اخروی کامیابی نصیب ہوگی۔ حدیث میں آتا ہے کہ جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہوگئیں تو وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ یوں ہوں گے۔ اور آپ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔ (مسلم: ٢٦٣١) ایک دوسری حدیث ہے کہ جس نے دو بیٹیوں یا تین بیٹیوں، دو بہنوں یا تین بہنوں کی پرورش کی یہاں تک کہ ان کی شادی ہوگئی یا وہ انہیں چھوڑ کر مر گیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ اور آپ نے درمیانی اور ساتھ والی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔ (احمد: ٣/ ١٤٨ صحیح)

[۳۵۰] مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ صُرَاخٌ عِنْدَ الْعَرْشِ تَقُولُ: يَا رَبِّ! سَلْ هَذَا: فِيمَ قَتَلَنِي فِي غَيْرِ مَنْفَعَةٍ

جس نے فضول میں کسی پرندے کو مار دیا تو روز قیامت وہ اس حال میں آئے گا کہ عرش کے پاس پکار پکار کر کہہ رہا ہوگا: اے میرے رب! اس سے پوچھیے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا

[۵۲۴] أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ الْمُعَلِّمُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَذَنِيُّ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا السَّرِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ صُرَاخٌ عِنْدَ الْعَرْشِ تَقُولُ: يَا رَبِّ! سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي فِي غَيْرِ مَنْفَعَةٍ؟))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے فضول میں کسی پرندے کو مار دیا تو روز قیامت وہ (پرندہ) اس حال میں آئے گا کہ عرش کے پاس پکار پکار کر کہہ رہا ہوگا: اے میرے رب! اس سے پوچھیے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: الکامل لابن عدی: ٤/ ١٣٣ ۔ ابو جارود کذاب ہے۔

[۳۵۱] مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا هِيَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ

جس نے لوگوں سے ان کے مال اس لیے مانگے کہ دولت میں اضافہ کرے تو درحقیقت وہ ایک انگارہ ہے اب (اس کی مرضی ہے) چاہے تو اس میں سے کم مانگ لے یا زیادہ مانگ لے

[۵۲۵] أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ شُعَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْمِنْهَالِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّازِيُّ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ الرُّعَيْنِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا هِيَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ، وَوَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: نا ابْنُ فُضَيْلٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے لوگوں سے ان کے مال اس لیے مانگے کہ (اپنی) دولت میں اضافہ کرے تو درحقیقت وہ ایک انگارہ ہے اب (اس کی مرضی ہے) چاہے تو اس میں سے کم مانگ لے یا زیادہ مانگ لے۔''

بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

اسے مسلم نے ابوکریب اور واصل بن عبدالاعلیٰ سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں ابن فضیل نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے۔

تحقیق و تخریج مسلم: ١٠٤١ ۔ ابن ماجہ: ١٨٣٨ ۔ أحمد: ٢/ ٢٣١ .

تشریح اس حدیث میں لوگوں سے بلاوجہ مانگنے کی مذمت فرمائی گئی ہے کہ جو شخص بلاضرورت محض اپنا مال بڑھانے کی غرض سے لوگوں سے مانگتا ہے وہ حقیقت میں جہنم کی آگ کے انگارے مانگتا ہے اب آگے اس کی مرضی ہے کہ انگارے زیادہ مانگ لے یا کم۔ لوگوں سے بلاوجہ مانگنا کبیرہ گناہ ہے اور اس پر بڑی سخت وعیدیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب روز قیامت وہ پیش ہوگا تو اس کے چہرے پر کوئی گوشت نہیں ہوگا۔'' (بخاری: ١٤٧٤، مسلم: ١٠٤٠) ایک اور حدیث ہے کہ مانگنا خراش ہے، آدمی اس کی وجہ سے اپنے چہرے پر خراشیں ڈالتا ہے جو چاہے انہیں اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے انہیں ترک کر دے البتہ بادشاہ سے مانگنا یا کسی ایسی چیز کے بارے میں مانگنا جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو وہ جائز ہے۔'' (ابوداود: ١٦٣٩، ترمذی: ٦٨١ صحیح)

[٣٥٢] مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى فَصُدَاعٌ فِي الرَّأْسِ وَدَاءٌ فِي الْبَطْنِ

جس نے مال دار ہونے کے باوجود مانگا تو یہ (اس کے) سر میں درد اور پیٹ میں بیماری کا باعث ہوگا

[٥٢٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْقَاضِي بِقَيْسَارِيَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ،

عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ: ((مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى فَصُدَاعٌ فِي الرَّأْسِ وَدَاءٌ فِي الْبَطْنِ))

سیدنا زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے آپ سے صدقہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مال دار ہونے کے باوجود مانگا تو یہ (اس کے) سر میں درد اور پیٹ میں بیماری کا باعث ہوگا۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: ابن الاعرابی: ٢٤٠٦ ۔ المعجم الكبير: ٥٢٨٥ ۔ عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ضعیف ہے۔

[۳۵۳] مَنْ مَشَى إِلَى طَعَامٍ لَمْ يُدْعَ إِلَيْهِ فَقَدْ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا

جوشخص کسی دعوت طعام کی طرف چلا حالانکہ اسے اس کی طرف بلایا نہیں گیا تھا تو بلاشبہ وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر باہر آیا

[۵۲۷] أَخْبَرَنَا أَبُو ذَرٍّ عَبْدُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَرَوِيُّ الْحَافِظُ إِجَازَةً، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الشِّيرَازِيُّ، عَنِ ابْنِ خَلَّادٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ، ثنا دُرُسْتُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ مَشَى إِلَى طَعَامٍ لَمْ يُدْعَ إِلَيْهِ فَقَدْ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جوشخص کسی دعوت طعام کی طرف چلا حالانکہ اسے اس کی طرف بلایا نہیں گیا تھا تو بے شک وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر باہر آیا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: ابان بن طارق مجہول اور درست بن زیادہ ضعیف ہے۔

[۵۲۸] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْمُقْرِئُ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْحَمَامِيِّ إِجَازَةً كَتَبَ إِلَيَّ بِهَا مِنْ بَغْدَادَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا دُرُسْتُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ طَارِقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو دعوت دی گئی لیکن اس نے اسے قبول نہ کیا تو بے شک اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے کسی دعوت میں گیا تو وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر باہر آیا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: ابوداود: ۳۷۴۱۔ ابان بن طارق مجہول اور درست بھی زیاد ضعیف ہے۔

[۵۲۹] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الشِّيرَازِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا بِمِصْرَ، أنا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الْبَكَّارِيُّ، ثنا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَهْدِيٍّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَهْوَازِيُّ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، ثنا دُرُسْتُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ دَخَلَ دَارَ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہوا تو وہ (ان کے گھر میں) چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر باہر آیا۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: ابان بن طارق مجہول اور درست بن زیادہ ضعیف ہے۔

[۳۵۴] مَنْ كَانَ وَصْلَةً لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَنْهَجِ بِرٍّ أَوْ تَيْسِيرِ عَسِيرٍ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَى إِجَازَةِ الصِّرَاطِ يَوْمَ تُدْحَضُ فِيهِ الْأَقْدَامُ

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لیے کسی نیکی کے کام میں یا کسی مشکل کے حل میں بادشاہ کے ہاں واسطہ بنا تو اللہ تعالیٰ پل صراط پر سے گزرنے میں اس کی مدد فرمائے گا جس دن قدم پھسل رہے ہوں گے

[۵۳۰] أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ الْغَازِيِّ، ثنا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ النَّقَّاشُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَيْضِ الْغَسَّانِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ، ثنا أَبِي هِشَامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ وَصْلَةً لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَنْهَجِ بِرٍّ أَوْ تَيْسِيرِ عَسِيرٍ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَى إِجَازَةِ الصِّرَاطِ يَوْمَ تُدْحَضُ فِيهِ الْأَقْدَامُ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لیے کسی نیکی کے کام میں یا کسی مشکل کے حل میں بادشاہ کے ہاں واسطہ بنا تو اللہ پل صراط پر سے گزرنے میں اس کی مدد فرمائے گا جس دن قدم پھسل رہے ہوں گے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: ابن حبان: ۵۳۰۔ المعجم الاوسط: ۳۵۷۷۔ ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ ضعیف ہے۔

[۵۳۱] أنا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ، أنا أَبُو هَاشِمٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ـهُوَ ابْنُ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّـ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ وَصْلَةً لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَى سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغِ بِرٍّ أَوْ تَيْسِيرِ عَسِيرٍ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لیے کسی نیکی کے کام میں یا کسی مشکل کے حل میں بادشاہ کے ہاں واسطہ بنا تو قیامت

أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَى إِجَازَةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ دَحْضِ الْأَقْدَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

کے دن پاؤں پھسلنے کے وقت پل صراط سے گزرنے میں اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۵۳۲] أنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا جعفرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ وَصْلَةً لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغِ بِرٍّ أَوْ تَيْسِيرِ عَسِيرٍ، أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَى إِجَازَةِ الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ دَحْضِ الْأَقْدَامِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لیے کسی نیکی کے کام میں یا کسی مشکل کے حل میں بادشاہ کے ہاں واسطہ بنا تو قیامت کے دن پاؤں پھسلنے کے وقت پل صراط پر سے گزرنے میں اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۳۵۵] مَنْ أَكَلَ مَا يَسْقُطُ مِنَ الْخِوَانِ عُوفِيَ مِنَ الْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَوَلَدُهُ وَوَلَدُ وَلَدِهِ

جس نے دستر خوان سے گرے ہوئے کھانے کے ٹکڑے کھائے وہ اور اس کی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد برص، کوڑھ اور جنوں سے محفوظ رہے گی

[۵۳۳] أنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي غَسَّانَ الْفَارِسِيُّ، أنا الْحَسَنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْبَزَّازُ، أنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَكَلَ مَا يَسْقُطُ مِنَ الْخِوَانِ عُوفِيَ مِنَ الْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَوَلَدُهُ وَوَلَدُ وَلَدِهِ))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے دستر خوان سے گرے ہوئے کھانے کے ٹکڑے کھائے وہ اور اس کی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد برص، کوڑھ اور جنوں سے محفوظ رہے گی۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: محمد بن ولید بن ابان سخت ضعیف ہے۔

[٣٥٦] مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَهُوَ كَمَنْ غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَدَمِهِ

جو شخص نردشیر (چوسر) کھیلا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے آلودہ کیا

[٥٣٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ،

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَهُوَ كَمَنْ غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَدَمِهِ))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نردشیر (چوسر) کھیلا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے آلودہ کیا۔''

تحقیق و تخریج: مسلم: ۲۲۶۰۔ ابوداود: ٤٩٣٩۔ ابن ماجه: ٣٧٦٣.

[٥٣٥] وَأَنَاهُ أَبُو الْقَاسِمِ الْأَنْبَارِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ،

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَهُوَ كَمَنْ غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ الْخِنْزِيرِ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نردشیر (جوسر) کھیلا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت سے آلودہ کیا۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ فِيهِ: ((فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ))

اسے مسلم بن حجاج نے زہیر بن حرب از عبدالرحمٰن بن مہدی از سفیان کی سند سے روایت کیا ہے اور اس میں کہا ہے: ((فکانما صبغ یده)) ''پس گویا اس نے اپنا ہاتھ آلودہ کیا۔''

تحقیق و تخریج: مسلم: ۲۲۶۰.

تشریح: نردشیر ایک کھیل ہے جو تختے وغیرہ پر بنے ہوئے خانوں میں گوٹیں رکھ کر اور انہیں ایک خاص طریقے سے حرکت دے کر کھیلا جاتا ہے۔ چوسر، شطرنج اور اسی طرح کیرم بورڈ اور لڈو وغیرہ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ اس کھیل میں عام طور پر شرط لگا کر کھیلا جاتا ہے اور ہارنے والا جیتنے والے کو کوئی چیز یا نقد رقم ادا کرتا ہے لہٰذا یہ جوئے میں شامل ہے اور حرام ہے۔

نردشیر کھیلنے والے کو خنزیر کے گوشت اور خون سے ہاتھ آلودہ کرنے والے شخص کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے گویا جو شخص نردشیر کھیلتا ہے وہ اپنے ہاتھوں کو خنزیر کے گوشت اور خون کے ساتھ آلودہ کرتا ہے، اس سے اس گناہ کی سنگینی کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

[۳۵۷] مَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا يَصُومَنَّ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ ہرگز نہ رکھے

[۵۳۶] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ، ثنا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاهِينٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الزَّبِيبِيُّ بِالْعَسْكَرِ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا يَصُومَنَّ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ ہرگز نہ رکھے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف جدًا:** ترمذی: ۷۸۹۔ الکامل لابن عدی: ۲/ ۱۸۔ ایوب بن واقد متروک ہے۔

[۳۵۸] مَنِ انْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا

جس نے کسی بدعتی کو جھڑکا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن وایمان سے بھر دے گا

[۵۳۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَبُو الْحَارِثِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ وَدِيعٍ قَاضِي طَبَرِيَّةَ قَدِمَ عَلَيْنَا، أبنا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، ثنا أَبُو حَازِمٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ انْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا، وَمَنْ أَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ أَمَّنَهُ اللهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَمَنْ أَلَانَ لَهُ وَأَكْرَمَهُ أَوْ لَقِيَهُ بِبِشْرٍ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ)) صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی بدعتی کو جھڑکا اللہ اس کے دل کو امن وایمان سے بھر دے گا، اور جس نے کسی بدعتی کو ذلیل کیا اللہ اسے بڑی گھبراہٹ (قیامت) کے دن امن دے گا اور جس نے اس کے لیے نرم گوشہ رکھا اور اسے عزت دی یا اسے خندہ پیشانی سے ملا تو بے شک اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی شریعت کو حقیر سمجھا۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف: ابوحازم عبدالغفار بن الحسن ضعیف ہے۔

[۳۵۹] مَنْ أَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ أَمَّنَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ

جس نے کسی بدعتی کو ذلیل کیا اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ کے دن امن دے گا

[۵۳۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَبُو الْحَارِثِ بْنُ وَدِيعٍ قَاضِي طَبَرِيَّةَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، ثنا أَبُو حَازِمٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ أَمَّنَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی بدعتی کو ذلیل کیا اللہ اسے بڑی گھبراہٹ کے دن امن دے گا۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف: دیکھیے حدیث نمبر: ۵۳۷۔

[۳۶۰] مَنْ أَصْبَحَ مُعَافًى فِي بَدَنِهِ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا

جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ جسمانی طور پر تندرست ہو، اپنے متعلق مطمئن اور بے خوف ہو، اس کے پاس اس کے دن کی خوراک موجود ہو تو گویا اسے ساری دنیا جمع کر کے دے دی گئی

[۵۳۹] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دُوسْتَ النَّيْسَابُورِيُّ إِجَازَةً، أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِي بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا أَبِي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ،

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَصْبَحَ مُعَافًى فِي بَدَنِهِ، آمِنًا فِي سِرْبِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا))

سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ جسمانی طور پر تندرست ہو، اپنے متعلق مطمئن اور بے خوف ہو، اس کے پاس اس کے دن کی خوراک موجود ہو تو گویا اسے ساری دنیا جمع کر کے دے دی گئی۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف: ابن حبان: ۶۷۱۔ شعب الایمان: ۹۸۷۸۔ عبداللہ بن ہانی بن عبدالرحمن متہم بالکذب ہے۔

[٥٤٠] وَأَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مُوسَى الْهَاشِمِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِندَهُ طَعَامُ يَوْمٍ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا))

سیدنا عبیداللہ بن محصن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ اپنے متعلق مطمئن اور بے خوف ہو، جسمانی طور پر تندرست ہو، اس کے پاس ایک دن کا کھانا موجود ہو تو گویا اسے ساری دنیا جمع کر کے دے دی گئی۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ترمذی: ٢٣٤٦۔ ابن ماجہ: ٤١٤١۔ الادب المفرد: ٣٠٠.

تشریح: جسمانی طور پر تندرستی، اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے اطمینان، اور کم از کم ایک دن کی خوراک، یہ تین چیزیں ہر انسان کی اصل ضرورتیں ہیں، جسے یہ میسر آ گئیں تو سمجھ لو کہ اسے دنیا وجہاں کی ساری نعمتیں مل گئیں وہ خوش نصیب ہے، اسے چاہیے کہ اپنے نصیبے پر راضی رہے اور اللہ کا شکر ادا کرے، باقی مستقبل کے حوالے سے امید رکھے کہ جس ذات نے آج مجھ پر کرم فرمایا ہے اور میری ضروریات پوری فرما دی ہیں وہ آنے والی کل میں بھی ضرور میری مدد فرمائے گا۔

[٣٦١] مَنْ أَشْرَبَ قَلْبَهُ حُبَّ الدُّنْيَا نَاطَ اللّٰهُ قَلْبَهُ مِنهَا

جس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت جمالی اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اس سے آلودہ کر دے گا

[٥٤١] أنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَرَضَخٍ الْإِخْمِيمِيُّ ، حَدَّثَنِي جَبْرُونُ بْنُ عِيسَى الْبَلَوِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ ، نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَشْرَبَ حُبَّ الدُّنْيَا الْتَاطَ مِنْهَا بِثَلَاثٍ: شَقَاءٍ لَا يَنفَدُ عَنَاؤُهُ، وَحِرْصٍ لَا يَبْلُغُ غِنَاهُ، وَأَمَلٍ لَا يَبْلُغُ مُنْتَهَاهُ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے دل میں دنیا کی محبت جمالی وہ اس کی تین چیزوں کے ساتھ (ضرور) آلودہ ہوگا: ایسی مشقت جس کی تھکان کبھی ختم نہ ہوگی اور ایسی حرص جو کبھی مالداری کو نہ پہنچے گی اور ایسی امید جو اپنے مقصود کو نہ پہنچے گی۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الکبیر: ١٠٣٢٨۔ حبیب بن ابی ثابت اور اعمش مدلس

راویوں کا عنعنہ ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۳۶۲] مَنْ وَلِیَ شَیْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِینَ فَأَرَادَ اللّٰهُ بِهِ خَیْرًا جَعَلَ مَعَهُ وَزِیرًا صَالِحًا فَإِنْ نَسِیَ ذَكَّرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ

جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا تو اسے وہ کوئی نیک وزیر مہیا فرما دے گا جو اسے بھول جانے پر یاد دلا دے گا اور یاد رہنے پر اس کی مدد کرے گا

[۵۴۲] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی نُعَیْمٍ، ثنا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَلِیَ شَیْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِینَ فَأَرَادَ اللّٰهُ بِهِ خَیْرًا جَعَلَ مَعَهُ وَزِیرًا صَالِحًا، فَإِنْ نَسِیَ ذَكَّرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِینَ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ وَزِیرٍ صَالِحٍ مَعَ إِمَامٍ یُطِیعُهُ وَیَأْمُرُهُ بِذَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنا پھر اللہ نے اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا تو اسے وہ کوئی نیک وزیر مہیا فرما دے گا جو اسے بھول جانے پر یاد دلا دے گا اور یاد رہنے پر اس کی مدد کرے گا، اور مسلمانوں میں نیک وزیر سے زیادہ اجر والا کوئی نہیں جو کسی حکمران کے ساتھ رہتے ہوئے اس کی بات بھی مانے اور اسے ذات باری تعالیٰ (کے احکامات) کا حکم بھی دے۔“

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: فرج بن فضالہ ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص کسی کام کا ذمہ دار بنا پھر اللہ نے اس کے لیے بھلائی کا ارادہ فرمایا تو اس کے لیے وہ کوئی نیک وزیر مہیا فرما دے گا جو اسے بھول جانے پر یاد دلا دے گا اور یاد رہنے پر اس کی مدد کرے گا۔“ (نسائی: ۴۲۰۹، وسندہ صحیح)

[۳۶۳] مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ یَظْلِمْهُمْ وَحَدَّثَهُمْ فَلَمْ یَكْذِبْهُمْ وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ یُخْلِفْهُمْ، فَهُوَ مِمَّنْ كَمُلَتْ مُرُوءَتُهُ، وَظَهَرَتْ عَدَالَتُهُ، وَوَجَبَتْ أُخُوَّتُهُ، وَحَرُمَتْ غِیبَتُهُ

جو شخص لوگوں پر عامل بنا پھر اس نے ان پر ظلم نہ کیا اور ان سے بات کرتے وقت جھوٹ نہ بولا اور وعدہ کیا تو خلاف ورزی نہ کی تو یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کی مروت کامل ہے، جن کا عدل نمایاں ہے، جن سے اخوت واجب ہے اور جن کی غیبت حرام ہے

[۵۴۳] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ نَظِیفٍ الْفَرَّاءُ، ثنا الْحُسَیْنُ بْنُ غِیَاثٍ الْخُرَاسَانِیُّ، قَالَ: ثنا

أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا، حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ:

حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْهُمْ وَحَدَّثَهُمْ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ، وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ، فَهُوَ مِمَّنْ كَمُلَتْ مُرُوءَتُهُ، وَظَهَرَتْ عَدَالَتُهُ، وَوَجَبَتْ أُخُوَّتُهُ، وَحَرُمَتْ غِيبَتُهُ))

سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں پر عامل بنا پھر اس نے ان پر ظلم نہ کیا اور ان سے بات کرتے وقت جھوٹ نہ بولا اور وعدہ کیا تو خلاف ورزی نہ کی تو یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کی مروت کامل ہے، جن کا عدل نمایاں ہے، جن سے اخوت واجب ہے اور جن کی غیبت حرام ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: احمد بن علی متہم بالوضع ہے، مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں: السلسلة الضعيفة: ٣٢٢٨.

[٣٦٤] مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَإِنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ أَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنَى، إِمَّا ذُخْرٍ آجِلٍ، وَإِمَّا غِنًى عَاجِلٍ

جس پر کوئی فاقہ اترا پھر اس نے اسے لوگوں پر پیش کیا تو اس کا فاقہ کبھی دور نہ ہوگا اور اگر اس نے اسے اللہ پر پیش کیا تو عنقریب اللہ اسے بے نیاز کر دے گا یا تو جلد ہی (اسے) کوئی سرمایہ مل جائے گا یا جلد ہی (وہ) بے نیاز ہو جائے گا

[٥٤٤] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ نَزَلَتْ بِهِ حَاجَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَإِنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ أَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنَى، إِمَّا ذُخْرٍ آجِلٍ، وَإِمَّا غِنًى عَاجِلٍ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس پر کوئی فاقہ اترا پھر اس نے اسے لوگوں پر پیش کیا تو اس کا فاقہ کبھی دور نہ ہوگا اور اگر اس نے اسے اللہ پر پیش کیا تو عنقریب اللہ اسے بے نیاز کر دے گا۔ یا تو جلد ہی (اسے) کوئی سرمایہ مل جائے گا اور یا جلد ہی وہ بے نیاز ہو جائے گا۔''

تحقیق و تخریج: حسن: ابوداود: ١٦٤٥- ترمذی: ٢٣٢٦ .

تشریح: اس حدیث میں اس بات کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ حاجت وضرورت کے وقت انسانوں کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے کیونکہ وہی حاجتیں پوری کرنے والا ہے، ہاں ظاہری اسباب کے مطابق حسب ضرورت بندوں سے بھی مانگا جا سکتا ہے لیکن اس وقت بھی اعتقاد یہی ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی تو بندہ آمادہ تعاون ہوگا ورنہ نہیں۔ (ریاض الصالحین: ۱/۳/۴۷)

[٣٦٥] مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

جس شخص نے اس چیز کی حفاظت کی جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے وہ جنت میں داخل ہوگا

[٥٤٥] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَقِيلٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ،

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبُو الدَّرْدَاءِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اس چیز کی حفاظت کی جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: احمد: ٤/ ٣٩٨- ابويعلى: ٧٢٧٥- حاكم: ٤/ ٣٥٨- عبداللہ بن محمد بن عقیل ضعیف ہے۔

[٥٤٦] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، أنا ابْنُ شَهْرَيَارَ، وَابْنُ رِيذَةَ قَالَا: نا الطَّبَرَانِيُّ، نا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ الْمُقْرِئُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، نا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ سِقْلَابٍ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ ضَمِنَ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَرِجْلَيْهِ ضَمِنْتُ لَهُ الْجَنَّةَ)).

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَمْرٍو إِلَّا مَعْقِلٌ،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان (زبان) ہے اور جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) ہے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا

تَفَرَّدَ بِهِ الْمُغِيرَةُ.

ہوں۔“

امام طبرانی نے کہا: اسے عمرو بن دینار سے صرف معقل بن عبیداللہ نے روایت کیا ہے، اس سے روایت کرنے میں مغیرہ منفرد ہے۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: ابویعلی: ۱۸۵۵۔ المعجم الاوسط: ۴۹۸۱۔ مغیرہ بن سقلاب جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے دے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان (زبان) ہے اور جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) ہے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ (بخاری: ۶۴۷۴)

[۳۶۶] مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے

[۵۴۷] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔“

تحقیق وتخریج: صحیح: ترمذی: ۲۲۵۷۔ ابن ماجہ: ۳۰۔ احمد: ۱/ ۳۸۹.

[۵۴۸] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، ثنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْفَرَبْرِيُّ، ثنا الْبُخَارِيُّ، ثنا أَبُو مَعْمَرٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ:

قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بے شک مجھے تم کو زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے یہ چیز روکتی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔“

تحقیق وتخریج: بخاری: ۱۰۸۔ مسلم: ۲.

[٥٤٩] وأنـا أَبُـو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ، نا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أنا مُـحَـمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، نا أَبُو الْوَلِيدِ، نا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

عَـنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ: إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُـحَدِّثُ عَـنْ رَسُـولِ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ كَـمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، قَالَ: أَمَا إِنِّـي لَـمْ أُفَـارِقْـهُ وَلَـكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے والد) زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی اس قدر احادیث نہیں سنتا جس قدر فلاں فلاں حدیث بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں آپ ﷺ سے جدا تو کبھی نہیں ہوا لیکن میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے ''جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ۱۰۷۔ ابوداود: ۳۶۵۱۔ ابن ماجہ: ۳۶.

[٥٥٠] وأنا ابْنُ السِّمْسَارِ، أنا أَبُو زَيْدٍ، أنا الْفَرَبْرِيُّ، أنا الْبُخَارِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَـنْ أَبِـي هُـرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَالَ: ((تَسَـمَّـوْا بِـاسْـمِـي وَلَا تَـكَنَّوْا بِكُنْيَتِي)) الْحَدِيثَ. وَفِيهِ: ((وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے نام پر نام رکھ سکتے ہو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو.....'' الحدیث۔ اور اسی میں ہے ''اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ۱۱۰۔ مسلم: ۳۔ ابوداود: ٤٩٦٥.

[٥٥١] وأنـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا الـنَّيْسَـابُـورِيُّ، نا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ التُّجِيبِيُّ، أنا مُوسَى بْنُ نَاصِحٍ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،

عَـنْ جَـابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَـذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: ابن ماجہ: ۳۳۔ احمد: ۳/ ۳۰۳۔ ابوزبیر مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٥٥٢] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو، نا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔“

تحقیق و تخریج دیکھئے حدیث نمبر ۵۴۸۔

[٥٥٣] أنا أَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ مُوسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ لَمْ نَسْمَعْهُ إِلَّا مِنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَإِنَّمَا كَانَ أَبُو عَوَانَةَ يَرْوِي هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اسی کی مثل حدیث بیان کی۔
موسیٰ (راوی حدیث) نے کہا: اس حدیث کو ہم نے صرف عبدالاعلیٰ سے سنا ہے اور ابوعوانہ تو اس حدیث کو عبدالاعلیٰ از سعید بن جبیر از ابن عباس کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: عبدالاعلیٰ ثعلبی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

فائدہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ”مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا اسے دوزخ میں داخل ہونا چاہیے۔“ (بخاری: ۱۰۶)

[٥٥٤] وأنا أَبُو الْحَسَنِ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى أَيْضًا بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ كَذَبَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھ سے حدیث بیان کرنے کے بارے میں بچو کیونکہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے اور جس نے قرآن میں علم کے بغیر جھوٹ بولا اسے بھی چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔“

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: ترمذی: ۲۹۵۱۔ عبدالاعلی ثعلبی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[۵۵۵] وأنـا أَبُـو الْـحَسَـنِ، نا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُوسَى، نا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، نا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، نا عَلِيُّ بْنُ أَبِي فَاطِمَةَ الْغَنَوِيُّ،

عَـنْ أَبِـي مَـرْيَـمَ، قَـالَ: سَـمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، يَقُولُ لِأَبِي مُوسَى: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، أَلَمْ تَسْـمَـعْ رَسُـولَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((**مَنْ كَـذَبَ عَـلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**))؟ فَقَامَ أَبُو مُوسَى وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

ابومریم کہتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے سنا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا: ''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لے؟'' تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کچھ بھی نہ کہا۔

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف جدًا**: ابـویعلی: ۱۶۳۶۔ شرح مشکل الآثار: ۳۹۶۔ علی بن ابی فاطمہ غنوی متروک ہے۔

[۵۵۶] وأنـا أَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا عَطِيَّةُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي ابْنُ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُدْرِكٍ، حَدَّثَنِي عَبَايَةُ،

عَـنْ رَافِـعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَنْ كَـذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**))

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: مسند الشامیین: ۲۲۷۔ تاریخ دمشق: ۳۳/ ۳۳۔ ابومدرک کی توثیق نہیں ملی۔

[۵۵۷] أنا أَبُو الْحَسَنِ أَيْضًا، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا سَهْلُ بْنُ زَنْجَلَةَ، نا الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَـنْ جَـدِّهِ، قَـالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((**مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ شَيْئًا اعْتَمَدَهُ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**))

سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر ذرا سا بھی جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: المعجم الکبیر: ۶۷۵، جزء: ۲۲۔ عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرۃ اور اس کا والد ضعیف ہیں۔

[٥٥٨] وأنـا أَبُـو الْـحَسَـنِ أَيْـضًـا، أنـا الْـقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَبَّرٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَـنْ أَوْسِ بْـنِ أَوْسٍ، قَـالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَـلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَى نَبِيِّهِ أَوْ عَلَى عَيْنَيْـهِ أَوْ عَـلَى وَالِدَيْـهِ لَا يَرِيحُ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ))

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے نبی پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے والدین پر جھوٹ باندھا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ پائے گا۔''

تحقیق وتخریج: حسن: المعجم الكبير: ٥٩١ ـ مساوى الاخلاق: ٢٦٠ ـ التاريخ الكبير: ٥/ ٣١٤.

[٥٥٩] وأنا أَبُو الْحَسَنِ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُوسَى، نا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بِـالْبَـصْـرَةِ سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَمِئَتَيْنِ وَفِيهَا مَاتَ، نا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي النَّوَارِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ،

عَـنْ عَـمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَـذَبَ عَـلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

تحقیق وتخریج: حسن: تاريخ جرجان: ٢٥٧ ـ طرق حديث من كذب للطبراني: ١٣٩.

[٥٦٠] أنـا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ، قَالَا: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، نا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ،

عَـنْ عَبْـدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: رَسُولُ اللهِ صَـلَّـى الـلّـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَـذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا لِيُضِلَّ بِهِ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے (لوگوں کو) گمراہ کرنے کے لیے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: بزار: ١٨٧٦ ـ مسند الشاشي: ٧١٨ ـ اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٥٦١] وأنـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ الْـحُسَـيْـنِ أَيْـضًـا، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا أَبُو أَحْمَدَ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ، نـا عَـلِـيٌّ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَـنْ عَبْـدِ الـرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

مَسْعُودٍ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ، وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ، وَمُصِيبُونَ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تم مدد دیئے جاؤ گے اور تمہیں فتح ملے گی اور مال غنیمت ہاتھ آئے گا، پس جو شخص یہ (دور) پائے تو اسے چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور نیکی کا حکم دے، برائی سے منع کرے، اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف:** ترمذی: ۲۲۵۷۔ شعب الایمان: ۱۷۵۱۔ عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٥٦٢] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ أَيْضًا، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ، نا ابْنُ حُمَيْدٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا أَبُو مَوْدُودٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ،

عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

تحقیق وتخریج: **حسن:** احمد: ۱/ ٦٥۔ طیالسی: ۸۰۔ بزار: ۳۸۳.

[٥٦٣] وأنا تُرَابُ بْنُ عُمَرَ، أنا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ الْمُفَسِّرِ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَاضِي الْمَرْوَزِيُّ، نا ابْنُ وَكِيعٍ، نا أَبِي، عَنِ الدُّجَيْنِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ:

سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف:** احمد: ۱/ ٤٧۔ ابویعلی: ۲۵۹۔ شرح مشکل الآثار: ۳۸۰۔ دجین بن ثابت ضعیف ہے۔

[٥٦٤] أنا ذُو النُّونِ بْنُ أَحْمَدَ الْعَطَّارُ، نا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَرَوِيُّ بِمَكَّةَ، نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى الْحَمَّالُ بِالْكُوفَةِ، نا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، نا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

فرمایا: ”جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔“

تحقیق وتخریج: دیکھئے حدیث نمبر ۵۴۸۔

[٥٦٥] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ أَيْضًا، أنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أنا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔“

تحقیق وتخریج: مسلم: ٣٠٠٤۔ شرح مشكل الآثار: ٤٠٠۔ ابن ماجه: ٣٧۔ احمد: ٣/ ٣٩.

[٥٦٦] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَهْرَيَارَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِيذَةَ، قَالَا: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ الْأَشْجَعِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي إِسْحَاقُ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ،

عَنْ أَبِيهِ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

سیدنا نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔“

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: لَا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نُبَيْطٍ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ، تَفَرَّدَ بِهِ وَلَدُهُ عَنْهُ.

طبرانی نے کہا: نبیط رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صرف اسی سند کے ساتھ مروی ہے، اسے ان سے بیان کرنے میں ان کا بیٹا (ابراہیم) منفرد ہے۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: المعجم الصغير: ٦٧۔ تاريخ دمشق: ٥/ ٣٨٧۔ احمد بن اسحاق بن ابراہیم کذاب ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

تشریح: ان احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے پر وعید سنائی گئی ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر آپ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرتا ہے وہ سمجھ لے کہ میں اپنا ٹھکانا جہنم کی آگ میں بنا رہا

ہوں، اگرچہ ہر ایک کی طرف جھوٹ منسوب کرنا بہتان اور گناہ ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا نہایت سخت گناہ ہے کیونکہ اس سے دین میں بگاڑ آتا ہے، لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ جس حدیث کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ معلوم نہ ہو کہ یہ حدیث آپ ﷺ کی ہے، اسے لوگوں کے سامنے بیان نہ کیا جائے، صرف وہی حدیث بیان کی جائے جو سنداً صحیح یا کم از کم حسن درجے کی ہو۔ موضوع یا ضعیف حدیث کی آپ ﷺ کی طرف ہرگز نہ نسبت کی جائے اور نہ ہی اسے لوگوں میں بیان کیا جائے سوائے اس صورت کے کہ اس کے ضعف اور کذب سے لوگوں کو آگاہ کرنا مقصود ہو۔ افسوس کہ اس قدر سخت وعید کے باوجود عوام تو عوام، علماء بھی احتیاط نہیں برتتے، موضوع اور ضعیف روایات کی بڑے دھڑلے سے آپ ﷺ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ ایسی ایسی روایات سننے کو ملتی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہوتی، لیکن ہمارے علماء انہیں بلا جھجھک بیان کرتے چلے جاتے ہیں، کوئی روک ٹوک نہیں اور پھر اس سے بھی بڑھ کر افسوس ناک بات یہ ہے کہ اپنے اپنے مسلک کی حمایت میں صحیح اور مستند احادیث کی تو تغلیط اور تردید اور اس کے برعکس موضوع وضعیف روایات کی تصحیح وتثبیت کی مذموم سعی کرتے ہیں، پورے مسلک کی بنیاد ضعیف اور من گھڑت روایات پر ہوتی ہے۔ اللہ ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

آخر الجزء الرابع من كتاب مسند الشهاب والحمد لله وحده وصلواته على سيدنا ونبيه الكريم وآله وصحبه اجمعين وسلم تسليما دائما الى يوم الدين.

کتاب ''مسند الشہاب'' کا چوتھا باب اختتام کو پہنچا اور سب تعریفیں اللہ وحدہ کے لیے ہیں اور اس کے نبی، ہمارے سردار محمد کریم (ﷺ) پر، آپ کی آل اور آپ کے تمام صحابہ پر قیامت کے دن تک ہمیشہ درود وسلام ہوں۔

[٣٦٧] حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

جنت کو تکلیفوں اور مشقتوں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جہنم کو شہوات نفسانی کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے

[٥٦٧] أَخْبَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا أبنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَحُفَّتِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کو تکلیفوں اور مشقتوں کے ساتھ

النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)).
تَفَرَّدَ بِهِ إِسْحَاقُ الْفَرْوِيُّ.

ڈھانپ دیا گیا ہے اور جہنم کو شہوات نفسانی کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے۔''
اسحاق الفروی اسے بیان کرنے میں منفرد ہے۔

تحقیق وتخریج بخاري: ٦٤٨٧.

[٥٦٨] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكَاتِبُ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کو شہوات نفسانی کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو تکلیفوں اور مشقتوں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے۔''

رَوَاهُ مُسْلِمٌ: أنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

اسے امام مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......اور انہوں نے حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج مسلم: ٢٨٢٢۔ ترمذی: ٢٥٥٩۔ احمد: ٣/ ١٥٣.

تشریح مطلب یہ ہے کہ انسان اور جہنم کے درمیان نفسانی شہوات اور لذات آڑ اور رکاوٹ ہیں، جب انسان شہوتوں اور لذتوں میں پھنس جائے تو اس کے معنی ہیں کہ اس نے اس آڑ کو عبور کر لیا اور جہنم میں داخل ہو گیا۔ اور جنت اور انسان کے درمیان آلام ومصائب، دکھ تکالیف یا احکام وفرائضِ اسلام کہ جن کی ادائیگی بھی بعض دفعہ نفس انسانی پر گراں گزرتی ہے، آڑ اور رکاوٹ ہیں، جب انسان ان کو برداشت کر لیتا ہے تو گویا اس نے اس رکاوٹ کو دور کر دیا اور جنت میں جانے کا مستحق قرار دیا گیا۔ (ریاض الصالحین: ۱/ ۱۳۳) حدیث میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا فرمایا تو جبریل کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: جاؤ جنت اور اس میں اہل جنت کے لیے بنائی ہوئی چیزوں کو دیکھو، انہوں نے جا کر دیکھا پھر واپس آئے اور کہنے لگے: تیری عزت کی قسم! جو شخص بھی جنت کے بارے میں سنے گا، ضرور اس میں داخل ہوگا۔ اللہ نے حکم دیا تو جنت کو سختیوں اور طبع کو ناگوار گزرنے والی چیزوں سے گھیر دیا گیا، اللہ نے فرمایا: اب پھر جاؤ اور دیکھو کہ میں نے جنت میں اپنے بندوں کے لیے کیا کچھ بنایا ہے انہوں نے جا کر دیکھا تو جنت کے اردگرد سختیوں اور مشکلات کی باڑ لگی ہوئی تھی، آ کر کہنے لگے: تیری عزت کی قسم! مجھے خطرہ ہے کہ کوئی شخص بھی اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اللہ نے فرمایا: جاؤ جہنم کو دیکھو اور جو کچھ میں نے اہل جہنم کے لیے تیار کر رکھا ہے، انہوں نے جا کر

دیکھا تو آگ کے شعلے ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے، وہ واپس آ کر کہنے لگے: تیری عزت کی قسم! کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا۔ اللہ نے حکم دیا تو اس کے اردگرد طبع کی مرغوب چیزوں کی باڑ لگا دی گئی۔ فرمایا: اب جا کر دیکھو، انہوں نے دیکھا تو اس کے اردگرد خوشنما چیزوں کی باڑ لگ چکی تھی وہ واپس آ کر کہنے لگے: تیری عزت کی قسم! مجھے خطرہ ہے کہ کوئی شخص اس سے بچ نہیں سکے گا ضرور داخل ہو جائے گا۔'' (نسائی: ۳۷۹۴ حسن)

[۳۶۸] وَجَبَتْ مَحَبَّةُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ أُغْضِبَ فَحَلُمَ

اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی محبت واجب ہوگئی جسے غصہ دلایا گیا لیکن اس نے برداشت سے کام لیا

[۵۶۹] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، وَأَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُنِيرٍ قَالَا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ -وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُنِيرٍ أَبِي الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو صَالِحِ الْحَرَّانِيُّ- ثنا أَبُو مُصْعَبٍ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَجَبَتْ مَحَبَّةُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ أُغْضِبَ فَحَلُمَ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص پر اللہ کی محبت واجب ہوگئی جسے غصہ دلایا گیا لیکن اس نے برداشت سے کام لیا۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: تاریخ دمشق: ۱۴/ ۴۰۴۔ الکامل لابن عدی: ۸/ ۱۱۲۔ احمد بن داود ابوصالح کذاب ہے۔ مزید دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ۷۵۲.

[۳۶۹] بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ

مجھے جوامع الکلم دے کر بھیجا گیا ہے اور رعب دے کر میری مدد کی گئی ہے

[۵۷۰] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَوْفِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، أبنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے جوامع الکلم دے کر بھیجا گیا ہے اور رعب دے کر میری مدد کی گئی ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۲۹۷۷۔ مسلم: ۵۲۳۔ نسائی: ۳۰۸۹.

[۵۷۱] أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، أنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ

بُكَيْرٍ ، نا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

تشریح: ان احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو خصائص بیان فرمائے ہیں:

(۱) جوامع الکلم:...... اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے تھے۔ جوامع الکلم سے مراد ایسا کلام جس کی عبارت مختصر ہو یعنی الفاظ بہت کم ہوں اور اس کے معنی بہت وسیع ہوں۔ قرآن مجید جوامع الکلم ہے اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی جوامع الکلم ہے۔ آپ کا کلام نہایت مختصر ہوتا مگر اس کے معانی میں بڑی تفصیل ہوتی گویا کوزے میں دریا بند ہو۔

(۲) رعب کے ذریعے مدد:...... اللہ تعالیٰ نے رعب کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی یعنی کفار کے دلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب و دبدبہ ڈال دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ﴾ (الانفال: ۱۲) ”جلد ہی میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالوں گا۔“

اور فرمایا: ﴿سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللّٰهِ﴾ (آل عمران: ۱۵۱) ”ہم جلد ہی کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: ایک ماہ کی مسافت تک رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے......“ (بخاری: ۳۳۵) دوسری حدیث میں ہے: ”مجھے چھ چیزوں کے سبب انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: مجھے جوامع الکلم دیئے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے......“ (مسلم: ۵۲۳)

[۳۷۰] نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ

صبا کے ذریعے میری مدد کی گئی اور دبور کے ذریعے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا

[۵۷۲] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، أبنا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ ، أنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ ، أنا أَبُو صَالِحٍ الْمَكِّيُّ ، نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الطَّائِيُّ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدُويَهِ الْمَسْعُودِيُّ ، أبنا أَبُو عَلِيِّ بْنُ رَزِينٍ الْهَرَوِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبا کے ذریعے میری مدد کی گئی اور دبور کے ذریعے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۱۰۳۵۔ مسلم: ۹۰۰۔ احمد: ۱/ ۲۲۴ .

[۵۷۳] أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ، أنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، نا مُسْلِمٌ، نا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبا کے ذریعے میری مدد کی گئی اور دبور کے ذریعے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا۔''

تحقیق وتخریج: ایضا .

[۵۷۴] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَاشِمِيُّ، أنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** الكامل لابن عدى: ۵/ ۳۸۲۔ حلية الاولياء: ۷/ ۴۷۔ طبقات المحدثين: ۴/ ۲۲۵۔ اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۵۷۵] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، أنا ابْنُ شَهْرَيَارَ، وَابْنُ رِيذَةَ، نا الْإِمَامُ الطَّبَرَانِيُّ، نا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبا کے ذریعے میری مدد کی گئی اور دبور کے ذریعے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا۔''

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا أَبُو عَوَانَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ.

امام طبرانی نے کہا: اسے قتادہ سے صرف ابوعوانہ نے روایت کیا ہے اور ان سے بیان کرنے میں محمد بن ابان منفرد ہے۔

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** المعجم الصغير: ۱۰۶۹۔ الكامل لابن عدى: ۷/ ۵۴۳۔

تاریخ مدينة السلام: ٦/ ٤٩٠۔ قتادہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

تشریح ہوا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے یہ مدد کا ذریعہ بھی ہے اور عذاب بھی، اللہ تعالیٰ نے صبا کے ذریعے اپنے نبی کی مدد فرمائی۔ صبا سے مراد وہ ہوا ہے جو مشرق سے مغرب کی طرف چلتی ہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر جب کفار عرب کے لشکر نے مسلمانوں کا محاصرہ کیا ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس ہوا کے ذریعے اپنے نبی اور مومنوں کی مدد فرمائی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا﴾ (الاحزاب: ٩) ''ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب لشکر تم پر چڑھ آئے تھے تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (بھیجے) جنہیں تم نہ دیکھ سکے اور جو بھی تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

دبور کے ذریعے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا تھا۔'' دبور اس ہوا کو کہتے ہیں جو مغرب سے مشرق کی طرف چلتی ہے یعنی یہ صبا کے بالکل برعکس ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کیا تھا۔ قوم عاد بڑی سرکش قوم تھی جب انہوں نے نبی ہود علیہ السلام کی تکذیب کی اور اپنی سرکشی و بدکرداری میں تمام حدیں پار کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دبور چلائی اور انہیں ہلاک کر دیا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝﴾ (الحاقة: ٦-٨) ''اور جو قوم عاد تھی وہ سخت ٹھنڈی تند ہوا کے ساتھ ہلاک کیے گئے جو قابو سے باہر ہونے والی تھی اس (اللہ) نے اسے سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل ان پر چلائے رکھا پس تو ان لوگوں کو اس میں یوں (زمین پر) گرے ہوئے دیکھے گا جیسے وہ گری ہوئی کھجوروں کے تنے ہوں پس کیا تو ان کا کوئی بھی باقی رہنے والا دیکھتا ہے۔''

[۳۷۱] يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنَ الشَّابِّ لَيْسَتْ لَهُ صَبْوَةٌ

تیرا رب اس نوجوان کو پسند کرتا ہے جسے کوئی حرص وخواہش نہ ہو

[٥٧٦] أَخْبَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي عُشَّانَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنَ الشَّابِّ لَيْسَتْ لَهُ صَبْوَةٌ))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا رب اس نوجوان کو پسند کرتا ہے جسے کوئی حرص وخواہش نہ ہو۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: احمد: ٤/ ١٥١۔ ابن الاعرابی: ٨٨٧۔ المعجم الكبير: ٨٥٣، جزء: ١٧۔ ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہے۔

[۳۷۲] كَمَا تَكُونُونَ يُوَلَّى عَلَيْكُمْ
جس طرح کے تم ہو گے اسی طرح کے تم پر حاکم بنائے جائیں گے

[۵۷۷] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي غَسَّانَ الْفَارِسِيُّ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَسَّانَ الْبَكَّارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِمْرَانَ الْجُورِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْمُثَنَّى أَبُو الْمُثَنَّى الْبَاهِلِيُّ، أَنَّ أَبَاهُ وَعَمَّهُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى حَدَّثَاهُ قَالَا: أنا الْكَرْمَانِيُّ بْنُ عَمْرٍو، ثنا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَمَا تَكُونُونَ يُوَلَّى -أَوْ يُؤَمَّرُ- عَلَيْكُمْ))

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس طرح کے تم ہو گے اسی طرح کے تم پر حاکم۔'' یا (فرمایا) ''امیر بنائے جائیں گے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: الطيوريات: ۱۳۱۸ حسن بصری اور مبارک بن فضالہ مدلس راویوں کا عنعنہ ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں، دیکھئے السلسلة الضعيفة: ۳۲۰۔

يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّاتِهِمْ
[۳۷۳] قیامت کے دن لوگوں کو ان کی نیتوں پر اٹھایا جائے گا

[۵۷۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّاتِهِمْ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کو ان کی نیتوں پر اٹھایا جائے گا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابن ماجه: ۴۲۲۹۔ احمد: ۲/ ۳۹۲۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف مدلس اور شریک مدلس و مختلط ہے۔

فائدہ ٭ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ کسی قوم پر عذاب بھیجتا ہے تو وہ عذاب ان تمام لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں ہوتے ہیں پھر (روز قیامت) وہ اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔'' (بخاری: ۷۱۰۸)

٭ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) ہر بندے کو اس کی (نیت) پر

اٹھایا جائے گا جس پر اسے موت آئی۔'' (مسلم: ۲۸۷۷)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا جب وہ مقام بیداء پر ہوں گے تو ان کے اول وآخر سب لوگ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کے اول وآخر سب لوگ زمین میں کیوں دھنسا دیئے جائیں گے؟ جبکہ ان میں ان کی رعایا بھی ہوگی اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے اول وآخر سب کو دھنسا دیا جائے گا اور پھر (روز قیامت) انہیں ان کی نیتوں پر اٹھایا جائے گا۔'' (بخاری: ۲۱۱۸۔ مسلم: ۲۸۸۴)

[۳۷۴] يُبْعَثُ شَاهِدُ الزُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُولِغًا لِسَانَهُ فِي النَّارِ

جھوٹی گواہی دینے والا قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اپنی زبان آگ میں ڈال کر چاٹنے والا ہوگا

[۵۷۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَطَّارُ، ثنا كَعْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ الْبَلْخِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ أَبُو الصَّلْتِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ مُتَّصِلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُبْعَثُ شَاهِدُ الزُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُولِغًا لِسَانَهُ فِي النَّارِ، كَمَا يُولِغُ الْكَلْبُ لِسَانَهُ فِي الْقَذَرِ))

علی بن موسیٰ اپنے والد سے وہ اپنے اباء واجداد سے متصل سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جھوٹی گواہی دینے والا قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اپنی زبان آگ میں ڈال کر چاٹنے والا ہوگا جس طرح کتا گندگی میں اپنی زبان ڈال کر چاٹتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** عبدالسلام بن صالح جمہور کے نزدیک ضعیف ہے، اور اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۳۷۵] رَحِمَ اللهُ امْرَءًا أَصْلَحَ مِنْ لِسَانِهِ

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان کی اصلاح کر لی

[۵۸۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو مَنْصُورٍ الصَّاغَانِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ الْغَسَّانِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ،

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِقَوْمٍ يَرْمُونَ نَبْلًا

مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیراندازی کر رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ

فَعَابَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّا قَوْمٌ مُتَعَلِّمِينَ، فَقَالَ: لَحْنُكُمْ عَلَيْنَا أَشَدُّ مِنْ سُوءِ رَمْيِكُمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا أَصْلَحَ مِنْ لِسَانِهِ))

نے (ان کا) عیب (کمزوری کو) ظاہر کیا تو وہ کہنے لگے: اے امیرالمومنین! ہم تو سیکھ رہے ہیں۔ آپ نے کہا: تمہارا بولا ہوا لفظ تمہارے نشانے کی برائی سے ہم پر زیادہ سخت ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان کی اصلاح کر لی۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: الكامل لابن عدى: ٦/ ٤٤١۔ یحییٰ بن ہاشم متروک ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٣٧٦] رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ فَغَنِمَ، أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ

اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے بات کی تو اجر پایا، یا خاموشی اختیار کی تو سلامتی میں رہا

[٥٨١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، ثنا يُونُسُ،

عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ فَغَنِمَ، أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ))

حسن بصری سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے بات کی تو اجر پایا، یا خاموشی اختیار کی تو سلامتی میں رہا۔''

تحقیق و تخریج: مرسل: الزهد لاحمد: ١٥٧٨۔ الزهد لهناد: ١١٠٦۔ اسے حسن بصری تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[٥٨٢] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ يُعْرَفُ بِابْنِ الطَّفَّالِ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ إِمْلَاءً، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنِ ابْنِ سَبْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ: ((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا تَكَلَّمَ فَغَنِمَ، أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: ''اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے بات کی تو اجر پایا، یا خاموشی اختیار کی تو سلامتی میں رہا۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: شعب الايمان: ٤٥٨٩۔ اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیوں سے

روایت ضعیف ہوتی ہے، مذکورہ روایت بھی غیر شامیوں سے ہے۔

[۳۷۷] رَحِمَ اللّٰهُ الْمُتَخَلِّلِينَ مِنْ أُمَّتِي فِي الْوُضُوءِ وَالطَّعَامِ

اللہ تعالیٰ میری امت کے ان لوگوں پر رحم فرمائے جو وضو اور کھانے میں خلال کرتے ہیں

[۵۸۳] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أَبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ ، ثنا رَبَاحُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَحْرٍ -رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَارِسٍ- عَنْ أَبِي سُورَةَ بْنِ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ ،

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ: رُبَّمَا خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُتَخَلِّلِينَ فِي الْوُضُوءِ وَالطَّعَامِ))

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس کئی بار تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ ان لوگوں پر رحم فرمائے جو وضو اور کھانے میں خلال کرتے ہیں۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: ابو سورہ بن اخی ابی ایوب ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۳۷۸] مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي ، أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ

جس شخص کو میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے مشغول و مصروف رکھا میں اسے اس سے بہتر دوں گا جو میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں

[۵۸۴] أنا أَبُو النُّعْمَانِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَدْفُوِيُّ ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ إِجَازَةً ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ ، نا ابْنُ وَكِيعٍ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُظْهِرٍ الْمِصِّيصِيُّ ، قَالَا: نا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حُمْرَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: ((قَالَ جَلَّ وَعَزَّ: مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ''جس شخص کو میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے مشغول و مصروف رکھا میں اسے اس سے بہتر دوں گا جو میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: شعب الایمان: ۵۶۸۔ ضحاک بن حمرہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[۳۷۹] أَبَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ إِلَّا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ

اللہ تعالیٰ نے تہیہ فرمالیا ہے کہ اپنے مومن بندے کوضرور ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں کا اسے علم بھی نہ ہوگا

[۵۸۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ، ثنا جَدِّي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ الْمَدَنِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ،

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، فَتَمَارَوْا فِي شَيْءٍ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وَقَفُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: جِئْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتُمْ فَاسْأَلُوا، وَإِنْ شِئْتُمْ خَبَّرْتُكُمْ بِمَا جِئْتُمْ لَهُ))، فَقَالَ لَهُمْ: ((جِئْتُمُونِي تَسْأَلُونِي عَنِ الرِّزْقِ مِنْ أَيْنَ يَأْتِي؟ وَكَيْفَ يَأْتِي؟ أَبَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ إِلَّا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ)) مُخْتَصَرٌ

جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ابوبکر، عمر اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم جمع ہوئے، وہ کسی چیز کے بارے میں بحث ومباحثہ کر رہے تھے تو علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: تم ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلو۔ چنانچہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں ایک چیز کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو پوچھ لو اور اگر چاہو تو میں خود ہی تمہیں بتا دیتا ہوں جس کے لیے تم آئے ہو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''تم میرے پاس رزق کے متعلق پوچھنے آئے ہو کہ وہ کہاں سے آتا ہے؟ اور کیسے آتا ہے؟ (سنو) اللہ نے تہیہ فرمالیا ہے کہ اپنے مومن بندے کوضرور ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں کا اسے علم بھی نہیں نہ ہوگا۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: ابن الاعرابی: ۱۰۱۲۔ عمر بن راشد سخت ضعیف ہے۔

[۳۸۰] كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا، وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ

قریب ہے کہ فقر کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آجائے

[۵۸۶] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّيْدَنَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْعُقَيْلِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ

الشَّيْبَانِيُّ ، ثنا سُفْيَانُ ـ هُوَ الثَّوْرِيُّ ـ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ،

عَـنْ أَنَـسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا، وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہے کہ فقر محتاجی کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: شعب الايمان: ٦١٨٨ ۔ یزید الرقاشی ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[٥٨٧] وأنـا هِبَةُ الـلّٰـهِ ، أنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدَانَ ، نا أَبُو يَعْقُوبَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْـمَـدَ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، نا سُفْيَانُ ـ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ ـ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، وَذَكَرَهُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: ايضًا .

[٣٨١] خُصَّ الْبَلَاءُ بِمَنْ عَرَفَ النَّاسَ ، وَعَاشَ فِيهِمْ مَنْ لَمْ يَعْرِفْهُمْ

جس شخص نے لوگوں کو پہچان لیا وہ آزمائش کے لیے مخصوص ہو گیا اور جس نے ان (لوگوں) کو نہ پہچانا وہ ان میں گزر بسر کر لے گا

[٥٨٨] أَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الـرَّحْـمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَـحْيَـى بْنِ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ ، ثنا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا خَلَفُ بْنُ سَهْلٍ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سِمَاكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ،

عَـنْ جَـعْـفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُـولُ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُصَّ الْبَلَاءُ بِـمَنْ عَـرَفَ الـنَّـاسَ ، وَعَـاشَ فِيهِمْ مَنْ لَمْ يَعْرِفْهُمْ))

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے لوگوں کو پہچان لیا وہ آزمائش کے لیے مخصوص ہو گیا اور جس نے ان (لوگوں) کو نہ پہچانا وہ ان میں گزر بسر کر لے گا۔''

تحقیق وتخریج: **مرسل ضعيف**: ابن الاعرابی: ٩٧٥ ۔ اسے ابوجعفر محمد بن علی تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، محمد بن اسحاق مدلس کا عنعنہ اور عثمان بن سماک مجہول ہے۔

[۳۸۲] يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ خُلُقٍ لَيْسَ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ
مومن کی پیدائش سب خصلتوں پر ہو سکتی ہے لیکن خیانت اور جھوٹ پر نہیں

[٥٨٩] أَخبرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا مِصْرَ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيَّاتُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَرَاءِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ خَلَّةٍ، خَلَا الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ))

مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی پیدائش سب خصلتوں پر ہو سکتی ہے لیکن خیانت اور جھوٹ پر نہیں۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف**: شعب الايمان: ٤٤٦٩۔ اعمش اور ابو اسحاق مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔

[٥٩٠] وَرَوَاهُ شَيْخُنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ سَعِيدٍ الْحَافِظُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بِدِمَشْقَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا الْوَصَّافِيُّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ خُلُقٍ لَيْسَ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی پیدائش سب خصلتوں پر ہو سکتی ہے لیکن خیانت اور جھوٹ پر نہیں۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف**: شعب الايمان: ٤٤٧١۔ الكامل لابن عدى: ٥/ ٥٢٠۔ عبید اللہ بن ولید الوصافی ضعیف ہے۔

[٥٩١] أنا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُعَدِّلُ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ رَشِيقٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، نا أَحْمَدُ ـ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامَةَ ـ نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ، يَذْكُرُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَى كُلِّ خَلَّةٍ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ))

مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی پیدائش ہر خصلت پر ہو سکتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف**: دیکھئے حدیث نمبر ٥٨٩۔

[۳۸۳] تَبْنُونَ مَا لَا تَسْكُنُونَ وَتَجْمَعُونَ مَالَا تَأْكُلُونَ

تم ایسی عمارتیں بناتے ہو جن میں رہائش نہیں کر سکتے اور مال جمع کرتے ہو جس کو کھا نہیں سکتے

[۵۹۲] كَتَبَ إِلَيَّ سَهْلُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ السَّجَاعِيُّ بِخَطِّهِ، وَأَرَانِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ، ثنا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا

حکم بن عمیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اور انہوں نے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ بیان کیا۔

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف جدًا:** موسیٰ بن ابی حبیب اور عیسیٰ بن ابراہیم ضعیف ہیں۔ اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ۱۱۷۹ .

[۳۸۴] كَمْ مِنْ مُسْتَقْبِلٍ يَوْمًا لَا يَسْتَكْمِلُهُ، وَمُنْتَظِرٍ غَدًا لَا يَبْلُغُهُ

کتنے ہی ایسے ہیں جو آج کے دن کا استقبال کرنے والے ہیں حالانکہ وہ اسے مکمل نہیں کر پاتے اور کتنے ہی ایسے ہیں جو کل کے منتظر ہیں حالانکہ وہ اسے پہنچ نہیں سکتے

[۵۹۳] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ شَيْكَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ التُّسْتَرِيُّ، أبنا أَبُو الْفَضْلِ بَحْرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الْقَرْقُوبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُبَارَكِ الطُّوسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أُمَيَّةَ، ثنا أَبِي، ثنا نَوْفَلُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْهُنَائِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا مَنِ الْمَوْتُ غَايَتُهُ، وَيَا مَنِ الْقَبْرُ مَنْزِلُهُ، وَيَا مَنِ الْكَفَنُ سِتْرُهُ، وَيَا مَنِ التُّرَابُ وِسَادُهُ، يَا مَنِ الدُّودُ جِيرَانُهُ، يَا مَنِ الْمُنْكَرُ وَالنَّكِيرُ زُوَّارُهُ، يَا أَيُّهَا الْمُوَدِّعُ غَدًا عُرْسَهُ، كَمْ مِنْ مُسْتَقْبِلٍ يَوْمًا لَا يَسْتَكْمِلُهُ، وَمُنْتَظِرٍ غَدًا لَا يَبْلُغُهُ، لَوْ نَظَرْتُمْ إِلَى الْأَجَلِ وَمَسِيرِهِ لَأَبْغَضْتُمُ الْأَمَلَ وَغُرُورَهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ کرتے ہوئے فرمایا: ''اے وہ انسان کہ جس کی انتہا موت ہے، اے وہ انسان کہ جس کی منزل قبر ہے، اے وہ انسان کہ جس کا لباس کفن ہے، اے وہ انسان کہ جس کا تکیہ مٹی ہے، اے وہ انسان کہ جس کے ہمسائے کیڑے مکوڑے ہیں، اے وہ انسان کہ جس کے ملاقاتی منکر ونکیر ہیں، اے وہ انسان کہ جو کل اپنی بیوی کو چھوڑنے والا ہے، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو آج کے دن کا استقبال تو کر رہے ہیں لیکن اسے پورا نہیں گزار سکیں گے اور کتنے ہی ایسے لوگ

ہیں جو کل کے منتظر ہیں لیکن اسے پا نہیں سکیں گے۔ اگر تم موت اور اس کی رفتار دیکھ لو تو ضرور امیدوں اور ان کے دھوکوں کو ناپسند کرنے لگو۔“

تحقیق و تخریج منکر: نوفل بن سلیمان اور ابوسعید حسن بن احمد بن مبارک ضعیف ہیں۔

[۳۸۵] عَجِبْتُ لِغَافِلٍ وَلَا يُغْفَلُ عَنْهُ، وَعَجِبْتُ لِمَؤَمِّلِ دُنْيَا وَالْمَوْتُ يَطْلُبُهُ، وَعَجِبْتُ لِضَاحِكٍ مِلْءَ فِيهِ وَلَا يَدْرِي أَأَرْضَى اللَّهَ أَمْ أَسْخَطَهُ؟

مجھے غافل پر تعجب ہے حالانکہ اس سے غفلت نہیں برتی جا رہی، مجھے دنیا کی آرزو کرنے والے پر تعجب ہے حالانکہ موت اس کی تلاش میں ہے اور مجھے منہ پھاڑ کر ہنسنے والے پر تعجب ہے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا ہے یا ناراض؟

[٥٩٤] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ النَّاقِدُ قَالَا: ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْخَيَّاشُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، ثنا أَبِي، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَجِبْتُ لِغَافِلٍ وَلَا يُغْفَلُ عَنْهُ، وَعَجِبْتُ لِمَؤَمِّلِ دُنْيَا وَالْمَوْتُ يَطْلُبُهُ، وَعَجِبْتُ لِضَاحِكٍ مِلْءَ فِيهِ وَلَا يَدْرِي أَأَرْضَى اللّٰهَ أَمْ أَسْخَطَهُ؟))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے غافل پر تعجب ہے حالانکہ اس سے غفلت نہیں برتی جا رہی، مجھے دنیا کی آرزو کرنے والے پر تعجب ہے حالانکہ موت اس کی تلاش میں ہے، اور مجھے منہ پھاڑ کر ہنسنے والے پر تعجب ہے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے اللہ کو راضی کیا ہے یا ناراض۔“

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف جدًا: الکامل لابن عدی: ۳/ ۷٦۔ شعب الایمان: ۱۰۱۰۳۔ حمید اعرج سخت ضعیف ہے۔

[۳۸٦] يَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُصَدِّقِ بِدَارِ الْخُلُودِ وَهُوَ يَسْعَى لِدَارِ الْغُرُورِ

اس شخص پر بہت ہی تعجب ہے جو دائمی زندگی کے گھر کی تصدیق کرتا ہے لیکن دھوکے کے گھر کے لیے کوشاں رہتا ہے

[٥٩٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فِرَاسٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، وَالنَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى

الصَّغِيرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ،

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِسْوَرٍ الْهَاشِمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِلشَّاكِّ فِي قُدْرَةِ اللّٰهِ وَهُوَ يَرَى خَلْقَهُ، يَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُكَذِّبِ بِالنَّشْأَةِ الْأُخْرَى وَهُوَ يَرَى الْأُولَى، وَيَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُكَذِّبِ بِنُشُورِ الْمَوْتِ وَهُوَ يَمُوتُ كُلَّ يَوْمٍ وَكُلَّ لَيْلَةٍ وَيَحْيَى، وَيَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُصَدِّقِ بِدَارِ الْخُلُودِ وَهُوَ يَسْعَى لِدَارِ الْغُرُورِ، وَيَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُخْتَالِ الْفَخُورِ وَإِنَّمَا خُلِقَ مِنْ نُطْفَةٍ، ثُمَّ يَعُودُ جِيفَةً وَهُوَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا يَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ))

ابوجعفر عبداللہ بن مسور ہاشمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص پر بہت ہی تعجب ہے جو اللہ کی قدرت میں شک کرتا ہے حالانکہ وہ اپنی تخلیق کو دیکھتا ہے، اس شخص پر بہت ہی تعجب ہے جو دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلاتا ہے حالانکہ پہلی مرتبہ (زندہ ہونے) کو دیکھتا ہے، اس شخص پر بہت ہی تعجب ہے جو موت کے بعد زندہ ہونے کو جھٹلاتا ہے حالانکہ ہر دن اور ہر رات وہ مرتا ہے اور زندہ ہوتا ہے، اس شخص پر بہت ہی تعجب ہے جو دائمی زندگی کے گھر کی تصدیق کرتا ہے لیکن دھوکے کے گھر کے لیے کوشاں رہتا ہے، اور اس شخص پر بھی بہت ہی تعجب ہے جو تکبر کرنے والا، اترانے والا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک نطفہ سے پیدا کیا گیا پھر گلی سڑی لاش بنے گا اور اس حالت میں وہ نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: ابوجعفر عبداللہ بن مسور کذاب ہے۔

[۳۸۷] عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ! فَوَاللّٰهِ لَا يَقْضِي اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِ قَضَاءً إِلَّا كَانَ خَيْرًا لَهُ

مومن پر تعجب ہے، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ مومن کے لیے جو بھی فیصلہ فرماتا ہے وہ اس کے حق میں بہتر ہی ہوتا ہے

[۵۹۶] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ! فَوَاللّٰهِ لَا يَقْضِي اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِ قَضَاءً إِلَّا كَانَ خَيْرًا لَهُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن پر تعجب ہے، اللہ کی قسم! اللہ مومن کے لیے جو بھی فیصلہ فرماتا ہے وہ اس کے حق میں بہتر ہی ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابويعلى: ۴۲۱۷۔ ابوخالد الاحمر مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کے معاملے پر تعجب ہے، بے شک اس کا ہر معاملہ اس کے لیے باعث خیر ہے اور یہ اعزاز صرف مومن کے لیے ہے کہ اگر اسے کوئی خوشی ملے تو وہ شکر ادا کرتا ہے تو یہ (شکرادا کرنا) اس کے لیے بہتر ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے تو یہ (صبر کرنا) بھی اس کے لیے بہتر ہے۔'' (مسلم: ۲۹۹۹)

[۳۸۸] اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا إِلَّا حِرْصًا، وَلَا تَزْدَادُ مِنْهُمْ إِلَّا بُعْدًا

قیامت قریب آچکی ہے اور لوگ دنیا کی حرص میں بڑھتے ہی جا رہے ہیں اور (اللہ سے) ان کی دوری میں اضافہ ہی ہو رہا ہے

[۵۹۷] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثنا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ بَشِيرٍ -يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ،

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا إِلَّا حِرْصًا، وَلَا تَزْدَادُ مِنْهُمْ إِلَّا بُعْدًا))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قریب آچکی ہے اور لوگ دنیا کی حرص میں بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں اور (اللہ سے) ان کی دوری میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔''

تحقیق وتخریج صحيح: حاكم: ٤/ ٣٢٣۔ المعجم الكبير: ٩٧٨٧ .

تشریح مطلب یہ ہے کہ قیامت بہت قریب آچکی ہے لیکن لوگوں کا حال یہ ہے کہ قیامت قریب آنے کے باوجود اس سے بے فکر ہیں، بس دنیا کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور دن بدن اپنے رب سے دور ہوتے جا رہے ہیں جوں جوں قیامت قریب آ رہی ہے توں توں لوگوں کی اپنے رب سے دوری میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، دنیا کی طمع وحرص میں اس قدر محو ہیں کہ اپنے رب کو ہی بھلا چکے ہیں، غور کریں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات آج سے کوئی سوا چودہ سو سال پہلے ارشاد فرمائی تھی جس وقت انسان اپنے رب سے اتنا دور نہیں تھا جتنا کہ آج ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دوری کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا حتیٰ کہ قرب قیامت نوبت یہاں تک آ پہنچے گی کہ روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا کوئی ایک شخص بھی باقی نہ رہے گا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ زمین پر اللہ اللہ کی آواز آنا ختم نہ ہو جائے۔'' (مسلم: ۱۴۸)

[۳۸۹] يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ

ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو چیزیں جواں رہتی ہیں: مال کی حرص اور لمبی عمر کی حرص

[٥٩٨] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِيُّ، ثنا أَبُو سَهْلٍ بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ الْإِسْفَرَايِينِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں: مال کی حرص اور لمبی عمر کی حرص۔''

رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى، وَسَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ، وَقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

اسے امام مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور اور قتیبہ بن سعید سے اور ان سب نے ابوعوانہ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج: مسلم: ١٠٤٧ - ترمذی: ٢٣٣٩ - ابن ماجه: ٤٢٣٤ .

تشریح: مطلب یہ ہے کہ انسان خواہ کتنا ہی بوڑھا ہو جائے لیکن مال اور لمبی عمر کی حرص اور محبت اس کے اندر سے کبھی ختم نہیں ہوتی۔ انسان بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے لیکن ان چیزوں کی محبت جوں کی توں ہی رہتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت میں (ہمیشہ) جوان رہتا ہے: لمبی عمر کی محبت میں اور مال کی محبت میں۔'' (مسلم: ۱۰۴۶)

[۳۹۰] جُبِلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا وَبُغْضِ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا

یہ ایک فطری امر ہے کہ جو آدمی اچھا سلوک کرے انسان کا دل اس کی طرف میلان رکھتا ہے اور جو آدمی بدسلوکی کرے دل اس سے نفرت کرتا ہے

[٥٩٩] أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ، وَأَبُو عَبَّادٍ ذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قَالَا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ التَّمَّارُ، ثنا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، ثنا ابْنُ عَائِشَةَ،

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الْأَعْمَشِ فَقِيلَ: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عُمَارَةَ وَلِيَ الْمَظَالِمَ، فَقَالَ الْأَعْمَشُ: يَا عَجَبًا مِنْ ظَالِمٍ وَلِيَ الْمَظَالِمَ، مَا لِلْحَائِكِ

محمد بن عبدالرحمٰن قریشی کا بیان ہے کہ میں اعمش کے ہاں موجود تھا کہ کسی نے ان سے کہا: حسن بن عمارہ (حاکم) ظلم کرتا ہے تو انہوں نے کہا: حیرت کی بات ہے کہ ایک ظالم شخص ظلم کے کاموں پر مامور ہے، متکبر اور ظالم سے اس

مِـن الْـحَائِكِ وَالْمظالِمِ؟، فخرجْتُ فأتَيْتُ الْـحَسَنَ بْنَ عُـمَارَةَ فَـأَخْبَـرْتُـهُ فَـقَالَ: عَلَيَّ بِـمِـنْـدِيلٍ وَأَثْوَابٍ فَوَجَّهَ بِهَا إِلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ مِـنَ الْـغَـدِ بَـكَّـرْتُ إِلَى الْأَعْـمَـشِ، فَقُلْتُ: أُجْرِي الْحَدِيثَ قَبْلَ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ يَعْنِي: فَـأَجْرَيْتُ ذِكْرَهُ، فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ! هَذَا الْحَسَنُ بْنُ عُـمَارَةَ زَانَ الْـعَـمَـلَ وَمَـا زَانَهُ، فَقُلْتُ: بِـالْأَمْـسِ قُلْتَ مَا قُلْتَ، وَالْيَوْمَ تَقُولُ هَذَا؟ فَـقَـالَ: دَعْ هَـذَا عَنْكَ، حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ، عَنْ عَبْدِ الـلّـهِ؛ أَنَّ الـنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: ((**جُبِـلَـتِ الْـقُـلُـوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا، وَعَلَى بُغْضِ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا**))

کے سوا اور کیا توقع کی جا سکتی ہے؟ محمد بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں حسن بن عمارہ کے ہاں گیا تو اس بات کا ان سے تذکرہ کر دیا انہوں نے رومال اور کچھ کپڑے منگوا کر ایک آدمی کے ذریعے اعمش کے ہاں (بطور تحفہ) بھجوا دیئے، اگلے دن میں اعمش کے پاس ذرا جلدی چلا گیا، میں نے سوچا کہ لوگوں کے آنے سے پہلے پہلے میں اپنی بات کرلوں، میں نے دوبارہ حسن بن عمارہ کا ذکر چھیڑ دیا، تو اعمش بولے، واہ، واہ، حسن بن عمارہ کے تو کیا کہنے؟ وہ کیسے اچھے اچھے کام کرتا ہے۔ تو میں نے عرض کیا: یہ وہی تو ہے جس کے متعلق کل آپ نے کیا کہا تھا؟ اور آج آپ اس کی مدح سرائی کر رہے ہیں، یہ کیا؟ تو فرمایا: تم ان باتوں کو چھوڑو، مجھ سے خیثمہ نے بروایت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ فطری امر ہے کہ جو آدمی اچھا سلوک کرے، دل اس کی طرف میلان رکھتا ہے اور جو آدمی بدسلوکی کرے، دل اس سے نفرت کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف جدًا**: محمد بن عبدالرحمن سخت ضعیف ہے۔

[٦٠٠] وَحَـدَّثَ بِـهِ شَيْخُنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، نا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيٍّ الْـجُـرْجَانِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ الدَّسْتُوَائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ الْكِنْدِيُّ، نا بَكَّارُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعِيدِيُّ،

نـا إِسْمَاعِيلُ الْخَيَّاطُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: بَـلَـغَ الْحَسَنَ بْنَ عُـمَارَةَ أَنَّ الْأَعْـمَشَ وَقَعَ فِيهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِكُسْوَةٍ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ مَـدَحَــهُ الْأَعْـمَــشُ، فَـقِيلَ لَـهُ: تَذُمُّـهُ ثُمَّ

اسماعیل بن خیاط بیان کرتے ہیں کہ حسن بن عمارہ کو پتا چلا کہ اعمش نے ان کے بارے میں کچھ ناروا تبصرہ کیا ہے تو حسن بن عمارہ نے کچھ کپڑے ان کو بھجوا دیئے۔ اس کے بعد اعمش نے حسن بن عمارہ کے بارے میں توصیفی انداز

تَمْدَحُهُ؟، فَقَالَ: إِنَّ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْقُلُوبَ جُبِلَتْ)) وَذَكَرَهُ.

قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ لَمْ أَكْتُبْهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الشَّيْخِ، وَهُوَ مَعْرُوفٌ عَنِ الْأَعْمَشِ مَوْقُوفًا

اختیار کر لیا تو ان سے اس تبدیلی کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ پہلے تو آپ ان کی مذمت کرتے تھے اور اب ان کی مدح کر رہے ہیں؟ تو فرمایا، مجھ سے خیثمہ نے بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ فطری امر ہے کہ دل......''

ابن عدی فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کو صرف اسی استاذ سے مرفوعاً تحریر کیا ہے ورنہ یہ حدیث اعمش سے موقوفاً معروف ہے۔

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: شعب الايمان: ٨٥٧٤۔ الكامل لابن عدى: ٣/ ٩٨۔

اسماعیل بن خیاط سخت ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٣٩١] جَفَّ الْقَلَمُ بِالشَّقِيِّ وَالسَّعِيدِ، وَفُرِغَ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنَ الْخُلُقِ، وَالْخَلْقِ، وَالْأَجَلِ، وَالرِّزْقِ

نیک بخت اور بد بخت کے بارے میں لکھ کر قلم خشک ہو چکے ہیں اور چار چیزوں سے فراغت ہو چکی ہے: اخلاق، پیدائش، موت اور رزق سے

[٦٠١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَنَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ -يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ- ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأَيْلِيُّ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنِ الْمُنْبَعِثِ الْأَثْرَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرْدُوسًا، قَالَ:

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((جَفَّ الْقَلَمُ بِالشَّقِيِّ وَالسَّعِيدِ، وَفُرِغَ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنَ الْخُلُقِ، وَالْخَلْقِ، وَالْأَجَلِ، وَالرِّزْقِ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''نیک بخت اور بد بخت کے بارے میں لکھ کر قلم خشک ہو چکے ہیں اور چار چیزوں سے فراغت ہو چکی ہے: اخلاق، پیدائش، موت اور رزق۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: ابن الاعرابى: ١٣٨۔ کردوس مجہول الحال اور حفص بن عمر الایلی کذاب ہے۔

[۳۹۲] فَرَغَ اللّٰهُ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنِ خَمْسٍ :مِنْ عَمَلِهِ، وَأَجَلِهِ، وَأَثَرِهِ، وَرِزْقِهِ، وَمَضْجَعِهِ، لَا يَتَعَدَّاهُنَّ عَبْدٌ

اللہ تعالیٰ ہر بندے کی پانچ چیزوں (کولکھ کران) سے فارغ ہو چکا ہے: اس کا عمل، اس کی موت، اس کی زندگی، اس کا رزق اور اس کا ٹھکانا، کوئی بندہ ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا

[٦٠٢] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الرِّيَاشِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَيَّانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ حَلْبَسٍ،

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَرَغَ اللّٰهُ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنِ خَمْسٍ :مِنْ عَمَلِهِ، وَأَجَلِهِ، وَأَثَرِهِ، وَرِزْقِهِ، وَمَضْجَعِهِ، لَا يَتَعَدَّاهُنَّ عَبْدٌ))

سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ ہر بندے کی پانچ چیزوں (کولکھ کران) سے فارغ ہو چکا ہے: اس کا عمل، اس کی موت، اس کی زندگی، اس کا رزق اور اس کا ٹھکانا، کوئی بندہ ان (کے متعلق اللہ کی لکھت) سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔''

تحقیق وتخریج: صحيح: السنة لابن ابى عاصم: ٣٢٤ـ تاريخ دمشق: ٥٢/ ٣٩١.

تشریح: اس حدیث کا تعلق مسئلہ تقدیر سے ہے جس پر ایمان لانا واجب ہے۔ تقدیر کے متعلق جو بھی باتیں کتاب وسنت سے ثابت ہیں وہ سب برحق ہیں، ہمارا ان پر ایمان ہے۔ اگرچہ ہر چیز تقدیر میں لکھی ہوئی ہے لیکن یہاں بطور خاص پانچ بڑی اہم چیزیں بیان فرمائی گئی ہیں کیونکہ انسان کی دوڑ دھوپ عموماً انہی چیزوں کے لیے رہتی ہے۔ ہر انسان کسی نہ کسی عمل میں مصروف ہے وہ جو کچھ کر رہا ہے، اچھا ہو یا برا، سب تقدیر میں لکھا ہوا ہے۔ موت سے ہر کوئی بھاگتا ہے کوئی بھی شخص مرنا پسند نہیں کرتا لیکن موت کا وقت بھی مقرر ہے، انسان لاکھ کوشش کر لے لیکن وقت مقررہ ٹل نہیں سکتا۔ اسی طرح انسان کی عمر اور زندگی بھی لکھی ہوئی ہے جو اس نے بہرصورت گزارنی ہے، اس میں کمی وبیشی نہیں ہو سکتی۔ رزق بھی قسمت میں لکھا جا چکا ہے، انسان جتنی مرضی محنت وکوشش کر لے مگر ملنا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہوا ہے، اس سے زیادہ یا کم نہیں لے گا۔ ٹھکانا بھی مقرر ہے، دنیا میں جس جگہ اس نے رہنا ہے اور مرنے کے بعد اس نے کہاں دفن ہونا ہے اور اسی طرح اس کا ابدی ٹھکانا جنت ہے یا جہنم؟ سب تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔

[۳۹۳] قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ

بلا شبہ جو کچھ تجھ پر گزرنے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے

[۶۰۳] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي شَابٌّ أَعْزُبُ ، وَأَنَا أَخَافُ الْفِتْنَةَ عَلَى نَفْسِي ، فَذَرْنِي أَخْتَصِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتِ لَاقٍ، فَاخْتَصِ أَوْ ذَرْ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک میں ایک جوان، غیر شادی شدہ مرد ہوں، مجھے اپنے اوپر فتنہ شہوت کا ڈر رہتا ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں خصی ہو جاؤں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کچھ تجھ پر گزرنے والا ہے، قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے لہٰذا تم خصی ہو یا باز رہو۔“

تحقیق وتخریج: بخاری: ۵۰۷۶۔ نسائی: ۳۲۱۷ .

[۶۰۴] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کچھ تجھ پر گزرنے والا ہے، قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔“

تحقیق وتخریج: ایضًا .

تشریح: ان احادیث میں بھی مسئلہ تقدیر ہی واضح کیا گیا ہے کہ جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کر ہی رہے گا، انسان چاہے لاکھ تدبیر کر لے لیکن جو تقدیر میں لکھا ہوا ہے وہ ضرور پورا ہوگا، یعنی تقدیر تدبیر پر غالب آ کر رہے گی۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بڑے متقی اور پرہیزگار انسان تھے ہر وقت اور ہر لحاظ سے خود کو گناہوں سے دور رکھنا چاہتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں ایک جوان مرد ہوں لیکن شادی ابھی تک نہیں ہوئی اور میرے پاس اتنی استطاعت بھی نہیں کہ شادی کر سکوں، مجھے ہر وقت گناہ کا خطرہ رہتا ہے لہٰذا اجازت دے دیجیے کہ خصی ہو جاؤں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے اجازت نہ دی کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا اب آگے تمہاری مرضی ہے، گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی ہونے سے منع فرما دیا، اور مسئلہ سمجھا دیا کہ تقدیر بہرحال نافذ ہو کر ہی

رہے گی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تقدیر میں یہی لکھا تھا کہ وہ زنا نہیں کریں گے بلکہ ان کی شادی ہوگی اور اولاد ہوگی چنانچہ یہ سب کچھ ہو کر رہا۔

[۳۹۴] تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

تم لوگوں میں سب سے برا دو رخے شخص کو پاؤ گے، جو ان کے پاس ایک رخ لے کر جاتا ہے اور ان کے پاس دوسرا رخ لے کر جاتا ہے

[٦٠٥] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّازِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ رِجَالٍ الْبَزَّازُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)). وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَفِيهِ: ((الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگوں میں سب سے برا دو رخے شخص کو پاؤ گے جو ان کے پاس ایک رخ لے کر جاتا ہے اور ان کے پاس دوسرا رخ لے کر جاتا ہے۔“

اسے امام مسلم بن حجاج نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور اس میں ہے۔ ”جو ان کے پاس ایک رخ لے کر جاتا ہے اور ان کے پاس دوسرا رخ لے کر جاتا ہے۔“

تحقیق و تخریج: مسلم: ٢٥٢٦۔ بخاری: ٣٤٩٤۔ ابوداود: ٤٨٧٢.

[٦٠٦] وأنا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ، نا عِمْرَانُ -يَعْنِي ابْنَ مُوسَى- نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، وَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ، وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے، ان میں سے جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور اس (حکمرانی) کے معاملے میں تم لوگوں میں سے سب سے بہتر اسے پاؤ گے جو ان میں سے اسے سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو یہاں تک کہ وہ اس

وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)) میں مبتلا ہو جائے۔ اور تم لوگوں میں سب سے برا دو رخے شخص کو پاؤ گے جو ان کے پاس ایک رخ لے کر جاتا ہے اور ان کے پاس دوسرا رخ لے کر جاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ۳۴۹۳، ۳۴۹۴۔ مسلم: ۲۵۲۶.

تشریح ''تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے۔'' اس کی تشریح کے لیے ملاحظہ ہوں: حدیث نمبر ۱۹۶۔ دو رخے شخص سے مراد ایسا آدمی ہے جو ایک گروہ کے پاس جائے تو اسے یہ باور کرائے کہ وہ اس کا ساتھی اور دوسرے کا مخالف ہے لیکن جب دوسرے کے پاس جائے تو وہاں بھی اسی طرح کا تاثر دے۔ ایسا شخص بدترین انسان ہے۔ حدیث میں آتا ہے: ''جو شخص دنیا میں دو رخا ہوا تو روز قیامت اس کے لیے آگ کی زبان ہوگی۔'' (ابوداود: ۴۸۷۳، دارمی: ۲۷۶۷)

[۳۹۵] يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ أَسْلَافًا الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ، لَا يُبَالِي اللّٰهُ بِهِمْ

پہلے نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ جو یا کھجور کے بھوسے کی مانند ردی قسم کے لوگ ہی رہ جائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہیں کرے گا

[۶۰۷] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى الدَّقَّاقُ، أبنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ الرَّامَهُرْمُزِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ،

عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ أَسْلَافًا الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ، لَا يُبَالِي اللّٰهُ بِهِمْ))

سیدنا مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلے نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ جو یا کھجور کے بھوسے کی مانند ردی قسم کے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے، اللہ ان کی کچھ پروا نہیں کرے گا۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ٦٤٣٤۔ احمد: ٤/ ١٩٣۔ دارمی: ٢٧١٩.

[۶۰۸] وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْمِسْوَرِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ،

عَنْ مُسْتَوْرِدٍ الْفِهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا مستورد فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ، لَا يُبَالِي اللّٰهُ بِهِمْ))

فرمایا: ''نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھتے چلے جائیں گے اور جو یا کھجور کے بھوسے کی مانند ردی قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے، اللہ ان کی کچھ پروانہیں کرے گا۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ۲۶۷۷۔ شریک مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۶۰۹] أنا جعْفرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ، أنا أَبُو سُلَيْمَانَ حَمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَّابِيُّ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْمِسْوَرِ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ،

عَنْ مُسْتَوْرِدٍ الْفِهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيرِ، لَا يُبَالِي اللّٰهُ تَعَالَى بِهِمْ))

سیدنا مستورد فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھتے چلے جائیں گے اور جو یا کھجور کے بھوسے کی مانند ردی قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے، اللہ ان کی کچھ پروانہیں کرے گا۔''

تحقیق و تخریج ایضًا۔

تشریح ان احادیث میں ایک خوبصورت مثال کے ذریعے اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ آخر زمانے میں بھوسے کی مانند ردّی قسم کے نکمے لوگ ہی رہ جائیں گے، نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھتے چلے جائیں گے اور ان کی جگہ برے لوگ آتے جائیں گے زمین کا وجود نیک لوگوں سے خالی ہو جائے گا اور برے لوگوں سے بھر جائے گا تو قیامت آ جائے گی، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہوگی۔'' (مسلم: ۲۹۴۹) ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے علم نہیں چھینے گا لیکن علماء کی روحیں قبض کر کے علم چھین لے گا حتیٰ کہ جب ایک بھی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے ان سے مسئلے پوچھیں گے وہ بغیر علم کے مسئلے بتائیں گے یوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' (بخاری: ۱۰۰)

[۳۹۶] يُبْصِرُ أَحَدُكُمُ الْقَذَى فِي عَيْنِ أَخِيهِ وَيَدَعُ الْجِذْعَ فِي عَيْنِهِ

تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا دیکھ لیتا ہے اور اپنی آنکھ میں شہتیر چھوڑ دیتا ہے

[۶۱۰] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا ابْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((یُبْصِرُ أَحَدُکُمُ الْقَذٰی فِی عَیْنِ أَخِیهِ وَیَدَعُ الْجِذْعَ فِی عَیْنِهِ)) ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا دیکھ لیتا ہے اور اپنی آنکھ میں شہتیر چھوڑ دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: الادب المفرد: ۵۹۲۔ الزهد لاحمد: ۹۹۵۔ ابن حبان: ۵۷۶۱ .

تشریح: اس حدیث مبارک میں دوسروں کے عیب تلاش کرنے والے شخص کی مذمت فرمائی گئی ہے اور کیا ہی پیارا جملہ ارشاد فرمایا کہ عیب جو کو دوسروں کی آنکھوں میں معمولی سا تنکا تو نظر آ جاتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا شہتیر نظر نہیں آتا۔ مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے معمولی معمولی عیب تو دیکھ لیتا ہے لیکن اپنے بڑے بڑے عیوب پر نظر نہیں پڑتی، پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے پھر دوسروں کو باتیں کریں، ظاہر ہے جو شخص اپنے حال پر سنجیدگی سے غور کرلے وہ دوسروں کو کبھی بھی باتیں نہیں کرے گا۔

نہ پڑی کبھی اپنے گناہوں پہ نظر
رہے ڈھونڈتے اوروں کے عیب وہنر
پڑی جب سے اپنے گناہوں پہ نظر
تو نگاہوں میں برا دوسرا نہ رہا

[۳۹۷] کَبُرَتْ خِیَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِیثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ کَاذِبٌ

بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کرے جس میں وہ تجھے سچا سمجھے جبکہ تو اس سے جھوٹ بولے

[۶۱۱] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا أَبُو الْحُسَیْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ، ثنا عُبَیْدُ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِی عَطِیَّةُ بْنُ بَقِیَّةَ، أَخْبَرَنِی أَبُو شُرَیْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِی یُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَیْرٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ،

عَنْ سُفْیَانَ بْنِ أُسَیْدٍ الْحَضْرَمِیِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: ((کَبُرَتْ خِیَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِیثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ کَاذِبٌ))

سیدنا سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کرے جس میں وہ تجھے سچا سمجھے جبکہ تو اس سے جھوٹ بولے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** ابوداود: ۴۹۷۱۔ الادب المفرد: ۳۹۳۔ ابوشریح اور اس کا والد مجہول ہے۔

[۶۱۲] وَرَوَاهُ شَیْخُنَا أَبُو سَعْدٍ، عَنْ أَبِی أَحْمَدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیٍّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَامِرٍ، نا سَعِیدُ

بْنُ عَمْرٍو، نا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ ضَبَارَةُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، .

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أُسَيْدٍ مِثْلَهُ وَقَالَ: ((**كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ كَاذِبٌ**))

سیدنا سفیان بن اسید رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے اور آپ نے فرمایا: ''بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کرے جس میں وہ تجھے سچا سمجھے اور تو اس سے جھوٹ بولے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا .

[٦١٣] وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْفَرْغَانِيُّ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، ثنا عَطِيَّةُ بْنُ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكَلْبِيُّ، ثنا أَبِي، أَخْبَرَنِي أَبُو شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ،

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أُسَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((**كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ**))

سیدنا سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کرے جس میں وہ تجھے سچا سمجھے اور تو اس سے جھوٹ بولے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا .

[٣٩٨] كَأَنَّ الْحَقَّ فِيهَا عَلَى غَيْرِنَا وَجَبَ، وَكَأَنَّ الْمَوْتَ فِيهَا عَلَى غَيْرِنَا كُتِبَ، وَكَأَنَّ الَّذِينَ نُشَيِّعُ مِنَ الْأَمْوَاتِ سَفْرٌ عَمَّا قَلِيلٍ إِلَيْنَا عَائِدُونَ، نُبَوِّئُهُمْ أَجْدَاثَهُمْ وَنَأْكُلُ تُرَاثَهُمْ كَأَنَّا مُخَلَّدُونَ بَعْدَهُمْ، قَدْ نَسِينَا كُلَّ وَاعِظَةٍ، وَأَمِنَّا كُلَّ جَائِحَةٍ، طُوبَى لِمَنْ شَغَلَهُ عَيْبُهُ عَنْ عُيُوبِ النَّاسِ، وَأَنْفَقَ مِنْ مَالٍ اكْتَسَبَهُ مِنْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَخَالَطَ أَهْلَ الْفِقْهِ الْحِكْمَةِ، وَجَانَبَ أَهْلَ الذِّلِّ وَالْمَعْصِيَةِ، طُوبَى لِمَنْ ذَلَّ فِي نَفْسِهِ وَحَسُنَتْ خَلِيقَتُهُ، وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ، وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ، وَوَسِعَتْهُ السُّنَّةُ وَلَمْ يَعْدُهَا إِلَى الْبِدْعَةِ

ایسے لگتا ہے جیسے حق اس دنیا میں (ہمارے بجائے) ہمارے غیروں پر واجب ہوا ہے اور جیسے موت اس

(دنیا) میں (ہم پرنہیں) ہمارے غیروں پر لکھی گئی ہے اور جیسے مُردوں میں سے جن کی ہم مشایعت کرتے ہیں وہ مسافر ہیں اور تھوڑے ہی عرصے تک ہماری طرف واپس آنے والے ہیں، ہم خود انہیں ان کی قبروں میں دفن کرتے ہیں اور ان کی میراث ایسے کھاتے ہیں جیسے ہم ان کے بعد ہمیشہ رہیں گے ہم تو ہر طرح کی نصیحت بھول چکے ہیں اور ہر مصیبت سے امن میں ہیں، خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کے عیب اسے لوگوں کے عیوب سے غافل رکھیں اور وہ اپنے کمائے ہوئے مال کو گناہ کی جگہ پر خرچ نہ کرے اور اہل فقہ وحکمت سے میل جول رکھے اور اہل ذلت وگناہ سے علیحدہ رہے، خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے آپ کو کمتر سمجھا اور اپنے اخلاق کو اچھا کیا اور ضرورت سے زائد مال میں سے خرچ کیا اور غیر ضروری بات سے رکا رہا اور سنت نے اسے وسیع کیا اور وہ اسے چھوڑ کر بدعت کی طرف مائل نہ ہوا

[٦١٤] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ، أبنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْفَضْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ إِمْلَاءً، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، ثنا أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((أَيُّهَا النَّاسُ .....)). وَذَكَرَهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جدعاء اونٹنی پر (بیٹھے ہوئے) ہمیں خطبہ دیا تو آپ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''اے لوگو!......'' اور آپ نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: شعب الايمان: ١٠٠٧٩ـ تاريخ دمشق: ٥٤/ ٢٤٠ـ الکامل: ٢/ ٦١ـ ابان بن ابی عیاش سخت ضعیف ہے۔

[٣٩٩] طُوبَى لِمَنْ طَابَ كَسْبُهُ، وَصَلُحَتْ سَرِيرَتُهُ، وَكَرُمَتْ عَلَانِيَتُهُ، وَعَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرَّهُ، طُوبَى لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهِ

خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کی کمائی پاکیزہ ہو، جس کا باطن اچھا ہو، جس کا ظاہر عمدہ ہو اور جس نے اپنی برائی لوگوں سے دور رکھی، خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے علم پر عمل کیا

[٦١٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، ثنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ سَنَةَ عِشْرِينَ وَمِئَتَيْنِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ، وَعَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غُنَيْمٍ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ

نصیح الْعَنْسِيّ ،

عَـنْ رَكْـبٍ الْمِصْرِيّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((طُوبَى لِمَنْ تَوَاضَعَ فِي غَيْرِ مَنْقَصَةٍ، وَذَلَّ فِي نَفْسِهِ فِي غَيْرِ مَسْكَنَةٍ، وَأَنْفَقَ مِنْ مَالٍ جَمَعَهُ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَخَالَطَ أَهْلَ الْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ، وَرَحِمَ أَهْلَ الذُّلِّ وَالْمَسْكَنَةِ، طُوبَى لِمَنْ طَابَ كَسْبُهُ، وَصَلُحَتْ سَرِيرَتُهُ، وَكَرُمَتْ عَلَانِيَتُهُ، وَعَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرَّهُ، طُوبَى لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهِ، وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ، وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ))

سیّدنا رکب مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے (اپنے اندر) کوئی نقص وعیب نہ ہونے کے باوجود عاجزی اختیار کی اور فقر ومحتاجی نہ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کم تر سمجھا اور اس مال میں سے خرچ کیا جو اس نے بغیر کسی گناہ کے جمع کیا تھا اور اہل فقہ وحکمت سے میل جول رکھا اور غریب ومسکین لوگوں پر رحم کیا، خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کی کمائی پاکیزہ ہو، جس کا باطن اچھا ہو، جس کا ظاہر عمدہ ہو اور جس نے اپنی برائی لوگوں سے دور رکھی، خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے علم پر عمل کیا، ضرورت سے زائد مال میں سے خرچ کیا اور غیر ضروری بات سے رکا رہا۔“

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** شعب الایمان: ٣١١٦۔ ابن الاعرابی: ٢٣٠٧۔ عنبسہ بن سعید بن غنیم ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٤٠٠] طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنِعَ

خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اسلام کی ہدایت مل گئی اور جس کی گزران بقدر کفاف ہو اور وہ قناعت کی دولت سے بہرہ ور ہو

[٦١٦] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ السَّرَخْسِيُّ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، ثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، أبنا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ ،

أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنِعَ))

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اسلام کی ہدایت مل گئی اور جس کی گزران بقدر کفاف ہو اور وہ قناعت کی دولت سے بہرہ ور ہو۔“

تحقیق وتخریج: صحیح: ترمذی: ٢٣٤٩۔ ابن حبان: ٧٠٥ .

[٦١٧] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْجِيزِيُّ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، أبنا أَبُو عَمْرٍو زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ،

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَفْلَحَ مَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ بِهِ))

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''وہ شخص فلاح پا گیا جسے اسلام کی ہدایت مل گئی اور جس کی گزران بقدر کفاف ہو اور وہ اس پر قناعت کی دولت سے بہرہ ور ہو۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: حاکم: ٤/ ١٢٢۔ المعجم الکبیر: ٧٨٧، جز: ١٨.

تشریح: انسان کی اصل کامیابی یہی ہے کہ اسے جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ مل جائے، اس سے بڑی کامیابی اور کوئی نہیں، اگر اللہ نخواستہ معاملہ الٹ ہوا یعنی جنت سے محرومی اور جہنم میں داخلہ، تو یہ سب سے بڑی ناکامی ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (آل عمران: ١٨٥) ''ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے پھر جو شخص جہنم سے ہٹا دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے سامان کے اور کچھ بھی نہیں۔''

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ آخرت میں کامیاب ہونے والا دنیاوی لحاظ سے بھی کامیاب ہے اگرچہ لوگ اسے ناکام ہی سمجھیں اور آخرت میں ناکام ہونے والا دنیاوی لحاظ سے بھی ناکام ہی ہے اگرچہ لوگ اسے کامیاب سمجھیں۔ اب اس دنیاوی اور اخروی ناکامی سے بچنے اور کامیابی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ اسلام ہے جسے اسلام کی دولت مل گئی اور اس نے اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھال لیا، دنیا کے پیچھے بھاگنے کے بجائے رزق کفاف پر قناعت کی، وہ دنیا اور آخرت کا کامیاب ترین انسان ہے، اس کے لیے جنت کی خوشخبریاں اور بشارتیں ہی بشارتیں ہیں۔ اللهم اجعلنا منهم

[٤٠١] ابْنَ آدَمَ عِنْدَكَ مَا يَكْفِيكَ وَأَنْتَ تَطْلُبُ مَا يُطْغِيكَ، ابْنَ آدَمَ لَا بِقَلِيلٍ تَقْنَعُ، وَلَا مِنْ كَثِيرٍ تَشْبَعُ

ابن آدم! تیرے پاس وہ ہے جو تجھے کافی ہے جبکہ تو ایسی چیز طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش بنا دے، ابن آدم! تو تھوڑے پر قناعت نہیں کرتا اور زیادہ سے سیر نہیں ہوتا

[٦١٨] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دُوسْتَ النَّيْسَابُورِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، أبنا

مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَصَمُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: ثنا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو بَكْرٍ الدَّاهِرِيُّ، ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدٍ ـ يَعْنِي ابْنَ الْمُهَاجِرِ الْحِجَازِيَّ ـ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((ابْنَ آدَمَ عِنْدَكَ مَا يَكْفِيكَ وَأَنْتَ تَطْلُبُ مَا يُطْغِيكَ، ابْنَ آدَمَ لَا بِقَلِيلٍ تَقْنَعُ، وَلَا مِنْ كَثِيرٍ تَشْبَعُ، إِذَا أَصْبَحْتَ مُعَافًى فِي جَسَدِكَ، آمِنًا فِي سِرْبِكَ، عِنْدَكَ قُوتُ يَوْمِكَ، فَعَلَى الدُّنْيَا الْعَفَاءُ))**

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم! تیرے پاس وہ ہے جو تجھے کافی ہے جبکہ تو ایسی چیز طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش بنا دے۔ ابن آدم! تو تھوڑے پر قناعت نہیں کرتا اور زیادہ سے سیر نہیں ہوتا۔ جب تو نے اس حال میں صبح کی کہ تو جسمانی طور پر تندرست تھا، اپنے متعلق مطمئن اور بے خوف تھا اور تیرے پاس تیرے دن بھر کی خوراک موجود تھی تو پھر دنیا پر تو خاک ڈال۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: شعب الایمان: ۹۸۷۶۔ تاریخ دمشق: ۱۶/ ۲۱۲۔ الکامل لابن عدی: ۵/ ۲۳۱۔ ابوبکر الداہری سخت ضعیف ہے۔

فائدہ: حدیث نمبر ۵۴۰ ملاحظہ کیجیے۔

الباب الرابع — **باب: ٤**

[۴۰۲] اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا

سفارش کرو تمہیں اجر دیا جائے گا

[٦١٩] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، أبنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ، ثنا أَبُو بُرْدَةَ بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، ثنا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى،

عَنْ أَبِيهِ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: **((اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا، وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ))**

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو آپ فرماتے: ''تم سفارش کرو تمہیں اجر دیا جائے گا اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے گا فیصلہ فرمائے گا۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ۱٤۳۲ - مسلم: ۲٦۲۷ - ابوداود: ۵۱۳۱ - ترمذی: ۲٦۷۲ - نسائی: ۲۵۵۷ .

[٦۲۰] أنـا إِسْمَـاعِيلُ بْنُ رَجَاءِ الْخَصِيبُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ ، نا الْخَرَائِطِيُّ ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ ، نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّي أُوتَى وَأُسْأَلُ فِي الْحَاجَةِ وَأَنْتُمْ عِنْدِي، فَاشْفَعُوا تُؤْجَرُوا، وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میرے پاس کوئی سائل لایا جاتا ہے اور مجھ سے کسی حاجت کے سلسلے میں سوال کیا جاتا ہے اور تم میرے پاس ہوتے ہو تو تم سفارش کر دیا کرو تمہیں اجر ملے گا اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو پسند کرے گا فیصلہ فرمائے گا۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: مکارم الاخلاق للخرائطی: ٦۰۲ - سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٦۲۱] أنـا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِئُ ، نا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَزَّارُ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ، نا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ،

عَـنْ أَبِـي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا ، وَفِيهِ: ((اشْفَعُوا وَلْتُؤْجَرُوا))

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اختصار کے ساتھ اسے ذکر کیا اور اس میں ہے کہ سفارش کرو تمہیں ضرور اجر دیا جائے گا۔''

تحقیق و تخریج صحیح: ترمذی: ۲٦۷۲ .

تشریح ان احادیث میں سفارش کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور اس عمل کو حصول ثواب کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِيْتًا﴾ (النساء: ۸۵) ''جو کوئی اچھی سفارش کرے گا اس کے لیے اس میں سے ایک حصہ ہوگا اور جو کوئی بری سفارش کرے گا اس کے لیے اس میں سے ایک بوجھ ہوگا اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔''

اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے علماء کرام نے سفارش کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

(۱) شفاعت حسنہ (اچھی سفارش):...... دین و دنیا کے بھلے کاموں میں کسی کی سفارش کرنا جس سے لوگوں کو

فائدہ ملے اور کسی کا نقصان نہ ہونے پائے۔

(۲) **شفاعت سیئہ** (بری سفارش):...... معصیت و گناہ کے کاموں میں سفارش کرنا یا بدعت کے رواج دینے میں سفارش کرنا دوسروں پر ظلم ڈھانے اور کسی حق دار کا حق مارنے کے سلسلے میں کسی کی سفارش کرنا۔

اول الذکر سفارش مستحب ہے اور اس پر اجر وثواب ہے جبکہ موخر الذکر سفارش حرام ہے اور اس پر گناہ ہے۔

سفارش کے فضائل اور احکام کے سلسلے میں شہزادہ نائف بن ممدوح آل سعود کی ایک عمدہ تالیف ہے جس کا ''سفارش کروا جر وثواب پاؤ'' کے نام سے اردو ترجمہ بھی چھپ چکا ہے، اہل ذوق کے لیے مفید ہے۔

[۴۰۳] سَافِرُوا تَصِحُّوا وَتَغْنَمُوا

سفر کیا کرو صحت مند رہو گے اور غنیمتیں حاصل کرو گے

[۶۲۲] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَيْمُونِ الْكَاتِبُ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَافِرُوا تَصِحُّوا وَتَغْنَمُوا))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر کیا کرو صحت مند رہو گے اور غنیمتیں حاصل کرو گے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ۷٤۰۰۔ الكامل: ۷/ ٤۰۰۔ تاريخ مدينة السلام: ۱۲/ ۱۲۵۔ محمد بن عبدالرحمن بن رداد ضعیف ہے۔

[۶۲۳] أنا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، أنا أَبُو مُسْلِمٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِهْرَانَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ الْفَضْلِ، نا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الرَّدَّادِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۴۰۴] يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا

آسانی کرو سختی نہ کرو، اطمینان دلاؤ نفرت نہ پھیلاؤ

[۶۲٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَاصِمٌ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ،

عَـنْ أَنَـسٍ ، قَـالَ سَـمِعْتُهُ ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آسانی کرو سختی نہ کرو، اطمینان دلاؤ نفرت نہ پھیلاؤ۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ٦١٢٥۔ مسلم: ١٧٣٤ .

[٦٢٥] أَخْبَـرَنَـا أَبُـو الْـحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْق، أبنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ،

عَـنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آسانی کرو سختی نہ کرو، خوشخبری دو نفرت نہ پھیلاؤ۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ٦٥ .

تشریح: مطلب یہ ہے کہ وعظ ونصیحت اور دعوت وتذکیر کی عام مجلسوں میں دین کی ایسی باتیں بیان کی جائیں جن سے لوگوں کے اندر دین کی ترغیب پیدا ہو، اسی طرح دین کی تشریح وتوضیح میں بھی اس پہلو کو مدنظر رکھا جائے، علاوہ ازیں اسلوب بیان بھی نفرت دلانے والا نہ ہو بلکہ قریب کرنے والا ہو اس میں گویا دعوت وتبلیغ کی حکمت بیان کی گئی ہے جسے داعیان دین کے لیے ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ (ریاض الصالحین: ۱/ ۵۴۱)

[۴۰۵] قَارِبُوا وَسَدِّدُوا

میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے سیدھے رہو

[٦٢٦] أَخْبَـرَنَـا أَبُـو مُـحَـمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ السُّكَّـرِيُّ، ثـنـا عَـلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: ثنا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يُنَجِيهِ الْعَمَلُ)) فَقِيلَ: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ: ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے سیدھے رہو کیونکہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نہیں نجات دلا سکے گا۔'' عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! اور آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ''اور مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت میں

ڈھانپ لے۔''

تحقیق وتخریج مسلم: ٢٨١٦۔ ابن ماجه: ٤٢٠١۔ احمد: ٢/ ٤٩٥ .

[٦٢٧] أنـا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَدِّدُوا وَقَارِبُوا)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے سیدھے رہو۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق وتخریج ایضاً .

[٦٢٨] وأنـا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ ، أنا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاصِحُ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُعَةَ ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ،

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَدِّدُوا وَقَارِبُوا ، وَأَبْشِرُوا)) مُخْتَصَرٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے سیدھے رہو اور خوشخبری دو۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق وتخریج بخاری: ٦٤٦٧۔ مسلم: ٢٨١٨۔ احمد: ٦/ ١٢٥ .

تشریح مطلب یہ ہے کہ دین میں میانہ روی اور اعتدال کا راستہ اختیار کرو، افراط وتفریط سے بچو کیونکہ اگر افراط وتفریط اپناؤ گے تو منزل مقصود تک کبھی نہ پہنچ پاؤ گے لہٰذا حتی المقدور راہ اعتدال پر ہی چلو، اگر اس پر کلی طور پر نہیں چل سکتے تو کم از کم یہ کوشش کرو کہ اس کے قریب قریب رہو۔ یعنی ہر حال میں طریقہ نبوی ہی کو سامنے رکھو، اسی کو اپناؤ گے تو کامیابی ملے گی، ادھر ادھر مت دیکھو ورنہ بدعات وخرافات میں پڑ کر فرائض سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

[٤٠٦] زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

وقتاً فوقتاً زیارت کیا کر محبت میں اضافہ ہوگا

[٦٢٩] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، ثنا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا)) "اے ابو ہریرہ! وقتاً فوقتاً (اپنے مسلمان بھائی کی) زیارت کیا کر محبت میں اضافہ ہوگا۔"

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: طيالسي: ٢٦٥٨ـ المعجم الاوسط: ٥٦٤١ـ شعب الايمان: ٨٠٠٨ـ طلحہ بن عمرو متروک ہے۔

[٦٣٠] أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا الْحَارِثُ ـهُوَ ابْنُ أَبِي أُسَامَةَ ـ نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ایک دوسری سند سے بھی طلحہ بن عمرو سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[٦٣١] وأنا التُّجِيبِيُّ، أنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ، نا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، نا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[٦٣٢] أنا أَبُو الْحَسَنِ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَالِيقِيُّ، نا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حُصَيْنٍ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيُّ أَبُو أَيُّوبَ الشَّاذَكُونِيُّ، نا عَوْبَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْخَوْلَانِيُّ، نا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ،

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا)) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ابوذر! وقتاً فوقتاً (اپنے مسلمان بھائی کی) زیارت کیا کر محبت میں اضافہ ہوگا۔"

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: شعب الايمان: ٨٠٠٧ـ بزار: ٣٩٦٣ـ عوبد بن ابی عمران منکر الحدیث ہے۔

[٤٠٧] قَيِّدْهَا وَتَوَكَّلْ

اسے باندھ اور توکل کر

[٦٣٣] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ

يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ:

قَالَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُقَيِّدُ رَاحِلَتِي وَأَتَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ، أَوْ أُرْسِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ؟، قَالَ: ((قَيِّدْهَا وَتَوَكَّلْ))

سیدنا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنی سواری کو باندھوں اور (پھر) اللہ پر توکل کروں یا اسے چھوڑ دوں اور توکل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے باندھ اور (پھر اللہ پر) توکل کر۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ابن حبان: ۷۳۱۔ حاکم: ۳/ ۶۲۳۔ شعب الایمان: ۱۱۵۸۔.

تشریح: اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ اسباب کو بروکار لاتے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کیا جائے، صرف ظاہری اسباب پر ہی بھروسا کر بیٹھنا یا اسباب کو بالکل ہی نظر انداز کر دینا شریعت سے مطابقت نہیں رکھتا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف حکم آ گیا ہے کہ سواری کو باندھ اور پھر اللہ پر بھروسا کر۔ گویا ظاہری اسباب کو اختیار کرنے کا حکم فرما دیا ہے۔ ہاں بھروسا اور یقین اسباب پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہیے کیونکہ مشیت الٰہی کے بغیر اسباب کچھ نہیں کر سکتے۔

[۴۰۸] ابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

جن کی تو عیال داری کرتا ہے (خیرات) ان سے شروع کر

[۶۳۴] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ الْبَزَّازُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَبَّانٍ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أبنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جن کی تو عیال داری کرتا ہے (صدقہ وخیرات) ان سے شروع کر۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۱۴۲۶۔ مسلم: ۱۰۴۲۔ احمد: ۲/ ۲۷۸.

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر انسان کے اپنے گھر والے ضرورت مند اور محتاج ہوں تو پہلے وہ ان کی ضروریات کو پورا کرے پھر باہر دوسروں کو دے بشرطیکہ وہ جائز ضروریات ہوں ناجائز اور فضولیات نہ ہوں، کیونکہ اپنے گھر والوں کی جائز ضروریات کے لیے مال خرچ کرنا بھی نیکی اور صدقہ ہے، ان کی موجودگی میں دوسروں کو دینا کوئی مستحسن عمل اور دانشمندی نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''افضل دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل

وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار ہے جسے آدمی اپنے اس جانور پر خرچ کرے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے رکھا گیا ہو اور وہ دینار ہے جسے وہ اللہ کی راہ میں اپنے (مجاہد) ساتھیوں پر خرچ کرے۔'' راوی حدیث ابوقلابہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اہل وعیال سے شروع کیا ہے۔ مزید کہتے ہیں: اس شخص سے زیادہ اور کس کا اجر ہوگا جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی وجہ سے ان بچوں کو نفع دیتا ہے اور غنی کرتا ہے۔'' (مسلم: ۹۹۴) دوسری حدیث میں ہے: ''ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے گردن آزاد کرنے میں خرچ کیا، اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے کسی مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ان سب میں سے زیادہ اجر کا باعث وہ دینار ہے جسے تو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ہے۔'' (مسلم: ۹۹۵) اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب مسلمان اللہ کی رضا اور حصول ثواب کی نیت سے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔'' (بخاری: ۵۵) ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کیا: میرے پاس ایک دینار ہے (اسے کہاں خرچ کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ذات پر خرچ کر۔'' کہنے لگا: ایک اور بھی ہے؟ فرمایا: اسے اپنی اولاد پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے؟ فرمایا: ''اسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کر۔'' کہنے لگا: ایک اور ہے؟ فرمایا: اسے اپنے خادم پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: مزید ایک اور بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو بہتر جانتا ہے۔''

(ابوداود: ۱۶۹۱، ابن ماجہ: ۱۸۴۴، وسندہ حسن)

[۴۰۹] أُخْبُرْ تَقْلِهْ، وَثِقْ بِالنَّاسِ رُوَيْدًا

لوگوں کو آزما (جب تو انہیں آزمائے گا تو ان کے دلی جذبات تجھ پر عیاں ہو جائیں گے) تو ان سے قطع تعلق پر مجبور ہو جائے گا، لوگوں پر آہستہ آہستہ اعتماد کیا کر

[٦٣٥] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي الْأَذَنِيُّ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْمَذْبُوحِ،

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُخْبُرْ تَقْلِهْ))

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو لوگوں کو آزما (جب تو انہیں آزمائے گا تو ان کے دلی جذبات تجھ پر عیاں ہو جائیں گے تو) تو ان سے قطع تعلق پر مجبور ہو جائے گا۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** بزار: ٤١٠١۔ مسند الشامیین: ١٤٩٣۔ حلیة الاولیاء: ٤/ ١٨٥۔ ابن ابی مریم ضعیف ہے۔

[٦٣٦] أَخبرَنَا الْفَقِيهُ أَبُو مُحَمَّدٍ جعفرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَرْذِيُّ الْحَنَفِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ قَالَ: ثنا أَبُو سُلَيْمَانَ حَمدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَّابِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي الدُّقِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَفَعَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُخْبُرْ تَقْلِهُ، وَثِقْ بِالنَّاسِ رُوَيْدًا))

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوعاً بیان کیا ہے کہ تو لوگوں کو آزما (جب تو انہیں آزمائے گا تو ان کے دلی جذبات تجھ پر عیاں ہو جائیں گے تو) تو ان سے قطع تعلق پر مجبور ہو جائے گا، اور لوگوں پر آہستہ آہستہ اعتماد کیا کر۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: ابوبکر بن ابی مریم ضعیف ہے۔ اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۴۱۰] قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ

علم کو لکھ کر محفوظ کرلو

[٦٣٧] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ -يَعْنِي الدَّارِمِيَّ- ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَابِرٍ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ -يَعْنِي عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم کو لکھ کر محفوظ کرلو۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: تاریخ اصبہان: ۲/ ۱۹۹۔ عبداللہ بن حسین بن جابر مجروح ہے۔ اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

فائدہ: ثمامہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے: ''میرے بیٹو! اس علم کو لکھ کر محفوظ کرلو۔'' (جامع بيان العلم وفضله: ٤١٠ وسنده حسن)

[۴۱۱] أَقِلَّ مِنَ الدَّيْنِ تَكُنْ حُرًّا، وَأَقِلَّ مِنَ الذُّنُوبِ يَهُنْ عَلَيْكَ الْمَوْتُ، وَانْظُرْ فِي أَيِّ نِصَابٍ تَضَعُ وَلَدَكَ، فَإِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ.

قرض کم لو آزاد رہو گے، گناہ کم کرو موت تم پر آسان رہے گی اور دیکھ سوچ لو کہ (حصول) اولاد (کے لیے اپنا نطفہ) کہاں گرا رہے ہو کیونکہ (قرابت کی) رگ (بڑوں کا اخلاق اولاد میں) کھینچ لانے والی ہے

[۶۳۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، ثنا أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ الْحَارِثِيُّ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ الْيَمَنِ بِعَرَفَاتٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيُّ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ يُوصِي رَجُلًا: ((يَا فُلَانُ! أَقِلَّ مِنَ الدَّيْنِ تَكُنْ حُرًّا، وَأَقِلَّ مِنَ الذُّنُوبِ يَهُنْ عَلَيْكَ الْمَوْتُ، وَانْظُرْ فِي أَيِّ نِصَابٍ تَضَعُ وَلَدَكَ، فَإِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کو نصیحت فرما رہے تھے: ”اے فلاں! قرض کم لو آزاد رہو گے، گناہ کم کرو موت تم پر آسان رہے گی، اور دیکھ سوچ لو کہ (حصولِ) اولاد (کے لیے اپنا نطفہ) کہاں گرا رہے ہو کیونکہ (قرابت کی) رگ (بڑوں کا اخلاق اولاد میں) کھینچ لانے والی ہے۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: ابن الاعرابی: ۹۷۳۔ الکامل لابن عدی: ۷/ ۳۸۳۔ محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی اور اس کا باپ ضعیف ہیں۔

[۴۱۲] كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا))

پرہیز گار بنو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے، قناعت اختیار کرو لوگوں میں سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے، لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو مومن بن جاؤ گے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو (حقیقی) مسلمان بن جاؤ گے

[۶۳۹] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فِرَاسٍ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أبنا أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ يَعْنِي: عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ!......)) وَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا. وَقَالَ فِيهِ: ((... جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ))

''اے ابوہریرہ!......'' اورانہوں نے یہ حدیث مختصر بیان کی اوراس میں (واحسن مجاورة من جارك کے بجائے واحسن)((جوار من جارك)) کے الفاظ کہے۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابن ماجه: ٤٢١٧ ـ شعب الايمان: ٥٣٦٦ ـ ابويعلى: ٥٨٦٥ ـ ابورجاء مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٦٤٠] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْخَزَّازُ، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، أبنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ وَقَالَ فِيهِ: ((وَأَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقْلِلِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ))

وَالصَّوَابُ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی اوراس میں کہا: ''اوراپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو (حقیقی) مسلمان بن جاؤ گے اور کم ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔''

درست سند یوں ہے: عن ابی رجاء، عن برد بن سنان۔

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[٦٤١] أنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَذَنِيُّ، أنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوَصَابِيُّ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا...... اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: حارث بن نعمان اورسعید بن عمارہ ضعیف ہیں، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۴۱۳] أَبَا هِرٍّ! أَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَحْسِنْ مُصَاحَبَةَ مَنْ صَاحَبَكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَاعْمَلْ بِفَرَائِضِ اللّٰهِ تَكُنْ عَابِدًا، وَارْضَ بِقَسْمِ اللّٰهِ تَكُنْ زَاهِدًا

ابوہر! اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو (حقیقی) مسلمان بن جاؤ گے، اپنے ساتھی کے ساتھ حسن سلوک کرو مومن بن جاؤ گے، اللہ کے فرائض پر عمل کرو عبادت گزار بن جاؤ گے، اور اللہ کی تقسیم پر راضی رہو زاہد ہو جاؤ گے

[٦٤٢] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، ثنا أَبِي، ثنا عَمْرُو بْنِ هَاشِمٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَبَا هِرٍّ! أَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَحْسِنْ مُصَاحَبَةَ مَنْ صَاحَبَكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَاعْمَلْ بِفَرَائِضِ اللهِ تَكُنْ عَابِدًا، وَارْضَ بِقَسْمِ اللهِ تَكُنْ زَاهِدًا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوہر! اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو (حقیقی) مسلمان بن جاؤ گے، اپنے ساتھی کے ساتھ حسن سلوک کرو مومن بن جاؤ گے، اللہ کے فرائض پر عمل کرو عبادت گزار بن جاؤ گے اور اللہ کی تقسیم پر راضی رہو زاہد بن جاؤ گے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: سلیمان بن ابی کریمہ اور عمرو بن ہاشم ضعیف ہیں۔

[۴۱۴] ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ

دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز رہو لوگ تم سے محبت کریں گے

[٦٤٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ -يَعْنِي ابْنَ فِرَاسٍ- ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَ رَجُلًا فَقَالَ: ((ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا: ''تم دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز رہو لوگ تم سے محبت کریں گے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جداً: ابن ماجه: ٤١٠٢۔ حاكم: ٤/ ٣١٣۔ خالد بن عمرو متروک ہے۔

[۴۱۵] كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ كَأَنَّكَ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي أَصْحَابِ الْقُبُورِ

دنیا میں ایسے رہو گویا ایک پردیسی ہو یا گویا ایک راہ گیر ہو اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو

[٦٤٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ، ثنا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں ایسے رہو گویا ایک پردیسی ہو یا گویا

كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ كَأَنَّكَ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَعَدَّ نَفْسَكَ فِي أَصْحَابِ الْقُبُورِ)) ایک راہ گیر ہو اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابن الاعرابی: ۹۷۹۔ الضعفاء للعقیلی: ۳/ ۹۶۳۔ اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں ایسے رہو گویا ایک پردیسی یا راہ گیر ہو۔'' اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جب شام کرو تو صبح کا انتظار مت کرو اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو اور اپنی صحت میں بیماری کے لیے اور اپنی زندگی میں موت کے لیے (کچھ) حاصل کرلو۔'' (بخاری: ٦٤١٦)

[۴۱۶] دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكُ

جس چیز میں تمہیں شک ہو اسے چھوڑ کر اسے اختیار کرو جس میں تمہیں شک نہ ہو

[٦٤٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ الْمَأْمُونِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے اسے اختصار کے ساتھ ذکر کیا۔

تحقیق وتخریج: حسن: المعجم الصغير: ٣٢.

تشریح: یہ حدیث دین کے مزاج اور روح کو سمجھنے کے لیے بے حد ضروری ہے، اسی لیے اسے اسلام کی بنیادی احادیث میں شمار کیا گیا ہے۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو ایک ایسا اصول بتایا ہے کہ جسے اپنانے سے دنیا وآخرت میں عزت وسرفرازی مل سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان ان تمام اقوال وافعال جن کے بارے میں شک ہو کہ وہ جائز ہیں یا ناجائز، سنت ہیں یا بدعت، ان سب کو چھوڑ کر ایسے اقوال وافعال کو اپنائے جن کے بارے میں کسی قسم کا شک نہ ہو۔ حدیث مبارکہ میں شک وشبہہ والی چیزوں کو ''مشتبہات'' کا نام دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا واضح فرمان ہے کہ جو شخص ان مشتبہات چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو بچا لیا۔'' (بخاری: ۵۲) مطلب یہ ہے کہ جو شخص شکوک وشبہات والے امور میں پڑے گا نہ اس کا دین محفوظ رہ سکتا ہے اور نہ عزت۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راستے میں ایک کھجور پر نظر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اسے ضرور کھا لیتا۔'' (بخاری: ۲۴۳۱) یعنی محض شک کی بنا پر آپ نے وہ کھجور اٹھا کر نہیں کھائی کہ کہیں

یہ صدقہ کی نہ ہو۔ ایک دوسری حدیث ہے، فرمایا: ''میں اپنے گھر جاتا ہوں وہاں مجھے میرے بستر پر کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے، میں اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں لیکن پھر اسے محض اس سے ڈر سے پھینک دیتا ہوں کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو۔'' (بخاری: ۲۴۳۲) آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ بندہ اس وقت تک تقویٰ کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ مشکوک امور سے بچنے کے لیے ان امور کو بھی نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' (ابن ماجہ: ۴۲۱۵ وسندہ حسن)

[۴۱۷] انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

[٦٤٦] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ صِلَةُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ مَعْبَدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَتُّوثِيُّ، ثنا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، ثنا الْأَنْصَارِيُّ ـ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ـ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ۲٤٤۳۔ ترمذی: ۲۲٥٥۔ احمد: ۳/ ۲۰۱.

تشریح دیکھیے حدیث نمبر ۱٦۹۔

[۴۱۸] ارْحَمْ مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكَ مَنْ فِي السَّمَاءِ

تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا

[٦٤٧] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، ثنا أَبُو الْجَوَّابِ، ثنا عَمَّارٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ارْحَمْ مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكَ مَنْ فِي السَّمَاءِ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: طيالسی: ۳۳۳۔ ابويعلی: ٥٠٦۳۔ المعجم الصغير: ۲۸۱۔ ابوعبیدہ اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے درمیان انقطاع ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

فائدہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔''

(ابوداؤد: ٤٩٤١۔ ترمذی: ١٩٢٤۔ وسنده صحيح)

[۴۱۹] اسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ

نرمی برتو تمہارے ساتھ بھی نرمی برتی جائے گی

[٦٤٨] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي التَّمَامِ، أبنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى النَّحَّاسُ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارِ بْنِ نُصَيْرٍ السُّلَمِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نرمی برتو تمہارے ساتھ بھی نرمی برتی جائے گی۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: احمد: ۱/ ۲۴۹۔ المعجم الاوسط: ۵۱۱۲۔ شعب الایمان: ۱۰۷۴۵.

تشریح: اس حدیث میں رحم کرنے اور نرمی برتنے کا حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو اللہ تعالیٰ بھی تم پر رحم کرے گا، بندوں کی خطائیں معاف کرتے رہو، ان سے رحم وکرم کے ساتھ پیش آ ؤ تمہارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔

[۴۲۰] أَسْبِغِ الْوُضُوءَ يُزَدْ فِي عُمُرِكَ، وَسَلِّمْ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ يَكْثُرْ خَيْرُ بَيْتِكَ

وضو مکمل کرو تمہاری عمر میں اضافہ ہوگا اور اپنے گھر والوں کو سلام کرو تمہارے گھر میں خیر و برکت بڑھے گی

[٦٤٩] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: ثنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ الْبَلْخِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ الْأَزْوَرِ بْنِ غَالِبٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ، وَثَابِتٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَنَسُ! أَسْبِغِ الْوُضُوءَ يُزَدْ فِي عُمُرِكَ، وَسَلِّمْ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ يَكْثُرْ خَيْرُ بَيْتِكَ، وَسَلِّمْ عَلَى مَنْ لَقِيَكَ مِنْ أُمَّتِي تَكْثُرْ حَسَنَاتُكَ، وَلَا تَنَمْ إِلَّا وَأَنْتَ طَاهِرٌ، فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ مُتَّ شَهِيدًا، وَصَلِّ صَلَاةَ الضُّحَى فَإِنَّهَا صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ مِنْ قَبْلِكَ، وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَحْفَظْكَ الْحَفَظَةُ وَوَقِّرِ الْكَبِيرَ وَارْحَمِ الصَّغِيرَ تَلْقَنِي غَدًا))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے انس! وضو مکمل کرو تمہاری عمر میں اضافہ ہوگا، اپنے گھر والوں کو سلام کرو تمہارے گھر میں خیر و برکت بڑھے گی، میری امت کے جس شخص کو بھی ملو اسے سلام کرو تمہاری نیکیاں زیادہ ہوں گی، پاکیزگی کی حالت میں ہی سویا کرو کیونکہ اگر تم (اس حالت میں) فوت ہوگئے تو شہید فوت ہوگئے، چاشت کی نماز پڑھو کیونکہ وہ تم سے پہلے (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور دن رات نماز

پڑھو محافظ فرشتے تمہاری حفاظت کریں گے اور بڑے کی عزت کرو چھوٹے پر رحم کرو کل (روز قیامت) مجھ سے مل پاؤ گے۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف جدًا: الضعفاء للعقيلي: ١/ ١٣٥۔ ازور بن غالب سخت ضعیف ہے۔ مزید دیکھیں: شرح علل الحديث لابن ابی حاتم: ص ٨٠ تا ٨٣۔

[٤٢١] اسْتَعْفِفْ عَنِ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتَ

جہاں تک ممکن ہو مانگنے سے بچو

[٦٥٠] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ النَّاقِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَاطِبِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ،

عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اسْتَعْفِفْ عَنِ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتَ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاں تک ممکن ہو مانگنے سے بچو۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: ابن خزيمة: ٢٤٣٥۔ ابويعلى: ٥١٢٥۔ حاكم: ١/ ٤٠٨۔

ابراہیم ہجری جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[٤٢٢] قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا

حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی ہی ہو

[٦٥١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى بْنِ شَاذَانَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ، ثنا أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ،

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَحْدَهُ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ. وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فِيهِ: ((قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے ہی تشریف فرما تھے، میں بھی آپ کے پاس بیٹھ گیا، میں نے عرض کیا...... اور (پھر) انہوں نے ایک لمبی حدیث بیان کی جس میں یہ بھی تھا: ''حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی ہی ہو۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف جدًا: المعجم الكبير: ١٦٥١ ـ ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ کذاب ہے۔

[۴۲۳] ((اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو وہ (نیکی) اس (گناہ) کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ

[٦٥٢] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ ـهُوَ ابْنُ فِرَاسٍ۔ ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ،

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ — سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج حسن: ترمذی: ١٩٨٧ ـ احمد: ٥/ ١٥٣.

تشریح اس حدیث مبارک میں تین باتوں کی نصیحت فرمائی گئی ہے:

(۱) تقویٰ:......فرمایا: ''جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو۔'' تقویٰ بڑا جامع لفظ ہے، انسان خلوت میں ہو یا جلوت میں، نرمی میں ہو یا سختی میں، ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کی فرمانبرداری کرے، اسی چیز کا نام تقویٰ ہے یہ ایک ایسا جامع وصف ہے جس کی وجہ سے انسان سے اعمال صالحہ صادر ہوتے ہیں اور انسان اعمال قبیحہ سے اپنا دامن بچاتا ہے۔ جس انسان کے اندر تقویٰ آ جائے وہ کامیاب ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا٥﴾ (النباء: ٣١) ''بے شک متقی لوگوں کے لیے کامیابی ہے۔''

(۲) توبہ:......فرمایا: ''گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو وہ نیکی اسے مٹا دے گی۔'' انسانی فطرت کا یہ خاصا ہے کہ اس سے غلطیاں ہو جاتی ہیں انگریزی کا مقولہ ہے To Err is Human اگر کسی انسان کو معلوم ہو جائے کہ اس کی غلطیاں اور گناہ اس سے کبھی ساقط نہیں ہوں گے اور اسے ان کی معافی نہیں ملے گی تو وہ مایوس ہو کر مزید بغاوت پر اتر آئے گا لیکن ایک مسلمان اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اللہ نے اس پر یہ رحمت فرمائی ہے کہ گناہ معاف کر دینے اور اپنی طرف پلٹ آنے کی اس نے گنجائش رکھی ہے اگر غلطی ہو جائے تو اس کے بعد اس غلطی کو نیکی کے ذریعے مٹایا جا سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے: ﴿إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ (هود: ١١٤) ''بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔''

(۳) حسن اخلاق:......فرمایا: ''لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔'' حسن اخلاق کی تفصیل بیان ہو چکی

ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر۵۳۔

[۴۲۴] بُلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ

اپنے رشتے ناطے تروتازہ رکھو اگرچہ سلام کے ذریعے ہی ہو

[٦٥٣] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْفَرَّاءُ، أبنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّافِقِيُّ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَبِي، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بُلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ))

ایک انصاری آدمی سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے رشتے ناطے تروتازہ رکھو اگرچہ سلام کے ذریعے ہی ہو۔''

تحقیق وتخریج: مرسل: الزھد لھناد: ۱۰۱۱۔ شعب الایمان: ۷۶۰۲۔ مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا: ۲۰۸۔ انصاری آدمی سے مراد سوید بن عامر (تابعی) ہیں جنہوں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[٦٥٤] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رِشْدِينَ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، ثنا الْحَسَنُ ـ هُوَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ مَرْزُوقٍ النَّصِيبِيُّ ـ ثنا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ ـ هُوَ الْوَحَاظِيُّ ـ ثنا خَالِدٌ ـ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ ـ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَامِرٍ ـ هُوَ أَنْصَارِيٌّ صَحَابِيٌّ ـ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بُلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ))

سوید بن عامر جو کہ انصاری صحابی ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے رشتے ناطے تروتازہ رکھو اگرچہ سلام کے ذریعے ہی ہو۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔ نوٹ: سوید بن عامر قول راجح میں تابعی ہیں، صحابی نہیں۔

[۴۲۵] تَهَادَوْا تَزْدَادُوا حُبًّا، وَهَاجِرُوا تُورِثُوا أَبْنَاءَكُمْ مَجْدًا، وَأَقِيلُوا الْكِرَامَ عَثَرَاتِهِمْ

آپس میں تحائف دیا کرو باہمی محبت بڑھے گی، ہجرت کیا کرو تمہاری آل اولاد کی عزت و بزرگی میں اضافہ ہوگا اور معزز لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کیا کرو

[٦٥٥] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، أبنا أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا الْمُثَنَّى أَبُو حَاتِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ

قَالَ: ((تَهَادَوْا تَزْدَادُوا حُبًّا، وَهَاجِرُوا تُورِثُوا أَبْنَاءَ كُمْ مَجْدًا، وَأَقِيلُوا الْكِرَامَ عَثَرَاتِهِمْ))

نے فرمایا: ''آپس میں تحائف دیا کرو باہمی محبت بڑھے گی، ہجرت کیا کرو تمہاری آل اولاد کی عزت و بزرگی میں اضافہ ہوگا اور معزز لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کیا کرو۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: المعجم الاوسط: ٥٧٧٤، ٥٧٧٥۔ تاریخ دمشق: ٣٨/ ٨٠۔ المثنی ابوحاتم متروک ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٤٢٦] تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ

آپس میں تحائف دیا کرو کیونکہ تحفہ سینے کا کینہ دور کرتا ہے

[٦٥٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَبُو الطَّيِّبِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرِّيَاشِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَيَّانَ، ثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں تحائف دیا کرو کیونکہ تحفہ سینے کا کینہ دور کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: ترمذی: ٢١٣٠۔ طیالسی: ٢٤٥٣۔ احمد: ٢/ ٤٠٥۔ ابو معشر ضعیف ہے۔

[٤٢٧] تَهَادَوْا تَحَابُّوا

آپس میں تحائف دیا کرو باہمی محبت پیدا ہوگی

[٦٥٧] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِيُّ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوشَنْجِيَّ، وَحَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ ضِمَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ الْمَعَافِرِيِّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَهَادَوْا تَحَابُّوا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں تحائف دیا کرو باہمی محبت پیدا ہوگی۔''

فَقَالَ: هُوَ بِالتَّشْدِيدِ مِنَ الْحُبِّ، وَأَمَّا بِالتَّخْفِيفِ فَهُوَ مِنَ الْمُحَابَاةِ

(راوی حدیث البوشنجی نے) کہا: (تحابوا) حرف ''ب'' کی شد سے ہے جس کا مصدر ''حب'' ہے اور اگر یہ تخفیف

کے ساتھ پڑھا جائے تو ''محاباۃ'' سے مشق ہوگا۔ (بمعنی طرفداری کرنا)

تحقیق و تخریج: صحیح: معرفة علوم الحديث: ١٧٣ .

تشریح: اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیتے رہنا باہمی محبت والفت کا ذریعہ ہے اس سے بغض وعداوت کے جذبات ختم ہوتے ہیں اور آپس میں پیار اور محبت کی فضا قائم ہوتی ہے لہٰذا گاہے بگاہے حسب استطاعت ایک دوسرے کو تحفے دیتے رہنا چاہیے تا کہ نفرت اور عداوت کی بیماریاں ختم ہوں اور محبت والفت کی فضا قائم ہو۔

[٤٢٨] تَهَادَوْا بَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ بِالسَّخِيمَةِ

آپس میں تحائف دیا کرو کیونکہ تحفہ کینے کو دور کرتا ہے

[٦٥٨] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ ، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ ، قَالَ: قِيلَ لِأَبِي نَصْرٍ التَّمَّارِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكَ كَوْثَرُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ الدِّمَشْقِيِّ وَكَانَ مَوْلَى هُذَيْلٍ وَكَانَ مِنْ كَابَلَسْتَانَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَهَادَوْا بَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ)) قَالَ أَبُو نَصْرٍ: نَعَمْ

ابو قاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی کہتے ہیں کہ ابونصر التمار سے کہا گیا جبکہ میں سن رہا تھا کہ کیا آپ کو کوثر بن حکیم نے بروایت مکحول دمشقی جو کہ قبیلہ ہذیل کے آزاد کردہ غلام تھے اور کابلستان کے تھے بیان کیا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں تحائف دیا کرو کیونکہ تحفہ کینے کو دور کرتا ہے۔'' ابونصر نے کہا: جی ہاں۔

تحقیق و تخریج: مرسل ضعیف: مكارم الاخلاق لابن ابی الدنيا: ٣٦٠۔ اسے مکحول تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور کوثر بن حکیم ضعیف ہے۔

[٤٢٩] تَهَادَوْا فَإِنَّهُ يُضَعِّفُ الْحُبَّ وَيَذْهَبُ بِغَوَائِلِ الصَّدْرِ

آپس میں تحائف دیا کرو کیونکہ یہ محبت بڑھاتا ہے اور سینے کی کدورتیں دور کرتا ہے

[٦٥٩] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْفَقِيرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُوسُفَ الْجَنْدَرِيُّ ، ثنا رَشَادٌ -هُوَ مَوْلَى بَنِي الْجَمَّالِ- ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ التَّبُوذَكِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا حُبَابَةُ بِنْتُ عَجْلَانَ ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ حَفْصَةَ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ جَرِيرٍ ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ وَدَاعٍ الْخُزَاعِيَّةِ ، قَالَتْ:

سیدہ ام حکیم بنت وداع خزاعیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((تَهَادَوْا فَإِنَّهُ يُضَعِّفُ الْحُبَّ وَيَذْهَبُ بِغَوَائِلِ الصَّدْرِ)) رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''آپس میں تحائف دیا کرو کیونکہ یہ محبت بڑھاتا ہے اور سینے کی کدورتیں دور کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: المعجم الکبیر: ۳۹۵، جز۲۵۔ مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا: ۳٦۸۔ حبابہ بنت عجلان، اس کی والدہ ام حفصہ اور صفیہ بنت جریر مجہولہ ہیں۔

[۴۳۰] تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ بِالضَّغَائِنِ

آپس میں تحائف دیا کرو کیونکہ تحفہ عداوت دور کرتا ہے

[٦٦٠] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الزَّاهِدُ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَامِعٍ الْغَسَّانِيُّ الصَّيْدَاوِيُّ بِصَيْدَا، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قُرَيْشٍ الْحَكِيمِيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ النُّورِ، ثنا أَبُو يُوسُفَ الْأَعْشَى، ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ بِالضَّغَائِنِ)) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں تحائف دیا کرو کیونکہ تحفہ عداوت دور کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: ابو یوسف الاعشی کذاب ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۴۳۱] اطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ

خیر وبھلائی خوبصورت چہروں کے پاس طلب کرو

[٦٦١] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُجَبِّرِ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ)) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر وبھلائی خوبصورت چہروں کے پاس طلب کرو۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف جدًا: عبد بن حمید: ۷۵۱۔ الضعفاء للعقیلی: ٤/ ۱۲٦۰۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن المجبر سخت ضعیف ہے۔

[۴۳۲] بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ

مجھ سے جوسنو آگے پہنچا دو، خواہ ایک آیت ہی ہو، اور بنی اسرائیل سے بیان کرو کوئی حرج نہیں

[٦٦٢] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، أبنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے (جوسنو آگے) پہنچا دو، خواہ ایک آیت ہی ہو اور بنی اسرائیل سے بیان کرو کوئی حرج نہیں۔''

تحقیق و تخریج: بخاري: ٣٤٦١۔ ترمذي: ٢٦٦٩۔ ابن حبان: ٦٢٥٢.

تشریح: اس حدیث مبارک میں علم کے حوالے سے دو بڑی اہم باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں:

ا:...... جس شخص کو تھوڑا یا زیادہ، جتنا بھی علم ہو، وہ اسے لوگوں تک پہنچائے اور اس کی تبلیغ کرے، یہ نہ سمجھے کہ میرے پاس کم علم ہے یا اسے لوگوں تک پہنچانا صرف علماء کی ذمہ داری ہے، ہر شخص اپنے علم کی حد تک مکلف ہے حتیٰ کہ اگر کسی کو ایک آیت آتی ہو یا ایک حدیث یاد ہو تو اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسے لوگوں تک پہنچا دے۔

۲:...... بنی اسرائیل سے بیان کرنے کی اجازت ہے۔ اس سے مراد صرف وہ واقعات اور قصے ہیں جو قرآن مجید یا صحیح احادیث میں موجود ہوں۔ ہر قسم کی اسرائیلی روایات مراد نہیں ہیں۔

اہل علم نے اسرائیلی روایات کی تین قسمیں بیان کی ہیں:

- وہ روایات جن کی قرآن یا حدیث میں تصدیق فرما دی گئی ہو۔ ایسی روایات بیان کرنا بالاتفاق جائز ہے۔
- وہ جن کی قرآن یا حدیث میں تکذیب کی گئی ہو۔ ایسی روایات کے باطل ہونے کی صراحت کیے بغیر بیان کرنا جائز نہیں۔
- وہ جن کی قرآن یا حدیث سے نہ تصدیق ملتی ہو اور نہ تکذیب۔ ازراہِ احتیاط ایسی روایات بھی بیان کرنا جائز نہیں کیونکہ جس بات کے غلط ہونے کا گمان ہو، شریعت مطہرہ نے اسے بھی بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔'' (مسلم: ۵ مقدمہ)

اب آخر میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ملاحظہ کیجیے، فرماتے ہیں: ''اے مسلمانوں کی جماعت! تم اہل کتاب سے کس طرح سوال کرتے ہو؟ حالانکہ تمہاری کتاب جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی خبروں

میں سب سے تازہ ہے، تم اسے اس حال میں پڑھتے ہو کہ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں کی گئی اور اللہ نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اللہ نے جو لکھا تھا اہل کتاب نے اسے بدل دیا اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اللہ کی کتاب میں تبدیلی کر دی اور کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تا کہ اس کے ذریعے معمولی سی قیمت حاصل کر لیں تو کیا تمہارے پاس جو علم آیا ہے وہ تمہیں ان سے سوال کرنے سے منع نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! ہم نے ان میں سے کسی آدمی کو کبھی تم سے اس کے متعلق سوال کرتے ہوئے نہیں دیکھا جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔'' (بخاری: ۲۶۸۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس فتویٰ میں ان لوگوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو ہر قسم کی اسرائیلی روایات بیان کرتے ہیں بالخصوص منکرین حدیث کے لیے جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اسرائیلی روایات کو ترجیح دیتے ہیں اور قرآن کی تفسیر احادیث کے بجائے اسرائیلی روایات سے کرتے ہیں۔

[۴۳۳] اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ

مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

[٦٦٣] أَخبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ تَعَالَى))

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** المعجم الكبير: ٧٤٩٧۔ الكامل لابن عدی: ٥/ ٣٤٨۔ جامع بيان العلم: ١١٩٧۔ عبداللہ بن صالح کی صرف اہل حذق سے روایت صحیح ہوتی ہے، مذکورہ روایت اہل حذق سے نہیں۔ مزید دیکھیں، السلسلة الضعيفه: ١٨٢١

[۴۳۴] اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهُ أَسَاسُ الْخَرَابِ

تعمیرات کے سلسلے میں حرام مال سے بچو کیونکہ وہ خرابی کی جڑ ہے

[٦٦٤] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي غَسَّانَ الْفَارِسِيُّ ، أبنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَصَمُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الضَّبِّيُّ ، قَالَ: ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تعمیرات کے سلسلے میں حرام مال سے بچو کیونکہ وہ خرابی کی

أَسَاسُ الْخَرَابِ)) جڑ ہے۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: شعب الایمان: ١٠٢٣٧۔ تاریخ دمشق: ٥٩/ ٢٩٦۔ تاریخ مدینة السلام: ٦/ ٢٨٩۔ معاویہ بن یحییٰ ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٤٣٥] أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا آدَابَهُمْ

اپنی اولاد کو عزت دو اور انہیں اچھے ادب سکھاؤ

[٦٦٥] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَذَنِيُّ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوَصَّابِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا آدَابَهُمْ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''اپنی اولاد کو عزت دو اور انہیں اچھے دب سکھاؤ۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: ابن ماجہ: ٣٦٧١۔ تاریخ مدینة السلام: ٩/ ٢١٩۔ الضعفاء للعقیلی: ١/ ٢٣٣۔ حارث بن نعمان اور سعید بن عمارہ ضعیف ہیں۔

[٤٣٦] قُولُوا خَيْرًا تَغْنَمُوا، وَاسْكُتُوا عَنْ شَرٍّ تَسْلَمُوا

اچھی بات کہو فائدہ میں رہو گے اور بری بات سے خاموش رہو سلامتی میں رہو گے

[٦٦٦] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْجِيزِيُّ، أبنا أَبُو عَمْرٍو زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَخِي وَهْبٍ، ثنا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ،

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قُولُوا خَيْرًا تَغْنَمُوا، وَاسْكُتُوا عَنْ شَرٍّ تَسْلَمُوا))

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی بات کہو فائدہ میں رہو گے اور بری بات سے خاموش رہو سلامتی میں رہو گے۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ صحیح: حاکم: ٤/ ٢٨٦.

تشریح مطلب یہ ہے کہ اچھی بات کرنے اور بری بات سے خاموش رہنے میں ہی دینی ودنیوی، روحانی وجسمانی فوائد ہیں اور سلامتی بھی اسی میں ہے کہ انسان زبان سے کلمہ خیر ہی نکالے ورنہ چپ رہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں حدیث نمبر ٤٧١۔

[۴۳۷] تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ

اپنے نطفوں کے لیے (بہتر عورتوں کا) انتخاب کرو

[٦٦٧] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبِ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے نطفوں کے لیے (بہتر عورتوں کا) انتخاب کرو۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف جدًا**: ابن ماجه: ١٩٦٨۔ دارقطنی: ٣/ ٢٩٩۔ حاکم: ٢/ ١٦٣۔ حارث بن عمران متہم بالکذب ہے۔

[۴۳۸] أَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ

لذتوں کو تباہ کرنے والی (موت) کو کثرت سے یاد کرو

[٦٦٨] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَبُو عُمَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيزَوَيْهِ بْنِ شَاسَرْوَيْهِ الدِّمَشْقِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ، فَمَا ذَكَرَهُ عَبْدٌ قَطُّ وَهُوَ فِي ضِيقٍ إِلَّا وَسَّعَهُ عَلَيْهِ، وَلَا ذَكَرَهُ وَهُوَ فِي سَعَةٍ إِلَّا ضَيَّقَهُ عَلَيْهِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لذتوں کو تباہ کرنے والی (موت) کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ جس بندے نے بھی اسے تنگی میں یاد کیا ہے اس کے لیے اس نے وسعت پیدا کی ہے اور جس نے اسے وسعت میں یاد کیا ہے اس کے لیے اس نے تنگی پیدا کی ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: ابن حبان: ٢٩٩٣.

[٦٦٩] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں...... اور

وَسَلَّمَ . وَذَكَرَهُ.

انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج حسن: ترمذی: ۲۳۰۷۔ ابن ماجه: ٤٢٥٨۔ نسائی: ١٨٢٥ .

[٦٧٠] وَأَنَـاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِ ، نا أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، نـا عَبَّـاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيُّ ، نا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ،

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّـٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ)) وَذَكَـرَهُ وَقَـالَ فِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَذَكَرَهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لذتوں کو تباہ کرنے والی (موت) کو کثرت سے یاد کرو۔'' اور انہوں نے اسے بیان کرتے ہوئے اس میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور اسے بیان کیا۔

تحقیق وتخریج ایضا .

[٦٧١] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ ، أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ الْحَرْبِيُّ ، نا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَتَّاتُ ، نا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ أَبُو مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ ثِقَةٌ ، نا أَبُو عَامِرٍ الْأَسَدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ،

عَـنِ ابْـنِ عُـمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ ، فَإِنَّهُ لَا يَكُونُ فِي كَثِيرٍ إِلَّا قَلَّلَهُ ، وَلَا فِي قَلِيلٍ إِلَّا كَثَّرَهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لذتوں کو تباہ کرنے والی (موت) کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ وہ (موت کی یاد) مال کی زیادتی میں ہو تو اس (مال) کو کم کر دیتی ہے اور (اگر) مال کی کمی میں ہو تو اسے زیادہ کر دیتی ہے۔''

تحقیق وتخریج حسن: ابـن الاعرابی: ۳۷۰۔ المعجم الاوسط: ٥٧٨٠۔ شعب الایمان: ١٠٠٧٤ .

تشریح یہ حدیث مبارک نصیحت اور انذار کے حوالے سے بڑی فصیح و بلیغ اور جامع ہے، موت کو کما حقہ یاد رکھنے والا شخص دنیا کی لذتوں میں انہماک اور معصیتوں کے ارتکاب سے باز آ جاتا ہے، اس کے نزدیک دنیا کی لذتیں ہیچ ہو جاتی ہیں اور سب سے بڑی چیز یہ کہ وہ غفلت دور ہو جاتی ہے جو انسان کے لیے نیک اعمال کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے، لہٰذا موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہیے اور موت کے بعد پیش آنے والے حالات سے کبھی غفلت نہیں برتنی چاہیے۔

جو بندہ تنگی کی حالت میں موت کو یاد کرتا ہے اس کے لیے وسعت پیدا ہو جاتی ہے اور جو وسعت کی حالت میں

اسے یاد کرتا ہے اس کے لیے تنگی پیدا ہو جاتی ہے، یعنی موت کی یاد انسان کو راہ اعتدال پر لے آتی ہے، تنگ دست کی تنگ دستی ہیچ اور مال دار کا مال بے حقیقت، تنگ دست جب کثرت سے موت کو یاد کرتا ہے تو دنیا کو خالی سمجھ کر وہ تھوڑے مال پر قناعت کرنے لگ جاتا ہے لہٰذا اسے تھوڑا مال بھی زیادہ ہی معلوم ہونے لگتا ہے اور مال دار جب کثرت سے موت کو یاد کرتا ہے تو اس کی نظر دنیا کے عارضی مستقبل کی بجائے آخرت کے کبھی نہ ختم ہونے والے مستقبل پر لگ جاتی ہے، دنیا کا مال اس کی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے اس لیے دنیا کا زیادہ مال بھی اسے کم ہی محسوس ہوتا ہے۔

[۴۳۹] رَوِّحُوا الْقُلُوبَ سَاعَةً بِسَاعَةٍ

گھڑی دو گھڑی دلوں کو راحت پہنچا لیا کرو

[۶۷۲] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الدَّقَّاقُ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْفَرَجِ ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ السِّنْدِيِّ ، ثنا أَبُو طَاهِرٍ الْمَقْدِسِيُّ ، ثنا الْمُوقَرِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ،

عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رَوِّحُوا الْقُلُوبَ سَاعَةً بِسَاعَةٍ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(جب اکتاہٹ محسوس کرو تو) گھڑی دو گھڑی دلوں کو راحت پہنچا لیا کرو۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: ولید بن محمد الموقری متروک ہے۔

[۴۴۰] اعْتَمُّوا تَزْدَادُوا حِلْمًا

عمامہ باندھا کرو تمہارے حلم میں اضافہ ہوگا

[۶۷۳] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ الرَّبِيعِ الْعَبْدِيُّ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيُّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي يُونُسَ حَدَّثَنِي ابْنِي عَيْسَى عَنْ عُبَيدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ اَبِي الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ

عَنْ اَبِيهِ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اعْتَمُّوا تَزْدَادُوا حِلْمًا))

سیدنا اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمامہ باندھا کرو تمہارے حلم میں اضافہ ہوگا۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: المعجم الکبیر: ۵۱۷۔ شعب الایمان: ۵۸۴۹۔ الکامل لابن عدی: ۷/ ۱۹۵۔ عبیداللہ بن ابی حمید متروک ہے۔ **نوٹ:** مسند الشہاب کے مطبوع نسخے میں اسماعیل بن عمر سے آگے سند اور متن ساقط ہے شاید کسی ناسخ سے سہوا ایسا ہوا ہے، راقم نے المعجم الکبیر اور دیگر کتب سے اصلاح کی ہے۔ والحمد للہ۔ (محمد ارشد کمال)

[۴۴۱] اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ

تم عمل کرتے رہو ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے

[٦٧٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْمَقَابِرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ شَاهِينٍ، قَالَ: ثنا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، ثنا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ،

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ فِي حَدِيثٍ وَذَكَرَهُ

مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی اور انہوں نے اسے بیان کیا۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: السنة لابن ابی عاصم: ۱۷۳۔ ابوحنیفہ ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک جنازے میں تشریف فرما تھے پھر آپ نے ایک چیز لی اور اس سے زمین کریدنے لگے اور فرمایا: ”تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جنت یا جہنم کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پھر ہم کیوں نہ اپنی تقدیر پر بھروسہ کر لیں اور نیک عمل چھوڑ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیک عمل کرو ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے، جو نیک ہو اس کے لیے نیکوں کے عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں اور جو بدبخت ہو اس کے لیے بدبختوں کے عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى o وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى o﴾ آخر تک پڑھی۔ (بخاری: ۴۹۴۹)

[۴۴۲] تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ

محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو

[٦٧٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْفَرْغَانِيُّ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَالِسِيُّ بِبَالِسَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ -يَعْنِي الْمِصِّيصِيَّ- ثنا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حَفْصٍ ابْنِ أَخِي أَنَسٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ، فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأَنْبِيَاءَ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو کیونکہ تمہاری کثرت پر دیگر اقوام کے سامنے میں فخر کرنے والا ہوں۔“

تحقیق وتخریج: حسن: ابوداود: ۲۰۵۰۔ نسائی: ۳۲۲۹۔ احمد: ۳/ ۱۵۸۔

تشریح (۱) جس عورت کے متعلق معلوم ہو جائے کہ وہ ولادت کی صلاحیت سے محروم ہے اس سے نکاح نہیں کرنا چاہیے کیونکہ نکاح سے اصل مقصود اولاد کا حصول ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیے تو جو عورت اس وصف ہی سے محروم ہو، اس سے نکاح کرنے کا کیا فائدہ؟ تاہم اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ بانجھ عورت سے مطلقاً ہی نکاح کرنا ممنوع ہے۔ بلکہ بعض دفعہ نکاح کے کچھ اور مقاصد بھی ہوتے ہیں، تو وہاں ان سے نکاح کرنا جائز ہوگا، بلکہ بعض دفعہ پسندیدہ بھی ہوسکتا ہے۔ (۲) بیوہ عورت کے متعلق تو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ عقیم ہے، مگر کنواری میں حیض نہ آنا ایک امکانی سبب ہوسکتا ہے، یقینی نہیں۔ (۳) ''بہت زیادہ محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی'' یہ صفات خاندانی عرف سے جانی جا سکتی ہیں۔ ویسے کنواری لڑکیوں میں یہ اوصاف بالعموم فطرتاً پائے جاتے ہیں۔ (سنن ابوداود: ۲/ ۵۷۱)

[۴۴۳] تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً

سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے

[٦٧٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارَ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''

رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ قُتَيْبَةَ، نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ

اسے امام مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیدنا انس سے مرفوع بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج صحيح: نسائی: ٢١٤٦ـ ابن خزيمة: ١٩٣٦ـ المعجم الكبير: ١٠٢٣٥.

[٦٧٧] وأنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفِ بْنِ يَعْقُوبَ الْوَاسِطِيُّ، أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ كَيْسَانَ النَّحْوِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي، نا عَارِمٌ، وَأَبُو الرَّبِيعِ، وَمُسَدَّدٌ، قَالُوا: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ۱۹۲۳۔ مسلم: ۱۰۹۵۔ ترمذی: ۷۰۸۔ نسائی: ۲۱۴۸۔ ابن ماجه: ۱۶۹۲.

تشریح ان احادیث میں سحری کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اہل علم کا کہنا ہے کہ سحری کرنے کا یہ حکم مستحب اور راہنمائی کے لیے ہے۔ فرض اور واجب نہیں کہ نہ کرنے والا گناہ گار شمار ہو کیونکہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وصال کے بھی روزے رکھے ہیں اور وصال کے روزے ہوتے ہی وہ ہیں جن میں سحری نہیں کی جاتی لہٰذا مذکورہ حکم بہتری اور استحباب کے لیے ہے نہ کہ فرضیت کے لیے۔ بہرصورت سحری کی ترغیب بہت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کرنے کا فرق ہے۔'' (مسلم: ۱۰۹۶) آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ بے شک سحری میں برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے لہٰذا تم (بلا وجہ) اسے مت چھوڑو۔'' (نسائی: ۲۱۶۴ سندہ صحیح) ایک حدیث میں ہے: ''سحری کا کھانا کھایا کرو کیونکہ یہ بابرکت ہے۔'' (ایضاً: ۲۱۶۶، وسندہ صحیح)

سحری کے کھانے کو بابرکت اس لیے کہا گیا ہے کہ:

۱:...... اس وقت کھائے جانے والے کھانے میں اللہ کی طرف سے ایک خاص برکت ہوتی ہے۔

۲:...... اس سے روزے کی تکمیل میں آسانی ہو جاتی ہے۔

۳:...... روزے دار کو اتنی قوت مل جاتی ہے کہ وہ دیگر عبادات میں چستی دکھا سکے۔

۴:...... سحری کا وقت نہایت موزوں ہے، سحری کے بہانے اٹھنے سے ان بابرکت لمحات سے دعا واستغفار کے سلسلے میں بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

۵:...... نماز فجر باجماعت مل جاتی ہے۔

[۴۴۴] اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو

[۶۷۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا سَعْدَانُ ۔هُوَ ابْنُ نَصْرِ الْمُخَرِّمِيُّ۔ ثنا وَكِيعٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(جہنم کی) آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔''

تحقیق و تخریج صحیح: احمد: ۶/ ۱۳۷۔ التاریخ الکبیر للبخاری: ۱/ ۱۰۵.

[۶۷۹] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ مَلِيحٍ الطَّرَائِفِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ

نَصْرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، نا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)). هَذَا حَدِيثٌ عَزِيزُ الْوجُودِ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ. أنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ الْغَنِيِّ بْنَ سَعِيدٍ الْحَافِظَ كَتَبَهُ عَنْهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔'' امام مالک کی احادیث میں سے یہ حدیث نادر الوجود ہے۔ ہمیں ابو محمد تجیبی نے خبر دی کہ بے شک ابو محمد عبدالغنی بن سعید الحافظ نے اسے ان سے لکھا ہے۔

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف:** تاريخ دمشق: ٦٠/ ٢٥١۔ ابوعلی الحسن بن یوسف بن ملیح کی توثیق نہیں ملی۔

[٦٨٠] أنا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ حَيَّانَ الشَّافِعِيُّ بِبَغْدَادَ، نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَامِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ التَّيْمِيَّ أَبُو بَكْرٍ الْوَرَّاقَ الْمُلَقَّبُ بِغَرِيفٍ- قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ الْفَلَّاسَ، يَقُولُ: نا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ شُعْبَةَ فَجَاءَ سَائِلٌ فَقَالَ شُعْبَةُ: تَصَدَّقُوا، فَلَمْ يَتَصَدَّقُوا، فَقَالَ: حَدَّثنا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)). فَلَمْ يُعْطَ السَّائِلُ شَيْئًا، فَقَالَ: حَدَّثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) فَلَمْ يُعْطُوا شَيْئًا. فَقَالَ: حَدَّثنا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) قَالَ: فَلَمْ يُعْطُوا شَيْئًا.

ابو بحر بکراوی کہتے ہیں کہ ہم امام شعبہ کے پاس تھے کہ ایک سائل آیا تو شعبہ نے کہا: صدقہ کرو۔ لیکن لوگوں نے صدقہ نہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ہمیں ابواسحاق نے عبداللہ بن معقل از عدی بن حاتم کی سند سے حدیث بیان کی کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔'' (حدیث سن کر بھی) سائل کو کچھ نہ دیا گیا تو امام شعبہ نے فرمایا: ہمیں اعمش نے خیثمہ از عدی بن حاتم کی سند سے حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔'' اس بار بھی لوگوں نے (سائل کو) کچھ نہ دیا تو امام شعبہ نے فرمایا: ہمیں محل بن خلیفہ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے عدی بن حاتم کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے

فَقَالَ: وَاللّٰهِ لا أُحَدِّثُكُمُ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ، قُومُوا دُكَّانَ الثَّعَاوِبَةِ۔

ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔" راوی کہتا ہے کہ لوگوں نے پھر بھی کچھ نہ دیا تو امام شعبہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! آج میں تمہیں ضرور کوئی نہ کوئی چیز بیان (حدیث) بیان کرتا رہوں گا، بخیل دکاندارو! یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ۔

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: ابوبکر براوی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[٦٨١] أنا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ الْمُقْرِئُ، نا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ كَيْسَانَ النَّحْوِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ،

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، وذَكَرَهُ

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج بخاری: ١٤١٣۔ مسلم: ١٠١٦۔ ترمذی: ٢٩٥٣۔ نسائی: ٢٥٥٣.

[٦٨٢] أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، أنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: "آگ سے بچو اگرچہ ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔"

تحقیق و تخریج ایضا.

[٦٨٣] وأنا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدُونَ الْمَوْصِلِيُّ، نا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ، نا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ،

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔"

قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: قَالَ لَنَا ابْنُ مَنِيعٍ: وَلا أَعْلَمُ

امام دارقطنی نے کہا: ہمیں ابن منیع نے کہا: میں نہیں جانتا کہ

حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ غَيْرُ أَيُّوبَ بْنِ جَابِرٍ ، وَهُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ السُّحَيْمِيُّ ، وَيُقَالُ: أَنَّهُ أَوْثَقُ مِنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ

سماک بن حرب سے ایوب بن جابر کے علاوہ بھی کسی نے یہ حدیث بیان کی ہو۔ اور وہ (ایوب) محمد بن جابر سحیمی کا بھائی ہے، کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے بھائی محمد بن جابر سے زیادہ ثقہ ہے۔

تحقیق و تخریج **اسناده ضعيف**: بزار: ٣٢٢٦۔ الكامل لابن عدى: ٢/ ١٧۔ ایوب بن جابر ضعیف ہے۔

[٦٨٤] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ الْبَزَّازُ ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا أَبُو غَسَّانَ ، نا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ ،

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَذَكَرَهُ

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج دیکھئے حدیث نمبر ٦٨١۔

تشریح ان احادیث میں صدقہ وخیرات کے ذریعے جہنم کی آگ سے بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے کہ جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی ہو۔ یعنی جو کچھ بھی میسر ہو۔ کم ہو یا زیادہ۔ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے جہنم کی آگ سے بچ جاؤ۔ پتا چلا کہ خلوص نیت سے کیا ہوا معمولی صدقہ بھی روز قیامت انسان کی نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔ صدقہ وخیرات کے ان گنت فضائل ہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں "فضائل صدقات" طبع مکتبہ اسلامیہ لاہور۔

[٤٤٥] اتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

کنجوسی سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا

[٦٨٥] أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ، أبنا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْأَصْبَهَانِيُّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، ثنا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ ، ثنا حُسَيْنٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، نا

اور اسے امام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے

دَاوُدُ -يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ: ((اتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ))

روایت کیا ہے کہ کنجوسی سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔''

تحقیق و تخریج صحیح: ابوداود: ۱۶۹۸ ـ احمد: ۲/ ۱۵۹ ـ عن عبدالله بن عمرو، مسلم: ۲۵۷۸ عن جابر .

[۶۸۶] وَأَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ، أنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ، أنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا الْحُسَيْنُ -هُوَ الْجُعْفِيُّ- بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی حسین الجعفی سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق و تخریج صحیح: السنن الکبری للنسائی: ۱۱۵۱۹ .

تشریح اس حدیث میں کنجوسی وبخل کی مذمت فرمائی گئی ہے، یہ اتنی خطرناک بیماری ہے کہ اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب انسان کے اندر مال ودولت کی محبت حد سے بڑھ جائے تو پھر وہ کمینے پن پر اتر آتا ہے، اس میں حلال وحرام کی تمیز ختم ہو جاتی ہے وہ لوگوں کا خون بہانے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ ظاہر ہے کہ جس معاشرے کا یہ حال ہو جائے اس معاشرے کی بقا کی کوئی ضمانت نہیں، وہ کسی بھی وقت ہلاکت سے دوچار ہوسکتا ہے جیسا کہ سابقہ اقوام کے ساتھ ہوا، وہ ایک دوسرے کا مال ہتھیانے پر اتر آئے، جنگیں ہوئیں، فتنے رونما ہوئے، حرمتیں پامال ہوئیں، یہ ان کی دنیا میں ہلاکت و بربادی تھی جبکہ آخرت کی بربادی جنت سے محرومی اور جہنم میں داخلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ (آل عمران: ۱۸۰) ''اور وہ لوگ جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے ہرگز گمان نہ کریں کہ وہ ان کے لیے اچھا ہے بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے عنقریب قیامت کے دن انہیں اس چیز کا طوق پہنایا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی میراث ہے اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو پورا باخبر ہے۔''

[۴۴۶] اسْتَغْنُوا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِشَوْصِ سِوَاكٍ

لوگوں سے بے نیاز رہو اگرچہ مسواک ہی کا معاملہ ہو

[۶۸۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَاتِبُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، ثنا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اسْتَغْنُوا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِشَوْصِ سِوَاكٍ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں سے بے نیاز رہو اگر چہ مسواک ہی کا معاملہ ہو۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: المعجم الکبیر: ١٢٢٥٧۔ بزار: ٤٨٢٤۔ تهذیب الآثار: ٢٧۔ اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٦٨٨] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أبنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعِ السُّكَّرِيُّ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اسْتَغْنُوا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِشَوْصِ سِوَاكٍ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں سے بے نیاز رہو اگر چہ مسواک ہی کا معاملہ ہو۔''

تحقیق و تخریج: ایضا۔

[٤٤٧] اعْرُوا النِّسَاءَ يَلْزَمْنَ الْحِجَالَ

عورتوں کو واجبی سے کپڑے دو تا کہ وہ اپنے گھروں میں ٹکی رہیں

[٦٨٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ ، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ كَعْبٍ ،

عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ .

سیدنا مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

وَفِي رِوَايَةِ الْهَاشِمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ہاشمی کی روایت میں ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: المعجم الاوسط: ٣٠٧٣۔ تاریخ مدینة السلام: ١٠/ ٥٠٤۔ ابن الاعرابی: ١٢٣٣۔ مجمع بن کعب مجہول ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ٢٨٢٧ .

[۴۴۸] اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ

عورتوں کے بارے میں خیر کی نصیحت قبول کرو کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں

[٦٩٠] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الْمَعَافِرِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْدٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ، قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ، وَذَكَرَ خُطْبَةً طَوِيلَةً، وَذَكَرَ ذَلِكَ فِيهَا

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر نحر کے دن منیٰ میں خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا...... اور انہوں نے آپ کے ایک طویل خطبہ کا ذکر کیا جس میں یہ بات بھی بیان کی۔

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کذاب ہے۔

فائدہ: سیدنا عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، لوگوں کو وعظ وتذکیر فرمائی پھر (دوران گفتگو میں) آپ نے فرمایا: ”عورتوں کے بارے میں بھلائی کی نصیحت قبول کرو کیونکہ وہ تمہاری قید میں ہیں، تمہیں ان پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ کھلم کھلا بے شرمی کا کوئی کام کریں، اگر وہ ایسا کریں تو ان سے بستروں میں الگ ہو جاؤ اور انہیں اعتدال سے مارو اگر (اس پٹائی سے) وہ تمہاری فرمانبردار بن جائیں تو ان پر کوئی (زیادتی والا) راستہ اختیار نہ کرو بلاشبہ تمہاری عورتوں پر تمہارا حق ہے۔ اور عورتوں کا تم پر حق ہے تمہاری عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر کو اسے استعمال نہ کرنے دیں جسے تم (اپنے گھر میں آنے کی وجہ سے) ناپسند کرتے ہو اور نہ ایسے آدمی کو تمہارے گھر میں آنے کی اجازت دیں۔ سنو! تم پر عورتوں کا حق یہ ہے کہ ان کے لباس اور کھانے پینے کے متعلق ان سے حسن سلوک کرو۔“ (ابن ماجہ: ۱۸۵۱، وسندہ حسن)

[۴۴۹] حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَأَعِدُّوا لِلْبَلَاءِ الدُّعَاءَ

اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرو، اپنے مریضوں کا صدقہ کے ذریعے علاج کرو اور مصیبت کا دعا کے ذریعے سامنا کرو

[٦٩١] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزْدَادَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ: ثنا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ،

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَذَكَرَهُ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف جدًا: المعجم الكبير: ١٠١٩٦ - تاريخ مدينة السلام: ٧/ ٣٤٧ - موسیٰ بن عمیر متروک ہے۔

[٤٥٠] اغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ الرِّقَّةِ فَإِنَّهَا رَحْمَةٌ

رقت طاری ہوتے وقت دعا کو غنیمت جانو کیونکہ وہ رحمت ہے

[٦٩٢] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِئُ الْحَذَّاءُ، أبنا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْمُفَسِّرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَامِدِ بْنِ السَّرِيِّ، ثنا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا شَبَابَةُ، حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ الْمَدَنِيُّ،

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: قَرَأَ أَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقُّوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قراءت کی تو ان (لوگوں) پر رقت طاری ہوگئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج مرسل ضعيف: الترغيب لابن شاهين: ١٥١ - اسے زید بن اسلم تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور محمد بن حامد بن السری کی توثیق نہیں ملی، مزید دیکھیں: السلسلة الضعيفة: ٢٥١٢ .

[٤٥١] أَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

(اپنی دعاؤں میں) یا ذالجلال والاکرام کا خوب اہتمام کرو

[٦٩٣] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْفَقِيرُ، أبنا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ بِدِمَشْقَ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ جُوصَا، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ،

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے اسے بیان کیا۔

تحقیق وتخریج اسناده صحيح: احمد: ٤/ ١٧٧ - المعجم الكبير: ٤٥٩٤ - السنن الكبرى للنسائي: ٧٦٦٩ .

تشریح مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مانگو، اپنی دعاؤں میں اسے لازم پکڑو اور کثرت سے اس کا ذکر کرو کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ثنا اور صفات کمال بیان ہوئی ہیں کہ جب اس کے ذریعے دعا کی

جائے تو قوی امید ہے کہ دعا قبول ہو۔

[۴۵۲] الْتَمِسُوا الرِّزْقَ فِي خَبَايَا الْأَرْضِ

رزق کھیتی میں تلاش کرو

[٦٩٤] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُهُسْتَانِيُّ، ثنا الشَّيْخُ الرَّئِيسُ الْقَاسِمُ بْنُ عِيسَى بْنِ الْوَزِيرِ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ بْنِ سَابُورَ بْنِ شَاهِنْشَاهِ الْبَغَوِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ، إِمْلَاءً فِي شَعْبَانَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِئَتَيْنِ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِكْرِمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف**: المعجم الاوسط: ٨٩٥۔ شعب الايمان: ١١٧٩۔ معجم الشيوخ لابن عساكر: ١٠١٧۔ ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ ضعیف ہے۔

[٦٩٥] أنا هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، نا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِكْرِمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَذَكَرَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: ايضًا.

[۴۵۳] تَفَرَّغُوا مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ

جہاں تک ہو سکے دنیا کے غموں سے فارغ رہو

[٦٩٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، ثنا جُنَيْدُ بْنُ الْعَلَاءِ -يَعْنِي ابْنَ أَبِي وَهْرَةَ- ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ،

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے

مُخْتَصَرًا — اسے اختصار کے ساتھ بیان کیا۔

تحقیق و تخریج موضوع: المعجم الاوسط: ۵۰۲۵۔ الترغیب لابن شاهین: ۳۵٤۔ الزهد الکبیر: ۸۱۳۔ محمد بن سعید کذاب وضاع ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۴۵۴] كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ

اپنا غلہ ماپ لیا کرو اس میں تمہارے لیے برکت ہوگی

[٦٩٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُكْتِبُ، أبنا جَدِّي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا أَبُو الطَّاهِرِ الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِيلٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ،

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج صحیح: ابن ماجه: ۲۲۳۲۔ احمد: ٥/ ٤١٤.

[٦٩٨] وأنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ، أنا أَبُو زَيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدٍ،

عَنِ الْمِقْدَامِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ))

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنا غلہ ماپ لیا کرو تمہارے لیے برکت ہوگی۔“

تحقیق و تخریج بخاری: ۲۱۲۸۔ احمد: ٤/ ۱۳۱۔ ابن حبان: ٤٩١٨ .

تشریح یہ حکم غلہ کی خرید و فروخت کے وقت ہے یعنی غلہ کی خرید و فروخت کرتے ہوئے اسے ماپ لینا چاہیے، اگرچہ اندازے سے خریدنا بھی جائز ہے لیکن ماپ تول کر لینا مستحب اور افضل ہے، اس سے چیز میں برکت آتی ہے۔ علماء کا کہنا ہے کہ برکت کا اصل سبب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بجا آوری ہے گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان کی تعمیل حصول برکت کا ذریعہ ہے اور عدم تعمیل میں نحوست ہے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

[۴۵۵] اطْلُبُوا الْفَضْلَ عِنْدَ الرُّحَمَاءِ مِنْ أُمَّتِي تَعِيشُوا فِي أَكْنَافِهِمْ

خیر و بھلائی میری امت کے رحم کرنے والے لوگوں کے پاس طلب کرو ان کے سائے میں زندگی گزارو۔

[٦٩٩] أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ،

ثنا عَبْدُ الرَّحمنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعُتْبِيُّ ، ثنا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَا: ثنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَهُ .

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: المعجم الاوسط: ٤٧١٧ ۔ مكارم الاخلاق للخرائطي: ٨٦٣ ۔ محمد بن مروان کذاب ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ دیکھئے السلسلة الضعيفة: ١٥٧٧ .

[٧٠٠] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحمنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ رهبٍ ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللَّهُ: **اطْلُبُوا الْفَضْلَ عِنْدَ الرُّحَمَاءِ مِنْ عِبَادِي تَعِيشُوا فِي أَكْنَافِهِمْ فَإِنَّ فِيهِمْ رَحْمَتِي ، وَلَا تَطْلُبُوهَا مِنَ الْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ فَإِنَّ فِيهِمْ سُخْطِي**)).

تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ وَهُوَ غَرِيبٌ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے: تم خیر و بھلائی میرے بندوں میں سے رحم کرنے والوں کے پاس طلب کرو، ان کے سائے میں زندگی گزارو کیونکہ ان میں میری رحمت ہے اور اس (خیر و بھلائی) کو ان لوگوں سے طلب نہ کرو جن کے دل سخت ہیں کیونکہ ان میں میری ناراضی ہے۔“

اس حدیث کو بیان کرنے میں عبدالغفار بن حسن بن دینار منفرد ہے اور وہ غریب الحدیث ہے۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: الفوائد لتمام: ١٠٩٠ ۔ عبدالغفار بن حسن مجروح ہے، اس کی احادیث غیر محفوظ ہیں۔ دیکھئے الكامل لابن عدى: ٧/ ٢٠ .

[٤٥٦] اطْلُبُوا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ

خیر و بھلائی ہر وقت طلب کرو

[٧٠١] أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونِ النَّصِيبِيُّ ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ، أبنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مُوسَى بْنِ إِيَاسِ بْنِ بُكَيْرٍ ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ حَدَّثَهُ ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اطْلُبُوا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ، وَتَعَرَّضُوا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ نَفَحَاتٍ مِنْ رَحْمَتِهِ يُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ أَنْ يَسْتُرَ عَوْرَتِكُمْ وَيُؤَمِّنَ رَوْعَاتِكُمْ))

ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خیر و بھلائی ہر وقت طلب کرو اور اللہ عزوجل کی رحمت کی خوشبودار ہواؤں کے پیچھے پڑے رہو، بے شک اللہ عزوجل اپنی رحمت کی خوشبودار ہوائیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہے پہنچاتا ہے اور اللہ سے یہ سوال کرو کہ وہ تمہارے عیوب چھپائے اور (تمہیں) تمہارے خوف کی چیزوں سے محفوظ و مامون رکھے۔“

تحقیق وتخریج: منقطع: شعب الایمان: ۱۰۸۳۔ المعجم الکبیر: ۷۲۰۔ تاریخ دمشق: ۲۴/ ۱۲۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور صفوان بن سلیم کے درمیان انقطاع ہے۔ دیکھئے السلسلة الضعيفة: ۱۸۹۰ .

[۴۵۷] اجْمَعُوا وَضُوءَكُمْ جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمْ

وضو کا پانی جمع کرو اللہ تمہارے پراگندہ حالات درست فرما دے گا

[۷۰۲] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أَبنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّدَفِيُّ، ثنا الْفَارُوقُ بْنُ عَبْدِ الْكَبِيرِ، أَبنا أَبُو عَلِيٍّ هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّيْرَافِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَبُو عَمْرٍو الصُّبَاحِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَرْفَعُوا الطَّسْتَ حَتَّى يَطُفَّ، اجْمَعُوا وَضُوءَكُمْ جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمْ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جب کسی برتن میں وضو کرو تو) پانی کا برتن مت اٹھاؤ یہاں تک کہ وہ بھر جائے اور وضو کا پانی جمع کرو اللہ تمہارے پراگندہ حالات درست فرما دے گا۔“

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: شعب الایمان: ۵۴۳۳۔ اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ۱۵۵۳ .

[۴۵۸] نَوِّرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ

فجر کو خوب روشن کرو کیونکہ وہ ثواب میں زیادہ باعث اجر ہے

[۷۰۳] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى عَلِيٍّ ـ هُوَ ابْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ ـ ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ،

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ. فرمایا......اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: صحیح: ترمذی: ١٥٤۔ ابوداود: ٤٢٤۔ نسائی: ٥٤٩، ٥٥٠۔ ابن ماجه: ٦٧٢.

تشریح: اہل علم کہتے ہیں کہ نماز فجر کو خوب روشن کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز فجر اندھیرے میں شروع کر کے قرات اتنی لمبی کی جائے حتیٰ کہ روشنی ہو جائے کیونکہ ایک حدیث میں ہے ''فجر کی نماز پڑھتے پڑھتے تم جس قدر بھی روشنی کرو گے وہ تمہارے لیے زیادہ باعث اجر ہے۔'' (نسائی: ٥٥٠ وسندہ صحیح)

ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ روشنی سے مراد افق یعنی آسمان کے کنارے پر روشنی ہے نہ کہ زمین پر۔ مطلب یہ ہے کہ نماز اس وقت پڑھی جائے جب مشرقی افق خوب روشن ہو جائے البتہ زمین پر اندھیرا ہی رہے۔ یہ مفہوم بھی آپ ﷺ کے طرز عمل سے مطابقت رکھتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھتے اور اس کے بعد عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی واپس لوٹتیں تو اندھیرے کے باعث پہچانی نہ جاتی تھیں۔'' (بخاری: ٨٦٧)

بعض علماء کرام کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ وفات تک اندھیرے میں نماز پڑھتے رہے ہیں، چنانچہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فجر کی نماز ایک دفعہ اندھیرے میں پڑھی اور ایک دفعہ پڑھی تو روشن کر دی مگر اس کے بعد آپ کی نماز اندھیرے ہی میں ہوا کرتی تھی کہ آپ کی وفات ہو گئی اور کبھی روشن نہ کی۔'' (ابوداود: ٣٩٤ وسندہ حسن)

[٤٥٩] تَمَسَّحُوا بِالْأَرْضِ فَإِنَّهَا بِكُمْ بَرَّةٌ

زمین سے تیمم کرو کیونکہ وہ تم پر شفقت کرنے والی ہے

[٧٠٤] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، أبنا ابْنُ شَهْرِيَارَ، وَابْنُ رِيذَةَ قَالَا: ثنا الطَّبَرَانِيُّ، ثنا حَمَلَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَزِّيُّ بِمَدِينَةِ غَزَّةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ،

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَمَسَّحُوا بِالْأَرْضِ فَإِنَّهَا بِكُمْ بَرَّةٌ)).

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زمین سے تیمم کرو کیونکہ وہ تم پر (ماں کی طرح) شفقت کرنے والی ہے۔''

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: وَلَمْ يَرْوِهِ عَنِ الثَّوْرِيِّ إِلَّا الْفِرْيَابِيُّ

امام طبرانی نے کہا: اسے سفیان ثوری سے صرف فریابی نے روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: المعجم الصغير: ٤١٦۔ تاريخ دمشق: ٣٢/ ٣٦٢۔ سفيان

ثوری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۷۰۵] أنـا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ عَمِّي عَوْفٌ،

عَـنْ أَبِـي عُثْـمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰـهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ: ((الْأَرْضَ تَمَسَّحُوا بِهَا فَإِنَّهَا بِكُمْ بَرَّةٌ))

ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمین سے تیمّم کرو کیونکہ وہ تم پر (ماں کی طرح) شفقت کرنے والی ہے۔''

تحقیق وتخریج مرسل: ابن ابی شیبۃ: ۱۷۱۹۔ اسے ابوعثمان تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[۴۶۰] دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

لوگوں کو (آزاد) چھوڑ دو اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ذریعے رزق دیتا ہے

[۷۰۶] أَخْبَـرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ النَّحَّاسِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ الْأَعْـرَابِـيِّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَزِيعٍ الْبَنَّاءُ الْكُوفِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرِّيُّ، قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،

عَـنْ جَـابِـرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَـالَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اورانہوں نے اسے اختصار کے ساتھ بیان کیا۔

تحقیق وتخریج مسلم: ۱۵۲۲۔ ابوداود: ۳۴۴۲۔ ترمذی: ۱۲۲۳۔ ابن ماجه: ۲۱۷۶.

تشریح یہ مکمل حدیث یوں ہے: ''کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے، لوگوں کو (آزاد) چھوڑ دو اللہ بعض کو بعض کے ذریعے رزق دیتا ہے۔''

شارح ابوداود مولانا عمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ اس مسئلے پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

اس باب میں مذکور احادیث سے دلالی کے مسئلے پر روشنی پڑتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شہری، دیہاتی کے لیے اس کی لائی ہوئی اشیاء فروخت نہ کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اس کا مطلب ہے شہری دیہاتی کا دلال نہ بنے۔ باب کی آخری حدیث میں اس کی حکمت یہ بتائی گئی کہ لوگوں کی خرید وفروخت کے معاملے میں مداخلت نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے رزق دیتا ہے۔ یہ مارکیٹ کی قوتوں کو آزاد رکھنے کی تلقین ہے۔ آپ ﷺ نے اسی وجہ سے قیمتیں مقرر کر دینے کو روا نہ سمجھا بلکہ قیمتوں کو رسد اور طلب کے فطری توازن کا نتیجہ قرار دیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ دیہات سے ضرورت کی اشیاء شہر میں لاتے ہیں ان کو لالچ دے کر اپنی کوششوں سے قیمتوں میں اضافہ کروانا اور پھر اس میں حصہ دار بننا بنیادی طور پر آزاد مارکیٹ میں ناپسندیدہ مداخلت ہے، اس سے اشیائے ضرورت ناروا طور پر مہنگی ہوتی ہیں اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ دوسری طرف ابوداود ہی کی کتاب البیوع کی پہلی حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بازار جا کر دلالوں کو سمسار کی بجائے جو ایک عجمی لفظ ہے، زیادہ قابل احترام نام تاجر سے پکارا جس پر یہ حضرات بہت خوش ہوئے۔ آپ نے ان کو تلقین فرمائی کہ بیع وشراء کے معاملے میں انسان سے کوتاہیاں سرزد ہو جاتی ہیں اس لیے تم لوگوں کو صدقہ کرتے رہنا چاہیے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ''دلالی'' بطور ایک باقاعدہ ادارے کے موجود تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو ختم نہ فرمایا۔ شہروں میں بڑے پیمانے پر اشیائے صرف دور دراز سے آتی ہیں۔ جب مال کے ساتھ تاجر خود موجود نہ ہو، یا مال اتنا ہو کہ سارا وہ خود نہ بیچ سکتا ہو، یا مقامی زبانوں، تجارتی اصطلاحوں، طور طریقوں اور مقامی تجارتی پارٹیوں کے قابل اعتبار ہونے نہ ہونے کے بارے میں ناواقفیت کے سبب مال لانے والوں کو شدید مشکلات درپیش ہوں، تو ان کے لیے مقامی دلال یا ایجنٹ کی خدمات ضروری ہیں ورنہ وہ اپنا مال منڈی میں نہ بھیجیں گے۔ اسی لیے اس کاروبار کو ختم نہیں کیا جا سکتا نہ رسول اللہ ﷺ نے دلالوں کو کاروبار ختم کرنے کا حکم ہی دیا ہے۔ بظاہر دونوں باتیں ایک دوسرے سے متضاد نظر آتی ہیں۔ لیکن دونوں کو اپنے اپنے مقام پر رکھ کر دیکھا جائے تو حقیقتاً کوئی تضاد نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے سمسار کے کاروبار کو بند کرنے کا حکم دینے کی بجائے اس کاروبار کے ایک حصے کے بارے میں فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کی طرف سے نہ بیچے، یعنی دوسرے علاقوں کے شہری تاجر دلالوں کی خدمات سے مستفید ہو سکتے ہیں، البتہ شہر کے اردگرد کے لوگ جو اپنی زرعی پیداوار شہر میں بیچنے کے لیے لے کر آتے ہیں ان کے معاملے میں مداخلت نہ کی جائے تا کہ ان اشیاء کی خرید وفروخت فطری طریقے پر جاری رہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے۔ ہمارے فقہا نے آپ کے اس فرمان: ''اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے رزق دیتا ہے۔'' کا محض یہ مطلب لیا ہے کہ دیہات سے اشیاء لانے والے افراد منڈی میں سستی بیچ جایا کریں گے تو اس میں شہر والوں کی اجتماعی بھلائی ہوگی۔ آج کل جو کچھ سامنے آتا ہے وہ اس کے برعکس ہے۔ بلدیاتی اداروں نے دیہات سے تھوڑی مقدار میں اشیاء لانے والوں کو قانوناً مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنی اشیاء دلالوں کے ذریعے سے فروخت کریں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ایک طرف تو عام گاہک کے لیے چیزیں مہنگی ہوگئیں۔ دوسری طرف دیہاتیوں کو ان کی پیداوار کی بہت کم قیمت ملتی ہے۔ سارا منافع درمیان کے لوگ لے جاتے ہیں۔ روزمرہ کی اشیاء جن کی دیہات سے رسد جاری رہتی ہے، اگر دلالوں کی مداخلت سے الگ کر دی جائیں، جس طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، تو دونوں فریقوں کو بے حد فائدہ پہنچے گا۔ یہی آپ ﷺ کے فرمان: ''مداخلت نہ کرو اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے رزق دیتا ہے۔'' کا حقیقی مفہوم ہے۔ (سنن ابوداود: ۳/۲۰، ۲۱، ۷۲۱)

[۴۶۱] اسْتَعِينُوا عَلَى أُمُورِكُمْ بِالْكِتْمَانِ

اپنے معاملات کو پوشیدہ رکھنے سے مدد حاصل کرو

[۷۰۷] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ خُرَّزَاذَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ النَّجِيرَمِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكَشِّيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سَلَّامٍ الْعَطَّارُ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَادَ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السِّيرَافِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ، وَأَبُو خَلِيفَةَ فِي جَمَاعَةٍ قَالُوا: ثنا سَعِيدُ بْنُ سَلَّامٍ الْعَطَّارُ، ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ الشَّامِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اسْتَعِينُوا عَلَى أُمُورِكُمْ بِالْكِتْمَانِ، فَإِنَّ كُلَّ ذِي نِعْمَةٍ مَحْسُودٌ))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے معاملات کو پوشیدہ رکھنے سے مدد حاصل کرو کیونکہ ہر صاحب نعمت پر حسد کیا جاتا ہے۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: سعید بن سلام العطار کذاب ہے۔

[۴۶۲] اسْتَعِينُوا عَلَى إِنْجَاحِ الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ لَهَا

اپنی ضروریات پوری کرنے پر رازوں کو پوشیدہ رکھنے سے مدد حاصل کرو

[۷۰۸] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَ: ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّدَفِيُّ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاوِيُّ بِمِصْرَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سَلَّامٍ الْعَطَّارُ، ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اسْتَعِينُوا عَلَى إِنْجَاحِ الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ لَهَا، فَإِنَّ كُلَّ ذِي نِعْمَةٍ مَحْسُودٌ))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی ضروریات پوری کرنے پر رازوں کو پوشیدہ رکھنے سے مدد حاصل کرو کیونکہ ہر صاحب نعمت پر حسد کیا جاتا ہے۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: المعجم الاوسط: ۲۴۵۵۔ شعب الايمان: ۶۲۲۸۔ الضعفاء للعقيلي: ۲/ ۴۷۱۔ سعید بن سلام العطار کذاب ہے۔

[۴۶۳] الْتَمِسُوا الْجَارَ قَبْلَ شِرَاءِ الدَّارِ

گھر خریدنے سے پہلے (اچھا) پڑوسی تلاش کرو

[۷۰۹] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ،

ثنا أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، وَخُزَيْمَةُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَا: ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ الْمُحَبَّرِ الشَّامِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَعْرُوفِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْتَمِسُوا الْجَارَ قَبْلَ شِرَاءِ الدَّارِ، وَالرَّفِيقَ قَبْلَ الطَّرِيقِ))

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھر خریدنے سے پہلے (اچھا) پڑوسی اور سفر سے پہلے (اچھا) ہم سفر تلاش کرو۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: المعجم الكبير: ٤٣٧٩ - ابان بن محبر متروک ہے۔اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ دیکھئے السلسلة الضعيفة: ٢٦٧٤ .

[٤٦٦] تَدَاوَوْا فَإِنَّ الَّذِي أَنْزَلَ الدَّاءَ أَنْزَلَ الدَّوَاءَ

تم علاج معالجہ کرو کیونکہ جس ذات نے بیماری اتاری ہے اس نے دوا بھی اتاری ہے

[٧١٠] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ عَتَّابٍ، ثنا ابْنُ أَبِي سَمِينَةَ، ثنا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: ابن الاعرابی: ١٦٨٨ - بکر بن بکار ضعیف ہے۔

فائدہ: ❋ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی شفا بھی اتاری ہے۔'' (بخاری: ٥٦٧٨)

❋ سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس محفل میں شریک تھا جب اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر رہے تھے کہ کیا فلاں کام کرنے میں ہم پر گناہ ہے؟ کیا فلاں کام کرنے میں ہم پر گناہ ہے؟ تو آپ نے ان سے فرمایا: ''اللہ کے بندو! اللہ نے تنگی اور گناہ کو ختم کر دیا ہے الا یہ کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو لوٹے یہی آدمی گناہ گار ہے۔'' ان لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر ہم بیمار ہونے پر دوا دارو نہ کریں تو کیا ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے بندو! بیمار ہونے پر دوا استعمال کر لیا کرو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس نے اس کا علاج بھی پیدا کیا ہے سوائے شدید بڑھاپے کے۔'' ان لوگوں نے دریافت کیا: ''اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کی طرف سے کونسی بہترین چیز بندوں کو عطا کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسن اخلاق۔''

(ابن ماجہ: ٣٤٣٦، وسندہ صحیح)

[۴۶۵] احْثُوا فِي وَجْهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ

(روبرو) تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈالو

[۷۱۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أبنا خَالِدٌ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَمَدَحَ عُثْمَانَ، فَقَامَ الْمِقْدَادُ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا لَكَ؟، فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، وَذَكَرَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی آ کر عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا، مقداد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اس کے چہرے پر مٹی ڈالنے لگے۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کو کیا ہوگیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں تو اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الکبیر: ۵۶۵، جزء ۲۰۔ یزید بن ابی زیاد منکر الحدیث ہے۔

فائدہ: ہمام بن حارث سے مروی ہے کہ ایک شخص عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا، مقداد رضی اللہ عنہ بھاری جسم کے تھے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور اس کے منہ پر کنکریاں ڈالنے لگے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تم کیا کر رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جب تم (روبرو) تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی ڈالو۔'' (مسلم: ۳۰۰۲)

[۴۶۶] أَحْسِنُوا إِذَا وُلِّيتُمْ، وَاعْفُوا عَمَّا مَلَكْتُمْ

جب تمہیں امارت سونپی جائے تو اچھا معاملہ کرو اور اپنی رعایا سے درگزر کرو

[۷۱۲] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْجَصَّاصُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ عَطِيَّةَ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَحْسِنُوا إِذَا وُلِّيتُمْ، وَاعْفُوا

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہیں امارت سونپی جائے تو اچھا معاملہ کرو اور اپنی

عَمَّا مَلَكْتُمْ)) رعایا سے درگزر کرو۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: عطیہ ضعیف مدلس اور اسماعیل بن یحییٰ کذاب ہے۔

[٤٦٧] أَطْعِمُوا طَعَامَكُمُ الْأَتْقِيَاءَ، وَأُولُوا مَعْرُوفَكُمُ الْمُؤْمِنِينَ

اپنا کھانا متقی لوگوں کو کھلاؤ اور مومنوں کے ساتھ بھلائی کرو

[٧١٣] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَهْضَمِ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ اللَّيْثِيِّ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَطْعِمُوا طَعَامَكُمُ الْأَتْقِيَاءَ، وَأُولُوا مَعْرُوفَكُمُ الْمُؤْمِنِينَ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنا کھانا متقی لوگوں کو کھلاؤ اور مومنوں کے ساتھ بھلائی کرو۔''

تحقیق وتخریج: حسن: احمد ٣/ ٥٥۔ شعب الايمان: ١٠٤٦٠.

[٧١٤] أنا أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، نا أَبُو عِمْرَانَ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ، نا عَبْدُ اللهِ -يَعْنِي ابْنَ أَبِي الدُّنْيَا- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ اللَّيْثِيِّ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: ايضًا.

تشریح: اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

ا:...... کھانے پینے کی دعوت میں حتی الوسع یہی کوشش کرنی چاہیے کہ نیک اور پرہیز گار لوگ شرکت کریں جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: ''صرف مومن کی صحبت اختیار کر اور تیرا کھانا بھی صرف متقی ہی کھائے۔'' (ابوداود: ۴۸۳۲ وسندہ صحیح) ہاں کسی ضرورت کے تحت گناہ گاروں کو بھی مدعو کیا جا سکتا ہے کیونکہ اہل علم کے بقول یہاں کھانے سے مراد دعوت کا کھانا ہے نہ کہ ضرورت کا کھانا، ضرورت کے کھانے میں کوئی امتیاز نہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ (الدھر:۸) ''اور وہ اس (اللہ) کی محبت میں مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔'' یہاں یتیم، مسکین اور قیدی سے مراد ہر طرح کے لوگ ہیں۔

۲:...... بھلائی ونیکی سب مسلمانوں کے ساتھ کرنی چاہیے خواہ وہ پرہیزگار ہو یا غیر پرہیزگار، کیونکہ اسلام نے ہر کسی کے ساتھ حسن سلوک کا درس دیا ہے۔

[۴۶۸] اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَبَعٍ

اس لالچ سے اللہ کی پناہ مانگو جو (دلوں پر) مہر لگنے کی طرف پہنچا دے

[۷۱۵] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فِرَاسٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ،

عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ، وَذَكَرَهُ.

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: احمد: ۵/ ۲۳۲۔ عبد بن حميد: ۱۱۵۔ عبداللہ بن عامر اسلمی ضعیف ہے۔

الجز السادس — جز: ٦

[۴۶۹] أَجْمِلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا

حصول دنیا کے لیے اچھا طریقہ اختیار کرو

[۷۱۶] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ، أبنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ،

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَجْمِلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلًّا مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ مِنْهَا))

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حصول دنیا کے لیے اچھا طریقہ اختیار کرو کیونکہ ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہو۔''

تحقیق وتخریج: صحيح: ابن ماجه: ۲۱۴۲۔ السنة لابن ابى عاصم: ۴۱۸۔ حاكم: ۲/ ۳.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کی زندگی اور رزق مقرر ہے کوئی شخص اپنی زندگی کی مدت اور اپنا رزق مکمل کیے بغیر ہرگز نہیں مرے گا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے جو روزی تمہارے مقدر میں لکھی ہوئی ہے اسے حاصل کرنے

کے لیے شریعت کی حدود میں رہ کر محنت وکوشش کرو لیکن مقدم اپنی آخرت ہی کو رکھو، ایسا نہ ہو کہ حصول دنیا میں اس قدر مگن ہو جاؤ کہ حلال وحرام کی تمیز ہی کھو بیٹھو، ہر وقت دنیا کے پیچھے بھاگتے پھرو اور دین سے دوری اختیار کر لو۔ اعتدال اور میانہ روی کو لازم پکڑو اور آخرت کا خیال اپنے سامنے رکھو، تھوڑی سی مختصر کوشش اگر دنیا کے لیے بھی ہو تو کوئی حرج نہیں مگر پورا دل مت لگاؤ کہ آخرت ہی بھلا بیٹھو۔ ایک حدیث میں ہے: ''لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور مال و دولت کے حصول کے لیے اچھا طریقہ اختیار کرو، بلاشبہ کسی آدمی کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا پورا رزق حاصل نہ کر لے اگرچہ اس کے حصول میں کچھ تاخیر ہو جائے لہٰذا تم اللہ سے ڈرتے رہو اور حصول دولت کے لیے اچھا طریقہ اختیار کرو، جو چیز حلال ہو اسے لے لو اور جو حرام ہو اسے چھوڑ دو۔'' (ابن ماجہ: ۲۱۴۴ وقال شیخنا علی زئی: صحیح)

[۴۷۰] أَصْلِحُوا دُنْيَاكُمْ، وَاعْمَلُوا لِآخِرَتِكُمْ

اپنی دنیا کو درست رکھو اور اپنی آخرت کے لیے عمل کرو

[۷۱۷] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمِسْوَرِ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا عِيسَى بْنُ وَاقِدٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَصْلِحُوا دُنْيَاكُمْ، وَاعْمَلُوا لِآخِرَتِكُمْ كَأَنَّكُمْ تَمُوتُونَ غَدًا))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی دنیا کو درست رکھو اور اپنی آخرت کے لیے عمل کرو گویا تمہیں کل مرنا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: سلیمان بن ارقم اور مقدام بن داود ضعیف ہیں، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ۸۷٤.

[۴۷۱] أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا

سلام کو عام کرو سلامت رہو گے

[۷۱۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجِهَازِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ، ثنا أَبُو التَّرِيكِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، ثنا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ قَنَانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: حسن: احمد: ٤/ ٢٨٦۔ ابن حبان: ٤٩١۔ الادب المفرد: ۷۸۷.

تشریح: ''سلام کو عام کرو سلامت رہو گے۔'' یعنی آپس میں جب ایک دوسرے سے ملو تو سلام علیک کہو اس کا فائدہ ایک تو یہ ہوگا کہ تمہارے دل حسد و بغض، کینہ و نفرت کدورت، عداوت اور دوسرے گناہوں سے سلامت رہیں گے باہمی محبت میں اضافہ ہوگا جس سے معاشرے میں امن وسکون کی فضا پیدا ہوگی۔ حدیث میں ہے: ''تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم مومن نہیں بن جاتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک باہم محبت نہیں کرتے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اسے کرنے لگ جاؤ گے تو تمہاری باہم محبت ہو جائے گی؟ آپس میں سلام پھیلاؤ۔'' (مسلم: ۵۴) دوسرا فائدہ یہ ہے کہ تم لوگ قیامت کے دن عذابوں سے بچ کر سلامتی کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ گے جیسا کہ آگے حدیث میں آ رہا ہے۔

[۴۷۲] أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ

سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ

[۷۱۹] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ، ثنا أَبِي، عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ، أَوْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَكُنْتُ فِيمَنْ أَتَاهُ، فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّهُ غَيْرُ وَجْهِ كَذَّابٍ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے، چنانچہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو آپ کے پاس آئے، جب میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: ''لوگو! سلام عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز (تہجد) پڑھو، جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: ترمذی: ۲۴۸۵۔ ابن ماجہ: ۱۳۳۴۔ احمد: ۵/ ۴۵۱.

تشریح: اس حدیث مبارک سے پتا چلا کہ خیر وسلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کے لیے چار چیزوں پر عمل کرنا ضروری ہے:

(۱) افشاء سلام:...... سلام کو عام کرنا یعنی آپس میں کثرت سے سلام علیک کہنا حتیٰ کہ اگر کسی مسلمان سے براہ راست قرابت یا دوستی کا تعلق نہ بھی ہو یا جو مسلمان اجنبی ہو اسے بھی سلام کہنا، یہ افشاء سلام ہے البتہ غیر مسلم اور مشرک و بدعتی کو سلام نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ دوسرے دلائل کی رو سے منع ہے۔

(۲) کھانا کھلانا:...... یعنی غریب، مسکین اور ضرورت مندوں کو بطور صدقہ اور اپنے دوست واحباب کو بطور ہدیہ کھانا کھلانا، اس سے دلوں میں محبت پیدا ہوگی، نفرت اور کدورت کے علاوہ بخل اور کنجوسی کا بھی علاج ہوگا۔

(۳) صلہ رحمی:...... رشتے داروں کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنا، ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ان کے حقوق کی پاسداری کرنا، یہ سب چیزیں صلہ رحمی میں آتی ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث میں صلہ رحمی پر بڑا زور دیا گیا ہے، اسے جوڑنے والوں کے لیے بشارتیں اور توڑنے والوں کے لیے بڑی وعیدیں آئی ہیں۔ الغرض صلہ رحمی کے بغیر حقوق العباد کی ادائیگی ناممکن ہے اور حقوق العباد ادا کیے بغیر جنت میں داخلہ محال ہے۔

(۴) نماز تہجد:...... رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز تہجد ادا کرنا۔ اگرچہ اس کا وقت عشاء کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے لیکن افضل اور بہترین وقت رات کا آخر ہے، اس وقت نماز پڑھنے کا جو لطف اور سرور ہے وہ محتاج بیان نہیں، لہٰذا اس وقت قیام اللیل کرنا چاہیے۔ جو لوگ ذوق وشوق سے ان مذکورہ بالا اعمال کی پابندی کرتے ہیں اور ان سے غافل نہیں ہوتے انہیں جہنم کی سزا معاف کر دی جائے گی وہ اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے۔ اللھم اجعلنا منھم

[۴۷۳] احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي

میرے صحابہ کے بارے میں میرا خیال رکھو، بے شک وہ میری امت کے بہترین لوگ ہیں

[۷۲۰] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، ثنا الْقِدَاحُ -يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ سَالِمٍ- عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي))

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے صحابہ کے بارے میں میرا خیال رکھو، بے شک وہ میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔''

تحقیق و تخریج: منقطع: مطلب بن عبداللہ مدلس کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

فائدہ: دیکھیں حدیث نمبر ۴۰۴۔

[۴۷۴] احْفَظُونِي فِي عِتْرَتِي

میری عترت (خاص الخاص رشتے داروں) کے بارے میں میرا خیال رکھو

[۷۲۱] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّرَّاجُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ النَّقَّادِ، ثنا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ بِنْتِ مَطَرٍ، ثنا هَاشِمُ بْنُ قَاسِمٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ہاشم بن قاسم کے حالات نہیں ملے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۴۷۵] اسْتَرْشِدُوا ذَوِي الْعُقُولِ تُرْشَدُوا

عقل والوں سے راہنمائی طلب کرو راہنمائی پالو گے

[۷۲۲] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَزَادْمَرْدَ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ شَاكِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَطَّارُ بِالْمَصِّيصَةِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ الْمَتُّوثِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اسْتَشِيرُوا ذَوِي الْعُقُولِ تَرْشَدُوا، وَلَا تَعْصُوهُمْ فَتَنْدَمُوا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ”عقل والوں سے راہنمائی طلب کرو راہنمائی پا لو گے اور ان کی نافرمانی نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: عبدالعزیز بن ابی رجاء سخت ضعیف ہے۔ دیکھئے السلسلة الضعيفة: ٦١٧.

[۴۷۶] تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا

مرنے سے پہلے اپنے رب کی طرف رجوع کرلو

[۷۲۳] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الْمَعَافِرِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْيَرْبُوعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيِّ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ: ((تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الزَّاكِيَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا، وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ إِيَّاهُ))

جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''تم مرنے سے پہلے اپنے رب کی طرف رجوع کر لو اور مصروف ہونے سے پہلے پاکیزہ اعمال کر لو اور اس کا کثرت سے ذکر کر کے اپنے اس تعلق کو مضبوط کر لو جو تمہارے اور اس کے درمیان ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** ابن ماجہ: ۱۰۸۱۔ عبد بن حمید: ۱۱۳۶۔ شعب الایمان: ۲۷۵۴۔ علی بن زید ضعیف ہے۔

[۷۲۴] وأنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمِسْوَرِ، نا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، نا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا، وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَبِكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُنْصَرُوا وَتُؤْجَرُوا وَتُرْزَقُوا)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا: ''اے لوگو! مرنے سے پہلے اپنے رب کی طرف رجوع کر لو اور مصروف ہونے سے پہلے جلدی جلدی نیک اعمال کر لو اور اس کا کثرت سے ذکر کر کے اور ظاہری اور پوشیدہ طور پر صدقہ کر کے اپنے اس تعلق کو مضبوط کر لو جو تمہارے اور اس کے درمیان ہے، تمہاری مدد کی جائے گی، تمہیں اجر دیا جائے گا اور تمہیں روزی ملے گی۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۴۷۷] تَجَافَوْا عَنْ عُقُوبَةِ ذَوِي الْمُرُوءَةِ مَا لَمْ يَكُنْ حَدًّا

جب کسی شرعی حد کا معاملہ نہ ہو تو صاحب مروت لوگوں کو سزا دینے سے پہلو تہی کرو

[۷۲۵] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الضَّحَّاكِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَجَافَوا عَنْ عُقُوبَةِ ذَوِي الْمُرُوءَةِ مَا لَمْ يَكُنْ حَدًّا)) فرمایا: ''جب کسی شرعی حد کا معاملہ نہ ہو تو صاحب مروت لوگوں کو سزا دینے سے پہلوتہی کرو۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: عبداللہ بن زیاد متروک اور یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک ضعیف ہے۔

[۴۷۸] تَجَافَوا عَنْ ذَنْبِ السَّخِيِّ، فَإِنَّ اللّٰهَ آخِذٌ بِيَدِهِ كُلَّمَا عَثَرَ

سخی آدمی کی لغزش سے پہلوتہی کرو کیونکہ وہ جب بھی پھسلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ تھام لینے والا ہے

[۷۲۶] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أبنا أَبُو الْقَاسِمِ رَوْزَبَةُ بْنُ الْحَسَنِ الْكَاتِبُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُبَارَكِ الطُّوسِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَلِيحِ بْنِ رَسْلَانَ الْفَيُّومِيُّ، ثنا ذُو النُّونِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا فُضَيْلٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَجَافَوا عَنْ ذَنْبِ السَّخِيِّ، فَإِنَّ اللّٰهَ آخِذٌ بِيَدِهِ كُلَّمَا عَثَرَ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سخی آدمی کی لغزش سے پہلوتہی کرو کیونکہ وہ جب بھی پھسلتا ہے اللہ اس کا ہاتھ تھام لینے والا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ۵۷۱۰۔ شعب الایمان: ۱۰۳۷۱۔

لیث بن ابی سلیم ضعیف مدلس ہے، اس میں اس کے علاوہ بھی علتیں ہیں۔

[۴۷۹] عُودُوا الْمَرِيضَ

مریض کی عیادت کرو

[۷۲۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا هَمَّامٌ، ثنا قَتَادَةُ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِيرَوَيْهِ الْفَسَوِيُّ بِهَا، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا هَمَّامٌ، ثنا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي عِيسَى الْأُسْوَارِيِّ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عُودُوا الْمَرِيضَ، وَاتَّبِعُوا الْجَنَازَةَ تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مریض کی عیادت کرو، جنازوں میں شرکت کرو (تمہارا ایسا کرنا) تمہیں آخرت کی یاد دلائے گا۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: الادب المفرد: ۵۱۸۔ احمد: ۳/ ۲۳۔ ابن حبان: ۲۹۵۵.

تشریح: عقل مند اور دانا وہی ہے جو اپنی موت کو یاد رکھے، جو شخص موت کو یاد نہیں رکھتا وہ عقل مند نہیں۔ مذکورہ بالا حدیث میں موت کو یاد رکھنے کے حوالے سے دو باتوں کی تلقین فرمائی گئی ہے:

(۱) عیادت مریض:......مریض کی عیادت کی بڑی فضیلت ہے، حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو واپس آنے تک وہ جنت کے تازہ پھلوں کے چننے میں مصروف رہتا ہے۔'' (مسلم: ۲۵۶۸) اسی طرح ایک اور حدیث ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابن آدم! میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی۔ انسان کہے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تیری عیادت کرتا جبکہ تو تو رب العالمین ہے؟ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا لیکن تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی عیادت کرتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا۔'' (مسلم: ۲۵۶۹) مریض کی عیادت کی جہاں اور بڑی فضیلتیں ہیں، وہیں اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان کو اپنی موت یاد آجاتی ہے۔ بندہ جب مریض کی بیماری اور اس کے حال پر غور کرتا ہے تو اسے اپنی بھی موت یاد آتی ہے۔

(۲) اتباع جنائز:...... جنازوں میں شرکت کرنا بھی بڑی فضیلت والا عمل ہے، حدیث میں ہے کہ جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہوتا ہے اور اس کے ساتھ رہتا ہے حتیٰ کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور اس کے دفنانے سے فارغ ہو جاتا ہے تو وہ دو قیراط اجر کے ساتھ واپس لوٹتا ہے، ہر قیراط احد پہاڑ کی مثل ہے اور جو شخص نماز جنازہ پڑھتا ہے اور اس کے دفنانے سے پہلے ہی واپس آجاتا ہے تو وہ ایک قیراط اجر کے ساتھ لوٹتا ہے۔'' (بخاری: ۱۳۲۵، مسلم: ۹۴۵) انسان جب جنازے میں شرکت کرتا ہے تو ضرور اسے اپنی موت بھی یاد آتی ہے کہ جس طرح آج میرا یہ بھائی دنیا سے سفر آخرت پر روانہ ہو رہا ہے اسی طرح ایک دن میں نے بھی اس سفر پر روانہ ہونا ہے۔

[۴۸۰] لِيَكُنْ بَلَاغُ أَحَدِكُمْ فِي الدُّنْيَا زَادَ الرَّاكِبِ

تم میں سے ہر شخص کا دنیا میں اتنا ہی خرچ وحصہ ہونا چاہیے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے

[۷۲۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَحُمَيْدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَابْنَ مَسْعُودٍ دَخَلَا عَلَى سَلْمَانَ يَعُودَانِهِ، فَبَكَى سَلْمَانُ، فَقَالَا لَهُ: مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟، قَالَ: عَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحْفَظْهُ مِنَّا أَحَدٌ، قَالَ: وَذَكَرَ: «لِيَكُنْ بَلَاغُ أَحَدِكُمْ مِنَ الدُّنْيَا زَادَ

سعید بن میتب اور مورق عجلی سے مروی ہے کہ سعد بن مالک اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سلمان رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے گئے تو سلمان رو پڑے، انہوں نے ان سے کہا: اے ابو عبداللہ! آپ کو کس چیز نے رلا دیا؟ انہوں نے کہا: اس عہد نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے لیا تھا، لیکن ہم میں سے کسی نے اس کی پاسداری نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے بیان کیا: ''تم میں سے ہر شخص کا دنیا میں اتنا ہی

الرَّاكِبِ)) خرچ وحصہ ہونا چاہیے جتنا کہ ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: المعجم الكبير: ٦١٦٠۔ تهذيب الاثار: ٤٤٠، جزء٥۔ ابن ماجه: ٤١٠٤ عن انس .

تشریح اس حدیث میں دنیا سے بے رغبتی اور فکر آخرت کا درس ہے کہ ہر وقت دنیا کے پیچھے بھاگنے کے بجائے آخرت کی فکر کرنی چاہیے، متاع دنیا میں سے اتنا سامان کہ جس سے زندگی کا پہیہ چل سکے لینے کی اجازت ہے، اس سے زیادہ لینا بوجھ ہے۔ ایک مسافر سفر پر روانہ ہوتے وقت صرف اپنی ضرورت کا سامان اٹھاتا ہے، ضرورت سے زیادہ اٹھائے گا تو تکلیف میں مبتلا ہوگا، چونکہ یہ دنیا بھی ایک مسافر خانہ ہے، یہاں کا ہر شخص مسافر ہے، لہٰذا وہ جائز ذرائع سے اتنا مال تو حاصل کرلے جس سے اس کی گزر بسر ہو سکے لیکن اس مال کو اپنی زندگی کا مقصد نہ بنائے کہ مقصد حیات تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

[۴۸۱] اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ
پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو

[٧٢٩] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ بِمَكَّةَ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْجَرَّاحِ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: ((اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هِرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ))

عمرو بن میمون اودی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے، اپنی مال داری کو اپنی محتاجی سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنی مصروفیت سے پہلے، اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔''

تحقیق وتخریج مرسل: ابن ابی شيبة: ٣٥٤٦٠۔ الزهد لابن المبارك: ٢۔ اسے عمرو بن میمون تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے، اپنی مال داری کو اپنی محتاجی سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنی مصروفیت سے پہلے، اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔''

(حاکم ۴/۳۰۶، وسندہ حسن)

[۴۸۲] لِيَأْخُذِ الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ

بندے کو چاہیے کہ اپنے نفس سے اپنے لیے (توشہ اور زادراہ) پکڑ لے

[۷۳۰] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَعَافِرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْدٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفٍ الْبُسْتِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ ثُمَامَةَ بْنِ حُجْرٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ،

ثنا ابْنُ عَائِشَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: ((لِيَأْخُذِ الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ، وَمِنْ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ، وَمِنَ الشَّبِيبَةِ قَبْلَ الْكِبَرِ، وَمِنَ الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ، فَمَا بَعْدَ الدُّنْيَا مِنْ دَارٍ إِلَّا الْجَنَّةُ أَوِ النَّارُ))

ابن عائشہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بندے کو چاہیے کہ اپنے نفس سے اپنے لیے، اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لیے، بڑھاپے سے پہلے جوانی سے اور موت سے پہلے زندگی سے (توشہ اور زادِ راہ) حاصل کر لے کیونکہ دنیا کے بعد جنت یا جہنم کے سوا کوئی گھر نہیں ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جداً: محمد بن زکریا بن دینار کذاب ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۴۸۳] كُونُوا فِي الدُّنْيَا أَضْيَافًا

دنیا میں مہمان بن کر رہو

[۷۳۱] كَتَبَ إِلَيَّ سَهْلُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الشُّجَاعِيُّ بِخَطِّهِ، وَلَا أَرَانِي إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ، ثنا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ،

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ -هُوَ الثُّمَالِيُّ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُونُوا فِي الدُّنْيَا أَضْيَافًا، وَاتَّخِذُوا الْمَسَاجِدَ بُيُوتًا، وَعَوِّدُوا قُلُوبَكُمُ الرِّقَّةَ، وَأَكْثِرُوا التَّفَكُّرَ وَالْبُكَاءَ، وَلَا تَخْتَلِفَنَّ بِكُمُ الْأَهْوَاءُ))

سیدنا حکم بن عمیر ثمالی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں مہمان بن کر رہو، مسجدوں کو اپنا گھر بنا لو، اپنے دلوں کو رقت اور نرم مزاجی کا عادی بنا لو، کثرت سے غور وفکر اور رویا کرو، اور خواہشات تمہارے اندر ہرگز اختلاف پیدا نہ کر دیں۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: حلية الاولياء: ١/ ٤٣١۔ موسیٰ بن ابی حبیب اور عیسیٰ بن ابراہیم ضعیف ہیں، اس میں اور بھی علتیں ہیں، دیکھئے السلسلة الضعيفة: ١١٧٩.

[٤٨٤] أَكْرِمُوا الشُّهُودَ

گواہوں کی عزت کرو

[٧٣٢] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَطَّارُ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ بَيَانَ الصَّفَّارُ بِبَغْدَادَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مُوسَى الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكْرِمُوا الشُّهُودَ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَسْتَخْرِجُ بِهِمُ الْحُقُوقَ، وَيَدْفَعُ بِهِمُ الظُّلْمَ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گواہوں کی عزت کرو کیونکہ اللہ ان کے ذریعے (حق والوں کے) حق ادا کرواتا ہے اور ان کے طفیل ظلم کو روکتا ہے۔“

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: الضعفاء للعقيلي: ١/ ٧٧۔ تاريخ دمشق: ٥/ ٢١٦۔ تاريخ مدينة السلام: ٦/ ٢٦٩۔ عبدالصمد بن علی، ابراہیم بن محمد اور عبدالصمد بن موسیٰ مجروح ہیں۔

[٤٨٥] اتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی بددعا سے بچو

[٧٣٣] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الضَّرَّابُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَرْوَانَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ، ثنا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُزَيْمَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تُحْمَلُ عَلَى الْغَمَامِ، يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ))

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ بادلوں کے اوپر اٹھائی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے میری عزت اور جلالت کی قسم! میں ضرور ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ عرصے بعد ہی کروں۔“

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الكبير: ٣٧١٨۔ مساوى الاخلاق للخرائطى:

٦٤٠ ، محمد بن عمار بن خزیمہ، خزیمہ بن محمد بن عمار اور عبداللہ بن محمد بن عمران کی توثیق نہیں ملی، مزید دیکھئے: السلسلة الضعیفة: ٨٦٩ .

فائدہ ٭ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی: عادل حکمران، روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کر لے، اور مظلوم کی دعا، اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت بادلوں سے بھی اوپر اٹھا لے گا، اس (کی دعا) کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اللہ فرماتا ہے: مجھے میری عزت کی قسم! میں ضرور بالضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ عرصہ بعد ہی کروں۔'' (ابن ماجہ: ١٧٥٢ و سندہ حسن)

٭ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو جب عامل بنا کر یمن بھیجا تو آپ نے (انہیں) فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔'' (بخاری: ٢٤٤٨)

[٤٨٦] ارْحَمُوا ثَلَاثَةً

تین آدمیوں پر رحم کھاؤ

[٧٣٤] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَسْقَلَانِيُّ بِالْبَصْرَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مَيْمُونٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ارْحَمُوا ثَلَاثَةً: غَنِيَّ قَوْمٍ افْتَقَرَ، وَعَزِيزًا ذَلَّ، وَعَالِمًا يَلْعَبُ بِهِ الْحُمْقَى وَالْجُهَّالُ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں پر رحم کھاؤ: کسی قوم کا مال دار شخص جو فقیر ہو گیا ہو، وہ صاحب عزت جو ذلیل ہو گیا ہو، اور وہ عالم جس کے ساتھ بے وقوف اور جاہل لوگ کھیل تماشا کر رہے ہوں۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٤٨٧] تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ

رات کا کھانا کھایا کرو اگرچہ مٹھی بھر ردی کھجور ہی کیوں نہ ہو

[٧٣٥] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَالِيقِيُّ إِجَازَةً، أبنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُرْهِبِيُّ، أبنا الشُّجَاعِيُّ ـ وَهُوَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ الطَّيِّبِ ـ ثنا قُتَيْبَةُ ـ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ ـ ثنا عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلَّاقِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ))

فرمایا: ''رات کا کھانا کھایا کرو اگرچہ مٹھی بھر ردی کھجور ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپے کا باعث ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: ترمذی: ۱۸۵۶۔ ابويعلى: ۴۳۵۳۔ عنبسہ بن عبدالرحمٰن متروک ہے۔

[۴۸۸] انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ

جوتم سے نچلے درجے میں ہے اس کی طرف دیکھو

[۷۳۶] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَصِيبِ الْقَاضِي، قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ النُّعْمَانِ، ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ فَوْقَكُمْ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جوتم سے نچلے درجے میں ہے اس کی طرف دیکھو اور جوتم سے اوپر درجے والا ہے اس کی طرف مت دیکھو کیونکہ یہ اس بات کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ تم اپنے اوپر اللہ کی کسی نعمت کو حقیر نہ سمجھو۔''

تحقیق وتخریج مسلم: ۲۹۶۳۔ ابن ماجه: ۴۱۴۲۔ احمد: ۲/ ۲۵۴.

[۷۳۷] وَأَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو إِسْحَاقَ الْعَنْسِيُّ، نا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، فَالْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((انْظُرُوا مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جوتم سے نچلے درجے میں ہے اس کی طرف دیکھو اور جوتم سے اوپر درجے والا ہے اس کی طرف مت دیکھو کیونکہ یہ اس بات کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ تم اپنے اوپر اللہ کی کسی نعمت کو حقیر نہ سمجھو۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

تشریح یہ حدیث مبارک خیر کے تمام معانی کی جامع ہے، اس سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ دنیاوی

امور میں آدمی ہمیشہ اپنی حالت کا قیاس اپنے سے کم تر انسان کی حالت سے کرے، اس سے طبیعت میں زہد پیدا ہوتا ہے، حرص اور طمع ختم ہوتی ہے۔ بندہ جب اپنے سے کم تر انسان کی حالت پر غور کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی اور زیادہ نعمتیں آشکار ہوں گی پھر وہ صبر وشکر کرے گا کہ اللہ نے اسے اس سے بہتر حال میں رکھا ہے اور وہ کبھی یہ نہیں سمجھے گا کہ اللہ نے مجھے کم نعمتیں دی ہیں، یوں اسے زہد اور قناعت کی دولت مل جائے گی۔ لیکن اگر وہ اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے گا تو طمع، لالچ، حرص اور حسد جیسی بیماریاں آئیں گی اور طبیعت میں ایک قلق اور جلن پیدا ہوتی رہے گی۔ ہاں دینی امور میں حکم اس کے برعکس ہے، وہاں یہ ہے کہ اپنے سے اوپر درجے والے کی طرف دیکھو کیونکہ بندہ جب اپنے رب کی عبادت کرتا ہو اور اس میں کوشش کرتا ہو کہ وہ اس شخص کو دیکھے جو زیادہ عبادت کرتا ہے تو وہ ضرور یہ خواہش کرے گا کہ میں اس سے بڑھ کر یا کم از کم اتنی تو عبادت کروں یوں وہ اپنے رب کا قرب حاصل کرنے میں لگا رہے گا۔

[۴۸۹] أَمِطِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ تَكْثُرْ حَسَنَاتُكَ

مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کر تیری نیکیوں میں اضافہ ہوگا

[۷۳۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، أبنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الضَّرِيرُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شُجَاعٍ، ثنا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَاتِكَةِ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: مکارم الاخلاق للخرائطی: ۵۸۳۔ ابوالعاتکہ ضعیف ہے۔

فائدہ ❊ سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل کرنے کا حکم دیں جو میں کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کر یہ تیرے لیے صدقہ ہوگا۔'' (احمد: ۴/۴۲۴، وسندہ صحیح)

❊ سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نہیں جانتا شاید آپ (دنیا سے) تشریف لے جائیں اور میں آپ کے بعد رہ جاؤں چنانچہ آپ مجھے آخرت کے لیے کوئی زاد راہ بتا دیجیے جس سے اللہ مجھے نفع دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ یہ کام کیا کر اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دیا کر۔'' (مسلم: ۲۶۱۸)

❊ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص کہیں جا رہا تھا راستے میں اس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹہنی دیکھی اس نے اسے راستے سے دور کر دیا اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) اس سے راضی ہو گیا اور اسے بخش دیا۔'' (بخاری: ۶۵۲)

[۴۹۰] أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَّا

اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کر

[۷۳۹] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ أَبِي الدَّمِيكِ الْمُسْتَمْلِي، ثنا أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، ثنا جَمِيلُ بْنُ زَيْدٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَّا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَّا، وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَّا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَّا))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کر، ہوسکتا ہے کہ کسی دن تجھے نفرت ہو جائے اور اپنے دشمن سے ایک حد تک ہی نفرت کر، ہوسکتا ہے کہ کسی دن تجھے محبت ہو جائے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ۵۱۱۹۔ فوائد تمام: ۱۴۳۲ جمیل بن زید اور ابوالصلت ہروی ضعیف ہیں۔

تشریح: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے مرفوع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کر، ہوسکتا ہے کہ کسی دن تجھے نفرت ہو جائے اور اپنے دشمن سے ایک حد تک ہی نفرت کر، ہوسکتا ہے کہ کسی دن تجھے محبت ہو جائے۔'' (ترمذی: ۱۹۹۷ وسندہ صحیح)

[۴۹۱] أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ أَمْرِكَ

میں تجھے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تیرے کام کی بنیاد ہے

[۷۴۰] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَمْرَاوِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْآجُرِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، ثنا الْفِرْيَابِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ، ثنا أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ،

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ أَمْرِكَ، وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ أُمَّتِي، وَلْيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْرِفُ عَنْ نَفْسِكَ، وَاخْزُنْ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّكَ بِذَلِكَ تَغْلِبُ الشَّيْطَانَ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تجھے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تیرے کام کی بنیاد ہے اور جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لے کیونکہ وہ میری امت کی رہبانیت ہے اور جو تو اپنے بارے میں (خامیاں وغیرہ) جانتا ہے وہ تجھے لوگوں (کو برا بھلا کہنے) سے روک دے،

اور سوائے بھلی بات کہنے کے اپنی زبان کو بند رکھ کیونکہ ایسا کرنے سے تو شیطان پر غالب آ جائے گا۔“

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف جدًا: ابن حبان: ٣٦١۔ المعجم الکبیر: ١٠٦٥١۔ ابراہیم بن ہشام غسانی سخت ضعیف ہے۔

فائدہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: ”میں تجھے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔“ (ابن ماجہ: ١٧٧١، وسندہ حسن)

[٤٩٢] اقْرَأِ الْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ

قرآن پڑھ وہ تجھے (برائی سے) روکے گا

[٧٤١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو رَبِيعَةَ فَهْدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ ضَرَّهُ جَهْلُهُ، اقْرَأِ الْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَإِذَا لَمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَؤُهُ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو اس کے علم نے نفع نہ دیا اسے اس کا جہل نقصان دے گا، قرآن پڑھ وہ تجھے (برائی سے) روکے گا، اگر اس نے تجھے نہ روکا تو (گویا) تو نے اسے پڑھا ہی نہیں۔“

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف جدًا: دیکھئے حدیث نمبر ٣٩٢۔

[٤٩٣] أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ

جس نے تیرے پاس امانت رکھی ہو اس کی امانت ادا کر

[٧٤٢] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّبِيعِ النَّهْدِيُّ، ثنا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، ثنا قَيْسٌ، وَشَرِيكٌ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے تیرے پاس امانت رکھی ہو اس کی امانت ادا کر اور جس نے تجھ سے خیانت کی ہو تو اس سے خیانت نہ کر۔“

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: ابوداود: ٣٥٣٥۔ ترمذی: ١٢٦٤۔ حاکم: ٢/ ٤٦۔ شریک مدلس کا عنعنہ اور قیس ضعیف ہے۔

[٧٤٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاهِدُ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَفْصٍ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْوَصِيِّ، ثنا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ أَبُو بَكْرٍ، ثنا عِيسَى بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: المعجم الصغیر: ٤٧٥۔ دارقطنی: ٢٩١٤۔ ایوب بن سوید ضعیف ہے۔

[۴۹۴] أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ

مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کرو

[٧٤٤] أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدُونَ الْمَوْصِلِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا، أبنا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَدَمِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دو۔''

تحقیق و تخریج حسن: ابن ماجہ: ٢٤٤٣.

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس آدمی کو کسی کام پر رکھا گیا ہو جب وہ اپنا کام پورا کر لے تو پھر اس کو اس کی مزدوری ادا کرنے میں بلاوجہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ مزدوری ادا کرنے میں تاخیر کرنا اور ٹال مٹول سے کام لینا ایک قسم کا ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ظالم پر روز قیامت خود مدعی ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ روز قیامت میں خود ان کی طرف سے جھگڑوں گا: ایک وہ آدمی جو میرا نام لے کر عہد کرے پھر اسے توڑ ڈالے۔ وہ شخص جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھا جائے۔ اور ایک وہ آدمی جو کسی مزدور کو مزدوری پر رکھے تو اس سے پورا کام لے لیکن اسے اجرت نہ دے۔'' (بخاری: ٢٢٢٧)

[۴۹۵] احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ

تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا۔

[۷٤٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ النَّحَّاسِ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ ، أبنا أَبُو شِهَابٍ ، ثنا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا غُلَامُ! احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَيْهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْخَلَائِقَ لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يُعْطُوكَ شَيْئًا لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يُعْطِيَكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، أَوْ يَصْرِفُوا عَنْكَ شَيْئًا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُصِيبَكَ بِهِ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى ذَلِكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَسَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا، وَاعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ جَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لڑکے! تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ تو اللہ (کے حقوق) کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو اسے خوشحالی میں پہچان وہ تجھے (تیری) تنگی میں پہچانے گا۔ اور جان لے کہ بے شک جو تجھے پہنچ گیا ہے وہ تجھ سے ٹل نہیں سکتا تھا اور جو تجھ سے ٹل گیا ہے وہ تجھے پہنچ نہیں سکتا اور جان لے کہ بے شک اگر ساری مخلوق اس بات پر جمع ہو جائے کہ تجھے کوئی چیز عطا کرے جبکہ اللہ تجھے وہ چیز عطا نہ کرنا چاہتا ہو تو وہ (ساری مخلوق) اپنے فیصلے پر قادر نہیں ہو سکتی۔ یا وہ (ساری مخلوق) تجھ سے کوئی چیز چھیننا چاہے جبکہ اللہ تجھے وہ چیز عطا کرنا چاہے تو وہ (ساری مخلوق) اپنے فیصلے پر قادر نہیں ہو سکتی۔ اور جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر۔ اور جب تو مدد چاہے تو اللہ سے مدد طلب کر۔ اور جان لے کہ بے شک مدد صبر کے ساتھ ہے اور کشادگی تکلیف کے ساتھ ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے اور جان لے کہ بے شک جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ چکا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الکبیر: ۱۱۲۴۳۔ شعب الایمان: ۹۵۲۹۔ حاکم: ۳/ ۵٤۱۔ عیسیٰ بن محمد قرشی ضعیف ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ''اے لڑکے! میں تجھے چند اہم باتیں بتاتا ہوں: تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ تو اللہ (کے حقوق) کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر۔ اور جب تو مدد چاہے تو اللہ سے مدد طلب کر اور یہ بات جان لے کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ تجھے کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ (اور) قلم اٹھا لیے گئے ہیں (یعنی لکھ کر فارغ ہو چکے ہیں) اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔'' (ترمذی: ۲۵۱۶ وسندہ صحیح)

[۴۹۶] عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ

آپ جتنا چاہیں جی لیں بالآخر مرنا ہے

[٧٤٦] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ، أبنا أَبُو عَمْرٍو أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ النُّعْمَانِ الصَّائِغُ بِجُرْجَانَ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شُعَيْبٍ الْغَازِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، (ح) وَأَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّازِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْمَوْتِ الْمَكِّيُّ إِمْلاءً، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -هُوَ الْغَازِيُّ- ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا مُحَمَّدُ! عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَأَحْبِبْ مَنْ أَحْبَبْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ)).

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: اے محمد! آپ جتنا چاہیں جی لیں بالآخر آپ نے موت سے ہمکنار ہونا ہے۔ جس سے چاہیں دل لگا لیں بالآخر آپ نے اس سے جدا ہونا ہے اور جو چاہیں عمل کر لیں بالآخر آپ نے اس کی جزا پانی ہے۔''

قَالَ الْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلامَةَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ الْقُضَاعِيُّ: وَجَدْتُ الزِّيَادَةَ فِي الْحَدِيثَيْنِ: ((آتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَأَحْبِبْ مَنْ أَحْبَبْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! شَرَفُ

قاضی ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی القضاعی نے کہا: میں نے ان دو حدیثوں میں یہ الفاظ زیادہ پائے ہیں: ''جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ جتنا چاہیں جی لیں بالآخر آپ نے موت سے ہمکنار ہونا ہے۔ جس سے چاہیں دل لگا لیں بالآخر آپ نے اس سے جدا ہونا ہے۔ اور جو چاہیں عمل کر لیں بالآخر آپ نے

الْمُؤْمِنِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ، وَعِزُّهُ اسْتَغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ)) اس کی جزا پانی ہے۔'' پھر کہا: اے محمد! (ﷺ) مومن کا شرف اس کے قیام اللیل میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ٤٢٧٨۔ حاکم: ٤/ ٣٢٤۔ تاریخ دمشق: ٢٣/ ٢١٦۔ زافر بن سلیمان ضعیف ہے۔

[٤٩٧] اصْنَعِ الْمَعْرُوفَ إِلَى مَنْ هُوَ أَهْلُهُ

اس شخص کے ساتھ نیکی کر جو اس کا مستحق ہو

[٧٤٧] أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ تُرَابُ بْنُ عُمَرَ الْكَاتِبُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِئُ قَالَا: ثنا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْمُفَسِّرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْقَاضِي، ثنا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ،

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اصْنَعِ الْمَعْرُوفَ إِلَى مَنْ هُوَ أَهْلُهُ وَإِلَى مَنْ لَيْسَ هُوَ أَهْلُهُ، فَإِنْ أَصَبْتَ أَهْلَهُ فَهُوَ أَهْلُهُ، وَإِنْ لَمْ تُصِبْ أَهْلَهُ فَأَنْتَ مِنْ أَهْلِهِ))

جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کے ساتھ نیکی کر جو اس کا مستحق ہو اور جو اس کا مستحق نہ بھی ہو، کیونکہ اگر تو نے اس کے مستحق کے ساتھ نیکی کی تو تو نے درست آدمی کے ساتھ نیکی کی اور اگر تو نے غیر مستحق کے ساتھ نیکی کی تو (اس صورت میں) تو خود اس کا مستحق تھا۔''

تحقیق و تخریج: مرسل ضعیف: اسے علی بن حسین تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے اور سعید بن مسلمہ ضعیف ہے۔

[٤٩٨] اشْتَدِّي أَزْمَةُ تَنْفَرِجِي

اے سختی! تو جہاں تک پہنچنا چاہتی ہے پہنچ جا (بالآخر خود بخود) تو دور ہو جائے گی

[٧٤٨] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونِ بْنِ زَيْدٍ الْكَاتِبُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ الْحَافِظُ إِمْلَاءً، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، قَالَ: ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثنا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے سختی! تو جہاں تک پہنچنا چاہتی ہے

((اشْتَدِّی أَزْمَةُ تَنْفَرِجِی)) پہنچ جا (بالآخر خود بخود) تو دور ہو جائے گی۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کذاب ہے۔

[۴۹۹] أَنْفِقْ يَا بِلَالُ، وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ إِقْلَالًا

اے بلال! خرچ کرو، عرش والے سے کمی کا خوف نہ کرو

[٧٤٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا قَيْسٌ -يَعْنِی ابْنَ الرَّبِيعِ- عَنْ أَبِی حُصَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِلَالٍ وَعِنْدَهُ صَبْرٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا بِلَالُ؟))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَكَ وَلِضِيفَانِكَ، قَالَ: ((أَمَا تَخْشَى أَنْ يَفُورَ لَهَا رِيحٌ مِنْ جَهَنَّمَ، أَنْفِقْ يَا بِلَالُ! وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ إِقْلَالًا))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر پڑا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بلال! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ آپ کے اور آپ کے مہمانوں کے لیے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم ڈرتے نہیں ہو کہ کہیں یہ تمہارے لیے جہنم کی آگ کا دھواں نہ بن جائے؟ بلال! تم (اسے) خرچ کرو اور عرش والے سے کمی کا خوف نہ کرو۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الکبیر: ۱۰۲۰۔ بزار: ۱۹۷۸۔ قیس بن ربیع ضعیف ہے۔

[٧٥٠] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِیُّ، نا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا ابْنُ الْمُنَادِی، نا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، نا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِی زَائِدَةَ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ،

عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا بِلَالُ! أَطْعِمْنَا))، فَأَتَى بِقَبْضٍ مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ: ((زِدْنَا))، فَزَادَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((زِدْنَا))، فَقَالَ: لَيْسَ شَیْءٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا شَيْئًا ادَّخَرْتُهُ لَكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْفِقْ يَا بِلَالُ! وَلَا

مسروق سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بلال! ہمیں کھانا کھلاؤ۔'' تو وہ ایک مٹھی کھجوروں کی لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمیں مزید دو۔'' تو انہوں نے آپ کو مزید (کھجوریں) دیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہمیں اور دو۔'' تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کے سوا اور کچھ نہیں، یہ بھی میں نے آپ کے لیے جمع کر رکھی تھیں۔

تَخْشَ مِنْ ذِی الْعُرْشِ إِقْلَالًا))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! خرچ کرو اور عرش والے سے کمی کا خوف نہ کرو۔''

تحقیق و تخریج مرسل ضعیف: اسے مسروق تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، ابواسحاق مدلس کا عنعنہ ہے اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٥٠٠] بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي ظُلَمِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رات کے اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف آنے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی بشارت دے دو

[٧٥١] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ الْمُقْرِئُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْخَيَّاشُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، قَالَ: ثنا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَابِتٍ،

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي ظُلَمِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''رات کے اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف آنے والوں کو روز قیامت مکمل نور کی بشارت دے دو۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: ابن ماجه: ٧٨١۔ المعجم الاوسط: ٥٩٥٦۔ شعب الایمان: ٢٦٤٢۔ سلیمان بن مسلم کی توثیق نہیں ملی۔

[٧٥٢] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنْدَرِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّافِعِيُّ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الطَّرَسُوسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكَحَّالُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ الْخُزَاعِيِّ،

أَنَّ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ حَدَّثَهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف آنے والوں کو روز قیامت مکمل نور کی بشارت دے دو۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: ابوداود: ٥٦١۔ ترمذی: ٢٢٣۔ عبداللہ بن اوس خزاعی کی توثیق نہیں ملی۔

[٧٥٣] وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أبنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

مَاهَانَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الصَّيَّادُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ الْبَلْخِيُّ، ثنا شَقِيقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبُو هَاشِمٍ الْأُبُلِّيُّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي ظُلَمِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُورٍ تَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کے اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف آنے والوں کو روز قیامت مکمل نور کی بشارت دے دو۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف جدًا:** ابو ہاشم ابلی سخت ضعیف ہے۔

[٧٥٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغْدَادِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ -يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ- ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ،

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُورٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَاطِعٍ))

سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ (اپنے والد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کے اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف آنے والوں کو روز قیامت مکمل نور کی بشارت دے دو۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف:** المعجم الاوسط: ٤٥٨١۔ ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہے۔

[٧٥٥] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ الْإِشْبِيلِيُّ، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْعَقِبِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي دِمَشْقَ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي يَحْيَى -يَعْنِي ابْنَ مَعِينٍ- ثنا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكَحَّالُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ،

عَنْ بُرَيْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کے اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف آنے والوں کو روز قیامت مکمل نور کی بشارت دے دو۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف:** دیکھئے حدیث نمبر ٧٥٢۔

[٧٥٦] أنـا أَبُـو سَـعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ إِمْلاءً، أنا أَبُو بَكْرٍ هِلَالُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الـرَّازِيُّ بِالْبَصْرَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ: ((بَشِّـرِ الْـمَشَّـائِينَ إِلَـى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کے وقت اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف آنے والوں کو روز قیامت مکمل نور کی بشارت دے دو۔''

تحقیق وتخریج: اسـنـاده ضعيف جدًا: الـمـعـجم الكبير: ١٠٦٨٩ ۔ عباس بن بکار اور محمد بن زکریا غلابی کذاب ہے۔

فائدہ: سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کے اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف آنے والوں کو مکمل نور کی بشارت دے دو۔'' (ابن ماجہ: ٧٨٠، وسندہ صحیح)

[٥٠١] عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

دین دار عورت حاصل کر تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں

[٧٥٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، يَرْفَعُهُ مُخْتَصَرًا

طلق بن حبیب نے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ مرفوعاً بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج: مرسل: اسے طلق بن حبیب تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت کے ساتھ نکاح چار خصلتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے: اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب ونسب کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی کی وجہ سے، اور اس کے دین کی وجہ سے، لیکن تو دین دار عورت کے ساتھ (نکاح کر کے) کامیابیاں حاصل کر تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔''

(بخاری: ٥٠٩٠)

[٥٠٢] عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا

ان اعمال کو لازم پکڑو جن کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتا، تم تھک جاتے ہو

[٧٥٨] أَخْبَرَنَـا عَبْـدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ الْعُمَرِيَّ- عَنِ الْمَقْبُرِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان اعمال کولازم پکڑو جن کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ نہیں تھکتا تم تھک جاتے ہو۔ اور بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی ہو اگرچہ وہ تھوڑے ہی ہوں۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، أَبنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَرْفَعُهُ: ((خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا))

اور اس حدیث کو مسلم بن حجاج نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، وہ مرفوعاً بیان کرتی ہیں: ''ان اعمال کولازم پکڑو جن کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا، تم (عمل کرتے کرتے) تھک جاتے ہو۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ۷۸۲۔ بخاری: ٥٨٦١۔ عن عائشة۔ ابن ماجه: ٤٢٤٠ عن ابی هريرة.

تشریح: اس حدیث مبارک میں دو باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں:

ا:..... اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق عمل کرو، جس عمل کی طاقت نہ ہو اسے ہاتھ نہ ڈالو۔ عمل سے مراد نفلی عمل ہے۔ اپنی طاقت سے بڑھ کر کسی کام کو ہاتھ ڈالنا خود کو مشقت اور تکلیف میں ڈالنا ہے جس کی اسلام میں اجازت نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرة: ٢٨٦) ''اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔'' ایک مقام پر ارشاد ہے: ﴿يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرة: ١٨٥) ''اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ تنگی نہیں چاہتا۔'' ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا: ﴿مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج: ٧٨) ''اس نے تمہارے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔''

پتا چلا کہ دین اسلام بندے کو تنگی اور مشقت میں ڈالنے سے منع کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اس وقت میرے پاس ایک عورت بیٹھی تھی، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: فلاں عورت اور اس کی نماز (کے اشتیاق اور پابندی) کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ (سنو) تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر طاقت ہے، اللہ کی قسم! اللہ (ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا مگر تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے اور اللہ کو دین کا وہی عمل پسند ہے جس پر ہمیشگی کی جائے۔'' (بخاری: ۴۳)۔ بڑی معروف حدیث ہے کہ تین صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق پوچھنے کے لیے آپ کی ازواج میں سے کسی کے پاس آئے جب

انہیں آپ کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا: ہمارا نبی ﷺ سے کیا مقابلہ! آپ کی تو اگلی پچھلی تمام لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: آج سے میں ہمیشہ رات بھر قیام کیا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزے رکھوں گا اور کبھی ناغہ نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا: 'کیا تم نے ہی یہ یہ باتیں کی ہیں؟ سن لو! اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار (ناغہ) بھی کرتا ہوں (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔'' (بخاری: ۵۰۶۳)

ایک مرتبہ آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے دیکھا کہ ایک رسی دو ستونوں کے درمیان تنی ہوئی ہے، دریافت کیا کہ ''یہ کیسی رسی ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا کہ یہ زینب رضی اللہ عنہا نے باندھی ہے جب وہ (نماز میں کھڑی کھڑی) تھک جاتی ہیں تو اس رسی سے لٹکی رہتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، یہ رسی نہیں ہونی چاہیے، اسے کھول دو، تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ جب تک دل لگے نماز پڑھے تھک جائے تو بیٹھ جائے۔'' (بخاری: ۱۱۵۰)

۲:...... اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی ہو اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ یعنی عمل میں باقاعدگی اور پابندی ہی اصل کامیابی ہے اور اللہ تعالیٰ کو ایسا عمل ہی پسند ہے جس میں ہمیشگی اور تسلسل ہو۔ آج کیا کل چھوڑ دیا، ایسا عمل اللہ تعالیٰ کو قطعاً پسند نہیں، اسی لیے نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو تلقین فرمائی کہ تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا جو رات کو قیام کیا کرتا تھا لیکن پھر اس نے چھوڑ دیا۔'' (بخاری: ۱۱۵۲) ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی ﷺ کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جو دائمی ہو۔ (بخاری: ۱۱۳۲)

[۵۰۳] إِذَا وَزَنْتُمْ فَأَرْجِحُوا

جب تولو تو جھکا کر تولو

[۷۵۹] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا وَزَنْتُمْ فَأَرْجِحُوا))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تولو تو جھکا کر تولو''

تحقیق وتخریج: صحیح: ابن ماجہ: ۲۲۲۲.

تشریح: اس حدیث میں ماپ تول کے سلسلے میں راہنمائی فرمائی گئی ہے کہ سودا دیتے وقت از راہِ احتیاط کچھ نہ کچھ زیادہ دیا کرو تاکہ تم پر کسی کا حق نہ رہے۔ پورا پورا دینے میں تول کی کمی کا احتمال ہے لہٰذا زیادہ دو تاکہ کمی کا

احتمال ہی نہ رہے۔ علاوہ ازیں اسلامی بھائی چارے اور ہمدردی کا بھی تقاضا ہے کہ حق دار کو اس کے حق سے کچھ زیادہ دو۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے مجھے (میرے اونٹ کی) قیمت ادا کی اور زائد بھی دیا۔'' (بخاری: ۲۶۰۳) سیدنا ابوصفوان بن عمیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ہجرت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک پاجامہ فروخت کیا، آپ نے (اس کی قیمت کے طور پر سونا، چاندی یا غلہ وغیرہ) مجھے تول کر عطا فرمایا اور جھکتا ہوا تولا۔ (ابن ماجہ: ۲۲۲۱ صحیح)

[۵۰۴] إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ

جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو

[۷۶۰] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونِ النَّصِيبِيُّ، أبنا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ عِيسَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُرَشِيُّ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، ثنا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ))

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف جدًا**: الضعفاء للعقيلي: ٤/ ١٤٧٠۔ مجالد ضعیف اور ہیثم بن عدی کذاب ہے۔

[۷۶۱] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أبنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف**: ابن ماجه: ٣٧١٢۔ بزار: ٥٨٤٦۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٤١٠۔ سعید بن مسلمہ ضعیف اور ابن عجلان مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۷۶۲] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا حُصَيْنُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أَبِی خَالِدٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ أَبِی حَازِمٍ، عَنْ جَرِیرٍ، قَالَ: أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا جَاءَ بِكَ؟)) ، قُلْتُ: جِئْتُ لِأُسْلِمَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَبَسَطَ لِی رِدَاءَهُ، وَقَالَ: ((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِیمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ))

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''کیسے آنا ہوا؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! اسلام قبول کرنے آیا ہوں۔ کہتے ہیں کہ آپ نے میرے لیے اپنی چادر بچھا دی اور فرمایا: ''جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف جدًا: السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٤١٠۔ المعجم الكبير: ٢٢٦٦۔ الكامل لابن عدي: ٣/ ٣٠١۔ حصین بن عمر سخت ضعیف ہے، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[٥٠٥] إِذَا جَاءَكُمُ الزَّائِرُ فَأَكْرِمُوهُ

جب تمہارے پاس ملاقات کرنے والا آئے تو اس کی عزت کرو

[٧٦٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِیلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِیُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَیْسَرَانِیُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَرَائِطِیُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْوَرَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، وَكَثِیرُ بْنُ عُبَیْدٍ، قَالَا: ثنا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیدِ، ثنا یَحْیَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِی الْمِقْدَامِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: ((إِذَا جَاءَكُمُ الزَّائِرُ فَأَكْرِمُوهُ))

موسیٰ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جب تمہارے پاس ملاقات کرنے والا آئے تو اس کی عزت کرو۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف جدًا: مکارم الاخلاق: ٣٣٠۔ ابوالمقدام متروک ہے۔

[٥٠٦] إِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ

جب تجھے غصہ آئے تو خاموش ہو جا

[٧٦٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیعِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِیسَ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے اسے اختصار کے ساتھ بیان کیا۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: الادب المفرد: ١٣٢٠۔ احمد: ١/ ٣٦٥۔ شعب الایمان: ٧٩٣٥۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف و مدلس ہے۔

فائدہ: ❁ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو بیٹھ جائے، اگر غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔'' (ابوداؤد: ٤٧٨٢، وسندہ صحیح)

❁ ابووائل القاص کا بیان ہے، کہتے ہیں کہ ہم عروہ بن محمد سعدی کے ہاں گئے ایک آدمی نے ان سے کوئی بات کی تو انہیں غصہ آ گیا وہ اٹھے اور وضو کیا پھر واپس آئے اور بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے میرے دادا عطیہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وضو کر لے۔'' (ابوداؤد: ٤٧٨٤، وسندہ حسن)

[٥٠٧] إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ

جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے آگاہ کر دے

[٧٦٥] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ الْأَسْفَاطِيُّ، ثنا الْأَزْوَرُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، أَوْ حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے آگاہ کر دے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: المعجم الکبیر: ١٣٣٦١۔ شعب الایمان: ٨٥٩٤.

[٧٦٦] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَذَنِيُّ، أبنا جَدِّي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا أَبُو الطَّاهِرِ بْنُ فِيلٍ، ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ الْمَكِّيُّ، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے آگاہ کر دے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: مطلب بن عبداللہ بن حنطب مدلس کا سیدنا ابوسعید سے سماع ثابت نہیں۔

تشریح: علماء کا کہنا ہے کہ یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ جب اس شخص کو معلوم ہو گا کہ فلاں شخص مجھ سے

للہ فی اللہ محبت رکھتا ہے تو وہ بھی اس سے محبت رکھے گا، اس کے حقوق کی پاسداری کرے گا، اس کے حق میں دعا گو اور خیر خواہ رہے گا، یوں دونوں طرف سے محبت میں اضافہ ہوگا۔

[٥٠٨] إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا

جب دو خلیفوں کے لیے بیعت لی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو

[٧٦٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ النَّحَّاسِ، أبنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَشَّاشُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا أَبُو هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ٢٧٤٣۔ بزار: ٧٨١٣۔ ابن الاعرابی: ١٠٦٧۔ ابو ہلال جمہور کے نزدیک ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

فائدہ: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو خلیفوں کے لیے بیعت لی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔'' (مسلم: ١٨٥٣)

[٥٠٩] إِذَا تَمَنَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَنْظُرْ مَا يَتَمَنَّى، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا كُتِبَ لَهُ مِنْ أُمْنِيَّتِهِ

جب تم میں سے کوئی شخص آرزو کرے تو اسے دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کس چیز کی آرزو کر رہا ہے کیونکہ اسے علم نہیں کہ اس کی آرزو میں سے اس کے لیے کیا کچھ لکھا جائے گا

[٧٦٨] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا ابْنُ عَائِشَةَ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: حسن: احمد: ٢/ ٣٥٧۔ الادب المفرد: ٧٩٤۔ طیالسی: ٢٤٦٢.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ آرزو اور تمنا سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے کیونکہ انسان نہیں جانتا کہ جو چیز وہ مانگ رہا ہے اس کے حق میں بہتر ہے یا نقصان دہ؟ انسان کو علم نہیں کہ میرے لیے کون سی خواہش مفید ہے اور کون سی مضر؟ اگر غلط خواہش کرے گا تو ممکن ہے کہ اسے وہی مل جائے یوں اس کی خواہش اور آرزو ہی اس کے نقصان کا باعث بن جائے لہٰذا انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ اچھی چیز کی خواہش کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت اور بھلائی کا طلب گار رہے۔

[۵۱۰] مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ

جس نے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہیں ہوگا

[٧٦٩] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ الْقَاضِي الْأَذَنِيُّ، أبنا أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا بِسْطَامُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا أَخِي عَارِمٌ، ثنا سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** احمد: ١/ ٤٤٧۔ المعجم الکبیر: ١٠١١٨۔ شعب الایمان: ٦١٤٩۔ ابراہیم ہجری ضعیف ہے۔

[٧٧٠] وَأَنَاهُ أَيْضًا هِبَةُ اللّٰهِ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْهَرَوِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ زِيَادِ بْنِ آدَمَ الْبَلَدِيُّ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا شُعْبَةُ،

عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی ابراہیم ہجری سے ان کی سند کے ساتھ اسی کی مثل مروی ہے۔

تحقیق و تخریج: ایضاً.

[۵۱۱] مَا أَعَزَّ اللّٰهُ بِجَهْلٍ قَطُّ

اللہ تعالیٰ جہالت کے سبب کبھی عزت نہیں دیتا

[٧٧١] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ الْمُبَارَكِ مَوْلَى جَرِيرِ بْنِ سُلَيْكٍ الْهَمْدَانِيُّ كُوفِيٌّ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ عَامِرٍ الْقَصَبَانِيُّ، حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَا أَعَزَّ اللّٰهُ بِجَهْلٍ قَطُّ، وَلَا أَذَلَّ بِحِلْمٍ قَطُّ، وَلَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ**))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جہالت کے سبب کبھی عزت نہیں دیتا، بردباری کے سبب کبھی ذلیل نہیں کرتا اور صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** قیس بن کعب ضعیف ہے۔

فائدہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، بندے کے معاف کرنے سے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو شخص بھی اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ اس کا رتبہ بلند کرتا ہے۔'' (مسلم: ۲۵۸۸)

[۵۱۲] مَا نُزِعَتِ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ
رحمت کسی بد بخت ہی سے چھینی جاتی ہے

[۷۷۲] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا نُزِعَتِ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحمت کسی بد بخت ہی سے چھینی جاتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: حسن: ابوداود: ۴۹۴۲۔ ترمذی: ۱۹۲۳۔ احمد: ۲/ ۴۴۲.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ صفت رحمت سے وہی لوگ متصف ہوتے ہیں جو اپنا دامن گناہوں سے محفوظ رکھیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے دل نرم فرما دیتا ہے لہٰذا وہ اس کی مخلوق پر رحم کرنے لگتے ہیں جبکہ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوں، ان کے دل سے رحمت کا مادہ چھین لیا جاتا ہے۔ شقاوت اور بدبختی ان کا مقدر بن جاتی ہے لہٰذا وہ رحم سے دور ہو جاتے ہیں، ان کے اندر سے وہ جذبہ ختم بلکہ مر جاتا ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم اور شفقت کرنے پر مائل کرتا ہے گویا دل کا سخت ہونا بدبختی اور دل کا نرم ہونا نیک بختی کی علامت ہے۔

[۵۱۳] مَا شَقِيَ عَبْدٌ قَطُّ بِمَشُورَةٍ
مشورہ کرنے سے بندہ کبھی ناکام نہیں ہوتا

[۷۷۳] أَخْبَرَنَا الْخَصِيبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِي، ثنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّالْقَانِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ التِّرْمِذِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا شَقِيَ عَبْدٌ قَطُّ بِمَشُورَةٍ، وَمَا سَعِدَ بِاسْتِغْنَاءٍ بِرَأْيٍ، يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ [آل عمران: ١٥٩] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ﴾

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشورہ کرنے سے بندہ کبھی ناکام نہیں ہوتا اور رائے سے بے پروائی کرنے سے کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور کام میں ان سے مشورہ کریں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور ان کا کام آپس میں مشورہ

[الشوریٰ: ۳۸])) کرنا ہے۔''

تحقیق وتخریج موضوع سلیمان بن عمرو کذاب ہے۔

[۵۱۴] مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ

جوشخص استخارہ کرے وہ نا کام نہیں ہوتا

[۷۷٤] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا، ثنا ابْنُ شَهْرِيَارَ، وَابْنُ رِيذَةَ قَالَا: ثنا الطَّبَرَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ بِدِمَشْقَ، ثنا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي عَبْدِ الْقُدُّوسِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ، وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ، وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ))، قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْحَسَنِ إِلَّا عَبْدُ الْقُدُّوسِ، تَفَرَّدَ بِهِ وَلَدُهُ عَنْهُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جوشخص استخارہ کرے وہ نا کام نہیں ہوتا اور جو مشورہ کرے وہ شرمندہ نہیں ہوتا اور جو میانہ روی اختیار کرے وہ تنگ دست نہیں ہوتا۔''

امام طبرانی نے کہا: اسے حسن سے صرف عبدالقدوس نے روایت کیا ہے اور اس سے روایت کرنے میں اس کا بیٹا منفرد ہے۔

تحقیق وتخریج موضوع: المعجم الاوسط: ٦٦٢٧۔ معجم الشیوخ: ١١٠٣۔ عبدالقدوس بن حبیب کذاب ہے۔

[۵۱۵] مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ

وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال جانا

[۷۷٥] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَطَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الرَّازِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الرَّهَاوِيُّ، ثنا أَبِي، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَجَّاجِ مُجَاهِدَ بْنَ جَبْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ صُهَيْبًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ))

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال جانا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: ترمذی: ۲۹۱۸۔ المعجم الکبیر: ۷۲۹۵۔ تاریخ مدینة السلام: ۷/ ٤٥۔ یزید بن سنان رھاوی ضعیف ہے۔

[۷۷٦] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ جَامِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الرَّهَاوِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ صُهَيْبًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، وَذَكَرَهُ

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا...... اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[۷۷۷] أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ مَعْرُوفٍ، أنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، نا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال جانا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: عبد بن حمید: ۱۰۰۳۔ ابومبارک مجہول اور یزید بن سنان ضعیف ہے۔

[۷۷۸] سَمِعْتُ الْقَاضِيَ هِبَةَ اللّٰهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنَ أَحْمَدَ الْبَلْخِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا حَاتِمٍ الرَّازِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ صُهَيْبًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ))

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال جانا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: دیکھئے حدیث نمبر ۷۷۵۔

[۵۱۶] مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا أَوْسَعَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ

بندے کو صبر سے زیادہ فراخ اور کشادہ کوئی رزق نہیں دیا گیا

[۷۷۹] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصُّوفِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ الْحَافِظُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّعْدِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو عَلِيٍّ الْأَصَمُّ، أبنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا أَوْسَعَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''بندے کو صبر سے زیادہ فراخ اور کشادہ کوئی رزق نہیں دیا گیا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: حسین بن علی ابوعلی اصم کے حالات نہیں ملے۔

[۷۸۰] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرِيرِيُّ إِجَازَةً، أنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجِئْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا أَوْسَعَ لَهُ مِنَ الصَّبْرِ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے گھر والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا، کہتے ہیں کہ میں آیا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''بندے کو صبر سے زیادہ فراخ اور کشادہ کوئی رزق نہیں دیا گیا۔''

تحقیق وتخریج: اسناد ضعيف: ابوالطیب احمد بن سلیمان جریری اور ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد کی توثیق نہیں ملی۔

فائدہ: سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ نے انہیں دیا، انہوں نے پھر مانگا، آپ نے انہیں پھر دیا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہوگیا تو آپ نے فرمایا: ''میرے پاس جو بھی اچھی چیز ہوگی میں اسے تم سے بچا کر جمع نہیں رکھوں گا، اللہ اس شخص سے (فقر) روک کر رکھے گا جو (سوال سے) رکے گا، اللہ اس شخص کو غنی کر دے گا جو مال سے بے نیاز ہوگا۔ اور جو شخص صبر کرے گا اللہ اسے صابر بنا دے گا اور کسی شخص کو صبر سے اچھی اور کشادہ چیز نہیں دی گئی۔'' (بخاری: ۱۴۶۹)

[٥١٧] مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا إِلَّا أَهْلَكَتْهُ

صدقہ جس مال میں بھی مل جائے اس (مال) کو تباہ کر دیتا ہے

[٧٨١] أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا إِلَّا أَهْلَكَتْهُ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صدقہ جس مال میں بھی مل جائے اس (مال) کو تباہ کر دیتا ہے۔“

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: حمیدی: ٢٣٧۔ السنن الکبری للبیهقی: ٤/ ٤٤٧۔ العلل ومعرفة الرجال لاحمد: ٥٣٥٢۔ محمد بن عثمان جمحی ضعیف ہے۔

[٧٨٢] أنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَافِظِ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَانِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ الْجُمَحِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

قَالَ أَبِي: تَفْسِيرُهُ أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ الصَّدَقَةَ أَوِ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُوسِرٌ أَوْ غَنِيٌّ، وَإِنَّمَا هِيَ لِلْفَقِيرِ

عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں: میرے والد نے کہا: اس کا مطلب یہ ہے کہ خوشحال یا مال دار شخص صدقہ یا زکاۃ پکڑ لے (اور اسے اپنے مال میں ملا لے) حالانکہ یہ صدقہ تو فقراء کے لیے ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[٥١٨] مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ

صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا

[٧٨٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ الْقُرَشِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا))

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندے کا ظلم وزیادتی سے درگزر کر جانے سے اللہ اس کی عزت ہی بڑھاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ۲۲۷۰۔ یونس بن خباب رافضی ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

فائدہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور بندے کے معاف کرنے سے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو شخص بھی اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ اسے بلند کر دیتا ہے۔ (مسلم: ۲۵۸۸)

[۵۱۹] مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

میں نے اپنے بعد مردوں پر عورتوں سے بڑا مضر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا

[۷۸٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، ثنا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ -هُوَ النَّهْدِيُّ-

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ))

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں پر عورتوں سے بڑا مضر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ٥٠٩٦۔ مسلم: ٢٧٤١۔ ترمذي: ٢٧٨٠۔ ابن ماجه: ٣٩٩٨.

[۷۸٥] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّبِيعِ النَّهْدِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ،

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ))

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں پر عورتوں سے بڑا مضر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[۷۸٦] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ أَيْضًا، أنا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ جَامِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ،

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ))، أَوْ كَمَا قَالَ.

سیدنا اسامہ بن زید اور سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں پر عورتوں سے بڑا مضر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔'' یا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تحقیق وتخریج: مسلم: ۲۷٤۱۔ بزار: ۱۲۵۵۔ ابویعلی: ۹۷۲.

[۷۸۷] أنا الشَّيْخُ أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدُونَ الْمَوْصِلِيُّ، أنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ، نا بَحْرٌ السَّقَّاءُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ،

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ))

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں پر عورتوں سے بڑا مضر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔''

تحقیق وتخریج: دیکھئے حدیث نمبر ۷۸٤۔

تشریح: عورتوں کو مردوں کے لیے بڑا مضر اور خطرناک فتنہ اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ دین ودنیا کے اکثر فساد اور خرابیاں عورتوں ہی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ ناقص العقل والدین ہونے کے باوجود مردوں کو ایسے کام کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں کہ جن میں ان کے دین اور دنیا دونوں کا نقصان ہوتا ہے۔ عورتوں کی وجہ سے باہمی عداوت، لڑائی جھگڑے بلکہ خون خرابہ شروع ہو جاتا ہے یوں معاشرے کا امن وسکون برباد ہو جاتا ہے۔ عورتوں کی محبت اور عشق میں گرفتار ہو کر بندہ خلاف شرع کام کرنے لگ جاتا ہے اور دین سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''دنیا شیریں اور سرسبز وشاداب ہے، بے شک اللہ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے، وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، تم دنیا اور عورتوں کے فتنوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے رونما ہوا تھا۔'' (مسلم: ۲۷٤۲)

[۵۲۰] مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً

جس نے استغفار کیا اس نے (گناہ پر) اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ دن میں ستر بار بھی (اس گناہ کا) اعادہ کرے

[۷۸۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ، وَتُرَابُ بْنُ عُمَرَ الْكَاتِبُ، قَالَا: أبنا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَسِّرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَيْمُونِ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَعْيَنَ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي،

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ، يَعْنِي:

عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ، قَالَ: لَقِيتُ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً))

ابونصیرہ کہتے ہیں کہ میری ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: کیا تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کچھ سنا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے استغفار کیا اس نے (گناہ پر) اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ دن میں ستر بار بھی (اس گناہ کا) اعادہ کرے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: ابوداود: ١٥١٤۔ ترمذی: ٣٥٥٩۔ مولیٰ لابی بکر (ابوبکر کا غلام) مجہول ہے۔

فائدہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے استغفار کیا اس نے (گناہ پر) اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ دن میں ستر بار بھی (اس گناہ کا) اعادہ کرے۔'' (الدعاء للطبرانی: ١٧٩٧، وسندہ حسن)

[٥٢١] مَا أَحْسَنَ عَبْدٌ الصَّدَقَةَ إِلَّا أَحْسَنَ اللّٰهُ الْخِلَافَةَ عَلَى تَرِكَتِهِ

بندہ جس قدر اچھا صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ترکے پر اسی قدر اچھے وارث بناتا ہے

[٧٨٩] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ بِمَكَّةَ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أبنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عُقَيْلٍ،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَحْسَنَ عَبْدٌ الصَّدَقَةَ إِلَّا أَحْسَنَ اللّٰهُ الْخِلَافَةَ عَلَى تَرِكَتِهِ))

ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ جس قدر اچھا صدقہ کرتا ہے اللہ اس کے ترکے پر اسی قدر اچھے وارث بناتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: مرسل: الزھد لابن المبارک: ٦٤٦۔ اسے ابن شہاب زہری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

[٧٩٠] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَهَازِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَكِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّنْبَلِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، نا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عُقَيْلٍ،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج ایضًا۔

[۵۲۲] مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا

میں نے جہنم جیسی کوئی جگہ نہیں دیکھی کہ جس سے بھاگنے والا سو رہا ہو اور نہ جنت جیسی کوئی جگہ دیکھی کہ جس کا طالب سو رہا ہو

[۷۹۱] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فِرَاسٍ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْمَدَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے جہنم جیسی کوئی (خوفناک) جگہ نہیں دیکھی کہ جس سے بھاگنے والا (غفلت کی نیند) سو رہا ہو اور نہ جنت جیسی کوئی (نعمتوں والی) جگہ دیکھی کہ جس کا طالب (غفلت کی نیند) سو رہا ہو۔“

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف جدا: ترمذی: ۲۶۰۱۔ الزهد لابن المبارك: ۲۷۔ یحییٰ بن عبیداللہ متروک ہے۔

[۷۹۲] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، نا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِإِسْنَادٍ مِثْلِهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

تحقیق و تخریج ایضًا۔

[۵۲۳] مَا كَانَ الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ

جس چیز میں رفق ہو اسے یہ خوشنما بنا دیتی ہے

[۷۹۳] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ الْمُقْرِئُ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَعْسَمُ، ثنا أَبُو هَمَّامٍ هَاشِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي صَالِحٍ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثنا كَثِيرُ بْنُ حَبِيبٍ، ثنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا كَانَ الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس چیز میں رفق ہو اسے یہ خوشنما بنا دیتی ہے اور جس چیز

وَمَا كَانَ الْخُرْقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)) میں اکھڑ پن ہو اسے یہ بدنما بنا دیتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: الادب المفرد: ٤٦٦ .

[٧٩٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أبنا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس چیز میں بے حیائی ہو اسے یہ بدنما بنا دیتی ہے اور جس چیز میں حیا ہو اسے یہ خوشنما بنا دیتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: ترمذی: ١٩٧٤ ۔ ابن ماجہ: ٤١٨٥ ۔ احمد: ٣/ ١٦٥ .

تشریح: مطلب یہ ہے کہ نرمی اور حیا دو ایسی خصلتیں ہیں کہ جس انسان کو یہ مل جائیں تو گویا اسے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں مل گئیں، وہ شخص نہ صرف لوگوں میں ہر دلعزیز اور محبوب ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مقبول اور پسندیدہ لوگوں میں ہو جائے گا، اس سے بڑی زینت اور خوبصورتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ انسان خالق اور مخلوق دونوں کے ہاں محبوب بن جائے؟ نرمی اور حیا کے مقابلے میں اکھڑ پن اور بے حیائی ہے یہ دونوں جس کے اندر آ جائیں وہ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محروم ہو گیا، ایسا انسان خالق اور مخلوق دونوں کے ہاں ناپسندیدہ ہے، انسان کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا دھبہ ہوگا کہ وہ خالق اور مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہو؟ بہرحال نرمی اور حیا میں خیر ہی خیر ہے جبکہ سختی اور بے حیائی میں شر ہی شر ہے۔

[٥٢٤] مَا اسْتَرْذَلَ اللّٰهُ عَبْدًا قَطُّ إِلَّا حَظَرَ عَنْهُ الْعِلْمَ وَالْأَدَبَ

اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہی بندہ ذلیل وحقیر ہے جو علم و ادب سے محروم ہو

[٧٩٥] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَحْمَدَ الصَّوَّافُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ قَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ دُحَيْمٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ، ثنا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا اسْتَرْذَلَ اللّٰهُ عَبْدًا إِلَّا حَظَرَ عَنْهُ الْعِلْمَ وَالْأَدَبَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی نظر میں وہی بندہ ذلیل وحقیر ہے جو علم و ادب سے محروم ہو۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جداً: احمد بن یحییٰ بن حمزہ سخت ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۵۲۵] مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ إِلَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُ شِفَاءً

اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی شفا بھی اتاری ہے

[۷۹۶] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا سُفْيَانُ،

عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: جُرِحَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((ادْعُوا لَهُ الطَّبِيبَ))، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ! يُغْنِي الطَّبِيبُ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً))

ہلال بن یساف کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک آدمی زخمی ہوگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے طبیب بلاؤ۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا طبیب (اسے) کچھ فائدہ دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اللہ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی شفا بھی اتاری ہے۔“

تحقیق وتخریج: مرسل ضعیف: ابن ابی شیبة: ۲۳۸۸۰۔ اسے ہلال بن یساف تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: حدیث نمبر ۱۰۷ ملاحظہ فرمائیں۔

[۵۲۶] مَا زَانَ اللّٰهُ عَبْدًا بِزِينَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عَفَافٍ فِي دِينِهِ وَفَرْجِهِ

اللہ تعالیٰ نے بندے کو اس کے دین اور اس کی شرم گاہ کی عفت و پاکدامنی سے بڑھ کر کسی زینت کے ساتھ مزین نہیں کیا

[۷۹۷] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ الْفَارِسِيُّ قَالَ: ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ النُّعْمَانِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ سَالِمٍ الْبَجَلِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ سُلَيْمَانَ،

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَذَكَرَهُ

ابوجعفر محمد بن علی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: منقطع: اسے ابوجعفر محمد بن علی تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۵۲۷] مَا عَظُمَتْ نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلَى عَبْدٍ إِلَّا عَظُمَتْ مُؤْنَةُ النَّاسِ عَلَيْهِ

جس بندے پر اللہ تعالیٰ کی نعمت زیادہ ہو جاتی ہے اس پر لوگوں کی ضروریات کا بوجھ بھی بڑھ جاتا ہے

[۷۹۸] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ، أبنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الْحَلَبِيُّ بِتِنِّيس، أبنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ احْمَدَ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَعْدَانَ، حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا عَظُمَتْ نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلَى عَبْدٍ إِلَّا عَظُمَتْ مُؤْنَةُ النَّاسِ عَلَيْهِ))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس بندے پر اللہ کی نعمت زیادہ ہو جاتی ہے اس پر لوگوں کی ضروریات کا بوجھ بھی بڑھ جاتا ہے۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدا: المجروحين: ١/ ١٥٥۔ تاريخ مدينة السلام: ٦/ ٤٠٧۔ احمد بن معدان متروک ہے۔

[٧٩٩] أنا مَكِّيُّ بْنُ نَظِيفٍ الزَّجَّاجُ، أنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَزَّارُ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْهَدَادِيُّ، أنا وُزَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَسَّانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَعْدَانَ، حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: ايضًا.

[٥٢٨] مَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَيُعَيِّرُهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ جس بندے کے گناہ پر دنیا میں پردہ پوشی فرما دے تو قیامت کے دن اسے اس (گناہ) پر عار نہیں دلائے گا

[٨٠٠] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِئُ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْبَزَّارُ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أبنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ، ثنا عُمَرُ الْأَبَحُّ -وَهُوَ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ،

عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَيُعَيِّرُهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ جس بندے کے گناہ پر دنیا میں پردہ پوشی فرما دے تو قیامت کے دن اسے (گناہ) پر عار نہیں دلائے گا۔“

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: المعجم الصغير: ١٩٢ـ تاريخ مدينة السلام: ٦/ ١٣٩ـ بزار: ٣١٦٤ـ عمر بن سعید ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

فائدہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص (کے گناہ) پر اللہ دنیا میں پردہ پوشی فرماتا ہے اس پر قیامت کے دن بھی پردہ پوشی فرمائے گا۔'' (مسلم: ٢٥٩٠)

[٥٢٩] مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ شَيْبِهِ مَنْ يُكْرِمُهُ

جو نوجوان کسی بوڑھے شخص کی اس کی عمر کی وجہ سے عزت کرے گا اللہ تعالیٰ اس (نوجوان) کے بڑھاپے میں اس کے لیے ایسا شخص مقرر فرما دے گا جو اس کی عزت کرے گا

[٨٠١] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْيَمَنِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامَةَ الطَّحَاوِيَّ يَقُولُ: ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ بَيَانٍ، عَنْ أَبِي الرَّحَّالِ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: وَذَكَرَهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: ترمذي: ٢٠٢٢ـ تاريخ دمشق: ٥٠/ ١٣ـ ابورحال اور یزید بن بیان ضعیف ہیں۔

[٨٠٢] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا الشَّيْخُ الصَّالِحُ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَانَاجٍ الْإِصْطَخْرِيُّ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمُنْذِرُ الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الْعُقَيْلِيُّ، نا أَبُو الرَّحَّالِ الْأَنْصَارِيُّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نوجوان کسی بوڑھے شخص کی اس کی عمر کی وجہ سے عزت کرے گا اللہ اس کے بڑھاپے میں اس کے لیے ایسا شخص مقرر فرما دے گا جو اس کی عزت کرے گا۔''

تحقیق و تخریج ايضًا.

[٥٣٠] مَا امْتَلَأَتْ دَارٌ حَبْرَةً إِلَّا امْتَلَأَتْ عِبْرَةً

جو گھر خوشیوں سے بھرتا ہے وہ عبرت و نصیحت سے ضرور بھرتا ہے

[٨٠٣] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ بِمَكَّةَ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أبنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ،

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا امْتَلَأَتْ دَارٌ حَبْرَةً إِلَّا امْتَلَأَتْ عِبْرَةً، وَمَا كَانَ فَرْحَةٌ إِلَّا تَبِعَتْهَا تَرْحَةٌ))

یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، جو گھر خوشیوں سے بھرتا ہے وہ عبرت ونصیحت سے ضرور بھرتا ہے اور ہر خوشی کے بعد رنج ضرور آتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: الزهد لابن المبارك: ٢٦٣۔ یحییٰ بن ابی کثیر اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان انقطاع ہے۔ نیز عکرمہ بن عمار مدلس کا عنعنہ بھی ہے۔

[٥٣١] مَا اسْتَرْعَى اللّٰهُ عَبْدًا رَعِيَّةً فَلَمْ يُحِطْهَا بِنُصْحِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے عوام کا حاکم بنایا پھر اس نے ان کی خیر خواہی نہ کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے

[٨٠٤] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَرْوَانَ الْقَاضِي، ثنا أَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ذَكْوَانَ، حَدَّثَنِي مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ ابْنَ هُبَيْرَةَ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا اسْتَرْعَى اللّٰهُ عَبْدًا رَعِيَّةً فَلَمْ يُحِطْهَا بِنُصْحِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ))

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بندے کو اللہ نے عوام کا حاکم بنایا پھر اس نے ان کی خیر خواہی نہ کی اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناد ضعيف: شعب الايمان: ٦٩٧٩۔ مجالد بن سعید اور محمد بن ذکوان ضعیف ہیں۔

[٥٣٢] مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ غَاشًّا لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

جس بندے کو اللہ تعالیٰ عوام کا حاکم بنائے (اور) وہ اپنی موت کے دن اس حال میں مرے کہ اپنی عوام کو دھوکا دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے

[٨٠٥] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَسْفَاطِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، ثنا أَبُو الْأَشْهَبِ،

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ،

حسن کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی اس مرض میں عیادت کی جس میں ان کا انتقال ہوا تھا،

فَقَالَ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ عَلِمْتُ أَنِّي حَيٌّ مَا حَدَّثْتُكَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ غَاشًّا لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ، عَنْ شَيْبَانَ بْنِ فَرُّوخَ، عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَفِيهِ ((وَهُوَ غَاشٌّ)) مَكَانَ ((غَاشًّا لِرَعِيَّتِهِ))

معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ابھی میری زندگی باقی ہے تو میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جس بندے کو اللہ تعالیٰ عوام کا حاکم بنائے (اور) وہ اپنی موت کے دن اس حال میں مرے کہ اپنی عوام کو دھوکا دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔''
اسے امام مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے اور اس میں ((غاشا لرعیته)) ''اپنی عوام کو دھوکا دینے والا'' کی جگہ ((وهو غاش)) ''اور وہ دھوکا دینے والا ہو۔'' کے الفاظ ہیں۔

تحقیق وتخریج: بخاری: ٧١٥٠۔ مسلم: ١٤٢۔ احمد: ٥/ ٢٥.

[٨٠٦] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ، أنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، نا أَبُو مَعْشَرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الدَّارِ، قَالَ: دَخَلَ زِيَادٌ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ يَعُودُهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ: يَا زِيَادُ! اتَّقِ اللّٰهَ فَإِنَّ شَرَّ الْأَئِمَّةِ الْحُطَمَةُ، فَقَالَ لَهُ زِيَادٌ: إِنَّمَا أَنْتَ مِنْ حُثَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا كَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ حُثَالَةٌ، أَفَلَا أُخْبِرُكَ يَا زِيَادُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: بَلَى، وَلَا تَكْذِبْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا عَلَى أَحَدٍ مَا كَذَبْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ

محمد بن عبداللہ بن مالک الدار کہتے ہیں کہ زیاد سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے ان کے پاس آیا تو عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے زیاد! اللہ سے ڈر کیونکہ حاکموں کا شر توڑ پھوڑ کر رکھ دینے والی چیز ہے۔ زیاد نے ان سے کہا: تم تو اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے گھٹیا درجے کے آدمی ہو۔ انہوں نے کہا: اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں گھٹیا درجے کا آدمی کوئی نہ تھا، اے زیاد! کیا میں تجھے ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں (بتاؤ) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہ باندھنا۔ انہوں نے کہا: اگر (بالفرض) میں کسی عام آدمی پر جھوٹ باندھنے والا ہوتا تو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: ((مَا مِنْ إِمَامٍ یَبِیتُ لَیْلَۃً غَاشًّا لِرَعِیَّتِہِ إِلَّا حُرِّمَ عَلَیْہِ عَرْفُ الْجَنَّۃِ وَرِیحُھَا، وَإِنَّ رِیحَھَا لَیُوجَدُ مِنْ مَسِیرَۃِ سَبْعِینَ خَرِیفًا)) قَالَ: فَقَالَ لَہُ زِیَادٌ: سَلْنِی مَا شِئْتَ، قَالَ: أَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَنْفَعَنِی وَلَا تَضُرَّنِی، وَإِنْ مَرِضْتُ فَلَا تَعُدْنِی، وَإِنْ مُتُّ فَلَا تَشْھَدْنِی قَالَ: فَلَمْ یَمْکُثْ إِلَّا لَیَالِیَ قَلِیلَۃً حَتَّی مَاتَ، فَرَأَی زِیَادٌ النَّاسَ یَزْحُمُونَ عَلَی جِنَازَتِہِ، قَالَ: مَنْ ھَذَا؟ قَالُوا: عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُغَفَّلِ، قَالَ: أَمَا وَاللّٰہِ! لَوْلَا أَنَّہُ سَأَلَنِی أَلَّا أَشْھَدَ جِنَازَتَہُ لَشَھِدْتُہُ.

باندھتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جو حاکم اس حال میں رات بسر کرے کہ اپنی عوام کو دھوکا دینے والا ہو تو اس پر جنت کی خوشبو اور اس کی ہوا حرام کر دی جائے گی حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آ رہی ہوگی۔'' راوی کہتا ہے کہ زیاد نے ان سے کہا: مجھ سے جو چاہتے ہو مانگ لو۔ انہوں نے کہا: میں تجھ سے یہی مانگتا ہوں کہ نہ مجھے نفع دے اور نہ نقصان، اگر میں بیمار ہو جاؤں تو میری عیادت کے لیے نہ آنا اور اگر میں مر جاؤں تو میرے جنازے میں بھی شرکت نہ کرنا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر چند راتیں ہی گزری تھیں کہ ان (عبداللہ) کا انتقال ہوگیا۔ زیاد نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ان کے جنازے پر ہجوم لگا رہے ہیں۔ کہنے لگا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عبداللہ بن مغفل۔ کہنے لگا: اللہ کی قسم! اگر انہوں نے مجھ سے یہ چیز نہ مانگی ہوتی کہ میں ان کے جنازے میں شریک نہ ہوں تو ضرور ان کے جنازے میں شریک ہوتا۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: ابومعشر ضعیف ومختلط ہے۔

تشریح: ان احادیث میں رعایا اور عوام کے ساتھ خیانت کرنے اور انہیں دھوکا دینے والے حکمرانوں کے متعلق شدید وعید بیان فرمائی گئی ہے۔ عوام کے ساتھ خیانت اور انہیں دھوکا دینے سے مراد یہ ہے کہ ان پر ظلم ڈھانا، ان سے جھوٹ بولنا، ان کے حقوق پامال کرنا، ان پر احکام شریعت کو نافذ نہ کرنا، ان کے دشمنوں سے جنگ نہ کرنا وغیرہ، ایسے ظالم حکمرانوں پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گے۔

[۵۳۳] مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِینَ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ وَزِیرٍ صَالِحٍ مَعَ إِمَامٍ یُطِیعُہُ وَیَأْمُرُہُ بِذَاتِ اللّٰہِ تَعَالَی

مسلمانوں میں سے کوئی آدمی نیک وزیر سے زیادہ اجر والا نہیں جو کسی حاکم کے ساتھ رہے اس کی اطاعت کرے اور اسے ذات باری تعالیٰ کی اطاعت کرنے کا حکم دے

[۸۰۷] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاھِدُ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاھِیمَ بْنِ جَامِعٍ، نا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ

الْعَزِيزِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ ، ثنا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ،

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ وَزِيرٍ صَالِحٍ مَعَ إِمَامٍ يُطِيعُهُ وَيَأْمُرُهُ بِذَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سے کوئی آدمی نیک وزیر سے زیادہ اجر والا نہیں جو کسی حاکم کے ساتھ رہے اس کی اطاعت کرے اور اسے ذات باری تعالیٰ کی اطاعت کرنے کا حکم دے۔''

تحقیق وتخریج اسناد ضعیف جدًا: تاریخ مدینة السلام: ۵/ ۲۸۔ الترغیب للاصبهانی: ۲۱۸۴۔ فرج بن فضالہ سخت ضعیف ہے۔

[۸۰۸] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثنا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ،

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ وَزِيرٍ صَالِحٍ مَعَ إِمَامٍ يُطِيعُهُ وَيَأْمُرُهُ بِذَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں میں سے کوئی آدمی نیک وزیر سے زیادہ اجر والا نہیں جو کسی حاکم کے ساتھ رہے اس کی اطاعت کرے اور اسے ذات باری تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۵۳۴] مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ ذَنْبٌ يُصِيبُهُ الْفَيْنَةَ بَعْدَ الْفَيْنَةِ، لَا يُفَارِقُهُ حَتَّى يُفَارِقَ الدُّنْيَا، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ خُلِقَ نَسَّاءً، إِذَا ذُكِّرَ ذَكَرَ

ہر مومن کا کوئی نہ کوئی ایسا گناہ ہوتا ہے جسے وہ وقتاً فوقتاً کرتا رہتا ہے، وہ اسے نہیں چھوڑتا حتیٰ کہ دنیا چھوڑ جاتا ہے اور بے شک مومن بہت بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے جب اسے (توبہ کی) یاددہانی کرائی جائے تو وہ یاد کرلیتا ہے

[۸۰۹] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْخَزَّازُ ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ ذَنْبٌ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مومن کا کوئی نہ کوئی ایسا گناہ ہوتا ہے جسے وہ وقتاً فوقتاً

يُصِيبُهُ الْفَيْنَةَ بَعْدَ الْفَيْنَةِ، لَا يُفَارِقُهُ حَتَّى يُفَارِقَ الدُّنْيَا، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ خُلِقَ نَسَّاءً، إِذَا ذُكِّرَ ذَكَرَ))

کرتا رہتا ہے وہ اسے نہیں چھوڑتا حتیٰ کہ دنیا چھوڑ جاتا ہے اور بے شک مومن بہت بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے جب اسے (توبہ کی) یاددہانی کرائی جائے تو وہ یاد کر لیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناد ضعیف: المعجم الکبیر: ١٢٤٥٧۔ الترغیب للاصبھانی: ٢٦۔ ابو معاذ اور محمد بن سلیمان ضعیف ہیں۔

فائدہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مومن بندے کا کوئی نہ کوئی ایسا گناہ ہوتا ہے جس کی اسے عادت پڑ جاتی ہے، وقتاً فوقتاً (وہ اسے کرتا رہتا ہے) یا ایسا گناہ ہوتا ہے جس پر وہ ڈٹا رہتا ہے وہ اسے نہیں چھوڑتا حتیٰ کہ خود (دنیا) چھوڑ جاتا ہے، بے شک مومن آزمائش میں پڑنے والا، خوب توبہ کرنے والا، بہت بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے جب اسے (توبہ کی) یاددہانی کرائی جائے تو وہ اسے یاد کر لیتا ہے۔'' (المعجم الکبیر: ۱۱۸۱۰ وسندہ حسن)

[٥٣٥] مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ إِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُولَانِ: اللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا، وَعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا

جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دو پہلوؤں میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو جلد نعم البدل عطا فرما اور کنجوسی کرنے والے کے مال کو جلد تلف کر دے

[٨١٠] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ وُهَيْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الْعُطُوفِيُّ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، ثنا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، ثنا قَتَادَةُ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ إِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُولَانِ: اللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا، وَعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا))

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دو پہلوؤں میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو جلد نعم البدل عطا فرما اور کنجوسی کرنے والے کے مال کو جلد تلف کر دے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: احمد: ٥/ ١٩٧۔ طیالسی: ١٠٧٢۔ حاکم: ٢/ ٤٤٤.

تشریح: اس حدیث مبارک میں صدقہ وخیرات کی ترغیب دلائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لیے دعا اور کنجوسی کرنے والے کے لیے بددعا روزانہ فرشتوں کے منہ سے نکلتی ہے جو یقیناً قبول بھی ہوتی ہوگی۔ خرچ کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو فرائض اور مستحبات میں خرچ کرتا ہے، ایسے شخص کے لیے

فرشتے دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ! اسے اس مال کا نعم البدل عطا فرما اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہے کہ ﴿وَ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ﴾ (سباء: ۳۹) ''اور تم جو کچھ بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو گے تو وہ اس کی جگہ اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔'' حدیث قدسی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے...... ابن آدم! تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔'' اور فرمایا: ''اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے بہت برسنے والا ہے دن رات خرچ کرنے سے اس میں کوئی چیز کمی نہیں لاتی۔'' (مسلم: ۹۹۳، بخاری: ۴۶۸۴) ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے سے اللہ بندے کی عزت ہی میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرے اللہ اسے بلند کر دیتا ہے۔'' (مسلم: ۲۵۸۸)

کنجوس سے مراد یہاں وہ شخص ہے جو فرائض میں مال خرچ کرنے کے سلسلے میں کنجوسی اور بخل سے کام لے۔ ایسے شخص کے لیے فرشتے بددعا کرتے ہیں کہ یا اللہ! اس کا مال جلد از جلد تباہ و برباد کر دے۔''

[۵۳۶] مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي زَرِيبَةِ غَنَمٍ بِأَسْرَعَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الشَّرَفِ وَالْمَالِ فِي دِينِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

دو خونخوار بھیڑیے جو بکریوں کے باڑے میں ہوں اس میں (نقصان کرنے میں) وہ بھی اتنی جلدی نہیں کرتے جتنی کہ مال وجاہ کی محبت مسلمان بندے کے دین میں (نقصان پہنچانے میں) کرتی ہے

[۸۱۱] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْقَزْوِينِيُّ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي زَرِيبَةِ غَنَمٍ بِأَسْرَعَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الشَّرَفِ وَالْمَالِ فِي دِينِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو خونخوار بھیڑیے جو بکریوں کے باڑے میں ہوں اس میں (نقصان کرنے میں) وہ بھی اتنی جلدی نہیں کرتے جتنی کہ مال وجاہ کی محبت مسلمان بندے کے دین میں (نقصان پہنچانے میں) کرتی ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** شعب الایمان: ۹۷۸۵۔ المعجم الاوسط: ۷۷۲۔ اصلاح المال: ۱۵۔ سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۸۱۲] وَأَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْقَزْوِينِيُّ مِنْ لَفْظِهِ قَالَ: نا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ السِّمْسَارُ، نا قُطْبَةُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي حَظِيرَةٍ وَثِيقَةٍ يَأْكُلَانِ وَيَفْرِسَانِ بِأَسْرَعَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الشَّرَفِ وَحُبِّ الْمَالِ مِنْ دِينِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو خونخوار بھیڑیے جو (بکریوں کے) کسی مضبوط باڑے میں ہوں، کھاتے ہوں اور چیر پھاڑ کرتے ہوں اس میں (نقصان پہنچانے میں) وہ بھی اتنی جلدی نہیں کرتے جتنی کہ مال وجاہ کی محبت مسلمان بندے کے دین میں (نقصان پہنچانے میں) کرتی ہے۔''

تحقیق وتخریج **اسنادہ ضعیف:** المعجم الصغیر: ۹۴۴۔ کشف الاستار: ۳۶۰۸۔ شعب الایمان: ۹۷۸۴۔ سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ اور قطبہ بن علاء بن منہال ضعیف ہے۔

[۸۱۳] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ، نا إِبْرَاهِيمُ -هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ- نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الذِّمَارِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ بَاتَا فِي زَرِيبَةِ غَنَمٍ بِأَسْرَعَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو خونخوار بھیڑیے جو بکریوں کے باڑے میں رات گزاریں اس میں (نقصان پہنچانے میں) وہ بھی اتنی جلدی نہیں کرتے جتنی کہ مال وجاہ کی محبت مسلمان کے دین میں (نقصان پہنچانے میں) کرتی ہے۔''

تحقیق وتخریج **اسنادہ ضعیف:** دیکھئے حدیث نمبر ۸۱۱۔

فائدہ سیدنا کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے گئے ہوں وہ بھی ان کے لیے اتنا نقصان دہ نہیں جتنی آدمی کے مال وجاہ کی حرص اس کے دین کے لیے نقصان دہ ہے۔'' (ترمذی: ۲۳۷۶ وسندہ حسن)

[۵۳۷] مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِي دِينٍ

دین میں فقہ (سمجھ داری) سے افضل اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں کی گئی

[۸۱٤] أَخْبَرَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَيْمُونِ النَّصِيبِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ، ثنا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ

ابْنِ جَعْدَبَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ،

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِي دِينٍ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین میں فقہ (سمجھ داری) سے افضل اللہ کی کوئی عبادت نہیں کی گئی۔''

تحقیق وتخریج: موضوع: ابن جعدبہ یزید بن عیاض کذاب ہے، دیکھیں حدیث نمبر ۲۰۶۔

[۵۳۸] مَا مِنْ شَيْءٍ أُطِيعُ اللّٰهَ فِيهِ بِأَعْجَلَ ثَوَابًا مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے اور اس کا ثواب بھی جلد ملے

[۸۱۵] أَخْبَرَنَا الْخَصِيبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ ، ثنا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ،

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ أُطِيعُ اللّٰهَ فِيهِ بِأَعْجَلَ ثَوَابًا مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ، وَمَا مِنْ عَمَلٍ يُعْصَى اللّٰهُ فِيهِ بِأَعْجَلَ عُقُوبَةً مِنْ بَغْيٍ)).

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ يَحْيَى

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صلہ رحمی سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہیں جس میں اللہ کی اطاعت کی جائے اور اس کا ثواب جلد ملے، جبکہ بغاوت اور سرکشی سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں جس میں اللہ کی نافرمانی کی جائے اور اس کی سزا جلد ملے۔''

دوسری حدیث کی سند یوں ہے: عن ابیہ عن رجل عن یحییٰ

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: السنن الکبری للبیھقی: ۱۰/ ۷۳۔ ابوحنیفہ ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بغاوت وسرکشی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں کہ جس کے مرتکب کو اللہ دنیا میں بھی جلد سزا دے اور اس کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی اس کے لیے اس سزا کو جمع رکھے۔'' (ترمذی: ۲۵۱۱ وسندہ صحیح)

[۵۳۹] مَا فَتَحَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ فَاسْتَغْنُوا

جو آدمی اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول لے اللہ تعالیٰ اس پر فقر ومحتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے لہٰذا تم بے نیازی اختیار کرو

[۸۱۶] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ الشِّيرَازِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْفَتْحِ ،

أبـنـا أَبُـو الْـحُسَيْـنِ مُـحَـمَّـدُ بْـنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَارُونَ بْنِ أَخِي مِيمِيٍّ الْـحَـافِـظُ ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَرْدَعِيُّ ، ثنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْقُرَشِيُّ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَدْرٍ ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ،

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَا فَتَحَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ فَاسْتَغْنُوا**))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول لے اللہ اس پر فقر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے لہٰذا تم بے نیازی اختیار کرو۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: یزید بن ابی زیادہ اور علی بن عاصم ضعیف ہیں۔

[۸۱۷] أَخْبَـرَنَـا مُـحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ ، أبنا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَهْـرَيَـارَ ، وَمُـحَـمَّـدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ رِيذَةَ أَبُو بَكْرٍ قَالَا: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الدَّمِيرِيُّ ، أبنا زَكَرِيَّا بْنُ دُوَيْدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ،

عَـنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا، فَاعْفُوا يُعِزُّكُمُ اللّٰهُ، وَلَا فَتَحَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ**)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندے کا ظلم وزیادتی سے درگزر کرنے کی وجہ سے اللہ اس کی عزت ہی بڑھاتا ہے لہٰذا تم درگزر کیا کرو اللہ تمہاری عزت بڑھائے گا اور جو آدمی اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے اللہ اس پر فقر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔''

قَـالَ الـطَّبَرَانِيُّ: لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الثَّوْرِيِّ إِلَّا قَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ ، وَزَكَرِيَّا بْنُ دُوَيْدٍ الْأَشْعَثِيُّ

طبرانی نے کہا: سفیان ثوری سے اس حدیث کو صرف قاسم بن یزید جرمی اور زکریا بن دوید اشعثی نے روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: دیکھئے حدیث نمبر ۷۸۳۔

[۸۱۸] نـا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشِّيرَازِيُّ ، نا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ رِزْقَوَيْهِ الْفَقِيهُ الْبَغْدَادِيُّ بِالنُّعْمَانِيَّةِ قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ لُؤْلُؤٍا فِي

سَنَةِ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ وَثَلاثِ مِائَةٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ قِيلَ لَهُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبَانَ السَّرَّاجُ ، نا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ ، نا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قَاصِّ أَهْلِ فِلَسْطِينَ قَالَ:

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((ثَلَاثَةٌ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ كُنْتُ الْحَالِفُ عَلَيْهِنَّ، مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا، وَلَا يَعْفُو عَبْدٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَفْتَحُ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ))

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن پر میں ضرور قسم کھا سکتا ہوں: صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا لہٰذا تم صدقہ کیا کرو۔ اور جو بندہ اللہ عزوجل کی رضا چاہتے ہوئے کسی ظلم وزیادتی سے درگزر کرے اللہ اس کی وجہ سے روز قیامت اس کا رتبہ بلند کرے گا۔ اور جو آدمی اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے اللہ اس پر فقر ومحتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: احمد: ۱/ ۱۹۳۔ ابویعلی: ۸۴۹۔ عبد بن حمید: ۱۵۹۔

قاص فلسطین مجہول ہے۔

[۸۱۹] نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الشِّيرَازِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْمُقْرِئُ ، أنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَافِظُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، نا عَمْرُو بْنُ مُجَمِّعٍ ، نا يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ،

عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ، مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا، وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا، اعْفُوا يَزِدْكُمُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ، أَلَا إِنَّ الْعِفَّةَ خَيْرٌ)).

قِيلَ: غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں: صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا لہٰذا صدقہ کیا کرو۔ اور بندے کا کسی کی ظلم وزیادتی سے درگزر کرنے کی وجہ سے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے درگزر کیا کرو اللہ تمہاری عزت بڑھائے گا۔ اور جو آدمی اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے اللہ اس پر فقر ومحتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ سنو!

مانگنے سے بچنے میں ہی بہتری ہے۔''

کہا گیا ہے: ابوسلمہ کی اپنے والد کی احادیث میں سے یہ حدیث نادر الوجود ہے۔

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** بزار: ۱۰۳۲۔ الکامل لابن عدی: ٦/ ۲۳۰۔ یونس بن خباب اور عمرو بن مجمع ضعیف ہیں۔

[۸۲۰] أنـا عَـلِـيُّ بْـنُ بَـقَاءٍ الشُّرُوطِيُّ لَفْظًا، أنا أَبُو الْفَتْحِ مَنْصُورُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّضْرُ بِقِرَاءَ تِي عَلَيْهِ، نا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ الْبَغْدَادِيُّ، نا سَوَّارُ بْـنُ عَبْـدِ الـلّٰـهِ الْقَاضِي، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ،

عَنْ أَبِي هُـرَيْرَةَ، قَـالَ: شَتَـمَ رَجُـلٌ أَبَا بَكْرٍ وَرَسُـولُ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَـعْجَبُ وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ بَـعْضَ قَوْلِهِ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ، وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَلَحِقَهُ، فَـقَـالَ لَـهُ: كَانَ يَشْتُمُنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَنْتَ جَـالِـسٌ، فَـلَـمَّـا رَدَدْتُ عَـلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَـضِبْتَ وَقُمْتَ، قَالَ: **((إِنَّـهُ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَـرُدُّ عَـلَيْـهِ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ قَعَدَ الشَّيْطَانُ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَقْعُدَ مَعَ الشَّيْطَانِ))**

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((يَا أَبَا بَكْرٍ! هُنَّ حَقٌّ تَعَلَّمْهُنَّ، مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ مَظْلِمَةً فَيَغْضُ عَنْهَا إِلَّا أَعَزَّ اللّٰهُ فِيهَا نَصْرَهُ، وَمَا فَتَحَ رَجُـلٌ بَـابَ عَطِيَّةٍ تَصْدِيقًا وَصِلَةً إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً، وَمَا فَتَحَ رَجُـلٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً))**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے، آپ تعجب کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے جب اس نے زیادہ بدتمیزی کی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی کسی بات کا جواب دے دیا، اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کے پاس گئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا جبکہ آپ بھی تشریف فرما تھے لیکن جب میں نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تیرے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اسے جواب دے رہا تھا لیکن جب تو نے اسے جواب دیا تو شیطان واقع ہو گیا پس میں ایسا نہیں ہوں کہ شیطان کے ساتھ بیٹھوں۔''

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر! یہ چیزیں برحق ہیں، انہیں سیکھ لو: جس شخص پر کوئی ظلم وزیادتی کی جائے پھر وہ اس سے چشم پوشی کرے تو اس کے بدلے میں اللہ اسے قوت و نصرت سے نوازتا ہے۔ اور جو شخص تصدیق اور صلہ رحمی

کرتے ہوئے عطیہ کا دروازہ کھول دے اللہ اس کے بدلے میں اسے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ اور جو شخص کثرت (مال) کی خاطر مانگنے کا دروازہ کھول لے تو اللہ اس کی وجہ سے اسے مزید قلت فرما دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج حسن: احمد: ٦/ ٤٣٥۔ ابوداود: ٤٨٩٧ مختصرا.

[٨٢١] نـا عَلِيُّ بْنُ بَقَاءٍ، نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ الصَّيْرَفِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَبُو خَلِيفَةَ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَا يَفْتَحُ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ، يَأْخُذُ الرَّجُلُ حَبْلًا فَيَعْمِدُ إِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَيَأْكُلُ بِهِ خَيْرٌ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ مُعْطًى أَوْ مَمْنُوعًا**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے اللہ اس پر فقر ومحتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے، آدمی کوئی رسی لے کر پہاڑ (یا جنگل) کی طرف جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑا اٹھا لائے پھر (اسے بیچ کر) اس سے کھائے یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے (آگے سے) اسے کچھ ملے یا نہ ملے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: احمد: ٢/ ٤١٨۔ ابن حبان: ٣٣٨٧.

[٨٢٢] وأنا أَبُو طَاهِرٍ الْمَوْصِلِيُّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ حَرْبٍ الْأَنْمَاطِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَا يَفْتَحُ أَحَدُكُمْ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص بھی اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھولے گا اللہ اس پر فقر ومحتاجی کا دروازہ کھول دے گا۔''

تحقیق وتخریج حسن.

تشریح ان احادیث میں لوگوں سے بلاوجہ مانگنے پر وعید بیان فرمائی گئی ہے کہ جو شخص مال و دولت جمع کرنے اور خواہشات کی تکمیل کے لیے لوگوں سے مانگنا شروع کر دے اللہ تعالیٰ اس پر فقر ومحتاجی کے دروازے کھول دیتا ہے پھر اس کے پاس جو کچھ ہوتا ہے اسے بھی ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ بھوک وافلاس ہر طرف سے اس کو گھیر لیتی ہے اور

حقیقت بھی یہی ہے کہ جو شخص بلاوجہ لوگوں سے مانگنے لگ جائے اور اسی چیز کو اپنا پیشہ بنا لے اس کے پاس اولاً تو مال جمع ہوتا ہی نہیں اور اگر ہو بھی جائے تو وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا پاتا بلکہ جمع کر کے چھوڑ جاتا ہے۔ اس کے مال سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ ایسے شخص کی مثال بالکل اس کتے کی سی ہے جو منہ میں ٹکڑا لیے کسی صاف وشفاف پانی میں جھانکے اور اس میں اپنا عکس دیکھ کر یہی سمجھے کہ یہ دوسرا کتا ہے میں اس کے منہ سے ٹکڑا چھین لوں اور پھر منہ پھاڑ کر حملہ کر دے تو اپنا ٹکڑا بھی کھو بیٹھے۔

[۵۴۰] مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا

تم میں سے ہر ایک بس حد سے تجاوز کر دینے والی تونگری کا منتظر ہے

[۸۲۳] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ حَرْبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْ سَمِعَ الْمَقْبُرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا، أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَّالَ، فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ، فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک بس حد سے تجاوز کر دینے والی تونگری کا منتظر ہے یا بھلا دینے والی محتاجی یا خراب کر دینے والے مرض یا عقل وہوش کو زائل کر دینے والے بڑھاپے یا اچانک تیزی سے آ جانے والی موت اور یا دجال کا (منتظر ہے)۔ پس دجال بدترین پوشیدہ چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا قیامت کا (منتظر ہے) پس قیامت زیادہ بڑی مصیبت اور زیادہ کڑوی ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: الزهد لابن المبارك: ٧۔ قصر الامل: ١١٠۔ شعب الايمان: ١٠٠٨٩۔ معمر کا استاد مجہول ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: السلسلة الضعيفة: ١٦٦٦.

[٨٢٤] وأنا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ الْبَرَكَاتِ الْعَرَبِيُّ بِمِصْرَ، أنا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ، أنا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحَلَبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي سَكِينَةَ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنًى

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک بس حد سے تجاوز کر دینے والی تونگری

مُـطْـغِيًا، أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْ هَرَمًا مُفْلِجًا، أَوْ مَرَضًا مُـفْسِدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَّالَ، فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ، فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ))

کا منتظر ہے یا بھلا دینے والی محتاجی یا غالب آ جانے والے بڑھاپے یا خراب کر دینے والے مرض یا اچانک تیزی سے آ جانے والی موت یا دجال کا (منتظر ہے) پس وہ (دجال) ایک بدترین پوشیدہ چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا قیامت کا (منتظر ہے) پس قیامت زیادہ بڑی مصیبت اور زیادہ کڑوی ہے۔"

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: یحییٰ بن عبیداللہ متروک ہے۔

[۵۴۱] مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا سَقَمٌ وَلَا أَذًى وَلَا حُزْنٌ حَتَّى الْهَمَّ يَهُمُّهُ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ خَطَايَاهُ

مومن کو جو بھی کوئی تھکاوٹ، مرض، بخار، تکلیف اور غم پہنچتا ہے حتیٰ کہ وہ پریشانی جو اسے رنجیدہ کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرماتا ہے

[۸۲۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْمُقَدَّمِيُّ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا أَبُو شَيْبَةَ دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا سَقَمٌ وَلَا أَذًى وَلَا حُزْنٌ حَتَّى الْهَمَّ يَهُمُّهُ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ خَطَايَاهُ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن کو جو بھی کوئی تھکاوٹ مرض، بخار، تکلیف اور غم پہنچتا ہے حتیٰ کہ وہ پریشانی جو اسے رنجیدہ کر دے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔"

تحقیق وتخریج: بخاري: ٥٦٤١، ٥٦٤٢۔ مسلم: ٢٥٧٣۔ ترمذي: ٩٦٦.

تشریح: اس حدیث مبارک میں بندہ مسلم کے لیے ایک عظیم بشارت بیان فرمائی گئی ہے کہ دنیا میں اسے پہنچنے والے مصائب وآلام کو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل وکرم صرف بندہ مسلم کے لیے ہے بشرطیکہ وہ صبر سے کام لے اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرے، کیونکہ بے صبری نہ صرف اجر وثواب سے محرومی کا باعث ہے بلکہ مزید گناہوں کا ذریعہ بھی ہے۔

[۵۴۲] مَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ

بندہ ہمیشہ مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملتا ہے (روزِ قیامت وہ اس حال میں اللہ سے ملے گا) کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہیں ہوگا

[٨٢٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا مُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: ثنا وُهَيْبٌ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ،

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْنَا إِلَى الشَّامِ نَسْأَلُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَتَيْتُمُ الشَّامَ تَسْأَلُونَ، أَمَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ)).

حمزہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم ملک شام کی طرف مانگنے کے لیے نکلے، جب ہم مدینہ آئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تم شام مانگنے جا رہے ہو؟ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ''بندہ ہمیشہ مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملتا ہے (روز قیامت وہ اس حال میں اللہ سے ملے گا) کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہیں ہوگا۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ: ((لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ))

اسے امام مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ مرفوعاً بیان کیا ہے کہ تم میں سے کوئی ہمیشہ مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملتا ہے (روز قیامت وہ اس حال میں اسے ملے گا) کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہیں ہوگا۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ١٤٧٤ـ مسلم: ١٠٤٠ـ احمد: ٢/ ١٥.

تشریح: ان احادیث میں بھی لوگوں سے مانگنے کی مذمت بیان کی گئی ہے کہ جو شخص بلاوجہ محض مالی اضافے کی خاطر مانگے اور ہمیشہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرے اسے قیامت کے دن میدان حشر میں ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، بطور سزا اس کے منہ پر گوشت نہیں ہوگا، اس کا چہرہ نہایت قبیح اور بدنما ہوگا، وہ اہل محشر میں ذلیل ورسوا ہوتا پھرے گا۔ اس کی مزید تشریح کے لیے دیکھیں: حدیث نمبر ۸۲۲۔

الباب السادس — باب : ٦

[٥٤٣] لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

مومن ایک بل سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا

[٨٢٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا زَمْعَةُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ایک بل سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابـن مـاجه: ٣٩٨٣ـ طيالسي: ١٨١٣ـ احمد: ٢/ ١١٥ـ
زمعہ بن صالح ضعیف ہے۔

[٨٢٨] وأنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافُ، أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ الْأَنْطَاكِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أنا أَبُو عَرُوبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ الْحَرَّانِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالُوا: نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا زَمْعَةُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: . . وَذَكَرَهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعْدٍ، نَا لَيْثٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ))

اسے امام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ مومن ایک بل سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

تحقیق وتخریج: ايضًا: وحديث ابى هريرة، اخرجه البخارى: ٦١٣٣ـ ومسلم: ٢٩٩٨.

تشریح: اس حدیث مبارک میں مومن آدمی کو اس بات کی تعلیم فرمائی گئی ہے کہ وہ زندگی احتیاط کے ساتھ بسر کرے، جس سوراخ سے ایک دفعہ ڈنگ کھا چکا ہو دوبارہ اس میں ہاتھ نہ ڈالے۔ مطلب یہ ہے کہ جب ایک دفعہ کسی چیز یا کسی شخص کے متعلق یہ تجربہ ہو جائے کہ اس میں خیر کے بجائے شر ہے تو دوبارہ اس کے قریب نہ جائے کیونکہ آزمائے ہوئے کو آزمانا عقل مندی نہیں بے عقلی ہے جو کسی مومن کے شایان شان نہیں۔

[۵۴۴] لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ

جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا

[۸۲۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَطَّارُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا خَلِيفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ بَكْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ، يَقُولُ:

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ، يَقُولُ: ((لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: ابوداود: ۴۸۱۱۔ ترمذی: ۱۹۵۴۔ الادب المفرد: ۲۱۸.

[۸۳۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الْعُطَارِدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ،

عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ))

سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔''

تحقیق وتخریج: منقطع: احمد: ۵/ ۲۱۲۔ ابومعشر اور اشعث بن قیس کے درمیان انقطاع ہے۔

تشریح: کسی کی نیکی اور احسان پر شکر گزار ہونا اچھے انسانی فضائل میں سے ہے، اس سے شکر گزار کے دل کی صفائی اور خلوص کا اظہار ہوتا ہے پھر اس پر خرچ کچھ نہیں ہوتا، صرف دولب ہلانے پڑتے ہیں۔ اب جو شخص اتنا بھی نہ کر سکے تو اس کے متعلق ہر کوئی یہی سمجھے گا کہ یہ کوئی مہذب اور صاف دل انسان نہیں۔ انسانوں کی شکر گزاری بھی ایک لحاظ سے اللہ کی شکر گزاری ہے لیکن جس شخص کی عادت میں انسانوں کی ناشکری داخل ہو وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار نہیں بن سکتا۔

[۵۴۵] لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ

دعا ہی قضا کو ٹال سکتی ہے اور نیکی ہی عمر دراز کر سکتی ہے

[۸۳۱] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ الْمَتُّوثِيُّ، ثنا الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ -يَعْنِي الْعُمَرِيَّ- ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ،

عَـنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، فَذَكَرَهُ.

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا...... پھرانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج **اسناده ضعيف**: ابـن مـاجـه: ۹۰۔ احـمـد: ۵/ ۲۷۷۔ حاكم: ۱/ ۴۹۳۔ سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۸۳۲] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْمُقْرِئُ، أنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَعْسَـمُ، حَـدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُرَيْشٍ، نا يَحْيَى بْنُ ضُرَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ،

عَـنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ، وَلَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ))**

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی ہی عمر دراز کرسکتی ہے اور دعا ہی قضا کو ٹال سکتی ہے۔''

تحقیق وتخریج **اسناده ضعيف**: تـرمذی: ۲۱۳۹۔ المعجم الكبير: ۶۱۲۸۔ شرح مشكل الآثار: ۳۰۶۸۔ سلیمان تیمی مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۸۳۳] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْـنُ عَبْدُوسٍ، نا ابْنُ حُمَيْدٍ، نا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ، نا أَبُو مَوْدُودٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ،

عَـنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ، وَلَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ))**

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی ہی عمر دراز کرسکتی ہے اور دعا ہی قضا کو ٹال سکتی ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۵۴۶] لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ

بردباری ٹھوکریں کھانے ہی سے آتی ہے

[۸۳۴] أَخْبَرَنَـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ الْـفَـضْـلِ بْـنِ نَظِيفٍ الْفَرَّاءُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الـصَّـابُـونِـيُّ، أبنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْجَارُودِ الْأَحْمَرِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

وَهْبٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا يَعْقُوبُ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى مَوْلَى الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِمَكَّةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ، وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بردباری ٹھوکریں کھانے ہی سے آتی ہے اور حکمت ودانائی تجربہ کاری ہی سے ملتی ہے۔''

قَالَ الصَّابُونِيُّ فِي حَدِيثِهِ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ

راوی صابونی نے اپنی حدیث میں یوں کہا: اخبرنا عبداللہ بن وہب اخبرنی عمرو بن الحارث۔

تحقیق وتخریج: **حسن:** ترمذی: ۲۰۳۳۔ احمد: ۳/ ۸۔ ابن حبان: ۱۹۳.

[۸۳۵] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، أبنا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَطْرُوشِيُّ،

ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ قُتَيْبَةَ الْعَسْقَلَانِيُّ، أبنا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ، وَوَافَقَهُ إِلَى آخِرِ الْمَتْنِ. قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ قُتَيْبَةَ: قَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا: قَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: أَيْشٍ كَتَبْتَ بِالشَّامِ؟ فَقُلْتُ لَهُ: هَذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَكْتُبْ سِوَاهُ لَمْ تَذْهَبْ رِحْلَتَكَ

ابوالعباس بن قتیبہ عسقلانی کہتے ہیں: ہمیں یزید بن موہب رملی نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا کہ بے شک ابوالسمح دراج نے یہ حدیث بیان کی اور اس نے متن کے آخر تک موافقت کی۔ ابوالعباس بن قتیبہ نے کہا: مجھے میرے بعض ساتھیوں نے کہا کہ مجھ (موہب بن یزید) کو احمد بن حنبل نے کہا: ملک شام میں تو نے کیا لکھا ہے؟ میں نے انہیں کہا: یہ حدیث لکھی ہے، تو انہوں نے فرمایا: اگر تو وہاں اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہ لکھتا تو بھی تیرا سفر (ضائع) نہ جاتا۔

تحقیق وتخریج

تشریح: ''بردباری ٹھوکریں کھانے ہی سے آتی ہے۔'' مطلب یہ ہے کہ حلم و بردباری اسی شخص کے حصے میں آتی ہے جس نے دھوکا کھایا ہو، لغزشوں اور خطاؤں سے دوچار رہا ہو، اپنے معاملات میں خلل ونقصان برداشت کر چکا ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسا شخص چونکہ اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے کہ کسی کے دکھ درد اور نفع ونقصان کی کیا اہمیت ہے کسی کے عیوب کو چھپانے اور کسی کی خطاؤں سے درگزر کرنے کی کتنی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے وہ دوسروں کے لیے حلیم و بردبار اور خیر خواہ ہوتا ہے، لوگوں کے عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہے اور اگر کسی سے کوئی خطا

ولغزش ہو جائے تو درگزر کر جاتا ہے۔

''حکمت و دانائی تجربہ کاری سے ملتی ہے۔'' حکیم اصل میں اس شخص کو کہتے ہیں جو دانا و عقل مند، راست باز اور استوار کار ہو کیونکہ حکمت کے معنی ہیں: ہر چیز کی حقیقت و اصلیت کو جاننا، اور تجربہ کا مطلب ہے: کاموں کی واقفیت حاصل کرنا اور کسی کام کو کرنے کا طریقہ جاننا۔ لہٰذا فرمایا کہ جس شخص کو چیزوں کی حقیقت و پہچان حاصل ہو، ہر چیز کے نفع و نقصان سے آگاہ ہو، حالات کے اتار چڑھاؤ اور معاملات و افراد کی بھلائی برائی سے واقف ہو تو سمجھو کہ اسے حکمت مل گئی اور وہ کامل حکیم ہے۔ علاوہ ازیں حکیم سے مراد طبیب و معالج بھی ہو سکتا ہے۔ مطلب واضح ہے کہ کوئی شخص محض طب پڑھنے سے کامل طبیب و معالج نہیں بن جاتا بلکہ اس کے لیے تجربہ و معالجہ کی مشق و مزاولت ضروری ہے۔ (دیکھیں مرقاۃ: ۹/ ۳۹۱)

[۵۴۷] لَا فَقْرَ أَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ

جہالت سے بڑھ کر کوئی فقر نہیں

[۸۳۶] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُهُسْتَانِيُّ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ حَسَّانَ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ حَسَّانَ الْجُدَيْلِيُّ الدَّمِيُّ الْأَنْبَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ مُطَيَّنٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: ثنا مُعَاوِيَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُطَيَّنٌ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الزَّيَّاتُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو رَجَاءٍ الْحَبَطِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ، سَأَلَ ابْنَهُ الْحَسَنَ عَنْ أَشْيَاءَ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا فَقْرَ أَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ، وَلَا مَالَ أَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ، وَلَا وَحْدَةَ أَوْحَشُ مِنَ الْعُجْبِ، وَلَا مُظَاهَرَةَ أَوْثَقُ مِنَ الْمُشَاوَرَةِ، وَلَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ، وَلَا حُسْنَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا عِبَادَةَ كَالتَّفَكُّرِ، وَلَا إِيمَانَ كَالْحَيَاءِ وَالصَّبْرِ))

حارث کہتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ سے کچھ چیزوں کے متعلق دریافت کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ''جہالت سے بڑھ کر کوئی فقر نہیں، عقل سے بڑھ کر لوٹ آنے والا کوئی مال نہیں، خود پسندی سے بڑھ کر وحشت زدہ کوئی تنہائی نہیں، مشاورت سے مضبوط کوئی مظاہرہ نہیں، تدبیر جیسی کوئی عقل مندی نہیں، حسن اخلاق جیسی کوئی خوبصورتی نہیں، گناہ سے رک جانے جیسا کوئی تقویٰ نہیں، غور وفکر جیسی کوئی عبادت نہیں اور صبر وحیا جیسا کوئی ایمان نہیں۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جداً: المعجم الكبير: ٢٦٨٨ - تاريخ دمشق: ١٣/ ٢٥٦، ٢٥٧ - المجروحين: ٢/ ٣٢٥ - حارث اعور سخت ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٨٣٧] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّارُ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى بْنِ شَاذَانَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، نا أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلانِيِّ،

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوذر! تدبیر جیسی کوئی عقل مندی نہیں، گناہ سے رک جانے جیسا کوئی تقویٰ نہیں اور حسن اخلاق جیسا کوئی حسب نہیں۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: ابن ماجه: ٤٢١٨ - (وفيه ماضي بن محمد وهو ضعيف) ابن حبان: ٣٦١ - شعب الايمان: ٤٣٢٥ - ابراہیم بن ہشام سخت ضعیف ہے۔

[٨٣٨] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّقَطِيُّ، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّسْتَرِيُّ قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَسْكَرِيُّ، نا عُزَازَةُ بْنُ عَبْدِ الدَّائِمِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَيَّانَ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، نا أَبُو رَجَاءٍ الْحَبَطِيُّ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ،

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا فَقْرَ أَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ، وَلَا مَالَ أَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا عِبَادَةَ كَالتَّفَكُّرِ))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جہالت سے بڑھ کر کوئی فقر نہیں، عقل سے بڑھ کر لوٹ آنے والا کوئی مال نہیں، گناہ سے رک جانے جیسا کوئی تقویٰ نہیں اور غور وفکر جیسی کوئی عبادت نہیں۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: دیکھئے حدیث نمبر ٨٣٦۔

[٥٤٨] لَا يُتْمَ بَعْدَ حُلُمٍ
بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی

[٨٣٩] أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَرْبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُتْمَ بَعْدَ حُلُمٍ))

محمد بن منکدر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: یزید بن عبدالملک ضعیف ہے،اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

فائدہ سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احتلام (شروع ہو جانے) کے بعد یتیمی نہیں رہتی اور حیض شروع ہونے کے بعد لڑکی یتیم نہیں رہتی۔'' (المعجم الکبیر: ۳۵۰۲، وسندہ حسن)

[۵۴۹] لَا حَلِفَ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں (جاہلیت والا نیا) کوئی عہد و پیمان نہیں

[۸۴۰] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ شُعَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْمِنْهَالِ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّازِيُّ ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ الرُّعَيْنِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبَانَ ،

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا عَقْدَ فِي الْإِسْلَامِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں (جاہلیت والا نیا) کوئی عہد و پیمان نہیں۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: حلية الاولياء: ٥/ ٥٣٨- ابان متروک ہے،اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۸۴۱] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَيْمُونِ النَّصِيبِيُّ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَّلَانَ ، ثنا عَبَّادٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، ثنا مُغِيرَةُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ التَّوْأَمِ ،

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا حَلِفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَمَسَّكُوا بِهِ))

سیدنا قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں (جاہلیت والا نیا) کوئی عہد و پیمان نہیں اور جاہلیت میں جو ہو چکا ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: ابن حبان: ٤٣٦٩- حميدى: ١٢٠٦- طيالسى: ١١٨٠- مغیرہ بن مقسم کا والد اور شعبہ بن توام کی توثیق نہیں ملی۔

فائدہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں (جاہلیت والا نیا)

کوئی عہد و پیمان نہیں اور جو عہد و پیمان جاہلیت میں تھا اسلام نے اسے مضبوط ہی کیا ہے۔'' (مسلم: ۲۵۳۰)

[۵۵۰] لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں صرورہ (گوشہ نشینی اختیار کرنا، شادی نہ کرنا یا استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا) نہیں

[۸۴۲] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْفَقِيهُ الشَّافِعِيُّ، أبنا هِشَامُ بْنُ أَبِي خَلِيفَةَ، أبنا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْرَقُ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ۔قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: هُوَ ابْنُ أَبِي الْخُوَارِ۔ عَنْ عِكْرِمَةَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں صرورہ نہیں۔''

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ: لَمْ نَجِدْ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثًا مُتَّصِلَ الْإِسْنَادِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

ابوجعفر طحاوی نے کہا: ہم نے اس باب میں رسول اللہ ﷺ تک اس حدیث کے علاوہ کوئی متصل الاسناد حدیث نہیں پائی۔

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: ابوداود: ۱۷۲۹۔ احمد: ۱/ ۳۱۲۔ حاکم: ۱/ ۴۴۸۔ عمر بن عطاء ضعیف ہے۔

[۸۴۳] أنا ذُو النُّونِ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَبُو الْقَاسِمِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّقَطِيُّ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو،

عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ))

عکرمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں صرورہ نہیں ہے۔''

تحقیق و تخریج: مرسل: شرح مشكل الآثار: ۱۲۸۳۔ اسے عکرمہ تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اسلام میں صرورہ نہیں ہے، دور جاہلیت میں کوئی آدمی کسی آدمی کے چہرے پر تھپڑ مارتا اور کہتا: بے شک یہ صرورہ ہے۔ عکرمہ سے کہا گیا: صرورہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: وہ (لوگ) کہتے تھے کہ جو شخص (استطاعت کے باوجود) نہ حج کرے اور نہ عمرہ۔'' (شرح مشكل الآثار: ۱۲۸۲ وسنده حسن)

[۱۵۵] لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ
فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں

[۸٤٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ، قَالَ: ثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَبَّارُ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُوسٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں جہاد پر نکلنے کے لیے طلب کیا جائے تو (بلا تامل) نکل پڑو۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۲۷۸۳۔ مسلم: ۱۳۵۳۔ ترمذی: ۱۵۹۰۔ ابوداود: ۲٤۸۰۔ نسائی: ٤۱۷۵۔ ابن ماجہ: ۲۷۷۳.

[۸٤۵] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ، ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ قَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَتَمَهَا، قَالَ: ((أَنَا حَيِّزٌ وَأَصْحَابِي حَيِّزٌ، لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ (النصر: ۱) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلاوت کیا یہاں تک کہ آپ نے اس کو مکمل (پڑھ کر) ختم کر دیا (پھر) فرمایا: ''میں ایک طرف ہوں اور میرے صحابہ بھی ایک طرف ہیں (جبکہ باقی تمام لوگ دوسری طرف ہیں)۔ فتح کے بعد ہجرت نہیں ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** احمد: ۳/ ۲۲۔ طیالسی: ۱۰۱۰۔ حاکم: ۲/ ۲۵۷۔ ابوالبختری کا سیدنا ابوسعید خدری سے سماع ثابت نہیں۔

[۸٤٦] وأنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا أَبُو الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، أنا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ

أَبِی صَالِحٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فتح کے بعد ہجرت نہیں، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے، اور جب تمہیں جہاد پر نکلنے کے لیے طلب کیا جائے تو نکل پڑو۔''

تحقیق و تخریج دیکھئے حدیث نمبر ۸۴۴۔

[۸۴۷] وأنا ابْنُ السِّمْسَارِ ، نا أَبُو زَيْدٍ ، أنا الْفَرَبْرِيُّ ، أنا الْبُخَارِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، نا سُفْيَانُ ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ ،

حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

اسے منصور نے بھی اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔

تحقیق و تخریج دیکھئے حدیث نمبر ۸۴۴۔

تشریح ''فتح کے بعد ہجرت نہیں۔'' مطلب یہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں ہے، کیونکہ مکہ اب دارالاسلام بن چکا ہے لہٰذا اب وہاں سے ہجرت کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، باقی جہاں تک دارالکفر اور دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کا تعلق ہے تو وہ اب بھی باقی ہے بلکہ ایسی ہجرت تو قیامت تک باقی ہے۔

''جہاد اور نیت باقی ہے۔'' یعنی جہاد کرنا اور اعمال میں حسن نیت اور اس کا اجر اب بھی باقی ہے۔ مکہ یا مسلمانوں کے کسی دوسرے علاقے پر اگر کفار حملہ آور ہوں تو ان کے خلاف جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی نیت رکھنا اب بھی باقی ہے۔

''اور جب تمہیں جہاد پر نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو۔'' یعنی جب امام جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دے تو پھر تعمیل حکم میں دیر نہ کرو بلکہ جیسے بھی ہو نکل پڑو، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (التوبة: ٤١) ''نکلو ہلکے اور بوجھل اور اپنی جانوں اور مالوں کے ذریعے اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو'' اہل علم کہتے ہیں کہ جب امام جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دے تو ہر اس شخص پر نکلنا واجب ہو جاتا ہے جسے امام نے حکم دیا ہو، چاہے اس پر نکلنا ہلکا ہو یا بھاری۔

[۵۵۲] لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ

جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں

[۸۴۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الْبَزَّارُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ ، ثنا

أَبُو الْفَضْلِ جعفَرُ بْنُ عَامِرِ الْبَزَّارُ ، ثنا عَفَّانُ ، ثنا حَمَّادٌ ، ثنا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کا عہد نہیں اس کا دین نہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: احمد: ۳/ ۲۵۱۔ مغیرہ بن زیاد ثقفی مجہول الحال ہے۔

[۸۴۹] وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ ، أبنا ابْنُ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، ثنا أَبُو هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ: ((لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی ہمیں خطاب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کا عہد نہیں اس کا دین نہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: احمد: ۳/ ۱۳۵۔ المعجم الاوسط: ۲۶۰۶۔ ابویعلی: ۲۸۶۳۔ قتادہ مدلس کا عنعنہ اور ابو ہلال ضعیف ہے۔

[۸۵۰] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ ، أنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ ، نا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ ، وَابْنُ أَبِي الْجَحِيمِ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْمٍ ، قَالُوا: نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، نا أَبُو هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: مَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ: ((لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی ہمیں خطاب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں۔''

تحقیق وتخریج: ایضا۔

فائدہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ''جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کا عہد نہیں اس کا دین نہیں۔'' (ابن حبان: ۱۹۴، وسندہ صحیح)

[۵۵۳] لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ

دم صرف نظر یا ڈنگ کی وجہ سے ہے

[۸۵۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ الْمُعَدِّلُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُسَامَةَ الْكَلْبِيُّ ، ثنا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

حُمَيْدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَـنْ جَـابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دم صرف نظر یا ڈنگ کی وجہ سے ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** مجالد ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دم صرف نظر یا ڈنگ کی وجہ سے ہے۔'' (احمد: ۴/ ۴۳۶، وسندہ صحیح)

[۵۵۴] لَا هِجْرَةَ فَوْقَ ثَلَاثٍ

تین دن سے زیادہ ترک تعلق (جائز) نہیں

[۸۵۲] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي فُضَيْلٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ،

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا هِجْرَةَ فَوْقَ ثَلَاثٍ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین دن سے زیادہ ترک تعلق (جائز) نہیں ہے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ۲۵۶۲۔ احمد: ۲/ ۳۷۸.

تشریح: اس حدیث مبارک سے پتا چلا کہ مسلمانوں کا ایک دوسرے سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرنا جائز نہیں ہے، تین دن تک معافی ہے اس کے بعد بھی اگر وہ آپس میں ناراضی رکھیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ سلام کرنے سے ترک تعلق ختم ہو جاتا ہے لیکن اگر ایک شخص صلح کی غرض سے سلام کہے اور دوسرا جواب نہ دے تو سلام کہنے والا گناہ سے بری ہوگا، سارا گناہ دوسرے شخص پر ہوگا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے ترک تعلق رکھے کہ جب دونوں آپس میں ملیں تو یہ اس سے منہ موڑے اور وہ اس سے منہ موڑے، ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔'' (مسلم: ۲۵۶۰) دوسری حدیث ہے کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھے (چنانچہ چاہیے کہ) جب اس سے ملے تو اسے سلام کہے، تین بار، اگر کسی بار بھی جواب نہ دے تو وہی (جواب نہ دینے والا) گناہ گار ہوگا۔'' (ابوداود: ۴۹۱۳ وسندہ حسن)

تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھنا کتنا بڑا گناہ ہے؟ فرمایا: ''جس نے تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھا اور مر گیا تو وہ آگ میں جائے گا۔'' (ابوداود: ۴۹۱۴ وسندہ صحیح) ایک حدیث میں ہے: ''جس نے ایک سال تک اپنے بھائی سے ترک تعلق رکھا گویا اس نے اس کا خون بہا دیا۔'' (ابوداود: ۴۹۱۵ وسندہ حسن) فرمایا: ''ہر پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے

کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو معافی مل جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرے سوائے ان دو آدمیوں کے جن کے درمیان ترک تعلق ہو، ارشاد ہوتا ہے کہ انہیں مہلت دے دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔'' (مسلم: ۲۵۶۵) یاد رہے کہ ترک تعلق کی بنیاد اگر اللہ تعالیٰ کے لیے ہو تو اس پر یہ وعیدیں نہیں ہیں۔ واللہ اعلم

[۵۵۵] لَا كَبِيرَةَ مَعَ اسْتِغْفَارٍ

استغفار کے ساتھ کوئی گناہ کبیرہ نہیں رہتا

[۸۵۳] أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ قَدِمَ عَلَيْنَا ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَأَبُو عَبَّادٍ ذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَا: ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَسْكَرِيُّ ، ثنا ابْنُ أَخِي أَبِي زُرْعَةَ ، ثنا عَمِّي ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شَيْبَةَ الْخُرَاسَانِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا كَبِيرَةَ مَعَ اسْتِغْفَارٍ ، وَلَا صَغِيرَةَ مَعَ إِصْرَارٍ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''استغفار کے ساتھ کوئی گناہ کبیرہ نہیں رہتا اور اصرار کے ساتھ کوئی گناہ صغیرہ نہیں رہتا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابوشیبہ خراسانی مجہول ہے۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة: ٤٨١٠ .

فائدہ: سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کبائر کتنے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: سات سو تک ہیں اور بہت قریبی سات تک ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ استغفار کے ساتھ کوئی گناہ کبیرہ نہیں رہتا اور اصرار کے ساتھ کوئی گناہ صغیرہ نہیں رہتا۔ (تفسیر ابن ابی حاتم: ۳/۹۳۴، النساء: ۳۱ وسندہ صحیح)

[۵۵۶] لَا هَمَّ إِلَّا هَمُّ الدَّيْنِ

قرض کے غم کے سوا کوئی غم نہیں

[۸۵٤] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ ، ثنا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَهْرَيَارَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رِيذَةَ (ح) وأنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الشِّيرَازِيُّ ، نا الشَّيْخُ الثِّقَةُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رِيذَةَ الضَّبِّيُّ الْأَصْبَهَانِيُّ بِمَدِينَةِ أَصْبَهَانَ فِي بَابِ الْقَصْرِ قَالَا: ثنا أَبُو الْقَاسِمِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ الطَّبَرَانِيُّ الْحَافِظُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْبَصْرِيُّ الْعُصْفُرِيُّ ، ثنا قَرِينُ بْنُ سَهْلِ بْنِ قَرِينٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا هَمَّ إِلَّا هَمُّ الدَّيْنِ، وَلَا وَجَعَ إِلَّا وَجَعُ الْعَيْنِ)).

فرمایا: ''قرض کے غم کے سوا کوئی غم نہیں اور آنکھ کے درد کے سوا کوئی درد نہیں۔''

فِي رِوَايَةِ الْحَارِثِيِّ قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: لَا يَرْوِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ إِلَّا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، تَفَرَّدَ بِهِ سَهْلُ بْنُ قَرِينٍ

حارثی کی روایت میں ہے کہ امام طبرانی نے کہا: اسے محمد بن منکدر سے صرف ابن ابی ذئب روایت کرتا ہے اور اس سے روایت کرنے میں سہل بن قرین منفرد ہے۔

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: المعجم الاوسط: ٦٠٦٤۔ الصغير: ٨٥٤۔ قرین بن سہل اور اس کا والد دونوں ضعیف ہیں۔

[٥٥٧] لَا فَاقَةَ لِعَبْدٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

اس شخص کے لیے کوئی فاقہ نہیں جو قرآن پڑھتا ہے

[٨٥٥] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنِ عِيسَى بْنِ مَعْرُوفٍ الْهَمْدَانِيُّ، أبنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا عِمْرَانُ أَبُو بِشْرٍ الْحَلَبِيُّ،

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا فَاقَةَ لِعَبْدٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَلَا غِنَى لَهُ بَعْدَهُ))

حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کے لیے کوئی فاقہ نہیں جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کے بغیر اس کے لیے کوئی غنا نہیں۔''

تحقیق وتخریج: مرسل: ابن ابی شیبه: ٣٠٥٧٤۔ اسے حسن بصری تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[٥٥٨] لَا يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ

اس میں دو بکریوں کے سر بھی نہیں ٹکرائیں گے (یعنی اس معاملے میں دو رائے نہیں ہو سکتیں)

[٨٥٦] أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدُونِ الْمَوْصِلِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ الْحَنْبَلِيُّ السُّكَّرِيُّ، ثنا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الْجُرْجَرَائِيُّ بِهَا، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الشَّامِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ اللَّخْمِيُّ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: هَجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بنی خطمہ کی ایک عورت

خَطْمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِجَاءٍ لَهَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ ذَلِكَ، وَقَالَ: ((مَنْ لِي بِهَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهَا: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَانَتْ تَمَّارَةٌ تَبِيعُ التَّمْرَ، قَالَ: فَأَتَاهَا أَجْوَدَ مِنْ هَذَا، قَالَ: فَدَخَلَتِ التُّرْبَةَ، قَالَ: وَدَخَلَ خَلْفَهَا، فَنَظَرَ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَلَمْ يَرَ إِلَّا خِوَانًا، قَالَ: فَعَلَا بِهِ رَأْسَهَا حَتَّى دَمَغَهَا بِهِ، قَالَ: ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ كَفَيْتُكَهَا، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَا إِنَّهُ لَا يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ))، فَأَرْسَلَهَا مَثَلًا.

نے نبی ﷺ کی ہجو کی آپ ﷺ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ کو سخت غصہ آیا اور فرمایا: ''میرا اس سے انتقام کون لے گا؟'' تو اس عورت کی قوم کے ایک آدمی نے کہا: ''اللہ کے رسول ﷺ! میں (لوں گا)۔ وہ عورت کھجور بیچا کرتی تھی، وہ آدمی اس کے پاس آیا (اور کہا) ان (کھجوروں) سے عمدہ کھجوریں ہیں؟ وہ (عمدہ کھجور لانے) گھر میں داخل ہوئی، وہ آدمی بھی اس کے پیچھے ہی داخل ہوگیا، اس نے دائیں بائیں دیکھا تو اسے کھانے کی میز کے سوا کچھ نظر نہ آیا تو اس نے وہی اٹھا کر اس کے سر پر دے ماری اور اس کا بھیجہ باہر نکال دیا، پھر نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول ﷺ! میں اسے آپ کی طرف سے کافی ہوگیا ہوں، تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس میں دو بکریوں کے سر بھی نہیں ٹکرائیں گے۔'' یوں آپ نے اس فرمان کو ضرب المثل بنا دیا۔

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: الكامل لابن عدى: ٧/ ٣٢٦- تاريخ مدينة السلام: ١٥/ ١١٩- مجالد بن سعید ضعیف اور محمد بن حجاج سخت ضعیف ہے۔

[٨٥٧] أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ السَّاكِنُ كَانَ بِبِلْبِيسَ إِجَازَةً، نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: هَجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي خَطْمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ ذَلِكَ، وَقَالَ: ((مَنْ لِي بِهَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهَا: أَنَا لَهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَانَتْ تَمَّارَةٌ تَبِيعُ التَّمْرَ، قَالَ: فَأَتَاهَا، فَقَالَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بنی خطمہ کی ایک عورت نے نبی ﷺ کی ہجو کی آپ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ کو سخت غصہ آیا، فرمایا: ''میرا اس سے انتقام کون لے گا؟'' اس عورت کی قوم کے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! میں اس سے آپ کا انتقام لوں گا۔ وہ عورت کھجوریں بیچا کرتی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ وہ آدمی اس کے

لَهَا: هَلْ عِنْدَكِ تَمْرٌ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَرَتْهُ تَمْرًا، فَقَالَ أَرَدْتُ أَجْوَدَ مِنْ هٰذَا، قَالَ: فَدَخَلَتِ التُّرْبَةَ، قَالَ: فَدَخَلَ خَلْفَهَا، فَنَظَرَ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَلَمْ يَرَ إِلَّا خِوَانًا، قَالَ: فَعَلَا بِهِ رَأْسَهَا حَتَّى دَمَغَهَا بِهِ، قَالَ: ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ كَفَيْتُكَهَا، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((أَمَا إِنَّهُ لَا يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ))**، فَأَرْسَلَهَا مَثَلًا.

پاس آیا اور کہنے لگا: کیا تیرے پاس کھجوریں ہیں؟ اس نے کہا: ہاں۔ اس نے اسے کھجوریں دکھائیں تو اس آدمی نے کہا: میں ان سے عمدہ کھجوریں چاہتا ہوں۔ وہ (کھجوریں لانے) گھر میں داخل ہوئی تو یہ آدمی بھی اس کے پیچھے ہی داخل ہوگیا، اس نے دائیں بائیں دیکھا تو اسے کھانے کی میز کے سوا کچھ نظر نہ آیا، اس نے وہی اٹھا کر اس کے سر پر دے ماری حتیٰ کہ اس کا بھیجہ باہر نکال دیا۔ پھر نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! میں اسے آپ کی طرف سے کافی ہوگیا ہوں تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس میں دو بکریوں کے سر بھی نہیں ٹکرائیں گے۔'' یوں آپ نے اس فرمان کو ضرب المثل بنا دیا۔

تحقیق و تخریج: ایضًا.

[٨٥٨] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ التُّسْتَرِيُّ، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَسْكَرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، نا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، أنا الْوَاقِدِيُّ،

نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ فَضْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَتْ عَصْمَاءُ بِنْتُ مَرْوَانَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ، وَكَانَ زَوْجُهَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حِصْنٍ الْخَطْمِيُّ، وَكَانَتْ تُحَرِّضُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَتُؤْذِيهِمْ، وَتَقُولُ الشِّعْرَ، فَجَعَلَ عُمَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ نَذْرًا أَنَّهُ لَئِنْ رَدَّ اللّٰهُ رَسُولَهُ سَالِمًا مِنْ بَدْرٍ لَيَقْتُلَنَّهَا، قَالَ: فَعَدَا عَلَيْهَا عُمَيْرٌ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَتَلَهَا، ثُمَّ لَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى مَعَهُ الصُّبْحَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن حارث بن فضل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: عصما بنت مروان بنی امیہ بن زید میں سے تھی، یزید بن زید بن حصن خطمی اس کا شوہر تھا، وہ مسلمانوں کے خلاف (لوگوں کو) بھڑکایا کرتی تھی انہیں ستاتی اور گستاخانہ شعر کہا کرتی تھی۔ عمیر بن عدی نے نذر مان لی کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو جنگ بدر سے صحیح سالم واپس لے آیا تو وہ (عمیر) ضرور اس عورت کو قتل کر دے گا۔ راوی کہتا ہے کہ (جب آپ جنگ بدر سے واپس آ گئے تو) عمیر نے (نذر پوری کرتے ہوئے) رات کے اندھیرے میں اس پر حملہ کر کے اسے موت کے گھاٹ

وَسَلَّمَ يَتَصَفَّحُهُمْ إِذَا قَامَ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ، فَقَالَ لِعُمَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ: ((قَتَلْتَ عَصْمَاءَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! هَلْ عَلَيَّ فِي قَتْلِهَا شَيْءٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ))، فَهِيَ أَوَّلُ مَا سُمِعَتْ هٰذِهِ الْكَلِمَةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اتار دیا اور نبی ﷺ سے آملا، اس نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، نبی ﷺ اسے غور سے دیکھتے رہے جب آپ اٹھ کر اپنے گھر جانے لگے تو آپ نے عمیر بن عدی سے فرمایا: ''تو نے عصما کو قتل کر دیا ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ (عمیر کہتے ہیں) میں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کے قتل میں مجھ پر کوئی چیز (دیت یا گناہ وغیرہ) ہے؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں دو بکریوں کے سر بھی نہیں ٹکرائیں گے۔'' یہ کلمہ (محاورہ) پہلی بار رسول اللہ ﷺ کی زبان اطہر سے سنا گیا۔

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف جدًا: المغازی للواقدی، ص: ۱۵۱۔ واقدی کذاب ہے۔

[۵۵۹] لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ

احتیاط تقدیر سے بچا نہیں سکتی

[۸۵۹] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَغْدَادِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، قَالَ: ثنا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ، عَنْ عَطَّافِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ، وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، وَإِنَّ الْبَلَاءَ يَنْزِلُ فَيَلْقَاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احتیاط تقدیر سے بچا نہیں سکتی اور دعا اس مصیبت کے لیے نفع مند ہے جو نازل ہو چکی ہے اور جو ابھی نازل نہیں ہوئی اور بے شک مصیبت نازل ہوتی ہے تو دعا اس کا مقابلہ کرتی ہے پھر قیامت تک ان کی کشتی ہوتی رہتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: حاکم: ۱/ ۴۹۲۔ المعجم الاوسط: ۲۴۹۸۔ تاریخ مدینة السلام: ۹/ ۴۶۴۔ زکریا بن منظور ضعیف ہے۔

[۸۶۰] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَغْدَادِيُّ الْكَاتِبُ، أبنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَشْعَثِ، أبنا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَلُوسِيُّ، وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَا: ثنا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِيرُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُنْجِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ، وَإِنْ كَانَ شَيْءٌ يَقْطَعُ الرِّزْقَ فَإِنَّ التَّصَيُّحَ يَقْطَعُهُ، وَإِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِنَ الْبَلَاءِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ ﴿إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ﴾ [يونس: ٩٨] قَالَ: ((لَمَّا دَعَوْا)) اللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احتیاط تقدیر سے نجات نہیں دلا سکتی اور اگر کوئی چیز رزق روک سکتی ہے تو وہ گریہ وزاری ہے جو اسے روک سکتی ہے اور بے شک دعا مصیبت سے نفع دیتی ہے۔ بلا شبہ اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''سوائے قوم یونس کے کہ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے رسوائی کا عذاب ان سے دور کر دیا۔'' فرمایا: ''(یعنی) جب انہوں نے دعا کی۔'' یہ لفظ یعقوب بن اسحاق راوی کے ہیں۔

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: ابو مسلم محمد بن احمد کی توثیق نہیں ملی، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[٨٦١] وأنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، نا ابْنُ بُنْدَارٍ، نا مَكْحُولٌ، نا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ، عَنْ عَطَّافِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَنْفَعُ حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ، وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِنَ الْقَدَرِ، وَإِنَّ الدُّعَاءَ لَيَتَلَقَّى الْبَلَاءَ فَيَعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احتیاط تقدیر سے بچا نہیں سکتی اور دعا تقدیر کے لیے نفع مند ہے اور بے شک دعا مصیبت سے مقابلہ کرتی ہے پھر قیامت تک ان کی کشتی ہوتی رہتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ٨٥٩۔

[٨٦٢] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا قُرْدُوسٌ الْأَشْعَرِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَكْحُولٍ، وَشَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَنْ يَنْفَعَ حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ، وَلَكِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احتیاط تقدیر سے بچا نہیں سکتی لیکن دعا اس مصیبت کے لیے نفع مند ہے جو نازل ہو چکی ہے اور جو ابھی نازل نہیں ہوئی لہٰذا اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: احمد: ٥/ ٢٣٤۔ الدعاء للطبرانی: ٣٢۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر

ملیکی ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۵۶۰] لَا يَفْتُكُ مُؤْمِنٌ

مومن دھوکے سے قتل نہیں کرتا

[۸۶۳] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّشِيطِيُّ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ،

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَفْتُكُ مُؤْمِنٌ))

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن دھوکے سے قتل نہیں کرتا۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: حاكم: ٤/ ٣٥٢۔ المعجم الكبير: ٧٢٣، جزء ١٩۔ علی بن زید ضعیف ہے۔

فائدہ: دیکھئے حدیث نمبر ۱۶۴۔

[۵۶۱] لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَأَةٌ

وہ قوم فلاح نہیں پا سکتی جس پر عورت حکمرانی کرے

[۸۶۴] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْكِنْدِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمٌ، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَأَةٌ))

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قوم فلاح نہیں پا سکتی جس پر عورت حکمرانی کرے۔''

تحقیق و تخریج: بخاری: ٧٠٩٩۔ ترمذی: ٢٢٦٢۔ احمد: ٥/ ٤٣.

[۸۶۵] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكِنْدِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، نا أَبُو عُمَيْرٍ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ.

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: ایضًا.

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت حاکم نہیں بلکہ محکوم ہے اور اسے حاکم بنانا ہلاکت و بربادی کا موجب ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ نبی کریم ﷺ اور پھر خلفاء کے دور میں کبھی کسی عورت کو حاکم نہیں بنایا گیا کیونکہ عورت کا کام حکمرانی نہیں بلکہ گھر کی نگرانی ہے، شوہر کی خدمت اور بچوں کی تربیت ہے اور چونکہ نبی ﷺ نے عورت کو دین وعقل میں ناقص قرار دیا ہے اس لیے بھی وہ حکومت وسربراہی کی اہل نہیں۔ نیز یہ آیات بھی اسی موقف کی موید ہیں: ﴿وَ لَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی﴾ (ال عمران: ٣٦) ''اور مرد عورت کی طرح نہیں۔'' (٢) ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ﴾ (النساء: ٣٤) ''مرد عورتوں پر حاکم ونگران ہیں۔'' ان صریح دلائل کی بنا پر جمہور امام مالک، امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ موقف اپنایا ہے کہ عورت کی ولایت درست نہیں جبکہ احناف نے کہا ہے کہ حدود کے معاملات کے علاوہ دیگر احکام میں عورت کی ولایت درست ہے ان کا یہ موقف نص اور فطرت ربانی کے خلاف ہے۔ (فقہ الاسلام: ٨١/٧)

[٥٦٢] لَا یَنبَغِی لِمُؤْمِنٍ أَنْ یُذِلَّ نَفْسَهُ

مومن کے شایان شان نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے

[٨٦٦] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، نا الْقَاضِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُودٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَعَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ، قَالَا: ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا یَنبَغِی لِمُؤْمِنٍ أَنْ یُذِلَّ نَفْسَهُ))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے شایان شان نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ترمذی: ٢٢٥٤۔ ابن ماجه: ٤٠١٦۔ احمد: ٥/ ٤٠٥۔ علی بن زید ضعیف ہے۔

[٨٦٧] نا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفَارِسِيُّ لَفْظًا فِي كِتَابِهِ، نا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاذَانَ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، نا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا یَنبَغِی لِلْمُؤْمِنِ أَنْ یُذِلَّ نَفْسَهُ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((أَنْ يَتَعَرَّضَ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے شایان شان نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ اپنے آپ کو کیسے ذلیل کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ خود کو ایسی تکلیفوں کے لیے پیش کرے جن کے

برداشت کی طاقت نہ رکھتا ہو۔‘‘

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۵٦۳] لَا يَنبَغِي لِلصِّدِّيقِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا

صدیق کے شایانِ شان نہیں کہ وہ بڑا لعنت کرنے والا ہو

[۸٦۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور انھوں نے یہ حدیث بیان کی۔

وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجِهَازِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَكِّيُّ بِهَا، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْجِيزِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، ثنا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَا يَنبَغِي لِلصِّدِّيقِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا**)).

اور ایک دوسری سند کے ساتھ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’صدیق کے شایانِ شان نہیں کہ وہ بڑا لعنت کرنے والا ہو۔‘‘

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَيْلِيِّ، نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِإِسْنَادِهِ، وَفِيهِ ((لِصِدِّيقٍ)) بِلَامٍ وَاحِدَةٍ

اسے امام مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس میں (للصدیق کے بجائے) ’’لصدیق‘‘ ایک لام کے ساتھ ہے۔

تحقیق وتخریج مسلم: ۲۵۹۷۔ الادب المفرد: ۳۱۷۔ احمد: ۲/ ۳۳۷.

تشریح صدیق اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے قول وفعل میں سچا اور کھرا ہو، جس کے کردار اور گفتار میں یکسانیت اور مطابقت ہو، تضاد نہ ہو، نبوت ورسالت کے بعد صدیق کا درجہ ہے۔ مذکورہ حدیث میں صدیق سے مراد سچا مسلمان اور مومن ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ﴾ (الحدید:۱۹) ’’جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی (اپنے رب کے نزدیک) صدیق ہیں۔‘‘ اس بات کی تائید ان احادیث سے بھی ہوتی ہے: فرمایا: ’’مومن نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے اور نہ لعنت کرنے والا، نہ وہ فحش گو ہوتا ہے اور نہ زبان دراز۔‘‘ (ترمذی: ۱۹۷۷، وسندہ حسن) اور فرمایا: ’’مومن کے شایانِ شان نہیں کہ وہ بڑا لعنت کرنے والا ہو۔‘‘ (بزار:

۶۰۹۲ وسندہ صحیح) اور فرمایا: ''مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ بڑا لعنت کرنے والا ہو۔'' (شعب الایمان: ۴۷۹۲ وسندہ حسن)

مطلب یہ ہے کہ لعن طعن کرنا کسی مسلمان کے شایان شان نہیں۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہیے جن کے مذہب میں تبرا اور لعنت بہترین عبادت شمار ہوتی ہے، الحمد للہ اہل الحدیث نے لعنت کو نہ عبادت سمجھا ہے اور نہ اس کی عادت ڈالی ہے۔ ہمارے نزدیک اولاً: تو کسی کا نام لے کر لعنت کرنا جائز ہی نہیں سوائے اس شخص کے جس کا نام لے کر اللہ یا اس کے رسول نے لعنت کی ہو، اور ثانیاً: نام لیے بغیر مثلاً جھوٹے اور ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو، اگرچہ جائز ہے، تاہم یہاں بھی ہم لعنت کو اپنا شیوہ اور عادت نہیں بناتے کہ ہر وقت لعنت ہی کرتے پھریں۔ بہر حال لعن طعن اور سب وشتم کمال ایمان اور کمال صدق کے منافی ہے۔

[۵۶۴] لَا يَنْبَغِي لِذِي الْوَجْهَيْنِ أَنْ يَكُونَ أَمِيناً عِنْدَ اللّٰهِ

دو رخے آدمی کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں امین ہو

[۸۶۹] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ حَمْزَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَسَدِيُّ، أبنا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمَّارٍ الدِّمْيَاطِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِذِي الْوَجْهَيْنِ أَنْ يَكُونَ أَمِيناً عِنْدَ اللّٰهِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو رخے آدمی کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اللہ کے ہاں امین ہو۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: بزار: ۸۱۱۰۔ الادب المفرد: ۳۱۳۔ الصمت لابن ابی الدنیا: ۲۸۳.

تشریح: دو رخے شخص سے مراد ایسا آدمی ہے جو دوغلا پن اختیار کرے، ایک گروہ کے پاس جائے تو اسے یہ باور کرائے کہ وہ اس کا خیر خواہ اور اس کے مخالفین کا دشمن ہے لیکن جب مخالفین کے پاس جائے تو وہاں بھی یہی تاثر دے کہ وہ ان کا خیر خواہ اور ان کے مخالفین کا دشمن ہے۔ ایسے شخص کا اپنا ذاتی کوئی کردار نہیں ہوتا وہ محض دنیا کمانے کے لیے ادھر کا بھی ہو جاتا ہے اور ادھر کا بھی ہو جاتا ہے، بھلا ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں کیسے امین بن سکتا ہے؟ یہ تو بدترین انسان ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر ۶۰۶

[٥٦٥] لَا يَصْلُحُ الْمَلَقُ إِلَّا لِلْوَالِدَيْنِ

عجز و بے بسی کا اظہار والدین کے سامنے ہی مناسب ہے

[٨٧٠] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى الْحِمَارُ، ثنا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُرْدِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَصْلُحُ الْمَلَقُ إِلَّا لِلْوَالِدَيْنِ وَالْإِمَامِ الْعَادِلِ))

زہری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عجز و بے بسی کا اظہار والدین اور عادل حکمران کے سامنے ہی مناسب ہے۔''

تحقیق و تخریج: **مرسل ضعیف:** اسے امام زہری نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، عمر بن ابراہیم کردی ضعیف ہے، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[٥٦٦] لَا تَصْلُحُ الصَّنِيعَةُ إِلَّا عِنْدَ ذِي حَسَبٍ أَوْ دِينٍ

بھلائی کرنا کسی خاندانی یا دیندار شخص کے پاس ہی مناسب ہے

[٨٧١] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بِنْ بُنْدَارٍ، ثنا أَبُو عِمْرَانَ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ أَبِي الدُّنْيَا- ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَصْلُحُ الصَّنِيعَةُ إِلَّا عِنْدَ ذِي حَسَبٍ أَوْ دِينٍ كَمَا لَا تَصْلُحُ الرِّيَاضَةُ إِلَّا فِي النَّجِيبِ))

سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی کرنا کسی خاندانی یا دیندار شخص کے پاس ہی مناسب ہے جس طرح کہ ریاضت عمدہ خصلت انسان ہی میں ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف جدًا:** اصطناع المعروف: ٥، باب٣۔ عبید بن قاسم متروک ہے۔

[٨٧٢] وَأَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ، نا يَحْيَى، نا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَصْلُحُ الصَّنِيعَةُ إِلَّا عِنْدَ ذِي حَسَبٍ أَوْ دِينٍ))

سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی کرنا کسی خاندانی یا دیندار شخص کے پاس ہی مناسب ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف جدًا:** ابن الاعرابی: ٣١٥۔ یحییٰ بن ہاشم سخت ضعیف ہے۔

[٥٦٧] لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ
خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں

[٨٧٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى أَبُو بَكْرٍ الْأَبَحُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ**)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔''

فِي الْأَصْلِ حَمَّادُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، وَفِي الْفَوَائِدِ: حَمَّادٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

(اس کی سند) اصل میں حماد عن ابن عون عن محمد بن سیرین ہے جبکہ ''الفوائد'' میں حماد عن ابن سیرین ہے۔

تحقیق و تخریج: صحیح: احمد: ٥/ ٦٦۔ طیالسی: ٨٩٦.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ اگر مخلوق خواہ وہ امیر و حاکم ہو یا کوئی فقیہ اور مفتی یا کوئی بھی ہو، اگر وہ ایسا حکم دے جس پر عمل کرنے سے خالق کی نافرمانی ہو رہی ہو تو اس کا حکم ہرگز نہ مانا جائے گا، اطاعت صرف معروف میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود کا واقعہ ہے کہ آپ نے ایک سریہ بھیجا اور ایک انصاری شخص کو اس کا قائد مقرر فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ان کی اطاعت کریں پھر امیر کسی وجہ سے لوگوں سے ناراض ہو گیا تو اس نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، اس نے کہا: تو پھر میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کرو انہیں آگ لگاؤ پھر ان میں کود پڑو، لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں انہیں آگ لگائی اور جب اس میں کودنے لگے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے، ان میں سے بعض نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت آگ سے بچنے کے لیے کی تھی کیا پھر ہم (خود ہی) اس میں داخل ہو جائیں؟ وہ شش و پنج میں تھے کہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور امیر کا غصہ بھی جاتا رہا پھر انہوں نے (واپس آ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے تو اس سے کبھی نہ نکلتے (یاد رکھو) اطاعت صرف نیکی کے کام میں ہے۔'' (بخاری: ٧١٤٥، مسلم: ١٨٤٠) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا واضح فرمان ہے کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر کام میں خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند سمع و اطاعت بجالائے بشرطیکہ اسے کسی معصیت کے کام کا حکم نہ دیا گیا ہو اور اگر اسے معصیت کے کام کا حکم دیا گیا ہو تو پھر اس میں سمع و اطاعت نہیں ہے۔''

(بخاری: ٧١٤٤، مسلم: ١٨٣٩)

[٥٦٨] لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کی ایذا رسانیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو

[٨٧٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کی ایذا رسانیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔''

تحقیق وتخریج: دیکھئے حدیث نمبر ۱۳۰۔

[٨٧٥] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أبنا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ، أبنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کی ایذا رسانیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: نَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))

اسے امام مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کی ایذا رسانیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ٤٦۔ احمد: ٢/ ٣٧٢، ٣٧٣۔ حاکم: ١/ ١٠.

تشریح: دیکھئے حدیث نمبر ۱۳۰۔

آخر الجز السادس من كتاب مسند الشهاب والحمد لله وحده وصلواته على سيدنا محمد نبيه الكريم واله وصحبه اجمعين وسلم تسليما كثيرا دائما الى يوم الدين.

کتاب ''مسند الشہاب'' کا چھٹا جز اپنے اختتام کو پہنچا اور سب تعریف اللہ وحدہ کے لیے ہے اور اس کے نبی، ہمارے سردار محمد کریم ﷺ، آپ کی آل اور آپ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر ہمیشہ تا قیامت درود وسلام ہوں۔

الجز السابع

جز : ۷

[۵۶۹] لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

چغل خور جنت میں نہیں جائے گا

[۸۷٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ٦٠٥٦ - مسلم: ١٠٥ - ترمذي: ٢٠٢٦ - ابوداود: ٤٨٧١ .

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چغل خوری حرام اور چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ فساد ڈالنے کی نیت سے ایک کی بات دوسرے کو پہنچانے کا نام چغلی ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کافر کے متعلق فرمایا ﴿هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ﴾ (ن:١١) ''بہت زیادہ ملامت کرنے والا، بہت زیادہ چغلی کرنے والا ہے۔'' حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات پر عذاب نہیں ہو رہا تاہم وہ بڑی بھی ہے: ایک تو ان میں سے چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔'' (بخاری: ٢١٨) چغلی کے متعلق ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (ضرور بتائیے) فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آ جائے۔ کیا میں تمہیں تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (ضرور بتائیے) فرمایا: ''بے شک تمہارے بدترین وہ ہیں جو چغلی کھانے والے ہیں، دوست واحباب کے درمیان فساد ڈالنے والے ہیں اور بے گناہوں کو دشواری میں ڈالنے والے ہیں۔'' (المعجم الکبیر: ٤٢٣، جزء: ٢٤ وسندہ حسن)

[۵۷۰] لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا

کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے

[۸۷۷] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مِسْوَرٍ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَـنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَـحِـلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔“

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف جدًا:** الزهد لابن المبارك: ٦٨٨ـ الكامل لابن عدى: ٩/ ٣٩ـ یحییٰ بن عبید اللہ متروک ہے۔

[٨٧٨] أنـا أَبُـو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِیُّ ، نا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِیُّ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِیُّ ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ ،

عَـنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَيْلَى ، نا أَصْحَابُ مُـحَـمَّـدٍ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيـرُونَ مَـعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَـنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَـعَهُ ، فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَـحِـلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا))

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں بیان کیا کہ بے شک وہ رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے ان میں سے ایک آدمی سو گیا تو کسی شخص نے اپنی رسی لی اور اس کی طرف گیا اور اسے پکڑا تو وہ ڈر گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔“

تحقیق و تخریج: **حسن:** ابوداود: ٥٠٠٤ـ احمد: ٥/ ٣٦٢ـ شرح مشكل الآثار: ١٦٢٥ .

[٨٧٩] أنـا مُـحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِیُّ ، أنا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُرِّ بْنِ سَعْدَانَ ، نا أَحْمَدُ بْـنُ عَبْـدِ الـرَّحْـمَـنِ بْـنِ الْجَارُودِ الرَّقِّیُّ ، نا عَلِیُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِیُّ ، نا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، نا أَبُو عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ ، وَالْأَعْمَشُ ،

عَـنْ أَنَسِ بْـنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَهُ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف جدًا:** احمد بن عبدالرحمٰن بن جارود کذاب ہے۔

تشریح: یہ تفصیلی واقعہ یوں ہے کہ کسی صحابی نے کسی آدمی کا ترکش اٹھا کر غائب کر دیا تا کہ اس سے مذاق کریں اس نے جب وہ طلب کیا تو اسے گم پایا چنانچہ وہ شخص اس سے پریشان ہوگیا یہ دیکھ کر اس کے ساتھی ہنسنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے پوچھا کہ کیوں ہنس رہے ہو؟“ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! فلاں شخص کا ترکش ہم نے محض اس لیے اٹھایا تا کہ اس سے مذاق کریں لیکن وہ اس سے پریشان ہوگیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی

مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے (اور پریشان کرے)۔'' (شرح مشکل الآثار: ۱۶۲۵، وسندہ حسن)

اس واقعہ سے پتا چلا کہ ہنسی مذاق میں بھی کسی کو ڈرانا جائز نہیں کیونکہ عین ممکن ہے کہ ڈرنے سے وہ مر جائے یا بیمار پڑ جائے۔ خوش طبعی صرف وہی جائز ہے جس سے کسی کو پریشانی لاحق نہ ہو۔

[۵۷۱] لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھے

[۸۸۰] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ النَّحَّاسِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ الدَّلَّالُ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ**))

محمد بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھے۔''

تحقیق و تخریج: حسن: احمد: ۱/ ۱۸۳، ۲/ ۳۹۲۔ ابن ابی شیبۃ: ۲۵۸۷۸.

[۸۸۱] وأنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ أَيْضًا، أنا أَحْمَدُ بْنُ بَهْزَامٍ، أنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، أنا أَبِي، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ،

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ**))

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھے وہ دونوں آپس میں ملیں (تو حال یہ ہو) کہ یہ اس سے منہ موڑے اور وہ اس سے منہ موڑے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔''

تحقیق و تخریج: بخاری: ۶۰۷۷۔ مسلم: ۲۵۶۰۔ ابوداود: ۴۹۱۱۔ ترمذی: ۱۹۳۲.

[۸۸۲] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَبُو خَلِيفَةَ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، نا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھے۔''

تحقیق و تخریج مسلم: ٢٥٦١ .

[٨٨٣] أنا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفَارِسِيُّ، أنا أَبُو أَحْمَدَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْفَرْضِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَزِيدَ الْمَطِيرِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ))، مُخْتَصَرٌ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھے۔'' یہ روایت مختصر ہے۔

تحقیق و تخریج بخاری: ٦٠٦٥ ـ مسلم: ٢٥٥٩ ـ ابوداود: ٤٩١٠ ـ ترمذی: ١٩٣٥ .

تشریح دیکھئے حدیث نمبر ۸۵۲

[٥٧٢] لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ

کسی مال دار شخص کے لیے صدقہ لینا حلال نہیں

[٨٨٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَّاسِ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ الْعَامِرِيِّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مال دار شخص کے لیے صدقہ لینا حلال نہیں اور نہ ہی کسی طاقت ور، تندرست شخص کے لیے۔''

تحقیق و تخریج صحیح: ابوداود: ١٦٣٤ ـ ترمذی: ٦٥٢ ـ احمد: ٢/ ١٦٤ .

[٨٨٥] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ، ثنا وَهْبٌ، أبنا خَالِدٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِى مِرَّةٍ سَوِيٍّ)) ''کسی مال دار شخص کے لیے صدقہ لینا حلال نہیں اور نہ ہی کسی طاقت ور، تندرست شخص کے لیے۔''

تحقیق و تخریج: حسن: ابن ماجه: ۱۸۳۹۔ نسائی: ۲۵۹۸۔ احمد: ۲/ ۳۷۷.

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال دار اور ایسے تندرست وتوانا شخص کے لیے صدقہ لینا حلال نہیں جو کمائی کے قابل ہو۔ عبیداللہ بن عدی بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے مجھے بتایا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت صدقہ تقسیم کر رہے تھے، انہوں نے آپ سے صدقہ کی درخواست کی تو آپ نے نظر اٹھا کر ہمیں دیکھا آپ نے ہمیں طاقت ور دیکھ کر فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں لیکن اس میں کسی مال دار شخص اور کمائی کی طاقت رکھنے والے شخص کے لیے کوئی حصہ نہیں۔'' (ابوداود: ۱۶۳۳، وسندہ صحیح) مزید دیکھیں حدیث نمبر ۸۲۲، ۸۲۶۔

[۵۷۳] لَا يَهْلِكُ النَّاسُ حَتَّى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

لوگ اس وقت تک ہرگز ہلاک نہ ہوں گے جب تک ان کے گناہوں اور عیبوں کی کثرت نہ ہو جائے

[۸۸۶] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَاهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَهْلِكُ النَّاسُ حَتَّى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ))

ابوالبختری کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''لوگ اس وقت تک ہرگز ہلاک نہ ہوں گے جب تک ان کی نافرمانیوں کی کثرت نہ ہو جائے یا ان کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: ابوداود: ۴۳۴۷۔ احمد: ۴/ ۲۶۰۔ ابن الجعد: ۱۲۸.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جب تک لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے سزا کے مستوجب نہیں ہو جاتے، اللہ تعالیٰ بھی انہیں ہلاک نہیں کرے گا ہلاکت و بربادی اسی وقت کسی قوم کا مقدر بنتی ہے جب وہ گناہوں کی دلدل میں غرق ہو جائے۔

[۵۷۴] لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ

کسی شخص کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو جائے

[۸۸۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا نَصْرُ

بْـنُ دَاوُدَ الـصَّـاغَـانِـيُّ ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ ، ثنا قَتَادَةُ ،

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيمُ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی شخص کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو جائے اور دل اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک زبان درست نہ ہو جائے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: احمد: ۳/ ۱۹۸۔ الصمت لابن ابی الدنیا: ۹۔ علی بن مسعدہ ضعیف ہے۔

[۵۷۵] لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی اسی چیز کو پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے

[۸۸۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ ، ثنا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ قَتَادَةَ ،

عَـنْ أَنَـسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے اسی طرح خیر و بھلائی پسند نہ کرے جس طرح اپنے لیے کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: بخاری: ۱۳۔ مسلم: ٤٥۔ نسائی: ۵۰۲۰۔ ابن ماجہ: ٦٦۔

[۸۸۹] وأنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ ، أنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَرَوِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ ، نا مُسَدَّدٌ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ،

عَـنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا

لِنَفْسِهِ)) جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی اسی چیز کو پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا.

تشریح: ان احادیث میں مسلمانوں کی باہمی خیر خواہی کی فضیلت اور اس کی ترغیب ہے، جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے وہی کچھ پسند کرے گا جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے تو وہ ہر معاملے میں دوسرے مسلمان کے ساتھ خیر خواہی ہی کرے گا، اس کی بدخواہی کبھی نہیں کرے گا۔ اور جب ہر مسلمان اس کردار کو اپنا لے گا تو کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کا دشمن اور بدخواہ نہیں رہے گا، بلکہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا ہمدرد اس کا معاون اور خیر خواہ ہوگا اور جس معاشرے کا یہ حال ہو اس کے خوش گوار اور پرسکون ہونے میں کیا شک وشبہ ہوسکتا ہے؟ کاش! مسلمان معاشرے اس سانچے میں ڈھل سکیں۔ (ریاض الصالحین: ۱/ ۲۴۱)

[۵۷۶] لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ

بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ یقین نہ کرلے کہ بے شک جو کچھ اسے پہنچا ہے وہ اس سے چوک نہیں سکتا تھا

[۸۹۰] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّعْدِيُّ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا الْمَهْرَانِيُّ -يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ- ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ))

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ یقین نہ کرلے کہ بے شک جو کچھ اسے پہنچا ہے وہ اس سے چوک نہیں سکتا تھا اور جو اسے نہیں پہنچا وہ اسے (کسی صورت) پہنچ نہیں سکتا تھا۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: احمد: ٦/ ٤٤١۔ السنة لابن ابی عاصم: ٢٤٦۔ بزار: ٤١٠٧.

[۸۹۱] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، نا أَبُو أَيُّوبَ -هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ- نا سُلَيْمَانُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ،

عَـنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَسْتَكْمِلُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ))

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک مکمل نہیں کرسکتا جب تک وہ یہ یقین نہ کر لے کہ بے شک جو کچھ اسے پہنچا ہے وہ اس سے چوک نہیں سکتا تھا اور جو اسے نہیں پہنچا وہ (کسی صورت) اسے پہنچ نہیں سکتا تھا۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا.

تشریح: ان احادیث سے پتا چلا کہ تکمیل ایمان اسی صورت میں ممکن ہے جب بندہ اچھی اور بری ہر طرح کی تقدیر پر ایمان لائے۔ جس بندے کا اس بات پر یقین ہو کہ مجھے جو بھی نفع ونقصان ہو رہا ہے، یہ سب میری تقدیر میں لکھا ہوا ہے، جو مجھے مل رہا ہے یہ کسی صورت بھی مجھ سے رک نہیں سکتا تھا اور جو نہیں ملا وہ کسی صورت مل نہیں سکتا، لاکھ تدبیر کرلوں لیکن تقدیر غالب آ کر ہی رہے گی، جس بندے کا یہ پختہ یقین ہوگیا اس نے ایمان کی حقیقت کو پالیا۔ صحابی رسول سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: میرے بیٹے! تو اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پا سکتا جب تک یہ یقین نہ کر لے کہ جو کچھ تمہیں حاصل ہو چکا ہے وہ تم سے رہ نہیں سکتا تھا اور جو حاصل نہیں ہوا وہ مل نہیں سکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا فرمائی وہ قلم ہے پھر اس سے فرمایا کہ لکھو، اس نے کہا: میرے رب! کیا لکھوں؟ اللہ نے فرمایا: قیامت قائم ہونے تک ہر چیز کی تقدیر لکھو۔'' میرے بیٹے! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اس کے سوا (کسی اور عقیدے) پر مرگیا وہ مجھ سے نہیں۔'' (ابوداود: ۴۷۰۰ وصححہ شیخنا علی زئی رحمہ اللہ)

[۵۷۷] لَا يَسْتَكْمِلُ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ حَتَّى تَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ

بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کرسکتا جب تک اس میں تین خصلتیں نہ ہوں

[۸۹۲] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْخَصِيبُ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا أَبُو يُوسُفَ الْقُلُوسِيُّ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، ثنا سِكِّينُ بْنُ سِرَاجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ،

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَسْتَكْمِلُ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ حَتَّى تَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ: الْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ، وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ، وَبَذْلُ السَّلَامِ))

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کر سکتا جب تک اس میں تین خصلتیں نہ ہوں: تنگدستی میں خرچ کرنا، اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرنا اور سلام کو

عام کرنا۔‘‘

تحقیق و تخریج منقطع: مکارم الاخلاق للخرائطی: ۳۹۲۔ حسن بصری نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[۵۷۸] لَا يَسْتَكْمِلُ أَحَدُكُمْ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَخْزُنَ لِسَانَهُ

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان کی حقیقت مکمل نہیں کرسکتا جب تک اپنی زبان قابو میں نہ کر لے

[۸۹۳] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمِسْوَرِ، ثنا الْمِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَسْتَكْمِلُ أَحَدُكُمْ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَخْزُنَ لِسَانَهُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان کی حقیقت مکمل نہیں کرسکتا جب تک اپنی زبان قابو میں نہ کر لے۔‘‘

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف جداً: شعب الایمان: ٤٦٥٢۔ عطاء بن عجلان متروک کذاب ہے۔ اس میں ایک اور بھی علت ہے۔ دیکھیں السلسلة الضعيفة: ٢٠٢٧ .

[۵۷۹] لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا

[۸۹۴] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

قَالَ جَرِيرٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ))

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ’’اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔‘‘

تحقیق و تخریج بخاری: ٧٣٧٦۔ مسلم: ٢٣١٩۔ ترمذی: ١٩٢٢ .

تشریح اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرنا اللہ کو بہت پسند ہے حتیٰ کہ جانوروں اور پرندوں کے ساتھ بھی (جیسا کہ حدیث میں کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے گناہ گار کی بخشش والا واقعہ ہے) اس سے انسان اللہ کی رحمت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اس حدیث میں انسانوں کا ذکر اس کی خصوصیت کے اعتبار سے ہے ورنہ جانوروں پر رحم کرنا بھی مطلوب ہے۔ (ریاض الصالحین: ۱/ ۲۳۶)

[٥٨٠] لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ دُونَ جَارِهِ

مومن اپنے پڑوسی کو (بھوکا) چھوڑ کر شکم سیر نہیں ہوتا

[٨٩٥] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدُونِ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ عُثْمَانُ بْنُ الْمُنْتَابِ، أبنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ سَعْدًا اتَّخَذَ قَصْرًا، فَأَنْفَذَ إِلَيْهِ: إِنَّمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ دُونَ جَارِهِ))

عبایہ بن رفاعہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ سعد رضی اللہ عنہ نے ایک محل بنا لیا ہے تو انہوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''مومن اپنے پڑوسی کو (بھوکا) چھوڑ کر شکم سیر نہیں ہوتا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: الزهد لابن المبارك: ٥١٣ـ احمد: ١/ ٥٥ـ عبایہ بن رفاعہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[٨٩٦] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَعْدًا اتَّخَذَ قَصْرًا، فَأَنْفَذَ إِلَيْهِ: أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، وَذَكَرَهُ

عبایہ بن رفاعہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ سعد رضی اللہ عنہ نے ایک محل بنا لیا ہے تو انہوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا؟ اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[٥٨١] لَا يَشْبَعُ عَالِمٌ مِنْ عِلْمٍ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ

عالم علم سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہا جنت ہوتی ہے

[٨٩٧] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، أبنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ شَاهِينَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِيَاضِ بْنِ أَبِي طَيْبَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَوْحٍ الْقَتِيرِيُّ وَحْدِي ـ وَهُوَ وَحْدَهُ ـ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ وَحْدِي ـ وَهُوَ وَحْدَهُ ـ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَشْبَعُ عَالِمٌ مِنْ عِلْمٍ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عالم علم سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہا جنت ہوتی ہے۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: محمد بن احمد بن عیاض مجہول ہے۔

فائدہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن بھلائی سننے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہا جنت ہوتی ہے۔'' (ترمذی:٢٦٨٦، وسندہ حسن)

[٥٨٢] لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً

(دنیا کا) معاملہ مزید سنگین ہی ہوتا جائے گا

[٨٩٨] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ مَلِيحٍ الطَّرَائِفِيُّ، وَأَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَدِينِيُّ قَالَا: ثنا يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(دنیا کا) معاملہ مزید سنگین ہی ہوتا جائے گا، دنیا کو زوال ہی آتا جائے گا، لوگوں میں بخل ہی بڑھے گا، قیامت بدترین لوگوں ہی پر قائم ہوگی اور عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) ہی مہدی ہیں۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف جدًا: ابن ماجہ: ٤٠٣٩۔ حاکم: ٤/ ٤٤١۔ معجم الشیوخ لابن عساکر: ٥٢٤ . حسن بصری مدلس کا عنعنہ اور محمد بن خالد جندی مجہول ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[٨٩٩] وَأَنَاهُ قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ، أنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى إِمَامُ مَسْجِدِ الْجَامِعِ، نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ،

نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ حدیث ایک اور سند سے بھی محمد بن خالد جندی سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا۔

[۹۰۰] أنـا أَبُـو مُـحَـمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْخَضِرِ الْخَوْلَانِيُّ، نا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدَانَ، نـا أَبُـو سَعِيدٍ الْـمُـفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، نا صَامِتُ بْنُ مُعَاذٍ، نا زَيْدُ بْنُ السَّكَنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَـنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[۹۰۱] أنـا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا أَبُو أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَـانَ الْبَـلْـخِـيُّ، نـا مَـعْـنُ بْـنُ عِيسَى، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ الدِّمَشْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ،

عَـنْ أَبِـي أُمَـامَةَ، قَـالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الْـمَـالُ إِلَّا إِفَاضَةً، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ خَلْقِهِ))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''(دنیا کا) معاملہ مزید سنگین ہی ہوتا جائے گا، مال میں فراوانی ہی آتی جائے گی اور قیامت اللہ کی مخلوق میں سے بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: المعجم الكبير: ۷۷۵۷۔ حاکم: ۴/ ۴۳۹.

[۹۰۲] وأنـا أَبُـو مُـحَـمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَـامِـعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُسْلِمٌ -يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ- نا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ،

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ قَالَ: ((لَا تَـقُـومُ السَّـاعَةُ إِلَّا عَـلَى شِرَارِ النَّاسِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ۲۹۴۹۔ احمد: ۱/ ۳۹۴۔ طیالسی: ۳۰۹.

تشریح: ان احادیث میں قرب قیامت کی سختیوں کا بیان ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کے حالات بھی بگڑتے چلے جائیں گے۔ حدیث میں آتا ہے کہ دنیا میں صرف آزمائش اور فتنے باقی رہ جائیں گے۔''

(ابن ماجہ: ۴۰۳۵، وسندہ صحیح)

ایک دوسری حدیث ہے، فرمایا: ''قیامت سے پہلے لوگوں پر ایسے سال آئیں گے جو دھوکے کے سال ہوں گے،

ان میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا، خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا اور ان میں رویبضہ کلام کرے گا، (یعنی نااہل شخص لوگوں کے معاملات میں رائے دے گا)۔'' (احمد: ۲/ ۳۳۸ وسندہ حسن) حالات اس قدر بگڑ جائیں گے کہ آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اس پر لیٹ جائے گا اور کہے گا: کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا۔ وہ نیکی اور دین داری کی وجہ سے یہ بات نہیں کہے گا بلکہ مشکلات وآزمائش کی وجہ سے (ایسی تمنا) کرے گا۔'' (مسلم: ۱۵۷) مال و دولت کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ دولت مند سوچے گا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے؟ وہ کسی آدمی کو صدقہ لینے کے لیے بلائے گا لیکن آگے سے وہ کہے گا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔'' (مسلم: ۱۵۷)

قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔'' وہ لوگ کیسے ہوں گے؟ فرمایا: ''نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھ جائیں گے اور جَو یا کھجور کے کچرے کی مانند (حقیر) لوگ باقی رہ جائیں گے، اللہ کو ان کی کچھ پروا نہ ہوگی۔'' (بخاری: ۶۴۳۴) بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح سبک اور تیز جبکہ درندوں کی طرح سخت (وحشی) ہوں گے وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ برائی کو برائی۔'' (مسلم: ۲۹۴۰)

[۵۸۳] لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ

لوگوں پر جو بھی دور آئے گا اس کے بعد کا دور اس سے زیادہ برا ہوگا

[۹۰۳] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ ، أنا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْهَرَوِيُّ ، أنا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ مُعَاذِ بْنِ نَجْدَةَ الْعُرْيَانُ ، نا خَلَّادُ بْنُ صَفْوَانَ ، نا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ عَدِيٍّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ -أَوْ- نا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ: ((لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا وَهُوَ شَرٌّ مِنَ الَّذِي كَانَ قَبْلَكُمْ)) سَمِعْنَا ذَلِكَ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''تم پر جو بھی دور آئے گا وہ اپنے سے پہلے دور سے برا ہوگا۔'' ہم نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

تحقیق وتخریج: بخاری: ۷۰٦۸۔ ابن حبان: ٥۹٥۲۔ احمد: ۳/ ۱۱۷ .

تشریح: زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ ہم لوگ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ہم نے ان سے حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی جو حجاج کی طرف سے ہمیں پہنچے تھے، تب انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''صبر کرو کیونکہ تم پر جو دور بھی آئے گا اس کے بعد والا دور اس سے بھی برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔'' میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔'' (بخاری: ۷۰٦۸)

اس حدیث میں اس بات کی پیش گوئی ہے کہ حالات دن بدن خراب سے خراب تر اور اسی حساب سے حکمران بھی

ظالم اور بد سے بدتر ہوں گے، ایسے حالات میں حکمرانوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر ہر شخص اپنی اصلاح کرے اور اپنی آخرت سنوارنے کی فکر کرے اور حکمرانوں کی طرف سے ظلم و ستم کا ارتکاب ہو تو اسے برداشت کرے اور صبر سے کام لے۔ (ریاض الصالحین: ۱/ ۱۲۶)

[۵۸۴] لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقِلَّ الرِّجَالُ

قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ مرد کم نہ ہو جائیں

[۹۰۴] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: ثنا مُسْلِمٌ -وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ- ثنا فَرْقَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَ: ثنا عُقْبَةُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ مرد کم اور عورتیں زیادہ نہ ہو جائیں۔“

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: عقبہ مجہول ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

فائدہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ”علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ علم (دین) کم ہو جائے گا، جہل ظاہر ہو جائے گا، زنا بکثرت ہوگا، عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران صرف ایک مرد ہوگا۔“ (بخاری: ۸۱)

[۵۸۵] لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو بندہ دنیا میں کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا

[۹۰۵] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاغِ الْفَقِيهُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، ثنا مُعَلَّى -يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ- ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو بندہ دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

تحقیق و تخریج: مسلم: ۲۵۹۰۔ احمد: ۲/ ۳۸۹۔ حاکم: ۴/ ۳۸۴۔

تشریح: دیکھئے حدیث نمبر ۱۲۹۔

[۹۰۶] وأنا بِهِ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ النَّحَّاسِ،
نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ حدیث ایک اور سند سے بھی احمد بن ابراہیم بن جامع سے ان کی سند کے ساتھ اس طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا۔

[۵۸۶] لَا خَيْرَ فِي صُحْبَةِ مَنْ لَا يَرَى لَكَ مِنَ الْحَقِّ مِثْلَ الَّذِي تَرَى لَهُ

اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تیرے لیے اسی طرح خیر کا خواہش مند نہ ہو جس طرح تو اس کے لیے ہے

[۹۰۷] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا الْقَاضِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، وَلَا خَيْرَ فِي صُحْبَةِ مَنْ لَا يَرَى لَكَ مِنَ الْحَقِّ مِثْلَ الَّذِي تَرَى لَهُ))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندہ اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اور اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تیرے لیے اسی طرح خیر کا خواہش مند نہ ہو جس طرح تو اس کے لیے ہے۔“

تحقیق وتخریج **اسناد ضعیف جدًا:** الموضوعات: ۲/ ۲۸۳۔ سلیمان بن عمرو نخعی کذاب ہے۔

فائدہ دیکھئے حدیث نمبر ۱۸۷، ۱۸۸۔

[۵۸۷] لَا تَذْهَبُ حَبِيبَتَا عَبْدٍ فَيَصْبِرُ وَيَحْتَسِبُ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

جس بندے کی دو محبوب چیزیں (آنکھیں) چلی جائیں پھر وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگا

[۹۰۸] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِالرَّمْلَةِ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَذْهَبُ حَبِيبَتَا عَبْدٍ فَيَصْبِرُ وَيَحْتَسِبُ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس بندے کی دو محبوب چیزیں (آنکھیں) چلی جائیں پھر وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: شعب الایمان: ۹۴۹۲۔ ابوصالح ضعیف مدلس ہے۔

فائدہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں کے ذریعے (یعنی آنکھوں سے محروم کر کے) آزماؤں پھر وہ اس پر صبر کرے تو میں اس کے بدلے میں اسے جنت دوں گا۔'' (بخاری: ۵۶۵۳)

[۵۸۸] لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ

بندہ اس وقت تک متقی لوگوں کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ مشکوک امور سے بچنے کے لیے ان امور کو بھی نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں

[۹۰۹] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْفَرَّاءُ، أبنا الْعَبَّاسُ مُحَمَّدُ بْنُ الدَّقِيقِيِّ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو النَّضْرِ، ثنا أَبُو عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، وَعَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ،

عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ -وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ))

سیدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ -جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے- کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک متقی لوگوں کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ مشکوک امور سے بچنے کے لیے ان امور کو بھی نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

تحقیق و تخریج: حسن: ترمذی: ۲۴۵۱۔ ابن ماجہ: ۴۲۱۵۔ حاکم: ۴/ ۳۱۹.

[۹۱۰] أنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ، أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَزْدِيُّ، أنا أَبُو عَمْرٍو السَّمَرْقَنْدِيُّ، نا أَبُو أُمَيَّةَ، نا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا أَبُو عَقِيلٍ الثَّقَفِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ،

عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ))

سیدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک متقی لوگوں کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ مشکوک امور سے بچنے کے لیے ان امور کو بھی نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا.

[۹۱۱] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ إِجَازَةً، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا أَبُو عَقِيلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ،

عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ ـ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ))

سیدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک متقی لوگوں کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ مشکوک امور سے بچنے کے لیے ان امور کو بھی ترک نہ کر دے جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

[۹۱۲] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ الْقُرَشِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْجِيزِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ، نا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا أَبُو عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ ـ أَرَاهُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، وَعَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ ـ

عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَفِيهِ ((وَحَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ))

سیدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح مروی ہے اور اس میں ہے: ''مشکوک امور سے بچنے کے لیے۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

تشریح: دیکھئے حدیث نمبر ۶۴۵۔

[۵۹۸] لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آ جائے

[۹۱۳] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، أبنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ،

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ

تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ)) حق پر غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ جائے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: طيالسى: ٣٨۔ تهذيب الآثار: ١١٤٤۔ حاكم: ٤/ ٤٤٩۔

قتادہ مدلس کا عنعنہ ہے۔ اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[٩١٤] وأنا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْكِرَامِ، نَا الشَّرِيفُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاهِرٍ الْحُسَيْنِيُّ الْمَعْرُوفُ بِمُسْلِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ ـ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ ـ نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ،

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا ان کی مخالفت کرنے والا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ جائے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ١٩٢٠۔ ترمذى: ٢٢٢٩۔ ابن ماجه: ١٠.

تشریح: اس حدیث مبارک سے پتا چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود سے لے کر قیامت آنے تک ایک گروہ حق پر رہے گا۔ جس طرح دیگر امتیں گمراہی پر چلی گئیں اور ان میں کوئی بھی سیدھے راستے اور حق پر نہ رہا امت محمدیہ کا معاملہ ایسا نہیں۔ اگرچہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس امت کے لوگ بھی سیدھے راستے اور حق سے ہٹتے جائیں گے لیکن ایک گروہ بہرحال حق پر ڈٹا رہے گا، انہیں ستانے والے انہیں حق سے ہٹا نہیں سکیں گے۔ حق سے مراد کتاب وسنت ہے، جبکہ گروہ سے مراد اہل حدیث ہیں جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد ذی وقار امام علی بن مدینی اور دیگر کبار محدثین نے فرمایا ہے۔ تفصیل کے لیے ہمارے شیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کی کتاب ''اہل حدیث ایک صفاتی نام'' ملاحظہ کیجیے۔

[٥٩٠] لَا تَزَالُ نَفْسُ الرَّجُلِ مُعَلَّقَةً بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ

بندے کی روح اس کے قرض کی وجہ سے ہمیشہ معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے

[٩١٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَزَالُ نَفْسُ الرَّجُلِ مُعَلَّقَةً بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ)) آپ ﷺ نے فرمایا: ''بندے کی روح اس کے قرض کی وجہ سے ہمیشہ معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے۔''

تحقیق وتخریج حسن: ابن ماجه: ۲۴۱۳۔ ترمذی: ۱۰۷۹۔ احمد: ۲/ ۴۴۰.

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرض فوت ہونے والے کو بھی معاف نہیں، اس کی اخروی نجات کا فیصلہ قرض کی ادائیگی تک موقوف رہتا ہے لہٰذا اولاً: تو یہی ہونا چاہیے کہ مقروض خود اپنا قرض ادا کرے اور اس سلسلے میں سستی نہ کرے کیونکہ موت کا کوئی پتا نہیں کہ کب آ جائے۔ ثانیاً: یہ کہ اگر مقروض کسی وجہ سے خود قرض ادا نہ کر سکا اور دنیا سے چلا گیا تو ورثاء یا کوئی بھی شخص اس کی طرف سے جلد از جلد اسے ادا کر دے کیونکہ اتنی دیر تک روح کو جنت میں جانے کی اجازت نہیں ملتی جب تک اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ اس سے پتا چلا کہ قرض کا معاملہ بڑا سنگین ہے اور اس کے بارے میں بڑی سختی وارد ہوئی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''جو آدمی اس حال میں فوت ہو جائے کہ اس کے ذمہ ایک دینار یا درہم (قرض) ہو تو وہ اس کی نیکیوں میں سے ادا کیا جائے گا (کیونکہ) وہاں نہ دینار ہوں گے نہ درہم۔'' (ابن ماجہ: ۲۴۱۴ صحیح) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عہد رسالت میں جب کوئی مومن فوت ہوتا اور اس پر قرض ہوتا تو رسول اللہ ﷺ دریافت فرماتے: ''کیا اس شخص نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ اس سے قرض ادا ہو جائے؟'' اگر لوگ کہتے ہیں: جی ہاں۔ تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے اور اگر وہ کہتے کہ نہیں چھوڑا تو آپ فرماتے: ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھوں گا)۔'' پھر جب اللہ نے اپنے رسول کو فتوحات سے نوازا تو آپ نے فرمایا: ''میں ہر مومن کے اس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہوں لہٰذا جو فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے۔'' (مسلم: ۱۶۱۹، ابن ماجہ: ۲۴۱۵) سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے تو آپ نے ذکر فرمایا کہ بے شک جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ افضل اعمال ہیں۔'' تو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو بتلائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا مجھ سے میرے گناہ مٹا دیئے جائیں گے؟ آپ نے اسے فرمایا: ''ہاں، اگر تو اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے اور تو صبر کرنے والا، ثواب کی نیت رکھنے والا ہو، ڈٹ کر مقابلہ کرنے والا ہو، پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہ ہو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''تو نے کیا کہا تھا؟'' اس نے کہا: بتلائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا مجھ سے میرے گناہ مٹا دیئے جائیں گے؟ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جبکہ تو صبر کرنے والا، ثواب کی نیت رکھنے والا ہو، ڈٹ کر مقابلہ کرنے والا ہو، پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہ ہو سوائے قرض کے (وہ معاف نہیں ہوگا) بلاشبہ جبریل علیہ السلام نے (مجھے ابھی) یہ بات کہی ہے۔'' (مسلم: ۱۸۸۵) سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی روح (اس کے) جسم سے اس حال میں نکلے

کہ وہ تین چیزوں سے پاک ہو وہ جنت میں داخل ہوگا: تکبر سے، قرض سے اور خیانت سے۔'' (احمد: ۵/۲۸۲، وسندہ صحیح)

محمد بن جحش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا پھر اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر رکھی پھر فرمایا: ''سبحان اللہ! کس قدر سخت حکم اترا ہے۔'' ہم خاموش رہے لیکن گھبرا گئے، اگلے دن میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کیا سخت حکم تھا؟ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے پھر اسے زندہ کیا جائے پھر شہید کیا جائے پھر زندہ کیا جائے پھر شہید کیا جائے جبکہ اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ قرض اس کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے۔''

(نسائی: ۴۶۸۸ وسندہ صحیح)

[۵۹۱] لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ

بندہ جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے وہ برابر نماز ہی میں رہتا ہے

[۹۱۶] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ صَخْرٍ الْأَزْدِيُّ بِمَكَّةَ، أبنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّعْتَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْمَازِنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أبنا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي الصَّلَاةِ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے وہ برابر نماز ہی میں رہتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: محمد بن کثیر ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز گھر یا بازار میں پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے، وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھ کر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے اور اس کا نماز کے سوا کوئی ارادہ نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور جب وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے اس وقت تک اس کے لیے برابر دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلی پر بیٹھا رہے فرشتے کہتے ہیں، اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما، اللہ! اس پر رحم فرما اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو تو گویا تم نماز ہی میں ہو۔'' (بخاری: ۶۴۷)

[۵۹۲] لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيُعَافِيَهُ اللَّهُ وَيَبْتَلِيكَ

اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار مت کر (کہیں ایسا نہ ہو) کہ اسے اللہ تعالیٰ عافیت دے دے اور تجھے آزمائش میں ڈال دے

[۹۱۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ أُمَيَّةَ الْحَذَّاءُ، ثنا حَفْصٌ -يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ- ثنا بُرْدٌ، عَنْ مَكْحُولٍ،

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيُعَافِيَهُ اللَّهُ وَيَبْتَلِيكَ))

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار مت کر (کہیں ایسا نہ ہو) کہ اسے اللہ تعالیٰ عافیت دے دے اور تجھے آزمائش میں ڈال دے۔“

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** ترمذی: ۲۵۰۶۔ المعجم الاوسط: ۳۷۳۹۔ شعب الایمان: ۶۳۵۵۔ راوی قاسم بن امیہ نے حفص بن غیاث سے منکر روایتیں بیان کی ہیں۔ جیسا کہ المجروحین: ۲/ ۱۶ اور سوالات البرذعی: ص ۱۹۲ تا ۱۹۵ میں ہے۔ اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[۹۱۸] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ النَّحَّاسِ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا أَبُو يَعْلَى -هُوَ السَّاجِيُّ- قَالَ: ثنا الْقَاسِمُ بْنُ أُمَيَّةَ الْحَذَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ غِيَاثِ بْنِ طَلْقٍ النَّخَعِيَّ قَاضِيَ الْكُوفَةِ يَقُولُ: سَمِعْتُ بُرْدًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، يَقُولُ:

سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا......اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۹۱۹] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَفْصٍ الْبَصْرِيُّ، نا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَاسِمُ بْنُ أُمَيَّةَ الْحَذَّاءُ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ،

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ وَيَبْتَلِيكَ))

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار مت کر (کہیں ایسا نہ ہو) کہ اس پر تو اللہ رحم فرما دے اور تجھے کسی آزمائش میں ڈال دے۔“

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۵۹۳] لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ

زمانے کو گالی نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے

[۹۲۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُعَدِّلُ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ،

عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ))

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمانے کو گالی نہ دو کیونکہ اللہ ہی زمانہ (یعنی زمانے کا خالق) ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: احمد: ۵/ ۲۹۹۔ عبد بن حمید: ۱۹۷۔ الدعاء للطبرانی: ۲۰۳۷۔ تذکرۃ الحفاظ: ۱/ ۲۵۸.

[۹۲۱] أنا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُقْرِئُ ، أنا أَبُو أَحْمَدَ الْفَرَضِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نا بِشْرٌ ، نا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ. أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: ابن آدم مجھے دکھ دیتا ہے، وہ زمانے کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ (یعنی زمانے کا خالق) ہوں سب اختیار میرے ہی ہاتھ میں ہے، رات اور دن کو میں ہی بدلتا ہوں۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۴۸۲۶۔ مسلم: ۲۲۴۶۔ ابوداود: ۵۲۷۶.

تشریح: ان احادیث سے پتا چلا کہ دہر (زمانہ) کو برا کہنا جائز نہیں کیونکہ زمانہ تو ہمیشہ سے ایک ہی ہے، وہی ماہ وسال اور لیل ونہار ہیں جو پہلے تھے، ہاں لوگ اور ان کے اعمال بدلتے رہتے ہیں۔ انسان اپنی بداعمالیوں کو زمانے کی طرف منسوب کرنے لگ جاتا ہے اور زمانے کو کوسنا شروع کر دیتا ہے جو کہ کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمانے کی نسبت اپنی طرف کی ہے کیونکہ زمانے پر اختیار، اس کا خالق اور اسے چلانے والا وہی ہے۔ اس لیے فرمایا کہ میں ہی زمانہ ہوں گویا زمانہ کو برا کہنے والا اصل میں اللہ تعالیٰ کو برا کہتا ہے جس طرح کہ کسی عمارت اور بلڈنگ میں عیب نکالنا اصل میں اس کے بنانے والے کی کمزوری بیان کرنا ہے، کسی کتاب میں اغلاط نکالنا صاحب کتاب کی کمزوری بیان کرنا ہے، اسی طرح زمانے کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو دکھ دینا ہے جو کہ کبیرہ گناہ ہے۔

[۵۹۴] لَا تَسُبُّوا السُّلْطَانَ، فَإِنَّهُ فَيْءُ اللهِ فِي أَرْضِهِ

حاکم کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا اس کی زمین میں سایہ ہے

[۹۲۲] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، أبنا يُوسُفُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّنْدَلَانِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ

بْنُ عَمْرٍو الْعُقَيْلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْبَلْخِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى الْمُزَنِيِّينَ،

أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الشَّامِ قَالَ: فَسَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: **((لَا تَسُبُّوا السُّلْطَانَ، فَإِنَّهُ فَيْءُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ))**

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملک شام کی طرف نکلے، کہتے ہیں: پھر میں نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ''حاکم کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اللہ کا اس کی زمین میں سایہ ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: السنة لابن ابى عاصم: ١٠١٣ـ الضعفاء للعقيلى: ٣/ ٨١٣ـ شعب الايمان: ٦٩٨٧ـ اسماعیل مولی مزنیین سخت ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ السلسلة الضعيفة: ٢٢٦٤ .

[٥٩٥] لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا

مُردوں کو گالی نہ دو کیونکہ انہوں نے جو آگے بھیجا ہے اسے وہ حاصل کر چکے ہیں

[٩٢٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكَاتِبُ الْبَغْدَادِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا))**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مُردوں کو گالی نہ دو کیونکہ انہوں نے جو آگے بھیجا ہے اسے وہ حاصل کر چکے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: بخارى: ١٣٩٣ـ نسائى: ١٩٣٨ـ احمد: ٦/ ١٨٠ .

[٩٢٤] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ تَمْتَامٌ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ، وَعَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، فَقَالَا: نا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ قَالَ: وَذَكَرَهُ
نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج ایضًا۔

تشریح اس حدیث سے پتا چلا کہ مُردوں کو سب وشتم کرنا جائز نہیں کیونکہ دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس کے مطابق وہ جزا وسزا کے مستحق ہو چکے ہیں اور اسے پا رہے ہیں لہٰذا ہمیں اب ان کو برا بھلا کہنے کی ضرورت نہیں البتہ کسی مصلحتِ شرعی کے تحت کفار وفساق اور بدعتی لوگوں کے کردار سے عوام کو آگاہ کرنا جائز ہے تاکہ لوگ ان کے کفر وفسق اور ان کی بدعت سے بچ سکیں، یہ ان کی بدگوئی نہیں بلکہ ان کی حقیقت واضح کر کے لوگوں کو آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ خود کو بچا سکیں۔ شریعت مطہرہ میں اس کی اجازت ہے۔

[٥٩٦] لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ

مُردوں کو گالی نہ دو کہ (اس سے) تم زندوں کو تکلیف دو گے

[٩٢٥] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ))

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مُردوں کو گالی نہ دو کہ (اس سے) تم زندوں کو تکلیف دو گے۔“

تحقیق و تخریج **اسناده ضعيف**: ترمذی: ١٩٨١۔ احمد: ٤/ ٢٥٢۔ ابن حبان: ٣٠٢٢۔
سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٥٩٧] لَا يَرُدُّ الرَّجُلُ هَدِيَّةَ أَخِيهِ، فَإِنْ وَجَدَ فَلْيُكَافِئْهُ

آدمی اپنے بھائی کا ہدیہ واپس نہ کرے پھر اگر وہ (اپنے پاس کچھ) پائے تو ضرور اچھا بدلہ دے

[٩٢٦] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوفُ بِبُكَيْرٍ، ثنا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، ثنا الْأَنْصَارِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ـ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ ـ عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَرُدُّ الرَّجُلُ هَدِيَّةَ أَخِيهِ، فَإِنْ وَجَدَ فَلْيُكَافِئْهُ))

حسن سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی اپنے بھائی کا ہدیہ واپس نہ کرے پھر اگر وہ (اپنے پاس کچھ) پائے تو ضرور اچھا بدلہ دے۔“

تحقیق و تخریج **مرسل ضعيف**: الزهد لهناد: ٨٠٤۔ اسے حسن بصری تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے۔

[۵۹۸] لَا تَمْسَحْ يَدَكَ بِثَوْبِ مَنْ لَا تَكْسُو

اس شخص کے کپڑے سے اپنا ہاتھ مت صاف کر جس کو تو نے پہنایا نہیں

[۹۲۷] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونِ النَّصِيبِيُّ، أبنا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْحُصَيْنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، ثنا أَبِي، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ، عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَمْسَحْ يَدَكَ بِثَوْبِ مَنْ لَا تَكْسُو))

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے کپڑے سے اپنا ہاتھ مت صاف کر جس کو تو نے پہنایا نہیں۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف جدًا:** تاريخ مدينة السلام: ٤/ ٣٢٣۔ محمد بن عمر واقدی متروک ہے۔

[۹۲۸] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّقَطِيُّ، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: ثنا الْعَسْكَرِيُّ، ثنا الْجَوْهَرِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُ.

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی ایسے شخص کے کپڑے سے اپنا ہاتھ صاف کرے جس کو اس نے پہنایا نہ ہو۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** حسن بصری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۵۹۹] لَا تَرُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

سائل کو (خالی ہاتھ) نہ لوٹاؤ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو

[۹۲۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقْرِئُ، أبنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الضَّرَّابُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مَرْوَانَ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا تَرُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِشِقِّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سائل کو (خالی ہاتھ) نہ لوٹاؤ اگرچہ کھجور کا ایک

تَمْرَةٍ)) ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔"

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف جدًا: شعب الایمان: ۳۱۲۶۔ المجروحین: ۱/ ۵۱۰۔
عبداللہ بن عبدالملک قرشی سخت ضعیف ہے۔

[۹۳۰] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ حَوَّاءَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَرُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ))

عمرو بن معاذ انصاری اپنی دادی حواء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: "سائل کو (خالی ہاتھ) نہ لوٹاؤ اگرچہ کھر ہی کیوں نہ ہو۔"

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: احمد: ۶/ ۴۳۵۔ ابن سعد: ۱۰/ ۴۲۷۔ المعجم الکبیر: ۵۵۷، جز ۲۴۔ عمرو بن معاذ انصاری مجہول الحال ہے۔

[۹۳۱] أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانَ، نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَاصِمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ قُتَيْبَةَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِشَامٍ، نا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: ابوزبیر مدلس کا عنعنہ ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۹۳۲] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَرُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ))

مطلب بن حطب سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سائل کو (خالی ہاتھ) نہ لوٹاؤ اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔"

تحقیق و تخریج مرسل ضعیف: عبدالرزاق: ۱۱/ ۹۴۔ اسے مطلب بن حطب تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ محمد بن بجید انصاری کی دادی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سائل کو (کچھ دے کر) واپس بھیجو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔" (الموطا للامام مالک، روایۃ ابن القاسم: ۱۸۱ وسندہ صحیح)

[٦٠٠] لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کی غیبت نہ کرو

[٩٣٣] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ ،

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ**))

سیدنا ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **''مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ان کے عیب ڈھونڈو۔''**

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: ابوداود: ٤٨٨٠۔ احمد: ٤/ ٤٢٠۔ ابویعلی: ٧٤٢٣۔ اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: ※ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا بے حد مہربان ہے۔'' (الحجرات: ١٢)

※ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور بآواز بلند فرمایا: ''لوگو! جو اپنی زبان سے اسلام لائے ہو جبکہ ایمان ان کے دلوں تک نہیں پہنچا، مسلمانوں کو تکلیف مت پہنچاؤ اور نہ انہیں عار دلاؤ اور نہ ان کے عیب ڈھونڈو کیونکہ جو شخص اپنے بھائی کے عیب ڈھونڈتا ہے تو اللہ اس کے عیبوں کا پیچھا کرتا ہے اور جس کے عیبوں کا اللہ پیچھا کرتا ہے تو اسے وہ رسوا کر دیتا ہے خواہ وہ اپنے گھر کے وسط میں ہو۔'' (ترمذی: ٢٠٣٢ وسندہ حسن)

[٦٠١] لَا تَخْرِقَنَّ عَلَى أَحَدٍ سِتْرًا

کسی کا عیب ہرگز نہ ظاہر کرو

[٩٣٤] وُجِدَ بِخَطِّ شَيْخِنَا أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْحَافِظِ ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ ، ثنا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُرَيْمِيُّ ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ،

ثنا ابْنُ جَابِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا بِبَيْرُوتَ يُكْنَى أَبَا عُمَرَ ، أَظُنُّهُ حَدَّثَنِي , عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ حَرْمَلَةُ ، أَتَى

ابن جابر کہتے ہیں کہ میں نے بیروت میں ایک بزرگ کو سنا جس کی کنیت ابوعمر تھی، مجھے یقین ہے کہ اس نے مجھے ام درداء کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی جسے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: الْإِيمَانُ هَهُنَا، وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ، وَالنِّفَاقُ هَهُنَا، وَأَشَارَ إِلَى قَلْبِهِ، فَلَا أَذْكُرُ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَهُ لِسَانًا ذَاكِرًا وَقَلْبًا شَاكِرًا)). وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فِيهِ ((وَلَا تَخْرِقَنَّ عَلَى أَحَدٍ سِتْرًا))

حرملہ کہا جاتا تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے آپ سے کہنے لگا: ایمان یہاں ہے، اور اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے کہا: نفاق یہاں ہے، (پھر کہا) میں اللہ کا بہت کم ذکر کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کی زبان کو ذاکر بنا دے اور اس کے دل کو شاکر بنا دے......'' اور انہوں نے ایک لمبی حدیث بیان کی جس میں یہ بھی تھا کہ کسی کا عیب ہرگز نہ ظاہر کرو۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: تاريخ دمشق: ٦٧/ ٢٣، ٩٧۔ ابو عمر مجہول ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[٦٠٢] لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا
نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر ہرگز نہ سمجھو

[٩٣٥] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ آزَادْ مَرْدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: ثنا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، تُعَلِّمُنَا عَمَلًا لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنَا بِهِ، قَالَ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا))

سیدنا ابو جری ہجیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم دیہاتی لوگ ہیں آپ ہمیں کوئی عمل سکھائیں شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع پہنچا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی کے کسی بھی کام کو ہرگز نہ حقیر سمجھو۔''

تحقیق و تخریج: صحيح: احمد: ٥/ ٦٣۔ ابن حبان: ٥٢٢.

تشریح: ''نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر نہ سمجھو۔'' معروف دراصل اس کام کو کہا جاتا ہے جو شرعی لحاظ سے پسندیدہ ہو۔ ایسا کام دیکھنے میں خواہ کتنا ہی چھوٹا اور معمولی کیوں نہ ہو، اسے حقیر سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہیے۔ ہم نے بعض اللہ والوں سے سنا ہے کہ کسی بھی نیکی کو معمولی سمجھ کر ہرگز نہ چھوڑو ممکن ہے کہ وہ معمولی سی نیکی ہی تمہاری نجات کا ذریعہ

بن جائے اور کسی بھی گناہ کو معمولی سمجھ کرمت کرو ممکن ہے کہ وہ معمولی سا گناہ تمہاری پکڑ کا باعث بن جائے۔

[۶۰۳] لَا تُوَاعِدْ أَخَاكَ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ

اپنے بھائی سے ایسا وعدہ نہ کر جس کی تو خلاف ورزی کرے

[۹۳۶] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا الْحَضْرَمِيُّ، ـوَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ـثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تُوَاعِدْ أَخَاكَ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی سے ایسا وعدہ نہ کر جس کی تو خلاف ورزی کرے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: ترمذی: ۱۹۹۵۔ الادب المفرد: ۳۹۴۔ الصمت لابن ابی الدنیا: ۱۲۳۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

[۶۰۴] لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ

تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے جو اسے پہنچی ہو موت کی تمنا ہرگز نہ کرے

[۹۳۷] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، أبنا أَبُو الطَّيِّبِ عُثْمَانُ بْنُ الْمُنْتَابِ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أبنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ،

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے جو اسے پہنچی ہو موت کی تمنا ہرگز نہ کرے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۶۳۵۱۔ مسلم: ۲۶۸۰۔ ابوداود: ۳۱۰۹۔ نسائی: ۱۸۲۱.

تشریح: اس حدیث مبارک سے پتا چلا کہ موت کی تمنا کرنا جائز نہیں خواہ کتنی بڑی مصیبت کیوں نہ نازل ہوئی ہو۔ قیس بن حازم کہتے ہیں کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عیادت کو گئے انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے پھر انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وفات پا چکے وہ یہاں سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ دنیا ان کا اجر وثواب کچھ نہ گھٹا سکی اور ان کے عمل میں کوئی کمی نہ ہوئی اور ہم نے (مال و دولت) اتنی پائی کہ جس کے خرچ کرنے کے لیے ہم نے مٹی کے سوا اور کوئی محل نہ پایا اور اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔ پھر ہم ان کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو وہ اپنی دیوار

بنا رہے تھے انہوں نے کہا: ''مسلمان کو ہر اس چیز پر ثواب ملتا ہے جسے وہ خرچ کرتا ہے مگر اس (کم بخت) عمارت میں خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتا۔'' (بخاری:۵۶۷۲)

اہل علم نے موت کی تمنا نہ کرنے کی ایک حکمت تو یہ بیان کی ہے کہ یہ اس صبر کے منافی ہے جس کا ایک بندہ مسلم کو حکم دیا گیا ہے اور جس پر اسے اجر عظیم کی نوید سنائی گئی ہے، اور دوسری حکمت یہ ہے کہ مومن آدمی کے لیے لمبی عمر ہی زیادہ بہتر ہے کیونکہ وہ جتنی زیادہ نیکیاں کرے گا اس کے درجات بھی اتنے ہی بلند ہوں گے، گناہ معاف ہوں گے، اسے توبہ کا موقع مل جائے گا چنانچہ حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کا بھی نہیں؟ فرمایا: ''نہیں، میرا بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ اپنے فضل ورحمت سے مجھے نوازے، اس لیے (عمل میں) میانہ روی اختیار کرو اور قریب قریب چلو اور تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ یا وہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال میں اور اضافہ ہو جائے اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے کہ وہ توبہ ہی کر لے۔'' (بخاری:۵۶۷۳)

بعض احادیث سے شہادت کی تمنا کرنا یا کسی مقدس جگہ فوت ہونے کی تمنا کرنا یا کسی دینی مصیبت دین کے نقصان کے خدشے کے پیش نظر موت کی دعا کرنے کا جواز ملتا ہے۔ واللہ اعلم

[۶۰۵] لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ

ہر شخص کو بس اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو

[۹۳۸] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ بِمَكَّةَ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ: ((أَلَا لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے سنا: ''خبردار! ہر شخص کو بس اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ۲۸۷۷۔ ابوداود: ۳۱۱۳۔ ابن ماجہ: ٤١٦٧.

تشریح: اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ انسان کو ہر وقت اچھے عمل ہی کرنے چاہئیں کیونکہ موت کا کوئی پتا نہیں کس وقت آ جائے جب کہ موت کے وقت انسان کو اللہ کے ساتھ عفو ورحمت کی امید رکھنی چاہیے جو ایمان وعمل صالح کے بغیر ممکن نہیں گویا حدیث کا وہی مطلب ہے جو قرآن کریم کی آیت ﴿وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (آل

عمران:۱۰۲)''تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو'' کا ہے۔ (ریاض الصالحین: ۱/ ۴۰۵)

[٦٠٦] لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا

ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ خریداری کی نیت کے بغیر بولی میں اضافہ کرو

[٩٣٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ النَّحَّاسِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْقَعْنَبِيُّ، ثنا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كَرِيزٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ خریداری کی نیت کے بغیر بولی میں اضافہ کرو اور نہ آپس میں بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ موڑو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ٢٥٦٤۔ احمد: ٢/ ٣٦٠.

تشریح: اس حدیث مبارک میں انسانی معاشرے میں پائے جانے والی چار خطرناک بیماریوں سے بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے:

۱۔ **حسد**:......حسد کا مطلب ہے کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر جلنا اور یہ خواہش کرنا کہ یہ نعمت اس سے چھن جائے، مجھے ملے یا نہ ملے، لیکن اس کے پاس نہ رہے، اس چیز کا نام حسد ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سابقہ امتوں کی بیماری بتلایا ہے چنانچہ آپ کا ارشاد ہے: ''تمہارے اندر پہلی امتوں والی بیماری حسد اور بغض سرایت کر گئی ہے، آپس میں بغض رکھنا مونڈنے والی بیماری ہے، بالوں کو مونڈنے والی نہیں بلکہ دین کو مونڈنے والی (یعنی ختم کر دینے والی) ہے۔'' (ترمذی: ۲۵۱۰) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسد نہ کرنے والے کو افضل الناس قرار دیا ہے، سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: لوگوں میں افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہر وہ آدمی جو مخموم القلب اور زبان کا سچا ہو'' انہوں نے کہا: زبان کے سچے کو تو ہم جانتے ہیں لیکن مخموم القلب سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ''پرہیز گار، پاک باز جس (کے دل) میں نہ گناہ ہو، نہ بغاوت ہو، نہ بغض اور اور نہ حسد ہو۔'' (ابن ماجہ: ۴۲۱۶ صحیح)

۲۔ **نجش**:......نجش کا مطلب ہے کسی چیز کو فروخت کرنے کے لیے بڑھ چڑھ کر اس کی تعریف کرنا یا کسی چیز کی نیلامی کے وقت خود اسے خریدنے کا ارادہ نہ ہو اور خواہ مخواہ اس کی قیمت بڑھانے کے لیے زیادہ بولی لگانا تاکہ دوسرے کو وہ چیز مہنگی ملے، نجش کہلاتا ہے۔ چونکہ اس طرح حقیقی خریدار کو دھوکا دے کر نقصان پہنچایا جاتا ہے، اس لیے اس سے منع

فرما دیا گیا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری: ۲۱۴۲) لیکن اگر کوئی شخص فی الواقع اس چیز کو خریدنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کے لیے قیمت بڑھانا اور بولی دینا درست ہے۔ بعض تاجر ہر جائز اور ناجائز طریقے سے دولت کمانے کے حریص ہوتے ہیں۔ کسی چیز کو خریدنے کا ارادہ نہ بھی ہو تو یونہی بولی دے کر چیز کی قیمت بڑھا دیتے ہیں اور فروخت کنندہ سے اس کے عوض کچھ رقم لے لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اور دوسری احادیث میں اس عمل سے منع فرما دیا۔

۳۔ **بغض**:...... انسانی معاشرے میں پائی جانے والی ایک برائی کا نام بغض ہے۔ بغض دراصل دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو انسان عداوت کی بنا پر دوسرے کے خلاف اپنے دل میں رکھتا ہے۔ بسا اوقات حسد اور بغض مترادف استعمال ہوئے ہیں تاہم دونوں کے درمیان لطیف سا فرق ہے۔ حسد کا متضاد رشک ہے اور بغض کا متضاد محبت، حدیث میں بغض کے لیے ''الشحنا'' کا لفظ بھی آیا ہے۔ بغض ایسی بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے انسان کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی قیمت نہیں پاتے اور نہ ایسے آدمی کی بخشش ہوتی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ مشرک کے علاوہ ہر ایک کی بخشش کردی جاتی ہے۔ سوائے ان دو آدمیوں کے جن کے درمیان کوئی بغض ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا جاتا ہے: جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرلیتے، ان کا معاملہ رہنے دو۔ اور یہ تین مرتبہ کہا جاتا ہے۔'' (مسلم: ۲۵۶۵)

چونکہ بغض انتہائی مذموم خصلت ہے، اس لیے اس سے منع فرمایا گیا، البتہ احادیث میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ اگر بغض وعداوت اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۴۔ **تدابر**:...... تدابر کا مطلب ہے ایک دوسرے سے منہ موڑنا، اعراض کرنا اور قطع تعلق کرنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں چوتھی معاشرتی برائی ''تدابر'' سے منع فرمایا۔ اگر کسی سے ناراضی ہو جائے تو اس سے تین دن سے زیادہ ناراض رہنا اور قطع کلامی کرنا جائز نہیں۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے روا نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی کرے۔ وہ دونوں ملیں تو ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں۔ ان میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔'' (بخاری: ۶۰۷۷)

اگر کسی نے کسی مسلمان بھائی سے قطع تعلق وقطع کلامی کی اور وہ اسی حال میں مرگیا تو جہنم میں جائے گا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو روا نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی رکھے، جس نے تین دن سے زیادہ قطع کلامی رکھی اور وہ اسی حال میں مرگیا تو جہنم میں جائے گا۔'' (ابوداود: ۴۹۱۴ صحیح)

ایک سال تک کسی سے قطع تعلقی رکھنا اس کے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ ابوخراش السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ایک سال تک قطع کلامی رکھے تو یہ عمل اس کا خون بہانے کی مانند ہے۔'' (ابوداود: ۴۹۱۵ صحیح)۔ اسلام کے احکام وآداب، ص ۲۵۰ تا ۲۵۳

[۶۰۷] لَا تَكُونُوا عَيَّابِينَ وَلَا مَدَّاحِينَ

تم عیب جوئی کرنے والے بنو نہ مدح وتعریف کرنے والے

[۹۴۰] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، أبنا مُحْرِزٌ أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى هِشَامٍ،

أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَكُونُوا عَيَّابِينَ وَلَا مَدَّاحِينَ، وَلَا طَعَّانِينَ وَلَا مُتَمَاوِتِينَ))

مکحول کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم عیب جوئی کرنے والے بنو نہ مدح وتعریف کرنے والے، نہ طعنہ دینے والے اور نہ ہی اعمال میں کمزوری دکھانے والے بنو۔''

تحقیق وتخریج: **مرسل ضعیف:** الزهد لابن المبارك: ۳۹۱۔ اسے مکحول تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیوں سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

[۶۰۸] لَا تَعْجَبُوا بِعَمَلِ عَامِلٍ حَتَّى تَنْظُرُوا بِمَ يُخْتَمُ لَهُ

کسی عمل کرنے والے کے عمل پر اس وقت تک تعجب نہ کرو جب تک تم یہ نہ دیکھ لو کہ اس کا خاتمہ کس عمل پر ہو رہا ہے

[۹۴۱] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أبنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ الْمَرْوَرُوذِيُّ أَبُو حَفْصٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ زُغَيْلٍ التَّمَّارُ بِالْبَصْرَةِ، ثنا طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ، ثنا فُضَالُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَعْجَبُوا بِعَمَلِ عَامِلٍ حَتَّى تَنْظُرُوا بِمَ يُخْتَمُ لَهُ))

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عمل کرنے والے کے عمل پر اس وقت تک تعجب نہ کرو جب تک تم یہ نہ دیکھ لو کہ اس کا خاتمہ کس عمل پر ہو رہا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** المعجم الكبير: ۸۰۲۵۔ فضال بن جبیر ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص پر اس وقت تک تعجب نہ کرو

جب تک تم یہ نہ دیکھ لو کہ اس کا خاتمہ کس عمل پر ہو رہا ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ عمل کرنے والا اپنی زندگی میں طویل عرصے تک نیک عمل کرتا رہتا ہے اگر وہ اسی حالت پر فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہو جائے۔ لیکن پھر اس میں تبدیلی آ جاتی ہے اور وہ برے عمل میں لگ جاتا ہے اور اسی طرح ایک بندہ لمبے عرصے تک عمل کرتا رہتا ہے اگر وہ ان پر مر جائے تو دوزخ میں جائے لیکن پھر اس میں تبدیلی آ جاتی ہے اور وہ نیک عمل کرنے لگ جاتا ہے اور جب اللہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے (اطاعت والے) کاموں پر لگا دیتا ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ (اللہ تعالیٰ) کس طرح کام پر لگا دیتا ہے؟ فرمایا: ''(موت سے پہلے) اسے نیک عمل کی توفیق عطا فرما دیتا ہے پھر اسی (نیک عمل) پر اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔'' (احمد: ۳/ ۱۲۰ صحیح)

[٦٠٩] لَا يُعْجِبُكُمْ إِسْلَامُ رَجُلٍ حَتَّى تَعْلَمُوا كُنْهَ عَقْلِهِ

کسی شخص کا اسلام تمہیں اس وقت تک بھلا نہ لگے جب تک تم یہ نہ جان لو کہ اس کی عقل کی گہرائی کتنی ہے

[٩٤٢] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ اللهِ التُّسْتَرِيُّ، أبنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْيَمَان بِالْبَصْرَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ التِّرْمِذِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا، ثنا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ الْكُوفِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُعْجِبُكُمْ إِسْلَامُ رَجُلٍ حَتَّى تَعْلَمُوا كُنْهَ عَقْلِهِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی شخص کا اسلام تمہیں اس وقت تک بھلا نہ لگے جب تک تم یہ نہ جان لو کہ اس کی عقل کی گہرائی کتنی ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف جدًا: العقل لابن ابی الدنیا: ٣۔ الکامل لابن عدی: ١/ ٥٣٥۔ شعب الایمان: ٤٣٢٠۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سخت ضعیف ہے۔

[٩٤٣] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا حَمْدَانُ الْوَرَّاقُ، ثنا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُعْجِبَنَّكُمْ إِسْلَامُ رَجُلٍ حَتَّى تَعْلَمُوا عُقْدَةَ عَقْلِهِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی شخص کا اسلام تمہیں اس وقت تک بھلا نہ لگے جب تک تم یہ نہ جان لو کہ اس کی عقل کی گرہ کتنی ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[٦١٠] لَا تَجْعَلُونِي كَقَدَحِ الرَّاكِبِ

مجھے سوار (مسافر) کے پیالہ کی طرح مت بناؤ

[٩٤٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَجْعَلُونِي كَقَدَحِ الرَّاكِبِ)) ، قَالُوا: وَمَا قَدَحُ الرَّاكِبِ؟ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْفَعُ مَتَاعَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَيَبْقَى فِي قَدَحِهِ مَاءٌ، فَيُعِيدُهُ فِي إِدَاوَتِهِ))، قَالَ: ((اجْعَلُونِي فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''مجھے سوار (مسافر) کے پیالہ کی طرح مت بناؤ۔'' صحابہ نے عرض کیا: سوار کا پیالہ کیا ہے؟ فرمایا: ''بے شک مسافر آدمی اپنا سامان اپنی سوار پر اٹھاتا ہے، اس کے پیالہ میں پانی بچ جاتا ہے تو وہ واپس اسے اپنے مشکیزے میں ڈال لیتا ہے۔'' فرمایا: ''مجھے تم بات کے شروع، درمیان اور آخر (تینوں جگہ) میں رکھو۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: عبدالرزاق: ٣١١٧- شعب الايمان: ١٤٧٦- موسیٰ بن عبیدہ سخت ضعیف ہے، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[٦١١] لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ مَهَابَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُومَ بِالْحَقِّ إِذَا عَلِمَهُ

لوگوں کا خوف تم میں سے کسی کو حق بات کہنے سے ہرگز نہ روکے جبکہ وہ اسے جانتا ہو

[٩٤٥] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَعَافِرِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى بْنِ صَالِحٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفِ بْنِ سَوَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الرَّازِيُّ، أبنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ، وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالُوا: أبنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ -وَاللَّفْظُ لِمُوسَى- قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ مَهَابَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُومَ بِالْحَقِّ إِذَا عَلِمَهُ))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ''لوگوں کا خوف تم میں سے کسی کو حق بات کہنے سے ہرگز نہ روکے جبکہ وہ اسے جانتا ہو۔''

تحقیق وتخریج: صحيح: ابن ماجه: ٤٠٠٧- ترمذى: ٢١٩١- احمد: ٣/ ٥٣-

طيالسي: ٢٢٦٥ .

تشریح اس حدیث مبارک میں حق گوئی کا حکم فرمایا گیا ہے یعنی جب حق بات کا علم ہو جائے تو لوگوں کے ڈر اور خوف کی پروا کیے بغیر ڈنکے کی چوٹ اسے بیان کیا جائے، ہاں اگر جان چلے جانے یا سخت قسم کے نقصان کا اندیشہ ہو تو پھر خاموش رہنا بھی جائز ہے لیکن اس صورت میں بھی افضل یہی ہے کہ حق گوئی اپنائی جائے جیسا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور دیگر صلحاء عظام کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ انہوں نے اپنی جان کی پروا کیے بغیر کلمہ حق کہا، بڑے بڑے جابروں اور ظالموں کے سامنے کلمہ حق کا اعلان کیا کیونکہ افضل جہاد یہی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ (حج کے موقع پر) ایک آدمی جمرہ اولیٰ کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا سوال سن کر خاموش رہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے جمرہ کی رمی کی تو اس نے دوبارہ سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی خاموش رہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر سواری پر سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا تو فرمایا: ''وہ سائل کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے۔'' (ابن ماجہ: ۴۰۱۲، صحیح)

[۶۱۲] لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ

کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار نہ کرے کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے

[٩٤٦] أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ تُرَابُ بْنُ عُمَرَ الْكَاتِبُ، أبنا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْمُفَسِّرِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو خَيْثَمَةَ قَالَا: أنا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي مِثْلِ مَقَامِي فَقَالَ: ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ))

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر لوگوں سے خطاب کیا تو کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار نہ کرے کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۴۰۴۔

[۶۱۳] لَا تُرْضِيَنَّ أَحَدًا بِسَخَطِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے کسی کو ہرگز راضی نہ کر

[٩٤٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مَنْصُورُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْمَاطِيُّ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ

حُمَيْدِ بْنِ مُوسَى الْعَكِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَوْحٍ الْقَتِيرِيُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ نَجِيحٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَيْثَمَةَ،

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((**لَا تُرْضِيَنَّ أَحَدًا بِسَخَطِ اللّٰهِ، وَلَا تَحْمَدَنَّ أَحَدًا عَلَى فَضْلِ اللّٰهِ، وَلَا تَذُمَّنَّ أَحَدًا عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ، فَإِنَّ رِزْقَ اللّٰهِ لَا يَسُوقُهُ حِرْصُ حَرِيصٍ، وَلَا يَرُدُّهُ عَنْكَ كَرَاهَةُ كَارِهٍ**)).

كَذَا فِي الْأَصْلِ: خَالِدُ بْنُ نَجِيحٍ، وَهَذَا إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْعُمَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی ناراضی سے کسی کو ہرگز راضی نہ کر، اللہ کے فضل پر کسی کی ہرگز تعریف نہ کر اور جو چیز اللہ نے تجھے نہیں دی اس پر کسی کو ہرگز برا نہ کہہ کیونکہ اللہ کے رزق کو کسی حریص کی حرص تمہارے پاس لا سکتی ہے اور نہ ہی کسی بدخواہ کی بدخواہی اسے تم سے روک سکتی ہے۔''

سند میں خالد بن نجیح اسی طرح ہے حالانکہ حقیقت میں یہ حدیث خالد بن یزید العمری عن سفیان الثوری کی سند سے مروی ہے۔

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف جدًا، المعجم الكبير: ١٥٠١٤۔ حلية الاولياء: ٣/ ٢٦٢۔ خالد بن نجیح اور خالد بن یزید دونوں سخت ضعیف ہیں اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[٦١٤] لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ

امارت نہ مانگنا

[٩٤٨] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثنا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، ثنا الْحَسَنُ،

ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا**))

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امارت نہ مانگنا کیونکہ اگر وہ تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو تمہاری اس پر مدد کی جائے گی اور اگر تمہیں مانگنے سے دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیئے جاؤ گے۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ٧١٤٦۔ مسلم: ١٦٥٢۔ ابو داد: ٢٩٢٩۔ ترمذی: ١٥٢٩۔

تشریح امارت سے مراد خلافت (حکومت) یا اس کا کوئی بھی منصب ہے اس کی آرزو اور اس کے لیے کوشش کرنا ناپسندیدہ ہے اس لیے کہ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جس سے عہدہ برآ ہونا نہایت مشکل امر ہے البتہ جس کو بغیر مانگے یہ منصب مل جائے وہ اسے قبول کر لے کیونکہ بن مانگے یہ اسی کو ملے گا جس میں اس کی خاص استعداد اور

صلاحیت ہوگی علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اس کی مدد ہوگی اور اسے خیر وسداد کی توفیق ارزانی ہوگی جبکہ خود خواہش کر کے حاصل کرنے والا اللہ کی طرف سے خیر اور سداد کی توفیق سے محروم رہے گا چنانچہ آج اس حقیقت کا عام مشاہدہ کیا جاسکتا ہے جمہوری حکمران خود کوشش کر کے بلکہ جائز وناجائز ہر طرح کے ہتھکنڈے اختیار کر کے اقتدار حاصل کرتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ خیر اور سداد کی توفیق سے وہ محروم رہتے ہیں اس طرح کوئی حکمران اچھا اور کامیاب ثابت نہیں ہورہا ہے کیونکہ سب اللہ کی مدد اور اس کی توفیق سے محروم ہیں۔ (ریاض الصالحین: ۱/ ۵۶۸)

[٦١٥] لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ الْوَلَدُ غَيْظًا

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ اولاد غیظ وغضب کا باعث نہ بنے

[٩٤٩] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْخَصِيبُ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جعْفَرِ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ قَاضِي عُكْبَرَا، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، ثنا الْمُؤَمَّلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ، عَنْ أُمِّ عِيسَى، عَنْ أُمِّ الْفُرَاتِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ الْوَلَدُ غَيْظًا، وَالْمَطَرُ قَيْظًا، وَيَفِيضَ اللِّئَامُ فَيْضًا، وَيَغِيضَ الْكِرَامُ غَيْضًا، وَيَجْتَرِئُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَاللَّئِيمُ عَلَى الْكَرِيمِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ”قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ اولاد غیظ وغضب کا باعث نہ بنے، بارش شدید گرمی کا باعث نہ بنے، کمینے لوگ عام نہ ہوں، شریف غضبناک نہ ہوں، چھوٹا بڑے کو اور کمینہ شریف کو آنکھیں نہ دکھائے۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ٦٤٢٧ـ مكارم الاخلاق للخرائطي: ٣٨٨ـ ابوامیہ بن یعلی اور مومل بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں اس میں اور بھی علتیں ہیں، السلسلة الضعيفة: ٦١٦٠.

[٦١٦] لَنْ يَهْلِكَ امْرُؤٌ بَعْدَ مَشُورَةٍ

مشورے کے بعد بندہ ہرگز برباد نہیں ہوتا

[٩٥٠] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا الْقَاضِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا النُّفَيْلِيُّ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَنْ يَهْلِكَ امْرُؤٌ بَعْدَ مَشُورَةٍ))

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مشورے کے بعد بندہ ہرگز برباد نہیں ہوتا۔“

تحقیق و تخریج: مرسل ضعیف: اسے سعید بن مسیّب تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور علی بن زید ضعیف ہے۔

[٦١٧] لَنْ تَهْلِكَ الرَّعِيَّةُ وَإِنْ كَانَتْ ظَالِمَةً

رعایا ہرگز ہلاک نہ ہوگی خواہ وہ ظالم ہو

[٩٥١] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رِشْدِينَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقَاضِي بِحِمْصَ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَمَانِينَ وَمِئَتَيْنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ أَبُو عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَنْ تَهْلِكَ الرَّعِيَّةُ وَإِنْ كَانَتْ ظَالِمَةً مُسِيئَةً إِذَا كَانَتِ الْوُلَاةُ هَادِيَةً مَهْدِيَّةً، وَلَنْ تَهْلِكَ الرَّعِيَّةُ وَإِنْ كَانَتْ هَادِيَةً مَهْدِيَّةً إِذَا كَانَتِ الْوُلَاةُ ظَالِمَةً مُسِيئَةً))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رعایا ظالم بدکردار ہو ہرگز ہلاک نہ ہوگی جبکہ اس کے حاکم ہادی مہدی ہوں، اور رعایا خواہ ہادی مہدی ہو اور حاکم ظالم بدکردار ہوں (اس وقت بھی) وہ ہرگز ہلاک نہ ہوگی۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: العقوبات: ٥٤ـ تاريخ مدينة السلام: ١١/ ١٣٠ـ عبداللہ بن زید ابو عثمان کی توثیق نہیں ملی اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[٦١٨] وَإِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ

اس چیز سے بچو جس سے (بعد میں) معذرت کرنی پڑے

[٩٥٢] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَايِرِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّقَطِيُّ، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّسْتَرِيُّ قَالَا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ رَاشِدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ! حَدِّثْنِي حَدِيثًا، وَاجْعَلْهُ مُوجَزًا، لَعَلِّي أَعِيهِ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ، كَأَنَّكَ لَا تُصَلِّي بَعْدَهَا، وَايْأَسْ مِمَّا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ کے نبی! مجھے کوئی حدیث ارشاد فرمایئے اور اسے ذرا مختصر رکھیے تاکہ میں اسے یاد کرسکوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(دنیا سے) رخصت ہونے والے شخص کی طرح نماز پڑھ گویا اس کے بعد تو نے نماز نہیں

فِي أَيْدِي النَّاسِ تَعِشْ غَنِيًّا، وَإِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ)) پڑھنی اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے مایوس ہو جا تو غنا میں زندگی بسر کرے گا اور اس چیز سے بچ جس سے (بعد میں) معذرت کرنی پڑے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ٤٤٢٧- الزهد الكبير: ٥٢٨- معجم الشيوخ: ٣٢٣- راشد بن عبدربہ اور اس کا بیٹا مجہول ہے۔

[٦١٩] إِيَّاكُمْ وَالْمَدْحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ

مدح سرائی سے بچو کیونکہ یہ ذبح کرنا ہے

[٩٥٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، قَالَ: ثنا الْعُطَارِدِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ -وَكَانَ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((وَإِيَّاكُمْ وَالْمَدْحَ، فَإِنَّهُ الذَّبْحُ))

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''مدح سرائی سے بچو کیونکہ یہ ذبح کرنا ہے۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ابن ماجه: ٣٧٤٣- احمد: ٤/ ٩٣- ابن ابی شیبة: ٢٦٧٨٦ .

[٩٥٤] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ الصُّوفِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَسَنِ، أبنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ الزِّفْتِيُّ، ثنا هِشَامٌ -يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ- ثنا سَعِيدٌ -يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى- ثنا زَكَرِيَّا، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ)) قَالَ: ((وَإِيَّاكُمْ وَالْمَدْحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ))

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: ''مدح سرائی سے بچو کیونکہ یہ ذبح کرنا ہے۔''

تحقیق وتخریج: حسن: احمد: ٤/ ٩٩- المعجم الكبير: ٨١٥، جز: ١٩- شعب الايمان: ٩٨٢٥.

تشریح: اس حدیث مبارک میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں:

ا:...... دین کی سمجھ اس شخص کو ملتی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہو، اس میں دین کے طالب علموں

اور علماء کرام کے لیے عظیم خوشخبری ہے۔ مزید ملاحظہ کیجیے: حدیث نمبر ۳۴۵۔

۲:...... مدح سرائی یعنی کسی کی تعریف کرنے سے بچنے کا حکم ہے اور اسے ذبح یعنی دنیا و آخرت میں تباہی کا باعث کہا گیا ہے۔ اہل علم کا کہنا ہے کہ تعریف سے مراد وہ تعریف ہے جو ناجائز مبنی بر خوشامد اور مبالغہ آمیز ہو۔ نیز ایسی تعریف جس سے ممدوح شخص کے عجب، خود پسندی اور ریا کاری وغیرہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص واقعی قابل تعریف ہو اور اپنی تعریف سن کر اس شخص کے فتنے میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور نہ تعریف کرنے والے کا مقصد ہی ناجائز فوائد کا حصول ہو تو ایسی تعریف کرنا جائز ہے جس طرح کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف ان کی موجودگی میں فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔ (ابن ماجہ: ۱۲۲/۵)

[۶۲۰] إِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

معمولی سمجھے جانے والے گناہوں سے بچو

[۹۵۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْقَعْنَبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ،

أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: ((يَا عَائِشَةُ! إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! معمولی سمجھے جانے والے گناہوں سے بھی بچو کیونکہ ان کے لیے بھی اللہ کی طرف سے ایک مطالبہ کرنے والا ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: ابن ماجه: ٤٢٤٣۔ دارمی: ٢٧٢٦۔ احمد: ٦/ ٧٠.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں کے ساتھ ساتھ صغیرہ سے بھی بچو کیونکہ انسان کا ہر عمل نوٹ ہو رہا ہے اور پھر یہ صغیرہ گناہ کبیرہ گناہوں کا پیش خیمہ ہی تو ہیں، شیطان اولاً چھوٹے گناہ کرواتا ہے اور پھر بڑے گناہوں میں لگا دیتا ہے صغیرہ گناہوں پر اصرار کرنے سے وہ پہاڑ کی شکل اختیار کر جاتے ہیں اور ان کے صغیرہ ہونے کی غلط فہمی میں انسان بخشش کا سامان بھی نہیں کر پاتا۔

''صغیرہ گناہوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مطالبہ کرنے والا ہے۔'' یعنی روز قیامت یا تو وہ گناہ خود اللہ تعالیٰ سے عذاب کا مطالبہ کرے گا یا اس امر پر مامور فرشتہ اس کے لیے عذاب کا مطالبہ کرے گا اور یا پھر اس سے مراد جہنم ہے جو گناہ گاروں کی گھات میں ہے۔ واللہ اعلم

[۶۲۱] إِيَّاكَ وَمُشَاوَرَةَ النَّاسِ

لوگوں کی رائے لینے سے بچو

[۹۵۶] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي غَسَّانَ الْفَارِسِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الشَّاهِدُ، ثنا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الشَّافِعِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ، ثنا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ سَلَمَةَ الْأُرْدُنِيُّ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِيَّاكَ وَمُشَاوَرَةَ النَّاسِ، فَإِنَّهَا تُظْهِرُ الْعُرَّةَ وَتَدْفِنُ الْغُرَّةَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کی رائے لینے سے بچو کیونکہ یہ عیب کو ظاہر کر دیتا ہے اور خوبصورتی کو دفن کر دیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: شعب الايمان: ۷۸۷۰۔ تاريخ دمشق: ۵۵/ ۴۔ فوائد تمام: ۳۷۔ ولید بن سلمہ اردنی سخت ضعیف ہے۔

[۶۲۲] إِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ

گندی جگہوں میں پیدا ہونے والے سبزے سے بچو

[۹۵۷] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ التُّسْتَرِيُّ بِهَا، وَأَبُو عَبَّادٍ ذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ التُّسْتَرِيُّ الصَّائِغُ قَالَا: ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ اللُّغَوِيُّ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي وَجْزَةَ يَزِيدَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ))، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا خَضْرَاءُ الدِّمَنِ؟ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ الْحَسْنَاءُ فِي الْمَنْبَتِ السُّوءِ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم گندی جگہوں میں پیدا ہونے والے سبزے سے بچو۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! گندی جگہوں میں پیدا ہونے والے سبزے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ''وہ خوبصورت عورت جس نے بُرے ماحول میں پرورش پائی ہو۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: امثال الحديث للرامهرمزى: ۸۷۔ واقدی سخت ضعیف ہے۔

[۶۲۳] إِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ

قرض سے بچو

[۹۵۸] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْجِيزِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَادَ بْنِ مِهْرَانَ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ النَّبْهَانِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ، فَإِنَّهُ هَمٌّ بِاللَّيْلِ وَمَذَلَّةٌ بِالنَّهَارِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم (بلاوجہ) قرض لینے سے بچو کیونکہ وہ رات کے وقت غم اور دن کے وقت ذلت کا باعث ہے۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: شعب الایمان: ٥١٦٦ ـ حارث بن نبہان متروک ہے۔

[۶۲۴] إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ

بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے

[۹۵۹] أَخْبَرَنَا خَلَفُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُقْرِئُ، أبنا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْوَرْدِ، أبنا أَبُو يَزِيدَ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْقَرَاطِيسِيُّ، أبنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أبنا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّهُ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔“

تحقیق وتخریج: بخاری: ٦٠٦٦ ـ مسلم: ٢٥٦٣ ـ ترمذی: ١٩٨٨ ـ ابوداود: ٤٩١٧ .

تشریح: بدگمانی سے مراد بغیر دلیل اور بغیر تحقیق کے کسی کے متعلق کوئی رائے یا خیال دل میں بٹھا لینا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی کو سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا ہے۔ اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے لہٰذا بدگمانی سے بچنا چاہیے۔ ہمیں جھوٹ سے بچنے اور سچائی کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے سچائی کا نتیجہ جنت اور جھوٹ کا نتیجہ جہنم ہے۔

[۶۲۵] إِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ وَإِنْ كَانَ كَافِرًا

مظلوم کی بددعا سے بچو خواہ وہ کافر ہی ہو

[۹۶۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، ثنا عَبَّاسٌ ـ هُوَ الدُّورِيُّ ـ ثنا يَحْيَى ـ هُوَ ابْنُ مَعِينٍ ـ ثنا ابْنُ عُفَيْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ

أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْغَفَّارِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيسَى -بَصَرِيٌّ سَمَّاهُ ابْنُهُ بِمِصْرَ عِنْدَ ابْنِ عُفَيْرٍ- قَالَ:

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ وَإِنْ كَانَ كَافِرًا، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ لَهَا حِجَابٌ دُونَ اللّٰهِ تَعَالَى))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مظلوم کی بددعا سے بچو خواہ وہ کافر ہی ہو کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: التاریخ لابن معین: ۵۲۸۱۔ الدعا للطبرانی: ۱۳۲۱۔ ابوعبدالغفار عبدالرحمٰن بن عیسیٰ مجہول ہے۔

فائدہ: حدیث نمبر ۳۱۶ ملاحظہ کیجیے۔

الباب السابع — باب: ۷

[۶۲۶] إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں

[۹۶۱] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي عَرُوبَةَ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُودٍ، قُلْتُ لَهُ: حَدَّثَكُمْ مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ،

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا، وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا، وَإِنَّ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ جَهْلًا))

سیدنا علی علیہ السلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں، بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں، بعض قول بوجھ ہوتے ہیں اور بعض علم جہالت ہوتے ہیں۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: المختارہ: ۴۹۳۔ تاریخ دمشق: ۲۴/ ۸۲۔ یحییٰ بن سکن ضعیف ہے۔

[۹۶۲] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أنا ابْنُ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا))

''بے شک بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں اور بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: احمد: ١/ ٤٥٣ـ ابن ابی شيبة: ٢٦٥٣٤ـ المعجم الكبير: ١٠٣٤٥ـ قیس بن ربیع ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٩٦٣] وأنا الْقَاضِي أَبُو مَطَرٍ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَرُوفٍ، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوسُفَ، نا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا)) أَوْ ((إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مشرق کی طرف سے دو آدمی آئے انہوں نے خطبہ دیا لوگوں کو ان کا بیان بڑا پسند آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بعض بیان تو جادو ہوتے ہیں۔'' یا ''بے شک بعض بیان تو جادو ہوتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ٥٧٦٧ـ ترمذی: ٢٠٢٨ـ الموطا للامام مالك: ١٨٥٠ .

[٩٦٤] وأنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، نا يَعْقُوبُ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ، نا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، وَيَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: صحيح ،

[٩٦٥] أنا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدُونَ الْمَوْصِلِيُّ، نا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: ايضًا .

[٩٦٦] نا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفَارِسِيُّ لَفْظًا مِنْ كِتَابِهِ، أنا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

حَمَّادٍ الصُّوفِيُّ الْوَاعِظُ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولِ بْنِ حَسَّانَ الْأَنْبَارِيُّ، أَخْبَرَنِي جَدِّي قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، يَرْفَعُهُ قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا))

سیدنا براء رضی اللہ عنہ اسے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں اور بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف جدًا: محمد بن عبیداللہ متروک ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

تشریح: ''بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔'' اس فرمان سے بیان (خطبہ وتقریر) کی تعریف و مذمت دونوں ظاہر ہوتی ہیں۔ بعض بیان جادو کی سی تاثیر رکھتے ہیں لوگ ان سے بہت متاثر ہوتے ہیں اگر یہ بیان لوگوں کے عقائد اور اعمال کی اصلاح کا ذریعہ ہوں تو یہ محمود و مستحسن ہیں اور اگر ان سے بگاڑ آئے تو پھر ناجائز اور قابل مذمت ہیں۔

''بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔'' یعنی سارے شعر برے نہیں ہوتے بعض اشعار میں حق بات اور حکمت کا بیان ہوتا ہے ان سے لوگوں کی اصلاح ہوتی ہے۔ بہرحال شعر بھی ایک کلام ہے، اچھا شعر اچھا ہے اور برا شعر برا ہے۔

[٦٢٧] إِنَّ أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ

بے شک میری امت امت مرحومہ ہے

[٩٦٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الْمَالِكِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ الْفَضْلِ الْفَقِيهُ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا أَبُو الْجَوَّابِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُمَيْدٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میری امت امت مرحومہ ہے (یعنی اس پر خصوصی رحمت فرمائی گئی ہے)۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: جعفر بن احمد بن عبدالسلام اور محمد بن بکر بن فضل کی توثیق نہیں ملی۔

[٩٦٨] أنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الْمُقْرِئُ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَزَّارُ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، نا الْبَخْتَرِيُّ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَأَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثَانِ

عَنْ أَبِيهِمَا -يَعْنِي أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ- عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ هَذِهِ

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ''بے شک یہ امت امت مرحومہ ہے، اس پر آخرت

الْأُمَّةَ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ، جُعِلَ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْقَتْلُ وَالْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ))

میں کوئی عذاب نہیں، اس کا عذاب دنیا میں ہی قتل، فتنوں اور زلزلوں کی صورت میں بنا دیا گیا ہے۔"

تحقیق وتخریج حسن: دیکھئے حدیث نمبر۹۶۹۔

[٩٦٩] وَأَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْمُقْرِئُ، أنا النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْبَزَّارُ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، نا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ، إِنَّمَا عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ))

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت، امت مرحومہ ہے، اس پر آخرت میں کوئی عذاب نہیں، اس کا عذاب دنیا میں ہی زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہے۔"

تحقیق وتخریج حسن: ابوداود: ٤٢٧٨۔ احمد: ٤/ ٤١٠۔ حاکم: ٤/ ٤٤٤ .

[٩٧٠] أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِي بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، أنا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ عَمْرَو بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ يَقُولُ:

سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ يَقُولُ: لَمَّا دَخَلْتُ بُخَارَى فَفِي أَوَّلِ مَجْلِسٍ حَضَرْتُ مَجْلِسَ الْأَمِيرِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَحْمَدَ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَذَكَرْتُ فِي حَضْرَتِهِ أَحَادِيثَ، فَقَالَ الْأَمِيرُ: حَدَّثَنَا أَبِي، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ. . .))، الْحَدِيثَ، فَقُلْتُ: أَيَّدَ اللهُ الْأَمِيرَ، مَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَنَسٌ وَلَا حُمَيْدٌ وَلَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، فَسَكَتَ وَقَالَ: فَكَيْفَ؟ قُلْتُ: هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، وَمَدَارُهُ عَلَيْهِ،

ابوبکر بن محمد بن اسحق بن خزیمہ کہتے ہیں کہ جب میں بخاری میں داخل ہوا تو میری پہلی مجلس وہاں کے امیر اسماعیل بن احمد کے ساتھ اہل علم کی ایک جماعت میں ہوئی، وہاں کئی احادیث کا ذکر آیا، امیر اسماعیل نے یہ حدیث: "میری امت امت مرحومہ ہے......" الخ، اس سند سے بیان کی: حدثنا ابی حدثنا یزید بن ہارون عن حمید عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ...... ((أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ. . .))۔

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کی تائید فرمائے یہ حدیث نہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے نہ حمید نے اور نہ یزید بن ہارون نے۔ امیر اسماعیل چپ ہوگیا، پھر پوچھنے لگا: وہ کیسے؟ میں نے جواب دیا: یہ حدیث ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور انہی پر اس کا مدار ہے۔ جب مجلس برخواست ہوگئی تو مجھ

فَلَمَّا قُمْنَا مِنَ الْمَجْلِسِ، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ: يَا أَبَا بَكْرٍ! جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَإِنَّهُ قَدْ ذَكَرَ لَنَا هٰذَا الْإِسْنَادَ غَيْرَ مَرَّةٍ، وَلَمْ يَجْسُرْ وَاحِدٌ مِنَّا أَنْ يَرُدَّهُ عَلَيْهِ.

سے ابوعلی صالح بن محمد بغدادی کہنے لگے: ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے، اس امیر نے کئی بار ہم لوگوں سے اس سند کا ذکر کیا ہے لیکن ہم میں سے کسی کو اس کی تردید کی جرات نہ ہوسکی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: إِنَّمَا أَرَادَ الْأَمِيرُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ حَدِيثَ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ.

ابوعبداللہ نے کہا: دراصل امیر اسماعیل بن احمد کا مقصد اس حدیث کو اس سند سے بیان کرنا تھا: ''یزید بن ہارون عن المسعودی عن سعید بن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن جدہ......

قُلْتُ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ الْفَضْلِ الْفَقِيهِ الَّذِي رُوِينَاهُ يَنْتَهِي إِلَى حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ خَرَّجَهُ شَيْخُنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْغَنِيِّ فِي كِتَابٍ جَمَعَ فِيهِ الصَّحِيحَ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ عَلَى شَرْطِ صَحِيحَيْ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِيِّ، فَأَمَّا حَدِيثُ الْمَسْعُودِيِّ فَقَدْ رُوِينَاهُ مِنْ طَرِيقِ الْبَزَّارِ

میں کہتا ہوں: محمد بن بکر بن فضل فقیہ کی حدیث جسے ہم نے روایت کیا ہے اس کی سند حمید کے واسطے سے انس رضی اللہ عنہ پر جا کر ختم ہوتی ہے اور یہ وہ حدیث ہے جس کی ہمارے شیخ ابو محمد عبدالغنی نے اس کتاب میں تخریج کی ہے جس میں انہوں نے بخاری اور مسلم کی شروط پر محمد بن بکر کی صحیح روایات جمع کی ہیں، جبکہ مسعودی کی حدیث جو ہے اسے ہم نے بزار کی سند سے روایت کیا ہے۔

تحقیق و تخریج صحیح: معرفة علوم الحديث: ٣٧٤.

تشریح اس حدیث مبارک میں امت محمدیہ کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے کہ اس امت پر باقی امتوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ومہربانی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے احکام آسان کر دیئے ہیں، ان کے اجر بڑھا دیئے ہیں، یہ بات دوسری امتوں کے لیے نہیں ہے، اسی طرح اس امت کے اہل ایمان کے لیے آخرت میں دائمی عذاب نہیں بلکہ ان کے لیے دنیا میں پیش آنے والی انفرادی اور اجتماعی آزمائش عذاب آخرت کا کفارہ ہیں حتیٰ کہ اس امت کے کسی فرد کو اگر کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو وہ بھی اس کے لیے عذاب سے کفارہ ہے۔

[٦٢٨] إِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ

دوستی نبھانا ایمان میں سے ہے

[٩٧١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ، وَذَكَرَ حَدِيثًا، وَفِيهِ ((إِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے ایک حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی تھا: ''دوستی نبھانا ایمان میں سے ہے۔''

(٩٧١) حسن: حاكم: ١/ ١٥ ـ شعب الايمان: ٨٧٠١ـ ابن الاعرابی: ٧٧٤ .

[٩٧٢] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ الْجُرَيْرِيُّ إِجَازَةً، نا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَمَانَ الصَّنْعَانِيُّ بِالرُّهَا، نا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ عَجُوزٌ تَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَرُّ بِهَا وَيُكْرِمُهَا، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، إِنَّكَ لَتَصْنَعُ بِهَذِهِ الْعَجُوزِ شَيْئًا مَا تَصْنَعُهُ بِأَحَدٍ؟، قَالَ: ((إِنَّهَا كَانَتْ تَأْتِينَا عِنْدَ خَدِيجَةَ، أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ كَرَمَ الْوُدِّ مِنَ الْإِيمَانِ؟))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بوڑھی عورت آیا کرتی تھی آپ اس سے خوش ہوتے اور اس کی عزت کرتے۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جیسا سلوک آپ اس بڑھیا کے ساتھ کرتے ہیں ایسا کسی اور کے ساتھ تو نہیں کرتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ عورت خدیجہ کے پاس آیا کرتی تھی، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بے شک دوستی کا خیال رکھنا ایمان میں سے ہے؟''

تحقيق وتخريج: اسناده ضعيف: شعب الايمان: ٨٧٠٠ـ عبدالمومن بن یحیٰی بن ابی کثیر کو صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے اور محمد بن یمان صنعانی کے حالات نہیں ملے۔

تشریح: معلوم ہوا کہ پرانے تعلق اور دوستی کو نبھانا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا بھی ایمان میں سے ہے کیونکہ تمام نیک کام ایمان کی علامت ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد بھی نہ صرف ان کو یاد کرتے بلکہ ان کی سہیلیوں کا خیال رکھا کرتے اور ان کی طرف تحفے تحائف بھی بھیجا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک بوڑھی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ اس وقت میرے پاس تھے، آپ نے اسے کہا: ''تم کون ہو؟'' اس نے کہا: جثامہ مزنیہ سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''بلکہ تم حسانہ مزنیہ سے ہو، تمہارا کیا حال ہے؟ تم ہمارے بعد کیسے رہے ہو؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان، ہم خیریت سے ہیں۔ جب وہ چلی گئی تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس بڑھیا کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک یہ خدیجہ کے زمانے میں ہمارے پاس آیا کرتی تھی اور بے شک دوستی نبھانا ایمان میں سے ہے۔'' (حاکم: ۱

۱۵، وسندہ حسن) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کا گوشت بنا کر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کی طرف بھی بھیجا کرتے تھے۔ (بخاری: ۳۸۱۸) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کا بیان ہے کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت لینے کی ادا یاد آ گئی آپ چونک اٹھے اور فرمایا: ''یہ تو ہالہ ہیں۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھے اس پر غیرت آئی، میں نے کہا: آپ قریش کی کس بوڑھی عورت کا ذکر کرتے رہتے ہیں، جس کے مسوڑوں پر بھی دانتوں کے ٹوٹنے کی وجہ سے (صرف سرخی باقی رہ گئی تھی) اور جسے مرے ہوئے بھی ایک عرصہ بیت گیا ہے اللہ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی دے دی ہے۔''

(بخاری: ۳۸۲۱)

[۶۲۹] إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ

بے شک حسن ظن حسن عبادت میں سے ہے

[۹۷۳] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمَالِكِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ نَهَارٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک حسن ظن حسن عبادت میں سے ہے۔''

تحقیق وتخریج: حسن: ابوداود: ۴۰۹۳۔ ترمذی: ۳۶۰۴۔ احمد: ۲/ ۲۹۷.

[۹۷۴] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، نا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْحَجْمِ، نا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، أنا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ نَهَارٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک حسن ظن حسن عبادت میں سے ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

تشریح: جن اعمال کو عبادت حسنہ کہا جاتا ہے یا جو اعمال عبادت حسنہ میں آتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے متعلق حسن ظن رکھے۔ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن یہ ہے کہ دنیا میں اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرے اور آخرت میں اس کی رحمت کی امید رکھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے

تین روز قبل یہ فرمایا تھا کہ تم میں سے ہر شخص کو بس اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہو۔" (مسلم: ۲۸۷۷) ایک مرتبہ آپ ﷺ ایک نوجوان کے پاس آئے وہ قریب المرگ تھا، آپ نے فرمایا: "تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟" اس نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ سے (رحمت کی) امید بھی ہے اور گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں (رحمت الٰہی کی امید اور گناہوں کا خوف) جمع ہو، تو اللہ اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے جس کا وہ امیدوار ہوتا ہے اور وہ جس چیز سے خائف ہو اس سے اسے امن دے دیتا ہے۔" (ابن ماجہ: ۴۲۶۱ حسن) اور حدیث قدسی ہے، اللہ فرماتا ہے: "میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔" (بخاری: ۷۵۰۵)

لوگوں کے ساتھ حسن ظن یہ ہے کہ ان کے متعلق بدگمانی نہ کی جائے جس کا ظاہر اچھا ہو اس کے متعلق بدگمانی کرنا اور منفی سوچ رکھنا حرام ہے، اہل خیر کے ساتھ ہمیشہ اچھا گمان ہی رکھا جائے۔

[۶۳۰] إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ

بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں

[۹۷۵] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ التَّمِيمِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقِ بْنِ دِينَارٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ،

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ))

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: "بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔"

تحقیق وتخریج **اسناده ضعيف**: ابوداود: ۳٦٤١۔ ترمذی: ۲٦٨٢۔ ابن ماجه: ۲۲۳۔ داود بن جمیل اور کثیر بن قیس ضعیف ہیں۔

[۶۳۱] إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ

بے شک دین آسان ہے

[۹۷۶] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، أبنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ، أبنا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ هَذَا الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں بے جا سختی کرے گا تو وہ (دین) اس پر غالب آ جائے گا لہٰذا تم سیدھے راستے پر رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور صبح وشام اور رات کے کچھ حصہ (کی عبادت) کے ذریعے مدد حاصل کرو۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ۳۹۔ نسائی: ۵۰۳۷ .

تشریح ''دین آسان ہے۔'' یعنی جو احکام اللہ تعالیٰ نے مشروع فرمائے ہیں وہ انسانی طاقت سے باہر نہیں ان پر بہ آسانی عمل ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جو کام مشکل نظر آئے وہ دین نہیں ہوسکتا کیونکہ بدنیت آدمی کے لیے تو دین کا ہر کام ہی مشکل ہے۔

''سخت بنائے گا۔'' یعنی دین میں اپنی طرف سے سخت احکام داخل کرے گا یا غلو کرے گا تو ایک وقت آئے گا کہ وہ خود اپنی پیدا کردہ سختی پر پورا نہیں اتر سکے گا اور اس کا غلو اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔

''میانہ روی۔'' نوافل کے بارے میں، ورنہ فرائض کی ادائیگی تو ہمیشہ ضروری ہے نوافل اتنے ہی اختیار کرنے چاہئیں جن پر آسانی سے اور ہمیشہ عمل ہو سکے۔ (نسائی: ۷/ ۱۲۸)

[۶۳۲] إِنَّ دِينَ اللهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ

بے شک اللہ کا دین سیدھا اور آسان ہے

[۹۷۷] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، ثنا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ، وَذَكَرَ حَدِيثًا وَفِيهِ: ((إِنَّ دِينَ اللهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا...... اور انہوں نے ایک حدیث بیان کی جس میں یہ بھی تھا: ''بے شک اللہ کا دین سیدھا اور آسان ہے۔''

تحقیق و تخریج حسن: المعجم الاوسط: ۷۹۸۔ شعب الایمان: ۲۵۳۴ .

تشریح مطلب یہ ہے کہ دین اسلام بالکل سیدھا اور آسان ہے اس میں کوئی بل پیچ نہیں اور نہ ہی اس پر چلنا کوئی مشکل ہے جبکہ دوسرے ادیان ان اوصاف سے محروم ہیں، نہ ان میں یکسوئی ہے اور نہ سہولت و آسانی ہے۔

اسلام ہر طرح کے باطل سے کٹ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے، دوسرے ادیان میں اللہ کے ساتھ غیروں کی طرف بھی دعوت ہے۔ اسلام آسانیاں اور سہولتیں دیتا ہے جبکہ دوسرے ادیان میں بے جا تشدد، سختیاں اور تکلفات ہیں، اس لیے فرمایا کہ اسلام سیدھا اور آسان دین ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود کو جان لینا چاہیے کہ بے شک ہمارے دین میں آسانی ہے اور مجھے سیدھے اور آسان دین کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔'' (احمد: ٦/ ١١٦ وسندہ حسن)

[٦٣٣] إِنَّ أَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَابًا صِلَةُ الرَّحِمِ

بے شک سب سے جلد جس بھلائی کا بدلہ ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے

[٩٧٨] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، قَالَ: ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنِ ابْنِ عُلَاثَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ،

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَابًا صِلَةُ الرَّحِمِ))

ابوسلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سب سے جلد جس بھلائی کا بدلہ ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: مکارم الاخلاق للخطرائطی: ٢٧٩۔ شعب الایمان: ٧٦٠١۔ یحییٰ بن ابی کثیر اور ہشام بن حسان مدلس راویوں کا عنعنہ ہے اور ابوسلمہ کا اپنے والد سے سماع بھی ثابت نہیں۔

[٦٣٤] إِنَّ الْحِكْمَةَ تَزِيدُ الشَّرِيفَ شَرَفًا

بے شک حکمت شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتی ہے

[٩٧٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْمُقْرِئُ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَسَنٍ الْأَعْسَمُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ حَمْزَةَ، ثنا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ حَدِيثًا وَفِيهِ: ((إِنَّ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے ایک حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی تھا: ''بے

الْحِكْمَةَ تَزِيدُ الشَّرِيفَ شَرَفًا)) شک حکمت شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتی ہے۔"

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: صالح مری اور عمرو بن حمزہ ضعیف ہیں۔

[۶۳۵] إِنَّ مُحَرِّمَ الْحَلَالِ كَمُحَلِّلِ الْحَرَامِ

بے شک حلال چیز کو حرام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے حرام کو حلال کرنے والا

[۹۸۰] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَمِينُ، أبنا الْمَيْمُونُ بْنُ حَمْزَةَ الْحُسَيْنِيُّ، أبنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْفَرَجِ الرَّافِقِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ مِكْتَلٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ مُحَرِّمَ الْحَلَالِ كَمُحَلِّلِ الْحَرَامِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: "بے شک حلال چیز کو حرام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے حرام کو حلال کرنے والا۔"

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: التاریخ الکبیر البخاری: ٦/ ٣٤۔ المتفق والمفترق: ١٧٢٦۔ ابراہیم بن اسماعیل ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ السلسلة الضعيفة: ٥٤٣٤.

[۹۸۱] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى، نا عَاصِمٌ، نا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مُحَرِّمُ الْحَلَالِ كَمُحَلِّلِ الْحَرَامِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: "حلال چیز کو حرام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے حرام کو حلال کرنے والا۔"

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ٧٩٨٢۔ علل الحديث لابن ابی حاتم: ٢٤٣٩۔ عاصم بن عبدالعزیز ضعیف ہے۔

فائدہ ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ ان کے بیٹے قاسم کے متعلق پوچھنے لگا، انہوں نے کہا: وہ صبح سے گوہ کی تلاش میں جنگل کی طرف نکلا ہوا ہے، اس شخص نے کہا: کیا آپ اسے کھاتے ہیں؟ عبدالرحمٰن نے کہا: اسے کس نے حرام کیا ہے؟ میں نے عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: ''بے شک حلال چیز کو حرام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے حرام کو حلال کرنے والا۔''
(المعجم الکبیر: ۸۸۵۳ وسندہ صحیح)

[۶۳۶] إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا هَذَا الْمَالُ

بے شک دنیا والوں کا حسب یہ مال ہے

[۹۸۲] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ ، ثنا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ السَّمَّاكُ بِبَغْدَادَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بُرَيْدَةَ ،

عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا هَذَا الْمَالُ))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک دنیا والوں کا حسب یہ مال ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: نسائی: ۳۲۲۷۔ احمد: ۵/ ۳۵۳۔ ابن حبان: ۷۰.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ دنیا دار لوگوں کے نزدیک سب کچھ مال و دولت ہی ہے، وہ اسی کو حسب سمجھتے ہیں حالانکہ حسب تو ان عمدہ عادات اور اخلاق کا نام ہے جو پشت در پشت چلے آتے ہیں اگر چہ مال و دولت نہ بھی ہو۔

[۶۳۷] إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا

بے شک صاحب حق کو بات کرنے کا حق ہے

[۹۸۳] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَرَوِيُّ ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ بِجُرْجُرَايَا ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَسَوِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ ، ثنا أَبُو عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ ، ثنا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ: ((إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبی حدیث میں یہ بھی ارشاد فرمایا: ''بے شک صاحب حق کو بات کرنے کا حق ہے۔''

تحقیق وتخریج: حسن: احمد: ۶/ ۲۶۸۔ عبد بن حمید: ۱۴۹۹۔ کشف الاستار: ۱۳۰۹.

[۹۸۴] وأنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ ، نا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أنا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا، فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالُوا لَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا))، ثُمَّ قَاضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ: ((أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (کسی سے) ایک عمر کا اونٹ لیا اس کا مالک آپ کے پاس تقاضا کرنے کے لیے آیا تو صحابہ نے اسے (برا بھلا) کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک صاحب حق کو بات کرنے کا حق ہے۔'' پھر آپ نے اسے اس کی عمر کے اونٹ سے بہتر اونٹ دے کر اس کا حق ادا کیا اور فرمایا: ''تم میں سے افضل وہ ہے جو ادائیگی میں سب سے اچھا ہو۔''

تحقیق و تخریج: بخاری: ۲۳۰۶۔ مسلم: ۱۶۰۱۔ ترمذی: ۱۳۱۷.

تشریح: کہا جاتا ہے کہ قرض خواہ حضرت زید بن شعبہ کنانی رضی اللہ عنہ تھے جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے بعد میں مسلمان ہوئے اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام کے تقاضوں کو ملحوظ نہیں رکھا اور مطالبہ کرنے میں سخت رویہ اختیار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو سمجھایا کہ صاحب مال کے لیے بہتر تو یہی ہے کہ وہ تقاضا کرتے وقت اچھا رویہ اختیار کرے تاہم اگر کوئی اس میں سختی کرتا ہے تو اسے نظر انداز کر دیا جائے کیونکہ حق دار کو بہر حال کہنے کا حق ہے تاہم اس میں شرعی حدود وآداب سے تجاوز نہیں ہونا چاہیے۔ مقروض اگر اپنی مرضی سے ادائیگی کے وقت قرض اور حق سے زیادہ ادا کرے تو مستحب ہے اور صاحب مال (قرض خواہ) کی طرف سے زیادتی کا مطالبہ ہوگا تو یہ سود ہوگا جس کا لینا جائز ہے نہ دینا۔ (ریاض الصالحین: ۲/۲۱۳)

[۶۳۸] إِنَّ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

بے شک اعلیٰ اخلاق اہل جنت کے اعمال میں سے ہیں

[۹۸۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْجِيزِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا طَلْقُ بْنُ السَّمْحِ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ،

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ مَرِضَ فَعَادَهُ بَعْضُ إِخْوَانِهِ، فَقَالَ لِجَارِيَتِهِ: يَا جَارِيَةُ! هَلُمِّي لِإِخْوَانِنَا شَيْئًا وَلَوْ كِسْرًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک وہ بیمار پڑ گئے تو ان کے کچھ (دینی) بھائی ان کی عیادت کے لیے آئے، انہوں نے اپنی کنیز سے کہا: کنیز! جلدی سے ہمارے بھائیوں کے لیے کچھ لے کر آؤ چاہے روٹی کا ایک ٹکڑا ہی ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ''بے

شک اعلیٰ اخلاق اہل جنت کے اعمال میں سے ہیں۔''

تحقیق وتخریج حسن: مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا: ۱۲۔ المعجم الاوسط: ٦٥٠١۔ ابن الاعرابی: ٦٤٩.

تشریح حدیث نمبر ۵۳ ملاحظہ کیجیے۔

[۶۳۹] إِنَّ أَحْسَنَ الْحَسَنِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ

بے شک بہترین حسن، حسن خلق ہے

[٩٨٦] أَخْبَرَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكَشِّيُّ وَكَانَ ذَا خُلُقٍ حَسَنٍ أبنا أَبُو الْعَبَّاسِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَغْفِرِيِّ بِحَدِيثٍ حَسَنٍ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ، ثنا أَبِي أَبُو الْحَسَنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ -رَجُلٌ حَدِيثُهُ حَسَنٌ- ثنا الْحَسَنُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَحْسَنَ الْحَسَنِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ)). الْحَسَنُ الْأَوَّلُ ابْنُ سَهْلٍ، وَالثَّانِي ابْنُ دِينَارٍ، وَالثَّالِثُ الْبَصْرِيُّ، وَالرَّابِعُ ابْنُ عَلِيٍّ

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بہترین حسن حسن خلق ہے۔''
سند میں مذکور پہلے حسن سے مراد حسن ابن سہل، دوسرے ابن دینار، تیسرے بصری اور چوتھے حسن ابن علی رضی اللہ عنہما ہیں۔

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدا: تاریخ دمشق: ۱۳/ ۱۱٦، ۱۱۷۔ محمد بن زکریا غلابی سخت ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ السلسلة الضعيفة: ۷٦۸.

[۶۴۰] إِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

بے شک قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں شمار ہوتا ہے

[٩٨٧] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الدُّولَابِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَجَّاجٌ، أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ،

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ))

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں شمار ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: ابوداود: ۱٦۵۰۔ ترمذی: ٦۵۷۔ نسائی: ۲٦۱۳.

[٩٨٨] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيسَابُورِيُّ ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، نا حُمَيْدٌ ،

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں شمار ہوتا ہے۔“

تحقیق وتخریج: بخاری: ٦٧٦١ .

تشریح: مطلب یہ ہے کہ غلام کو جس قوم وقبیلہ نے آزاد کیا ہو اس کی نسبت اسی قوم کی طرف ہوگی اور اس کے احکام بھی وہی ہوں گے جو اس قبیلہ وقوم کے ہیں۔

[٦٤١] إِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ

بے شک اہل جنت کی اکثریت بھولے بھالے لوگوں کی ہوگی

[٩٨٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أبنا يَحْيَى بْنُ الرَّبِيعِ الْعَبْدِيُّ ، أبنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُمَوِيُّ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، ثنا عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ،

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اہل جنت کی اکثریت بھولے بھالے لوگوں کی ہوگی۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: عبدالسلام بن محمد اموی ضعیف ہے۔

[٩٩٠] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ إِجَازَةً ، أبنا هِشَامُ بْنُ أَبِي خَلِيفَةَ ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ ، أبنا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اہل جنت کی اکثریت بھولے بھالے لوگوں کی ہوگی۔“

تحقیق وتخریج: منكر: بزار: ٦٣٣٩۔ شرح مشكل الآثار: ٢٩٨٢۔ شعب الايمان: ١٣٠٤۔ امام ابن عدی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے ساتھ منکر ہے۔ الكامل: ٤/ ٣٢٩۔ السلسلة الضعيفة: ٦١٥٤ .

[٦٤٢] إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ

بے شک جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں

[٩٩١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَغْدَادِيُّ الْكَاتِبُ، ثنا الْبَغَوِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔“

تحقیق وتخریج: مسلم: ٢٧٣٨۔ ابن حبان: ٧٤٥٧۔ احمد: ٤/ ٤٢٧ .

تشریح: مطلب یہ ہے کہ شروع شروع میں جنت میں مردوں کے مقابلے میں عورتوں کی تعداد بہت کم ہوگی اس کی وجہ بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ لعن طعن بہت کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔“ (بخاری:٣٠٤)

ہاں گناہوں کی سزا بھگت کر جنت میں آئیں گی تو ان کی تعداد مردوں سے بھی بڑھ جائے گی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک جنتی کے لیے دو بیویاں ہوں گی۔“ (مسلم:٢٨٣٤)

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: مذکورہ حدیث میں دو بیویوں سے مراد بنات آدم سے ہیں جبکہ حوریں ان کے علاوہ ہوں گی جتنی اللہ چاہے گا۔“ (البدایہ والنہایہ: ١٧/ ٤٧٦)

[٦٤٣] إِنَّ الْمَعُونَةَ تَأْتِي الْعَبْدَ مِنَ اللّٰهِ عَلَى قَدْرِ الْمُؤْنَةِ

بے شک بندے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ذمہ داری کے بقدر آتی ہے

[٩٩٢] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَنْدَرٍ، ثنا الْحَسَنُ -يَعْنِي ابْنَ أَحْمَدَ بْنِ فِيلٍ- ثنا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْمَعُونَةَ تَأْتِي الْعَبْدَ عَلَى قَدْرِ الْمُؤْنَةِ، وَإِنَّ الصَّبْرَ يَأْتِي الْعَبْدَ عَلَى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک بندے پر مدد ذمہ داری کے بقدر آتی ہے اور بے شک بندے پر صبر مصیبت کے بقدر آتا ہے۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: الترغيب لابن شاهين: ٢٧٢۔ شعب الايمان: ٩٤٨٣۔

معاویہ بن یحییٰ اور عبداللہ بن ذکوان کے درمیان انقطاع ہے۔ العلل لابن ابی حاتم: ١٨٧١، ١٨٩٢۔

[٦٤٤] إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ

بے شک سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے صلہ رحمی کرے

[٩٩٣] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے صلہ رحمی کرے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ٢٥٥٢۔ ابوداود: ٥١٤٣۔ ترمذی: ١٩٠٣.

[٩٩٤] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْغَالِبِ الْبَغْدَادِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْقُرَشِيُّ، أبنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ الْأَبُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کی وفات کے بعد اس کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا أَبِي، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بِإِسْنَادِهِ: ((إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ))

اسے مسلم بن حجاج نے بھی اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ''بے شک سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کی وفات کے بعد اس کے دوستوں سے صلہ رحمی کرے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

تشریح: ان احادیث سے پتا چلا کہ والدین کی وفات کے بعد ان کے دوستوں اور رشتے داروں سے تعلق برقرار رکھنا اوران سے حسن سلوک کرنا ایک بہت بڑی نیکی ہے نیز صلہ رحمی کا بھی یہ تقاضا ہے کہ والدین موجود ہوں یا اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے ہوں، ہر حال میں ان کے دوست اور رشتے داروں سے اچھا سلوک کیا جائے۔ اس سلسلے میں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ ہمارے لیے نمونہ ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ جاتے تو ان کے پاس ایک گدھا ہوتا جب وہ اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اس پر سوار ہو کر راحت حاصل کرتے اور ایک عمامہ ہوتا جسے وہ سر پر باندھ لیتے۔ ایک دن وہ اس گدھے پر سوار تھے کہ ان کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا آپ نے اسے کچھ پہچان کر اس سے پوچھا: کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں، کیوں نہیں۔ آپ نے اسے وہ گدھا دے دیا اور فرمایا: اس پر سوار ہو جا اور اسے عمامہ بھی عنایت فرما دیا۔ اور کہا کہ اس کے ساتھ اپنے سر کو باندھ لے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بعض ساتھیوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے، آپ نے اس دیہاتی کو وہ گدھا بھی دے دیا جس پر آپ دوران سفر آرام حاصل کرتے تھے اور وہ عمامہ بھی دے دیا جس کے ساتھ آپ اپنا سر باندھتے تھے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کے دوستوں سے تعلق برقرار رکھے اور ان سے حسن سلوک کرے اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا باپ (میرے باپ) عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ (مسلم:۲۵۵۲)

ایک مرتبہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے ایک بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہاری والدہ ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہاری خالہ ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔'' (ترمذی:۱۹۰۴ صحیح)

ابو اسید حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں بنو سلمہ کے قبیلے سے ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! کیا والدین کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی ایسی صورت ہے جس کے ذریعے میں ان کی وفات کے بعد بھی ان سے حسن سلوک کر سکوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، ان کے لیے دعا کرو، ان کے لیے مغفرت طلب کرو، ان کے بعد ان کی وصیت پر عمل کرو، جو وہ صلہ رحمی کیا کرتے تھے اسے جاری رکھو اور ان کے دوستوں کی عزت و تکریم کرو۔'' (ابوداود:۵۱۴۲، ابن ماجہ:۳۶۶۴ حسن)

[۶۴۵] إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ

بے شک شیطان ابن آدم میں اس طرح دوڑتا ہے جس طرح خون گردش کرتا ہے

[۹۹۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءِ الْخَصِيبُ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْبَزَّازُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ،

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ)) نے فرمایا: ''بے شک شیطان ابن آدم (کے اندر) اس طرح دوڑتا ہے جس طرح خون گردش کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: مسلم: ٢١٧٤۔ ابوداود: ٤٧١٩۔ احمد: ٣/ ١٥٦ .

تشریح: اس حدیث سے پتا چلا کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی قدرت اور طاقت میسر ہے کہ وہ داخلی اور باطنی طور پر انسان کے اندر گھس کر اسے بہکائے اور گمراہ کرے لہٰذا انسان کو چاہیے کہ ہر وقت محتاط رہے اور شیطانی حملوں سے بچنے کے لیے ایمان اور عمل صالح کے ساتھ ساتھ کثرت سے اللہ کا ذکر کرے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کا طالب رہے ورنہ شیطانی حملوں سے بچنا بہت مشکل ہے۔

[٦٤٦] إِنَّ أَشْكَرَ النَّاسِ لِلَّهِ أَشْكَرُهُمْ لِلنَّاسِ

بے شک لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکر ادا کرنے والا ہو

[٩٩٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدِيٍّ الْكَنْعَانِيِّ،

عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَشْكَرَ النَّاسِ لِلَّهِ أَشْكَرُهُمْ لِلنَّاسِ)) سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکر ادا کرنے والا ہو۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: احمد: ٥/ ٢١٢۔ طیالسی: ١١٤٤۔ تهذيب الآثار: ١٢٠۔ ١٢١.

[٩٩٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَالِكِيُّ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ -هُوَ الصَّائِغُ- ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَرْمِيُّ، ثنا جُنَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ،

عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَشْكَرَ النَّاسِ لِلَّهِ أَشْكَرُهُمْ لِلنَّاسِ)) سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک لوگوں میں سے اللہ کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکر ادا کرنے والا ہو۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا.

[۹۹۸] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ أَبُو الْعَلَاءِ الْكُوفِيُّ، نا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ،

عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَشْكَرَ النَّاسِ لِلّٰهِ أَشْكَرُهُمْ لِلنَّاسِ))

سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک لوگوں میں سے اللہ کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکرادا کرنے والا ہو۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

تشریح دیکھئے حدیث نمبر ۸۳۰۔

[۶۴۷] إِنَّ إِعْطَاءَ هَذَا الْمَالِ فِتْنَةٌ

بے شک اس مال کا ملنا آزمائش ہے

[۹۹۹] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ،

عَنْ مُطَرِّفٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ إِعْطَاءَ هَذَا الْمَالِ فِتْنَةٌ، وَإِمْسَاكَهُ فِتْنَةٌ))

مطرف سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے انہیں بیان کیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ اس مال کا ملنا آزمائش ہے اور اسے روکے رکھنا بھی آزمائش ہے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: احمد: ۵/ ۵۸۔ الاحاد والمثانی: ۲۹۱۰.

تشریح معلوم ہوا کہ مال و دولت ہر لحاظ سے انسان کے لیے آزمائش ہے، اس کا ملنا بھی آزمائش اور نہ ملنا بھی آزمائش کہ دولت کے نشے میں انسان اپنے خالق و مالک کی نافرمانی کا مرتکب ہو جاتا ہے تو غربت بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کا ناشکرا اور نافرمان بنا دیتی ہے اسی لیے اس مال کو انسان کے لیے فتنہ اور آزمائش قرار دیا گیا ہے۔

[۶۴۸] إِنَّ عَذَابَ هَذِهِ الْأُمَّةِ جُعِلَ فِي دُنْيَاهَا

بے شک اس امت کا عذاب اس کی دنیا میں رکھ دیا گیا ہے

[۱۰۰۰] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْفَرَّاءُ، أبنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّافِقِيُّ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حُصَيْنٍ،

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُبَيْدِ

سیدنا ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا

اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ بِرُؤُوسِ الْخَوَارِجِ، كُلَّمَا جِيءَ بِرَأْسٍ قُلْتُ: إِلَى النَّارِ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ -يَعْنِي الْخَطْمِيَّ- أَلَا تَعْلَمُ يَا ابْنَ أَخِي أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ عَذَابَ هَذِهِ الْأُمَّةِ جُعِلَ فِي دُنْيَاهَا))

ہوا تھا اس کے پاس یکے بعد دیگرے خوارج کے سر لائے جا رہے تھے جب بھی اس کے پاس کوئی سر لایا جاتا تو میں کہتا: جہنم کی طرف۔ کہتے ہیں کہ تب عبداللہ بن یزید حطمی رضی اللہ عنہ بول اٹھے: اے بھتیجے! کیا تم جانتے نہیں کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''بے شک اس امت کا عذاب اس کی دنیا میں رکھ دیا گیا ہے۔''

تحقیق و تخریج حسن: العلل ومعرفة الرجال: ٥٨٧٢۔ حاكم: ٤/ ٢٥٣۔ شعب الايمان: ٩٣٤١.

تشریح کسی شخص کا نام لے کر یا کسی کی طرف اشارہ کر کے یہ کہنا کہ یہ دوزخی ہے، جائز نہیں۔ باقی جہاں تک دنیا میں عذاب کی بات ہے تو اس سے مراد اس امت کے اہل ایمان ہیں انہیں آخرت میں کفار کی طرح عذاب نہیں ہوگا۔ مزید دیکھیں حدیث نمبر ٩٧٠۔

[٦٤٩] إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

بے شک آدمی اس گناہ کی وجہ سے جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے

[١٠٠١] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ السَّرَخْسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ،

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ))

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک آدمی اس گناہ کی وجہ سے جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے، رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف: الزهد لابن المبارك: ٨٦۔ ابن ماجه: ٤٠٢٢۔ احمد: ٥/ ٢٧٧۔ سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[٦٥٠] إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ

بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا لیں (کہ اللہ ایسا کرے گا) تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی قسم پوری کر دیتا ہے

[١٠٠٢] حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فِرَاسٍ بِمَكَّةَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الْـمَـعْـرُوفُ بِبُـكَيْـرٍ الْـحَـدَّادُ، ثنا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا حُمَيْدٌ،

عَـنْ أَنَـسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ**))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں (کہ اللہ ایسا کرے گا) تو اللہ ضرور ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ۲۷۰۳۔ مسلم: ۱۶۷۵۔ ابوداود: ٤٥٩٥۔ نسائی: ٤٧٥٩.

[١٠٠٣] وأنـا أَبُـو الْـحَسَنِ بْنُ السِّمْسَارِ، نا أَبُو زَيْدٍ، نا الْفَرَبْرِيُّ، أنا الْبُخَارِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا حُمَيْدٌ،

عَـنْ أَنَـسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے اسی کی مثل حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[١٠٠٤] وأنـا صِـلَـةُ بْـنُ الْمُؤَمَّلِ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ، نا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا حُمَيْدٌ،

نـا أَنَـسٌ، قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے اسی کی مثل حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

تشریح — ان احادیث میں اولیاء اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی فضیلت بیان ہوئی ہے کہ اگر وہ کسی کام کے متعلق اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں کہ اللہ ایسا کرے گا یا نہیں کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی قسم کی لاج رکھتے ہوئے انہیں سچا ثابت کر دیتا ہے اور ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ومحترم ہوتے ہیں اور ان کی قسم بھی اللہ تعالیٰ پر کمال بھروسا اور توکل کا نتیجہ ہوتی ہے نہ کہ تکبر وانکار کا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود کا واقعہ ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہتے ہیں کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیئے پھر اس لڑکی سے لوگوں نے معافی کی درخواست کی لیکن اس لڑکی کے قبیلے والے معافی دینے کو تیار نہیں ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ قصاص کے سوا کسی چیز پر راضی نہ تھے۔ چنانچہ آپ نے قصاص کا حکم فرما دیا،

اس پر انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ربیع رضی اللہ عنہا کے دانت توڑ دیئے جائیں گے؟ نہیں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انس! کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہی ہے۔ پھر لڑکی والے راضی ہو گئے اور انھوں نے معاف کر دیا اس پر آپ نے فرمایا: ''اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔''

(بخاری: ۴۵۰۰)

[۶۵۱] إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا يَعْرِفُونَ النَّاسَ بِالتَّوَسُّمِ

بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو لوگوں کو (ان کی) علامات سے پہچان جاتے ہیں

[۱۰۰۵] أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّازِيُّ، ثنا سَلْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْآدَمِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، ثنا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، ثنا أَبُو بِشْرٍ الْمُزَلِّقُ، ثنا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا يَعْرِفُونَ النَّاسَ بِالتَّوَسُّمِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو لوگوں کو (ان کی) علامات سے پہچان جاتے ہیں۔''

تحقیق و تخریج: حسن: بزار: ۶۹۳۵۔ المعجم الاوسط: ۲۹۳۵۔ جامع البيان للطبري: ۷/ ۱۰۲.

[۱۰۰۶] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ صِلَةُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْبَغْدَادِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ بُنْدَارِ الْقَزْوِينِيُّ بِمَكَّةَ، أنا أَبُو الْفَضْلِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ،

نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَقَالَ فِيهِ: عَنْ ثَابِتٍ

یہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی ابراہیم بن عبداللہ المخرمی سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں حدثنا ثابت کی جگہ عن ثابت ہے۔

تحقیق و تخریج: ایضا.

تشریح: نیک و بد آدمیوں کے چہروں میں واضح فرق موجود ہوتے ہیں ظاہری خوبصورتی اور بدصورتی اور چیز ہے اور چہرے کا نورانی اور غیر نورانی ہونا اور چیز ہے سلیم الفطرت لوگ دوسروں کے چہروں کو دیکھ کر ان کے نیک یا بد، مسلم یا غیر مسلم ہونے کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ (احادیث صحیحہ: ۲/ ۹۱)

[٦٥٢] إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ

بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اس نے لوگوں کی حاجات کے لیے پیدا کیا ہے

[١٠٠٧] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ ، ثنا أَبُو عِمْرَانَ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَزْبَرَانِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ يَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ، أُولَئِكَ الْآمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اس نے لوگوں کی حاجات کے لیے پیدا کیا ہے، لوگ اپنی حاجات میں گھبرا کر ان کی طرف جاتے ہیں، یہی لوگ قیامت کے دن امن والے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف جدًا: الكامل لابن عدى: ٥/ ٣١٥۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اور عبداللہ بن ابراہیم بن ابی عمرو سخت ضعیف ہیں۔

[١٠٠٨] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي بَدْرٍ الشَّافِعِيِّ ، نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَزَّازُ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَزْبَرَانِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ، يَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ، أُولَئِكَ الْآمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اس نے لوگوں کی حاجات کے لیے پیدا کیا ہے، لوگ پریشانی میں ان کی طرف جاتے ہیں، یہی لوگ قیامت کے دن امن والے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[٦٥٣] إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ

بے شک اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ دنیا کی جس چیز کو وہ عروج دیتا ہے اسے پست بھی کرتا ہے

[١٠٠٩] حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْكِرَامِ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ ، ثنا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ، ثنا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ أَبُو مِحْصَنٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، ثنا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ رَجُلًا فَسَبَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ، ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعُودَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((نَعَمْ)) فَسَابَقَهُ فَسَبَقَهُ الرَّجُلُ، فَكَرِهَ ذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهَهُ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے دوڑ لگائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے آگے نکل گئے اس پر مسلمان بڑے خوش ہوئے پھر اس آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول! دوبارہ (دوڑ لگائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں'' چنانچہ آپ نے اس کے ساتھ (دوبارہ) دوڑ لگائی تو وہ آدمی آپ سے آگے نکل گیا، پس آپ کو اور آپ کے صحابہ کو یہ بات ناگوار گزری پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ کا دستور ہے کہ دنیا کی جس چیز کو وہ عروج دیتا ہے اسے پست بھی کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: سنن الكبرى للنسائي: ٤٤١٧ ـ دارقطني: ٤٧٨٤ .

تشریح: اس حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود اس دیہاتی کے ساتھ دوڑ لگائی جبکہ صحیح بخاری (۲۸۷۱) اور دوسری کتب میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی اور دیہاتی کے اونٹ کے درمیان دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ ممکن ہے کہ یہ ایک ہی واقعہ ہو یعنی دوڑ اونٹوں کی ہوئی ہو مگر بعض راویوں نے اسے ان کے مالکوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے ان کی دوڑ بتا دیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دو الگ الگ واقعے ہوں۔ واللہ اعلم

بہر حال اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا ایک قانون اور دستور بیان فرمایا ہے کہ وہ دنیا میں کسی بھی چیز کو ہمیشہ ترقی اور عروج نہیں دیتا بالآخر تنزلی اور زوال ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی حکمتیں ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ترقی اور عروج سے کوئی سرکش نہ بنے تنزلی اور زوال کے ذریعے اسے متنبہ کیا جائے کہ ایک ایسی ذات بھی ہے جو سب سے بلند و بالا ہے۔

[٦٥٤] إِنَّ لِجَوَابِ الْكِتَابِ حَقًّا كَرَدِّ السَّلَامِ

بے شک خط کا جواب سلام کے جواب کی طرح ضروری ہے

[١٠١٠] وَجَدْتُ بِخَطِّ شَيْخِنَا أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْحَافِظِ قَالَ: ثنا أَبُو طَالِبٍ ـ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيَّ ـ ثنا أَبُو يَحْيَى أَحْمَدُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْفَسَوِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ لِجَوَابِ الْكِتَابِ حَقًّا كَرَدِّ السَّلَامِ)). قَالَ الشَّيْخُ: وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ ، يَعْنِي إِسْنَادَهُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک خط کا جواب سلام کے جواب کی طرح ضروری ہے۔''
شیخ کہتے ہیں: اس کی سند قوی نہیں ہے۔

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: شریک بن عبداللہ نخعی مدلس و مختلط ہے، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[٦٥٥] إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ

بے شک اشارے کنائے سے بات کرنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے

[١٠١١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا أُنَيْسُ أَبُو عَمْرٍو الْمُسْتَمْلِيُّ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ ، ثنا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اشارے کنائے سے بات کرنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف جداً: السنن الکبری للبیہقی: ٢٠٨٤٣۔ الکامل لابن عدی: ٤/ ٥٦٧۔ داود بن زبرقان متروک اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

فائدہ جناب مطرف کہتے ہیں کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ سے بصرہ تک سفر کیا بہت ہی کم منزلیں ایسی ہوں گی جہاں ہم اترے ہوں اور انہوں نے شعر نہ سنائے ہوں اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اشارے کنائے سے بات کرنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے۔ (الادب المفرد: ٨٥٧، وسندہ صحیح)

[٦٥٦] إِنَّ أَفْضَلَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ

بے شک افضل چیز جو انسان کھاتا ہے وہی ہے جو اس کی اپنی کمائی میں سے ہو

[١٠١٢] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ،

عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ، وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک افضل چیز جو انسان کھاتا ہے وہی ہے جو اس کی اپنی کمائی میں سے ہو اور اس کی اولاد بھی اس کی اپنی کمائی ہی ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: ابوداود: ٣٥٢٨۔ نسائی: ٤٤٥٤۔ ترمذی: ١٣٥٨۔ ابن ماجه: ٢١٣٧.

[١٠١٣] وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی علی بن عبدالعزیز سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضًا.

تشریح: اس حدیث مبارک سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

۱:......انسان کا بہترین کھانا وہی ہے جو وہ اپنی حلال کمائی میں سے کھاتا ہے، محنت سے حاصل ہونے والی کمائی حلال ہے بشرطیکہ اس میں شرعی احکام کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔

۲:......انسان کی اولاد بھی اس کی اپنی کمائی ہے کیونکہ اولاد کو اس نے بڑی محنت ومشقت سے پال پوس کر جوان کیا، لہٰذا اولاد کی کمائی میں سے ان کی اجازت کے بغیر بھی والدین کو تصرف کا حق حاصل ہے۔

[٦٥٧] إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِفَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ

بے شک مانگنا انتہائی محتاج یا تاوان کے بوجھ تلے دبے ہوئے شخص کے لیے ہی جائز ہے

[١٠١٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُعَدِّلُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ ، ثنا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى ـ هُوَ ابْنُ مَعِينٍ ـ يَقُولُ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، أبنا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ،

عَنْ حَبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ: ((إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِفَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ))

سیدنا حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک لمبی حدیث میں یہ فرماتے سنا: ''بے شک مانگنا انتہائی محتاج یا تاوان کے بوجھ تلے دبے ہوئے شخص کے لیے ہی جائز ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: ترمذی: ٦٥٣۔ المعجم الکبیر: ٣٥٠٤۔ مجالد بن سعید ضعیف ہے۔

فائدہ ٭ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی مانگنے کی غرض سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں؟'' اس نے عرض کیا: کیوں نہیں، ایک ٹاٹ ہے جو ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''انہیں میرے پاس لاؤ'' وہ انہیں آپ کے پاس لایا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: ''انہیں کون خریدتا ہے؟'' ایک آدمی نے عرض کیا: میں انہیں ایک درہم میں خریدتا ہوں، آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ درہم سے زیادہ کون بڑھتا ہے؟'' پھر کسی اور آدمی نے کہا: میں انہیں دو درہم میں خریدتا ہوں، آپ نے وہ دونوں چیزیں اسے دے دیں اور دو درہم لے کر اس انصاری کو دیئے اور فرمایا: ''ان میں سے ایک کا کھانا لے کر اپنے گھر والوں کے سپرد کرو اور دوسرے سے ایک کلہاڑا لے کر میرے پاس آؤ، چنانچہ وہ اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس میں دستہ لگایا پھر فرمایا: ''جا اور لکڑیاں اکٹھی کر اور فروخت کر اور میں پندرہ روز تک تمہیں نہ دیکھوں۔'' وہ آدمی گیا اور لکڑیاں اکٹھی کر کے فروخت کرتا رہا پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے پاس دس درہم ہو چکے تھے اس نے کچھ رقم کے کپڑے خریدے اور کچھ سے غلہ خریدا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم مانگو اور روز قیامت تمہارے چہرے پر نقطہ ہو کیونکہ صرف تین اشخاص: انتہائی محتاج شخص، تاوان تلے دبا ہوا شخص اور دیت کی تکلیف سے دوچار شخص، کے لیے مانگنا جائز ہے۔'' (ابوداود: ۱۶۴۱، ابن ماجہ: ۲۱۹۸۔ قال شیخنا علی زئی: اسنادہ حسن)

٭ سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ضمانت کی ذمہ داری لے لی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اس کے لیے میں آپ سے کچھ مانگو آپ نے فرمایا: ''تم ٹھہرو حتیٰ کہ ہمارے پاس صدقہ آجائے تو پھر ہم تمہاری خاطر صدقہ کا حکم کریں گے۔'' پھر فرمایا: ''قبیصہ! صرف تین اشخاص کے لیے مانگنا جائز ہے: وہ آدمی جس نے ضمانت کی حامی بھری تو اس کے لیے مانگنا جائز ہے، حتیٰ کہ وہ اسے ادا کر دے اور پھر سوال نہ کرے۔ ایک وہ آدمی جس کو ایسی آفت آجائے کہ وہ اس کے مال کو تباہ کر دے تو اس کے لیے مانگنا جائز ہے حتیٰ کہ وہ اپنی گزران درست کر لے۔ اور ایک اس آدمی کے لیے مانگنا جائز ہے کہ وہ فاقہ میں مبتلا ہے حتیٰ کہ اس کی قوم میں سے تین دانا آدمی گواہی دے دیں کہ فلاں آدمی واقعتاً فاقہ میں مبتلا ہے تو اس کے لیے مانگنا جائز ہے حتیٰ کہ وہ اپنی گزران درست کر سکے۔ اور قبیصہ! ان تین صورتوں کے علاوہ مانگنا حرام ہے اور اگر کوئی مانگتا ہے تو وہ حرام کھاتا ہے۔'' (مسلم: ۱۰۴۴)

[۶۵۸] إِنَّ قَلِيلَ الْعَمَلِ مَعَ الْعِلْمِ كَثِيرٌ

بے شک کثیر علم کے ساتھ قلیل عمل بھی بہت ہے

[۱۰۱۵] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رِشْدِينَ إِجَازَةً، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَرْزُوقٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، ثنا أَبُو مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبِي

الزَّاهِرِيَّةَ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: ((**الْعِلْمُ**)) ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَسْأَلُكَ عَنِ الْعَمَلِ فَتُخْبِرُنِي بِالْعِلْمِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**إِنَّ قَلِيلَ الْعَمَلِ مَعَ الْعِلْمِ كَثِيرٌ، وَكَثِيرُ الْعَمَلِ مَعَ الْجَهْلِ قَلِيلٌ**))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''علم۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ سے عمل کے متعلق دریافت کر رہا ہوں جبکہ آپ مجھے علم کے متعلق بتا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک کثیر علم کے ساتھ قلیل عمل بھی بہت ہے اور جہالت کے ساتھ کثیر عمل بھی کم ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جداً: ابومہدی متروک ہے، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔

[١٠١٦] أنا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْعَسْقَلَانِيُّ إِجَازَةً ، حَدَّثَنِي أَبِي ، نا أَبُو قِرْصَافَةَ ، نا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ ، نا بَقِيَّةُ ، نا حُدَيْرٌ مَوْلَى السِّمْطِ بْنِ ثَابِتٍ ،

نا أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ ، أَنَّ رَجُلًا ، قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِي بِأَفْضَلِ الْعَمَلِ ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**عَلَيْكَ بِالْعِلْمِ**)) فَقَالَ: إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنْ أَفْضَلِ الْعَمَلِ ، فَقَالَ لَهُ: ((**عَلَيْكَ بِالْعِلْمِ، فَإِنَّ قَلِيلَ الْعَمَلِ مَعَ الْعِلْمِ كَثِيرٌ، وَإِنَّ كَثِيرَ الْعَمَلِ مَعَ الْجَهْلِ قَلِيلٌ**)).

ابوزاہریہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے افضل عمل بتا دیجیے، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''علم کو لازم پکڑو۔'' اس پر وہ کہنے لگا: میں نے تو آپ سے افضل عمل دریافت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''علم کو لازم پکڑو کیونکہ کثیر علم کے ساتھ قلیل عمل بھی بہت ہے اور جہالت کے ساتھ کثیر عمل بھی کم ہے۔''

وَأَخْبَرَنِي بِهِ أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ

یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

تحقیق و تخریج: مرسل ضعیف: اسے ابوزاہریہ تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور حدیر مولی السمط مجہول ہے۔

[٦٥٩] إِنَّ الْعَبْدَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ الْخُلُقِ

بے شک بندہ حسن خلق کی وجہ سے درجہ پالیتا ہے

[١٠١٧] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، ثنا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيُدْرِكُ [بِحُسْنِ خُلُقِهِ] دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بندہ (حسن خلق کی وجہ سے) اس روزہ دار اور شب زندہ دار کا درجہ پالیتا ہے جو دن بھر روزہ رکھتا ہو اور رات کو قیام کرتا ہو۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: شعب الايمان: ٧٦٣٤۔ عبدالحمید بن سلیمان ضعیف ہے۔

[٦٦٠] إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ هَذَا الدِّينِ الْحَيَاءُ

بے شک ہر دین کی ایک خصلت ہوتی ہے اور اس دن کی خصلت حیا ہے

[١٠١٨] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى الصَّدَفِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَإِنَّ خُلُقَ هَذَا الدِّينِ الْحَيَاءُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر دین کی ایک خصلت ہوتی ہے اور بے شک اس دین کی خصلت حیاء ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابن ماجه: ٤١٨١۔ ابويعلى: ٣٥٧٣۔ المعجم الصغير: ١٣۔ معاویہ بن یحییٰ صدفی ضعیف ہے۔

[١٠١٩] أنا أَبُو مَطَرٍ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَرُوفٍ، نا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، نا مَالِكٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَفْوَانَ،

عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ يَرْفَعُهُ، وَفِيهِ ((لِكُلِّ دِينٍ خُلُقٌ، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ))

یزید بن طلحہ بن رکانہ اس روایت کو مرفوع بیان کرتے ہیں اور اس میں ہے: ''بے شک ہر دین کی ایک خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی خصلت حیاء ہے۔''

تحقيق وتخريج مرسل: الموطا للامام مالك: ١٦٧٨ ـ شعب الايمان: ٧٣١٤ـ اسے یزید بن طلحہ تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[٦٦١] إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفًا

بے شک ہر چیز کا ایک شرف ہوتا ہے

[١٠٢٠] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّاهِدُ ابْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَالِكِيِّ، أنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَفْصٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثنا أَبُو الْمِقْدَامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفًا، وَإِنَّ أَشْرَفَ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةُ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ہر چیز کا ایک شرف ہوتا ہے اور بے شک سب سے زیادہ شرف والی مجلس وہ ہے جس کے ذریعے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا جائے۔''

تحقيق وتخريج اسناده ضعيف جدًا: المعجم الكبير: ١٠٧٨١ ـ عبد بن حميد: ٦٧٥ ـ الضعفاء للعقيلي: ٤/ ١٤٦١ ـ ابومقدام ہشام بن زیادہ متروک ہے۔

[١٠٢١] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ -يَعْنِي ابْنَ فِرَاسٍ- أنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو عُبَيْدٍ، نا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ:

حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفًا، وَإِنَّ أَشْرَفَ الْمَجْلِسِ مَا يُسْتَقْبَلُ بِهِ الْقِبْلَةُ، وَإِنَّمَا تَجَالَسُونَ بِالْأَمَانَةِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ہر چیز کا ایک شرف ہوتا ہے اور بے شک سب سے زیادہ شرف والی مجلس وہ ہے جس کے ذریعے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا جائے اور بے شک تمہاری مجالس کا انعقاد امانت داری کے ساتھ ہو۔''

تحقيق وتخريج ایضًا۔

[٦٦٢] إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَإِنَّ فِتْنَةَ أُمَّتِي الْمَالُ

بے شک ہر امت کے لیے ایک آزمائش ہوتی ہے اور بے شک میری امت کی آزمائش مال ہے

[١٠٢٢] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو طَاهِرٍ الْمَدِينِيُّ، أبنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ

الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَإِنَّ فِتْنَةَ أُمَّتِي الْمَالُ))

سیدنا کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''بے شک ہر امت کے لیے ایک آزمائش ہوتی ہے اور بے شک میری امت کی آزمائش مال ہے۔''

تحقیق وتخریج **صحیح**: ترمذی: ٢٣٣٦۔ احمد: ٤/ ١٦٠۔ ابن حبان: ٣٢٢٣.

[١٠٢٣] أنا سَعْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَوْزَقِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ، نا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا أَبُو صَالِحٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

سیدنا کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[١٠٢٤] وأنا مَنْصُورُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْمَاطِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا خَالِدٌ، نا الْمُفَضَّلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ فَائِدٍ أَبِي الْوَرْقَاءِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ، وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ))

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''بے شک ہر امت کے لیے ایک آزمائش ہوتی ہے اور بے شک میری امت کی آزمائش مال ہے۔''

تحقیق وتخریج **اسناده ضعيف جدًا**: فائد ابی الورقا متروک ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

تشریح جو لوگ مال ودولت جمع کرنے کی دوڑ دھوپ میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے یہ مال واقعی ایک آزمائش اور فتنہ ہے سو یہ حضرات عبادات، اخلاقیات اور معاملات میں نہایت سستی کا مظاہرہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسے لالچی لوگوں میں ایک بیماری یہ بھی آ جاتی ہے کہ یہ مال سمیٹنے کے ہر طرح کے جائز ناجائز طریقے اپناتے ہیں، مثلاً سود کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں جس کی حرمت پر امت کا اجماع ہے اسی طرح دھوکہ دہی، فراڈ وغیرہ۔ البتہ حلال ذرائع

سے کمانے والے اور حلال جگہوں پر خرچ کرنے والے لوگوں کے حق میں مال فتنہ نہیں بلکہ ایک بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے اہل وعیال کی کفالت میں مگن رہتے ہیں اور مستحق عزیز واقارب غرباء ومساکین کی تلاش میں رہتے ہیں کہ صدقہ وخیرات کے ذریعے ان کی مدد کریں۔ یہ لوگ اپنے مال کو دوسروں کے ساتھ مل کر ایسے ادارے اور کارخانے فیکٹریاں وغیرہ قائم کرنے میں لگاتے ہیں جن میں عوام الناس کو کام کاج ملے اور ان کی روزی روٹی کا بندوبست ہو سکے اسی طرح رفاہ عامہ کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے حق میں مال آزمائش نہیں بلکہ اللہ کی عظیم نعمت ہے اللہ اس میں برکت بھی ڈالتا ہے اور اضافہ بھی کرتا ہے۔

[٦٦٣] إِنَّ لِكُلِّ سَاعٍ غَايَةً، وَغَايَةُ كُلِّ سَاعٍ الْمَوْتُ

بے شک ہر کوشاں رہنے والے کی ایک حد ہوتی ہے اور ہر کوشاں رہنے والے کی حد موت ہے

[١٠٢٥] وَجَدْتُ بِخَطِّ شَيْخِنَا أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْحَافِظُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّازِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثنا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ثنا رَبَاحٌ أَبُو الْمُهَاجِرِ الزَّاهِدُ، ثنا أَبُو يَحْيَى الرَّقَاشِيُّ، عَنْ أَبِي سُورَةَ ابْنِ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ،

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَخَذَ بِعُضَادَتَيْ بَابِ الْمَسْجِدِ، وَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ! جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا جَاءَ، جَاءَ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْكَرَّةِ الْمُبَارَكَةِ لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ دَارِ السُّرُورِ، الَّذِينَ كَانَ سَعْيُهُمْ وَرَغْبَتُهُمْ فِيهَا، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ! جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا جَاءَ، جَاءَ بِالْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ وَالْكَرَّةِ الْخَاسِرَةِ لِأَوْلِيَاءِ الشَّيْطَانِ مِنْ أَهْلِ دَارِ الْغُرُورِ، الَّذِينَ كَانَ سَعْيُهُمْ وَرَغْبَتُهُمْ فِيهَا، أَلَا إِنَّ لِكُلِّ سَاعٍ غَايَةً، وَغَايَةُ كُلِّ سَاعٍ الْمَوْتُ))

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے دروازے کی دونوں چوکھٹوں کو پکڑا اور بلند آواز سے پکارا: ''اے لوگو! اے اہل اسلام! موت آئی جس کے ساتھ اس نے آنا تھا، وہ اللہ کے دوستوں کے لیے، جو دارالسرور والوں میں سے ہیں جن کی کوشش اور رغبت اسی میں رہنے کی ہے، راحت ورحمت اور مبارک واپسی کے ساتھ آئی۔ اے لوگو! اے اہل اسلام! موت آئی جس چیز کے ساتھ اس نے آنا تھا وہ شیطان کے دوستوں کے لیے، جو دارالغرور والوں میں سے ہیں جن کی کوشش اور رغبت اس میں رہنے کی ہے، افسوس پچھتاوا اور گھاٹے والی واپسی کے ساتھ آئی۔ سنو! ہر کوشاں رہنے والے کی ایک حد ہوتی ہے اور ہر کوشاں رہنے والے کی حد موت ہے۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: ابوسورہ ابن اخی ابی ایوب ضعیف ہے۔اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٦٦٤] إِنَّ لِكُلِّ عَامِلٍ شِرَّةً

بے شک ہر عمل کرنے والے کے لیے تیزی ہے

[١٠٢٦] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الشَّافِعِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ أَبِي خَلِيفَةَ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ، ثنا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا هُشَيْمٌ، ثنا حُصَيْنٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ حَدِيثًا وَفِيهِ: ((إِنَّ لِكُلِّ عَامِلٍ شِرَّةً، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے ایک حدیث بیان کی جس میں یہ بھی تھا: ''بے شک ہر عمل کرنے والے کے لیے (عمل کی) تیزی ہے اور ہر تیزی کے لیے سستی ہے۔''

تحقیق وتخریج حسن: احمد: ٢/ ١٥٨۔ شرح مشکل الآثار: ١٢٣٦۔ التمهيد لابن عبدالبر: ١/ ١٩٦.

[١٠٢٧] وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْجَوَالِيقِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ضُرَيْسٍ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَتْ مَوْلَاةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ، فَقِيلَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ عَامِلٍ شِرَّةً، وَالشِّرَّةُ إِلَى فَتْرَةٍ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ آزاد کردہ غلام تھے جو مسلسل روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر عمل کرنے والے کے لیے تیزی ہے پھر تیزی کے لیے سستی ہے۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف جدًا: بزار: ٤٩٤٠۔ شرح مشکل الآثار: ١٢٤١۔ مسلم سخت ضعیف ہے۔

تشریح ان احادیث میں میانہ روی اور اعتدال کا درس دیا گیا ہے۔مطلب یہ ہے کہ انسان شروع میں تو عبادت میں مبالغہ سے کام لیتا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہر وہ شخص جو کسی کام میں مبالغہ کرے آخر میں تھک جاتا ہے، اس کی تیزی تھم جاتی ہے، اگرچہ کچھ عرصے بعد ہی ہو لیکن بہرحال تیزی اور زیادتی کے بعد کمزوری اور سستی یقینی ہے، اس لیے افراط وتفریط سے بچتے ہوئے میانہ روی کا رستہ اختیار کرنا چاہیے اسی میں بہتری ہے۔

[٦٦٥] إِنَّ لِكُلِّ قَوْلٍ مِصْدَاقًا

بے شک ہر بات کی ایک تصدیق ہوتی ہے

[١٠٢٨] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُنِيرٍ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَمِّي أَبُو بَكْرٍ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا الْبُخَارِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُنِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ثَابِتٍ،

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ، فَقَالَ: ((كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا مُعَاذُ؟)) قَالَ: أَصْبَحْتُ بِاللّٰهِ مُؤْمِنًا، قَالَ: ((إِنَّ لِكُلِّ قَوْلٍ مِصْدَاقًا، وَلِكُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً))، الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: ''معاذ! تم نے صبح کس حال میں کی؟'' انہوں نے عرض کیا: میں نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے صبح کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک ہر بات کی ایک تصدیق ہوتی ہے اور ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔'' اور لمبی حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** حلية الاولياء: ١/ ٣١٣۔ تاريخ دمشق: ٥٨/ ٤١٦۔

اسحاق بن عبداللہ بن کیسان اور اس کا والد ضعیف ہیں۔

[٦٦٦] إِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ

بے شک ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور بے شک اللہ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں

[١٠٢٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، أبنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الْعُطَارِدِيُّ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور بے شک اللہ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ٥٢۔ مسلم: ١٥٩٩۔ ابوداود: ٣٣٢٩۔ ترمذی: ١٢٠٥۔ ابن ماجه: ٣٩٨٤.

[۱۰۳۰] وأنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ ، أنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ ، نا أَبُو نُعَيْمٍ ، نا أَبُو زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ، يَقُولُ ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ ، وَفِيهِ ((أَلَا! وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا!وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ))

عامر شعبی کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا اور انہوں نے ایک لمبی حدیث بیان کی جس میں یہ بھی تھا: ''سنو! ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے۔ سنو! اللہ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا .

تشریح: ان احادیث میں ایک خوبصورت مثال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے کی تلقین فرمائی گئی ہے جس طرح ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے، ایک مخصوص زمین ہوتی ہے جس میں کسی کو داخل ہونے یا جانور چرانے کی اجازت نہیں ہوتی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بھی ایک مخصوص چراگاہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں جن کے قریب جانے کی کسی کو اجازت نہیں۔ جس طرح بادشاہ کی مخصوص چراگاہ میں جانے کی کسی کو اجازت نہیں ہوتی جو جاتا ہے وہ سزا پاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا جو ارتکاب کرے گا وہ سزا کا مستحق ہوگا۔

[۶۶۷] إِنَّ لِكُلِّ صَائِمٍ دَعْوَةً

بے شک ہر روزہ دار کے لیے ایک (مقبول) دعا ہوتی ہے

[۱۰۳۱] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْإِسْفَرَايِينِيُّ ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ صَائِمٍ دَعْوَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيَقُلْ عِنْدَ أَوَّلِ لُقْمَةٍ:يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ!اغْفِرْ لِي)).

حارث بن عبیدہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر روزہ دار کے لیے ایک (مقبول) دعا ہوتی ہے اور جب وہ روزہ افطار کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے پہلے لقمہ کے وقت یہ دعا پڑھے: اے وسیع مغفرت والے! میری مغفرت فرما۔''

تحقیق و تخریج: منقطع: الزهد لابن المبارك: ۱۴۰۹ ۔ حارث بن عبیدہ سے آگے سند ہی نہیں۔

فائدہ: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ دار کے لیے افطار کے وقت ایک دعا ہے جو رد نہیں ہوتی۔'' عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو روزہ افطار کرتے

وقت یہ دعا پڑھتے سنا: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ .)) ''اے اللہ! میں تیری اس رحمت کے وسیلے سے تجھ سے دعا مانگتا ہوں جو ہر چیز سے وسیع تر ہے کہ تو مجھے بخش دے۔'' (ابن ماجہ: ۱۷۵۳، حسن)

[۶۶۸] إِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ بَابًا، وَإِنَّ بَابَ الْعِبَادَةِ الصِّيَامُ

بے شک ہر چیز کے لیے دروازہ ہوتا ہے اور بے شک عبادت کا دروازہ روزہ ہے

[۱۰۳۲] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی سَعِيدِ الْإِسْفَرَايِينِیُّ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِی مَرْيَمَ الْغَسَّانِیُّ، ثنا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ بَابًا، وَإِنَّ بَابَ الْعِبَادَةِ الصِّيَامُ))

ضمرہ بن حبیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ہر چیز کے لیے ایک دروازہ ہوتا ہے اور بے شک عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔''

تحقیق و تخریج: مرسل ضعیف: الزهد لابن المبارك: ۱۴۲۳۔ الزهد لهناد: ۶۷۹۔ اسے ضمرہ بن حبیب تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور ابوبکر بن ابی مریم غسانی ضعیف ہے۔

[۶۶۹] إِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ مَعْدِنًا

بے شک ہر چیز کے لیے ایک کان ہوتی ہے

[۱۰۳۳] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِیُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِیُّ الزَّاهِدُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، ثنا وَثِيمَةُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ مَعْدِنًا، وَمَعْدِنُ التَّقْوَى قُلُوبُ الْعَارِفِينَ))

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ہر چیز کے لیے ایک کان ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان اہل معرفت کے دل ہیں۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: شعب الايمان: ۴۳۳۰۔ الترغيب لابن شاهين: ۲۵۶۔ ابن سمعان متروک ہے۔

[۱۰۳۴] وأنا ذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ، ثنا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَرَوِیُّ بِمَكَّةَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَيُّوبَ الشَّامِیُّ، نا أَنَسُ بْنُ سُلَيْمٍ الْخَوْلَانِیُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءٍ، نا مُنَبِّهُ بْنُ

عُثْمَانَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مَعْدِنًا، وَمَعْدِنُ التَّقْوَى قُلُوبُ الْعَارِفِينَ))

سالم بن عبداللہ اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر چیز کے لیے ایک کان ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان اہل معرفت کے دل ہیں۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** المعجم الكبير: ١٣١٨٥۔ محمد بن رجاء متہم ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ السلسلة الضعيفة: ١٢٩١ .

[٦٧٠] إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَإِنَّ قَلْبَ الْقُرْآنِ يٰسٓ

بے شک ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور بے شک قرآن کا دل سورۂ یٰسٓ ہے

[١٠٣٥] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ النَّحَّاسُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ قَتَادَةَ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَإِنَّ قَلْبَ الْقُرْآنِ يٰسٓ، فَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كُتِبَ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَشْرَ مِرَارٍ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور بے شک قرآن کا دل سورۂ یٰسٓ ہے پس جس نے سورۂ یٰسٓ پڑھی اس کے لیے اسے پڑھنے کی وجہ سے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** ترمذی: ٢٨٨٧۔ دارمی: ٣٤١٦۔ شعب الايمان: ٢٢٣٣۔ ہارون ابو محمد مجہول ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[١٠٣٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ إِجَازَةً، أبنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، ثنا شَبَابَةُ، ثنا مَخْلَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ،

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَإِنَّ قَلْبَ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ وَهُوَ يُرِيدُ بِهَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ، وَأُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ كَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ قُرِئَ عِنْدَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ مَلَكُ الْمَوْتِ سُورَةُ يٰسٓ نَزَلَ بِكُلِّ حَرْفٍ مِنْ سُورَةِ يٰسٓ عَشَرَةُ أَمْلَاكٍ، يَقُومُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ صُفُوفًا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ، وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ، وَيَشْهَدُونَ غُسْلَهُ، وَيُشَيِّعُونَ جِنَازَتَهُ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ، وَيَشْهَدُونَ دَفْنَهُ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ قَرَأَ يٰسٓ وَهُوَ فِي سَكَرَاتِ الْمَوْتِ لَمْ يَقْبِضْ مَلَكُ الْمَوْتِ رُوحَهُ حَتَّى يَجِيئَهُ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّةِ بِشَرْبَةٍ مِنْ شَرَابِ الْجَنَّةِ فَيَشْرَبُهَا، وَهُوَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَيَقْبِضُ مَلَكُ الْمَوْتِ رُوحَهُ وَهُوَ رَيَّانُ، فَيَمْكُثُ فِي قَبْرِهِ وَهُوَ رَيَّانُ، وَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ رَيَّانُ، وَلَا يَحْتَاجُ إِلَى حَوْضٍ مِنْ حِيَاضِ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ رَيَّانُ))

فرمایا: ''بے شک ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور بے شک قرآن کا دل سورۂ یٰس ہے اور جس نے اللہ عزوجل کی رضا چاہتے ہوئے سورۂ یٰسین پڑھی اللہ اس کی مغفرت فرما دے گا اور اسے اتنا اجر ملے گا کہ جیسے اس نے بارہ مرتبہ مکمل قرآن پڑھا ہو اور جس مسلمان کے پاس ملک الموت کے نزول کے وقت سورۂ یٰس پڑھی جائے تو اس کے پاس اس سورت کے ہر حرف کے بدلے دس فرشتے نازل ہوں گے جو اس کے سامنے صف باندھے کھڑے ہوں گے اس پر درود بھیجیں گے، اس کے لیے استغفار کریں گے، اس کے غسل کے وقت موجود رہیں گے، اس کے جنازے کے ساتھ چلیں گے۔ نماز جنازہ پڑھیں گے، اس کے دفن کا مشاہدہ کریں گے۔ اور جس مسلمان نے سکرات الموت کی حالت میں سورۂ یٰس پڑھی اس کی روح ملک الموت اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک جنت کا محافظ فرشتہ ''رضوان'' اس کے پاس جنت کی شراب نہ لے آئے جسے وہ اپنے بستر پر ہی پیئے گا۔ پھر ملک الموت اس کی روح قبض کرے گا جبکہ وہ سیراب ہوگا اور وہ اپنی قبر میں اس حال میں رہے گا کہ سیراب ہوگا اور روز قیامت بھی اس حال میں اٹھے گا کہ سیراب ہوگا اور وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے حوضوں میں سے کسی حوض کا محتاج نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں بھی داخل ہوگا تو سیراب ہوگا۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: مخلد بن عبدالواحد ضعیف ہے۔

[۶۷۱] إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بے شک ہر نبی کے لیے ایک (مقبول) دعا ہوتی ہے اور بے شک میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لیے چھپا کر (محفوظ) رکھا ہے

[۱۰۳۷] أَخْبَرَنَا ذُو النُّونِ بْنُ أَحْمَدَ الْإِخْمِيمِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْهَرَوِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ

بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ مِقْسَمٍ إِمْلَاءً بِبَغْدَادَ سَنَةَ خَمْسِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ وَأَنَا حَاضِرٌ أَسْمَعُ ، قَالَ: ثنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى بْنُ صَفْوَانَ السُّلَمِيُّ ، ثنا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر نبی کے لیے ایک (مقبول) دعا ہوتی ہے اور بے شک میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لیے چھپا کر رکھا ہے۔''

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي غَسَّانَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مَثْنًى ، وَابْنِ بَشَّارٍ ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ ، قَالُوا: نَا مُعَاذٌ - يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ - نَا أَبِي ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، وَذَكَرَهُ

اسے مسلم بن حجاج نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: بخاری: ٦٣٠٥ - مسلم: ٢٠٠ - احمد: ٣/ ٢١٨ .

[١٠٣٨] أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَالِيقِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حُصَيْنٍ ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ ، نا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيُّ ، نا أَبِي ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ،

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا فِي أُمَّتِهِ، وَإِنِّي جَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ**))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جسے وہ اپنی امت کے حق میں مانگتا ہے اور بے شک میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لیے رکھا ہوا ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا .

[١٠٣٩] أَنَا أَبُو عَلِيٍّ صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَا: نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّفَّارُ الْحِمْصِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ عِيسَى

بْنِ الْمُنْذِرِ، نا أَبُو الْيَمَانِ، نا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً، وَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَرْزُوقٍ ((لِكُلِّ نَبِيٍّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے اور میں ان شاء اللہ یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لیے اپنی اس دعا کو چھپا لوں۔''

ابن مرزوق کی روایت میں (لکل بنی) ''ہر نبی کے لیے'' کے الفاظ ہیں۔

تحقیق وتخریج: بخاري: ٦٣٠٤ ـ مسلم: ١٩٨ ـ احمد: ٢/ ٣٨١ .

[١٠٤٠] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْحَسَنُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقُرَشِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسَدِ بْنِ خَارِجَةَ الثَّقَفِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا، فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَ كَعْبٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کعب احبار سے کہا: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے لیکن میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لیے چھپا لوں۔'' تو کعب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔

تحقیق وتخریج: ایضا.

[١٠٤١] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا، تُسْتَجَابُ لَهُ، وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جسے وہ مانگتا ہے تو قبول ہوتی ہے اور میں یہ ارادہ رکھتا ہوں

لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ))

کہ اپنی یہ دعا آخرت میں اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لیے چھپا لوں۔"

تحقیق و تخریج ایضًا۔

[١٠٤٢] أنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ، نا مَنْصُورٌ، نا أَبُو أُوَيْسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے میں ان شاء اللہ یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ اپنی اس دعا کو اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لیے چھپا لوں۔"

تحقیق و تخریج ایضًا۔

[١٠٤٣] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جسے وہ اپنی امت کے حق میں مانگتا ہے اور بے شک میں نے اپنی اس دعا کو اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لیے چھپا رکھا ہے۔"

تحقیق و تخریج دیکھیے حدیث نمبر ١٠٣٧۔

[١٠٤٤] أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِي بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، نا نَصْرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُرَجَّى، بِالْمَوْصِلِ، نا أَبُو يَعْلَى أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، نا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا، وَإِنِّي ادَّخَرْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جسے وہ مانگتا ہے اور بے شک میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لیے ذخیرہ کر لیا ہے۔"

تحقیق و تخریج ایضًا.

[١٠٤٥] أنا التُّجِيبِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَامِي، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے اور میں ان شاء اللہ یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لیے اپنی اس دعا کو چھپا کر رکھوں۔''

تحقیق و تخریج دیکھئے حدیث نمبر ۱۰۳۹۔

تشریح ہمارے شیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

۱:...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت (مسلمانوں) کے لیے اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفاعت (سفارش) کرنا برحق ہے اسے درج ذیل صحابہ نے بھی روایت کیا ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ (صحیح بخاری: ۶۳۰۵، صحیح مسلم: ۲۰۰) سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (صحیح مسلم: ۲۰۱) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (صحیح مسلم: ۲۰۲) سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ (الشریعۃ الآجری: ص ۳۳۸، ح ۸۰۷ وسندہ صحیح) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (احمد: ۳/ ۱۱، ۱۲ وسندہ حسن، ابن ماجہ: ۴۲۸۰، وصححہ الحاکم علی شرط مسلم: ۴/ ۵۸۵، ۵۸۶) سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (المستدرک للحاکم: ۱/ ۶۸ ح ۲۲۷ وسندہ صحیح وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین و وافقہ الذہبی) وغیرہ۔ بلکہ شفاعت والی حدیث متواتر ہے۔ دیکھئے نظم المتناثر للکتانی (ح: ۳۰۴)

۲:...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر بے حد مہربان تھے اور اللہ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔

۳:...... ہر نبی کی ایک دعا قطعی طور پر مقبول ہوتی رہی ہے اور نبی کو اس دعا کا علم بھی ہوتا تھا۔

۴:...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

۵:...... جو مسلمان شرک و کفر نہ کرے اگر چہ کتنا ہی گناہ کار ہو جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔

(الاتحاف الباسم، ص: ٤١٤، ٤١٥)

[٦٧٢] إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُؤْجَرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا

بے شک مومن کو اس کے تمام اخراجات میں اجر ملتا ہے

[١٠٤٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ

عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ وَفِي بَيْتِهِ حَائِطٌ يُبْنَى، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُؤْجَرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا، إِلَّا شَيْئًا جَعَلَهُ فِي التُّرَابِ أَوِ الْبِنَاءِ))

حارثہ کہتے ہیں کہ ہم خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے اوران کے گھر میں ایک دیوار تعمیر کی جا رہی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ''بے شک مومن کو اس کے تمام اخراجات میں اجر ملتا ہے سوائے اس کے جو اس نے مٹی یا عمارت بنانے میں لگا دیا ہو۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: ابـن مـاجـه: ٤١٦٣۔ المعجم الكبير: ٣٦٧٥۔ شریک نخعی مدلس ومختلط ہے اور ابواسحاق مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ہم خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگوائے ہوئے تھے پس انہوں نے کہا: ہمارے ساتھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں وفات پا چکے وہ یہاں سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ دنیا ان کا اجر وثواب کچھ نہ گھٹا سکی اوران کے عمل میں کوئی کمی نہیں ہوئی جبکہ ہم نے دنیا اتنی پائی کہ جس کے خرچ کرنے کے لیے ہم نے مٹی کے سوا کوئی جگہ نہیں پائی (یعنی عمارتیں بنانے لگے) اور اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا (راوی نے کہا) پھر ہم ان کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے، کہنے لگے: ''بے شک مسلمان کو ہر اس چیز پر اجر ملتا ہے جسے وہ خرچ کرتا ہے سوائے اس چیز کے جسے وہ مٹی میں لگا دے۔'' (بخاری: ٥٦٧٢)

[٦٧٣] إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ

بے شک مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ذریعے جہاد کرتا ہے

[١٠٤٧] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْكِنْدِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ الْمُقْرِئُ، نا أَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا تَرَى فِي الشِّعْرِ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَكَأَنَّمَا يَنْضَحُونَهُمْ بِالنَّبْلِ))

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شعر کے بارے میں آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ذریعے جہاد کرتا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے، گویا وہ (ہجو کے ذریعے) انہیں نیزوں سے مارتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج حسن: احمد: ۳/ ۴۵۶۔ ابن حبان: ۴۷۰۷۔ المعجم الکبیر: ۱۵۲، جز: ۱۹.

تشریح اسلام کی سربلندی کے لیے کی جانے والی ہر کوشش کا نام جہاد ہے، جہاد کے ان گنت فضائل اورفوائد ہیں اوراس کی اقسام بھی کئی ہیں۔ مذکورہ حدیث میں جہاد کی دوقسموں کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے:

۱:...... جہاد بالسیف: یعنی تلوار وغیرہ کے ذریعے کفار سے جہاد کرنا جسے قتال بھی کہا جاتا ہے۔

۲:...... جہاد باللسان: یعنی زبان کے ذریعے جہاد کرنا، اس میں تقریر، تدریس، مناظرات اور دعوت وتبلیغ وغیرہ سب شامل ہیں، کفار کی ہجو کرنا بھی جہاد ہے۔ ایک مسلمان کو موقع ومحل کی مناسبت سے حسب استطاعت ہر طرح کے جہاد میں حصہ لینا چاہیے۔

[۶۷۴] إِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ

بے شک حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے

[۱۰۴۸] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أبنا أَبُو سَهْلٍ مَحْمُودُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَعْفَرٍ الْعُكْبُرِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصَةَ أَبُو حَفْصٍ الْخَطِيبُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ الْمُسْتَهِلِّ بِحَلَبَ، ثنِي الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: عمر بن محمد بن حفصہ اور محمد بن معاذ بن مستہل کی توثیق نہیں ملی۔

[۱۰۴۹] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: نا الْعَسْكَرِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ، نا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف جدًا: ابـن ماجه: ٤٢١٠۔ ابویعلی: ٣٦٥٦۔ عیسیٰ بن ابی عیسیٰ حناط متروک ہے۔

[٦٧٥] إِنَّ أَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْأَجْوَفَانِ

بے شک زیادہ تر لوگوں کو جو چیز جہنم میں لے جائے گی وہ دو کھوکھلی چیزیں ہیں

[١٠٥٠] أَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ:

سَـمِـعْـتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَـدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الـنَّاسَ النَّارَ؟)) قَـالُـوا: الـلّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّ أَكْثَـرَ مَـا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْأَجْوَفَانِ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ، تَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الـنَّاسَ الْجَنَّةَ؟)) قَـالُـوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّ أَكْثَـرَ مَـا يُـدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ: تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ زیادہ تر لوگوں کو کون سی چیز جہنم میں لے جائے گی؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک زیادہ تر لوگوں کو جہنم میں جو چیز لے جائے گی وہ دو کھوکھلی چیزیں: منہ اور شرم گاہ۔ جانتے ہو کہ زیادہ تر لوگوں کو کون سی چیز جنت میں لے جائے گی؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک زیادہ تر لوگوں کو جو چیز جنت میں لے جائے گی وہ اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق ہے۔''

تحقیق و تخریج اسـنـاده ضعیف: الادب الـمـفـرد: ٢٨٩۔ احمد: ٢/ ٤٤٢۔ الزهد لابن المبارك: ١٠٧٣۔ داود بن یزید اودی ضعیف ہے۔

فائدہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ (لوگوں کو) جنت میں داخل کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ''تقویٰ اور اچھا اخلاق۔'' سوال کیا گیا کہ کون سی چیز سب سے زیادہ (لوگوں کو) جہنم میں لے جائے گی؟ فرمایا: ''دو کھوکھلی چیزیں منہ اور شرم گاہ۔'' (ابن ماجہ: ۴۲۴۶، قال شیخنا علی زئی: اسنادہ صحیح)

[٦٧٦] إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ

بے شک دین شروع ہوا تو یہ اجنبی تھا اور جلد ہی یہ دوبارہ اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جس طرح کہ شروع ہوا تھا

[١٠٥١] أَخْبَـرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّدَفِيُّ، ثنا

أَبُــو إِسْـحَـاقَ إِبْـرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ الْحِنَّائِيُّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ: ثنا عَفَّانُ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ))**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک دین شروع ہوا تو یہ اجنبی تھا اور جلد ہی یہ دوبارہ اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جس طرح کہ شروع ہوا تھا پس اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔“

تحقیق وتخریج مسلم: ۱٤٥۔ احمد: ۲/ ۳۸۹۔ المعجم الاوسط: ۲۷۷۷ .

[۱۰۵۲] وأنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ ، نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَابِرٍ ، نا مُـحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، نا يَحْيَى ، حَدَّثَنِي أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحُنَيْنِيِّ ،

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَـدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((إِنَّ الـدِّيـنَ بَدَأَ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ))** ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَـنِ الْـغُـرَبَاءُ؟ قَالَ: **((الَّـذِيـنَ يُـحْيُـونَ سُنَّتِـي وَيُعَلِّمُونَهَا عِبَادَ اللّٰهِ))**

کثیر بن عبداللہ مزنی اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک دین شروع ہوا تو یہ اجنبی تھا اور جلد ہی یہ دوبارہ اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جس طرح کہ یہ شروع ہوا تھا پس اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! یہ اجنبی کون ہیں؟ فرمایا: ”جو میری سنت کو زندہ کریں گے اور اللہ کے بندوں کو اس کی تعلیم دیں گے۔“

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف جدًا: ترمذی: ۲٦۳۰۔ بزار: ۳۳۹۵۔ کثیر بن عبداللہ مزنی سخت ضعیف ہے۔

[۱۰۵۳] أنا الْحَسَنُ بْنُ فِرَاسٍ الْمَكِّيُّ ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَكِّيُّ ، أنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، نا الْحُنَيْنِيُّ ،

عَـنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَـدَأَ غَـرِيبًا وَسَيَـعُـودُ كَـمَا بَدَأَ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ))** ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟

کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلا شبہ اسلام شروع ہوا تو یہ اجنبی تھا اور جلد ہی یہ دوبارہ اسی طرح ہو جائے گا جس طرح کہ یہ شروع ہوا تھا پس اجنبیوں کے

قَالَ: ((الَّذِينَ يُحْيُونَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُونَهَا عِبَادَ اللّٰهِ))

لیے خوشخبری ہے۔" عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! یہ اجنبی کون ہیں؟ فرمایا: "جو میری سنت کو زندہ کریں گے اور اللہ کے بندوں کو اس کی تعلیم دیں گے۔"

تحقیق و تخریج ایضا.

[١٠٥٤] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا ابْنُ قُدَامَةَ، نا جَرِيرٌ، وَلَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام شروع ہوا تو یہ اجنبی تھا اور جلد ہی یہ دوبارہ اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جس طرح کہ شروع ہوا تھا پس اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔"

تحقیق و تخریج مسلم: ١٤٦۔ من دون قوله فطوبى للغرباء.

[١٠٥٥] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَهْرَيَارَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِيذَةَ، قَالَا: نا الطَّبَرَانِيُّ، نا أُسَامَةُ بْنُ أَحْمَدَ التُّجِيبِيُّ الْمِصْرِيُّ، أنا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، أنا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ الصَّوَّافُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ))، قِيلَ: وَمَنِ الْغُرَبَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الَّذِينَ يَصْلُحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ))

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اسلام شروع ہوا تو یہ اجنبی تھا اور جلد ہی یہ دوبارہ اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جس طرح کہ شروع ہوا تھا پس اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔" عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! یہ اجنبی کون ہیں؟ فرمایا: "جو (سنتوں کی) اصلاح کریں گے جب لوگ (انہیں) بگاڑ دیں گے۔"

تحقیق و تخریج **اسناده ضعيف**: المعجم الكبير: ٥٨٦٧۔ الاوسط: ٣٠٥٦۔ الصغير: ٢٩٠۔ بکر بن سلیم ضعیف ہے۔

تشریح (۱) "غریب" اجنبی اور بے وطن کو کہتے ہیں، شروع میں اسلام کی یہ کیفیت تھی کہ اسے کوئی نہ جانتا تھا، معاشرہ اسے قبول کرنے پر تیار نہ تھا، آہستہ آہستہ لوگ اسے سمجھتے اور قبول کرتے گئے حتیٰ کہ ہر طرف اسلام کا بول بالا ہو گیا اور کفر و شرک ختم ہو گیا۔ (۲) خلفاء راشدین کے دور کے بعد اسلام میں بدعات کا ظہور ہوا بعد کے ادوار

میں مسلمانوں نے غیر مسلموں کے رسم و رواج اور خیالات اپنا لیے اس طرح اصل اسلام چند لوگوں تک محدود ہو کر رہ گیا اکثریت نے خود ساختہ رسم و رواج اور غلط عقائد واعمال ہی کو صحیح اسلام سمجھ لیا۔ (۳) جن اجنبیوں کو مبارک باد دی گئی ہے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدعات کی کثرت میں سنت پر عمل پیرا رہیں، غلط عقائد مشہور ہونے پر صحیح عقائد پر قائم رہیں اور اخلاقی انحطاط کے دور میں صحیح اسلامی اخلاق کو اختیار کریں۔ (۴) حق و باطل کا دارومدار کسی نام کو اختیار کرنے پر نہیں بلکہ قرآن وحدیث کی موافقت اور مخالفت پر ہے۔ (سنن ابن ماجہ: ۵/ ۳۰۱)

[۶۷۷] إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ فَتَنْسِفُ الْعِبَادَ نَسْفًا

بے شک ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جو بندوں کو اکھاڑ پھینکے گا

[۱۰۵۶] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الْفَضْلِ الْأُبُلِّيُّ، ثنا عَطِيَّةُ بْنُ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ، ثنا أَبِي، قَالَ: ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ، حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ فَتَنْسِفُ الْعِبَادَ نَسْفًا، فَيَنْجُو الْعَالِمُ مِنْهَا بِعِلْمِهِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جو بندوں کو اکھاڑ پھینکے گا لیکن عالم اپنے علم کی وجہ سے اس سے نجات پا جائے گا۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** حلیة الاولیاء: ٦/ ٢٧٧۔ تاریخ دمشق: ٦/ ٢٧٩۔

ابواسحاق ہمدانی مدلس کا عنعنہ ہے اور عمارہ بن غزیہ کا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

[۶۷۸] إِنَّ الْعَيْنَ لَتُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ

بے شک نظر بد تو آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے

[۱۰۵۷] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دُوسْتَ النَّيْسَابُورِيُّ - لَقِيتُهُ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ - ثنا أَبُو زُرْعَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْجُرْجَانِيِّ بِمَكَّةَ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ الصَّرِيفِينِيُّ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْعَيْنَ لَتُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ، وَتُدْخِلُ الْجَمَلَ الْقِدْرَ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک نظر بد تو آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کر دیتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** حلیة الاولیاء: ٥/ ٤٠٦۔ تاریخ مدینة السلام: ١٠/ ٣٣٧۔ سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[١٠٥٨] أنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ -يَعْنِي الْبَغَوِيَّ-

نا شُعَيْبٌ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ حدیث ایک اور سند سے بھی شعیب سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[١٠٥٩] وأنا ذُو النُّونِ بْنُ أَحْمَدَ الْعَطَّارُ، نا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْهَرَوِيُّ، نا أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِنِيرَةَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، أنا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ اللِّهْبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّ الْعَيْنَ لَتُدْخِلُ الْمَرْءَ الْقَبْرَ وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ**))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک نظر بد تو انسان کو قبر اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کر دیتی ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: علی بن ابی علی لہبی متروک ہے۔

[٦٧٩] إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بے شک جو شخص تکبر کے ساتھ اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے تو روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں

[١٠٦٠] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، وَأَبُو الْعَبَّاسِ مُنِيرُ بْنُ أَحْمَدَ الْخَلَّالُ قَالَا: ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ-

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جو شخص تکبر کے ساتھ اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے تو روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔''

وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

اور عبداللہ بن دینار سے مروی ابومحمد کی حدیث میں (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بجائے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے۔

تحقیق وتخریج بخاری: ٥٧٨٣- مسلم: ٢٠٨٥- الموطا للامام مالك: ١٦٩٨.

[١٠٦١] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجيبيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، نا سُلَيْمَانُ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جو شخص تکبر کے ساتھ اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے تو روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[١٠٦٢] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الْمَعَافِرِيُّ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُطَرِّزُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ، نا مُحَمَّدٌ ـ هُوَ ابْنُ رُمْحٍ ـ أنا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جو شخص تکبر کے ساتھ اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے تو روز قیامت اللہ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

تشریح: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تکبر کے ساتھ کپڑا گھسیٹنا کبیرہ گناہ ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جو دنیا میں تکبر کے ساتھ اپنا تہہ بند، پاجامہ یا شلوار وغیرہ زمین پر گھسیٹتا رہا، اس لیے بہتر تو یہی ہے کہ کپڑا نصف پنڈلی تک رہے کیونکہ اس میں تواضع اور عاجزی زیادہ ہے تاہم ٹخنوں تک کپڑا لٹکانے کی اجازت ہے کہ ٹخنے ننگے رہیں لیکن ٹخنوں سے نیچے کپڑے کا کوئی حق نہیں، یہ تکبر ہے اور اس پر بڑی وعید بیان ہوئی ہے۔

علاء کے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ازار کے متعلق پوچھا: تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''مومن کا ازار آدھی پنڈلیوں تک ہوتا ہے، اس سے لے کر ٹخنوں تک کوئی حرج نہیں، اس سے جو نیچے ہوگا وہ آگ میں ہوگا آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ جو شخص تکبر سے اپنا ازار گھسیٹے گا تو قیامت کے دن اللہ (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔'' (الاتحاف الباسم: ١٣٨، وسندہ صحیح)

ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''اپنا ازار نصف پنڈلی تک اونچا رکھنا اگر یہ تیرے لیے ممکن نہ ہو تو ٹخنوں تک اونچا رکھنا اور ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر ہے اور تکبر اللہ کو پسند

نہیں۔'' (سنن ابی داود: ۴۰۸۴ وسندہ صحیح) معلوم ہوا کہ ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا مطلق طور پر تکبر میں سے ہے اور اس سے صرف وہ شخص مستثنیٰ ہے جو ہر وقت ازار کو ٹخنوں سے بلند رکھنے کی کوشش میں مصروف رہتا ہے لیکن بتقاضائے بشری بعض اوقات بے خیالی میں ازار نیچے ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ازار ہو ہی اتنا جو ٹخنوں سے نیچے نہ جائے یعنی چھوٹا ہو اگر کوئی شرعی عذر ہو تو پھر گنجائش ہے۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ پنڈلیوں کی بدصورتی کی وجہ سے ازار نیچے رکھتے تھے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۸/ ۲۰۷، ح: ۲۴۸۰۶ وسندہ قوی)۔ (الاتحاف الباسم: ص: ۲۲۶، ۲۲۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اتفاق سے ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اس کا تہہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''جاؤ اور وضو کرو چنانچہ وہ گیا اور وضو کر کے آیا تو آپ نے فرمایا: ''جاؤ اور وضو کرو۔'' تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا وجہ تھی کہ آپ نے اس کو وضو کرنے کا حکم دیا، آپ خاموش رہے پھر فرمایا: ''یہ شخص تہہ بند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ (ٹخنے سے نیچے کپڑا) لٹکانے والے (مرد) کی نماز قبول نہیں کرتا۔'' (ابوداود: ۴۰۸۶ حسن)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین اشخاص ایسے ہیں جن سے روز قیامت اللہ کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یہ ناکام ہو گئے، گھاٹے میں رہے، اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنا ازار (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا۔'' (مسلم: ۱۰۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہوگا۔'' (بخاری: ۵۷۸۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسبال (کپڑا لٹکانا) تہبند، قمیص اور پگڑی، سب میں ہوتا ہے جو شخص ان میں سے کسی بھی چیز کو تکبر کے ساتھ زمین پر گھسیٹے گا اللہ اس کی طرف قیامت کے دن (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔'' (نسائی: ۵۳۳۶ حسن)

اس موخر الذکر حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا کبیرہ گناہ ہے اسی طرح قمیص اور پگڑی بھی تکبر کے طور پر ضرورت سے زیادہ لٹکانا سخت گناہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنا کپڑا تکبر کے ساتھ لٹکایا اللہ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے کپڑے کا ایک حصہ (بے خیالی میں) لٹک جاتا ہے البتہ اگر میں پوری طرح خیال رکھوں تو وہ نہیں لٹک سکے گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ تو ایسا تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے ہیں۔'' (بخاری: ۳۶۶۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا وعیدیں اس شخص کے لیے ہیں جو تکبر سے یا ارادۃً اپنا ازار لٹکائے البتہ اگر کبھی کبھار بے اختیاری یا سستی میں کسی کا ازار لٹک جائے اور توجہ ہونے پر وہ اسے اونچا کر لے تو معاف ہے۔ واللہ اعلم۔ کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کی ممانعت کے متعلق مولانا عبدالرحمٰن الذہبی نے ''ازارۃ المومن'' کے نام سے ایک مفید رسالہ بھی لکھا ہے۔

[٦٨٠] إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ

بے شک اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے

[١٠٦٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَغْدَادِيُّ ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْأَصْبَهَانِيُّ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ إِمَامُ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ بِأَصْبَهَانَ ، ثنا أَبُو مُصْعَبٍ ، ثنا مَالِكٌ ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ،

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: بخاری: ٦٠٢٤ ، ٢١٦٥۔ ترمذی: ٢٧٠١۔ ابن ماجہ: ٣٦٨٩ .

[١٠٦٤] أنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الصَّبَّاغِ الْفَقِيهِ ، ثنا أَبُو عَمْرٍو أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ الضَّحَّاكُ الْهِلَالِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، نا سَلَمَةُ بْنُ الْعَيَّارِ ، نا مَالِكٌ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ،

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انھوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: ایضًا .

[١٠٦٥] وأنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ الْحَوْفِيُّ ، نا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، نا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ،

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَاقَتِ الْحَدِيثَ ، وَقَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی...... اور انھوں نے یہ حدیث بیان کی اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! بے شک اللہ

وَسَلَّمَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج ایضًا۔

[١٠٦٦] أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَهْضَمٍ بِمَكَّةَ، نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَطَّانُ، نا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا أَبُو مُسْهِرٍ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مُسْهِرٍ، نا مَالِكٌ، نا الْأَوْزَاعِي يَأْثُرُهُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)).

ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔''

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

اسے امام مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ امام زہری سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق و تخریج مرسل: اسے ابن شہاب زہری نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم کی روایت مرفوع ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔

تشریح ان احادیث میں نرمی و ملائمت کا درس دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام کاموں میں نرمی پسند ہے۔ لہٰذا بندوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی پسند کا خیال رکھتے ہوئے اپنے باہمی معاملات میں سختی کے بجائے نرمی اختیار کریں، ہاں جہاں شریعت نے سختی کا مطالبہ کیا ہے وہاں سختی ہی بہتر ہے لیکن باقی امور میں نرمی ہی محبوب ہے۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر ٧٣٢۔

[٦٨١] إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے

[١٠٦٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ السِّمْسَارِ بِدِمَشْقَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي دُجَانَةَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَوْرَانِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، وَيُحِبُّ أَنْ يَرَى نِعْمَتَهُ عَلَى عَبْدِهِ،

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور اس بات کو بھی پسند کرتا ہے کہ اپنے بندے

وَيُبْغِضُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ)) پر اپنی نعمت (کا اثر) دیکھے اور وہ مصیبت اور محتاجی (دکھانے) سے نفرت کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** ابو یعلی: ۱۰۵۵۔ شعب الایمان: ۵۷۹۰۔ عطیہ عوفی اور محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہیں۔

[۱۰۶۸] وَأَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُظَفَّرٍ الْأَدِيبُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ قُدَيْدٍ،

ثنا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ)).
وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُثَنَّى، وَمُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ، وَقَالَ ابْنُ مُثَنَّى: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فُضَيْلٍ الْفُقَمِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا

عبیداللہ بن سعید بن کثیر بن عفیر کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد سعید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔''
اسے مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے مختصر بیان کیا۔

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** عبیداللہ بن سعید ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

فائدہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: ''ایک شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کا جوتا اچھا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے تکبر تو حق سے بے پرواہی اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔'' (مسلم: ۹۱)

[۶۸۲] إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُلِحِّينَ فِي الدُّعَاءِ

بے شک اللہ تعالیٰ دعا میں اصرار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

[۱۰۶۹] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا

أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُلِحِّينَ فِي الدُّعَاءِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ دعا میں اصرار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: الدعاء للطبراني: ٢٠ ـ معجم السفر: ١٤٠٤ ـ بقیہ بن ولید اور زہری مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔

[١٠٧٠] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَيَّاشُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، نا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ مِثْلَهُ، وَفِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی کثیر بن عبید سے اسی طرح مروی ہے اور اس میں عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

آخر الجز السابع من كتاب مسند الشهاب والحمد لله وحده وصلواته على سيدنا محمد نبيه وآله وصحبه اجمعين وسلم تسليما دائما ما ذكره الذاكرون وصلى عليه المصلون وغفل عنه الغافلون.

وهو حسبي ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم، يتلوه ان شاء الله تعالىٰ في اول الجزء الثامن ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْأَخْفِيَاءَ الْاَتْقِيَاءَ)).

کتاب ”مسند الشهاب“ کا ساتواں جز مکمل ہوا اور سب تعریف اللہ وحدہ کے لیے ہے اور اس کے نبی، ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ کی آل اور آپ کے تمام صحابہ پر ہمیشہ درود وسلام ہو جسے ذکر کرنے والوں نے ذکر کیا اور درود پڑھنے والوں نے آپ پر درود پڑھا اور غافل اس سے غفلت میں رہے۔

اور مجھے وہ (اللہ) ہی کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے اس کی مدد کے بغیر (کسی چیز سے بچنے کی) طاقت ہے اور نہ (کچھ کرنے کی) قوت ہے۔ قاری آٹھویں جز کے شروع میں ان شاء اللہ یہ پڑھے گا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیک گم نام متقی لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

[٦٨٣] إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَخْفِيَاءَ الْأَتْقِيَاءَ

بے شک اللہ تعالیٰ نیک، گم نام متقی لوگوں کو پسند کرتا ہے

[١٠٧١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِقِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْكُوفِيُّ الْعَبْسِيُّ، قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمٍ، ثنا رَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ يَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: أَبْكَانِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَخْفِيَاءَ الْأَتْقِيَاءَ، الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَإِذَا حَضَرُوا لَمْ يُعْرَفُوا، وَلَمْ يُدْعَوْا، قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى، يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ))

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ایک دن) مسجد نبوی کی طرف نکلے تو دیکھا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس رو رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: معاذ! کیوں رو رہے ہو؟ وہ کہنے لگے: مجھے وہ بات رلا رہی ہے جو میں نے اس قبر والے سے سنی تھی، میں نے ان کو یہ فرماتے سنا تھا: ''بے شک اللہ نیک، گم نام، متقی لوگوں کو پسند کرتا ہے جو (محفل سے) جب غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور جب موجود ہوں تو انہیں پہچانا نہ جائے اور نہ بلایا جائے (حالانکہ) ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، وہ ہر غبار آلود تاریک فتنہ سے (محفوظ) نکلتے ہیں۔''

تحقیق و تخریج: **اسناد ضعیف جدًا:** ابن ماجہ: ٣٩٨٩۔ حاکم: ١/ ٤۔ شعب الایمان: ٦٣٩٣۔ عیسیٰ بن عبدالرحمٰن متروک ہے۔

[٦٨٤] إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ

بے شک اللہ تعالیٰ پیشہ اختیار کرنے والے مومن کو پسند کرتا ہے

[١٠٧٢] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ ثَرْثَالٍ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَطْحَاءَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّيَّاتُ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا قَيْسٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ پیشہ اختیار کرنے والے مومن کو پسند کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف: علل الحديث لابن ابی حاتم: ۱۸۷۷۔ لیث، قیس اور عبید بن اسحاق ضعیف ہیں۔

[۱۰۷۳] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، نا أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَالِمٍ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ الْمُحْتَرِفَ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ پیشہ اختیار کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف جدًا: المعجم الاوسط: ۸۹۳۴۔ شعب الایمان: ۱۱۸۱۔ العلل المتناهية: ۹۶۸۔ عاصم بن عبیداللہ اور ابو ربیع السمان سخت ضعیف ہیں۔

[۱۰۷٤] وأنا أَبُو سَعْدٍ الصُّوفِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُرْجَانِيُّ الْفَقِيهُ، نا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، نا مُجَاشِعٌ، نا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا الرَّبِيعُ بِإِسْنَادِهِ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ))

یہ روایت ایک دوسری سند سے ان الفاظ میں مروی ہے: ''بے شک اللہ پیشہ اختیار کرنے والے مومن کو پسند کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج ایضًا۔

[۶۸۵] إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزِينٍ

بے شک اللہ تعالیٰ ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے

[۱۰۷۵] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ، أبنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عَمْرُو بْنُ بِشْرِ بْنِ السَّرْحِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰـهَ يُحِـبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزِينٍ)) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنـاده ضعيف: كتـاب الهـم والـحـزن: ٢- حـاكـم: ٤/ ٣١٥- شعب الايـمـان: ٨٦٥- ابوبکر بن ابی مریم ضعیف جبکہ ضمرہ بن حبیب اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ السلسلة الضعيفة: ٤٨٣.

[٦٨٦] إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمُورِ وَأَشْرَافَهَا، وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا

بے شک اللہ تعالیٰ اونچے اور بلند کاموں کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا کاموں کو ناپسند کرتا ہے

[١٠٧٦] أَخْبَـرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمَالِكِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثـنـا عَـلِـيُّ بْـنُ عَبْـدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْقَعْنَبِيُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰـهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمُورِ وَأَشْرَافَهَا، وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا))

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اونچے اور بلند کاموں کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: الـمـعـجم الكبير: ٢٨٩٤- الكامل لابن عدى: ٣/ ٤١٥- خالد بن الیاس متروک ہے۔

[١٠٧٧] وأنـا إِبْـرَاهِيـمُ بْـنُ جَـعْـفَـرِ بْنِ أَبِي الْكِرَامِ، نا الشَّرِيفُ الْمَعْرُوفُ بِمُسْلِمٍ أَبُو جَعْفَرٍ مُـحَـمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاهِرٍ الْحُسَيْنِيُّ، نا طَاهِرُ بْنُ دَاوُدَ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ إِلْيَاسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الـلّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ يُـحِـبُّ مَـعَـالِـيَ الْأَخْلَاقِ وَأَشْـرَافَهَـا، وَيَـكْـرَهُ سَفْسَافَهَا))

علی بن حسین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل اونچے اور بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: مرسـل ضعيف جدًا: اسے علی بن حسین تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور خالد بن الیاس متروک ہے۔

فائدہ ٭ سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل اونچے کاموں کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔'' [المعجم الاوسط: ۲۹۴۰، وسندہ حسن]

٭ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل کریم ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے بلند اخلاق کو محبوب رکھتا ہے اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔'' (المعجم الکبیر: ۵۹۲۸ وسندہ صحیح)

[۶۸۷] إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخْصَتُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُتْرَكَ مَعْصِيَتُهُ

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی (دی ہوئی) رخصت کو اختیار کیا جائے جیسا کہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کو ترک کیا جائے

[۱۰۷۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخْصَتُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُتْرَكَ مَعْصِيَتُهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی (دی ہوئی) رخصت کو اختیار کیا جائے جیسا کہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کو ترک کیا جائے۔''

تحقیق وتخریج حسن: احمد: ۲/ ۱۰۸۔ ابن خزيمة: ۲۰۲۷۔ ابن حبان: ۲۷٤۲.

[۱۰۷۹] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُلْوَانِيُّ الضَّرِيرُ، نا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ بَيَّاعُ الْخُمُرِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا عَزَائِمُهُ؟ قَالَ: ((فَرَائِضُهُ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی (دی ہوئی) رخصت کو اختیار کیا جائے جیسا کہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی عزیمت والے کاموں کو اختیار کیا جائے۔'' کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی عزیمت والے کام کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے فرائض۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ۸۰۳۲۔ الكامل: ٦/ ١٢٤۔ عمر بن عبید

بصری ضعیف ہے۔

تشریح معلوم ہوا کہ شدت اور تکلیف کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن بندوں کو دی ہوئی رخصتوں کو اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی طرح پسندیدہ ہے جیسے گناہ اور نافرمانی والے کاموں کو ترک کرنا ہے۔ رخصتوں سے مراد وہ سہولتیں ہیں جو تکلیف، بیماری یا کسی دوسری مجبوری کی وجہ سے کسی حرام کام کو مباح یا کسی واجب کو ترک کرنے کی صورت میں دی گئی ہوں جیسے نماز مکمل ادا کرنا واجب ہے لیکن سفری مشقت کی وجہ سے اسے کم کر کے سہولت دی گئی ہے۔ اسی طرح روزہ اور دیگر بے شمار امور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرة: ١٨٥) ''اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہیں مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے اس کو اختیار کیا جو ان دونوں میں آسان تھی بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔ اگر وہ چیز گناہ ہوتی تو آپ تمام لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہنے والے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا، ہاں اگر اللہ کی حدود کو پامال کیا جاتا تو آپ اللہ کے لیے اس کا بدلہ لیتے تھے۔'' (بخاری: ٣٥٦٠)

[٦٨٨] إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْبَصَرَ النَّافِذَ عِنْدَ مَجِيءِ الشَّهَوَاتِ

بے شک اللہ تعالیٰ شہوتوں کے وقت پرکھنے والی نظر کو پسند کرتا ہے

[١٠٨٠] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أبنا أَبُو طَاهِرٍ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ الْأَرْبَقِيُّ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْجُرْجَانِيُّ، ثنا أَبُو يَعْقُوبَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَبِي، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ حَوْشَبٍ، وَمَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرَفِ عِمَامَتِي فَقَالَ: ((يَا عِمْرَانُ! إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ الْإِنْفَاقَ وَيُبْغِضُ الْإِقْتَارَ، فَأَنْفِقْ وَأَطْعِمْ، وَلَا تَصُرَّ صَرًّا فَيَعْسُرَ عَلَيْكَ الطَّلَبُ، وَاعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْبَصَرَ النَّافِذَ عِنْدَ مَجِيءِ الشَّهَوَاتِ وَالْعَقْلَ الْكَامِلَ عِنْدَ نُزُولِ الشُّبُهَاتِ، وَيُحِبُّ السَّمَاحَةَ وَلَوْ عَلَى تَمَرَاتٍ، وَيُحِبُّ الشَّجَاعَةَ وَلَوْ عَلَى قَتْلِ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے عمامے کا کونا پکڑ کر فرمایا: ''اے عمران! بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے اور روک رکھنے کو پسند نہیں کرتا، لہٰذا تو خرچ کر اور کھلا اور تھیلی کا منہ باندھ کر نہ رکھ ورنہ طلب تجھ پر مشکل ہو جائے گی اور جان لے کہ بے شک اللہ شہوتوں کے آتے وقت پرکھنے والی نظر کو اور شبہات اترتے وقت عقل کامل کو پسند کرتا ہے اور وہ سخاوت بھی پسند کرتا ہے خواہ چند کھجوروں پر ہو اور بہادری کو بھی

حَيَّةٍ)) پسند کرتا ہے خواہ کسی سانپ کو مارنے پر ہو۔‘‘

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: الزهد الكبير: ٩٥٤ـ حلية الاولياء: ٥/ ١١٧ـ تاريخ دمشق: ٥٢/ ١٣٨ـ عمر بن حفص عبدی اور بلال بن علاء کا والد ضعیف ہیں۔

[١٠٨١] أنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، نا ابْنُ بُنْدَارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، نا حَوْشَبٌ، وَمَطَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: أَرْخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرَفِ عِمَامَتِي مِنْ وَرَائِي ثُمَّ قَالَ: ((يَا عِمْرَانُ! إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْإِنْفَاقَ وَيُبْغِضُ الْإِقْتَارَ، فَكُلْ وَأَطْعِمْ، وَلَا تَصُرَّ صَرًّا فَيَعْسُرَ عَلَيْكَ الطَّلَبُ، وَاعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْبَصَرَ النَّافِذَ عِنْدَ مَجِيءِ الشَّهَوَاتِ، يَعْنِي وَالْعَقْلَ الْكَامِلَ عِنْدَ نُزُولِ الشَّهَوَاتِ، وَيُحِبُّ السَّمَاحَةَ وَلَوْ عَلَى تَمَرَاتٍ، وَيُحِبُّ الشَّجَاعَةَ وَلَوْ عَلَى قَتْلِ حَيَّةٍ))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے عمامہ کا کونہ پکڑا پھر فرمایا: ’’اے عمران! بے شک اللہ خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے اور روک رکھنے کو پسند نہیں کرتا لہٰذا (خود بھی) کھا اور (دوسروں کو بھی) کھلا اور تھیلی کا منہ باندھ کر نہ رکھ ورنہ طلب تجھ پر مشکل ہو جائے گی اور جان لے کہ بے شک اللہ شہوتوں کے آتے وقت پرکھنے والی نظر کو یعنی شہوتوں کے اترتے وقت عقل کامل کو پسند کرتا ہے اور وہ سخاوت بھی پسند کرتا ہے خواہ چند کھجوروں پر ہو اور وہ بہادری بھی پسند کرتا ہے خواہ کسی سانپ کو مارنے پر ہو۔‘‘

تحقیق وتخریج ايضًا.

[٦٨٩] إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْمَحَامِدَ

بے شک تیرا رب اپنی تعریفوں کو پسند کرتا ہے

[١٠٨٢] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْإِمَامُ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّافِقِيُّ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْمَحَامِدَ)) مُخْتَصَرًا

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بے شک تیرا رب اپنی تعریفوں کو پسند کرتا ہے۔‘‘ راوی نے اسے مختصر بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج صحيح: الادب المفرد: ٨٥٩ـ السنن الكبرى للنسائي: ٧٦٩٨ـ آمالي المحاملي: ٦٢ـ

تشریح اس حدیث سے پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی حمد وثنا، تعریف وتوصیف اور مدح وستائش بہت پسند ہے اسی لیے قرآن مجید میں جگہ جگہ اس نے اپنی مدح بیان فرمائی ہے اور اپنے بندوں کو بھی یہی حکم دیا ہے کہ اس کی حمد وثنا بیان کریں لہٰذا جو بندہ کثرت کے ساتھ اس کی حمد وثنا کرے گا، وہ اس کا محبوب بن جائے گا جیسا کہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک (اللہ تعالیٰ کی) بہت زیادہ تعریف کرنے والے روز قیامت اللہ کے بندوں میں بہترین لوگوں میں شمار ہوں گے۔ (احمد: ۴/۴۳۴ وسندہ صحیح) سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الحمد للہ کہنا ترازو کو بھر دے گا جبکہ سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا آسمان وزمین کے مابین کو بھر دے گا۔'' (مسلم: ۲۲۳)

[۶۹۰] إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ السَّهْلَ الطَّلْقَ

بے شک اللہ تعالیٰ نرمی اور کشادہ روئی کو پسند کرتا ہے

[۱۰۸۳] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا أَبُو عُمَرَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ السَّهْلَ الطَّلْقَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نرمی اور کشادہ روئی کو پسند کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف جدا: مکارم الاخلاق للخرائطی: ۱۴۶۔ الزهد لهناد: ۱۴۰۴۔ شعب الایمان: ۷۶۹۸۔ جویبر متروک ہے۔

[۱۰۸۴] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيْنَا أَبُو الْحَسَنِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِقِيُّ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْكُوفِيُّ الْعَبْسِيُّ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ السَّهْلَ الطَّلْقَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نرمی اور کشادہ روئی کو پسند کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۶۹۱] إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اسے غرغرہ شروع نہ ہو

[۱۰۸۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْأَعْرَابِيُّ ، ثنا الْحَارِثِيُّ ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، ثنا أَبِي ، عَنْ قَتَادَةَ ،

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ))

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اسے غرغرہ شروع نہ ہو (یعنی عالم نزع طاری نہ ہو)۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: قتادہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اسے غرغرہ شروع نہ ہو (یعنی عالم نزع طاری نہ ہو)۔'' (ترمذی: ۳۵۳۷ وسندہ حسن)

[۶۹۲] إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْعِفْرِيَةَ النِّفْرِيَةَ الَّذِي لَمْ يُرْزَأْ فِي جِسْمِهِ وَلَا مَالِهِ

بے شک اللہ تعالیٰ ایسے طاقتور شرارتی انسان سے نفرت کرتا ہے جسے اس کے جسم و مال میں کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو

[۱۰۸۶] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ النَّجِيرَمِيُّ ، أبنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْمُهَلَّبِيُّ ، أبنا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُتَيْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ـ ذَكَرَهُ فِي غَرِيبِ الْحَدِيثِ ـ قَالَ: يَرْوِيهِ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ،

عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ـ هُوَ النَّهْدِيُّ ـ

یہ روایت ابو عاصم نہدی سے مروی ہے۔

تحقیق وتخریج: مرسل: اسے ابو عاصم (ابوعثمان) نہدی تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے مزید دیکھیں: السلسلة الضعيفة: ٢٦٦٠ .

[۶۹۳] إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمُ الْعَبَثَ فِي الصَّلَاةِ

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نماز میں لغو کام ناپسند کیا ہے

[۱۰۸۷] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ ، أبنا الْحُسَيْنُ

بْـنُ الْـحَسَنِ ، أبنا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أبنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ يُوسُفَ ،

عَـنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمُ الْعَبَثَ فِي الصَّلَاةِ، وَالرَّفَثَ فِي الصِّيَامِ، وَالضَّحِكَ عِنْدَ الْمَقَابِرِ))

یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ نے تمہارے لیے نماز میں لغو کام، حالت روزہ میں فحش گوئی اور قبروں کے پاس ہنسنے کو ناپسند کیا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: الزهد لابن المبارك: ۱۵۵۷ ۔ اسے یحییٰ بن ابی کثیر تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور عبداللہ بن دینار اور سعید بن یوسف ضعیف ہیں۔

[۶۹۴] إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ

بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں قیل وقال اور مال ضائع کرنے سے منع کرتا ہے

[۱۰۸۸] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْخَصِيبُ ، أبنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ قَالَ: ثنا الْخَرَائِطِيُّ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ ، أُرَاهُ قَالَ: ثنا الْمَرْوَرُوذِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ،

عَـنْ وَرَّادٍ ، قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ يُمْلِي عَلَيَّ وَأَنَا أَكْتُبُ بِيَدِي ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ))

وراد کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، وہ مجھے املاء کروا رہے تھے اور میں اپنے ہاتھ سے لکھ رہا تھا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تمہیں قیل وقال، مال ضائع کرنے اور کثرت سوال سے منع کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ٦٤٧٣ ۔ مسلم: ٥٩٣ ۔ احمد: ٤/ ٢٥٥ .

[۱۰۸۹] وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ ، ثنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، ثنا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ ،

عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

شعبی کہتے ہیں کہ مجھے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ آپ مجھے ایسی حدیث لکھ کر بھیجیں جو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ)).

آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو چنانچہ انہوں نے ان کی طرف یہ لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''بے شک اللہ نے تمہارے لیے تین چیزیں ناپسند کی ہیں: قیل وقال، مال ضائع کرنا اور کثرت سوال۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۱٤۷۷۔ مسلم: ۵۹۳۔ ابن حبان: ۵۷۱۹ .

تشریح: ان احادیث میں اللہ تعالیٰ کی تین ناپسندیدہ باتوں کا بیان ہے:

۱:...... قیل وقال: یعنی فضول اور بے فائدہ بحث جس کا نہ کوئی دنیاوی فائدہ ہو اور نہ اخروی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے کیونکہ لایعنی باتوں اور فضول بحث سے پرہیز کرنا مومن کی صفت ہے۔

۲:...... اضاعتِ مال: یعنی فضول خرچی، ایسی جگہوں پر مال خرچ کرنا جہاں دنیا وآخرت کے شرعی مقاصد میں سے کوئی مقصد حاصل نہ ہو اضاعت مال یعنی مال ضائع کرنا ہے اور یہ انسان کی بڑی حماقت اور بے وقوفی ہے کہ وہ اپنے مال کو ایسی جگہوں پر خرچ کرے جہاں خرچ کرنے کا کوئی فائدہ ہی نہ ہو۔

۳:...... کثرتِ سوال: اس سے مراد ایک تو یہ ہے کہ لوگوں سے ان کے اموال کا بکثرت سوال نہ کیا جائے یعنی بھیک مانگنا اور دوسرا یہ ہے کہ ایسے بے فائدہ اور عبث سوالات نہ کیے جائیں جن کا ہدایت کے ساتھ تعلق نہیں۔

[۱۰۹۰] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَرُزِّيُّ، نا عُبَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ جَارُ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ، نا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَعُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ))

سیدنا عمار بن یاسر اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے تمہارے لیے کثرت سوال، مال ضائع کرنا، خود نہ دینا اور دوسروں سے لینا، بچیوں کو زندہ دفن کرنا اور ماوں کی نافرمانی کرنا ناپسند کیا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: الكامل لابن عدى: ۷/ ۵۳۔ عطاء بن سائب مختلط اور عبید بن عمرو ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے تم پر ماوں کی نافرمانی، بچیوں کو زندہ دفن کرنا، خود نہ دینا اور دوسروں سے لینا حرام کیا ہے اور قیل وقال، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنا تمہارے

لیے ناپسند کیا ہے۔'' (بخاری: ۲۴۰۸)

[۶۹۵] إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ لِلْمُسْلِمِ فَلْيَغَرْ

بے شک اللہ تعالیٰ مسلمان کے لیے غیرت کھاتا ہے لہٰذا اس (مسلمان) کو بھی غیرت کھانی چاہیے

[۱۰۹۱] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَرَائِضِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أُمِّهِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ لِلْمُسْلِمِ فَلْيَغَرْ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ مسلمان کے لیے غیرت کھاتا ہے لہٰذا اس (مسلمان) کو بھی غیرت کھانی چاہیے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: ابو يعلى: ۵۰۸۷۔ المعجم الاوسط: ۱۰۶۸۔ المسند للشاشي: ۲۹۰۔ عبدالاعلیٰ ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۱۰۹۲] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، أنا الْقَاسِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَاشِمِيُّ، أنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی عثمان بن عبداللہ سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضًا

[۶۹۶] إِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْحَمُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے

[۱۰۹۳] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، ثنا حَمَّادٌ -يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ- عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ،

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْحَمُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ))

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اپنے بندوں میں سے صرف رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ۵۶۵۵۔ مسلم: ۹۲۳۔ الادب المفرد: ۵۱۲۔

تشریح: دیکھئے حدیث نمبر ۸۹۴۔

[٦٩٧] إِنَّ اللّٰهَ لَيَدْرَأُ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِينَ مَيْتَةً مِنَ السُّوءِ

بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ کی وجہ سے ستر بری موتیں دور کر دیتا ہے

[١٠٩٤] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ شُعَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْمِنْهَالِ السَّدُوسِيُّ ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّازِيُّ ، أبنا أَبُو عَمْرٍو الْمِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ الرُّعَيْنِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحْرِزٍ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ،

عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَدْرَأُ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِينَ مَيْتَةً مِنَ السُّوءِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ صدقہ کی وجہ سے ستر بری موتیں دور کر دیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: یزید رقاشی ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ ارواء الغليل: ٣/ ٣٩٢.

[٦٩٨] إِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ الْعَبْدَ بِالذَّنْبِ يُذْنِبُهُ

بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو اس گناہ کے بدلے بھی فائدہ پہنچاتا ہے جو اس سے سرزد ہو

[١٠٩٥] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ ، ثنا أَبُو طَاهِرِ بْنُ فِيلٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ ، ثنا مُضَرُ بْنُ نُوحٍ السُّلَمِيُّ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ الْعَبْدَ بِالذَّنْبِ يُذْنِبُهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ بندے کو اس گناہ کے بدلے بھی فائدہ پہنچاتا ہے جو اس سے سرزد ہو۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: الضعفاء للعقيلي: ٤/ ١٣٩٧۔ حلية الاولياء: ٦/ ٤٣٧۔ العلل المتناهية: ١٣١٥۔ مضر بن نوح سلمی کی توثیق نہیں ملی۔

[٦٩٩] إِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی فاجر شخص کے ذریعے بھی مدد کرے گا

[١٠٩٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، أبنا

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ))

سیدنا نعمان بن عمرو بن مقرن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی فاجر شخص کے ذریعے بھی مدد کرے گا۔''

تحقیق وتخریج: حسن: المعجم الكبير: ٨١ ، جزء: ١٧ .

[١٠٩٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ ، ثنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ (ح) قَالَ: وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أبنا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شریک ہوئے اور انہوں نے اس حدیث کو طوالت کے ساتھ ذکر کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ تھے: ''جنت میں صرف مسلمان شخص داخل ہوگا اور بے شک اللہ اس دین کی فاجر شخص کے ذریعے بھی مدد کرے گا۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ٣٠٦٢۔ مسلم: ١١١۔ احمد: ٢/ ٣٠٩ .

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کی تقویت اور تائید کا کام کسی فاجر و فاسق شخص سے بھی لے سکتا ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ کسی فاسق و فاجر شخص سے اشاعت دین کے سلسلے میں بوقت ضرورت مدد لینا جائز ہے، باقی جہاں تک صحیح مسلم (١٨١٧) کی روایت کہ ''میں کسی مشرک سے ہرگز مدد نہ لوں گا۔'' کا تعلق ہے تو وہ ایک موقع کے ساتھ خاص ہے۔

[٧٠٠] إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کھانا کھائے یا مشروب پیئے تو اس پر اللہ کی حمد کرے

[١٠٩٨] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الصَّفَّارِ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْحَاقَ النَّاقِدُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ الْبَغْدَادِيُّ ، ثنا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى ، ثنا أَبُو سَلَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا)).

فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کھانا کھائے یا مشروب پیئے تو اس پر اللہ کی حمد کرے۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنِ نُمَيْرٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَا: ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِإِسْنَادٍ مِثْلَهُ، وَفِيهِ ((أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا))

اسے مسلم بن حجاج نے بھی اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس میں ہے: ''جو کھانا کھائے تو اس پر اس (اللہ) کی حمد کرے یا مشروب پیئے تو اس پر بھی اس (اللہ) کی حمد کرے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ٢٧٣٤ ـ ترمذی: ١٨١٦ ـ احمد: ٣/ ١٠٠.

[١٠٩٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّارُ، أنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَيْهَا))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھائے تو اس پر اللہ کی حمد کرے یا مشروب پیئے تو اس پر اللہ کی حمد کرے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کھانا کھا کر فارغ ہو یا کوئی چیز پیئے اور پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے، اس کی حمد وثنا بیان کرے، تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے اس عمل پر خوش ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا کر فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا) ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ نہایت پاکیزہ برکت والی (تعریفیں) ہم اس کھانے کا پوری طرح حق ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لیے رخصت نہیں کیا گیا (اور یہ اس لیے پڑھا تاکہ) اس سے ہم کو بے پرواہی کا خیال نہ ہو۔ اے ہمارے رب!۔'' (بخاری: ٥٤٥٨)

ایک دوسری دعا بھی مروی ہے: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ) ''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری قوت وطاقت کے مجھے رزق نصیب فرمایا۔''

(ترمذی: ۳۴۵۸، وسندہ حسن) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' (ایضاً)

[۷۰۱] إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَنْعَمَ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً أَحَبَّ أَنْ تُرَى عَلَيْهِ

بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر کوئی نعمت انعام کرتا ہے تو اسے اس پر دیکھنا پسند کرتا ہے

[۱۱۰۰] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ النَّقَّاشُ، ثنا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ، ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ،

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ مُخْتَصَرًا

ابواحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں یہ بات ارشاد فرمائی...... راوی نے اسے مختصر بیان کیا ہے۔

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: احمد: ۳/ ۴۷۴۔ ابن حبان: ۵۴۱۷۔ المعجم الاوسط: ۳۶۵۳۔ عبدالملک بن عمیر مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۱۱۰۱] أنا أَبُو الْقَاسِمِ سَعْدُ بْنُ عَلِيٍّ الزَّنْجَانِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الْمُؤَذِّنُ، نا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النَّهَاوَنْدِيُّ، نا أَبُو يَعْلَى مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ الْأُبُلِّيُّ، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ السَّمْتِيُّ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ، وَيَكْرَهُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ یہ بات پسند کرتا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے اور وہ مصیبت اور محتاجی (دکھانے) سے نفرت کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: خالد بن یوسف سمتی ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۱۱۰۲] أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِي بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّهُ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَةُ خَزٍّ لَمْ يُرَ عَلَيْهِ مِثْلُهَا، فَقِيلَ لَهُ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ریشمی رومال اوڑھے باہر نکلے (اس سے پہلے) ان پر اس طرح کا

فِي ذَلِكَ، فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَى عَبْدٍ أَحَبَّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَيْهِ)).

(قیمتی) کپڑا نہیں دیکھا گیا تھا ان پر اعتراض ہوا تو انہوں نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی بندے پر انعام کرتا ہے تو وہ یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ: قَدْ أَسْنَدَ شُعْبَةُ عَنْ هَذَا الشَّيْخِ حَدِيثَيْنِ، وَلَا نَعْلَمُ لَهُ رَاوِيًا غَيْرَ شُعْبَةَ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُفَضَّلِ قَرَابَةٌ، فَإِنَّ هَذَا بَصْرِيٌّ، وَالْمُفَضَّلُ حِجَازِيٌّ، وَقَدْ تَفَرَّدَ بِالرِّوَايَةِ عَنْ شُيُوخٍ لَمْ يَرْوِ عَنْهُمْ غَيْرُهُ

ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ (امام حاکم) کہتے ہیں: اس شیخ (مفضل بن فضالہ) سے شعبہ نے دو حدیثیں لی ہیں اور ہمارے علم میں شعبہ کے سوا کسی نے ان سے روایت نہیں لی، ان کے اور شعبہ کے درمیان کوئی قریبی تعلق نہیں کیونکہ یہ (شعبہ) بصری ہیں اور مفضل حجازی ہیں اور یقین کریں کہ شعبہ کئی شیوخ سے روایت کرنے میں منفرد ہے، ان (شیوخ) سے شعبہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

تحقیق وتخریج: حسن: احمد: ٤/ ٤٣٨۔ الشکر لابن ابی الدنیا: ٥٠۔ معرفة علوم الحدیث: ٤١٦ .

تشریح: لباس کسی کی شخصیت کا عکاس ہوتا ہے، نیز عموماً لباس سے انسان کی مالی، ذہنی اور سماجی حیثیت کا پتا بھی چلتا ہے۔ مزید برآں یہ کہ لباس سے کسی کے مہذب اور غیر مہذب ہونے کا پتا بھی چلتا ہے، اس لیے لباس صاف ستھرا، باپردہ اور مالی لحاظ سے حیثیت کے مطابق ہونا چاہیے۔ البتہ فخر و تکبر نہیں ہونا چاہیے ولباس التقوی ذلك خیر، صحیح لباس وہی ہے جس میں کنجوسی، فضول خرچی، عریانی، ریاکاری اور فخر سے پرہیز کیا گیا ہو۔ لباس کے معاملے میں زیادہ تکلف بھی معیوب ہے جس سے انسان خود تنگی میں پڑ جائے۔ ریشم پہننا اور لباس ٹخنوں سے نیچے لٹکانا شرعاً حرام ہے، خواہ کسی بھی نیت سے ہو، البتہ شرعی عذر اور مجبوری قابل قبول ہے۔ (سنن نسائی: ٧/ ٢٣٥)

[٧٠٢] إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا

بے شک اللہ تعالیٰ علم کو (لوگوں سے) چھین کر نہیں اٹھائے گا

[١١٠٣] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ نَظِيفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أبنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّافِقِيُّ، ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الصَّبَّاحِ الْبَصْرِيُّ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ وَمِئَتَيْنِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ))

فرمایا: ''بے شک اللہ علم کو لوگوں سے چھین کر نہیں اٹھائے گا لیکن وہ علماء کو (دنیا سے) اٹھا کر علم کو اٹھائے گا۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ۱۰۰۔ مسلم: ۲۶۷۳۔ ترمذی: ۲۶۵۲۔ ابن ماجه: ۵۲.

[۱۱۰۴] وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، أبنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ، وَقَالَ فِيهِ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ اور اس میں کہا: ''بے شک اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو اپنے بندوں سے چھین لے۔''

تحقیق و تخریج ایضًا.

[۱۱۰۵] أنا الْحَسَنُ بْنُ فِرَاسٍ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَكِّيُّ، أنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْقَعْنَبِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ -يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ-

عَنْ هِشَامٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی ہشام سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق و تخریج ایضًا.

[۱۱۰۶] وَأَنَاهُ ابْنُ فِرَاسٍ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ،

عَنْ هِشَامٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ حدیث ایک اور سند سے بھی ہشام سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق و تخریج ایضًا.

[۱۱۰۷] أنا صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رِشْدِينَ، أنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الدَّارِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْإِمَامِ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ بِعِلْمِهِمْ، فَإِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، فَسُئِلُوا، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا))

فرمایا: ''بے شک اللہ علم اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں سے چھین لے لیکن وہ علماء کو (دنیا سے) اٹھا کر علم کو اٹھالے گا پھر جب کوئی عالم (دنیا میں) باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے پس وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

تشریح: ان احادیث میں قرب قیامت کی ایک علامت کا بیان ہے کہ علماء دین ناپید ہو جائیں گے اور جاہل لوگ سردار پیشوا اور امام بن جائیں گے جن کو قرآن وحدیث کا علم نہیں ہوگا اس کے باوجود وہ مفتی اور مجتہد بنے ہوں گے اور اپنے فتویٰ اور خود ساختہ مسئلوں سے اپنے ساتھ دوسرے لوگوں کی بھی گمراہی کا باعث بنیں گے۔ اس میں جہاں اس امر کی ترغیب ہے کہ علماء دین زیادہ سے زیادہ تیار کیے جائیں وہاں اس کی بھی تاکید ہے کہ جاہلوں کو دین کا پیشوا بنانے سے اجتناب کیا جائے۔ (ریاض الصالحین: ۲/ ۲۲۸)

[۷۰۳] إِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي عَلَى نِيَّةِ الْآخِرَةِ

بے شک اللہ تعالیٰ آخرت کی نیت پر عطا کرتا ہے

[۱۱۰۸] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا عِيسَى بْنُ سَبْرَةَ الْمَدِينِيُّ، أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا عَلَى نِيَّةِ الْآخِرَةِ، وَأَبَى أَنْ يُعْطِيَ الْآخِرَةَ عَلَى نِيَّةِ الدُّنْيَا))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ آخرت کی نیت پر دنیا عطا کرتا ہے لیکن دنیا کی نیت پر آخرت دینے سے انکار کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** الزهد لابن المبارك: ٥٤٩۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والا مجہول ہے اور عیسیٰ بن سبرہ مدنی کی توثیق نہیں ملی۔

[۱۱۰۹] وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، أبنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَرِيرِيُّ إِجَازَةً، أبنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، أبنا ابْنُ أَبِي الْعَنْبَسِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ الْبَجَلِيُّ أَبُو عَاصِمٍ ابْنُ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، أبنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا عَلَى نِيَّةِ الْآخِرَةِ وَأَبَى أَنْ يُعْطِيَ الْآخِرَةَ عَلَى نِيَّةِ الدُّنْيَا))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ آخرت کی نیت پر دنیا عطا کرتا ہے لیکن دنیا کی نیت پر آخرت دینے سے انکار کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج منقطع: ابن مبارک اور ابن سیرین کے درمیان انقطاع ہے۔

[۷۰۴] إِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْعَبْدِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ

بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے حیا کرتا ہے کہ وہ اس کی طرف اپنے ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے

[۱۱۱۰] أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِي، ثنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِهْرَانَ إِمْلَاءً، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ،

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْعَبْدِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ))

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے حیا کرتا ہے کہ وہ (بندہ) اس کی طرف اپنے ہاتھ اٹھائے اور وہ (اللہ) انہیں خالی لوٹا دے۔''

تحقیق وتخریج حسن: ابوداود: ۱۴۸۸۔ ترمذی: ۳۵۵۶۔ ابن ماجہ: ۳۸۶۵۔ آمالی لمحاملی: ۴۳۳.

[۱۱۱۱] أنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ الْجُرَيْرِيُّ، أنا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ، نا ابْنُ الْمُثَنَّى، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ جَعْفَرٍ -يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ- عَنْ أَبِي عُثْمَانَ،

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا))

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمہارا رب بڑا باحیا اور سخی ہے وہ اپنے بندے سے حیا کرتا ہے جب وہ اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے کہ انہیں خالی لوٹائے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

تشریح (۱) اللہ تعالیٰ بندے کی ہر دعا قبول فرماتا ہے بشرطیکہ کوئی ایسی وجہ موجود نہ ہو جو قبولیت کے

راستے میں رکاوٹ ہو لیکن قبولیت کا اثر بعض اوقات دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اور بعض اوقات آخرت میں۔ (۲) دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ (۳) اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی صفت علو کا اثبات ہے یعنی وہ اپنی ذات کے لحاظ سے عرش پر مستوی ہے ہر جگہ موجود نہیں البتہ اس کا علم اس کی قدرت اور رحمت ہر شئے کو محیط ہے۔ (سنن ابن ماجہ: ۵/ ۲۰۵)

[۷۰۵] إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِيَ الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے روئے زمین مسجد اور طہارت بنا دی ہے

[۱۱۱۲] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُبَابُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَان، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا أَبُو ذَرٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِيَ الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهُورًا))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے میرے لیے روئے زمین مسجد اور طہارت بنا دی ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** ابن ابی شیبۃ: ۷۸۳٦۔ مجاہد اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔

فائدہ: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی تھیں: ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور ساری زمین میری لیے مسجد اور طہارت بنائی گئی پس میری امت کا جو انسان نماز کے وقت کو (جہاں بھی) پالے اسے وہاں ہی نماز ادا کر لینی چاہیے اور میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے بھی حلال نہ تھا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے اور تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کے لیے مبعوث ہوتے تھے لیکن میں تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔'' (بخاری: ۳۳۵)

[۷۰٦] إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشرق ومغرب تک کو دیکھ لیا۔

[۱۱۱۳] أَخْبَرَنَا تُرَابُ بْنُ عُمَرَ، أبنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا الْقَاضِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ،

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ - أَوْ قَالَ - إِنَّ رَبِّي زَوَى

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ'' یا فرمایا: ''بے شک میرے رب نے زمین

لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا))

کو میرے لیے سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشرق ومغرب تک کو دیکھ لیا اور بے شک میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک اسے میرے لیے سمیٹا گیا تھا۔''

تحقیق وتخریج مسلم: ۲۸۸۹۔ ابوداود: ۴۲۵۲۔ ترمذی: ۲۱۷۶۔ ابن ماجه: ۳۹۵۲.

تشریح اس حدیث مبارک میں نبی ﷺ نے اپنا ایک عظیم الشان معجزہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کو سمیٹ کر مختصر کر کے آپ کے سامنے کر دیا اور آپ نے اس کے مشارق ومغارب تک کا مشاہدہ فرما لیا چنانچہ آپ نے یہ پیشین گوئی فرمائی کہ میری امت کی حکومت ان تمام علاقوں تک پہنچے گی جن کا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔ آپ کی یہ پیشین گوئی بالکل برحق ہے زمین کے اکثر حصہ پر مسلمانوں کی حکومت رہ چکی ہے۔ جبکہ قرب قیامت امام مہدی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں روئے زمین پر مسلمانوں کی حکومت ہوگی۔ ان شاء اللہ

[۷۰۷] إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا

بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان تمام باتوں سے درگزر فرمایا ہے جو ان کے دل میں پیدا ہوتی ہیں

[۱۱۱۴] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ نَفْسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے میری امت سے ان تمام باتوں سے درگزر فرمایا ہے جو ان کے دل میں پیدا ہوتی ہیں جب تک وہ ان کے متعلق کلام نہ کریں یا ان پر عمل نہ کریں۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ۵۲۶۹۔ مسلم: ۱۲۷۔ ابوداود: ۲۲۰۹۔ ترمذی: ۱۱۸۳۔ نسائی: ۳۴۶۴۔ ابن ماجه: ۲۰۴۰.

[۱۱۱۵] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْأُدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، أنا ابْنُ سَيَّارٍ، نا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، نا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ نے میری امت سے ان

حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَنْطِقْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، نَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ ـ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ ـ نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا أَوْ يَعْمَلُوا بِهِ))

تمام باتوں سے درگزر فرمایا ہے جو ان کے دل میں پیدا ہوتی ہیں جب تک وہ ان کے متعلق بات نہ کریں یا ان پر عمل نہ کریں۔''

اسے مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے میری امت سے ان تمام باتوں سے درگزر فرمایا ہے جو ان کے دلوں میں پیدا ہوتی ہیں جب تک وہ کلام نہ کریں یا ان پر عمل نہ کریں۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

تشریح: ہمارے شیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

۱:...... طیبی شارح مشکوۃ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ وسوسے کی دو قسمیں ہیں:

اول:...... جو بغیر اختیار کے خود بخود دل میں پیدا ہو جاتا ہے، جس میں آدمی کا ذاتی ارادہ شامل نہیں ہوتا، یہ وسوسہ تمام شریعتوں میں قابل معافی ہے۔

دوم:...... اپنے اختیار اور ذاتی ارادے کے ساتھ دل میں برائی کا تصور پیدا کرنا۔ یہ وسوسہ شریعت محمدیہ میں اس وقت تک قابل معافی ہے جب تک اس وسوسے والا زبانی اظہار یا جسمانی عمل نہ کر دے۔

۲:...... امت محمدیہ کو سابقہ امتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ [اضواء المصابیح: ۱/ ۱۰۱]

[۷۰۸] إِنَّ اللَّهَ بِقِسْطِهِ وَعَدْلِهِ جَعَلَ الرَّوْحَ وَالْفَرَحَ فِي الْيَقِينِ وَالرِّضَا

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل وانصاف سے راحت وفرحت کو رضا ویقین میں رکھا ہے

[۱۱۱۶] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مَنْصُورُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْمَاطِيُّ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ مُوسَى الْعَكِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَوْحٍ الْقَتِيرِيُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ نَجِيحٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَيْثَمَةَ،

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ بِقِسْطِهِ وَعَدْلِهِ جَعَلَ الرَّوْحَ وَالْفَرَحَ فِي الْيَقِينِ وَالرِّضَا، وَجَعَلَ الْهَمَّ وَالْحَزَنَ فِي الشَّكِّ وَالسُّخْطِ))، إِلَّا أَنَّهُ شَكَّ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے اپنے عدل وانصاف سے راحت وفرحت کو رضا ویقین میں رکھا ہے جبکہ غم اور پریشانی کو شک اور ناراضی میں رکھا ہے۔'' راوی

فِى الْفَرَجِ أَوِ الْفَرَحِ

کو لفظ ''فرحت یا کشادگی'' میں شک ہے (کہ ان میں سے کون سا لفظ ارشاد فرمایا)۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۷۰۴۔

[۷۰۹] إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْغَيْرَةَ عَلَى النِّسَاءِ

بے شک اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر غیرت فرض کر دی ہے

[۱۱۱۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثنا كَامِلٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْغَيْرَةَ عَلَى النِّسَاءِ، وَالْحَيَاءَ عَلَى الرِّجَالِ، فَمَنْ صَبَرَ مِنْهُنَّ احْتِسَابًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے عورتوں پر غیرت اور مردوں پر حیاء فرض کر دی ہے۔ پس ان میں سے جس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا اس کے لیے شہید کے اجر و ثواب جتنا (اجر و ثواب) ہے۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: بزار: ۱۴۹۰۔ المعجم الکبیر: ۱۰۰۴۰۔ الکامل: ۷/ ۲۲۷۔ عبید بن صباح ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۷۱۰] إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَ لِسَانِ كُلِّ قَائِلٍ

بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس ہے

[۱۱۱۸] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَ لِسَانِ كُلِّ قَائِلٍ، فَاتَّقَى اللّٰهَ امْرُؤٌ وَعَلِمَ مَا يَقُولُ))

عمر بن ذر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ ہر بات کرنے والی کی زبان کے پاس ہوتا ہے لہٰذا بندے کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔''

تحقیق و تخریج مرسل: ابن ابی شیبۃ: ۳۵۴۹۵۔ الزھد لابن المبارک: ۳۶۷۔ الزھد لابن ابی عاصم: ۳۲۔ اسے ذر بن عبداللہ تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے۔

[۷۱۱] إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ عَمَلَ عَبْدٍ حَتَّى يَرْضَى قَوْلَهُ

بے شک اللہ تعالیٰ بندے کا عمل اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک اس کی بات سے راضی نہ ہو جائے

[۱۱۱۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ بِمَكَّةَ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَصْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ عَمَلَ عَبْدٍ حَتَّى يَرْضَى قَوْلَهُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ بندے کا عمل اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک اس کی بات سے راضی نہ ہو جائے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: عبدالکریم ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۷۱۲] إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ بِقَوْمٍ خَيْرًا ابْتَلَاهُمْ

بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں ڈال دیتا ہے

[۱۱۲۰] حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَبْدُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَرَوِيُّ إِجَازَةً، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَهْدِيٍّ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي كِتَابِ الْعِلَلِ قَالَ: رَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِقَوْمٍ خَيْرًا ابْتَلَاهُمْ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل جب کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: منقطع: العلل للدارقطني: ۲٤٦٧۔ امام دارقطنی اور حماد بن سلمہ کے درمیان انقطاع ہے۔

[۱۱۲۱] أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْمَيْمُونِ بْنِ حَمْزَةَ الْحُسَيْنِيُّ، أبنا جَدِّي الْمَيْمُونُ بْنُ حَمْزَةَ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ الْعَسَّالُ، ثنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بڑا ثواب بڑی آزمائش کے ساتھ ہے اور بے شک اللہ عزوجل جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں ڈال دیتا ہے

السَّخَطُ)) پھر جو (آزمائش پر) راضی رہا تو اس کے لیے خوشنودی ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لیے ناراضی ہے۔"

تحقیق وتخریج منکر: ترمذی: ۲۳۹٦۔ ابن ماجہ: ٤٠٣١۔ یزید بن ابی حبیب کی سعد بن سنان سے روایت منکر ہوتی ہے۔

فائدہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ جس مسلمان کو بھی جسمانی تکلیف میں مبتلا فرماتا ہے تو جب تک وہ بیمار رہے اس کے لیے ان اعمال کا ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ حالت صحت میں کرتا تھا پھر اگر اللہ اسے عافیت دے دے تو میرا (یعنی راوی حدیث کا) خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے (گناہوں سے) دھو دیتا ہے اور اگر فوت کر دے تو بخش دیتا ہے۔" (الادب المفرد: ۵۰۱ وسندہ حسن)

[۷۱۳] إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللَّهُ بِعِلْمِهِ

بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم سے اللہ نے اسے فائدہ نہ دیا

[۱۱۲۲] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّرَسُوسِيُّ، قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو مُحَمَّدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَرْوَانَ الْمَالِكِيُّ، ثنا عُمَيْرُ بْنُ مِرْدَاسٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَالِحٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ مِقْسَمٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللَّهُ بِعِلْمِهِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم سے اللہ نے اسے فائدہ نہ دیا۔"

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: المعجم الصغیر: ۵۰۷۔ الکامل لابن عدی: ۳/ ٤٧٤۔ شعب الایمان: ۱٦٤٢۔ عثمان بن مقسم ضعیف ہے۔

[۷۱٤] إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ فَرَقَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہوگا جس سے لوگ اس کی فحش کلامی سے بچنے کی وجہ سے ملنا چھوڑ دیں

[۱۱۲۳] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، ثنا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ فَرَقَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ)) وَفِيهِ قِصَّةٌ اخْتَصَرْتُهَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہوگا جس سے لوگ اس کی فحش کلامی سے بچنے کی وجہ سے ملنا چھوڑ دیں۔'' اس روایت میں ایک قصہ ہے جسے میں نے مختصر بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج: بخاری: ۶۰۳۲۔ مسلم: ۲۵۹۱۔ ابوداود: ۴۷۹۱۔ ترمذی: ۱۹۹۶۔ الادب المفرد: ۳۳۸.

[۱۱۲۴] أنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاسِمُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ مَسْرُورٍ الرَّاسِبِيُّ، نا مُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ،

أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّهُ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ)) قَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ هَشَّ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْبَسَطَ لَهُ، ثُمَّ خَرَجَ الرَّجُلُ وَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَأْذَنَ: ((نِعْمَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ)) قَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ لَمْ يَنْبَسِطْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا انْبَسَطَ لِلْآخَرِ، وَلَمْ يَهَشَّ لَهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قُلْتَ لِفُلَانٍ مَا قُلْتَ، ثُمَّ هَشَشْتَ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ، وَقُلْتَ لِفُلَانٍ مَا قُلْتَ، ثُمَّ لَمْ أَرَكَ صَنَعْتَ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ مِنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے۔'' پھر جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھل کر بشاشت کے ساتھ اس سے بات کی، جب وہ چلا گیا تو ایک دوسرے آدمی نے اجازت مانگی جب اس نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اپنے قبیلے کا اچھا آدمی ہے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب وہ آدمی اندر آیا تو اس سے نہ تو آپ نے کھل کر بات کی جس طرح کہ پہلے سے کی تھی اور نہ اس طرح بشاشت سے پیش آئے۔ کہتی ہیں: جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے فلاں شخص کے بارے میں فرمایا جو فرمایا پھر آپ نے کھل کر بشاشت کے ساتھ اس سے بات کی اور اس فلاں کے بارے میں فرمایا جو فرمایا لیکن اس کے ساتھ اس

أَشَرّ النَّاسِ مَنِ اتُّقِيَ لِفُحْشِهِ)). طرح کا معاملہ کرتے میں نے آپ کو نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! بے شک لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جس کی فحش گوئی کی وجہ سے بچا جائے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا۔

تشریح ہمارے شیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

۱:...... مجروح راویوں پر اہل علم کا جرح کرنا صحیح اور جائز ہے۔

۲:...... چونکہ وہ نامعلوم شخص بداخلاق اور گستاخ قسم کا تھا لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ اس وجہ سے نرمی فرمائی کہ کہیں یہ شخص بداخلاقی اور گستاخی کا ارتکاب نہ کر بیٹھے، دربار نبوی کی توہین نہ کر بیٹھے اور یہ ظاہر ہے کہ نبی ﷺ کی توہین کرنا کفر ہے لہٰذا آپ نے نرمی کرتے ہوئے اس شخص کو کفر اور گناہ سے بچا لیا، بے شک آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ ﷺ

۳:...... اگر کوئی شرعی عذر ہو تو پیٹھ پیچھے برا کہنا جائز ہے۔

۴:...... شریر اشخاص کی عدم موجودگی میں لوگوں کو ان کے شر سے آگاہ کرنا جائز ہے تاکہ لوگ ان کے شر سے محفوظ رہیں۔ (شمائل ترمذی: ص ۳۵۵، ۳۵۶)

[۷۱۵] إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ عَبْدًا أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جس نے کسی کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت برباد کر لی

[۱۱۲۵] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَسَنُ بْنُ الْمَيْمُونِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّفَّارُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْوَرْدِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَابِرٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدًا أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جس نے کسی کی دنیا (بنانے) کی خاطر اپنی آخرت برباد کر لی۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: طیالسی: ۲۵۲۰۔ شعب الایمان: ۶۵۳۹۔ حلیۃ الاولیاء: ۴/ ۴۶۸۔ عبدالحکم متکلم فیہ ہے۔

[۷۱۶] إِنَّ مِنْ أَشْقَى الْأَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْآخِرَةِ

بے شک بدبختوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب اکٹھا ہو گیا

[۱۱۲٦] أَخْبَرَنَا الْمُحْسِنُ بْنُ جعْفَرِ بْنِ أَبِي الْكِرَامِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاق الرَّازِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الدَّارِمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدُ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ أَشْقَى الْأَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْآخِرَةِ)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''بے شک بدبختوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب اکٹھا ہو گیا۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: محمد بن یزید بن سنان اور اس کا والد ضعیف ہیں۔

[۷۱۷] إِنِّي أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي بَعْدِي أَعْمَالًا ثَلَاثَةً

بے شک مجھے اپنے بعد اپنی امت پر تین کاموں کا خوف ہے

[۱۱۲۷] أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الشُّجَاعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ، ثنا الْمُؤَمَّلُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنِّي أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي بَعْدِي أَعْمَالًا ثَلَاثَةً: زَلَّةَ عَالِمٍ، وَحُكْمٌ جَائِرٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ)).

سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''بے شک مجھے اپنے بعد اپنی امت پر تین کاموں کا خوف ہے: عالم کے پھسل جانے، ظالم حکمران اور خواہشات کی پیروی کا۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: بزار: ۳۳۸٤۔ حلية الاولياء: ۱/ ٤٧٠۔ کثیر بن عبداللہ سخت ضعیف ہے۔ اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۷۱۸] إِنِّي مُمْسِكٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ

بے شک میں تمہاری کمریں پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم سے روک رہا ہوں

[۱۱۲۸] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، أبنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ خَلَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ، ثنا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حَفْصٍ،

عَنْ عِكْرِمَةَ،

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَـالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّـي مُمْسِكٌ بِـحُـجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَتَقَاحَمُونَ فِيهَا تَقَاحُمَ الْفَرَاشِ وَالْجَنَادِبِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میں تمہاری کمریں پکڑ پکڑ کر (تمہیں) جہنم سے روک رہا ہوں اورتم اس میں اس طرح گرتے جا رہے ہو جیسے پتنگے اور برساتی کیڑے (آگ میں) گرتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: صـحـيـح: ابـن ابـي شيبة: ٣٢٣٣٦۔ بـزار: ٢٠٤۔ امثال الـحـديـث للرامهرمزی: ١٤.

[١١٢٩] أنـا أَبُـو الْـقَـاسِـمِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَالِبٍ إِجَازَةً، أنا الْحَسَنُ بْنُ خَلَّادٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ، نا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّي مُمْسِكٌ بِـحُـجَزِكُمْ عَنِ الـنَّـارِ، وَتَـقَـاحَمُونَ فِيهَا تَقَاحُمَ الْفَرَاشِ وَالْجَنَادِبِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میں (تمہیں) تمہاری کمریں پکڑ پکڑ کر جہنم سے روک رہا ہوں اورتم اس میں اس طرح گرے جا رہے ہو جیسے پتنگے اور برساتی کیڑے (آگ میں) گرتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[١١٣٠] أنـا تُـرَابُ بْـنُ عُـمَـرَ، وَأَبُوبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْإِمَامِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَالَا: نا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَسِّرِ، نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْقَاضِي، نا أَبُو بَكْرٍ ـيَـعْـنِـي ابْـنَ أَبِـي شَيْبَةَـ نـا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ، عَـنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَـالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّـي مُمْسِكٌ بِـحُـجَـزِكُـمْ هَـلُـمَّ عَنِ النَّارِ، وَتَـغْـلِبُـونِـي، تَـقَـاحَـمُـونَ فِيهَـا تَقَاحُمَ الْفَرَاشِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میں تمہاری کمریں پکڑ رہا ہوں کہ آگ سے پرے ہٹ جاؤ لیکن تم زبردستی اس میں گررہے ہو جیسے پتنگے

وَالْجَنَادِبِ، أُوشِكُ أَنْ أُرْسِلَ حُجَزَكُمْ وَأَفْرِطَ لَكُمْ عَنْ – أَوْ عَلَى – الْحَوْضِ – الشَّكُّ مِنْ مَالِكٍ – وَسَتَرِدُونَ عَلَيَّ مَعًا وَأَشْتَاتًا فَأَعْرِفُكُمْ بِأَسْمَائِكُمْ وَسِيمَاكُمْ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ الْغَرِيبَةَ مِنَ الْإِبِلِ فِي إِبِلِهِ، وَيُذْهَبُ بِكُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، وَأُنَاشِدُ فِيكُمْ رَبَّ الْعَالَمِينَ فَأَقُولُ: أَيْ رَبِّ! رَهْطِي، أَيْ رَبِّ! أُمَّتِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَمْشُونَ بَعْدَكَ الْقَهْقَرَى، فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ شَاةً لَهَا يُعَارٌ أَوْ يُنَادِي: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ، وَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، يُنَادِي: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ، وَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ فَرَسًا لَهُ حَمْحَمَةٌ، يُنَادِي: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ، وَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ قَشْعًا مِنْ أَدَمٍ، يُنَادِي: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ))

اور برساتی کیڑے (آگ میں) گرتے ہیں۔ قریب ہے کہ تمہاری کمریں چھوڑ دی جائیں اور (سنو) میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا، وہاں تم الگ الگ اور اکٹھے ہو کر آ ؤ گے، میں تمہیں تمہاری نشانیوں اور ناموں سے پہچان لوں گا جیسے آدمی اپنے اونٹوں میں سے اجنبی اونٹ کو (آسانی سے) پہچان لیتا ہے اور تمہیں بائیں جانب لے جایا جا رہا ہوگا میں تمہارے بارے میں رب العالمین کی منت سماجت کرتے ہوئے عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ میری امت کے لوگ ہیں، اے میرے رب! یہ میری امت ہے، تو ارشاد ہوگا: بے شک آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں نکالی تھیں، بے شک یہ آپ کے بعد الٹے پاؤں (دین سے) لوٹتے ہی رہے۔ (سنو!) میں تم میں سے اس شخص کو بھی ضرور پہچان لوں گا جو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ممیاتی بکری اٹھائے ہوگا اور پکار پکار کر کہے گا: اے محمد! اے محمد! میں کہوں گا: میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا تھا۔ اور میں تم میں سے اس شخص کو بھی ضرور پہچان لوں گا جو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ بلبلاتے اونٹ کو اٹھائے ہوگا، پکارے گا: اے محمد! اے محمد! لیکن میں کہوں گا: میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تو (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا تھا۔ اور میں تم میں سے اس شخص کو بھی ضرور پہچان لوں گا جو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ہنہناتے گھوڑے کو اٹھائے ہوگا، پکارے گا: اے محمد! اے محمد! لیکن میں کہوں گا: میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تو (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا تھا۔ اور میں تم میں سے اس شخص کو

بھی ضرور پہچان لوں گا جو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ پانی کا مشکیزہ اٹھائے ہوگا، پکارے گا: اے محمد! اے محمد! لیکن میں کہوں گا: میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تو (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا تھا۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[١١٣١] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْجِرَابِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، نا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، نا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ النَّهْدِيِّ،

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ حُرْمَةً إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهُ سَيَطَّلِعُهَا مِنكُمْ مُتَطَلِّعٌ، أَلَا وَإِنِّي مُمْسِكٌ بِحُجَزِكُمْ أَنْ لَا تَهَافَتُوا فِي النَّارِ تَهَافُتَ الْفَرَاشِ وَالذُّبَابِ))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے جس چیز کو بھی حرام ٹھہرایا ہے یقیناً اس کے علم میں ہے کہ اسے تم میں سے جھانکنے والا ضرور جھانک کر دیکھے گا، خبردار! بے شک میں تمہاری کمریں پکڑ کر تمہیں آگ میں گرنے سے روک رہا ہوں (اور تم ایسے گر رہے ہو) جیسے پتنگے اور برساتی کیڑے (آگ میں) گرتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج حسن: احمد: ١/ ٩٠- طیالسی: ٤٠٢- ابویعلی: ٥٢٨٨ .

[١١٣٢] نا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا سُفْيَانُ، نا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَالدَّوَابُّ يَتَقَحَّمُونَ فِيهَا، فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میری اور تمہاری مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب اس (آگ) نے اس کا اردگرد روشن کر دیا تو پتنگے اور دوسرے جانور جو آگ میں گرتے ہیں، آ کر اس میں گرنے لگے، پس میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ (میں گرنے) سے روک رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرے جا رہے ہو۔''

تحقیق وتخریج بخاري: ٦٤٨٣۔ مسلم: ٢٢٨٤۔ ترمذي: ٢٨٧٤ .

[١١٣٣] نا أَبُو مُحَمَّدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَالِي آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ))

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کیا ہے کہ میں تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر (تمہیں) آگ سے بچا رہا ہوں۔''

تحقیق وتخریج صحیح: احمد: ٥/ ٥۔ الزهد لابن المبارك: ٩٨٧۔ حاكم: ٤/ ٥٩٩ .

تشریح ان احادیث میں نبی کریم ﷺ کی اس غایت درجے کی شفقت اور حرص کا بیان ہے جو اپنی امت کے ایمان لانے کے بارے میں آپ کے دل میں تھی اور اس کے ساتھ ہی لوگوں کی بدبختی کا ذکر بھی ہے کہ آپ کی مخلصانہ کوشش، شفقت اور شدید حرص کے باوجود لوگ ایمان سے محروم رہنے کی وجہ سے کثرت سے جہنم کا ایندھن بنیں گے جس طرح پروانے کود کود کر آگ میں گرتے ہیں۔'' (ریاض الصالحین: ١/ ١٨١)

[١٧٩] إِنَّا لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ

بے شک ہم اپنے کام (منصب امارت) پر ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتے جو اس کا ارادہ رکھتا ہو

[١١٣٤] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جعفرٍ الْمُقْرِئُ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّيسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَزَّارُ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، ثنا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ،

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا مُوسَى! أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! إِنَّا لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ اشعری قبیلے کے دو آدمی بھی تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوموسیٰ!'' یا فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! بے شک ہم اپنے کام پر ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتے جو اس کا ارادہ رکھتا ہو۔''

تحقیق وتخریج بخاري: ٢٢٦١۔ مسلم: ١٧٣٣۔ ابوداود: ٣٥٧٩ .

تشریح یہ ایک طویل حدیث کا اختصار ہے، مکمل حدیث یوں ہے: ''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ دو اشعری آدمی بھی تھے، ایک میری دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب تھا، ان دونوں نے کسی منصب کا سوال کیا، نبی ﷺ اس وقت مسواک کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا:

''ابوموسیٰ! کیا کہتے ہو؟'' یا فرمایا: ''عبداللہ بن قیس! میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ان دونوں نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ ان کے دل میں کیا ہے اور نہ مجھے یہ پتا تھا کہ یہ منصب کا سوال کریں گے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے ہونٹوں کے نیچے مسواک ہے جو گھس چکی ہے، آپ نے فرمایا: ''ہم اپنے کام پر ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتے جو اس کا ارادہ رکھتا ہو......''

اس حدیث مبارک میں ایک نہایت عمدہ قاعدہ بیان فرمایا گیا ہے کہ جو شخص از خود کوئی عہدہ ومنصب طلب کرے اسے ہرگز نہ دو اور جو شخص اس سے بھاگے اسے دو بشرطیکہ وہ اس کا اہل ہو۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ اگر مطالبے پر عہدہ دیا گیا تو اللہ کی طرف سے اعانت نہ ہوگی جیسا کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ (دیکھیں صحیح مسلم: ۱۶۵۲) اور جب اعانت نہ ملی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ شخص اس کا اہل نہیں ہے لہٰذا ایسے نااہل شخص کو عہدہ دینا حماقت ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ کسی حق دار کو محض مطالبہ کی وجہ سے اس کے حق سے محروم کر دیا جائے بلکہ اگر کوئی شخص کسی عہدے کا اہل ہو جبکہ وہ عہدہ نااہل لوگوں کے پاس ہو تو ایسی صورت میں اسے عہدہ دینا ضروری ہے خواہ اس کی طرف سے مطالبہ آئے یا نہ آئے جیسا کہ سیدنا یوسف صدیق علیہ السلام نے شاہ مصر سے اپنے لیے حکومتی عہدہ طلب کیا تھا اور قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا﴾ (النساء: ۵۸) ''بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل کے سپرد کر دو۔''

[۷۲۰] إِنَّكَ لَا تَدَعُ شَيْئًا اتِّقَاءَ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ

بے شک تو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر جس چیز کو چھوڑے گا اللہ تعالیٰ تجھے اس سے بہتر عطا فرمائے گا

[۱۱۳۵] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، ثنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أبنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أبنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، وَأَبِي الدَّهْمَاءِ، قَالَا: أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَقَالَ: أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، فَكَانَ مِمَّا حَفِظْتُهُ عَنْهُ: ((إِنَّكَ لَا تَدَعُ شَيْئًا اتِّقَاءَ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ))

ابوقتادہ اور ابودہماء کہتے ہیں کہ ہم ایک دیہاتی شخص کے پاس آئے تو اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر مجھے ان باتوں کی تعلیم فرمائی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھیں چنانچہ جو باتیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (سن کر) یاد کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی: ''بے شک تو اللہ سے ڈر کر جس چیز کو چھوڑے گا اللہ تجھے اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔''

تحقیق وتخریج صحیح: مسند احمد: ۵/ ۷۸۔ الزہد لابن المبارک: ۱۱۶۸۔ شعب

الايمان: ٥٣٦٤ .

[١١٣٦] أنـا بـهِ عَبْـدُ الـرَّحْـمَـنِ بْنُ عُمَرَ ، أنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ ، نا ابْنُ عَفَّانَ ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ،

نـا حُـمَيْـدُ بْنُ هِلَالٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . وَفِيهِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، وَأَبِي بِلَالٍ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ

یہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی حمید بن ہلال سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ یہ حدیث ابوقتادہ اور ابو بلال سے مروی ہے، اس آدمی کا انھوں نے نام بھی لیا۔

تحقیق وتخریج حسن.

[١١٣٧] وأنـا أَبُـو مُـحَـمَّدٍ التُّجِيبِيُّ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْبَزَّازُ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ ، نا سُفْيَانُ ، نا أَيُّوبُ ،

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُلْقِيَ لَـهُ مِـنْبَرٌ خَلَتْ قَوَائِمُهُ مِنْ حَدِيدٍ ، فَحَفِظْتُ مِـمَّا عَلَّمَنِي أَنَّهُ قَالَ: ((**إِنَّكَ لَا تَدَعُ شَيْئًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، إِلَّا أَثَابَكَ اللّٰهُ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ**))

حمید بن ہلال ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، اس نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے لیے ایک منبر رکھا گیا تھا جس کے پائے لوہے کے تھے، آپ نے مجھے جو تعلیم فرمائی میں نے یاد کر لی آپ نے فرمایا تھا: ''بے شک تو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے جس چیز کو چھوڑے گا اللہ تجھے اس کے بدلے میں بہتر چیز عطا فرمائے گا۔''

تحقیق وتخریج حسن.

[١١٣٨] نـا إِسْـمَـاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نا مُسَدَّدٌ ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ،

عَـنْ حُـمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنِ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَمَّنْ سَمِعَهُ مِنْهُ قَـالَ: أَتَيْـتُ نَبِـيَّ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُـوَ يَـخْـطُـبُ فَـقُلْتُ: عَلِّمْنِي مِمَّا عَلَّمَكَ الـلّٰـهُ ، فَـنَزَلَ وَأُلْقِيَ لَهُ كُرْسِيٌّ قَوَائِمُهُ حَدِيدٌ

حمید بن ہلال اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے نبی ﷺ سے پوچھا تھا یا آپ سے سنا تھا۔ اس نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، میں نے عرض کیا: اللہ نے جو آپ کو علم عطا فرمایا ہے اس میں سے مجھے بھی تعلیم فرما دیجیے۔ آپ (منبر سے)

فَقَالَ: ((إِنَّكَ لَا تَدَعُ شَيْئًا اتِّقَاءَ اللّٰهِ إِلَّا بَدَّلَكَ اللّٰهُ مَكَانَهُ خَيْرًا مِنْهُ)).

نیچے تشریف لائے اور آپ کے لیے کھجور کی چھال سے بنی ہوئی ایک کرسی رکھی گئی جس کے پائے لوہے کے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک تو اللہ سے ڈر کر جس چیز کو چھوڑے گا اللہ بدلے میں تجھے اس کی جگہ اس سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔''

قَالَ رِفَاعَةُ الْعَدَوِيُّ: انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ، لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ، قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا، قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ أَتَى عَلَى خُطْبَتِهِ فَأَتَى عَلَيْهَا.

رفاعہ عدوی ﷛ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایک اجنبی آدمی ہوں، آپ سے دین کے سلسلے میں کچھ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا ہوں، دین کے متعلق معلومات نہیں رکھتا، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (منبر سے) نیچے تشریف لائے آپ نے اپنا خطبہ منقطع فرما دیا پھر کھجور کی چھال سے بنی ہوئی ایک کرسی لائی گئی جس کے پائے لوہے کے تھے آپ مجھے تعلیم فرمانے لگے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا تھا پھر آپ (دوبارہ) اپنے خطبہ کے لیے (منبر پر) تشریف لے گئے۔

تحقیق وتخریج: حسن.

تشریح: ان احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جو بندہ محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر صرف اسی کی رضا کے لیے کسی حرام چیز کو چھوڑ دے یا فساد سے بچنے کی خاطر اپنے کسی حق سے دستبرداری اختیار کر لے یا مشکوک اور مشتبہ چیزوں سے اپنا دامن بچا لے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت وسرفرازی سے نوازے گا اسے آخرت میں بھی صلہ دے گا اور دنیا میں بھی نعم البدل سے نوازے گا۔

[۷۲۱] إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِدْخَالَ السُّرُورِ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ

بے شک اپنے مسلمان بھائی کو خوش کر دینا مغفرت کو واجب کرنے والے امور میں سے ہے

[۱۱۳۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَالِيقِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُعْفِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، ثنا جَهْمُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو رَجَاءٍ النَّهْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِدْخَالَ السُّرُورِ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ))

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اپنے مسلمان بھائی کو خوش کر دینا مغفرت کو واجب کرنے والے امور میں سے ہے۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: المعجم الكبير: ٢٧٣١۔ جہم بن عثمان ابو رجاء ضعیف ہے۔

[٧٢٢] إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ بَذْلَ السَّلَامِ

بے شک سلام پھیلانا مغفرت کو واجب کرنے والے امور میں سے ہے

[١١٤٠] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، قَالَ: ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: ثنا أَبِي، قَالَ: أَعْطَانَا ابْنُ الْأَشْجَعِيِّ كِتَابًا فِيهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ بَذْلَ السَّلَامِ وَحُسْنَ الْكَلَامِ))

مقدام بن شریح اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کون سا عمل ہے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک سلام پھیلانا اور اچھا کلام کرنا مغفرت کو واجب کرنے والے امور میں سے ہے۔“

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: المعجم الكبير: ٤٦٩، جز: ٢٢۔ مكارم الاخلاق للخرائطی: ١٤٨۔ تاريخ اصبهان: ٤٠٧۔ سفیان ثوری مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ وفد کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے ان لوگوں کو سنا کہ وہ ہانی کو ”ابوالحکم“ کہہ کر پکارتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: ”بے شک اللہ ہی حکم ہے اور اسی کی طرف حکم لوٹتا ہے۔ تو نے اپنی کنیت ابوالحکم کیوں رکھی؟“ اس نے کہا: نہیں، لیکن بات یہ ہے کہ میری قوم میں جب کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو جاتا تو وہ میرے پاس آتے تو میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا اس پر دونوں فریق راضی ہو جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہت اچھی بات ہے۔“ پھر فرمایا: ”تیرے کتنے بیٹے ہیں؟“ میں نے عرض کیا: شریح، عبداللہ، مسلم اور بنو ہانی۔ آپ نے فرمایا: ”ان میں سے بڑا کون ہے؟“ میں نے عرض کیا: شریح۔ آپ نے فرمایا: ”بس تو ابوشریح ہے۔“ آپ نے اس کے لیے اور اس کے بیٹوں کے لیے دعا فرمائی۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو سنا جو اپنے میں سے ایک شخص کو عبدالحجر کے نام سے پکارتے تھے تو آپ نے فرمایا: ”تیرا نام کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا: عبدالحجر۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تو عبداللہ ہے۔“ شریح بیان کرتے ہیں کہ جب ہانی رضی اللہ عنہ اپنے وطن کی طرف واپس آنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

مجھے ایسا عمل بتلایئے جو میرے لیے جنت واجب کر دے؟ آپ نے فرمایا: ''حسن کلام اور تقسیم طعام کو لازم پکڑو۔''
(الادب المفرد: ۸۱۱ صحیح)

[۷۲۳] إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ

بے شک دنیا بڑی میٹھی اور سرسبز ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں جانشین بنا کر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو

[۱۱۴۱] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ الْكَاتِبُ، أبنا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ، ثنا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، وَمَا مِنْ كَلِمَةٍ أَفْضَلَ مِنْ كَلِمَةِ عَدْلٍ عِنْدَ إِمَامٍ جَائِرٍ))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک دنیا بڑی میٹھی اور سرسبز ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں جانشین بنا کر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، لہٰذا دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اور ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے سے افضل کوئی کلمہ نہیں۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: ابن ماجه: ۴۰۰۰۔ ترمذی: ۲۱۹۱۔ ابویعلی: ۱۱۰۱۔ علی بن زید ضعیف ہے۔

[۱۱۴۲] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((أَلَا! إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ''سنو! بے شک دنیا بڑی میٹھی اور سرسبز ہے اور بے شک اللہ تمہیں اس میں جانشین بنا کر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُثَنَّى، وَمُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ

اسے مسلم بن حجاج نے بھی اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ:
سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

تحقیق وتخریج مسلم: ۲۷٤۲ـ احمد: ۳/ ۲۲ـ ابن حبان: ۳۲۲۱ .

[۱۱٤۳] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمَالِكِيُّ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ عُبَيْدٍ سَنُوطَا،

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَاكَرَ هُوَ وَحَمْزَةُ الدُّنْيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، فَمَنْ أَخَذَ عَفْوَهَا بُورِكَ لَهُ فِيهَا))**

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے دنیا کے بارے میں گفتگو کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک دنیا بڑی میٹھی اور سرسبز ہے پس جس نے اسے اپنی ضرورت کے مطابق لیا اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔“

تحقیق وتخریج صحیح: ترمذی: ۲۳۷٤ـ احمد: ٦/ ۳٦٤ـ حمیدی: ۳٦۳ .

[۱۱٤٤] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدٌ، نا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُرُزِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ،

عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا مِنْ حِلِّهِ فَذَلِكَ الَّذِي بُورِكَ لَهُ، وَكَمْ مِنْ مُتَخَوِّضٍ فِي مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَالِ رَسُولِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**

سیدہ عمرہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک دنیا بڑی سرسبز اور میٹھی ہے پس جس کو اس کی حلال چیز میں سے کچھ مل گیا تو یہی وہ چیز ہے جس میں اسے برکت دی جائے گی اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول کے مال میں (بے جا اور فضول) تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن ان کے لیے آگ ہے۔“

تحقیق وتخریج حسن: المعجم الکبیر: ۸۵٤، جز: ۲٤ـ الزھد لابن ابی عاصم: ۱۵٤ـ شعب الایمان: ۹۸۲٤ .

تشریح جس طرح تروتازہ پھل ذائقے میں میٹھا اور دیکھنے میں خوش رنگ اور دلوں کو لبھانے والا ہوتا

ہے یہی حال دنیا کے مال واسباب کا ہے انسان کو یہ بہت مرغوب ہیں اور ان کے دل ان کی طرف کھنچتے ہیں اور دنیا کا سب سے لذیذ ترین پھل عورت ہے جو خطرناک ترین بھی ہے جو شخص احکام شریعت سے بے پروا ہو کر دنیا کا طالب اور عورت کی طرف مائل ہوگا سمجھ لو کہ اس کا دین ایمان خطرے میں ہے اور جو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ان سے استفادہ واستمتاع کرے گا وہ ان کی حشر سامانیوں اور غارت گری سے محفوظ رہے گا۔'' (ریاض الصالحین: ۱/ ۱۰۸)

[۷۲۴] إِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةً

بے شک ابن آدم کے دل کی ہر وادی میں ایک شاخ ہے

[۱۱۴۵] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ،

أبنا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةً، فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ))

علی بن رباح سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ ابن آدم کے دل کی ہر وادی میں ایک شاخ ہے پس جس کا دل ہر وادی کی طرف لپکتا ہے تو اللہ کو بھی اس کی پروا نہیں کہ اسے کس وادی میں ہلاک کر دے۔''

تحقیق وتخریج: مرسل: الزهد لابن المبارك: ١٥٤٥۔ اسے علی بن رباح تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[۷۲۵] إِنَّ أَعْظَمَ نِسَاءِ أُمَّتِي بَرَكَةً أَصْبَحُهُنَّ وَجْهًا وَأَقَلُّهُنَّ مَهْرًا

بے شک میری امت کی عورتوں میں سب سے زیادہ برکت والی وہ ہے جس کا چہرہ پیارا ہو اور مہر کم ہو

[۱۱۴۶] أنا هِبَةُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، نا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْبَيْرُوتِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: علل الحديث لابن ابي حاتم: ١٢٢٨۔ سلیمان ابن ابی کریمہ

ضعیف ہے۔

[۷۲۶] إِنَّ هَذَا الدِّينَ مَتِينٌ فَأَوْغِلْ فِيهِ بِرِفْقٍ

بے شک یہ دین نہایت مضبوط ہے اس میں نرمی سے گھسا رہ

[۱۱۴۷] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَبُو يَحْيَى -هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَسَرَّةَ- ثنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ خَالِدِ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ هَذَا الدِّينَ مَتِينٌ فَأَوْغِلْ فِيهِ بِرِفْقٍ، وَلَا تُبَغِّضْ إِلَى نَفْسِكَ عِبَادَةَ اللَّهِ، فَإِنَّ الْمُنْبَتَّ لَا أَرْضًا قَطَعَ وَلَا ظَهْرًا أَبْقَى))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک یہ دین نہایت مضبوط ہے اس میں نرمی سے گھسا رہ اور اپنے نفس کو اللہ کی عبادت سے متنفر نہ کر کیونکہ تیز سواری دوڑانے والا نہ تو (ساری) زمین کا سفر طے کرسکتا ہے اور نہ سواری کو باقی رہنے دیتا ہے۔“

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: كشف الاستار: ٧٤۔ معرفة علوم الحديث: ٢٢١۔ ابن الاعرابي: ١٨٨٣۔ ابوعقیل یحیی بن خالد بن متوکل ضعیف ہے۔

[۱۱۴۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمَالِكِيُّ، أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَاكِهِيُّ،

أبنا أَبُو يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی ابو یحییٰ سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضا.

[۷۲۷] إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ

بے شک سنت میں سے ہے کہ آدمی اپنے مہمان کو (رخصت کرتے وقت) دروازے تک اس کے ساتھ نکلے

[۱۱۴۹] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَافِرِيٍّ، أبنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُرْوَةَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ،

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سنت میں سے ہے کہ آدمی اپنے مہمان کو (رخصت کرتے وقت) دروازے تک اس کے ساتھ نکلے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: ابـن مـاجـه: ۳۳۵۸۔ ابن الاعرابی: ۲٤۳۷۔ قری الضیف: ۵۲۔ علی بن عروہ دمشقی متروک ہے۔

[۱۱۵۰] أنـا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، نا أَبُو طَاهِرِ بْنُ فِيلٍ، نا عَلِيُّ بْـنُ مَيْمُونِ الْعَطَّارُ بِالرَّقَّةِ، نا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، -يَعْنِي ابْنَ جُرَيْجٍ- عَنْ عَطَاءٍ،

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......اسی (پہلی) حدیث کی مثل بیان کیا۔

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۷۲۸] إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوْعِي

بے شک روح القدس نے میرے دل میں پھونکا

[۱۱۵۱] أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا هُشَيْمٌ، أبنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ،

عَـنْ عَبْدِ الـلّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک روح القدس نے میرے دل میں پھونکا کہ بے شک کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق نہ پورا کر لے لہٰذا تم اس سے ڈرو اور عمدہ (جائز) طریقے سے رزق طلب کرو۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: زبید یامی کو خبر دینے والا مجہول ہے۔

[۱۱۵۲] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ إِجَازَةً، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا حَجَّاجٌ -يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ- قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ:

قَـالَ جَابِـرٌ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو!

وَسَلَّمَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ، وَلَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ، وَاتَّقُوا اللَّهَ، وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، وَخُذُوا مَا حَلَّ وَذَرُوا مَا حُرِّمَ))

بے شک تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ہرگز نہ مرے گا جب تک اپنا رزق نہ پورا کر لے، اور رزق کو موخر نہ سمجھو، اللہ سے ڈرو، اور عمدہ طریقے سے رزق طلب کرو، جو چیز حلال ہو وہ لےلو اور جو حرام ہو اسے چھوڑ دو۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: ابن ماجه: ٢١٤٤ـ حاكم: ٢/ ٣ـ السنة لابن ابی عاصم: ٤٢٠ـ ابوزبیر اور ابن جریج مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رزق کو موخر نہ سمجھو کیونکہ بندہ اس وقت تک ہرگز نہ مرے گا جب تک اپنے حصہ کے رزق کے آخری ٹکڑے کو نہ پہنچ جائے لہٰذا تم عمدہ (جائز) طریقے سے رزق طلب کرو یعنی حلال پکڑ لو اور حرام ترک کر دو۔'' (موارد الظمآن: ١٠٨٤، ١٠٨٥ وسندہ صحیح)

[٧٢٩] إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

بے شک پہلی نبوت کی باتوں میں سے جو کچھ لوگوں نے حاصل کیا (اس میں سے یہ بھی ہے) کہ جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو جی چاہے کر

[١١٥٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَكِيمٍ الْأُرُزِّيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْجِرَابِ، ثنا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ،

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى، إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ))

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک پہلی نبوت کی باتوں میں سے جو کچھ لوگوں نے حاصل کیا (اس میں سے یہ بھی ہے) کہ جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو جی چاہے کر۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ٣٤٨٣، ٣٤٨٤ـ ابوداود: ٤٧٩٧ـ ابن ماجه: ٤١٨٣.

[١١٥٤] وأنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ، أنا أَبُو زَيْدٍ، أنا الْفَرَبْرِيُّ، أنا الْبُخَارِيُّ، نا آدَمُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ،

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ، إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ))

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک نبوت کی باتوں میں سے جو کچھ لوگوں نے حاصل کیا (اس میں سے یہ بھی ہے) کہ جب تجھ میں حیاء

نہ رہے تو جو جی چاہے کر۔''

تحقیق وتخریج ایضًا .

[۱۱۵۵] وَأَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أنا ابْنُ جَامِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا .

[۱۱۵۶] أنا رِفَاعَةُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي رِفَاعَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ الْبَصْرِيُّ إِمْلاءً مِنْ حِفْظِهِ بِالْجَامِعِ الْعَتِيقِ بِمِصْرَ، نا أَبُو خَلِيفَةَ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِالْبَصْرَةِ، نا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ (ح) ونا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ ابْنُ بِنْتِ مَنِيعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِيُّ، نا شُعْبَةُ، وَشَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ،

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ))

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک پہلی نبوت کی باتوں میں سے جو کچھ لوگوں نے حاصل کیا (اس میں سے یہ بھی ہے) کہ جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو جی چاہے کر۔''

تحقیق وتخریج ایضًا .

تشریح ان احادیث سے معلوم ہوا کہ شرم وحیا کی اہمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتوں میں رہی ہے، سب نبیوں نے اپنی اپنی امتوں کو حیاء کی اہمیت بتائی اور اس بات سے آگاہ کیا کہ جو انسان شرم وحیا کھو بیٹھے وہ کسی چیز کا پابند نہیں رہتا، نہ وہ مخلوق خدا سے شرماتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے، گویا شتر بے مہار جیسا بن جاتا ہے۔ پنجابی زبان میں کہتے ہیں: ''لاہ چھڈی لوئی۔ تے کہیہ کرے گا کوئی۔'' یعنی جب شرم وحیا کی چادر اتار دی تو کوئی شخص اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔

[۷۳۰] إِنَّ الْمُصَلِّيَ لَيَقْرَعُ بَابَ الْمَلِكِ

بے شک نمازی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے

[۱۱۵۷] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْفَسَوِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَرُوفٍ بِمِصْرَ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي

يَحْيَى بْنُ صَالِحِ الْأَيْلِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْمُصَلِّيَ لَيَقْرَعُ بَابَ الْمَلِكِ، وَإِنَّهُ مَنْ يُدِمْ قَرْعَ الْبَابِ يُوشِكْ أَنْ يُفْتَحَ لَهُ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک نمازی (حقیقی) بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جو شخص مسلسل دروازہ کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ اس کے لیے وہ (دروازہ) کھول دیا جائے۔''

تحقیق و تخریج: منکر: یحییٰ بن صالح ایلی منکر الحدیث ہے۔

[۷۳۱] إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

بے شک نماز میں مشغولیت ہوتی ہے

[۱۱۵۸] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَيْمُونِ الْكَاتِبُ، أبنا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَفْصٍ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا أَبُو خَالِدٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: بخاری: ۱۲۱۶۔ مسلم: ۵۳۸۔ ابوداود: ۹۲۳۔

تشریح: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے ہم آپ کو سلام کرتے تو آپ اس کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم نجاشی کے ہاں سے واپس آئے تو ہم نے پہلے کی طرح سلام کیا لیکن آپ نے ہمیں جواب نہیں دیا بلکہ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: ''بے شک نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ نماز میں بندہ قراءت، ذکر واذکار اور دعا ومناجات میں مشغول ہوتا ہے اس لیے کسی اور کی طرف متوجہ ہونا جائز نہیں سوائے اس کے جس کی شریعت نے اجازت دی ہو۔ اہل علم کا کہنا ہے کہ دوران نماز جان بوجھ کر کسی سے کلام کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

[۷۳۲] إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ يَكُونَ نُطْقِي ذِكْرًا

بے شک میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میرا بولنا ذکر ہو

[۱۱۵۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الْمَالِكِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْمٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفِ بْنِ سَوَّارٍ الْبُسْتِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ ثُمَامَةَ بْنِ حُجْرٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ،

ثنا ابْنُ عَائِشَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ يَكُونَ نُطْقِي ذِكْرًا، وَصَمْتِي فِكْرًا، وَنَظَرِي عِبْرَةً))

ابن عائشہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بے شک میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میرا بولنا ذکر ہو، میری خاموشی باعث غور وفکر ہو اور میرا دیکھنا باعث عبرت ہو۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: محمد بن زکریا بن دینار کذاب ہے۔

[۷۳۳] إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ

میں تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بھیجی ہوئی رحمت ہوں

[۱۱۶۰] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاهِدُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ الْعَنَزِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ، ثنا أَبُو الْخَطَّابِ الْحَسَّانِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بھیجی ہوئی رحمت ہوں۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: ابن ابی شیبة: ۳۲۴۴۲۔ ابن الاعرابی: ۲۴۵۲۔ حاکم: ۱/ ۳۵۔ اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۱۱۶۱] وَأَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِضُ، أبنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، ثنا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ،

عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ مِثْلِهِ، وَقَالَ فِيهِ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ))

یہ روایت اعمش سے ان کی سند کے ساتھ ایک دوسرے طریق سے بھی اسی طرح مروی ہے اور اس میں ہے: ''لوگو! میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بھیجی ہوئی رحمت ہوں۔''

تحقیق وتخریج ایضا .

فائدہ ❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء: ۱۰۷) ''اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کی طرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! آپ مشرکوں پر بددعا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میں بڑا لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔'' (مسلم: ۲۵۹۹)

[۷۳۴] إِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ

بے شک پوچھ لینا لاعلمی کا علاج ہے

[۱۱۶۲] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَعْرَابِيِّ وَأَنَا أَسْمَعُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، ثنا عَاصِمٌ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ))

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک (مسئلہ) پوچھ لینا لاعلمی کا علاج ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: الاحاد والمثانی: ۳۱۳۰۔ عمر بن عبداللہ بن علی کے حالات نہیں ملے اگر یہ عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی ہے جیسا کہ بعض نسخوں میں ہے تو بھی مذکورہ روایت ضعیف ہے۔

[۱۱۶۳] وأنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَاشِمِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ بِنْتِ الشَّافِعِيِّ، نا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَفَّانَ الْجَرْجَرَائِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالْعَسُولِيِّ بِإِنْطَاكِيَةَ، نا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَلَّا، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنْ جَابِرٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَفِيهِ: فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللهُ، أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا، فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور انہوں نے اس حدیث کو طوالت کے ساتھ بیان کیا اور اس میں یہ بھی تھا کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہوں نے اسے مار ڈالا، اللہ انہیں ہلاک کرے، جب انہیں مسئلہ معلوم نہیں تھا تو انہوں نے کیوں نہ پوچھا؟ بے شک (مسئلہ) پوچھ لینا لاعلمی کا علاج ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: ابوداود: ۳۳۶۔ دارقطنی: ۷۱۹۔ شرح السنة: ۳۱۳۔ زبیر بن خریق ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص کو زخم لگ گیا پھر اسے

احتلام ہوگیا تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا اس نے غسل کیا تو مر گیا رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”انہوں نے اسے مار ڈالا اللہ انہیں ہلاک کرے، کیا (مسئلہ) پوچھ لینا لاعلمی کا علاج نہیں ہے۔“ (ابوداود: ۳۳۷ وسندہ صحیح)

[۷۳۵] إِنَّمَا يَعْرِفُ الْفَضْلَ لِأَهْلِ الْفَضْلِ ذَوُو الْفَضْلِ

اہل فضل ہی فضیلت والوں کا مقام پہچانتے ہیں

[١١٦٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ الضَّبِّيُّ أَبُو الْوَلِيدِ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَدْ أَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَوَقَفَ فَسَلَّمَ، ثُمَّ نَظَرَ مَجْلِسًا يُشْبِهُهُ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، أَيُّهُمْ يُوَسِّعُ لَهُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ جَالِسًا عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَحْزَحَ لَهُ عَنْ مَجْلِسِهِ وَقَالَ: هٰهُنَا يَا أَبَا الْحَسَنِ، فَجَلَسَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَرَأَيْتُ السُّرُورَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّمَا يَعْرِفُ الْفَضْلَ لِأَهْلِ الْفَضْلِ ذَوُو الْفَضْلِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے صحابہ آپ کو گھیرے ہوئے تھے کہ اچانک علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے اور آ کر کھڑے ہو گئے، سلام کیا پھر بیٹھنے کے لیے مناسب جگہ دیکھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے چہروں کو دیکھنے لگے کہ کون ان کے لیے وسعت پیدا کرتا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے دائیں جانب بیٹھے تھے وہ اپنی جگہ سے ہٹے اور کہا: ابوالحسن! آپ یہاں بیٹھ جائیں، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھ گئے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر خوشی دیکھی پھر آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”ابوبکر! اہل فضل ہی فضیلت والوں کا مقام پہچانتے ہیں۔“

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف جدًا:** ابن الاعرابی: ١٤١ ۔ عباس بن بکار اور محمد بن زکریا غلابی کذاب ہیں۔

[۷۳۶] إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ

مجھے تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے

[١١٦٥] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ

عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ الْكُوفِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** احمد: ۲/ ۳۸۱۔ الادب المفرد: ۲۷۳۔ حاکم: ۲/ ۶۱۲۔ محمد بن عجلان مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۷۳۷] إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ

مجھے تو اپنی امت پر گمراہ آئمہ کا خطرہ ہے

[۱۱۶۶] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْفَرَّاءُ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّافِقِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَضِرِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَزَّارُ، ثنا سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ،

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے تو اپنی امت پر گمراہ آئمہ کا خطرہ ہے۔''

تحقیق وتخریج: **صحیح:** ابوداود: ۴۲۵۲۔ ترمذی: ۲۲۲۹۔ ابن ماجہ: ۳۹۵۲.

تشریح: اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ مسلمانوں کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے اور ان کے دین کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی جو چیز ہے وہ مسلمانوں کی قیادت و رہبری اور پیشوائی کرنے والے لیڈروں خواہ وہ مذہبی ہوں یا سیاسی، کا گمراہ ہونا ہے کیونکہ انفرادی حیثیت میں کسی بھی شخص کے گمراہ ہونے کا نقصان اس کی ذات تک محدود رہتا ہے لیکن قائدہ اور لیڈر کی گمراہی کا نقصان پوری قوم اور جماعت کو متاثر کرتا ہے۔

[۷۳۸] إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ

اعمال کا دارومدار تو خاتمہ پر ہے

[۱۱۶۷] حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِي، ثنا سَلْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْآدَمِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ جَعْدٍ، ثنا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، قَالَ: قَالَ

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ)) — نے فرمایا: ''اعمال کا دارومدار تو خاتمہ پر ہے۔''

تحقیق وتخریج بخاري: ٦٦٠٧- احمد: ٥/ ٣٣٥- المعجم الكبير: ٥٧٩٨ .

[١١٦٨] أنا أَبُو ذَرٍّ عَبْدُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَرَوِيُّ ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمُّويَةَ ، وَأَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُسْتَمْلِي ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمَكِّيِّ الْكُشْمِيْهَنِيُّ قَالُوا: ثنا الْفَرَبْرِيُّ ، أنا الْبُخَارِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، نا أَبُو غَسَّانَ ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلٍ مِثْلَهُ

یہ حدیث سیدنا سہل رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج ایضا .

تشریح معلوم ہوا کہ آخرت میں وہی شخص کامیاب ہوگا جس کا خاتمہ بالخیر ہوا ہوگا، اگر خاتمہ بالخیر نہ ہوا تو ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اعمال سابق کا کوئی اعتبار نہیں اعتبار صرف ان اعمال کا ہوگا جن پر خاتمہ ہوا ہے۔ لہٰذا بندے کو چاہیے کہ ہر وقت یہی سوچ کر کہ شائد یہ آخری وقت ہو اپنے آپ کو اطاعت الٰہی میں مصروف رکھے اور معصیت سے بچتا رہے۔

[٧٣٩] إِنَّمَا الْحَلِفُ حِنْثٌ أَوْ نَدَمٌ

قسم یا تو توڑنا پڑتی ہے یا اس پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے

[١١٦٩] حَدَّثَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ سَعِيدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا عَمِّي يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْبَاهِلِيُّ ، نا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، نا بَشَّارُ بْنُ كِدَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا الْحَلِفُ حِنْثٌ أَوْ نَدَمٌ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم یا تو توڑنا پڑتی ہے یا اس پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ٢٦٠۔

[١١٧٠] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ ، أنا ابْنُ شَهْرَيَارَ ، وَابْنُ رِيذَةَ قَالَا: نا الطَّبَرَانِيُّ ، أنا مُوسَى بْنُ الْحُصَيْنِ الْوَاسِطِيُّ ، نا أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ ، أنا بَشَّارُ بْنُ كِدَامٍ أَخُو مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا الْحَلِفُ حِنْثٌ أَوْ نَدَمٌ)).

فرمایا: ''قسم یا تو توڑنا پڑتی ہے یا اس پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔''

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ بَشَّارٍ إِلَّا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَلَا نَحْفَظُ لِبَشَّارٍ حَدِيثًا مُسْنَدًا غَيْرَهُ

طبرانی نے کہا: اسے بشار سے صرف ابو معاویہ نے روایت کیا ہے اور ہمیں اس کے علاوہ بشار کی کوئی مسند حدیث یاد نہیں ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۷۴۰] إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اعمال کا دارومدار تو نیتوں پر ہے

[۱۱۷۱] سَمِعْتُ الْقَاضِي أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ سَلَامَةَ بْنِ جَعْفَرٍ الْقُضَاعِيُّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُمَرَ الصَّفَّارَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ الْأَعْرَابِيِّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا رِفَاعَةَ -هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ- يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَائِشَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) مُخْتَصَرٌ

علقمہ بن وقاص کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: ''اعمال کا دارومدار تو نیتوں پر ہے۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق وتخریج: صحیح: دیکھئے حدیث نمبر ا۔

[۱۱۷۲] نَا ابْنُ السِّمْسَارِ، نَا أَبُو زَيْدٍ، نَا الْفَرَبْرِيُّ، نَا الْبُخَارِيُّ، نَا الْحُمَيْدِيُّ، نَا سُفْيَانُ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، وَذَكَرَهُ

علقمہ بن وقاص کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۱۱۷۳] أَنَا ذُو النُّونِ بْنُ أَحْمَدَ الْعَطَّارُ، نَا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْهَرَوِيُّ بِمَكَّةَ، نَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَنَادِكِيُّ الْهَرَوِيُّ بِهَرَاةَ، نَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، نَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ،

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر انسان کے لیے وہی (صلہ) ہے جس کی اس نے نیت کی چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو (فی الواقع) اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو (فی الواقع) اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: حلية الاولياء: ٥/ ٢٦٦۔ علل الحديث لابن ابی حاتم: ٣٦٢۔ عبدالمجید بن عبدالعزیز جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

[٧٤١] إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ

تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے

[١١٧٤] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، أبنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: ((إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان کچھ رنجش ہے پھر انہوں نے یہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی تھا کہ ''تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: دیکھئے حدیث نمبر ۲۹۱۔

[٧٤٢] إِنَّمَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ

دنیا میں سے آزمائش اور فتنہ ہی باقی رہ گیا ہے

[١١٧٥] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أبنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ،

ثنا أَبُو عَبْدِ رَبِّ الْعِزَّةِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ

ابوعبدرب العزت کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر

عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ، وَإِنَّمَا مَثَلُ عَمَلِ أَحَدِكُمْ كَمَثَلِ الْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهُ، وَإِذَا خَبُثَ أَعْلَاهُ خَبُثَ أَسْفَلُهُ))

پر یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں آزمائش اور فتنہ ہی باقی رہ گیا ہے اور تم میں سے ہر ایک کے عمل کی مثال اس برتن کی سی ہے جس (کے مشروب) کا اگر اوپر والا حصہ پاک ہو تو نیچے والا بھی پاک ہوگا اور اگر اوپر والا ناپاک ہو تو نیچے والا بھی ناپاک ہوگا۔''

تحقیق و تخریج: حسن: الزهد لابن المبارك: ٥٩٦ـ احمد: ٤/ ٩٤ـ مسند الشاميين: ٦٠٧، ٦٠٨.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عنقریب دنیا کا بہترین دور یعنی خیر القرون ختم ہونے والا ہے اور جب خیر القرون ختم ہو جائے گا تو پھر دنیا میں سوائے امتحانوں، آزمائشوں اور فتنوں کے کوئی چیز باقی نہ رہے گی، ہر طرف فتنے ہی فتنے دکھائی دیں گے آج دیکھ لیں کہ دنیا میں بس آزمائش اور فتنے ہی رہ گئے ہیں اردگرد کے ماحول کا جائزہ لیں تو بات بہت جلد سمجھ میں آ جاتی ہے۔

[۷۴۳] إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

رضاعت تو بھوک (میں دودھ پینے) سے ہوتی ہے

[١١٧٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَيَّانَ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ،

عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ)) مُخْتَصَرٌ

سیدہ عائشہ ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رضاعت تو بھوک (میں دودھ پینے) سے ہوتی ہے۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق و تخریج: بخاري: ٢٦٤٧ـ مسلم: ١٤٥٥ـ ابوداود: ٢٠٥٨ـ نسائي: ٣٣١٤ـ ابن ماجه: ١٩٤٥.

[١١٧٧] وأنا ابْنُ السِّمْسَارِ، أنا أَبُو زَيْدٍ، نا الْفَرَبْرِيُّ، أنا الْبُخَارِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أنا سُفْيَانُ،

عَنْ أَشْعَثَ بِإِسْنَادِهِ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ: ((يَا عَائِشَةُ! انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ؟ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ

یہ روایت اشعث سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے انہوں نے اسے بیان کیا اور اس میں یوں ہے: ''عائشہ!

مِنَ الْمَجَاعَةِ)) دیکھ لیا کرو کہ کون تمہارے (رضاعی) بھائی ہیں کیونکہ رضاعت تو بھوک (میں دودھ پینے) سے ہوتی ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

تشریح: رضاعت سے مراد دودھ پلانا ہے یعنی جب بچے کو ماں کے علاوہ کوئی دوسری عورت اپنا دودھ پلائے تو وہ عورت اس کی رضاعی ماں بن جائے گی۔ رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جونسب سے حرام ہوتے ہیں یعنی رضاعی ماں کی نسبی ورضاعی اولاد اس بچے کے بہن بھائی، رضاعی ماں کا شوہراس کا رضاعی باپ، رضاعی باپ کے بہن بھائی اس کے رضاعی چچا تایا اور پھوپھیاں جبکہ رضاعی ماں کے بہن بھائی اس بچے کے رضاعی ماموں اور خالائیں شمار ہوں گی۔

رضاعت کون سی معتبر ہے؟ اس سلسلے میں چند باتیں ملاحظہ فرمائیں:

۱:...... بچے نے اپنی دودھ پینے کی عمر میں دودھ پیا ہو۔ دودھ پینے کی عمر دو سال ہے، اس کے بعد بچہ روٹی سالن اور دیگر خوراک سے اپنی بھوک مٹانے لگتا ہے لہٰذا اس وقت دودھ پینے کا اعتبار نہیں سوائے کسی استثنائی صورت کے۔

۲:...... بچے نے دودھ اتنی مقدار میں پیا ہو کہ جس سے اس کی بھوک مٹ گئی ہو، اس کی وضاحت دوسری حدیث میں یوں ہے کہ اس نے پانچ مرتبہ دودھ پیا ہو۔ (مسلم: ۱۴۵۲) یعنی بچہ چھاتی منہ میں لے کر دودھ پیتا رہے اور پھر اپنی مرضی سے اسے چھوڑ دے تو یہ ایک بار دودھ پینا ہوا اسی طرح وہ پانچ مرتبہ دودھ پیئے گا تو رضاعت ثابت ہوگی ورنہ نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے ''ضمیمہ تفسیر احسن البیان'' بعنوان ''رضاعت کے چند ضروری مسائل'' از حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ۔

[۷۴۴] إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ

بے شک یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے

[۱۱۷۸] أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الشُّجَاعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ، ثنا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّفَّاءُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْأَشَجُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ: ((ذِكْرُ الْمَوْتِ، وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! اس کی چمک (کا ذریعہ) کیا ہے؟ فرمایا: ''موت کو کثرت سے

یاد کرنا اور تلاوت قرآن۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: شعیب الایمان: ۱۸۵۹۔ عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابی رواد سخت ضعیف ہے۔

[۱۱۷۹] وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَزْوِينِيُّ الصُّوفِيُّ، أبنا أَبُو عَلِيٍّ حَمْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ))، قِيلَ: فَمَا جَلَاؤُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! اس کی چمک (کا ذریعہ) کیا ہے؟ فرمایا: ''تلاوت قرآن۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: شعب الایمان: ۱۸۵۹۔ الکامل لابن عدی: ۶/ ۴۹۶۔ تاریخ مدینة السلام: ۱۲/ ۳۷۰۔ عبدالرحیم بن ہارون کذاب ہے۔

[۷۴۵] أَلَا! إِنَّ عَمَلَ الْجَنَّةِ حَزْنٌ بِرَبْوَةٍ

سنو! بے شک جنت کا عمل سخت اور پر مشقت ہے

[۱۱۸۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، ثنا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَيْسَرَةَ، ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، ثنا نُوحُ بْنُ جَعْوَنَةَ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ مُتَوَكِّئًا عَلَيَّ وَهُوَ يَقُولُ: ((أَيُّكُمْ يَسُرُّهُ أَنْ يَقِيَهُ اللَّهُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا! إِنَّ عَمَلَ الْجَنَّةِ حَزْنٌ بِرَبْوَةٍ))، ثَلَاثًا، ((أَلَا! إِنَّ عَمَلَ النَّارِ - أَوْ قَالَ: - الدُّنْيَا سَهْلٌ بِشَهْوَةٍ)) الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا سہارا لیے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور فرما رہے تھے: ''تم میں سے کس کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ اللہ اسے دوزخ کی بھاپ سے بچا لے؟'' پھر فرمایا: ''سنو! بے شک جنت کا عمل سخت اونچی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔'' یہ تین بار فرمایا۔ (پھر فرمایا) سنو! بے شک دوزخ کا عمل۔'' یا فرمایا: ''دنیا کا عمل آسان لذت وشہوت کے ساتھ گھرا ہوا ہے۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: احمد: ۱/ ۳۲۷۔ شعب الایمان: ۹۳۳۹۔ نوح بن جعونہ (نوح بن ابی مریم) ضعیف ہے۔

[۷۴۶] أَمَا إِنَّ النَّذْرَ وَالْيَمِينَ حِنْثٌ أَوْ نَدَمٌ

بے شک نذر اور قسم توڑنا پڑتی ہے یا ان پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے

[۱۱۸۱] أنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَنْدِسِ، نا أَبِي، نا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْجَشَّاشُ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَا إِنَّ النَّذْرَ وَالْيَمِينَ حِنْثٌ أَوْ نَدَمٌ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک نذر اور قسم توڑنا پڑتی ہے یا ان پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔“

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۲۶۰۔

[۷۴۷] لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ

خبر مشاہدے کی طرح نہیں ہوتی

[۱۱۸۲] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَغْدَادِيُّ الْكَاتِبُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خبر مشاہدے کی طرح نہیں ہوتی۔“

تحقیق و تخریج صحیح: احمد: ۱/ ۲۱۵۔ موارد الظمان: ۲۰۸۸۔ حاکم: ۲/ ۳۷۹۔ الکامل لابن عدی: ۸/ ۴۵۳۔

[۱۱۸۳] وأنا أَبُو مُسْلِمٍ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَانَ غُنْدَرٌ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمَأْمُونَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبر مشاہدے کی طرح نہیں ہوتی۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

[١١٨٤] وَأَنَاهُ أَبُو مُسْلِمٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ، قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى الْمُؤَمَّلِ بْنِ إِهَابٍ ، نا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ،

نـا هُشَيْـمُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . قَالَ يَحْيَى: لَمْ يَسْمَعْهُ هُشَيْمٌ

یہ حدیث ہشیم سے ان کی سند کے ساتھ ایک دوسرے طرق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ یحییٰ بن حسان کہتے ہیں کہ ہشیم نے یہ حدیث نہیں سنی۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

تشریح ان احادیث میں ایک اہم نفسیاتی نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ خبر چاہے کتنی ہی یقینی ہو مگر اس کا اثر مشاہدے کی طرح نہیں ہوتا۔ مشاہدہ اور نظارہ کی دل پر تاثیر ہی عجیب ہوتی ہے مثلاً: اگر کسی کو یہ خبر دی جائے کہ فلاں جگہ حادثہ رونما ہوا ہے تو اس شخص کا پریشان اور متفکر ہو جانا ایک فطری عمل ہے لیکن اس کے مقابلے میں دل ودماغ پر وہ فکر اور پریشانی کہیں زیادہ سخت اور سریع الاثر ہوتی ہے جو اس حادثے کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کی صورت میں لاحق ہوتی ہے اس لیے فرمایا کہ کسی چیز کے بارے میں خبر مشاہدے یعنی اسے آنکھوں سے دیکھنے کی طرح نہیں ہے۔

[٧٤٨] لَيْسَ لِفَاسِقٍ غِيبَةٌ
فاسق کی غیبت نہیں ہوتی

[١١٨٥] أَخْبَرَنَـا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنِ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْكُوفِيُّ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِـي حُـصَيْـنٍ الْهَـمْـدَانِـيُّ ، ثـنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ ، ثنا جَعْدَبَةُ بْنُ يَحْيَى بِمَعْدِنِ الْبَصْرَةِ ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ،

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ لِفَاسِقٍ غِيبَةٌ))

بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فاسق کی غیبت نہیں ہوتی۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: المعجم الكبير: ١٠١١ـ جز: ١٩ـ شعب الايمان: ٩٢١٨ـ الكامل لابن عدى: ٦/ ٣٧٩ـ جعدبہ بن یحییٰ متروک علاء بن بشر ضعیف ہے۔

[١١٨٦] وأنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفِ بْنِ يَعْقُوبَ الْوَاسِطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ،

نا جَعْدَبَةُ بْنُ يَحْيَى بِمَعْدِنِ الْبَصْرَةِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی جعدبہ بن یحییٰ سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضا.

[٧٤٩] لَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ
ظالم کی رگ کا کوئی حق نہیں

[١١٨٧] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، قَالَ: أبنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: ثنا ابْنُ عُتْبَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا ابْنُ الْأَجْلَحِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظالم کی رگ کا کوئی حق نہیں۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** یحییٰ بن منذر ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی (لاوارث) بنجر زمین کو آباد کیا تو وہ اسی کی ہوگی اور ظالم کی رگ کا کوئی حق نہیں (یعنی جس نے ظلماً کسی جگہ پر قبضہ کیا تو اس کا حق تسلیم نہیں کیا جائے گا)۔'' (ترمذی: ١٣٧٨ وسندہ حسن)

[٧٥٠] لَيْسَ مِنْ خُلُقِ الْمُؤْمِنِ الْمَلَقُ
مومن کے اخلاق میں چاپلوسی نہیں ہوتی

[١١٨٨] أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُقْرِئُ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَارِسْتَانِيُّ، قَالَ: قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُولِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ مِنْ خُلُقِ الْمُؤْمِنِ الْمَلَقُ))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کے اخلاق میں چاپلوسی نہیں ہوتی۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف جدًا:** الکامل لابن عدی: ٣/ ١١٩ـ شعب الایمان:

٤٥٢٢۔ حسن بن دینار کذاب ہے۔

[٧٥١] لَيْسَ بَعْدَ الْمَوْتِ مُسْتَعْتَبٌ

موت کے بعد طلب توبہ (کا کوئی موقع) نہیں

[١١٨٩] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الْمَعَافِرِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْدٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفٍ الْبُسْتِيُّ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا ابْنُ جَمِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَيْسَانُ ـ وَهُوَ أَبُو دَهْثَمٍ بْنُ سُلَيْمَانَ الْهُجَيْمِيُّ ـ ثنا أَبُو زَيْدٍ قُمَامَةُ الْهِزَّانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ،

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((لَيْسَ بَعْدَ الْمَوْتِ مُسْتَعْتَبٌ))

سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''موت کے بعد طلب توبہ (کا کوئی موقع) نہیں۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: محمد بن یزید، ابوزید قمام اور کیسان وغیرہ کے حالات نہیں ملے۔

[٧٥٢] لَيْسَ كَبِيرَةٌ بِكَبِيرَةٍ مَعَ الِاسْتِغْفَارِ، وَلَا صَغِيرَةٌ بِصَغِيرَةٍ مَعَ الْإِصْرَارِ

استغفار کے ساتھ کوئی کبیرہ گناہ کبیرہ نہیں رہتا اور اصرار کے ساتھ کوئی صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں رہتا

[١١٩٠] مِنْ حَدِيثِ شَيْخِنَا أَبِي عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنِ خَلَفٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ شَاهِينَ، نا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ زَاهِرٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، نا بِشْرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف جدًا: الترغیب لابن شاھین: ١٨٦۔ بشر بن ابراہیم سخت ضعیف ہے۔

[٧٥٣] لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا

جس نے ہمارے علاوہ کسی اور سے مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں

[١١٩١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ الشَّيْخُ صَالِحٌ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّالْقَانِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا، لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا النَّصَارَى، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى التَّسْلِيمُ بِالْكَفِّ))

نے ہمارے علاوہ کسی اور سے مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں اور یہود ونصاریٰ سے مشابہت اختیار نہ کرو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے جبکہ عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے۔"

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: ترمذی: ۲۶۹۵۔ العلل المتناھیۃ: ۱۲۰۱۔ ابن لہیعہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔" (ابوداود: ۴۰۳۱ وسندہ حسن)

[۷۵۴] لَيْسَ مِنَّا مَنْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَتَّرَ عَلَى عِيَالِهِ

جس کو اللہ تعالیٰ نے (مالی) وسعت دی پھر اس نے اپنے گھر والوں پر تنگی کی وہ ہم میں سے نہیں

[۱۱۹۲] أَخبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونِ النَّصِيبِيُّ، قَالَ: ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الدِّيبَاجِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الدَّانَاجُ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْفَارِسِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَتَّرَ عَلَى عِيَالِهِ، وَهُمْ يَرَوْنَ رِيحَ الْقُتَارِ مِنَ الْجِيرَانِ، وَيَرَوْنَهُمْ يُكْسَوْنَ وَلَا يُكْسَوْنَ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ ہم میں سے نہیں جس کو اللہ نے (مالی) وسعت دی پھر اس نے اپنے گھر والوں پر تنگی کی جبکہ وہ (گھر والے) ہمسائیوں کی طرف سے خوشبو پاتے ہوں لیکن وہ (ہمسائے) سمجھتے ہوں کہ انہیں پہنایا جاتا ہے حالانکہ انہیں پہنایا نہیں جاتا۔"

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: یحییٰ بن سعید فارسی ضعیف ہے۔ اس میں ایک اور علت بھی ہے۔ السلسلۃ الضعیفۃ: ۴۳۹۳.

[۷۵۵] لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

جس نے قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں

[۱۱۹۳] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْفَقِيهُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْوَشَّاءُ، ثنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ، ثنا اللَّيْثُ، ثنا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ

اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ۷۵۲۷ .

[۱۱۹۴] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغْدَادِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ)) .

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔''

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ابوالحسن علی بن عبدالعزیز کہتے ہیں: اس حدیث کو وکیع نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر از ابن ابی ملیکہ از عبداللہ بن السائب از سعد کی سند سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

وَرَوَاهُ أَيْضًا وَكِيعٌ ، نَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ، عَنْ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ))

اسی طرح وکیع نے اسے ''سعید بن حسان مخزومی از ابن ابی ملیکہ از عبیداللہ بن ابی نھیک از سعد کی سند سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم'' سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔''

تحقیق وتخریج صحیح: ابوداود: ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ احمد: ۱/ ۱۷۲۔ دارمی: ۳۴۸۸۔ فضائل القرآن لابی عبید، ص: ۱۰۹ .

[۱۱۹۵] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، أنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِمَا إِسْحَاقُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ، نا وَكِيعٌ. وَرَوَاهُ حُسَامُ بْنُ الْمِصَكِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَهِيكٍ. قَالَ حُسَامٌ: لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي نَهِيكٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

عبداللہ بن نہیک کہتے ہیں کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کرتے سنا ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[١١٩٦] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ، أنا ابْنُ جَامِعٍ، نا عَلِيٌّ، نا أَبُو عُبَيْدٍ، نا شَبَابَةُ، عَنْ حُسَامِ بْنِ مِصَكٍّ، سَمِعَهُ اللَّيْثُ بِالْعِرَاقِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ،

عَنْ سَعْدٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ**)).

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔''

قَالَ: وَأَنَا أَبُو عُبَيْدٍ، نَا شَبَابَةُ، وَأَبُو النَّضْرِ، عَنِ اللَّيْثِ، وَحَدَّثَ بِهِ اللَّيْثُ بِمِصْرَ خِلَافَ مَا حَدَّثَ بِهِ فِي الْعِرَاقِ

امام لیث نے مصر میں اس حدیث کو عراق میں بیان کی ہوئی روایت کے برخلاف بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[١١٩٧] أَنَاهُ أَبُو عُبَيْدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ،

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ**))

سعید بن ابی سعید سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

[١١٩٨] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ، أنا ابْنُ جَامِعٍ، نا عَلِيٌّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ، قَالَ: جِئْتُ إِلَى سَعْدٍ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي؟ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: مَرْحَبًا، تُجَّارٌ

عبداللہ بن عبداللہ بن سائب بن نہیک کہتے ہیں کہ میں سعد رضی اللہ عنہ کی طرف گیا انہوں نے کہا: بھتیجے! تم کون ہو؟ میں نے انہیں بتایا تو انہوں نے کہا: خوش آمدید، تم کمائی کرنے

كَسَبَةٌ، كَيْفَ قِرَاءَ تُكَ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: حَسَنَةٌ، قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا، وَغَنُّوا بِالْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُغَنِّ أَوْ يَتَغَنَّ بِهِ))

والے تاجر ہو۔ تم قرآن کی قراءت کیسی کرتے ہو؟ میں نے کہا: اچھی (قراءت کرتا ہوں) انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''قرآن پڑھواور رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے والی صورت بنا لیا کرو اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھو کیونکہ جس نے قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھا یا اسے خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: عبدالرحمٰن بن عبید بن ابی ملیکہ ضعیف ہے۔

[١١٩٩] وأنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَابِرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔''

تحقیق وتخریج صحيح: حاكم: ١/ ٥٦٩۔ المعجم الكبير: ١١٢٣٩ .

[١٢٠٠] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو صَالِحٍ الْقَاسِمُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ مَسْرُورٍ الرَّاسِبِيُّ، نا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَخْنَسِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''جس نے قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔''

تحقیق وتخریج ايضًا .

[١٢٠١] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا عَمِّي، قَالَ:

سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُولُ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ

ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کی حدیث: ''جس نے قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں'' کے بارے میں فرماتے سنا: (کہ

بِالْقُرْآنِ))، قَالَ الشَّافِعِيُّ: نَقْرَؤُهُ حَدْرًا وَتَحْزِينًا.

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ) اسے ہم غمگین آواز میں حدر کے ساتھ پڑھیں۔

تحقیق وتخریج: کتاب الام: ۸/ ۱۸۵ .

[۱۲۰۲] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ أَيْضًا، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ، نا عَاصِمٌ، نا اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ،

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ))

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ”جس نے قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔“

تحقیق وتخریج: دیکھئے حدیث نمبر ۱۱۹۴۔

تشریح: اس حدیث کا ایک معنی تو یہی ہے جو امام شافعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے اور دوسرا معنی آواز کی تحسین ہے یعنی قرآن مجید کو خوش الحانی اور عمدہ آواز میں پڑھا جائے۔ اکثر علماء یہی معنی بیان کرتے ہیں، حدیث سے بھی اسی معنی کو تقویت ملتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنا جتنا اس نے اپنے نبی کو خوش الحانی کے ساتھ باآواز بلند قرآن پڑھتے سنا ہے۔“ (بخاری: ۷۵۴۴) حدیث میں یہ بھی ہے کہ قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ مزین کرو۔“ (ابوداود: ۱۴۶۸ وسندہ صحیح) ایک اور حدیث ہے کہ اپنی آوازوں سے قرآن کو حسین بناؤ کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔“ (دارمی: ۳۵۰۱، حاکم: ۱/ ۵۷۵ وسندہ حسن) قرآن میں خوش الحانی تبھی آ سکتی ہے جب تلفظ کا خیال رکھتے ہوئے بلند آواز میں اسے پڑھا جائے۔ ابن ابی ملیکہ سے پوچھا گیا کہ اگر کسی کی آواز میں خوبصورتی نہ ہو تو؟ انہوں نے کہا: جہاں تک ممکن ہو آواز کو خوبصورت بناؤ۔“ (ابوداود: ۱۴۷۱ وسندہ صحیح)

اس حدیث کا ایک معنی استغناء بھی ہے یعنی جو شخص قرآن پڑھ کر اور اس کا علم حاصل کر کے بھی دنیا سے بے نیاز نہ ہوا وہ ہم میں سے نہیں۔ واللہ اعلم

حدیث میں آمدہ وعید کا مطلب یہ نہیں کہ ایسا انسان دین اسلام سے خارج ہے بلکہ قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھنے والا نبی کے طریقے پر نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو خوش الحانی سے قرآن پڑھا کرتے تھے جیسا کہ صحیح احادیث میں ہے۔

[۷۵۶] لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيرَ

جو بڑے کی توقیر نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں

[۱۲۰۳] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ،

ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيرَ، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بڑے کی توقیر نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے منع نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** ترمذی: ۱۹۲۱۔ احمد: ۱/ ۲۵۷۔ عبد بن حمید: ۵۸۶۔

لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑے کی توقیر نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔'' (الادب المفرد: ۳۵۶ وسندہ صحیح)

[۷۵۷] لَيْسَ بِكَذَّابٍ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ

وہ شخص جھوٹا نہیں جو دو افراد کے درمیان صلح کرائے

[۱۲۰۴] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، أبنا الْقَيْسَرَانِيُّ، أبنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا أَبُو يُوسُفَ الْقُلُوسِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَعْدٍ -وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ، -وَكَانَتِ امْرَأَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَأُخْتَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لِأُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ- أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ بِكَذَّابٍ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ، فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا))

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا جو کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی اور عثمان بن عفان کی اخیافی بہن ہیں، سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو دو افراد کے درمیان صلح کرائے تو (اس غرض سے) اچھی بات کہے یا اچھی بات پہنچائے۔''

تحقیق و تخریج: بخاری: ۲۶۹۲۔ مسلم: ۲۶۰۵۔ ترمذی: ۱۹۳۸۔ ابوداود: ۴۹۲۰۔ ۴۹۲۱.

[۱۲۰۵] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى -هُوَ ابْنُ هَارُونَ- نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ))، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا أَعْتَدُّهُ كَذِبًا: الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، يَقُولُ الْقَوْلَ يُرِيدُ بِهِ الصَّلَاحَ، وَالرَّجُلُ يَقُولُ الْقَوْلَ فِي الْحَرْبِ، وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ، وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا))

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جھوٹ کی تین چیزوں کے علاوہ کسی میں رخصت نہیں دی گئی۔'' رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''میں ان (تین) کو جھوٹا شمار نہیں کرتا: وہ شخص جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے اور کوئی ایسی (جھوٹی) بات کہے جس سے اس کا صلح کا ارادہ ہو۔ اور وہ شخص جو جنگ میں کوئی (جھوٹی) بات کرے۔ اور وہ شخص جو اپنی بیوی سے (جھوٹی) بات کرے اور بیوی جو اپنے شوہر سے (جھوٹی) بات کرے۔

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: ابوداود: ٤٩٢١ ـ المعجم الصغير: ١٨٩ ـ شرح مشكل الآثار: ٢٩٢٢ ـ ابن شہاب زہری مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے تو (اسی غرض سے) اچھی بات کہے یا اچھی بات پہنچائے۔'' مزید بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے کبھی نہیں سنا کہ آپ نے لوگوں کو کسی چیز میں جھوٹ بولنے کی رخصت دی ہو سوائے ان تین کے: لوگوں کے درمیان صلح کروانے میں، خاوند کا اپنی بیوی سے کوئی بات کہنے میں، اور بیوی کا اپنے خاوند سے کوئی بات کہنے میں۔'' (الادب المفرد: ٣٨٥ وسندہ صحیح)

[١٢٠٦] أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْمَوْصِلِيُّ، نا أَبُو الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيُّ، نا الْبَغَوِيُّ، وَأَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ بْنُ أَحْمَدَ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، نا أَيُّوبُ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا))

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے تو (اسی غرض سے) اچھی بات کہے یا اچھی بات پہنچائے۔''

تحقیق و تخریج دیکھئے حدیث نمبر ١٢٠٤۔

تشریح ان احادیث میں لوگوں کے درمیان صلح کروانے کی اہمیت بیان فرمائی گئی ہے کہ اس کے لیے اگر کوئی خلاف واقعہ بات کہنی پڑے تو اس کی اجازت ہے مثلاً: یہ کہنا کہ فلاں شخص آپ کے بارے میں اچھی رائے رکھتا

ہے، یا آپ کو سلام کہہ رہا تھا حالانکہ اس نے سلام نہیں کہا، بس صلح کروانے والے نے اپنے پاس سے اس طرح کے الفاظ کہہ دیئے تا کہ صلح ہو جائے تو ایسے شخص کو جھوٹا نہیں کہا جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی موقع پر گھریلو زندگی کی خوش گواری کے لیے خاوند کو بیوی یا بیوی کو خاوند سے کوئی خلاف واقعہ بات کہنے کی اشد ضرورت پڑ جائے تو اس صورت میں بھی شریعت نے اجازت دی ہے۔

[٧٥٨] لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ

ساز وسامان کی کثرت مال داری نہیں

[١٢٠٧] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ساز وسامان کی کثرت مال داری نہیں، مال داری تو دل کی بے نیازی (کا نام) ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ٦٤٩٦۔ مسلم: ١٠٥١۔ ترمذی: ٢٣٧٣۔ ابن ماجہ: ٤١٣٧ .

[١٢٠٨] وَأَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ تُرَابُ بْنُ عُمَرَ، أبنا الْمُؤَمَّلُ بْنُ يَحْيَى، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أبنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ساز و سامان کی کثرت مال داری نہیں، مال داری تو دل کی بے نیازی (کا نام) ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا .

[١٢٠٩] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ عُثَيْمَ بْنَ نِسْطَاسٍ مَوْلَى كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ حَدَّثَنِي، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ، ثُمَّ إِنَّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! ساز وسامان کی کثرت مال داری نہیں، مال داری تو دل کی بے نیازی (کا نام) ہے، پھر

اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُوَفِّي كُلَّ عَبْدٍ مَا كَتَبَ لَهُ مِنَ الرِّزْقِ، فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، خُذُوا مَا حَلَّ وَدَعُوا مَا حَرُمَ))

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ ہر بندے کو پورا پورا رزق دے گا جو اس نے اس کے لیے لکھا ہے لہٰذا تم عمدہ طریقے سے رزق طلب کرو، جو حلال ہو وہ لے لو اور جو حرام ہو اسے چھوڑ دو۔"

تحقیق وتخریج صحيح: ابو يعلى: ٦٥٨٣ .

[١٢١٠] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ أَيْضًا، نا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ)).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، نَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ساز وسامان کی کثرت مال داری نہیں بلکہ (اصل) مال داری دل کی بے نیازی (کا نام) ہے۔"

اسے مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج دیکھئے حدیث نمبر ۱۲۰۷۔

[١٢١١] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْخَضِرِ الْخَوْلَانِيُّ، نا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدَانَ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يَعْنِي عَنْ أَبِي الزِّنَادِ (ح) ونا الصَّدَفِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

یہ حدیث ایک دوسری سند کے ساتھ بھی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج ايضًا .

تشریح مطلب یہ ہے کہ زیادہ مال ہونا مال داری کی دلیل نہیں بلکہ اصل مال داری اور غنیٰ تو دل کی مال داری اور غنیٰ ہے۔ انسان کے پاس تھوڑا ہو یا بہت، جو کچھ بھی ہو، وہ اسی پر گزارہ کرے، دنیا سے بے نیاز رہے اور کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا پر صابر وشاکر رہے۔ ہاں یہ حقیقت ہے کہ دل کی تونگری اور

مال داری کسی نصیبے والے کے حصے میں ہی آتی ہے ورنہ اکثریت دل کے فقیروں کی ہے، غریب تو غریب اکثر مال دار طبقہ بھی دل کا فقیرہ ہی دیکھا گیا ہے، وہ زیادہ مال کے حصول کی کوشش میں اس قدر ڈوبے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو کیا انہیں خود اپنی ہوش نہیں ہوتی، ہاں جن خوش بختوں کو دل کی تونگری مل جائے ان کے پاس کچھ بھی نہ ہو وہ تب بھی صبر وقناعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے ہیں، دوسروں کے مال کی طرف نہ ان کا خیال جاتا ہے اور نہ وہ لوگوں سے کچھ طلب کرتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے وہ غفلت نہیں برتتے کیونکہ انہیں یہ علم ہوتا ہے کہ دنیا کا مال تو فانی اور ختم ہو جانے والا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر وثواب ہے وہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی تونگری نصیب فرمائے۔ آمین

[۷۵۹] لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ
کشتی میں پچھاڑنے والا طاقتور اور بہادر نہیں

[۱۲۱۲] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْقَعْنَبِيُّ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مَطَرٍ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَرُوفٍ، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ (ح) وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَادٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، ثنا أَبِي (ح) وَأَخْبَرَنَا تُرَابُ بْنُ عُمَرَ، أبنا الْمُؤَمَّلُ بْنُ يَحْيَى، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَبُو طَاهِرٍ الْمَدِينِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالُوا: أبنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کشتی میں پچھاڑنے والا طاقتور اور بہادر نہیں، طاقتور اور بہادر تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر قابو رکھے۔''

قَالَ الْقَعْنَبِيُّ: عَنْ مَالِكٍ، وَقَالَ ابْنُ يُوسُفَ: أبنا مَالِكٌ، وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ: ثَنَا مَالِكٌ، وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ.

(امام مالک سے اس حدیث کو پانچ راویوں نے یوں روایت کیا ہے) قعنبی نے ''عن مالک (مالک سے)'' کہا، ابن یوسف نے ''انبانا مالک'' (ہمیں مالک نے خبر دی) کہا۔ ابن عفیر نے ''حدثنی مالک'' (مجھے مالک نے حدیث بیان کی) کہا۔ ابن بکیر نے ''ثنا مالک'' (ہمیں مالک نے

بیان کیا) کہا۔ اور ابن وہب نے ''اخبرنی مالک'' (مجھے مالک نے خبر دی) کہا۔

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى، وَعَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ حَمَّادٍ قَالَا: كِلَاهُمَا قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

اسے مسلم بن حجاج نے بھی یحییٰ بن سعید اور عبدالاعلیٰ بن حماد سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے، ان دونوں نے یوں کہا: ''قراء ت علی مالک'' (میں نے مالک پر قراء ت کی)

تحقیق و تخریج بخاری: ٦١١٤ـ مسلم: ٢٦٠٩ـ الموطا: ١٦٨١ .

تشریح اس حدیث مبارک میں اصل طاقتور اور بہادر شخص کی پہچان کرائی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو بہادر قرار دیا ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے اور اپنے جذبات کو کنٹرول کر لے کیونکہ انسان کا سب سے بڑا مدمقابل اور دشمن خود اس کا اپنا نفسِ امارہ ہے، جب یہ غضب سے مشتعل ہو جاتا ہے تو اس کو قابو میں رکھنا اور اس پر فتح پانا ہی اصل بہادری ہے۔ جو شخص بڑے بڑے پہلوانوں کو تو پچھاڑتا رہے اور طاقتور ترین دشمن کو زیر کرتا رہے لیکن اپنے نفس پر قابو نہ پا سکے وہ کہاں کا بہادر ہے؟ اس لیے فرمایا کہ بہادر وہ نہیں جو کشتی میں مدمقابل کو پچھاڑ دے بلکہ اصل بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے نفس پر قابو رکھے۔

[٧٦٠] لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز مکرم نہیں

[١٢١٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ ـهُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ، أَبُو خَالِدٍ الْعَتَّابِيُّ الْقُرَشِيُّ مِنْ وَلَدِ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ بَصْرِيٌّ۔ ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز مکرم نہیں۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: ترمذی: ٣٣٧٠ـ ابن ماجہ: ٣٨٢٩ـ الادب المفرد: ٧١٢ـ قتادہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

[١٢١٤] أنا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ مِسْكِينٍ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ

يَحْيَى بْنُ عَمَّارٍ الدِّمْيَاطِيُّ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا بَشَّارٌ الْخَفَّافُ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز مکرم نہیں۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[۷۶۱] لَيْسَ شَيْءٌ أَسْرَعَ عُقُوبَةً مِنْ بَغْيٍ
بغاوت وسرکشی کی سزا سے بڑھ کر کوئی چیز تیز نہیں

[۱۲۱۵] أَخْبَرَ الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصُّوفِيُّ الْقَزْوِينِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجُعَابِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ جَابِرٍ أَبُو الْحَسَنِ الْبَلْخِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُرَاتٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ،

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَسْرَعَ عُقُوبَةً مِنْ بَغْيٍ))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بغاوت وسرکشی کی سزا سے بڑھ کر کوئی چیز تیز نہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف جدًا: الکامل لابن عدی: ۷/ ۳۱۵۔ تاریخ دمشق: ۱۸/ ۸۱۔ حارث اور محمد بن فرات متروک ہیں۔

[۷۶۲] لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرًا مِنْ أَلْفٍ مِثْلِهِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ
مومن کے سوا کوئی چیز اپنے جیسی ہزار چیزوں سے بہتر نہیں

[۱۲۱۶] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَ: أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ (ح) قَالَ أَبُو عَرُوبَةَ، وَأَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ شَاذَانَ، ثنا زَيْدُ بْنُ بِشْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أبنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرًا مِنْ أَلْفٍ مِثْلِهِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے سوا کوئی چیز اپنے جیسی ہزار چیزوں سے بہتر نہیں۔''

تحقیق وتخریج حسن: احمد: ۲/ ۱۰۹۔ الکامل: ۷/ ۴۴۷۔ شرح مشکل الآثار: ۱۴۷۱.

تشریح مطلب یہ ہے کہ مومن ہی ایسے ہیں جو ایک دوسرے سے بڑھ کر عمل کرنے والے اور دوسروں کو نفع پہنچانے والے ہیں۔ بعض تو ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایک ہزار انسانوں کے برابر ہوتے ہیں کیونکہ بسا اوقات ایک بندہ ہزار بندوں جتنا کام کر گزرتا ہے مثلاً علمی نشر واشاعت کا کوئی ادارہ قائم کر دیتا ہے یا کوئی ایسا تحریری کام کر جاتا ہے جو ہزاروں افراد بھی مل کر نہیں کر سکتے تھے یا انسانوں کو نفع پہنچانے والی کوئی چیز ایجاد کر جاتا ہے اسی طرح معاشرتی اور شہری زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے والی اشیاء کو ترقی دیتا ہے، ہزار تو کیا کئی ہزار انسانوں سے بسا اوقات اکیلا فرد زیادہ سود مند نکلتا ہے جیسا کہ احوال الناس سے باخبر لوگ جانتے ہیں۔ تو حقیقی انسان وہی ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے جبکہ ایسی خصوصیت سے خالی انسان گنتی کا وہ صفر (زیرو) ہے جو اس کے بائیں جانب لکھا جاتا ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

[۷۶۳] لَيْسَ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ

تیرے مال میں سے تیرا صرف وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا

[۱۲۱۷] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي غَسَّانَ الْفَارِسِيُّ، أبنا أَبُو أَحْمَدَ يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الشَّاهِدُ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ سَنَةَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو صَالِحٍ، ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلِ بْنِ خَرَشَةَ الْمَازِنِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ [التكاثر: ۱] قَالَ: يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: ((مَالِي مَالِي، وَلَيْسَ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ))

مطرف بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ کو ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ (التکاثر: ۱) ''تمہیں ایک دوسرے سے زیادہ (مال) حاصل کرنے کی حرص نے غافل کر دیا۔'' کی تلاوت فرماتے سنا۔ (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، حالانکہ تیرے مال میں سے تیرا صرف وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔''

تحقیق وتخریج مسلم: ۲۹۵۸۔ ترمذی: ۲۳۴۲۔ نسائی: ۳۶۴۳.

تشریح اس میں اس امر کی ترغیب دی گئی ہے کہ انسان کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا ہو تو اسے زیادہ

سے زیادہ مستحقین پر اور اللہ کی پسندیدہ راہوں پر خرچ کرے کیونکہ یہ صدقہ کیا ہوا مال ہی آخرت کے لیے ذخیرہ ہوگا جہاں اس کو اس کا اجر وثواب ملے گا۔ باقی جو مال وہ اپنے کھانے پینے اور لباس وغیرہ پر خرچ کرے گا وہ سب دنیا میں ہی ختم اور بوسیدہ ہو جائے گا اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ اس کے کام نہیں آئے گا۔ (ریاض الصالحین: ۱/۴۳۳)

الباب التاسع — باب : ۹

[۷۶۴] خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ، وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي

بہترین ذکر ذکرِ خفی ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کرے

[۱۲۱۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَبُو سَعْدٍ الْحَارِثِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، ثنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ، وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي))

سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین ذکر ذکرِ خفی ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کرے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** احمد: ۱/ ۱۸۰۔ ابن حبان: ۸۰۹۔ عبد بن حميد: ۱۳۷۔

محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیب ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۱۲۱۹] وثنا الدَّقِيقِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا أُسَامَةُ، عَنِ ابْنِ لَبِيبَةَ، وَقَالَ يَزِيدُ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن سے ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[۱۲۲۰] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَيَّاشُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لَبِيبَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لِأَبِيهِ: أَنْتَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، وَأَنْتَ مِمَّنِ اخْتَارَ عُمَرُ فِي الشُّورَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي وَخَيْرُ الذِّكْرِ

محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ کہتے ہیں کہ عمر بن سعد اپنے والد سے کہنے لگے: آپ اہل بدر میں سے ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں عمر رضی اللہ عنہ نے شوریٰ کے لیے چنا تھا، تب انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ''بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کرے اور بہترین ذکر

الْخَفِيُّ)) ذکرِ خفی ہے۔‘‘

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ ضعیف ہے۔

[٧٦٥] خَيْرُ الْعِيَادَةِ أَخَفُّهَا

بہترین عیادت وہ ہے جو زیادہ مخفی ہو

[١٢٢١] أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَان تُرَابُ بْنُ عُمَر بْنِ عُبَيْدٍ، أبنا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَسِّرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ سَلَّامٍ الْمَدَائِنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ،

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ الْعِيَادَةِ أَخَفُّهَا)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بہترین عیادت وہ ہے جو زیادہ مخفی (طریقے سے کی گئی) ہو۔‘‘ یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: سلام مدائنی متروک ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔ السلسلة الضعيفة: ٣٥٦٦.

[٧٦٦] خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا

بہترین مجلسیں وہ ہیں جو کشادہ ہوں

[١٢٢٢] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَادٍ، ثنا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثنا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بہترین مجلسیں وہ ہیں جو کشادہ ہوں۔‘‘

تحقیق و تخریج: حسن: ابوداود: ٤٨٢٠۔ احمد: ٣/ ١٨۔ الادب المفرد: ١١٣٦.

[١٢٢٣] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ السُّكَّرِيُّ، ثنا عَلِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ -هُوَ ابْنُ قَعْنَبٍ- ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: أُوذِنَ أَبُو سَعِيدٍ بِجِنَازَةٍ فِي قَوْمِهِ، فَكَأَنَّهُ

عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری کہتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو ان کی قوم میں ایک جنازے کی اطلاع دی گئی وہ (اس

تَخَلَّفَ حَتَّى أَخَذَ النَّاسُ مَجَالِسَهُمْ ، ثُمَّ جَاءَ فَلَمَّا رَآهُ الْقَوْمُ تَسَرَّبُوا عَنْهُ ، فَقَامَ بَعْضُهُمْ لِيَجْلِسَ فِي مَجْلِسِهِ ، فَقَالَ: أَلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا)) ثُمَّ تَنَحَّى فَجَلَسَ فِي مَكَانٍ وَاسِعٍ .

سے) لیٹ ہو گئے یہاں تک کہ لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے پھر وہ آئے جب لوگوں نے انہیں آتے دیکھا تو (اپنی جگہ سے) ان کے لیے ہٹنے لگے، چنانچہ ان میں سے بعض کھڑے ہو گئے تا کہ وہ ان کی جگہ پر بیٹھ جائیں، تب انہوں نے فرمایا: سنو! بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''بہترین مجلسیں وہ ہیں جو کشادہ ہوں۔'' پھر وہ ایک طرف ہٹ کر کھلی جگہ میں بیٹھ گئے۔

تحقیق و تخریج: ایضًا .

تشریح: ان احادیث میں مجلسوں کو کشادہ رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے تا کہ ہر آنے والے کو مجلس میں بیٹھنے کی جگہ مل سکے اور تنگی محسوس نہ ہو کیونکہ مجلس اگر تنگ ہو گی تو بیٹھنے والے گھٹن اور تنگی محسوس کریں گے لیکن اگر کشادہ ہو تو راحت اور سکون محسوس کریں گے۔ علاوہ ازیں باہر سے آ کر بیٹھنے والے کے لیے بھی کوئی دشوار نہ ہو گی اور نہ ہی گفتگو متاثر ہو گی۔

[٧٦٦] خَيْرُ دِينِكُمْ أَيْسَرُهُ

تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسان تر ہو

[١٢٢٤] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَنْدِسِ الذَّارِعُ ، ثنا أَبُو بِشْرٍ الدُّولَابِيُّ ، ثنا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عُمَيْرٍ ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ: قِيلَ لِمِحْجَنٍ الدِّيلِيِّ: أَلَا تُصَلِّي كَمَا يُصَلِّي سُكْبَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَيْرُ دِينِكُمْ أَيْسَرُهُ))

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ محجن دیلی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ ایسی نماز کیوں نہیں پڑھتے جیسی سکبہ پڑھتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسان تر ہو۔''

تحقیق و تخریج: حسن: احمد: ٥/ ٣٢۔ طیالسی: ١٣٩٢۔ الادب المفرد: ٣٤١ .

[١٢٢٥] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ ، أنا ابْنُ شَهْرَيَارَ ، وَابْنُ رِيذَةَ ، قَالَ: أنا الطَّبَرَانِيُّ ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الزُّهْرِيُّ الْأَصْبَهَانِيُّ ، أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ ، نا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ،

نا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنْ قَتَادَةَ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ دِينِكُمْ أَيْسَرُهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسان تر ہو۔''

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا سَلَّامٌ، تَفَرَّدَ بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ

طبرانی نے کہا: اسے قتادہ سے صرف سلام نے روایت کیا ہے، اسے بیان کرنے میں اسماعیل بن یزید منفرد ہے۔

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف**: المعجم الصغير: ١٠٦٦ ـ الفقيه والمتفقه: ١٢١٧ ـ

قتادہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

تشریح: دیکھئے حدیث نمبر ۳۹۸۔

[٧٦٨] خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ

بہترین نکاح وہ ہے جو آسان تر ہو

[١٢٢٦] أَخْبَرَنَا الْخَصِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَحْمَدَ النَّسَائِيُّ، أبنا أَبِي، أبنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ يُوسُفَ الْحَرَّانِيُّ أَبُو الْأَصْبَغِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین نکاح وہ ہے جو آسان تر ہو۔''

تحقیق وتخریج: **صحيح**: ابوداود: ٢١١٧ ـ ابن حبان: ٤٠٧٢ ـ حاكم: ٢/ ١٨٢ .

تشریح: اس حدیث سے پتا چلا کہ بہترین نکاح وہی ہے جس میں آسانیاں ہوں مثلاً: حق مہر مناسب ہو، غیر ضروری شرائط نہ ہوں اور جو غیر شرعی رسوم ورواج اور فضولیات سے پاک ہو۔

[٧٦٩] خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی رہے

[١٢٢٧] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا عَمْرٌو ـ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ـ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، يَذْكُرُ

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی رہے اور

ظَهْرِ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ))

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جن کی تو عیال داری کرتا ہے (صدقہ وخیرات) ان سے شروع کر۔"

تحقیق وتخریج مسلم: ۱۰۳٤۔ احمد: ۳/ ٤٠٢۔ دارمی: ۱٦۹۳ .

[۱۲۲۸] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، ثنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا وَهَيْبٌ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ))

سیدنا حکیم بن حزم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جن کی تو عیال داری کرتا ہے (صدقہ وخیرات) ان سے شروع کر اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی رہے اور جو کوئی بچے گا اللہ اسے بچائے گا اور جو شخص مستغنی رہے گا اللہ اسے غنی کردے گا۔"

تحقیق وتخریج بخاری: ۱٤۲۷۔ احمد: ۳/ ٤۳٤۔ المعجم الکبیر: ۳۰۹۱ .

[۱۲۲۹] وأنا مُنِيرُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّرَائِفِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَلْيَبْدَأْ أَحَدُكُمْ بِمَنْ يَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ))

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ جن کی وہ عیال داری کرتا ہے (صدقہ وخیرات) ان سے شروع کرے اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی رہے اور جو کوئی بچے گا اللہ اسے بچائے گا اور جو شخص مستغنی رہے گا اللہ اسے غنی کردے گا۔"

تحقیق وتخریج ایضًا .

[۱۲۳۰] وأنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ حَامِدِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ ثَرْثَالٍ، أنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا خَالِدٌ، نا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ دِينَارٍ ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

تحقيق وتخريج بخاري: ١٤٢٩ ـ مسلم: ١٠٣٣ ـ ابوداود: ١٦٤٨ .

[١٢٣١] أَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ، أنا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا النَّسَائِيُّ ، أنا قُتَيْبَةُ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ ثَرْثَالٍ

یہ حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح مروی ہے۔

تحقيق وتخريج ايضًا .

[١٢٣٢] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ ، أنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو اس حال میں کیا جائے کہ آدمی اس کے بعد بھی غنی رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جن کی تو عیال داری کرتا ہے (صدقہ) ان سے شروع کر۔''

تحقيق وتخريج بخاري: ٥٣٥٥ ـ ابوداود: ١٦٧٦ ـ احمد: ٢/ ٢٤٥ .

تشریح ''بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی رہے۔'' مطلب یہ ہے کہ آدمی کو سب سے پہلے اپنی ضروریات دیکھنی چاہیے، یہ نہیں کہ جتنا مال ہو وہ تو صدقہ وخیرات میں دے دے اور پھر اپنی ضروریات کے لیے اوروں کے آگے ہاتھ پھیلاتا پھرے۔

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' اوپر والے ہاتھ سے مراد خرچ کرنے والے اور نیچے والے ہاتھ سے مراد سوالی کا ہاتھ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔'' (بخاری: ۱۴۲۹) ایک حدیث میں ہے کہ ہاتھ تین طرح کے ہیں: ایک ہاتھ اللہ کا ہے جو سب سے اوپر ہے، دوسرا دینے والے کا ہے جو اس کے بعد ہے اور سائل کا ہاتھ سب سے نیچے ہے لہٰذا جو زائد ہو وہ دے دو اور اپنے نفس کے سامنے

عاجز مت بنو (اس کا کہا مت مانو)۔'' (ابوداود: ۱۶۴۹ وقال شیخنا علی زئی: اسنادہ صحیح)

''جن کی تو عیال داری کرتا ہے ان سے شروع کر۔'' اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں حدیث نمبر ۶۳۴۔

''جو کوئی بچے گا اللہ اسے بچائے گا۔'' یعنی جو کوئی مانگنے یا حرام کاموں سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے ان چیزوں سے بچائے گا۔ اس سے یہ بھی پتا چلا کہ مانگنے یا حرام کاموں سے بچنے کی صفت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان کاموں سے بچتے ہیں۔

''جو شخص مستغنی رہے گا اللہ اسے غنی کر دے گا۔'' یعنی جو شخص دنیاوی امور میں لوگوں سے بے نیازی اختیار کرے گا اللہ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دے گا اور اسے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے بچا کر غنائے نفس اور صبر وقناعت کی دولت سے نوازے گا۔

[۷۷۰] خَيْرُ الْعَمَلِ مَا نَفَعَ
بہترین عمل وہ ہے جو نفع دے

[۱۲۳۳] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزْدَادَ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: تَلَقَّفْتُ هَذِهِ الْخُطْبَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي خُطْبَةٍ طَوِيلَةٍ فِيهَا: ((خَيْرُ الْعَمَلِ مَا نَفَعَ، وَخَيْرُ الْهُدَى مَا اتُّبِعَ، وَخَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِينُ))

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ خطبہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن کر حاصل کیا ہے، میں نے آپ کو ایک لمبے خطبہ میں یہ ارشاد فرماتے سنا: ''بہترین عمل وہ ہے جو نفع دے اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی اتباع ہو اور بہترین چیز جو دل میں ڈالی گئی وہ یقین ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۵۵۔

[۷۷۱] خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ
لوگوں میں بہترین وہ ہے جو ان میں سے لوگوں کے لیے زیادہ نفع مند ہو

[۱۲۳۴] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَهْرَامَ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي

كَرِيمَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں میں بہترین وہ ہے جو ان میں سے (دوسرے) لوگوں کے لیے زیادہ نفع مند ہو۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۱۲۹۔

[۷۷۲] خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہیں جو ان میں اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہوں

[۱۲۳۵] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَا: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، ثنا شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْحُبُلِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہیں جو ان میں اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہوں۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: ترمذی: ۱۹٤٤۔ ابن حبان: ۵۱۸۔ الادب المفرد: ۱۱۵.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ انسان کا بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کے لیے ہر حال میں بہتر ہو یعنی ہر حال میں اس کے لیے خیر خواہی چاہنے والا ہو اور اس کے دکھ درد میں کام آنے والا ہو۔ اور ساتھی بھی نیک ہونا چاہیے کیونکہ نیک ساتھی ہی اس کے لیے بہترین ساتھی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہترین ہو۔ اور اسی طرح بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے لیے بہترین ہو یعنی جو اپنے ہمسائے کی ہر حال میں خیر خواہی چاہنے والا ہو اور اس کے دکھ درد میں شریک ہونے والا ہو، ایسا ہمسایہ نیک ہمسایہ ہی ہو سکتا ہے جو اپنے ہمسائے کے لیے ہر حال میں بہتر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہترین ہوگا۔ (آداب المعاشرت: ص: ۱۱۸)

[۷۷۳] خَيْرُ الرُّفَقَاءِ أَرْبَعَةٌ

بہترین ساتھی چار ہیں

[۱۲۳۶] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ

الْبُخَارِيُّ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَكْثَمَ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ: ((يَا أَكْثَمُ! خَيْرُ الرُّفَقَاءِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ الطَّلَائِعِ أَرْبَعَةُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثم بن ابی الجون سے فرمایا: ''اے اکثم! سفر کے بہترین ساتھی چار ہیں اور بہترین مقدمۃ الجیش چار سو کا ہے اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف جدًا:** ابن ماجہ: ۲۸۲۷۔ تاریخ دمشق: ۳۷/ ۱۰۵۔ تهذيب الكمال: ۱۱/ ۳۸۴۔ ابوسلمہ متروک الحدیث اور عبدالملک بن محمد لین الحدیث ہے۔

[۱۲۳۷] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الشَّافِعِيُّ، أبنا هِشَامُ بْنُ أَبِي خَلِيفَةَ الرُّعَيْنِيُّ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ، ثنا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، ثنا مِنْدَلٌ، وَحِبَّانُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُؤْتَى اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین ساتھی چار ہیں اور بہترین جہادی دستہ چار سو کا ہے اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کے لشکر کو محض تعداد کی قلت کی وجہ سے ہرگز شکست نہیں دی جا سکتی۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** ابوداود: ۲۶۱۱۔ ترمذی: ۱۵۵۵۔ ابن خزیمة ۲۵۳۸۔ ابن شہاب زہری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۱۲۳۸] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: ثنا الْعَسْكَرِيُّ، ثنا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ، ثنا شَيْخٌ مِنْ عَامِلَةٍ يُقَالُ لَهُ: أَبُو سَلَمَةَ، وَقَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، قَالَا: ثنا الزُّهْرِيُّ،

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَكْثَمَ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ: ((يَا أَكْثَمُ! خَيْرُ الرُّفَقَاءِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ الطَّلَائِعِ أَرْبَعُونَ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثم بن ابی الجون سے فرمایا: اے اکثم! سفر کے بہترین ساتھی چار ہیں اور بہترین مقدمۃ الجیش چالیس کا ہے اور بہترین جہادی دستہ چار سو کا ہے اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے۔ اور

وَلَنْ يُؤْتَى اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ يَا أَكْثَمُ)) قَالَ: ((اغْزُ مَعَ غَيْرِ قَوْمِكَ يَحْسُنْ خُلُقُكَ، وَتَكَرَّمْ عَلَى رُفَقَائِكَ)).

بارہ ہزار کے لشکر کو محض تعداد کی قلت کی وجہ سے ہرگز شکست نہیں دی جا سکتی۔ اے اکثم! اپنی قوم کے علاوہ کسی اور کے ساتھ مل کر جہاد کرنا تمہارا اخلاق بہتر ہو جائے گا اور تم اپنے ساتھیوں کی نظروں میں معزز ہو جاؤ گے۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف جدًا: دیکھئے حدیث نمبر ۱۲۳۶۔

[۱۲۳۹] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّقَطِيُّ، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قَالَا: نا أَبُو أَحْمَدَ الْعَسْكَرِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، نا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، نا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُهْزَمَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ إِذَا صَبَرُوا وَصَدَقُوا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین ساتھی چار ہیں اور بہترین جہاد دستہ چار سو کا ہے اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کے لشکر کو محض قلتِ تعداد کی وجہ سے ہرگز شکست نہیں دی جا سکتی جب کہ وہ صبر کریں اور سچ کہیں۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: دیکھئے حدیث نمبر ۱۲۳۷۔

[۷۷۴] خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا

[۱۲٤٠] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ الْمُعَدِّلُ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَارِثِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا شُعْبَةُ، وَسُفْيَانُ، قَالَا: ثنا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُهُمَا: ((خَيْرُكُمْ)) وَالْآخَرُ: ((أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ النَّاسَ)).

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ایک راوی نے کہا: (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ''تم میں سے بہتر۔'' اور دوسرے راوی نے کہا (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): ''تم میں سے افضل وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (لوگوں کو) سکھایا۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ۵۰۲۷، ۵۰۲۸۔ ابوداود: ۱٤۵۲۔ ترمذی: ۲۹۰۸۔ ابن ماجہ: ۲۱۱۔

[١٢٤١] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا عَفَّانُ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا النُّعْمَانُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سیکھایا۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** ترمذی: ۲۹۰۹۔ دارمی: ۳۳۳۷۔ عبدالرحمٰن بن اسحاق کوفی ضعیف ہے۔

[١٢٤٢] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَهْرَيَارَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِيذَةَ، قَالَا: نا الطَّبَرَانِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْعَسْكَرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، نا مُعَاذُ بْنُ عَوْذِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ، نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** المعجم الصغیر: ۳۷۹۔ محمد بن سنان قزاز ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

تشریح: ان احادیث میں قرآن مجید سیکھنے اور سیکھانے والے لوگوں کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو بہترین قرار دیا ہے جو خود بھی قرآن مجید سیکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی سیکھاتے ہیں کیونکہ جس طرح قرآن مجید اور اس کے علوم دنیا کی تمام کتابوں اور علوم سے افضل اور ارفع ہیں اسی طرح قرآنی علوم کو سیکھنے اور سکھانے والے بھی سب سے ممتاز اور افضل ہیں۔

علامہ داود راز رحمہ اللہ نے لکھا ہے: قرآن سیکھنے سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے الفاظ پڑھنا سیکھنا، بلکہ الفاظ کو صحت کے ساتھ سیکھے پھر ان کے معنی پھر مطلب اور شان نزول وغیرہ غرض حدیث اور قرآن یہی دو علم دین کے ہیں جو شخص ان کی تعلیم اور تعلم میں مصروف ہے اس کا درجہ سارے مسلمانوں سے بڑھ کر ہے۔'' (بخاری مترجم: ۶/ ۵۵۰)

[۷۷۵] خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو

[١٢٤٣] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِالرَّمْلَةِ، ثنا الْحُسَيْنُ

بْنُ جَرِيرٍ الصُّورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیوں سے روایت ضعیف ہوتی ہے مذکورہ روایت بھی غیر شامیوں سے ہے۔

[١٢٤٤] أنا ذُو النُّونِ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْهَرَوِيُّ، نا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَدَمِيُّ بِالْمَوْصِلِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرٌ لِأَهْلِي))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** ابو قاسم حسن بن سعید کی توثیق نہیں ملی۔

[١٢٤٥] أنا هِبَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الصَّوَّافُ، أنا الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَذَنِيُّ، أنا أَبُو عَرُوبَةَ، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رُؤْبَةَ،

عَنْ أَبِي كَبْشَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ))

سیدنا ابوکبشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** الضعفاء للعقيلي: ٣/ ٩٠٤ـ المعجم الكبير: ٨٥٤، جز: ٢٢ـ عمر بن روبہ تغلبی ضعیف ہے۔

فائدہ: ❊ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔ جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دیا کرو (یعنی اس کی برائیاں نہ بیان کیا کرو)۔'' (ترمذی: ٣٨٩٥ وسندہ صحیح)

❊ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔'' (ابن ماجہ: ١٩٧٧ وسندہ حسن)

[٦٧٧] خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ

تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید رکھی جائے اور اس کے شر سے امن ہو

[١٢٤٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الشَّاهِدُ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، ثنا الْحَضْرَمِيُّ -هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ- ثنا ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید رکھی جائے اور اس کے شر سے امن ہو اور تم میں سے برا وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ رکھی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔“

تحقیق و تخریج: صحیح: ترمذی: ٢٢٦٣۔ احمد: ٢/ ٣٧٨۔ ابن حبان: ٥٢٧ .

[١٢٤٧] وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْغَسَّانِيُّ بِطَرَابُلُسِ الشَّامِ، ثنا أَبُو بَكْرٍ يُوسُفُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمَيَانَجِيُّ، ثنا أَبُو خَلِيفَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ،

ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ، قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: بَلَى، فَقَالَ، وَذَكَرَهُ

یہ حدیث عبدالعزیز بن محمد سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے لوگوں کی خبر نہ دوں؟“ تو ایک آدمی نے کہا: کیوں نہیں۔ تب آپ نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: ایضًا.

[١٤٢٨] نا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفَارِسِيُّ، أنا أَبُو أَحْمَدَ الْفَرْضِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ، نا جَبْرُونُ بْنُ عِيسَى، نا سَحْنُونُ بْنُ سَعِيدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ؟ خِيَارُكُمْ مَنْ يُؤْمَنُ شَرُّهُ وَيُرْجَى خَيْرُهُ، وَشِرَارُكُمْ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے لوگوں کی خبر نہ دوں؟ تمہارے اچھے لوگ وہ ہیں جن کے شر سے امن ہو اور ان

مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ)) سے بھلائی کی امید رکھی جائے اور تمہارے برے لوگ وہ ہیں جن سے بھلائی کی امید نہ رکھی جائے اور ان کے شر سے امن نہ ہو۔“

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** سعید بن محمد بن ابی موسیٰ سخت ضعیف ہے۔

تشریح: ان احادیث میں اچھے اور برے شخص کی پہچان کرائی گئی ہے، آپ ﷺ نے اس شخص کو بہترین قرار دیا ہے جس سے لوگ خیر وبھلائی کی توقع رکھیں اور اس کے شر سے مامون اور بے خوف ہوں یعنی قدرتی طور پر لوگوں کے دلوں میں اس کی طرف سے اطمینان ہو کہ یہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا بلکہ جہاں تک ہو سکے دوسروں کا بھلا ہی سوچتا ہے لیکن جس شخص سے خیر کی توقع نہ ہو، لوگوں کے دلوں میں قدرتی طور پر اس کی طرف سے ڈر ہو کہ یہ شخص خطرناک ہے اس سے بچ کے رہو، اس سے خیر نہیں شر ہی پہنچے گا، ایسا شخص بدترین انسان ہے۔

[۷۷۷] خَيْرُ بُيُوتِكُمْ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ مُكْرَمٌ

تمہارے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کی عزت کی جاتی ہو

[۱۲۴۹] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ، ثنا فَهْدٌ -يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ- ثنا الْحُنَيْنِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ بُيُوتِكُمْ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ مُكْرَمٌ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کی عزت کی جاتی ہو۔“

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف:** الضعفاء للعقیلی: ۱/ ۱۱۳۔ المعجم الکبیر: ۱۳۴۳۴۔ شعب الایمان: ۱۰۵۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم حنینی ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۷۷۸] خَيْرُ الْمَالِ سِكَّةٌ مَأْبُورَةٌ وَفَرَسٌ مَأْمُورَةٌ

بہترین مال بار آور کھجور کے درختوں سے بھرا ہوا راستہ یا زیادہ بچے دینے والی گھوڑی ہے

[۱۲۵۰] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ الْعَدَوِيِّ عَمْرِو بْنِ عِيسَى، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ بُدَيْلٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ زُهَيْرٍ،

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سوید بن ہبیرہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((خَيْرُ الْمَالِ سِكَّةٌ مَأْبُورَةٌ وَفَرَسٌ مَأْمُورَةٌ))

ﷺ نے فرمایا: ''بہترین مال بار آور کھجور کے درختوں سے بھرا ہوا راستہ یا زیادہ بچے دینے والی گھوڑی ہے۔''

تحقیق وتخریج: مرسل: احمد: ٣/ ٤٦٨۔ المعجم الکبیر: ٦٤٧٠، ٦٤٧١۔ التاریخ الکبیر للبخاری: ١/ ٤٣٩۔ سوید بن ہبیرہ قول راجح میں تابعی ہے۔

[١٢٥١] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، نا مُحَمَّدٌ ـهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ۔ نا أَبُو أُسَامَةَ، نا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عِيسَى أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ زُهَيْرٍ،

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ هُبَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ مَالِ الْمَرْءِ كُلُّ مُهْرَةٍ مَأْمُورَةٍ أَوْ سِكَّةٍ مَأْبُورَةٍ)).

سوید بن ہبیرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کا بہترین مال زیادہ بچے دینے والی بچھیری یا بار آور کھجور کے درختوں سے بھرا ہوا راستہ ہے۔''

هَكَذَا فِي مُعْجَمِ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ: مُسْلِمُ بْنُ نَذِيرٍ، وَكَذَلِكَ يَرْوِيهِ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ، وَفِي غَرِيبِ الْحَدِيثِ لِأَبِي عُبَيْدٍ: مُسْلِمُ بْنُ بُدَيْلٍ . وَسُوَيْدِ بْنِ هُبَيْرَةَ، ذَكَرَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِ الصَّحَابَةِ مِنَ الصَّحَابَةِ، لَهُ هَذَا الْحَدِيثُ

معجم ابن الاعرابی میں اسی طرح مسلم بن نذیر ہی ہے اور اصحاب الحدیث نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔ البتہ ابوعبید کی ''غریب الحدیث'' میں مسلم بن بدیل ہے۔ اور سوید بن ہبیرہ کو ابومحمد نے ''مسند الصحابة من الصحابة'' میں ذکر کیا ہے (اس میں) اس کی یہی حدیث ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[٧٧٩] خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوتِهِنَّ

عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں

[١٢٥٢] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ الْمُقْرِئُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي السَّمْحِ، عَنِ السَّائِبِ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ،

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوتِهِنَّ))

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔''

تحقیق و تخریج: حسن: احمد: ١/ ٢٩٧ - ابن خزيمة: ١٦٨٣ - حاكم: ١/ ٢٠٩ .

تشریح: اس حدیث سے پتا چلا کہ عورتوں کا مسجد کے بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورتوں کا مسجد میں آ کر نماز پڑھنا ممنوع ہے، اصل بات ان کی اپنی مرضی اور شوق ہے، اگر وہ مسجد میں آ کر نماز پڑھنا چاہیں تو اجازت ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کرو۔'' (بخاری: ٩٠٠) دوسری حدیث ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کرو لیکن انہیں چاہیے کہ زیب و زینت کے بغیر نکلیں (یعنی سادہ کیفیت میں آئیں)۔'' (ابوداود: ٥٦٥ وسندہ حسن)

اس سلسلے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک بڑا ایمان افروز واقعہ ہے، انہوں نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: عورتوں کو رات کے وقت بھی مسجدوں میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔'' تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیٹا کہنے لگا: قسم اللہ کی! ہم تو انہیں اجازت نہیں دیں گے، وہ اسے (باہر نکلنے کا) ایک بہانہ بنا لیں گی۔ اللہ کی قسم! ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے، اس پر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سخت ناراض ہوئے اور اسے برا بھلا کہا اور فرمایا کہ میں تجھے بتا رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان کو اجازت دے دیا کرو۔'' اور تو کہتا ہے کہ ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ (مسلم: ٤٤٢) پتا چلا کہ اگر عورتیں اجازت لے کر مسجد میں آنا چاہیں تو ان کو روکا نہ جائے بشرطیکہ وہ باپردہ ہو کر سادہ لباس میں آئیں جیسے صحابیات آیا کرتی تھیں تاہم افضل یہی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے اپنی عورتوں کو مسجدوں سے منع نہ کرو مگر ان کا اپنے گھروں میں نماز پڑھنا ان کے لیے بہتر ہے۔'' (ابوداود: ٥٦٧ صحیح)

[٧٨٠] إِنَّ مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، وَإِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدَ

بے شک تمہارے کپڑوں میں سے بہترین کپڑے سفید ہیں اور تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے

[١٢٥٣] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَغْدَادِيُّ نَزِيلُ الْبَصْرَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ الْجُنَابِيُّ الْبَصْرِيُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ أَبُو يَزِيدَ الْقُرَشِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَأَلْبِسُوهَا أَحْيَاءَكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَإِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدَ، يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمہارے کپڑوں میں سے بہترین کپڑے سفید ہیں لہٰذا اپنے زندوں کو بھی یہی پہنایا کرو اور اپنے مُردوں کو بھی انہی میں کفنایا کرو اور بے شک تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے جو بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں

کے بال اگاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج صحیح: ابوداود: ۳۸۷۸۔ ترمذی: ۹۹۴۔ ابن ماجہ: ۳۵۶۶ .

[۱۲۵۴] وأنـا أَبُـو مُـحَـمَّـدٍ التُّجِيبِيُّ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَصْرِيُّ الطَّبِيبُ، نا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ كُحْلِكُمُ الْإِثْمِدُ أَجْلَاهُ لِلْبَصَرِ، وَأَنْبَتُهُ لِلْأَشْعَارِ، وَخَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبِيضُ، أَلْبِسُوهَا أَحْيَاءَكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا بہترین سرمہ اثمد ہے جو بینائی کو تیز رکھنے والا اور پلکوں کے بال اگانے والا ہے اور تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں اپنے زندوں کو بھی یہی پہنایا کرو اور اپنے مُردوں کو بھی انہی میں کفنایا کرو۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: مبارک بن فضالہ اور حسن بصری مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔

تشریح ان احادیث سے ایک تو یہ پتا چلا کہ زندوں اور مُردوں کے لیے بہترین لباس سفید لباس ہے کیونکہ یہ خوبصورت بھی ہوتا ہے اور باوقار بھی علاوہ ازیں اس میں میل کچیل کا بھی جلد پتا چل جاتا ہے اس لیے جلدی دھو بھی لیا جاتا ہے اور زیادہ توجہ سے دھویا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ زیادہ پاک وصاف رہتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاک اور زیادہ عمدہ ہے۔'' (ترمذی: ۲۸۱۰ حسن)

دوسرا یہ پتا چلا کہ اثمد سرمہ بہترین سرمہ ہے جو بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔ اثمد خاص اصفہانی سرمہ ہے جو سرخی مائل ہوتا ہے اور زیادہ تر حجاز میں ملتا ہے۔ الحمد للہ پچھلے پانچ سال سے راقم کی آنکھوں میں جب بھی کوئی جلن یا کوئی درد وغیرہ ہوئی تو اس سرمہ کے استعمال سے اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی۔ الحمد للہ

[۷۸۱] خَيْرُ شَبَابِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِكُهُولِكُمْ

تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جو تمہارے بوڑھوں سے مشابہت رکھیں

[۱۲۵۵] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمَالِكِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمٌ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، ثنا ثَابِتٌ،

عَـنْ أَنَـسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ شَبَابِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِكُهُولِكُمْ، وَشَرُّ كُهُولِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جو تمہارے بوڑھوں سے مشابہت رکھیں اور تمہارے بدترین بوڑھے وہ ہیں جو تمہارے جوانوں سے مشابہت رکھیں۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ٥٩٠٤ـ الترغيب لابن شاهين: ٢٣١ـ شعب الايمان: ٧٤١٩ـ حسن بن ابی جعفر ضعیف ہے۔

[٧٨٢] خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا

مردوں کی صفوں میں سے بہترین صف ان کی پہلی صف ہے اور بدتر صف ان کی آخری صف ہے

[١٢٥٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ، أبنا أَبُو سَعِيدُ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، قَالَ: ثنا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا))

سیدنا ابوہریرہ ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی صفوں میں سے بہترین صف ان کی پہلی صف ہے اور بدتر صف ان کی آخری صف ہے، اور عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف ان کی آخری صف ہے اور بدتر صف ان کی پہلی صف ہے۔''

تحقیق وتخریج مسلم: ٤٤٠ـ ابوداود: ٦٧٨ـ ترمذی: ٢٢٤ـ نسائی: ٨٢١ـ ابن ماجه: ١٠٠٠.

[١٢٥٧] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا ابوہریرہ ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[١٢٥٨] أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِضِيُّ، أنا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي، نا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِالْبَصْرَةِ، نا يَحْيَى -يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ مُقَدَّمُهَا وَشَرُّهَا مُؤَخَّرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ مُؤَخَّرُهَا وَشَرُّهَا مُقَدَّمُهَا))

سیدنا ابوہریرہ ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں مردوں کی صفوں میں سے بہترین صف ان کی آگے والی صف ہے اور بدتر صف ان کی پیچھے والی صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف ان کی پیچھے والی صف ہے اور بدتر صف ان کی آگے والی صف ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا۔

[١٢٥٩] وأنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ، نا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ، أنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں کی صفوں میں سے بہترین صف ان کی پہلی صف ہے اور بدتر صف ان کی آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف ان کی آخری صف ہے اور بدتر صف ان کی پہلی صف ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا۔

تشریح اسلام نے مرد وزن کے باہمی اختلاط کو سخت ناپسند کیا ہے اور دونوں کو ایک دوسرے سے دور رہنے اور پردہ کرنے کی تاکید کی ہے۔ صفوں کی تقدیم وتاخیر کی فضیلت اور عدم فضیلت کا جو مسئلہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے، وہ بھی اسی پس منظر کی رو سے ہے، کیونکہ عہد نبوی میں خواتین مسجد نبوی میں ہی آ کر نماز باجماعت پڑھتی تھیں اور ان کی صفیں مردوں کے آخر میں ہوتی تھیں۔ گیلری یا الگ گوشے کا انتظام نہیں تھا۔ اس لیے مردوں کی پہلی صف کو سب سے بہتر قرار دیا گیا، کیونکہ وہ عورتوں سے سب سے دور ہوتی ہیں اور عورتوں کی آخری صف کو سب سے بہتر فرمایا، کیونکہ یہ بھی مردوں سے سب سے دور ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس مردوں کی آخری صف، عورتوں کی پہلی صف کے قریب اور عورتوں کی پہلی صف، مردوں کی آخری صف سے متصل ہوتی تھی، اس لیے انہیں بدتر قرار دیا۔ اس میں خیر (بہتر) اور شر (بدتر) سے مراد ثواب کی کثرت وقلت ہے۔ ورنہ نمازیوں کی کسی صف میں بھی شر (نقصان) کا پہلو نہیں ہے، ہر صف میں خیر ہی خیر ہے لیکن مذکورہ پہلو کی وجہ سے مردوں کی پہلی صف اور عورتوں کی آخری صف زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے اور مردوں کی آخری صف اور عورتوں کی پہلی صف میں ثواب کم ہے۔ (ریاض الصالحین: ٢/ ٦٤)

[٧٨٣] اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے

[١٢٦٠] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَامِدِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ ثَرْثَالٍ، أبنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، ثنا خَالِدٌ، ثنا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

تحقیق و تخریج: دیکھئے حدیث نمبر ۱۲۳۰۔

[۷۸۴] مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى

جو چیز قلیل ہو اور کفایت کرے وہ اس چیز سے بہتر ہے جو کثیر ہو اور غافل کر دے

[۱۲۶۱] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا الْقَاضِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُودٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو النَّضْرِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَشْعَثِ، يَقُولُ:

سَمِعْتُ ثَوْبَانَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چیز قلیل ہو اور کفایت کرے وہ اس چیز سے بہتر ہے جو کثیر ہو اور غافل کر دے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: یزید بن ربیعہ ضعیف ہے۔

[۱۲۶۲] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللّٰهِ، أنا الْقَاضِي عَلِيٌّ، أنا أَبُو عَرُوبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی محمد بن عوف سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق و تخریج: ایضًا.

[۱۲۶۳] أنا ذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْإِخْمِيمِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْهَرَوِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو تُرَابٍ الْمَوْصِلِيُّ سَنَةَ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِمْلَاءً، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، نا فُضَالُ بْنُ جُبَيْرٍ،

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى، أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا هُمَا نَجْدَانِ: نَجْدُ الْخَيْرِ وَنَجْدُ الشَّرِّ، فَمَنْ جَعَلَ نَجْدَ الشَّرِّ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَجْدِ الْخَيْرِ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! تم اللہ عزوجل کی طرف (پلٹ) آؤ، جو چیز قلیل ہو اور کفایت کرے وہ اس چیز سے بہتر ہے جو کثیر ہو اور غافل کر دے۔ لوگو! درحقیقت یہ دو راستے ہیں: ایک خیر کا راستہ ہے اور ایک شر کا راستہ ہے۔ پس جس شخص نے اپنے

يَعْنِي فَقَدْ هَلَكَ، أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))

نزدیک شر کے راستے کو خیر کے راستے سے زیادہ محبوب بنالیا تو بلاشبہ وہ ہلاک ہوگیا۔ لوگو! آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی ہو۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف: المعجم الاوسط: ۲۵۴۱، ۲۵۴۲۔ فضال بن جبیر ضعیف ہے۔

[۷۸۵] الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

دنیا ساز وسامان ہے اور اس کا بہترین سامان نیک عورت ہے

[۱۲۶۴] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُقْرِئُ، ثنا الْقَاضِي أَبُو عِمْرَانَ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَلِيلٍ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، ثنا الثَّوْرِيُّ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِي، أبنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ، ثنا الْقَاضِي يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا ساز وسامان ہے اور اس کا بہترین سامان نیک عورت ہے۔''

تحقیق و تخریج مسلم: ۱۴۶۹۔ احمد: ۲/ ۱۶۸۔ ابن حبان: ۴۰۳۱.

[۱۲۶۵] وَأَنَاهُ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا أَبُو جَعْفَرٍ عُمَرُ بْنُ عِرَاكٍ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ، نا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنِي رِشْدِينُ، عَنِ ابْنِ أَنْعَمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَأَفْضَلُ مَتَاعِ الدُّنْيَا امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا ساز وسامان ہے اور دنیا کا افضل سامان نیک عورت ہے۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيِّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، نَا حَيْوَةُ، أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ

اسے مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا ساز وسامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک عورت ہے۔''

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ))

تحقیق وتخریج ایضًا۔

تشریح اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ نیک بیوی دنیا کی بہترین نعمت ہے کیونکہ وہ نہ صرف دنیا کے معاملات میں اپنے شوہر کے لیے ایک اچھی مشیر ثابت ہوتی ہے بلکہ آخرت کے معاملات میں بھی اپنے خاوند کے ساتھ تعاون کرتی ہے، اس لیے اگر انسان کو دنیا وآخرت کی کامیابی مطلوب ہے تو وہ عورت کا انتخاب کرتے وقت پابندِ شریعت کو ترجیح دے، محض حسن وجمال یا حسب ونسب یا مال ودولت پر ہی نظر نہ رکھے بلکہ دین کو مقدم رکھے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ''عورت کے ساتھ نکاح چار خصلتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے: اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب کی وجہ سے، اس کے جمال کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو دین دار عورت کے ساتھ کامیابی حاصل کر۔'' (بخاری: ۵۰۹۰)

[۷۸۶] الْوَحْدَةَ خَيْرٌ مِنَ الْجَلِيسِ السُّوءِ

برے دوست سے تنہائی بہتر ہے

[۱۲۶۶] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي الْمُحَجَّلِ، عَنْ مَعْفَسِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ،

عَنِ ابْنِ الشَّنِيَّةِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَحْدَهُ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ مِنْ صُوفٍ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنَ الْجَلِيسِ السُّوءِ، وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ، وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ، وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ))

ابن شنیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو مسجد میں اون کی چادر کے ساتھ گوٹ مارے اکیلے بیٹھے ہوئے دیکھا، تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برے دوست سے تنہائی بہتر ہے اور اچھا دوست تنہائی سے بہتر ہے، بھلائی کی بات لکھوانا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموشی برائی کی بات لکھوانے سے بہتر ہے۔''

تحقیق وتخریج **اسناده ضعيف**: مكارم الاخلاق للخرائطی: ۵۲۳۔ حاکم: ۳/ ۳۴۳۔ تاریخ دمشق: ۵۹/ ۳۵۶۔ ابن شنیہ، معفس بن عمران بن حطان اور ابوالمحجل کی توثیق نہیں ملی، اس میں ایک اور علت بھی

ہے۔ السلسلة الضعيفة: ٢٤٢٢.

[١٢٦٧] وَأَنَاهُ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَذَنِيُّ، نا أَبُو عَرُوبَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ،

نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی ہیثم بن جمیل سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق و تخریج ایضًا.

[٤٨٧] اسْتِتْمَامُ الْمَعْرُوفِ خَيْرٌ مِنَ ابْتِدَائِهِ

(پہلی) نیکی کو مکمل کرنا (دوسری نیکی کی) ابتدا کرنے سے بہتر ہے

[١٢٦٨] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ الْمُكْتِبُ، أبنا جَدِّي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَنْطَاكِيُّ، أبنا أَبُو عِمْرَانَ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْأَشْيَبِ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اسْتِتْمَامُ الْمَعْرُوفِ خَيْرٌ مِنَ ابْتِدَائِهِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(پہلی) نیکی کو مکمل کرنا (دوسری نیکی کی) ابتدا کرنے سے بہتر ہے۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف جدًا: المعجم الصغير: ٤٣٢۔ عبدالرحمن بن قیس متروک ہے۔

[١٢٦٩] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، أنا ابْنُ شَهْرَيَارَ، وَابْنُ رِيذَةَ، قَالَا: أنا الطَّبَرَانِيُّ، نا حَامِدُ بْنُ الْحَسَنِ الطَّبَرَانِيُّ الْبَزَّارُ الْمُعَدِّلُ، نا صَالِحُ بْنُ بِشْرٍ الطَّبَرَانِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسٍ، نا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اسْتِتْمَامُ الْمَعْرُوفِ أَفْضَلُ مِنَ ابْتِدَائِهِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(پہلی) نیکی کو مکمل کرنا (دوسری نیکی کی) ابتدا کرنے سے افضل ہے۔''

تحقیق و تخریج ایضًا.

[٤٨٨] عَمَلٌ قَلِيلٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ كَثِيرٍ فِي بِدْعَةٍ

سنت کے مطابق تھوڑا عمل بھی بدعت کے بہت زیادہ عمل سے بہتر ہے

[١٢٧٠] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، أبنا الْحُسَيْنُ

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُودٍ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثنا حَزْمُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ،

قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُولُ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عَمَلٌ قَلِيلٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ كَثِيرٍ فِي بِدْعَةٍ))

حسن بصری کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنت کے مطابق تھوڑا عمل بھی بدعت کے بہت زیادہ عمل سے بہتر ہے۔''

تحقیق و تخریج مرسل: شعب الایمان: ۹۰۷۸۔ اسے حسن بصری تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[۷۸۹] خِيَارُكُمْ كُلُّ مُفْتَنٍ تَوَّابٍ

تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو آزمائش میں گھرے ہوئے، خوب توبہ کرنے والے ہوں

[۱۲۷۱] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ كَامِلٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا النُّعْمَانُ بْنُ سَعْدٍ،

قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خِيَارُكُمْ كُلُّ مُفْتَنٍ تَوَّابٍ))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو آزمائش میں گھرے ہوئے، خوب توبہ کرنے والے ہوں۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: بزار: ۷۰۰۔ شعب الایمان: ۶۷۱۹۔ عبدالرحمن بن اسحاق ضعیف ہے۔

فائدہ حدیث نمبر ۸۰۹ ملاحظہ کیجیے۔

[۷۹۰] خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو ادائیگی میں سب سے اچھے ہوں

[۱۲۷۲] أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّدُوسِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو ادائیگی میں سب سے اچھے ہوں۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ۸۹۹۹۔ الکامل لابن عدی: ۹/ ۳۶۴۔

عبداللہ بن محمد بن مغیرہ ضعیف ہے۔

[١٢٧٣] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ بِدِمَشْقَ، أنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَخْبَرَنِي أَبِي. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ، فِيهِ: ((إِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ - أَوْ خَيْرُكُمْ - أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی اور اس میں کہا: ''بے شک تم میں سے بہترین وہ ہے جو ادائیگی میں سب سے اچھا ہو۔''

تحقیق وتخریج: دیکھئے حدیث نمبر ۹۸۴۔

[۷۹۱] خِيَارُ الْمُؤْمِنِينَ الْقَانِعُ، وَشِرَارُهُمُ الطَّامِعُ

مومنوں میں سے بہترین وہ ہیں جو قناعت پسند ہوں اور ان میں سے بدترین وہ ہیں جو لالچ کرنے والے ہوں

[١٢٧٤] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَ: أبنا صَافِي بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّرَسُوسِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ إِجَازَةً، ثنا جَعْفَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّدُوسِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي حَمْدَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خِيَارُ الْمُؤْمِنِينَ الْقَانِعُ، وَشِرَارُهُمُ الطَّامِعُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومنوں میں سے بہترین وہ ہیں جو قناعت پسند ہوں اور ان میں سے بدترین وہ ہیں جو لالچ کرنے والے ہوں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: ابو ہمدان کذاب ہے۔ السلسلة الضعيفة: ٣٥٥٧.

[١٢٧٥] وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْغَزِّيُّ الصُّوفِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَنْدَرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبَانَ، ثنا أَبُو الدَّرْدَاءِ هَاشِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ بَكْرٍ السَّكْسَكِيُّ، عَنِ الزَّبَذِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خِيَارُ الْمُؤْمِنِينَ الْقَانِعُ، وَشِرَارُهُمُ الطَّامِعُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومنوں میں سے بہترین وہ ہیں جو قناعت پسند ہوں اور ان میں سے بدترین وہ ہیں جو لالچ کرنے والے ہوں۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف جدًا: موسیٰ بن عبیدہ ربذی اور عمرو بن بکر سکسکی سخت ضعیف ہیں۔

[٧٩٢] خِيَارُ أُمَّتِي عُلَمَاؤُهَا، وَخِيَارُ عُلَمَائِهَا حُلَمَاؤُهَا

میری امت کے بہترین لوگ اس کے علماء ہیں اور اس کے بہترین علماء وہ ہیں جو بردبار ہوں

[١٢٧٦] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَرْغَانِيُّ، أبنا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَزْهَرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَلِيلٍ الْقُومَسِيُّ، ثنا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، ثنا ابْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خِيَارُ أُمَّتِي عُلَمَاؤُهَا، وَخِيَارُ عُلَمَائِهَا حُلَمَاؤُهَا، أَلَا! وَإِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِلْعَالِمِ الرَّحِيمِ أَرْبَعِينَ ذَنْبًا قَبْلَ أَنْ يَغْفِرَ لِلْجَاهِلِ الْبَذِيءِ ذَنْبًا وَاحِدًا، وَإِنَّ الْعَالِمَ الرَّحِيمَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنُورُهُ قَدْ أَضَاءَ، فَيَسِيرُ فِيهِ كَمَا يَسِيرُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ)).

قَالَ الْحَاكِمُ: ابْنُ مَسْلَمَةَ: مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْمَدِينِيُّ، وَلَيْسَ بِالْقَعْنَبِيِّ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے بہترین لوگ اس کے علماء ہیں اور اس کے بہترین علماء وہ ہیں جو بردبار ہوں۔ سنو! بے شک اللہ سنگ دل جاہل کے ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے رحم دل عالم کے چالیس گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور بے شک رحم دل عالم قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا نور چمک رہا ہوگا۔ وہ اس (نور) میں اس طرح چلے گا جیسے چمکتا ہوا ستارہ چلتا ہے۔''

امام حاکم نے کہا: (اس کی سند) ابن مسلمہ راوی محمد بن مسلمہ مدینی ہے اور یہ محمد بن مسلمہ قعنبی نہیں ہے۔

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: لسان الميزان: ١/ ٢٤٩۔ احمد بن خالد قومسی مجہول ہے۔

[٧٩٣] خِيَارُ أُمَّتِي أَحِدَّاؤُهَا الَّذِينَ إِذَا غَضِبُوا رَجَعُوا

میری امت کے بہترین لوگ وہ تیز طبیعت والے لوگ ہیں کہ جب انہیں غصہ آئے تو جلد ہی اسے پی جاتے ہیں

[١٢٧٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَالِيقِيُّ، أبنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَرَّاءُ، ثنا ابْنُ قَنْبَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَنْبَرٌ،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خِيَارُ أُمَّتِي أَحِدَّاؤُهُمُ الَّذِينَ إِذَا غَضِبُوا رَجَعُوا))

امت کے بہترین لوگ وہ تیز طبیعت والے لوگ ہیں کہ جب انہیں غصہ آئے تو (جلد ہی) اسے پی جاتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ۵۷۹۳۔ الضعفاء للعقيلي: ۲/ ۶۹۰۔ شعب الايمان: ۷۹۴۹۔ ابن قنبر ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۱۲۷۸] وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَوْصِلِيُّ، أبنا طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيدَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَنْبَرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خِيَارُ أُمَّتِي أَحِدَّاؤُهَا الَّذِينَ إِذَا غَضِبُوا رَجَعُوا))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے بہترین لوگ وہ تیز طبیعت والے لوگ ہیں کہ جب انہیں غصہ آئے تو (جلد ہی) اسے پی جاتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: ایضا۔

[۷۹۴] أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اللِّسَانُ

افضل صدقہ زبان کا ہے

[۱۲۷۹] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اللِّسَانُ))، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا صَدَقَةُ اللِّسَانِ؟ قَالَ: ((الشَّفَاعَةُ تَفُكُّ بِهَا الْأَسِيرَ، وَتَحْقِنُ بِهَا الدِّمَاءَ، وَتَجُرُّ بِهَا الْمَعْرُوفَ وَالْإِحْسَانَ إِلَى أَخِيكَ، وَتَدْفَعُ عَنْهُ الْكَرِيهَةَ))

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افضل صدقہ زبان کا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! زبان کا صدقہ کیا ہے؟ فرمایا: ''سفارش کرنا جس کے ذریعے تو قیدی کو چھڑائے، کسی کو مارے جانے سے بچائے، اپنے بھائی کے ساتھ نیکی اور احسان کا معاملہ کرے اور اس سے مصیبت دور کرے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: المعجم الكبير: ۶۹۶۲۔ شعب الايمان: ۷۲۷۷۔ ابن الاعرابي: ۱۹۶۱۔ ابوبکر ہذلی متروک ہے۔

[۷۹۵] أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ

افضل صدقہ آپس کے تعلقات کو درست رکھنا ہے

[۱۲۸۰] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْخَطِيبُ، أبنا أَبُو أَحْمَدَ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

الْخَرَائِطِيُّ ، ثنا عَبَّاسٌ التَّرْقُفِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”افضل صدقہ آپس کے تعلقات کو درست رکھنا ہے۔“

تحقیق وتخریج **اسنادہ ضعیف**: عبد بن حمید: ۳۳۵۔ مکارم الاخلاق للخرائطی: ۴۴۵۔

عبدالرحمٰن بن زیاد ضعیف ہے۔

[۱۲۸۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ التُّجِيبِيُّ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ ، ثنا الْإِفْرِيقِيُّ ـ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الشَّعْبَانِيُّ ـ عَنْ رَاشِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک افضل صدقہ آپس کے تعلقات کو درست رکھنا ہے۔“

تحقیق وتخریج ایضًا.

فائدہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: کیا میں تمہیں بہت زیادہ نمازوں اور صدقے سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں (بتائیں)۔ فرمایا: وہ آپس کے تعلقات کو درست رکھنا ہے اور تم بغض سے بچو کیونکہ یہ نیکیوں کو مونڈ دینے والی چیز ہے۔ (الموطا للامام مالک: ۱۶۷۲/۲ وسندہ صحیح)

[۷۹۶] أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

افضل صدقہ وہ ہے جو بغض وعداوت رکھنے والے رشتہ دار پر کیا جائے

[۱۲۸۲] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاهِينَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ،

عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ))

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”افضل صدقہ وہ ہے جو بغض و عداوت رکھنے والے رشتہ دار پر کیا جائے۔“

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف:** حمیدی: ۳۲۸۔ ابن خزیمة: ۲۳۸۶۔ المعجم الکبیر: ۲۰۴، جز: ۲۵۔ سفیان بن عیینہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۷۹۷] أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ

افضل عبادت خوشحالی کا انتظار کرنا ہے

[۱۲۸۳] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ، أبنا أَبُو عَبْدِ اللهِ مَحْمُودُ بْنُ يَعْلَى الْقَزْوِينِيُّ بِدِمْيَاطَ، ثنا أَبُو صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمُهَلَّبِ بِأَصْبَهَانَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الضَّحَّاكِ، ثنا أَبُو أَيُّوبَ الْخَبَائِرِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افضل عبادت خوشحالی کا انتظار کرنا ہے۔''

لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مَالِكٍ مُتَّصِلًا إِلَّا بَقِيَّةُ

اسے امام مالک سے بقیہ کے علاوہ کسی نے متصل بیان نہیں کیا۔

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف جدًا:** بزار: ۶۲۹۲۔ الکامل: ۲/ ۲۶۶۔ العلل للدارقطنی: ۲۵۹۱۔ ابوایوب خبائری متروک ہے۔

[۷۹۸] أَفْضَلُ عِبَادَةِ أُمَّتِي قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ

میری امت کی افضل عبادت تلاوت قرآن ہے

[۱۲۸۴] أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو الْقَاسِمِ حَمْزَةُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ الدَّارَقُطْنِيُّ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْكَوْكَبِيُّ، وَأَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ قَالَا: ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، ثنا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ عَبَّادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ سَلَمَةَ -يَعْنِي ابْنَ كُهَيْلٍ- عَنْ حُجَيَّةَ،

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ عِبَادَةِ أُمَّتِي قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی افضل عبادت تلاوت قرآن ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف:** شعب الایمان: ۱۸۶۵۔ عباد بن کثیر ضعیف ہے، اس میں ایک اور

علت بھی ہے۔ السلسلة الضعيفة: ٢٥١٥ .

[٧٩٩] أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ تَكْرِمَةُ الْجُلَسَاءِ
افضل نیکی ہم نشینوں کی عزت کرنا ہے

[١٢٨٥] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أبنا الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ الضُّبَعِيُّ الْأَهْوَازِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي بِشْرٍ، حَدَّثَنِي وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ تَكْرِمَةُ الْجُلَسَاءِ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افضل نیکی ہم نشینوں کی عزت کرنا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: احمد بن منصور تستری، ابوبکر محمد بن یحییٰ بن اسماعیل، حسن بن زیاد، اور ابن ابی بشر کی توثیق نہیں ملی جبکہ اعمش مدلس کا عنعنہ بھی ہے۔

[٨٠٠] أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ أَمِيرٍ جَائِرٍ
افضل جہاد ظالم امیر کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے

[١٢٨٦] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ، ثنا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّعَيْنِيُّ، ثنا الصَّبَّاحِيُّ -هُوَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ- قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أبنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ أَمِيرٍ جَائِرٍ))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افضل جہاد ظالم امیر کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف**: ابوداود: ٤٣٤٤۔ ترمذی: ٢١٧٤۔ ابن ماجہ: ٤٠١١۔

عطیہ عوفی ضعیف ومدلس راوی ہے۔

[١٢٨٧] أنا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُقْرِئُ، أنا أَبُو أَحْمَدَ الْفَرْضِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا إِسْرَائِيلُ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ أَمِيرٍ جَائِرٍ))

''افضل جہاد ظالم حاکم یا ظالم امیر کے سامنے کلمہ حق وانصاف کہنا ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا۔

[١٢٨٨] وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَيْمُونِ النَّصِيبِيُّ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ، أبنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ،

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُولَى: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ؟)) قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی جمرہ اولیٰ کے پاس کہنے لگا: اللہ کے رسول! کون سا جہاد افضل ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا پھر آپ نے پوچھا: ''وہ سائل کہاں ہے؟'' راوی کہتا ہے کہ اس آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! میں یہاں ہوں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افضل جہاد اس شخص کا ہے جس نے کسی ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہا۔''

تحقیق وتخریج حسن: ابن ماجه: ٤٠١٢۔ احمد: ٥/ ٢٥١.

تشریح ان احادیث میں ظالم اور جابر حکمرانوں کے سامنے حق وانصاف کی بات کہنے کو افضل جہاد قرار دیا گیا ہے کیونکہ جو شخص میدان جہاد وقتال میں کسی دشمن سے جہاد کرتا ہے وہ خوف اور امید دونوں کے درمیان ہوتا ہے اگر اس کو یہ خوف ہوتا ہے کہ دشمن مجھ پر غالب آجائے یا میں شہید ہو جاؤں گا تو اس کے ساتھ ہی اسے یہ امید بھی ہوتی ہے کہ میں دشمن کو مغلوب کر کے اپنی جان بچا لوں گا اس کے برخلاف جو شخص ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہتا ہے اس کے لیے امید کی ہلکی سی کرن بھی نہیں ہوتی بلکہ خوف ہی خوف ہوتا ہے، وہ اس حکمران کے مکمل اختیار وقبضہ میں ہونے کی وجہ سے اس یقین کے ساتھ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتا ہے کہ اس کا انجام دنیا میں میری تباہی ونقصان کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جس مہم میں انسان کو اپنی زندگی اور مال ومتاع کے باقی رہنے کی کوئی امید نہ ہو اس کو انجام دینا اس مہم کو انجام دینے سے کہیں زیادہ صبر آزما اور بدرجہا افضل ہوگا جس کی انجام دہی میں اسے اپنی زندگی اور مال ومتاع کے باقی رہنے کی بہت حد تک امید ہو، اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنے کو افضل جہاد فرمایا ہے۔

[۸۰۱] أَفْضَلُ الْفَضَائِلِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ

افضل ترین کام یہ ہے کہ جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے صلہ رحمی کر

[۱۲۸۹] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، قَالَ: ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا الرَّمَادِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عِيسَى، ثنا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَفْضَلُ الْفَضَائِلِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ، وَتَصْفَحَ عَمَّن ظَلَمَكَ))

سہل بن معاذ اپنے والد سے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”افضل ترین کام یہ ہے کہ جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے صلہ رحمی کر اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس سے درگزر کر۔“

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: احمد: ۳/ ۴۳۸۔ المعجم الکبیر: ۴۱۴، جز: ۲۰۔ مکارم الاخلاق للخرائطی: ۲۹۹۔ زبان بن فائد اور رشدین بن سعد ضعیف ہیں۔

[۸۰۲] أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ، وَأَفْضَلُ الدِّينِ الْوَرَعُ

افضل عبادت دین کی سمجھ ہے اور افضل دین پرہیز گاری ہے

[۱۲۹۰] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّاقِدُ، أبنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَيَّاشُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، ثنا مُعَلَّى، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ، وَأَفْضَلُ الدِّينِ الْوَرَعُ))

سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”افضل عبادت دین کی سمجھ ہے اور افضل دین پرہیز گاری ہے۔“

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: لیث بن ابی سلیم ضعیف و مدلس جبکہ معلّی بن مہدی ضعیف ہے۔

[۸۰۳] أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

مومنوں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو

[۱۲۹۱] أنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ، أنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مَحْمُودُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَزْوِينِيُّ بِدِمْيَاطَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ بِبَغْدَادَ، نا أَبُو هَاشِمٍ الرِّفَاعِيُّ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: حسن: ابوداود: ٤٦٨٢۔ ترمذی: ١١٦٢۔ احمد: ٢/ ٢٥٠.

تشریح: دیکھئے حدیث نمبر ۵۳۔

[۸۰۴] فَضْلُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ

علم کی فضیلت عبادت سے بڑھ کر ہے

[١٢٩٢] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا السَّوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَضْلُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم کی فضیلت عبادت سے بڑھ کر ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: دیکھئے حدیث نمبر ۴۰۔

[۸۰۵] مَا مِنْ عَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْ إِشْبَاعِ كَبِدٍ جَائِعٍ

کسی بھوکے کو کھانا کھلانے سے افضل کوئی عمل نہیں

[١٢٩٣] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْجِيزِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ مَسْرُوقٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبُرْجُلَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثنا زَرْبِيُّ مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، ثنا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ عَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْ إِشْبَاعِ كَبِدٍ جَائِعٍ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھوکے کو کھانا کھلانے سے افضل کوئی عمل نہیں۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: ہشام بن حسان کی مسجد کا موذن زربی ضعیف ہے۔

[۸۰۶] مَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى اللّٰهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ سُجُودٍ خَفِيٍّ

پوشیدہ سجدے سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہیں جس کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے

[١٢٩٤] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ بِمَكَّةَ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ السَّرَخْسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

مُعَاذٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ،
ثنا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى اللّٰهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ سُجُودٍ خَفِيٍّ))

ضمرہ بن حبیب بن صہیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پوشیدہ سجدے سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہیں جس کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔''

تحقیق و تخریج: **مرسل ضعیف**: الزهد لابن المبارك: ١٥٤۔ اسے ضمرہ بن حبیب تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور ابوبکر بن ابی مریم ضعیف ہے۔

[٨٠٧] مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ

کسی باپ نے اپنی اولاد کو حسن ادب سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا

[١٢٩٥] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ النَّجِيرَمِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَاذَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَامِرُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازُ، قَالَ:
سَمِعْتُ أَيُّوبَ بْنَ مُوسَى يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ))

ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی باپ نے اپنی اولاد کو حسن ادب سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعیف**: ترمذی: ١٩٥٢۔ احمد: ٣/ ٤١٣۔ عبد بن حمید: ٣٦٢۔ ایوب بن موسیٰ مستور ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[١٢٩٦] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، ثنا عَامِرُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازُ،
ثنا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا نَحْلًا خَيْرًا لَهُ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ))

ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی باپ نے اپنی اولاد کو حسن ادب سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

[١٢٩٧] وحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ قِرَاءَةً عَلَيْنَا مِنْ لَفْظِهِ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَكِّيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمٌ، وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ۔ وَالْقَوَارِيرِيُّ قَالَا: ثنا عَامِرُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ:

ثنا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا نَحْلًا أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ))

ایوب بن موسیٰ قرشی اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی باپ نے اپنی اولاد کو حسن ادب سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔''

تحقیق وتخریج ایضا.

[٨٠٨] أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ الْأَتْقِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ

گم نام متقی لوگ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے ہیں

[١٢٩٨] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا شَاذُ بْنُ فَيَّاضٍ، ثنا أَبُو قَحْذَمٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بِمُعَاذٍ وَهُوَ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَأَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ الْأَتْقِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَإِذَا شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا، أُولَئِكَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ رو رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: معاذ! کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا: اس حدیث (کی وجہ) سے (رو رہا ہوں) جو میں نے اس قبر والے یعنی نبی ﷺ سے سنی تھی کہ ''بے شک معمولی سی ریا کاری بھی شرک ہے اور گم نام متقی لوگ اللہ کے پسندیدہ بندے ہیں جو (محفل سے) جب غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور جب موجود ہوں تو انہیں پہچانا نہ جائے۔ یہ لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔''

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ٤٩٥٠۔ حاکم: ٤/ ٢٧٠۔ الزهد الكبير: ١٩٥۔ ابوقحذم اور شاذ بن فیاض ضعیف ہیں۔ اس میں ایک اور علت بھی ہے۔ السلسلة الضعيفة: ١٨٥٠.

[٨٠٩] أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا سَمْحًا بَائِعًا وَمُشْتَرِيًا

اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے جو خریدتے اور بیچتے وقت نرم رویہ اختیار کرے

[١٢٩٩] أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَيْمُونِ النَّصِيبِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ الْقَصْرِيُّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ فَرُّوخٍ،

عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا سَمْحًا بَائِعًا وَمُشْتَرِيًا، وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا))

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس بندے کو پسند کرتا ہے جو خریدتے، بیچتے، ادا کرتے اور طلب کرتے وقت نرم رویہ اختیار کرے۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف: عطاء بن فروخ کی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

[۱۳۰۰] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا ابْنُ شَهْرَيَارَ، وَابْنُ رِيذَةَ، قَالَا: نا الطَّبَرَانِيُّ، نا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ، أنا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا سَمْحًا قَاضِيًا وَسَمْحًا مُقْتَضِيًا)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جو ادا کرتے وقت نرم رویہ اختیار کرے اور طلب کرتے وقت بھی نرم رویہ رکھے۔''

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ إِلَّا أَبُو غَسَّانَ

طبرانی نے کہا: اسے محمد بن منکدر سے ابوغسان کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

تحقیق و تخریج بخاری: ۲۰۷٦۔ ابن ماجه: ۲۲۰۳۔ المعجم الصغير: ٦٧٢.

تشریح خرید وفروخت کے وقت نرمی کا مطلب یہ ہے کہ خریدتے وقت ایسا رویہ اختیار کرے جس سے بیچنے والے کو کوئی نقصان نہ ہو اسی طرح بیچتے وقت ایسا انداز اپنائے جس سے گاہک کو تکلیف نہ ہو حتیٰ کہ خریدار سودا واپس کرنا چاہے تو اسے واپس کر لے۔ ایک دوسرا مفہوم یہ بھی ہے کہ خریدتے وقت قیمت اصل سے زیادہ دے اور بیچتے وقت قیمت کے مقابلے میں سودا زیادہ دے، علاوہ ازیں کسی سے اپنا حق لینا ہو تو اس کے مطالبے میں بھی سختی کی بجائے نرمی سے کام لیا جائے، ادب واحترام کے دائرے سے تجاوز نہ کیا جائے، غریب ہو تو اس کو مہلت دے یا پھر قرض معاف ہی کر دے۔ ﴿وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (البقرہ: ۲۸۰)۔ (ریاض الصالحین: ۲/ ۲۱۳)

[۸۱۰] أَحَبُّ الْبِقَاعِ إِلَى اللَّهِ الْمَسَاجِدُ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں

[۱۳۰۱] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ،

ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ بِبَغْدَادَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ بِلَالٍ الْأَسَدِيُّ، ثنا أَبِي مَهْدِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَحَبُّ الْبِقَاعِ إِلَى اللّٰهِ الْمَسَاجِدُ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: اس کی سند کے کئی راویوں کے تلاش بسیار کے باوجود حالات نہیں ملے۔

فائدہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ مقامات مسجدیں ہیں اور ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔'' (مسلم: ٦٧١)

[٨١١] إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی ہو اگرچہ وہ تھوڑے ہوں

[١٣٠٢] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْقَعْنَبِيُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی ہو اگرچہ وہ تھوڑے ہوں۔''

تحقیق وتخریج: دیکھئے حدیث نمبر ٧٥٨۔

[١٣٠٣] وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، قَالَ: أبنا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَدِينِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا أَشْهَبُ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ:

سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''اللہ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی ہو اگرچہ وہ تھوڑے ہوں۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[١٣٠٤] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ الْعُمَرِيَّ- عَنِ الْمَقْبُرِيِّ،

عَـنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَیْکُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِیقُونَ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَی اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان اعمال کو لازم پکڑو جن کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ عز وجل نہیں تھکتا بلکہ تم تھک جاتے ہو اور بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی ہو اگرچہ وہ تھوڑے ہوں۔''

تحقیق وتخریج: دیکھیے حدیث نمبر ۷۵۸۔

[۸۱۲] إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور مجلس کے اعتبار سے زیادہ قریب عادل حاکم ہوگا

[۱۳۰۵] أَخْبَرَنَا سَعِیدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَبْهَرِیُّ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی حَمَّادٍ الْأَسَدِیُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عَامِرٍ ، أبنا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُورِیُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ فُضَیْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِیَّةَ ،

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور مجلس کے اعتبار سے زیادہ قریب عادل حاکم ہوگا۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف:** ترمذی: ۱۳۲۹۔ احمد: ۳/ ۲۲۔ شرح السنة للبغوی: ۲٤۷۲۔ عطیہ عوفی ضعیف و مدلس ہے۔

[۸۱۳] الْخَلْقُ کُلُّهُمْ عِیَالُ اللّٰهِ، فَأَحَبُّهُمْ إِلَیْهِ أَنْفَعُهُمْ لِعِیَالِهِ

ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال (زیر کفالت) ہے ان میں اسے وہی زیادہ محبوب ہے جو اس کی عیال کے لیے زیادہ فائدہ مند ہو

[۱۳۰٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْخَضِرِ الْخَوْلَانِیُّ ، ثنا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیدِ بْنِ عَبْدَانَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِیُّ ،

ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ الْمَوْصِلِیُّ ، قَالَ: أَمَا تَرَی ، کُنَّا مَعَ الْمَأْمُونِ بِالشَّمَاسِیَّةِ ، وَإِلَی

احمد بن ابراہیم موصلی کہتے ہیں کہ ہم شماسیہ میں خلیفہ مامون کے ساتھ تھے ان کی ایک جانب یحیٰی بن اکثم تھا تو خلیفہ

جَنْبِهِ يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ ، فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ ، فَقَالَ لِيَحْيَى: أَمَا تَرَى ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اللّٰهِ فَأَحَبُّهُمْ إِلَيْهِ أَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهِ))

نے لوگوں کی طرف دیکھ کر یحییٰ سے کہا: کیا تم دیکھتے نہیں، مجھے یوسف ابن عطیہ نے ثابت سے، اس نے انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ساری مخلوق اللہ کی عیال (زیر کفالت) ہے، ان میں سے اس (اللہ) کو وہی سب سے زیادہ محبوب ہے جو اس کے عیال کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف **جدًا**: الطیوریات: ۵۳۰۔ شعب الایمان: ۷۰۴۵، ۷۰۴۶۔ یوسف ابن عطیہ متروک ہے۔

[۸۱۴] مَا صَلَّتِ امْرَأَةٌ مِنْ صَلَاةٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ صَلَاتِهَا فِي أَشَدِّ بَيْتِهَا ظُلْمَةً

اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کی نماز میں سے پسندیدہ وہ نماز ہے جو اس نے اپنے گھر کے سب سے تاریک مقام میں پڑھی ہو

[۱۳۰۷] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْحَاقَ النَّاقِدُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَاطِبِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا صَلَّتِ امْرَأَةٌ صَلَاةً أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ صَلَاتِهَا فِي أَشَدِّ بَيْتِهَا ظُلْمَةً))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کی نماز میں سے پسندیدہ وہ نماز ہے جو اس نے اپنے گھر کے سب سے تاریک مقام میں پڑھی ہو۔''

تحقیق و تخریج **اسنادہ ضعیف**: ابن خزیمۃ: ۱۶۹۱۔ السنن الکبری: ۵۳۶۲۔ ابراہیم ہجری ضعیف ہے۔

فائدہ حدیث نمبر ۱۲۵۲ ملاحظہ کیجیے۔

[۸۱۵] مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا رَجُلٌ

اللہ تعالیٰ کو غصے کے اس گھونٹ سے بڑھ کر کوئی گھونٹ محبوب نہیں جسے کسی بندے نے (اللہ کی رضا کے لیے) پیا ہو

[۱۳۰۸] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ ، ثنا

الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ،

عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا رَجُلٌ، أَوْ جُرْعَةِ صَبْرٍ عَلَى مُصِيبَةٍ، وَمَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَةِ دَمْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، أَوْ قَطْرَةِ دَمٍ أُهْرِيقَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

حسن کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کو غصے کے اس گھونٹ سے جسے کسی بندے نے (اللہ کی رضا کے لیے) پیا ہو یا مصیبت پر صبر کے گھونٹ سے بڑھ کر کوئی گھونٹ محبوب نہیں اور اللہ کے خوف سے گرنے والے آنسو کے قطرے یا اللہ کی راہ میں بہائے گئے خون کے قطرے سے بڑھ کر کوئی قطرہ محبوب نہیں۔''

تحقیق وتخریج: مرسل ضعیف: الزهد لابن المبارك: ٦٧٢ ۔ اسے حسن بصری تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور ''رجل'' مجہول ہے۔

فائدہ: سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے غصے کو پی جائے جبکہ وہ اسے نافذ کرنے کی طاقت رکھتا تھا تو اللہ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے پسند کر لے۔'' (ابن ماجہ: ۴۱۸۶ حسن)

[۸۱۶] نِعْمَ الشَّفِيعُ الْقُرْآنُ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن قرآن اپنے ساتھی (پڑھنے والے) کے لیے کیا ہی اچھا سفارش کرنے والا ہوگا

[۱۳۰۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ التَّرْجُمَانِيِّ الْفَقِيهُ بِالرَّمْلَةِ ، ثنا الْقَاضِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَنْبِجِيُّ ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيْشُونَ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((نِعْمَ الشَّفِيعُ الْقُرْآنُ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن قرآن اپنے ساتھی (پڑھنے والے) کے لیے کیا ہی اچھا سفارش کرنے والا ہوگا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف: عبداللہ بن عیشون، محمد بن جعفر اور محمد بن حسین بن ترجمانی کی توثیق نہیں ملی۔

[۱۳۱۰] أنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ ، نا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ ، نا أَبُو كُرَيْبٍ ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنْ

هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ ، فَإِنَّهُ نِعْمَ الشَّفِيعُ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے ساتھی کے لیے کیا ہی اچھا سفارش کرنے والا ہوگا۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف:** ابو خالد احمر مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے ساتھیوں کے لیے سفارش کرنے والا بن کر آئے گا۔ دو چمکتی ہوئی روشن سورتیں یعنی سورہ البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئیں گی گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا پرندوں کے غول ہیں جو صفیں باندھے اپنے پڑھنے والوں کے حق میں بحث و مباحثہ کریں گے۔ سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسے حاصل کر لینا باعث برکت اور اسے ترک کر دینا باعث حسرت ہے اور جادوگر اسے حاصل نہیں کر سکتے۔'' (مسلم:۸۰۴)

[۸۱۷] نِعْمَ الْهَدِيَّةُ الْكَلِمَةُ مِنْ كَلَامِ الْحِكْمَةِ

حکمت بھری باتوں میں سے بات کہنا کیا ہی اچھا ہدیہ ہے

[۱۳۱۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ ، ثنا ابْنُ عَفَّانَ -يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ- ثنا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ ،

عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نِعْمَ الْهَدِيَّةُ الْكَلِمَةُ مِنْ كَلَامِ الْحِكْمَةِ يَسْمَعُهَا الرَّجُلُ الْمُؤْمِنُ فَيَلْتَوِي عَلَيْهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ))

زید بن اسلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حکمت بھری باتوں میں سے کوئی بات کہہ دینا کیا ہی اچھا ہدیہ ہے جسے کوئی مسلمان سنے پھر اسے اپنائے اور (امانت سمجھ کر) اپنے مسلمان بھائی کو ادا کر دے۔''

تحقیق و تخریج: **مرسل ضعيف:** الزهد لابن المبارك: ۱۳۸۶۔ اسے زید بن اسلم تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور عبدالرحمن بن زید ضعیف ہے۔

[۸۱۸] نِعْمَ الْمَالُ النَّخْلُ الرَّاسِخَاتُ فِي الْوَحْلِ

کھجور کے درخت کیا ہی اچھا مال ہیں جو کیچڑ میں مضبوط رہنے والے ہیں

[۱۳۱۲] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْجُشَمِيُّ ،

ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُؤَمَّلِ -مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى- قَالَ:

سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نِعْمَ الْمَالُ النَّخْلُ الرَّاسِخَاتُ فِي الْوَحْلِ، الْمُطْعَمَاتُ فِي الْمَحَلِ))

موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد (جعفر) نے اپنے اباء علیہم السلام سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھجور کے درخت کیا ہی اچھا مال ہیں جو کیچڑ میں مضبوط رہنے والے اور خشک سالی میں کھلانے والے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: امثال الحديث للرامهرمزي: ٣٤۔ جعفر بن محمد کی اپنے پڑدادا سیدنا حسین سے ملاقات ممکن نہیں جبکہ علی بن مومل اور احمد بن عبیداللہ جشمی کے حالات نہیں ملے۔

[١٣١٣] أنا هِبَةُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ إِجَازَةً، أنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَذَكَرَهُ

یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[١٣١٤] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ الْأَصْبَهَانِيُّ، أنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّقَطِيُّ، وَذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّسْتَرِيُّ قَالَا: أنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَسْكَرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ التَّمَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، نا مُعَلَّى بْنُ مَيْمُونٍ، نا دَاوُدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّخْلِ فَقَالَ: ((تِلْكَ الرَّاسِخَاتُ فِي الْوَحْلِ. .)) الْحَدِيثَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کھجور کے درخت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیچڑ میں مضبوط رہنے والے ہیں۔'' مکمل حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جداً: المعجم الاوسط: ٣٩١٦۔ معلیٰ بن میمون متروک ہے۔

[٨١٩] نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ

نیک آدمی کے لیے حلال مال کیا ہی اچھی چیز ہے

[١٣١٥] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ مُوسَى

بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَـنْ عَـمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَـالَ رَسُـولُ اللّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ)) مُخْتَصَرٌ

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک آدمی کے لیے حلال مال کیا ہی اچھی چیز ہے۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق و تخریج حسن: احمد: ٤/ ٢٠٢۔ الادب المفرد: ٢٩٩۔ ابویعلی: ٧٣٣٦.

تشریح مکمل حدیث یوں ہے: سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے کپڑے اور ہتھیار لے کر آپ کی خدمت میں پہنچ جاؤں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، میں آپ کے پاس آیا اس وقت آپ وضو کر رہے تھے آپ نے میری طرف نگاہ اٹھائی پھر نیچے کر لی اور فرمایا: ''عمرو! میں چاہتا ہوں کہ تمہیں ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجوں، اللہ تمہیں مال غنیمت سے نوازے اور میں تمہارے لیے اچھے مال کی بڑی رغبت رکھتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا: میں مال کی رغبت کی وجہ سے مسلمان نہیں ہوا، میں تو صرف اسلام میں رغبت رکھتے ہوئے مسلمان ہوا ہوں تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں آ جاؤں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمرو! نیک آدمی کے لیے حلال مال کیا ہی اچھی چیز ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال مال نیک انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ نیک اعمال کو سرانجام دینے میں معاون ثابت ہوتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان جو عبادات مال داری کی حالت میں کر سکتا ہے جیسے صدقہ وخیرات، جہاد اور تعلیم و تبلیغ دین وغیرہ ان کا مفلسی میں ہونا بے حد مشکل ہے لہٰذا یہ مال اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

[٨٢٠] إِنَّ أَفْضَلَ الْهَدِيَّةِ أَوْ أَفْضَلَ الْعَطِيَّةِ الْكَلِمَةُ مِنْ كَلَامِ الْحِكْمَةِ يَسْمَعُهَا الْعَبْدُ ثُمَّ يَتَعَلَّمُهَا ثُمَّ يُعَلِّمُهَا أَخَاهُ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ

بے شک افضل ہدیہ یا افضل عطیہ حکمت بھرے کلام میں سے وہ کلمہ ہے جسے بندہ سنے پھر اسے سیکھ کر اپنے بھائی کو سکھا دے (یہ چیز اس کے لیے) سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے

[١٣١٦] أنا ذُو النُّونِ بْنُ أَحْمَدَ الْعَصَّارُ، نا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْهَرَوِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو يَزِيدَ خَالِدُ بْنُ هَانِئٍ الْأَسَدِيُّ، نا أَبِي، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، نا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَفْضَلَ الْهَدِيَّةِ أَوْ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک افضل ہدیہ یا افضل عطیہ حکمت بھرے کلام

أَفْضَلَ الْعَطِيَّةِ الْكَلِمَةُ مِنْ كَلَامِ الْحِكْمَةِ يَسْمَعُهَا الْعَبْدُ ثُمَّ يَتَعَلَّمُهَا ثُمَّ يُعَلِّمُهَا أَخَاهُ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ))

میں سے وہ کلمہ ہے جسے بندہ سنے پھر اسے سیکھ کر اپنے بھائی کو سکھا دے (یہ چیز اس کے لیے) سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: الفوائد لتمام: ٣٩٥۔ تاریخ دمشق: ١٧/ ٦٣۔

عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن قرشی کذاب ہے۔

[٨٢٠] نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى تَقْوَى اللّٰهِ الْمَالُ

مال اللہ تعالیٰ کے تقویٰ پر کیا ہی اچھا مددگار ہے

[١٣١٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُهُسْتَانِيُّ، ثنا الشَّيْخُ أَبُو الْقَاسِمِ عِيسَى بْنُ الْوَزِيرِ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى تَقْوَى اللّٰهِ الْمَالُ))

محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال اللہ تعالیٰ کے تقویٰ پر کیا ہی اچھا مددگار ہے۔''

تحقیق و تخریج: مرسل: اسے محمد بن منکدر تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

[٨٢٢] نِعْمَ الشَّيْءُ الْفَأْلُ

فال کیا ہی اچھی چیز ہے

[١٣١٨] أَخْبَرَنَا الْخَصِيبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَحْمَدَ النَّسَائِيُّ، أبنا أَبِي، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، أبنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ((لَا طِيَرَةَ، وَلَكِنْ نِعْمَ الشَّيْءُ الْفَأْلُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بدشگونی نہیں ہے اور لیکن فال کیا ہی اچھی چیز ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: زہری مدلس کا عنعنہ ہے اور عبدالکریم بن احمد نسائی کی توثیق نہیں ملی۔

فائدہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدشگونی نہیں ہے اور اس کی بہتر صورت فال ہے۔'' صحابی نے عرض کیا: اللہ کے رسول: فال کیا ہے؟ فرمایا: ''وہ اچھا کلمہ جسے تم میں سے کوئی سنتا ہے۔''

(بخاری: ٥٧٥٥)

[۸۲۳] نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ

سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے

[۱۳۱۹] أَخْبرنا أَبو مُسْلِم مُحمَّدُ بْنُ أَحْمد الْكاتِبُ، أبنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيى الْأَصْبهانِيُّ بِالْإِسْكَنْدرِيَّةِ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحمَّدِ بْنِ زَكرِيَّا الْأَصْبهَانِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، ثنا مِسْعَرٌ، وَسُفْيَانُ، وَشُعْبَةُ، عَنْ مَحارِبِ بْنِ دِثَارٍ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔''

تحقیق و تخریج: مسلم: ۲۰۵۸۔ ابوداود: ۳۸۲۱۔ ترمذی: ۱۸۳۹۔ ابن ماجہ: ۳۳۱۷.

[۱۳۲۰] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ الْقَاصُّ، عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ شَرًّا أَنْ يَتَسَخَّطَ بِمَا قُرِّبَ إِلَيْهِ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے اور آدمی کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ جو چیز اس کے قریب کی جائے وہ اسے ناپسند کرے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف:** ابویعلی: ۱۹۸۱۔ الکامل لابن عدی: ۹/ ۸۹۔ شعب الایمان: ۵٤۸۳۔ ابوطالب القاص ضعیف ہے۔

[۱۳۲۱] نا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفَارِسِيُّ لَفْظًا، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَنْبَارِيُّ، نا جَدِّي، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ،

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ شَرًّا أَنْ يَتَسَخَّطَ مَا قُرِّبَ إِلَيْهِ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے اور آدمی کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ جو چیز اس کے قریب کی جائے وہ اسے ناپسند کرے۔''

تحقیق و تخریج: ایضا.

تشریح: ان احادیث میں سرکے کی تعریف اور اس کا سالن کی جگہ استعمال ہونا بتایا گیا ہے۔ سرکہ طبعی

طور پر بھی بڑی مفید چیز ہے لہٰذا اسے بطور سالن اور سالن کے علاوہ بھی استعمال کرتے رہنا چاہیے۔ اس حدیث مبارک سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ سادہ زندگی بسر کرنا اور کھانے پینے میں تکلفات سے گریز کرنا جسم وجان اور روح وبدن کے لیے مفید ہے۔

[۸۲۴] نِعْمَ صَوْمَعَةُ الْمُسْلِمِ بَيْتُهُ

مسلمان کی بہترین عبادت گاہ اس کا گھر ہے

[١٣٢٢] أَخْبَرَنَا ذُو النُّونِ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْهَرَوِيُّ، ثنا أَبُو تُرَابٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ إِمْلَاءً، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، ثنا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ،

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نِعْمَ صَوْمَعَةُ الْمُسْلِمِ بَيْتُهُ))

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کی بہترین عبادت گاہ اس کا گھر ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: الزھد الکبیر: ۲۳۳۔ عفیر بن معدان ضعیف ہے۔

فائدہ: سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مسلمان کی بہترین عبادت گاہ اس کا گھر ہے، جس میں وہ اپنی آنکھ، زبان اور شرم گاہ کو (برائی سے) روکتا ہے اور بازار میں مجلسیں لگانے سے بچو۔'' (الزہد لابی داود: ۲۲۷ وسندہ صحیح)

[۸۲۵] أَصْدَقُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ

سب سے زیادہ سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے

[١٣٢٣] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْمُنْتَصِرِ،

أبنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْبُخَارِيُّ، بِإِسْنَادِ الْخُطْبَةِ الَّتِي يَرْوِيهَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ الْمُقَدَّمُ ذِكْرُهَا، وَذَكَرَ الْخُطْبَةَ وَفِيهَا: ((أَصْدَقُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَأَوْثَقُ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَى، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ))

اسماعیل بن حسن بخاری نے خطبہ والی سند کے ساتھ بیان کیا جسے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جس کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے انہوں نے وہ خطبہ ذکر کیا اور اس میں یہ بھی تھا: ''سب سے زیادہ سچی بات اللہ کی کتاب ہے، سب سے زیادہ مضبوط کڑا کلمہ تقویٰ ہے، بہترین طریقہ نبیوں کا طریقہ ہے اور سب سے زیادہ عزت وبزرگی والی موت شہید کی موت ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۵۵۔

[١٣٢٤] أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْمَلِكِ الْمَعَافِرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ

مُطَرِّفٍ، حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الْوَرَّاقُ - الْمَعْرُوفُ بِابْنِ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ الْمُحَدِّثُ - نا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْبَزَّازُ، نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ - مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ مَنْظُورٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ،

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے...... اور انہوں نے اسے مختصر ذکر کیا۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعیف جدًا: دیکھئے حدیث نمبر ۳۸۔

[۱۳۲۵] أنا أَبُو الْقَاسِمِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَطْرَابُلْسِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ يُوسُفُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمَيَانَجِيُّ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَيَقُولُ: ((إِنَّمَا هُمَا اثْنَانِ: الْهَدْيُ وَالْكَلَامُ، فَأَصْدَقُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، لَا يَتَطَاوَلُ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ، وَلَا يُلْهِيَنَّكُمُ الْأَمَلُ، فَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ، الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، أَلَا! وَإِنَّ قِتَالَ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ، وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَشَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ، لَا يَصْلُحُ مِنَ الْكَذِبِ جِدٌّ وَلَا هَزْلٌ، وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ ابْنَهُ، ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهُ، إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کرتے: ''اصل چیزیں دو ہیں: طریقہ اور کلام۔ پس سب سے زیادہ سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ ہے، بدترین امور (دین میں) جاری کیے جانے والے نئے نئے کام ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ تم میں لمبی زندگی کی خواہش نہ آئے اور نہ آرزو تمہیں غفلت میں ڈال دے۔ ہر آنے والی چیز قریب ہے۔ بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں بدبخت قرار پایا اور خوش بخت وہ ہے جس نے دوسروں (کے برے انجام) سے نصیحت پکڑی۔ خبردار! بے شک مومن سے لڑنا کفر ہے اور اسے گالی دینا فسق ہے۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک تعلق رکھے۔ بدترین روایات جھوٹی روایتیں ہیں۔ جھوٹ نہ سنجیدگی سے بولنا جائز ہے اور نہ

الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ))

مذاق میں۔ اور آدمی اپنے بیٹے سے کوئی ایسا وعدہ نہ کرے جسے (بعد میں) پورا نہ کر سکے۔ اور بے شک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: **اسنادہ ضعیف**: ابن ماجہ: ٤٦۔ عبدالرزاق: ٢٠٠٧٦۔ ابواسحاق مدلس کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: ٭ سیدنا جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی، غصہ تیز ہو جاتا (یوں محسوس ہوتا) گویا آپ (دشمن کے) لشکر سے خوف دلاتے ہوئے کہہ رہے ہیں: وہ صبح یا شام کو حملہ آور ہونے والا ہے اور آپ اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرماتے: ''مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جس طرح دو انگلیاں (ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں) علاوہ ازیں آپ فرماتے: ''اما بعد! بہترین بات اللہ کی کتاب ہے بہترین طریقہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ ہے، بدترین امور (دین میں) جاری کیے جانے والے نئے نئے کام ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' (مسلم: ٨٦٧)

٭ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے رب! یہ نطفہ قرار پایا ہے۔ اے رب! اب علقہ یعنی جما ہوا خون بن گیا ہے۔ اے رب! اب یہ مضغہ (لوتھڑا) بن گیا ہے۔ پھر جب اللہ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش پوری کرے تو وہ پوچھتا ہے: اے رب! یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ نیک ہے یا برا؟ اس کی روزی کیا ہوگی؟ اس کی موت کب ہوگی؟ اس طرح یہ سب باتیں ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دی جاتی ہیں۔ دنیا میں اسی کے مطابق ظاہر ہوتا ہے۔'' (بخاری: ٦٥٩٥)

٭ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔'' (بخاری: ٤٨)

٭ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھے۔'' (مسلم: ٢٥٦١)

٭ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سچائی نیکی کی طرف بلاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (اللہ کے ہاں) صدیق بن جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں

تک کہ اللہ کے ہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔'' (بخاری: ۶۰۹۴)

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک جھوٹ نہ سنجیدگی میں جائز ہے اور نہ مذاق میں اور آدمی اپنے بچے سے ایسا وعدہ نہ کرے کہ جسے پورا نہ کر سکے۔'' (احمد: ۴۱۰/۱ وسندہ صحیح)

[۸۲۶] أَطْيَبُ الطِّيبِ الْمِسْكُ

بہترین خوشبو کستوری ہے

[۱۳۲۶] أَخْبَرَنَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ النَّحَّاسِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ (ح) وَأَخْبَرَنَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أبنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا مُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ -فِي حَدِيثِ ابْنِ النَّحَّاسِ- ثنا أَبُو نَضْرَةَ -وَفِي حَدِيثِ النَّيْسَابُورِيِّ- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَطْيَبُ الطِّيبِ الْمِسْكُ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین خوشبو کستوری ہے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ۲۲۵۲۔ ترمذی: ۹۹۱۔ نسائی: ۱۹۰۶.

تشریح: اس حدیث مبارک سے پتا چلا کہ کستوری سب سے عمدہ خوشبو ہے۔ ایک حدیث میں ہے: ''کستوری تمہاری بہترین خوشبو ہے۔'' (ابوداود: ۳۱۵۶ وسندہ صحیح)۔ روزے دار کے منہ سے آنے والی بو کی مثال بھی کستوری سے دی گئی ہے۔ (بخاری: ۱۹۰۴) اور مومن کی جب روح نکلتی ہے تو اس کی مثال بھی کستوری کے ساتھ دی گئی ہے۔ (مسلم: ۲۸۷۲) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے طفیل ملنے والا باغ جو سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا اس میں سے بھی کستوری کی خوشبو آیا کرتی تھی۔ (ترمذی: ۳۸۳۳ وسندہ صحیح) جنتیوں کا پسینہ کستوری جیسا ہوگا۔ (بخاری: ۳۲۴۵، مسلم: ۲۸۳۴) جنت کی مٹی کستوری جیسی ہے۔ (بخاری: ۳۴۹) اللہ کی راہ میں زخمی ہونے والے کے زخموں سے روز قیامت کستوری کی خوشبو آ رہی ہوگی۔ (ترمذی: ۱۶۵۷ وسندہ صحیح)

[۸۲۷] سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ

تمہارے سالن کا سردار نمک ہے

[۱۳۲۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ، ثنا الْفَزَارِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي

عِيسَى الْبَصْرِيّ ،

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ: ((سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے سالن کا سردار نمک ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: ابـن مـاجه: ٣٣١٥۔ الكامل لابن عدى: ٦/ ٤٣٤۔

عیسیٰ بن ابی عیسیٰ متروک الحدیث ہے۔

[٨٢٨] أَسْرَعُ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

سب سے جلد قبول ہونے والی دعا غائب کی غائب کے لیے دعا ہے

[١٣٢٨] أَخْبَـرَنَـا إِسْـمَـاعِيـلُ بْـنُ رَجَـاءٍ الْـعَسْقَلَانِيُّ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ ، ثنا الْـخَـرَائِـطِـيُّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيد ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيّ ،

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَسْرَعُ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے جلد قبول ہونے والی دعا غائب کی غائب کے لیے دعا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ابوداود: ١٥٣٥۔ ترمذى: ١٩٨٠۔ الادب المفرد: ٦٢٣۔

عبدالرحمٰن بن زیاد ضعیف ہے۔

[١٣٢٩] أنـا أَبُـو الْـقَـاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ ، نا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ إِجَازَةً ، نـا أَبُـو جَـعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ، نا فُرَاتُ بْنُ تَمَامٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ ،

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِ عَـمْرٍو ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَسْرَعُ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''سب سے جلد قبول ہونے والی دعا غائب کی غائب کے لیے دعا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: فرات بن تمام کی توثیق نہیں ملی، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[١٣٣٠] أنـا أَبُـو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الصَّوَّافُ ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَيَّاشُ ، نا إِسْحَاقُ ، ۔هُـوَ ابْـنُ إِبْـرَاهِيـمَ بْـنِ يُونُسَ۔ نا أَبُو كُرَيْبٍ ، نا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

يَزِيدَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے جلد قبول ہونے والی دعا غائب کی غائب کے لیے دعا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: دیکھئے حدیث نمبر ۱۳۲۸۔

فائدہ: صفوان بن عبداللہ بن صفوان۔ جن کے نکاح میں درداء بنت ابی درداء تھیں۔ بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں اپنے سسرال کے پاس آیا تو مجھے ام درداء گھر میں ملی لیکن ابودرداء نہ ملے۔ ام درداء نے مجھے کہا: کیا تمہارا اس سال حج کرنے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بھی دعائے خیر کرنا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''بے شک مسلمان بندے کی دعا اپنے بھائی کے حق میں پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے، اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی یہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تیرے لیے بھی اس کی مثل ہو۔'' صفوان کہتے ہیں کہ اس کے بعد بازار میں مجھے ابودرداء مل گئے تو انہوں نے اسی طرح کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی۔ (مسلم: ۲۷۳۳، الادب المفرد: ۶۲۵)

[۸۲۹] لَقَلْبُ ابْنِ آدَمَ أَسْرَعُ تَقَلُّبًا مِنَ الْقِدْرِ إِذَا اسْتَجْمَعَتْ غَلْيًا

بے شک ابن آدم کا دل الٹ پلٹ ہونے میں ہنڈیا سے بھی زیادہ تیز ہے جب وہ شدت جوش سے ابل رہی ہو

[۱۳۳۱] أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَرْدِسْتَانِيُّ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، ثنا الْقَاضِي الشَّرِيفُ أَبُو عُمَرَ الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا أَبُو هَاشِمٍ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ،

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: لَا آمَنُ بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَقَلْبُ ابْنِ آدَمَ أَسْرَعُ تَقَلُّبًا مِنَ الْقِدْرِ إِذَا اسْتَجْمَعَتْ غَلْيًا))

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے سننے کے بعد میں کسی پر اعتماد نہیں کرتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''بے شک ابن آدم کا دل الٹ پلٹ ہونے میں ہنڈیا سے بھی زیادہ تیز ہے جب وہ شدت جوش سے ابل رہی ہو۔''

تحقیق و تخریج: حسن: احمد: ۶/ ۵۔ السنة لابن ابی عاصم: ۲۲۶۔ بزار: ۲۱۱۲۔

[١٣٣٢] أنا مَكِّيُّ بْنُ نَظِيفٍ الزَّجَّاجُ ، أنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الزَّازُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْخُزَاعِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْعَدَوِيُّ ، نا وُرَيْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَسَّانِيُّ ، نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، نا بَقِيَّةُ ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: لَا آمَنُ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ ، وَذَكَرَهُ

سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات میں نے سنی ہے اس کے بعد میں کسی پر اعتماد نہیں کرتا میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج ایضًا .

تشریح دل کا معاملہ بھی عجیب ہے پل میں اِدھر اور پل میں اُدھر، اس کے پھرنے میں دیر نہیں لگتی کسی بھی وقت اور کسی بھی طرف پھر سکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام بنی آدم کے دل ایک دل کی مانند رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے انہیں پھیرتا ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ) ''اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دل اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔''
(مسلم: ٢٦٥٤)

[٨٣٠] حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُونَ مِنْ أُمَّتِي

کیا خوب ہیں میری امت میں سے خلال کرنے والے لوگ

[١٣٣٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا عَفِيفٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ الْعَبْدِيِّ ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُونَ مِنْ أُمَّتِي)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا خوب ہیں میری امت میں سے خلال کرنے والے لوگ۔''

تحقیق وتخریج **اسناده ضعيف**: العلل للدارقطنی: ٢٤٤٨ ـ المعجم الاوسط: ١٥٧٣ ـ معجم ابی یعلی: ٥٨ ـ رقبہ بن مصقلہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا اور محمد بن ابی حفص انصاری کو صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

[٨٣١] بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا

زعموا آدمی کی بہت بری سواری ہے

[١٣٣٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ النَّحَّاسُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ،

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ، أَوْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا))

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے یا ابو مسعود نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ "زعموا" کے بارے میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں یہ فرماتے سنا: "زعموا آدمی کی بہت بری سواری ہے۔"

تحقیق وتخریج صحیح: ابوداود: ٤٩٧٢۔ احمد: ٥/ ٤٠١۔ معرفة الصحابة لابی نعیم: ٦٢٧١.

[١٣٣٥] وَأَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ الشَّافِعِيُّ، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ هِشَامُ بْنُ أَبِي خَلِيفَةَ الرُّعَيْنِيُّ، أبنا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ،

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا)).

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زعموا آدمی کی بہت بری سوار ہے۔"

قَالَ الْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ جَعْفَرٍ الْقُضَاعِيُّ: أَظُنُّ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْمَذْكُورَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، لِأَنَّهُ كَانَ مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ بِالْكُوفَةِ، وَكَانُوا يَتَجَالَسُونَ، وَيَسْأَلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَكُنْيَةُ حُذَيْفَةَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ.

قاضی ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر قضاعی نے کہا: میرے گمان کے مطابق اس حدیث میں مذکور ابوعبداللہ سے مراد حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ وہ کوفہ میں ابومسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتے تھے، آپس میں اٹھا بیٹھا کرتے تھے اور ایک دوسرے سے پوچھتے رہتے تھے۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[١٣٣٦] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ بِمَكَّةَ، أنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، أنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ،

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قِيلَ لَهُ: مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا؟ قَالَ: ((بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ))

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا: آپ نے ''زعموا'' کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ''یہ آدمی کی بہت بری سواری ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

تشریح: ''زعموا'' کا معنی ہے: لوگوں کا خیال ہے، لوگ کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب انہوں نے کسی بے بنیاد بات کو بیان کرنا ہوتا ہے تو یوں کہہ دیتے ہیں کہ لوگ یہ کہتے ہیں یا فلاں کے متعلق لوگوں کا یہ خیال ہے، وغیرہ وغیرہ۔ جھٹلائے جانے کے خوف سے کسی شخص کا نام لے کر تو کہا نہیں جاتا کہ یہ بات فلاں نے کہی ہے بلکہ لوگ کہتے ہیں یا بیان کیا جاتا ہے کہہ کر سنی سنائی اور بے اصل باتوں کو بلا تحقیق وتفتیش پھیلا دیتے ہیں۔ جس طرح سواری پر چڑھ کر آدمی اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوتا ہے اسی طرح اس انداز میں بات کر کے آدمی جدھر کو چاہے نکل جاتا ہے، اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بری سواری کہا ہے اور ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ نقل و بیان اور روایات وحکایات کے سلسلے میں پوری احتیاط ملحوظ رکھو اور کسی بات کو بلا تحقیق بیان نہ کرو۔

[٨٣٢] شَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا

بدترین امور (دین میں) جاری کیے جانے والے نئے نئے کام ہیں

[١٣٣٧] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الْمَعَافِرِيُّ، أبنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفٍ الْبَسْتِيُّ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الْوَرَّاقُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْبَزَّازُ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ مَنْظُورٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ:

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا، فِيهِ خُطَبٌ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيهَا: ((شَرُّ الْأُمُورِ

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور (پھر) انہوں نے ایک لمبی حدیث بیان کی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طویل خطبہ ذکر کیا، جس میں تھا: ''بدترین امور (دین میں) جاری کیے

مُحْدَثَاتُهَا، وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ، وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِينَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ، وَشَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَشَرُّ الْمَآكِلِ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الزِّنَى))

جانے والے نئے نئے کام ہیں اور بدترین اندھا وہ ہے جو دل کا اندھا ہو، سب سے بری معذرت وہ ہے جو موت کے وقت کی جائے اور سب سے بری شرمندگی قیامت کے دن کی شرمندگی ہے، بدترین کھانا یتیم کا مال کھانا ہے اور بدترین کمائی زنا کی کمائی ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: دیکھئے حدیث نمبر ۳۸۔

[۸۳۳] شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ أَوْ جُبْنٌ خَالِعٌ

آدمی کے اندر بدترین چیز ہائے ہائے کرانے والا بخل یا دل نکال دینے والی بزدلی ہے

[۱۳۳۸] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا ابْنُ أَبِي مَسَرَّةَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ، ثنا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ أَوْ جُبْنٌ خَالِعٌ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے اندر بدترین چیز ہائے ہائے کرانے والا بخل یا دل نکال دینے والی بزدلی ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحيح: ابوداود: ۲۵۱۱۔ احمد: ۲/ ۳۲۰۔ ابن حبان: ۳۲۵۰.

تشریح: اس حدیث مبارک میں انسان کے اندر پائی جانے والی دو ایسی بیماریوں کی نشاندہی فرمائی گئی ہے جن سے صدہا بیماریاں جنم لیتی ہیں:

(۱) **شح** :......حرص اور بخل دونوں کیفیتیں جمع ہوں تو اسے شح کہتے ہیں، یہ شدید قسم کا بخل ہے لیکن جب اس کے ساتھ ہلع (بے صبری) مل جائے تو اس کی شدت کا کیا کہنا؟ انسان دن رات اس کی وجہ سے رنج میں رہتا ہے کتنا مال و دولت ملے مگر نیت نہیں بھرتی، طمع میں گرفتار رہتا ہے۔ اور جب خرچ کرنا پڑے تو جان جاتی ہے، جزع فزع اور بے صبری دکھانے لگ جاتا ہے۔

(۲) **جبن** :......یعنی بزدلی، کیسی بزدلی؟ خلع: دل نکال دینے والی۔ بزدل کا جب دشمن یا کسی مصیبت سے سامنا ہو تو اسے موت نظر آئے گویا دل باہر نکلا جا رہا ہو کہ اس کی دھڑکن ہی سے موت واقع ہو جائے گی۔

یہ دو بیماریاں انسان کو نیکی کرنے کا اہل نہیں چھوڑتیں۔ جو انسان ان پر قابو نہ پائے تو بس سمجھ لو کہ وہ ذلت کے دھانے پر پہنچ چکا ہے۔

[۸۳۴] أَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى

ہدایت کے بعد گمراہی سب سے بڑا اندھا پن ہے

[۱۳۳۹] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الْمَالِكِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ فَهْدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفٍ الْبَسْتِيُّ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الْوَرَّاقُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْبَزَّازُ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ مَنْظُورٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ:

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّم، وذَكَرَ الْحَدِيثَ وَالْخُطْبَةَ وَفِيهَا: ((أَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى، وَمِنْ أَعْظَمِ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوبُ))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے...... اور انہوں نے یہ حدیث اور (آپ کا) خطبہ ذکر کیا اور اس میں یہ بھی تھا: ''ہدایت کے بعد گمراہی سب سے بڑا اندھا پن ہے اور جھوٹی زبان سب سے بڑی خطا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: دیکھئے حدیث نمبر ۳۸۔

[۸۳۵] مَا مَلَأَ ابْنُ آدَمَ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ

ابن آدم نے (اپنے) پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا

[۱۳۴۰] أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَزْوِينِيُّ، أبنا أَبُو عَلِيٍّ حَمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: أبنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ الْكِنْدِيُّ، وَحَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ الطَّائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ،

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ))

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم نے (اپنے) پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا۔ ابن آدم کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھ سکیں اور اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو پھر (پیٹ کا) تیسرا حصہ کھانے کے لیے، تیسرا حصہ پانی کے لیے اور تیسرا حصہ سانس کے لیے ہو۔''

تحقيق و تخريج صحیح: ترمذی: ۲۳۸۰۔ ابن ماجه: ۳۳٤۹۔ احمد: ٤/ ۱۳۲ .

[۱۳٤۱] أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی سَعِیدٍ ، أنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ السَّرَخْسِیُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ ، أنا الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، نا إِسْمَاعِیلُ بْنُ عَیَّاشٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِی أَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِیُّ ، وَحَبِیبُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ جَابِرٍ الطَّائِیِّ ،

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی كَرِبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ ، وَذَكَرَهُ

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقيق و تخريج ايضًا .

تشریح اس حدیث میں زیادہ کھانے کی عادت کو بدترین خصلت قرار دیا گیا ہے۔ زیادہ کھانا بہت سی دینی اور دنیاوی خرابیوں کا باعث ہے، ایسا شخص صرف کھانے پینے کی فکر میں رہتا ہے اور بسا اوقات وہ یہ بھی تمیز نہیں کرتا کہ جس کھانے سے وہ پیٹ بھر رہا ہے وہ حلال ہے یا حرام، زیادہ کھانا امراض معدہ کا باعث بھی ہے اور دل و دماغ پر بھی اس کے برے اثرات پڑتے ہیں۔ بہر حال کم خوری ہر لحاظ سے مفید اور بسیار خوری ہر لحاظ سے مضر ہے۔ تمام حکماء بھی اس بات پر متفق ہیں۔

الباب الحادی العاشر — باب : ۱۱

الجز العاشر — جز : ۱۰

[۸۳٦] مَثَلُ أَهْلِ بَیْتِی مَثَلُ سَفِینَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِیهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ

میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا

[۱۳٤۲] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِی الْعَبَّاسِ الْمَالِكِیُّ ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ بْنِ جَامِعٍ ، ثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِی جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِی الصَّهْبَاءِ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ أَهْلِ بَیْتِی مَثَلُ سَفِینَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِیهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ

غَرِقَ)) غرق ہوگیا۔"

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: المعجم الکبیر: ۲۶۳۸۔ بزار: ۵۱۴۲۔ حسن بن ابی جعفر ضعیف ہے۔

[۱۳۴۳] وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَمَنْ قَاتَلَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَكَأَنَّمَا قَاتَلَ مَعَ الدَّجَّالِ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا اور جس نے آخری زمانے میں ہمارے ساتھ لڑائی کی اس نے گویا دجال کے ہمراہ (ہمارے ساتھ) لڑائی کی۔"

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف: المعجم الکبیر: ۲۶۳۶۔ بزار: ۳۹۰۰۔ حسن بن ابی جعفر اور علی بن زید ضعیف ہیں۔

[۱۳۴۴] وَأَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِنَانِيُّ الْمُقْرِئُ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقَاضِي ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ ، نا مُسْلِمٌ -هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ- بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

یہ روایت ایک اور سند سے بھی مسلم بن ابراہیم سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا .

[۱۳۴۵] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ -هُوَ ابْنُ أَبِي سُوَيْدٍ -نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَهْلَ بَيْتِي مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔"

تحقیق وتخریج ایضًا .

[۸۳۷] مَثَلُ أَصْحَابِي مَثَلُ النُّجُومِ

میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی مانند ہے

[۱۳۴۶] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مَنْصُورُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْمَاطِيُّ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، ثنا جَعْفَرٌ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ- قَالَ: قَالَ لَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَثَلُ أَصْحَابِي مَثَلُ النُّجُومِ، مَنِ اقْتَدَى بِشَيْءٍ مِنْهَا اهْتَدَى))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی مانند ہے جو شخص ان کے کسی بھی عمل کی اقتدا کرے گا وہ ہدایت پالے گا۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف جدًا:** جعفر ابن عبدالواحد سخت ضعیف ہے۔

[۸۳۸] إِنَّ مَثَلَ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ

بے شک میری امت میں میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے کہ کھانا تو نمک کے ساتھ ہی لذیذ بنتا ہے

[۱۳۴۷] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ بِمَكَّةَ، أبنا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ السَّرَخْسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مَثَلَ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میری امت میں میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے کہ کھانا تو نمک کے ساتھ ہی لذیذ بنتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** الزهد لابن المبارك: ۵۷۲۔ ابويعلى: ۲۷۶۲۔ شرح السنة للبغوى: ۳۸۶۳۔ اسماعیل مکی ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۱۳۴۸] أنا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَزْوِينِيُّ، أنا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ الْقَزْوِينِيُّ، نا أَبُو الْقَاسِمِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَنَكٍ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَسْمَوَيْهِ، نا أَبُو هَدِيَّةَ -سَنَةَ مِائَةٍ وَتِسْعٍ وَثَمَانِينَ- قَالَ:

سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي مِثْلُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی

الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ)) مانند ہے کہ کھانا تو نمک کے ساتھ ہی لذیذ بنتا ہے۔"

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: ابو ہدیہ ابراہیم بن ہدبہ متروک ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۸۳۹] مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ

میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے

[۱۳۴۹] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، ثنا عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ، ثنا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَثَلُ أُمَّتِي كَالْمَطَرِ، لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أُمْ آخِرُهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے جس کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے ابتدا میں خیر وبھلائی ہے یا انتہاء میں۔"

تحقیق وتخریج حسن.

[۱۳۵۰] أنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا إِبْرَاهِيمُ -هُوَ ابْنُ فَهْدٍ- نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نا عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: ابن الاعرابی: ۱۱۲۲۔ ابراہیم بن فہد ضعیف ہے۔

[۱۳۵۱] أنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أُمَيَّةَ التُّسْتَرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَسَّانَ بْنِ جَبَلَةَ الْعَتَكِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ، نا يَزِيدُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج حسن: ترمذی: ۲۸۶۹۔ احمد: ۳/ ۱۳۰.

[۱۳۵۲] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى، نا ثَابِتٌ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطرِ، لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَوْ آخِرُهُ))

''میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے جس کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے ابتدا میں خیر و بھلائی ہے یا انتہا میں۔''

تحقیق و تخریج ایضًا.

تشریح ان احادیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پوری امت محمدیہ دوسروں کے مقابلے میں اچھی ہے اور اس میں خیر و بھلائی ہے۔ جس طرح ضرورت کے وقت اور ضرورت کے مطابق ہونے والی بارش کے متعلق یہ کہنا مشکل ہوتا ہے کہ کون سی مفید اور کون سی بے کار تھی، اس کا ابتدائی حصہ مفید تھا یا انتہائی؟ پوری بارش ہی نافع مانی جاتی ہے اسی طرح پوری امت میں خیر و بھلائی ہے، حضرات صحابہ میں بھی اور ان کے بعد تا قیامت آنے والے سچے مسلمانوں میں بھی۔ ہر ایک نے مختلف انداز میں دین کی خدمت کی ہے اور اپنی اپنی طاقت کے مطابق اس کو فائدہ پہنچایا ہے۔ اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باقی لوگوں سے افضل ہونے میں کوئی شک نہیں مگر کوئی مومن بے کار اور خیر و بھلائی سے خالی بھی نہیں ہے۔

[۸۴۰] مَثَلُ الْمُؤْمِنَ كَمَثَلِ النَّحْلَةِ

مومن کی مثال شہد کی مکھی کی مانند ہے

[١٣٥٣] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَرْثَالٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّحْلَةِ، لَا تَأْكُلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَلَا تَضَعُ إِلَّا طَيِّبًا))

سیدنا ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال شہد کی مکھی کی مانند ہے جو صرف پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز ہی گراتی ہے۔''

تحقیق و تخریج صحیح: ابن حبان: ٢٤٧۔ السنن الکبری للنسائی: ١١٢١٤۔ تاریخ دمشق: ٥/ ١٧٦.

[١٣٥٤] أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِي، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ عُدُسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ:

سیدنا ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّحْلَةِ، لَا تَأْكُلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَلَا تَضَعُ إِلَّا طَيِّبًا))

فرمایا: ''مومن کی مثال شہد کی مکھی کی مانند ہے جو صرف پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز ہی گراتی ہے۔''

تحقیق و تخریج ایضا۔

تشریح ان احادیث میں مومن کو شہد کی مکھی کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ شہد کی مکھی بطور خوراک زمین سے پاکیزہ چیزیں ہی استعمال میں لاتی ہے اور اپنے وجود سے پاکیزہ چیز یعنی شہد ہی نکالتی ہے جو دوسروں کے لیے شفا کا باعث ہے۔ یہی حال مومن کا ہے ایک سچے مومن کی خوراک بھی پاکیزہ اور اس سے اعمال بھی پاکیزہ ہی سرزد ہوتے ہیں، اس کی زبان سے پاک کلمات ہی نکلتے ہیں، گندے کلمات مومن کی زبان پر نہیں آتے، اسی طرح مومن اچھے کام ہی کرتا ہے برے کام مومن کے شایان شان نہیں۔

[۸۴۱] مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَالْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ يَجُولُ فِي آخِيَّتِهِ

مومن اور (اس کے) ایمان کی مثال اس گھوڑے کی مانند ہے جو اپنے کھونٹے کے ساتھ بندھا اچھلتا کودتا ہو

[۱۳۵۵] أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ، أبنا جَدِّي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَاضِي أَذَنَةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِيلٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ الْخُزَاعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ اللَّيْثِيِّ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَالْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ يَجُولُ فِي آخِيَّتِهِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيَّتِهِ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن اور (اس کے) ایمان کی مثال اس گھوڑے کی مانند ہے جو اپنے کھونٹے کے ساتھ بندھا اچھلتا کودتا ہو (اور) پھر اپنے کھونٹے کی طرف لوٹ آتا ہو۔''

تحقیق و تخریج **اسناده ضعيف**: احمد: ۳/ ۳۸۔ ابن حبان: ٦١٦۔ ابویعلی: ۱۳۳۲۔
عبداللہ بن ولید ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۱۳۵٦] وأنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ النَّحَّاسِ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَبُو يَحْيَى بْنُ هُبَيْرَةَ قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ اللَّيْثِيِّ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

الـلّـٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ عَلَى آخِيَّتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيَّتِهِ، فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ))

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن اور (اس کے) ایمان کی مثال اس گھوڑے کی مانند ہے جو اپنے کھونٹے سے بندھا اچھلتا کودتا ہو (اور) پھر اپنے کھونٹے کی طرف لوٹ آتا ہو، بلاشبہ مومن بھی اچھلتا کودتا ہے (یعنی بھول جاتا ہے لیکن) پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۸۴۲] مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَوِيِّ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ

طاقت ور مومن کی مثال کھجور کے درخت کی مانند ہے

[۱۳۵۷] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَيُّوبَ ـ صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ ـ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَوِيِّ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاقت ور مومن کی مثال کھجور کے درخت کی مانند ہے اور کمزور مومن کی مثال نوخیز پودے کی مانند ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: امثال الحدیث للرامھرمزی: ۳۶۔ مثال الحدیث لابی الشیخ: ۳۳۲۔

[۱۳۵۸] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُو عَبَّادٍ ذُو النُّونِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ اللُّغَوِيُّ، أبنا عَبْدَانُ ـ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى ـ ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَيُّوبَ ـ صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ ـ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَوِيِّ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ كَخَامَةِ الزَّرْعِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاقت ور مومن کی مثال کھجور کے درخت کی مانند ہے اور کمزور مومن کی مثال کھیتی کے نوخیز پودے کی مانند ہے۔''

تحقیق و تخریج ایضا.

[١٣٥٩] أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، قَالَ: أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ، أبنا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا لَيْثٌ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَا حَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ وَحْدَهُ، وَفِيهِ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ...)).

مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (راستے میں) ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحبت اختیار کی تو انہوں نے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس اکیلی حدیث کے سوا اور کوئی حدیث بیان نہ کی اور اس میں تھا: ''مومن کی مثال۔''

هَذَا الْحَدِيثُ فِي كِتَابِ الْأَمْثَالِ لِلرَّامَهُرْمُزِيِّ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَفِيهِ ((مَثَلُ النَّخْلَةِ وَكَخَامَةِ الزَّرْعِ))

یہ حدیث حسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد رامہرمزی کی کتاب ''کتاب الامثال'' میں عبداللہ بن احمد بن موسیٰ از سلیمان بن ایوب کی سند کے ساتھ اسی کی مثل مروی ہے اور اس میں ہے: ''(طاقت ور مومن کی مثال) کھجور کی مانند اور (کمزور مومن کی مثال) کھیتی کے نوخیز پودے کی مانند ہے۔''

تحقیق و تخریج حسن.

تشریح مطلب یہ ہے کہ طاقت ور مومن اپنے ایمان میں کھجور کے درخت کی طرح مضبوط ہوتا ہے، ہوائیں اور آندھیاں چلتی رہیں، طوفان آتے رہیں لیکن کھجور کا درخت جھکتا نہیں۔ یہی حال طاقت ور مومن کا ہوتا ہے آزمائشیں جیسی بھی ہوں وہ اپنے ایمان میں مضبوط رہتا ہے۔ اور پھر جس طرح کھجور کے درخت کی ہر چیز استعمال میں آتی ہے، کوئی بھی چیز ضائع نہیں جاتی، اسی طرح یہ مومن بھی دوسروں کے لیے ہر حال میں نافع ہی رہتا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال اس سرسبز درخت کی ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے۔'' میرے دل میں خیال آیا کہ کہوں کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن چونکہ میں نوجوان تھا اس لیے مجھے بولتے ہوئے شرم آئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کھجور کا درخت ہے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر بعد میں میں نے اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انھوں نے کہا کہ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی حاصل ہوتی۔ (بخاری: ٦١٢٢)

کمزور مومن اس ننھے پودے کی مانند ہے جو کھیت میں اگا ہو، جو ہواؤں سے جھک جاتا ہے لیکن پھر سیدھا ہو جاتا ہے، اپنی نرمی و ملائمت کی وجہ سے ٹوٹتا نہیں۔ اسی طرح کمزور مومن پر آفتیں آتی ہیں وہ وقتی طور پر پریشان تو ہوتا ہے لیکن صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی امید نہیں توڑتا یہاں تک کہ آفتیں دور ہو جاتی ہیں اور وہ پھر سے خوش

وخرم ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے۔

[۸۴۳] مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ

مومن کی مثال بالی کی مانند ہے

[۱۳۶۰] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْفَرَّاءُ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ حَمَدِ بْنِ نَصْرٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الصَّبَّاحِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تُحَرِّكُهَا الرِّيحُ فَتَقُومُ مَرَّةً وَتَقَعُ أُخْرَى، وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتَّى تَنْقَعِرَ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال اس بالی کی مانند ہے جسے ہوا حرکت دیتی ہے تو (کبھی) وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اور کبھی گر پڑتی ہے اور کافر کی مثال صنوبر کی مانند ہے جو ہمیشہ سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ (ایک ہی دفعہ) جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: عبد بن حميد: ۱۰۱۰ـ كشف الاستار: ۴۵، ۴۶ـ اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۱۳۶۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ يُحَرِّكُهَا الرِّيحُ يُقِيمُهَا مَرَّةً وَيَصْرَعُهَا أُخْرَى))، وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ.

ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کے ننھے پودے کی مانند ہے، جسے ہوا حرکت دیتی ہے کبھی وہ اسے کھڑا کر دیتی ہے اور کبھی گرا دیتی ہے۔'' اور انہوں نے باقی حدیث بھی بیان کی۔

تحقیق و تخریج: ایضاً۔

[۱۳۶۲] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ أَيْضًا، أنا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سِنَانَ الدَّوْرَقِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ـهُوَ ابْنُ الْإِمَامِـ نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ بِإِسْنَادِهِ، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ يُحَرِّكُهَا الرِّيحُ فَمَرَّةً تَقَعُ

ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال بالی کی مانند ہے، جسے ہوا حرکت

وَمَرَّةً تَقُومُ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ فَإِنَّ الْأَرْزَةَ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتَّى تَنْقَعِرَ))

دیتی ہے تو کبھی وہ گر پڑتی ہے اور کبھی سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اور کافر کی مثال صنوبر کی مانند ہے، بے شک صنوبر ہمیشہ سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ (ایک ہی دفعہ) جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج ایضاً۔

[١٣٦٣] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكِ بْنِ الْفَضْلِ الْأَسَدِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ يُحَرِّكُهَا الرِّيحُ فَتَقَعُ مَرَّةً وَتَقُومُ أُخْرَى، وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ أَوِ الْأَرْزَنَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتَّى تَنْقَعِرَ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال بالی کی مانند ہے جسے ہوا حرکت دیتی ہے تو کبھی وہ گر پڑتی ہے اور کبھی کھڑی ہو جاتی ہے اور کافر کی مثال صنوبر یا ارزن (ایک سخت قسم کا درخت جس کی لاٹھیاں وغیرہ بھی بنتی ہیں) کی مانند ہے جو ہمیشہ سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ (ایک ہی دفعہ اچانک) جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج ایضاً۔

[١٣٦٤] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، أنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أنا أَبُو عُبَيْدٍ، نا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ يُمِيلُهَا الرِّيحُ مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً)).

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کے ننھے پودے کی مانند ہے جسے ہوائیں ادھر ادھر جھکاتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کی ہے جو زمین پر سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ ایک ہی بار جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔''

قَالَ أَبُو عَمْرٍو: الْأَرَزَةُ بِفَتْحِ الرَّاءِ مِنْ شَجَرِ الْأَرْزَنِ، قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: الْأَرَزَةُ مِثْلُ فَاعِلَةِ الثَّابِتَةِ، قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: الْأَرْزَةَ بِسُكُونِ الرَّاءِ مِنْ شَجَرِ الْأَرْزِ وَهُوَ الصُّنُوبَرُ، وَالْمَجْذِيَةُ

ابو عمرو نے کہا: ارزہ را کی زبر کے ساتھ ہے اور یہ ارزن میں سے ہے۔ ابوعبید نے کہا: ارزہ کا تلفظ فاعلہ کی مثل ہے۔ ابوعبید نے یہ بھی کہا کہ ارزہ را کی جزم کے ساتھ ہے اور یہ صنوبر کا درخت ہے۔ ''المجذیہ'' کا معنی ہے:

الثَّـابِتَةُ، وَالْإِنْـجِـعَـافُ الْإِنْـقِلَاعُ، وَيُقَالُ بِالْخَاءِ.

سیدھا۔ "انجعاف" کا معنی ہے: جڑ سے اکھڑ جانا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ لفظ "انـجـعـاف" (جیم کی بجائے) خ کے ساتھ (انخعاف) ہے۔

تحقیق و تخریج بخاری: ۵٦٤٣۔ مسلم: ۲۸۱۰۔ احمد: ۳/ ٤٥٤.

[۱۳٦۵] حَـدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفَارِسِيُّ لَفْظًا مِنْ كِتَابِهِ، أنا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسْـنُـونَ، نـا ابْنُ الْبَخْتَرِيِّ الرَّزَّازُ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي، نا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، نا زَكَرِيَّا، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ،

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ قَالَ: ((مَثَلُ الْـمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ يُقَلِّبُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى، وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ لَا يُفَكُّ أَصْلُهَا حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً))

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کے ننھے پودے کی مانند ہے جسے ہوائیں ادھر ادھر کرتی رہتی ہیں کبھی اسے پچھاڑ دیتی ہیں اور کبھی سیدھا کر دیتی ہیں اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اس کی جڑ (زمین سے) جدا نہیں ہوتی یہاں تک کہ ایک ہی بار جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: نصر بن عبدالعزیز کی توثیق نہیں ملی۔

تشریح مومن اور منافق دونوں کے حق میں ہواؤں کی طرح آزمائشوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے، لیکن ان سے متاثر ہونے والا صرف مومن ہوتا ہے، جب بھی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بلا آ پڑتی ہے تو وہ اپنے طرزِ حیات کا جائزہ لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی تو نہیں ہوگئی کہ وہ مجھے سزا دے رہا ہو۔ ہر جسمانی، ذہنی اور مالی آزمائش اس کے لیے یہی پیغام لاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرو اور اس سے دور نہ ہو۔ لیکن منافق مضبوط تنے والے درخت کی طرح ان آزمائشوں سے متاثر نہیں ہوتا، وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی پروا کرتا ہے نہ اس کے عذابوں کا، حتیٰ کہ ایک دن اچانک کوئی بڑی آفت آتی ہے اور اس کی زندگی کی شام ہو جاتی ہے۔

یک لخت گرا اور جڑیں تک نکل آئیں — وہ پیڑ جسے آندھی میں ہلتے نہیں دیکھا (احادیث صحیحہ: ۲/ ۱۱۱)

[۸٤٤] مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ

آپس میں پیار محبت کرنے اور رحمت و مہربانی کرنے میں مومنوں کی مثال

[۱۳٦٦] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا

مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مِنْجَابٌ، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْأَسَدِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ،

قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى بَعْضُهُ تَدَاعَى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپس میں پیار محبت کرنے اور رحمت و مہربانی کرنے میں مومنوں کی مثال جسم کی مانند ہے جب اس (جسم) کا کوئی حصہ تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ۶۰۱۱۔ مسلم: ۲۵۸۶۔ شعب الایمان: ۷۲۰۳.

[۱۳۶۷] أنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ إِجَازَةً، نا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ، نا ابْنُ حُمَيْدٍ، وَأَبُو وَكِيعٍ، قَالَا: نا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَالْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ شَيْئًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک آپس میں پیار محبت کرنے اور رحمت و مہربانی کرنے میں مومنوں کی مثال جسم کی مانند ہے جب اس کی کوئی چیز تکلیف میں مبتلا ہوتی ہے تو سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضاً.

[۱۳۶۸] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ،

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ تَوَاصُلُهُمْ وَتَرَاحُمُهُمْ وَالَّذِي جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ، كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا وَجِعَ بَعْضُهُمْ وَجِعَ كُلُّهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ مسلمانوں کا آپس میں تعلق قائم رکھنے اور رحمت و مہربانی کرنے میں اور (اس چیز میں) جو اللہ نے ان کے درمیان مقرر کر دی ہے مثال جسم کی مانند ہے جب اس کا کوئی حصہ تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف: جز من حدیث لوین: ۱۰۸۔ معجم الشیوخ: ۴۱۷۔ ولید بن ابی ثور ضعیف ہے۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ جس طرح جسم کا جب کوئی حصہ دکھتا ہے تو اس دکھ سے سارا جسم متاثر ہوتا ہے، جسم کے محض ایک حصہ میں تکلیف ہونے کی وجہ سے پورا جسم تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا بھر کے مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ رنگ ونسل کے بھید و بھاو، زبان وکلچر کے اختلاف وتفاوت اور ذات، قبائل، علاقہ اور اپنے ہر طرح کے اختلافات مٹا کر ایک جسم کی مانند ہو جائیں کہ اگر کسی مسلمان کو کوئی گزند پہنچے تو سارے مسلمان اس کے دکھ درد میں شریک ہوں اور سب مل کر اس کی تکلیف ومصیبت کو دور کرنے کی تدبیر کریں۔

[۸۴۵] مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ رِيشَةٍ بِأَرْضٍ تُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ

دل کی مثال زمین پر پڑے پَر کی مانند ہے جسے ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں

[۱۳۶۹] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ رِيشَةٍ بِأَرْضٍ تُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دل کی مثال زمین پر پڑے پر کی مانند ہے جسے ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف: ابن الاعرابی: ۸۵۸۔ شعب الایمان: ۷۳۶۔ معجم الشیوخ: ۱۴۳۔ اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔ اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

فائدہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (عربی میں) دل کا نام ''قلب'' اس کے الٹ پلٹ (ادھر ادھر) ہونے کی وجہ سے رکھا گیا ہے اور دل کی مثال چٹیل میدان میں پڑے ہوئے پر کی مانند ہے۔''

(ابن الجعد: ۱۴۵۰ وسندہ صحیح)

[۸۴۶] مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا أَمْسَكَهَا

قرآن کی مثال اس اونٹ کی مانند ہے جس کا گھٹنا بندھا ہوا ہو، اگر اس کا مالک اسے باندھے رکھے تو اسے روکے رکھے گا

[۱۳۷۰] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ مَعْرُوفٍ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أبنا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ،

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُحَقَّلَةِ إِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی مثال اس اونٹ کی مانند ہے جس کا گھٹنا بندھا ہوا ہو، اگر اس کا مالک اسے باندھے رکھے تو اسے روکے رکھے گا اور اگر اسے چھوڑ دے تو وہ (بھاگ کر) چلا جائے گا۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ۵۰۳۱۔ مسلم: ۷۸۹۔ ابن ماجہ: ۳۷۸۳۔ احمد: ۲/ ۲۴.

تشریح: بخاری ومسلم کی روایت یوں ہے: ''قرآن پڑھنے والے کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس کے اونٹ بندھے ہوئے ہوں اگر وہ ان کا خیال رکھے گا تو انہیں روکے رکھے گا اور اگر انہیں (کھلا) چھوڑ دے گا تو وہ (بھاگ کر) چلے جائیں گے۔''

مطلب یہ ہے کہ جب تک قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی رہے گی وہ یاد رہے گا اور جب اس کی تلاوت چھوڑ دی جائے گی تو وہ بھول جائے گا۔ اس لیے قرآن مجید کو مسلسل پڑھتے رہنا چاہیے بالخصوص حفاظ کرام کو چاہیے کہ حفظ کرنے کے بعد روزانہ باقاعدگی کے ساتھ اسے پڑھا کریں کیونکہ اگر منزل باقاعدگی سے نہ پڑھی جائے تو قرآن مجید بھول جاتا ہے۔''

[۸۴۷] مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ

منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان سرگرداں پھرنے والی بکری کی مانند ہے

[۱۳۷۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عُمَرُ الْبَزَّازُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْجَوَّابِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان سرگرداں پھرنے والی بکری کی مانند ہے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ۲۷۸۴۔ نسائی: ۵۰۴۰۔ احمد: ۲/ ۴۷.

[۱۳۷۲] أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ، ثنا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ، ثنا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ، لَا تَدْرِي أَيَّهُمَا تَتْبَعُ))

ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان سرگرداں پھرنے والی بکری کی مانند ہے جونہیں جانتی کہ ان دونوں میں سے کس کے پیچھے جائے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۱۳۷۳] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا أَبُو النُّعْمَانِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْقَطِيعَيْنِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے: ''منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان سرگرداں پھرنے والی بکری کی مانند ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۱۳۷٤] نا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفَارِسِيُّ لَفْظًا مِنْ كِتَابِهِ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُوسَى بْنُ خَاقَانَ، نا إِسْحَاقُ -يَعْنِي الْأَزْرَقَ- نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً، لَا تَدْرِي أَيَّهُمَا تَتْبَعُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی مثال (دو ریوڑوں کے درمیان) سرگرداں پھرنے والی بکری کی مانند ہے جو کبھی ایک ریوڑ کی طرف (جفتی کے لیے بکرے کی تلاش میں) بھاگتی ہے اور کبھی دوسرے ریوڑ کی طرف (بھاگتی ہے) وہ نہیں جانتی کہ ان دونوں میں سے کس کے پیچھے جائے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

تشریح منافقین کے لیے اس سے زیادہ مناسب مثال ممکن نہیں اور اس میں ان کی انتہائی توہین ہے کہ ان کو مونث سے مشابہت دی گئی ہے، گویا وہ مردانہ صفات سے عاری ہیں اور کمینوں کی طرح مال کی طلب میں کبھی مسلمانوں کی خوشامد کرتے ہیں کبھی کافروں کی لیکن تسلی پھر بھی نہیں ہوتی حیران وپریشان ہی رہتے ہیں۔

(سنن نسائی. ۷. ۱۳۱)

[٨٤٨] مَثَلُ الْمَرْأَةِ كَالضِّلَعِ

عورت کی مثال ٹیڑھی پسلی کی مانند ہے

[١٣٧٥] أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَنْبَارِيُّ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَزَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، ثنا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَعْنَبٍ،

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَثَلُ الْمَرْأَةِ كَالضِّلَعِ، إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تُقِيمَهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ اسْتَمْتَعْتَ بِهِ وَفِيهِ أَوَدٌ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت کی مثال ٹیڑھی پسلی کی مانند ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اگر فائدہ اٹھائے گا تو اسی ٹیڑھ پن کی حالت میں اس سے فائدہ اٹھا۔''

تحقیق وتخریج: حسن: احمد: ٥/ ١٦٤۔ الادب المفرد: ٧٤٧۔ دارمی: ٢٢٢١.

[١٣٧٦] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ، حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ تُقِمْهُ تَكْسِرْهُ، وَإِنْ تَسْتَمْتِعْ بِهِ تَسْتَمْتِعْ بِهِ وَفِيهِ عِوَجٌ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت ٹیڑھی پسلی کی مانند ہے اگر تو اسے سیدھا کرے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اگر اس سے فائدہ اٹھائے تو اسی ٹیڑھ پن کی حالت میں اس سے فائدہ اٹھا۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ٥١٨٤۔ مسلم: ١٤٧٠۔ ترمذی: ١١٨٨.

تشریح: ان احادیث میں عورت کا ذکر ایک تمثیل سے کیا گیا ہے اور ان کے اخلاق میں جو کجی ہے اس کی مثال پسلی کے ٹیڑھے پن کے ساتھ دی گئی ہے۔ پسلی کو اگر سیدھا کرنا چاہو گے تو کامیاب نہیں ہو سکو گے، توڑ بیٹھو گے اور اگر اسی حالت میں چھوڑ دو گے تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی کبھی سیدھی نہ ہوگی یہی حال عورت کا ہے اس کے مزاج اور طبیعت میں جو کجی ہے، مرد اسے کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا لیکن عورت کے بغیر اس کا گزارہ بھی نہیں، اس لیے صبر اور حکمت سے کام لینا چاہیے اس کے بغیر کام چل ہی نہیں سکتا، گھر میدان جنگ بن جائے گا اور نتیجہ طلاق کی صورت میں ظاہر ہوگا جو نہ صرف عورت کے لیے تباہی کا باعث ہوگا بلکہ مرد کے لیے بھی نقصان دہ اور اضطراب انگیز ہوگا۔

[۸۴۹] مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ

اچھے ساتھی کی مثال عطر فروش کی مانند ہے

[۱۳۷۷] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ النَّجِيرَمِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ، أبنا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: يَرْوِيهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ جَدِّهِ،

عَنْ أَبِي مُوسَى، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ إِنْ لَمْ يُحْذِكَ مِنْ عِطْرِهِ عَلَقَكَ مِنْ رِيحِهِ، وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السُّوءِ مَثَلُ الْكِيرِ إِنْ لَمْ يُحْرِقْكَ مِنْ شِرَارِ نَارِهِ عَلَقَكَ مِنْ نَتْنِهِ**)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے ساتھی کی مثال عطر فروش کی مانند ہے اگر وہ تجھے اپنے عطر میں سے عطیہ نہیں بھی دے گا تو اس کی خوشبو تجھے (ضرور) پہنچے گی اور برے ساتھی کی مثال بھٹی دھونکنے والے کی مانند ہے اگر وہ اپنی آگ کی چنگاریوں کے ذریعے تمہیں نہیں جلائے گا تو اس کی بدبودار بو تجھے (ضرور) پہنچے گی۔''

وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْبَزَّارُ فِي مُسْنَدِ أَبِي مُوسَى، عَنْ خَلَّادِ بْنِ أَسْلَمَ الْمَرْوَزِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((**مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ مِنْ عِطْرِهِ أَوْ يُصِيبَكَ مِنْ ثَوْبِهِ، وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السُّوءِ مَثَلُ الْقَيْنِ إِنْ لَمْ يَحْرِقْ ثَوْبَكَ إِمَّا أَنْ يُنْتِنَكَ أَوْ يُؤْذِيَكَ رِيحُهُ**)).

اس حدیث کو احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار نے بھی ''مسند ابی موسیٰ'' میں خلاد بن اسلم مروزی از نضر بن شمیل از عوف از قسامہ بن زہیر از ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے ساتھی کی مثال عطر فروش کی مانند ہے وہ یا تو تجھے اپنے عطر میں سے عطیہ دے دے گا یا پھر اس کے کپڑے سے تجھے خوشبو پہنچے گی اور برے ساتھی کی مثال لوہار کی مانند ہے اگر وہ تیرے کپڑے نہ بھی جلائے تو تجھے بدبودار بو (ضرور) پہنچائے گا یا اس کا دھواں تجھے ستاتا رہے گا۔''

قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو: وَهَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي مُوسَى مَوْقُوفًا، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا النَّضْرَ بْنَ شُمَيْلٍ. وَهَذَا وَهْمٌ مِنَ الْبَزَّارِ، لِأَنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ رَوَى هَذَا

ابوبکر احمد بن عمرو نے کہا: اور یہ حدیث تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی گئی ہے اور ہمیں علم نہیں کہ نضر بن شمیل کے علاوہ بھی کسی نے اسے مرفوع بیان کیا ہو۔

یہ (ابوبکر احمد بن عمرو) بزار کا وہم ہے کیونکہ یحییٰ بن معین

الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى مَرْفُوعًا ، وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ أَعْلَمُ مِنَ الْبَزَّارِ ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ إِمَامٌ فِي الْحَدِيثِ

نے اسے سفیان بن عیینہ از برید بن ابی بردہ از ابی بردہ از ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کی سند سے مرفوع روایت کیا ہے۔ اور یحییٰ بن معین بزار سے بڑے عالم ہیں جبکہ سفیان بن عیینہ حدیث میں امام ہیں۔

تحقیق و تخریج: بخاری: ٥٥٣٤۔ مسلم: ٢٦٢٨۔ بزار: ٣٠٢٧۔ حمیدی: ٧٧٠۔ تاریخ ابن معین: ١٥٧ .

[١٣٧٨] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّارُ ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ ، أبنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، ثنا ابْنُ مَعِينٍ ، أبنا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ، وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السُّوءِ مَثَلُ الْكِيرِ إِلَّا يُحْرِقْكَ يَعْبَقْ بِكَ مِنْ شَرَرِهِ أَوْ شِرَارِهِ))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے ساتھی کی مثال عطر فروش کی مانند ہے اور برے ساتھی کی مثال بھٹی دھونکنے والے کی مانند ہے اگر وہ تجھے نہ بھی جلائے تو اس کی چنگاریاں تجھے پہنچتی رہیں گی۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا .

[١٣٧٩] أنا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ ، نا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَسِّرِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْقَاضِي الْمَرْوَزِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ، نا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ، وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيرِ إِلَّا يُحْرِقْكَ يَعْبَقْ بِكَ مِنْ شَرَرِهِ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے ساتھی کی مثال عطر فروش کی مانند ہے اور برے ساتھی کی مثال بھٹی دھونکنے والے کی مانند ہے اگر وہ تجھے نہ بھی جلائے تو اس کی چنگاریاں تجھے پہنچتی رہیں گی۔''

وَقَدْ أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي مُوسَى مَرْفُوعًا

امام بخاری نے بھی اس حدیث کو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۱۳۸۰] أنـا أَبُـو ذَرٍّ عَبْـدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْهَرَوِيُّ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْـمَـدَ بْـنِ حَمَّوْيَهِ السَّرَخْسِيُّ بِهَرَاةَ، وَأَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُسْتَمْلِي بِبَلْخٍ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ مُـحَـمَّـدُ بْنُ الْمَكِّيِّ الْكَشْمِيهَنِيُّ بِهَا قَالُوا: أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَـنْ أَبِـي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَالَ: ((مِثْلُ الْجَـلِيـسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَـحَـامِـلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے اور برے ساتھی کی مثال کستوری اٹھانے والے اور آگ کی بھٹی دھونکنے والے کی مانند ہے پس کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے (کستوری) عطیہ دے گا یا تو خود اس سے خریدے گا اور یا پھر تو اس سے پاکیزہ خوشبو پائے گا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا اور یا پھر تو اس سے بدبودار بو پائے گا۔''

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۱۳۸۱] أنـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ الْـحُسَيْـنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا يُوسُفُ ـ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ ـ نا مُسْلِمٌ، نا أَبَانُ، نا قَتَادَةُ، عَـنْ أَنَـسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَـيْـهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مَثَلَ الْـمُـؤْمِـنِ الَّـذِي يَقْرَأُ الْـقُـرْآنَ كَـمَثَـلِ الْأُتْـرُجَّةِ رِيـحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّـبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَـعْـمُـهَـا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّـذِي يَـقْـرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَـعْـمُـهَـا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَـمَثَـلِ الْـحَـنْـظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْـجَلِيـسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُـصِبْكَ مِـنْـهُ شَـيْءٌ أَصَـابَكَ مِـنْ رِيحِهِ، وَمَثَلُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی مانند ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مانند ہے جس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ اور اس نافرمان کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی مانند ہے جس کی خوشبو عمدہ لیکن ذائقہ کڑوا۔ اور اس نافرمان کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا حنظل (اندرائن) کی مانند ہے جس کا ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی ندارد۔ اور اچھے ساتھی کی مثال کستوری والے کی مانند ہے اگر تمہیں اس سے کچھ بھی نہ

الْجَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيرِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ ثَوَابِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ))

ملے تو اس کی خوشبو تجھے (ضرور) پہنچے گی اور برے ساتھی کی مثال بھٹی دھونکنے والے کی مانند ہے اگر تجھے اسے پہنچنے والی تکلیف میں سے کچھ بھی نہ پہنچے تو دھواں (ضرور) پہنچے گا۔“

تحقیق وتخریج صحیح: ابوداود: ٤٨٢٩ ۔ المؤتلف والمختلف: ٢/ ٨٨ ۔ ابویعلی: ٤٢٩٢ .

[١٣٨٢] أنا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ الْمِصْرِيُّ، أنا عَلِيُّ الْحَسَنُ بْنُ شِهَابٍ الْعُكْبُرِيُّ بِهَا، قَالَ: نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَنْبَارِيُّ، نا ابْنُ أَبِي الْعَوَّامِ، نا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، نا شُبَيْلُ بْنُ عَزْرَةَ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ، إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ عِطْرِهِ يَلْحَقْكَ مِنْ رِيحِهِ، وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ مَثَلُ الْقَيْنِ إِنْ لَمْ يُحْرِقْكَ شَرَرُهُ يُؤْذِكَ بِدُخَانِهِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھے ساتھی کی مثال عطر فروش کی مانند ہے اگر تمہیں اس کے عطر میں سے کچھ نہ بھی ملے تو اس کی خوشبو (ضرور) پہنچے گی اور برے دوست کی مثال لوہار کی مانند ہے اگر اس کی چنگاریوں نے تمہیں نہ جلایا تو اس کا دھواں تمہیں (ضرور) ستائے گا۔“

تحقیق وتخریج ایضًا۔

تشریح ان احادیث میں بڑی خوبصورت مثالوں کے ذریعے نیکوں کی صحبت اختیار کرنے اور بروں کی صحبت سے بچنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں حدیث نمبر ١٨٧۔

[٨٥٠] إِنَّ مَثَلَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَالْمِيزَانِ مَنْ أَوْفَى اسْتَوْفَى

بے شک فرض نماز کی مثال ترازو کی مانند ہے جو اسے پورا رکھے گا وہ پورا ثواب پائے گا

[١٣٨٣] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ بِمَكَّةَ، أبنا أَزْهَرُ بْنُ أَحْمَدَ السَّرْخَسِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أبنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ تَمَامِ بْنِ نَجِيحٍ،

عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حسن کہتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مَثَلَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَالْمِيزَانِ مَنْ أَوْفَى اسْتَوْفَى))

''فرض نماز کی مثال ترازو کی مانند ہے جو اسے پورا رکھے گا وہ پورا ثواب پائے گا۔''

تحقیق وتخریج **مرسل ضعیف:** الزهد لابن المبارك: ۱۱۹۰۔ اسے حسن بصری تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اور تمام بن نجیح ضعیف ہے۔

[۸۵۱] مَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ قَالَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فِي يَوْمٍ حَارٍّ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

میری اور دنیا کی مثال بس ایک سوار کی مانند ہے جس نے سخت گرم دن میں دوپہر کے وقت کسی درخت کے سائے میں (کچھ دیر) آرام کیا پھر اسے چھوڑ دیا اور چل پڑا

[۱۳۸٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَنْبَارِيُّ، ثنا أَبُو عِيسَى مُسْلِمُ بْنُ عِيسَى، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، ثنا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ قَالَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور دنیا کی مثال بس ایک سوار کی مانند ہے جس نے سخت گرم دن میں دوپہر کے وقت کسی درخت کے سائے میں (کچھ دیر) آرام کیا پھر اسے چھوڑ دیا اور چل پڑا۔''

تحقیق وتخریج **اسناده ضعیف:** ترمذی: ۲۳۷۷۔ ابن ماجه: ٤١٠٩۔ احمد: ۱/ ٤٤١۔ ابراہیم نخعی مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۸۵۲] مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ

آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص سمندر میں اپنی سبابہ انگلی ڈبوئے پھر (نکال کر) دیکھے کہ وہ کتنے پانی کے ساتھ واپس لوٹتی ہے

[۱۳۸۵] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ بِمَكَّةَ، أبنا زَاهِرٌ السَّرَخْسِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، أبنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أبنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ،

قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ -أَخَا بَنِي فِهْرٍ- يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَثَلِ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ**))

بنی فہر کے بھائی سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص سمندر میں اپنی سبابہ انگلی ڈبوئے پھر (نکال کر) دیکھے کہ وہ کتنے پانی کے ساتھ واپس لوٹتی ہے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ۲۸۵۸۔ ترمذی: ۲۳۲۳۔ ابن ماجہ: ۴۱۰۸ .

[۱۳۸۶] أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِي، ثنا أَبُو قُتَيْبَةَ بْنُ سَلْمٍ، قَالَ ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْفِهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَثَلِ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ**)).

سیدنا مستورد فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص سمندر میں اپنی سبابہ انگلی ڈبوئے پھر (نکال کر) دیکھے کہ وہ کتنے پانی کے ساتھ واپس لوٹتی ہے۔''

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْهُمْ: مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ -هُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ- بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: ((**مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ**)) وَأَشَارَ يَحْيَى بِالسَّبَّابَةِ .

اسے مسلم بن حجاج نے (محدثین کی) ایک جماعت سے روایت کیا ہے جن میں محمد بن حاتم بھی ہیں اور یہ الفاظ انہی کے ہیں، کہتے ہیں کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کیا اور کہا: ''جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی یہ انگلی ڈبوئے'' اور یحییٰ بن سعید نے سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

تحقیق وتخریج: ایضًا .

[۱۳۸۷] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أنا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مُسْتَوْرِدٍ الْفِهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ**

سیدنا مستورد فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخرت کے مقابلے میں دنیا ایسے ہے جیسے تم میں

إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ))

سے کوئی شخص سمندر میں اپنی انگلی ڈبوئے پھر (نکال کر) دیکھے کہ وہ کتنے پانی کے ساتھ واپس لوٹتی ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا۔

تشریح: ان احادیث میں ایک بڑی خوبصورت مثال کے ذریعے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت بیان فرمائی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح انگلی سے لگے ہوئے قطرے کی سمندر کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں اسی طرح آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ آخرت کی زندگی اور وہاں کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کی زندگی اور اس کی نعمتیں اسی قدر قلیل وکمتر ہیں جس قدر سمندر کے مقابلے میں انگلی کو لگا ہوا پانی کا معمولی سا قطرہ۔ لہٰذا آخرت کے لیے کوشش کرنی چاہیے نہ کہ دنیا کے لیے۔

الباب الثاني العشر — **باب : ۱۲**

[۸۵۳] إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهُ

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے شہد بنا دیتا ہے

[۱۳۸۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْأَدِيبُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَرَائِطِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجُنَيْدِ، قَالَ: ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سُوَيْدٍ الْعُمَرِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ**)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا عَسَلُهُ؟ قَالَ: ((**يَهْدِيهِ لِعَمَلٍ صَالِحٍ يَقْبِضُهُ عَلَيْهِ**))

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے شہد بنا دیتا ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شہد بنانے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ''کسی نیک عمل کی طرف اسے ہدایت فرما دیتا ہے پھر اس پر اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف جدًا: علی بن یزید سخت ضعیف ہے۔

[۱۳۸۹] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ، أبنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ الْأَزْدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ

سیدنا ابو عنبہ خولانی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ جب کسی بندے

خَيْرًا عَسَلَهُ)) ، قَالُوا: وَمَا عَسَلَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((يُفْتَحُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا فَيَقْبِضُهُ عَلَيْهِ))

کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے شہد بنا دیتا ہے۔" صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شہد بنانے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: "اس کے لیے نیک عمل (کا دروازہ) کھول دیتا ہے۔ پھر اس (نیک عمل) پر اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔"

تحقیق وتخریج: حسن: احمد: ٤/ ٢٠٠۔ السنة لابن ابی عاصم: ٤٠٠۔ مسند الشاميين: ٨٣٩.

[١٣٩٠] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ؟ قَالَ: ((يَهْدِيهِ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ مَوْتِهِ))

سیدنا عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے کام کراتا ہے۔" عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ اس سے کس طرح کام کراتا ہے؟ فرمایا: "اس کی موت سے پہلے نیک عمل کی طرف اسے ہدایت فرما دیتا ہے۔"

تحقیق وتخریج: حسن: احمد: ٤/ ١٣٥ .

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جس بندے پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہو جاتا ہے اسے موت سے پہلے توبہ وانابت اور طاعت وعبادت کی توفیق مل جاتی ہے وہ اپنی صالحیت کی وجہ سے لوگوں میں شہد کی طرح میٹھا بن جاتا ہے لوگ اس کو چاہتے ہیں اس سے محبت کرتے ہیں اور پھر اسی حال میں وہ دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے کہ دنیا والے اور آسمان والے دونوں اس سے خوش ہوتے ہیں۔

[٨٥٤] إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ فِيهَا حَاجَةً

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی زمین (کے کسی ٹکڑے) میں روح قبض کرنا چاہتا ہے تو وہاں اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے

[١٣٩١] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبَّادٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْخِيَرَةِ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ فِيهَا حَاجَةً أَوْ بِهَا حَاجَةً))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی زمین (کے کسی ٹکڑے) میں روح قبض کرنا چاہتا ہے تو وہاں اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: حسن بصری کا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

[١٣٩٢] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجِرَابُ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، نا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ،

عَنْ أَبِي الْعِزَّةِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ. قَالَ أَيُّوبُ: أَوْ قَالَ: ((بِهَا حَاجَةً))

سیدنا ابوعزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی...... (راوی حدیث) ایوب نے کہا: یا انہوں نے (الیھا حاجۃ کی جگہ) ((بھا حاجۃ)) ''وہاں کوئی حاجت'' کہا۔

تحقیق و تخریج: صحیح: ترمذی: ٢١٤٧۔ احمد: ٣/ ٤٢٩۔ ابن حبان: ٦١٥١.

[١٣٩٣] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، أنا يُوسُفُ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا وَهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ،

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً))

ابو ملیح اپنے قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''اللہ جب کسی بندے کی زمین (کے کسی ٹکڑے) میں روح قبض کرنا چاہتا ہے تو وہاں اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: ایضًا.

[١٣٩٤] أنا أَبُو عَلِيٍّ الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْعَبَّاسِ النُّقَرِيُّ الْحَنِيفِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الذُّهْلِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا يُوسُفُ ـ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ وَمِئَتَيْنِ ـ نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَيُّوبَ،

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ:

ابو ملیح اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں انہوں

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً))

نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی زمین (کے کسی ٹکڑے) میں روح قبض کرنا چاہتا ہے تو وہاں اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا،

[۱۳۹۵] وأنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ أنا يُوسُفُ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی ایوب سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۱۳۹۶] أنا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، نا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ الْمُفَسِّرِ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْقَاضِي، نا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، نا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالَى قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً))

سیدنا مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی زمین (کے کسی ٹکڑے) میں روح قبض کرنا چاہتا ہے تو وہاں اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج **اسناده ضعيف**: ترمذي: ٢١٤٦۔ احمد: ٥/ ٢٢٧۔ حاكم: ١/ ٤٢۔

ابواسحاق اور سفیان مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔

تشریح ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر جان کو اسی جگہ موت آئے گی جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے علم میں نہیں کہ کون کہاں مرے گا؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (لقمان: ٣٤) ''کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا پوری طرح باخبر ہے۔'' جب موت کا وقت آ جاتا ہے تو بندہ کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ اسے کسی بہانے مقررہ جگہ پر لے آتا ہے۔ چنانچہ اسے کوئی ایسا ضروری کام پڑ جاتا ہے کہ خود بخود وہاں کھینچا چلا آتا ہے، روزمرہ مشاہدہ میں آتا رہتا ہے کہ انسان کسی کام کاج کے لیے نکلتا ہے تو اس کی موت گھر شہر اور علاقے سے دور دراز جگہ پر واقع ہو جاتی ہے حالانکہ ایسا ہونا اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔

[۸۵۵] إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے بچالیتا ہے

[۱۳۹۷] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ،

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ))

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** المعجم الكبير: ٤٢٩٦ـ تهذيب الآثار: ٤٨٤ـ شعب الايمان: ٩٩٦٥ـ اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیوں سے روایت ضعیف ہوتی ہے مذکورہ روایت بھی غیر شامیوں سے ہے۔

[۱۳۹۸] أنا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَازِي، نا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ، نا عُثْمَانُ بْنُ طَالُوتَ ـوَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍـ نا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، نا إِسْمَاعِيلُ ـيَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍـ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ،

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:، وَذَكَرَهُ

سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج: **صحيح:** ترمذی: ٢٠٣٦ـ الزهد لابن ابی عاصم: ١٩٠.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جس طرح کسی کا کوئی قریبی جب کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو جائے جس میں پانی کا استعمال اس کے لیے سخت نقصان دہ ہو جیسے استسقاء، ضعف معدہ یا اس قسم کی کوئی دوسری بیماری جس میں مریض کے لیے پانی مضر ہو تو ایسے موقع پر مریض کے مطالبہ پر بھی پانی نہیں دیا جاتا کیونکہ مریض کی زندگی پیاری ہوتی ہے اس لیے اس بات کی پوری کوشش کی جاتی ہے کہ مریض پانی کے استعمال سے دور رہے تا کہ جلد از جلد صحت یاب ہو جائے۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی جب کسی بندے کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور اسے اخروی کامیابی پر فائز فرمانا چاہتا ہے تو اسے دنیاوی مال و دولت، جاہ ومنصب اور ہر اس چیز سے محفوظ رکھتا ہے جو اس کے دین کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے اور آخرت میں نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

[۸۵۶] إِذَا اسْتَشَاطَ السُّلْطَانُ تَسَلَّطَ الشَّيْطَانُ

حاکم جب بھڑکتا ہے تو شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے

[۱۳۹۹] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِي، أبنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الضِّرَابُ، ثنا عَدْنَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طُولُونَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ وَكِيعٌ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ، ثنا أُمَيَّةُ بْنُ شِبْلٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهِ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا اسْتَشَاطَ السُّلْطَانُ تَسَلَّطَ الشَّيْطَانُ))

سیدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حاکم جب بھڑکتا ہے تو شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: احمد: ٤/ ٢٢٦۔ المعجم الكبير: ٤٤٤، جز: ١٧۔ امیہ بن شبل اور عمرو بن عون کا عروہ بن محمد سے سماع ثابت نہیں۔ المراسيل لابن ابی حاتم: ١٧.

فائدہ: ابووائل قاص کہتے ہیں کہ ہم عروہ بن محمد سعدی کے ہاں گئے ایک آدمی نے ان سے کوئی بات کی تو انہیں غصہ آ گیا وہ اٹھے اور وضو کیا پھر واپس آئے اور بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے میرے دادا عطیہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی بجھاتا ہے سو جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وضو کر لے۔ (ابوداود: ۴۷۸۴ وسندہ حسن)

[۸۵۷] إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ

جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی اچھے طریقے سے عبادت کرے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے

[۱۴۰۰] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ، أبنا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الذَّهَبِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدُوسٍ- ثنا أَبُو بَكْرٍ -يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ- ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، كَانَ لَهُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی اچھے طریقے سے عبادت کرے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔''

تحقیق وتخریج بخاری: ٢٥٥٠ ـ مسلم: ١٦٦٤ ـ ابوداود: ٥١٦٩ .

[١٤٠١] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ، ثنا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ، وَفِيهِ: ((كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی اور اس میں تھا: ''اس کے لیے اس کا دہرا اجر ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا .

[١٤٠٢] حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفَارِسِيُّ لَفْظًا مِنْ كِتَابِهِ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی اچھے طریقے سے عبادت کرے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا .

[١٤٠٣] حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ تُرَابُ بْنُ عُمَرَ، أنا الْمُؤَمَّلُ بْنُ يَحْيَى، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، نا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اچھے طریقے سے اللہ کی عبادت کرے تو اس کے لیے اس کا دہرا اجر ہے۔''

تحقیق وتخریج ایضًا .

تشریح ان احادیث میں اس مسلمان غلام کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے جو ہر وقت اپنے مالک کا خیر خواہ رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اچھے طریقے سے اپنے رب کی عبادت بھی کرتا ہے۔ مالک کی خیر خواہی کا مطلب

ہے کہ پوری دیانت داری کے ساتھ اس کا کام کرے اور اس کے مال واسباب کی حفاظت کرے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے مراد اسلام کے احکام وفرائض کی پابندی کرنا ہے۔ ایسے نیک اور فرمانبردار غلام ولونڈی کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں دہرا اجر ہے۔ یعنی ایک اجر اپنے مالک کی خیر خواہی کا اور ایک اپنے رب کی عبادت کرنے کا۔

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''غلام کے لیے کیا ہی خوب ہے کہ اللہ اسے اس حال میں فوت کرے کہ وہ اپنے رب کی اچھے طریقے سے عبادت بھی کرتا ہو اور اپنے مالک کی اطاعت بھی اچھے طریقے سے کرتا ہو، کیا خوب ہے اس کے لیے۔'' (بخاری: ۲۵۴۹) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مملوک غلام کے لیے جو اپنے مالک کی خیر خواہی اور اپنے رب کی عبادت کرنے والا ہو دہرا اجر ہے۔'' اور اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، اگر اللہ کی راہ میں جہاد، حج اور والدہ کے ساتھ نیکی کرنے کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں غلام ہونے کی حالت میں مرنا پسند کرتا۔'' (بخاری: ۲۵۴۸) اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ غلام جو اپنے رب کی اچھے طریقے سے عبادت کرتا ہے اور اپنے مالک کے جو اس پر خیر خواہی اور فرمانبرداری کے حقوق ہیں انہیں ادا کرتا ہے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔'' (بخاری: ۲۵۵۱)

[۸۵۸] إِذَا تَقَارَبَ الزَّمَانُ انْتَقَى الْمَوْتُ خِيَارَ أُمَّتِي

جب زمانہ (قیامت کے) بالکل قریب ہوگا تو موت میری امت کے بہترین لوگوں کو ختم کر دے گی

[۱٤۰٤] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَالِبٍ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا تَقَارَبَ الزَّمَانُ انْتَقَى الْمَوْتُ خِيَارَ أُمَّتِي، كَمَا يَنْتَقِي أَحَدُكُمْ خِيَارَ الرُّطَبِ مِنَ الطَّبَقِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب زمانہ (قیامت کے) بالکل قریب ہوگا تو موت میری امت کے بہترین لوگوں کو ختم کر دے گی جس طرح تم میں سے کوئی طست سے پکی ہوئی تازہ کھجوروں کو ختم کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **اسنادہ ضعیف جدًا:** امثال الحدیث للرامھرمزی: ۹۱۔ یحییٰ بن عبید اللہ متروک ہے۔

[۱٤۰٥] أنا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَالِبٍ إِجَازَةً، نا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:، وَذَكَرَهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج ایضًا.

[٨٥٩] إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ ذٰلِكَ مِنَ الذُّنُوبِ

جب مومن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اسے گناہوں سے صاف کر دیتی ہے

[١٤٠٦] أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ الْمُكْتِبُ، قَالَ: أبنا جَدِّي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارِ بْنِ خَيْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فِيلٍ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَـنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ ذٰلِكَ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا يُخْلِصُ الْكِيرُ الْخَبَثَ مِنَ الْحَدِيدِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مومن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اسے گناہوں سے صاف کر دیتی ہے جیسے بھٹی لوہے کو میل کچیل سے صاف کرتی ہے۔''

تحقیق و تخریج حسن: المعجم الاوسط: ٥٣٥١۔ الادب المفرد: ٤٩٧۔ عبد بن حميد: ١٤٨٧.

[١٤٠٧] وأنا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُقْرِئُ، أنا أَبُو أَحْمَدَ الْفَرْضِيُّ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا أَبُو عَذْبَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ،

عَـنْ عَـائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا مَرِضَ نَقَّى اللّٰهُ عَنْهُ الْخَطَايَا فِي مَرَضِهِ كَمَا يُنَقِّي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ))

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بندہ جب بیمار ہوتا ہے تو اس کی بیماری میں اللہ اس سے گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کا میل کچیل صاف کرتی ہے۔''

تحقیق و تخریج ایضًا.

تشریح حدیث نمبر ۸۲۵ ملاحظہ کیجیے۔

[٨٦٠] إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ إِنْفَاذَ قَضَائِهِ وَقَدَرِهِ سَلَبَ ذَوِي الْعُقُولِ عُقُولَهُمْ

اللہ تعالیٰ جب اپنا فیصلہ اور تقدیر نافذ فرمانا چاہتا ہے تو عقل والوں کی عقلیں سلب کر لیتا ہے

[١٤٠٨] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ النُّعَيْمِيُّ، ثنا

مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهِزَّانِيُّ، ثنا الرِّيَاشِيُّ، ثنا الْأَصْمَعِيُّ، ثنا أَبُو عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنْفَاذَ قَضَائِهِ وَقَدَرِهِ سَلَبَ ذَوِي الْعُقُولِ عُقُولَهُمْ حَتَّى يُنَفِّذَ فِيهِمْ قَضَاءَهُ وَقَدَرَهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب اپنا فیصلہ اور تقدیر نافذ فرمانا چاہتا ہے تو عقل والوں کی عقلیں سلب کر لیتا ہے یہاں تک کہ ان میں اپنا فیصلہ اور تقدیر نافذ فرما دیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: منکر: میزان الاعدال: ٤/ ٣٠۔ محمد بن محمد بن سعید مودب مجہول ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

الباب الثالث عشر — باب: ١٣

[٨٦١] كَفَى بِالسَّلَامَةِ دَاءً

سلامتی کے لیے بیماری کافی ہے

[١٤٠٩] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَرْغَانِيُّ، أبنا الْإِمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ الْخَطِيبُ الْمَيْدَانِيُّ بِزَوْزَنَ، ثنا أَبُو قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُعَةَ بْنِ خَلَفٍ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَفَى بِالسَّلَامَةِ دَاءً))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلامتی کے لیے بیماری کافی ہے۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: ابوالفتح محمد بن اسماعیل فرغانی، ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب وغیرہ کی توثیق نہیں ملی۔

[٨٦٢] كَفَى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا

وعظ ونصیحت کے لیے موت کافی ہے

[١٤١٠] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا أُنَيْسٌ أَبُو عَمْرٍو الْمُسْتَمْلِي، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ،

عَنْ عَمَّارٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((كَفَى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا، وَكَفَى

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''وعظ ونصیحت کے لیے موت کافی ہے غنی کے لیے یقین

بِالْيَقِينِ غِنًى، وَكَفَى بِالْعِبَادَةِ شُغْلًا)) کافی ہے اور مشغولیت کے لیے عبادت کافی ہے۔"

تحقیق وتخریج اسنادہ ضعیف جدًا: ابن الاعرابی: ۹۹۲۔ شعب الایمان: ۱۰۰۷۲۔ ربیع بن بدر متروک ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۸۶۳] كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ

آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جن کی خوراک کا ذمہ دار ہے انہیں ضائع کر دے

[۱۴۱۱] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا ابْنُ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جن کی خوراک کا ذمہ دار ہے انہیں ضائع کر دے۔"

تحقیق وتخریج مسلم: ۹۹۶۔ ابوداود: ۱۶۹۲۔ حمیدی: ۵۹۹۔ طیالسی: ۲۳۹۵.

[۱۴۱۲] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، أنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ.)) وَذَكَرَهُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کو یہی کافی ہے...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۱۴۱۳] أَنَاهُ هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، نا أَبُو عَرُوبَةَ، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا أَبُو بَكْرٍ -يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ- نا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ:

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَعُولُ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: "آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جن کی کفالت کرتا ہے انہیں ضائع کر دے۔"

تحقیق وتخریج ایضًا.

تشریح اس حدیث سے ثابت ہوا کہ انسان کے ذمہ جن افراد کی کفالت ہے ان کا خرچ اور ضروریات

پوری کرنا اس پر واجب ہیں۔ اس کے واجب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ انسان ترک واجب پر ہی گناہ گار ہوتا ہے اور انسان اپنے اہل وعیال، اولاد، اپنے غلاموں کا کفیل ہوتا ہے، ان کی روزی، خرچ اور ان کی ضروریات پوری کرنا اس پر واجب ہے۔ اسی طرح ہر ذی روح کی غذا کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے۔ جو بھی انسان کے تحت ہو اس کی غذا کا ذمہ دار اسے بنایا گیا ہے اگر ادا نہ کرے گا تو سزایاب ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے بلی کو بھوکا مار دیا تھا نہ تو اسے کھلاتی تھی اور نہ اسے پلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی کہ وہ زمین سے اپنا رزق کھالے اس کی پاداش میں اس عورت کو دوزخ میں بھیجا گیا۔'' (بخاری: ۳۴۸۲، کتاب احادیث الانبیاء۔ مسلم: ۲۲۴۲)۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۰۷)

[۸۶۴] كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَقُولَ فِي أَخِيهِ مَا هُوَ فِيهِ

آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کہے جو اس میں پائی جاتی ہو

[١٤١٤] أنا لَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَغْرِ طَرَابُلُسَ الشَّامِ، أَخْبَرَنِي مَوْلَايَ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَيْدَرَةَ بِثَغْرِ طَرَابُلُسَ، نا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَبَحِّ الْكِنْدِيُّ، نا أَبُو أَحْمَدَ زَكَرِيَّا بْنُ دُوَيْدٍ، نا حُمَيْدُ بْنُ بَتْرَوَيْهِ الطَّوِيلُ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَقُولَ فِي أَخِيهِ مَا هُوَ فِيهِ، فَمَنْ قَالَ فِي أَخِيهِ مَا هُوَ فِيهِ فَقَدِ اغْتَابَهُ، وَمَنْ قَالَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ أَكَلَ لَحْمَهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کہے جو اس میں پائی جاتی ہو، پس جس نے اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کہی جو اس میں پائی جاتی تھی تو بلاشبہ اس نے اس (بھائی) کی غیبت کی اور جس نے اس (بھائی) کے بارے میں ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو بلاشبہ اس نے اس (بھائی) کا گوشت کھایا۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: زکریا بن دوید متروک ہے۔

[۸۶۵] كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کردے

[١٤١٥] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، ثنا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَبِي

الْعَلاءُ بْنُ هِلَالٍ، ثنا هِلَالُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف: ابن الاعرابی: ۲۳۹۶۔ حاکم: ۲/ ۲۰۔ ہلال بن عمر ضعیف ہے، اس میں اور بھی علّتیں ہیں۔ السلسلة الضعيفة: ٢٢٣٤.

[١٤١٦] وَأَخْبَرَنَا هِبَةُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))

حفص بن عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔''

تحقیق و تخریج: مرسل: مسلم: ٥۔ المقدمة، بزار: ۸۲۰۱۔ اسے حفص بن عاصم تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔'' (مسلم: ۵۔ المقدمۃ، ابوداود: ۴۹۹۲ وسندہ صحیح)

[٨٦٦] كَفَى بِالْمَرْءِ سَعَادَةً أَنْ يُوثَقَ بِهِ فِي أَمْرِ دِينِهِ وَدُنْيَاهُ

آدمی کے سعادت مند ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کے دینی اور دنیاوی کام میں اس پر بھروسا کیا جائے

[١٤١٧] وَجَدْتُ بِخَطِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ سَعِيدٍ: ثنا يُوسُفُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدٍ الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ سَعَادَةً أَنْ يُوثَقَ بِهِ فِي أَمْرِ دِينِهِ وَدُنْيَاهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے سعادت مند ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کے دینی اور دنیاوی کام میں اس پر بھروسا کیا جائے۔''

تحقیق و تخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: الکامل لابن عدی: ٦/ ٤٩٣۔ عبدالرحیم بن زید العمی متروک اور اس کا والد ضعیف ہے۔

الباب الرابع عشر — باب : ١٤

[٨٦٧] رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ

بعض اوقات جس شخص کو حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ (براہ راست) سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

[١٤١٨] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ،

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمِنًى: ((رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ))

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس وقت آپ منیٰ میں تھے: ''بعض اوقات جس شخص کو حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ (براہ راست) سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: بخاري: ١٧٤١ ـ مسلم: ١٦٧٩ ـ ابن ماجه: ٢٣٣ .

[١٤١٩] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ -يَعْنِي ابْنَ فِرَاسٍ- نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو عُبَيْدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ،

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَذَكَرْتُهُ مُخْتَصَرًا

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اور میں نے اسے مختصر بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف:** ترمذي: ٢٦٥٧ ـ ابن ماجه: ٢٣٢ ـ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود مدلس کا عنعنہ ہے۔

[١٤٢٠] وَأَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ فِرَاسٍ الْمَكِّيُّ بِمَكَّةَ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ -هُوَ الْمَكِّيُّ- نا حَجَّاجٌ، نا حَمَّادٌ،

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی سماک بن حرب سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضًا.

تشریح: ان احادیث میں حدیث نبوی کی تبلیغ وتعلیم کا حکم فرمایا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص براہ

راست کسی سے کوئی صحیح حدیث سنے تو اسے چاہیے کہ اس حدیث کو جلد از جلد دوسرے لوگوں تک پہنچا دے کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جن کو آگے حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور مسائل اخذ کرنے والے ہوتے ہیں۔

[٨٦٨] رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ

بعض اوقات حامل فقہ اپنے سے بڑھ کر فقیہ تک پہنچا دیتا ہے

[١٤٢١] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ فِرَاسٍ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ -وَهُوَ ابْنُ مُطْعِمٍ-

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا، ثُمَّ أَدَّاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ)) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خیف کے مقام پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''اللہ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سن کر محفوظ کر لی پھر اسے ان تک پہنچا دیا جنہوں نے اسے نہیں سنا تھا بعض اوقات حامل فقہ ایسا ہوتا ہے جسے اس (حدیث) کی فقہ (سمجھ بوجھ) نہیں ہوتی اور بعض اوقات حامل فقہ ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنے سے بڑھ کر فقیہ تک پہنچا دیتا ہے۔'' اور انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف: ابن ماجه: ٢٣١- احمد: ٤/ ٨٠- حاکم: ١/ ٨٧- محمد بن اسحاق اور زہری مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔

فائدہ: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد کیا یہاں تک کہ اسے آگے پہنچا دیا۔ بعض اوقات حامل فقہ اپنے سے بڑھ کر فقیہ تک پہنچا دیتا ہے اور بعض اوقات حامل فقہ ایسا بھی ہوتا ہے جو درحقیقت فقیہ نہیں ہوتا۔'' (ابوداود: ٣٦٦٠، ترمذی: ٢٦٥٦ صحیح)

[٨٦٩] رُبَّ حَامِلِ حِكْمَةٍ إِلَى مَنْ هُوَ لَهَا أَوْعَى مِنْهُ

بعض اوقات حامل حکمت ودانائی اپنے سے بڑھ کر محفوظ رکھنے والے تک پہنچا دیتا ہے

[١٤٢٢] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْغَزِّيُّ، أبنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ

الْـوَلِيـدِ، ثـنا أَبُو الْجَهْمِ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا عُمَرُ ـوَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍـ ثنا يُونُسُ بْنُ حَلْبَسٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ،

عَـنْ مُـعَـاذِ بْـنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ كَلَامِيَ لَـمْ يَـزِدْ فِيـهِ، رُبَّ حَـامِلِ حِـكْمَةٍ إِلَى مَنْ هُوَ لَهَا أَوْعَى مِـنْـهُ، ثَلَاثٌ لَا يَـغُـلُّ عَـلَيْهِـنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْـعَـمَـلِ لِـلَّـهِ، وَالْـمُـنَاصَحَةُ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ، وَالِاعْـتِـصَـامُ بِـجَـمَـاعَةِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَاءِ هِمْ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے میرا کلام سنا اور اس میں (اپنی طرف سے) اضافہ نہ کیا۔ بعض اوقات حامل حکمت ودانائی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنے سے بڑھ کر اس کو محفوظ رکھنے والے تک پہنچا دیتا ہے۔ تین چیزوں میں مومن کا دل کبھی خیانت نہیں کرتا: اللہ کے لیے اخلاص کے ساتھ عمل کرنا، حکمرانوں کی خیرخواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعوت (دعا) ان کو چاروں اطراف سے گھیر لیتی ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: المعجم الاوسط: ٦٧٨١۔ تاريخ دمشق: ٤٦/ ٤٣٨۔ حلية الاولياء: ٧/ ٤٤٥۔ عمرو بن واقد متروک ہے۔

فائدہ: ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلے تو ہم آپس میں کہنے لگے: مروان نے اس وقت اگر انہیں بلایا ہے تو یقیناً کچھ پوچھنے کے لیے ہی بلایا ہوگا چنانچہ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور ان سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے کہا: ہاں اس نے مجھ سے کچھ چیزوں کے متعلق پوچھا تھا جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد کر کے آگے دوسروں کو پہنچا دیا کیونکہ بعض اوقات حامل فقہ ایسا ہوتا ہے جو درحقیقت فقیہ نہیں ہوتا اور بعض اوقات حامل فقہ ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنے سے بڑھ کر فقیہ تک اس کو پہنچا دیتا ہے۔ تین چیزوں میں مسلمان کا دل کبھی خیانت نہیں کرتا، اللہ کے لیے اخلاص کے ساتھ عمل کرنا، حکمرانوں کی خیرخواہی کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعوت (دعا) ان کو چاروں اطراف سے گھیر لیتی ہے۔'' اور فرمایا: ''جس شخص کا غم ہی آخرت ہو اللہ اس کے بکھرے ہوئے کام سمیٹ دیتا ہے اور غنی اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ومطیع ہو کر خود ہی آ جاتی ہے اور جس کا مقصد ہی دنیا ہو اللہ اس کے کام کو بکھیر دیتا ہے اور محتاجی اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور دنیا بھی اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھی گئی ہوتی ہے۔'' (احمد: ۵/ ۱۸۳ وسندہ صحیح)

[۸۷۰] أَلَا! رُبَّ نَفْسٍ طَاعِمَةٍ نَاعِمَةٍ فِي الدُّنْيَا، جَائِعَةٍ عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سنو! کتنی ہی جانیں ایسی ہیں جو دنیا میں تو خوب کھانے پینے والی ناز ونعمت میں رہنے والی ہیں لیکن قیامت کے دن بھوکی ننگی ہوں گی

[۱۴۲۳] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ النَّحَّاسِ، أبنا أَبُو أَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرَ السَّعْدِيُّ، ثنا أَبُو يَزِيدَ الْقَرَاطِيسِيُّ، ثنا الْمُعَلَّى بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ،

عَنِ ابْنِ الْبُجَيْرِ ـ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَالَ: أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا جُوعٌ، قَالَ فَوَضَعَ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا! رُبَّ نَفْسٍ طَاعِمَةٍ نَاعِمَةٍ فِي الدُّنْيَا، جَائِعَةٍ عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَلَا! رُبَّ مُكْرِمٍ نَفْسَهُ وَهُوَ لَهَا مُهِينٌ، أَلَا! رُبَّ مُهِينٌ لِنَفْسِهِ وَهُوَ لَهَا مُكْرِمٌ، أَلَا! يَا رُبَّ مُتَخَوِّضٍ وَمُتَنَعِّمٍ فِيمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ خَلَاقٍ، أَلَا! وَإِنَّ عَمَلَ الْجَنَّةِ حَزْنَةٌ بِرَبْوَةٍ، أَلَا! وَإِنَّ عَمَلَ النَّارِ سَهْلَةٌ بِشَهْوَةٍ، أَلَا! يَا رُبَّ شَهْوَةِ سَاعَةٍ أَوْرَثَتْ حُزْنًا طَوِيلًا))

سیدنا ابن بجیر رضی اللہ عنہ جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں، کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی آپ نے اپنے پیٹ پر پتھر رکھ لیا پھر فرمایا: ''سنو! کتنی ہی جانیں ایسی ہیں جو دنیا میں تو خوب کھانے پینے والی، ناز ونعمت میں رہنے والی ہیں لیکن قیامت کے دن بھوکی ننگی ہوں گی۔ سنو! کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اپنے نفس کی عزت کرنے والے ہیں حالانکہ وہ اسے ذلیل کرنے والے ہیں۔ سنو! کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اپنے نفس کو ذلیل کرنے والے ہیں حالانکہ (حقیقت میں) وہ اس کی عزت کرنے والے ہیں۔ سنو! کتنے ہی ایسے ہیں جو ان چیزوں میں جو اللہ نے اپنے رسول کو بطور فئے عطا کی ہیں زبردستی گھسنے والے عیش وعشرت چاہنے والے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ سنو! بے شک جنت کا عمل سخت اونچی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ سنو! بے شک دوزخ کا عمل آسان لذت وشہوت کے ساتھ گھرا ہوا ہے۔ سنو! کتنی ہی ایسی خواہشات ہیں جن کی لذت ایک گھڑی کی ہے لیکن وہ لمبے عرصے کے غم کا وارث بنا دیتی ہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: شعب الايمان: ١٣٨٨ ـ تاريخ دمشق: ٤/ ١٢٣ ـ

سعید بن سنان کندی متروک ہے۔

[۸۷۱] رُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ

کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں سوائے رات بھر جاگنے کے کچھ نہیں ملتا

[۱۴۲۴] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا: ثنا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَسِّرِ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْقَاضِي الْمَرْوَزِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى الْأَطْرَابُلْسِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ، وَرُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں سوائے رات بھر جاگنے کے کچھ نہیں ملتا اور کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: المعجم الكبير: ۱۳۴۱۳ - بقیہ بن ولید مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۱۴۲۵] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ أَبِي الْعَوَّامِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْكَلَاعِيُّ، قَالَ: ثنا زَيْنُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رُبَّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهَرُ، وَرُبَّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوعُ وَالْعَطَشُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں ان کے قیام میں سے رات بھر جاگنے ہی کا حصہ ملتا ہے اور کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزے میں سے بھوک اور پیاس ہی کا حصہ ملتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: صحيح: ابن ماجه: ۱۶۹۰ - ابن خزيمة: ۱۹۹۷ - احمد: ۲/ ۳۷۳.

[۱۴۲۶] وأنا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاهِينَ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْأُبُلَّةِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ، وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ))

''کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزے میں سے بھوک اور پیاس کے سوا کوئی حصہ نہیں ملتا اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں ان کے قیام میں سے رات بھر جاگنے کے سوا کوئی حصہ نہیں ملتا۔''

تحقیق و تخریج ایضًا .

تشریح جو شخص حالت روزہ میں غیبت گالم گلوچ اور بے ہودہ گوئی سے باز نہ آئے یا افطاری میں حرام چیزوں کا استعمال کرے یا گناہوں سے باز نہ آئے تو اسے دن بھر کی بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا لہٰذا روزہ دار کو ان ممنوعہ امور سے اجتناب کرنا چاہیے پھر ایسے تہجد گزار اور قیام اللیل کا اہتمام کرنے والے جو اس میں ریاکاری کرتے ہیں یا مغصوب زمین پر نماز کا اہتمام کرتے ہیں یا فرض نمازیں با جماعت ادا نہیں کرتے انہیں رات کی بیداری کا اجر نہیں ملتا لہٰذا تہجد گزار ایسی عادات ترک کردے جس سے اجر و ثواب اور اعمال کی قبولیت میں نقص واقع ہوتا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۳/ ۴۴۵)

[۸۷۲] وَرُبَّ طَاعِمٍ شَاكِرٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ صَائِمٍ صَابِرٍ

کتنے ہی کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے ایسے ہیں جو اجر میں روزہ رکھ کر صبر کرنے والوں سے بڑھ کر ہیں

[۱۴۲۷] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، ثنا شَاذَانُ، ثنا الْكَامِرُوَانِيُّ، ثنا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، ثنا بِشْرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((وَرُبَّ طَاعِمٍ شَاكِرٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ صَائِمٍ صَابِرٍ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''کتنے ہی کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے ایسے ہیں جو اجر میں روزہ رکھ کر صبر کرنے والوں سے بڑھ کر ہیں۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف جدًا: ابن الاعرابی: ۱۷۳٤ ـ بشر بن ابراہیم سخت ضعیف ہے۔

الباب الخامس عشر — باب: ۱۵

[۸۷۳] لَوْلَا أَنَّ السُّؤَّالَ يَكْذِبُونَ مَا قُدِّسَ مَنْ رَدَّهُمْ

اگر سائل جھوٹ نہ بولتے تو انہیں خالی ہاتھ لوٹانے والے عذاب سے کبھی محفوظ نہ رہتے

[۱۴۲۸] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقْرِئُ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الضَّرَّابُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَرْوَانَ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ،

ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَوْلَا أَنَّ السُّؤَالَ يَكْذِبُونَ مَا قُدِّسَ مَنْ رَدَّهُمْ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر سائل جھوٹ نہ بولتے تو انہیں خالی ہاتھ لوٹانے والے عذاب سے کبھی محفوظ نہ رہتے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: شعب الايمان: ٣١٢٦۔ عبداللہ بن عبدالملک قرشی ضعیف ہے۔

[٨٧٤] لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

اگر تمہیں معلوم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے

[١٤٢٩] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ النَّحَّاسِ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْقَعْنَبِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمہیں معلوم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ٦٤٨٥۔ ترمذی: ٢٣١٣۔ احمد: ٢/ ٢٥٨ .

[١٤٣٠] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمٌ -هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ- ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمہیں معلوم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔''

تحقیق وتخریج: بخاری: ٦٤٨٦۔ مسلم: ٤٢٦۔ ابن ماجه: ٤١٩١ .

[١٤٣١] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمُكْتِبِ، نا غَسَّانُ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَسَجَدَ أَحَدُكُمْ حَتَّى

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمہیں معلوم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔ اور تم میں سے ہر ایک (اتنا لمبا) سجدہ کرتا

يَنْقَطِعَ صُلْبُهُ، وَلَصَرَخَ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَنْقَطِعَ صَوْتُهُ، ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا))

یہاں تک کہ اس کی کمر ٹوٹ جاتی اور (اس قدر) چیختا چلاتا کہ اس کی آواز ختم ہو جاتی۔ رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنالیا کرو۔''

تحقیق و تخریج اسناده ضعیف: حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔

[١٤٣٢] وأنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدَانُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْقُرَشِيُّ، نا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ،

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج دیکھئے حدیث نمبر ۱۴۳۰۔

[١٤٣٣] وَأَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ النَّحَّاسِ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا إِبْرَاهِيمُ ـهُوَ ابْنُ فَهْدٍـ نا مُسْلِمٌ، نا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْثَدٍ،

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ، وَذَكَرَهُ.

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......اورانہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ، وَفِيهِ: ((وَاللّٰهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا. .)) الْحَدِيثَ.

اور اسے مسلم بن حجاج نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لمبی حدیث روایت کرتی ہیں اور اس میں ہے: ''اللہ کی قسم! اگر تمہیں معلوم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔''

تحقیق و تخریج بخاری: ١٠٤٤ـ مسلم: ٩٠١ـ عن عائشه، عبد بن حمید: ٢١٠ـ ابن ابی شیبة: ٣٥٧٤٥ عن ابی الدرداء.

تشریح مطلب یہ ہے کہ جو حقیقتیں اللہ تعالیٰ نے میرے لیے منکشف فرما دی ہیں، وہ خوفناک چیزیں اور وہ احوال جو میرے سامنے ہیں جو موت اور اس کے بعد پیش آنے والے ہیں جیسے عالم نزع کی کیفیت، قبر کے طرح طرح کے عذاب، قیامت کی ہولناکیاں اور دوزخ کی آفات وغیرہ، اگر تم پر بھی یہ سب ظاہر کر دی جائیں اور تم بھی اپنی

آنکھوں سے ان کا مشاہدہ کر لو جیسے میں کر چکا ہوں تو تم اپنا عیش و آرام بھول جاؤ تمہاری خوشی پر غم غالب آ جائے۔

[٨٧٥] لَوْ تَعْلَمُ الْبَهَائِمُ مِنَ الْمَوْتِ مَا يَعْلَمُ ابْنُ آدَمَ مَا أَكَلْتُمْ سَمِينًا

اگر چوپائے موت کو جان لیں جیسے ابن آدم جانتا ہے تو تم کسی موٹے جانور کو نہ کھاؤ

[١٤٣٤] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ -هُوَ كَيْلَجَةُ- ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ تَعْلَمُ الْبَهَائِمُ مِنَ الْمَوْتِ مَا يَعْلَمُ ابْنُ آدَمَ مَا أَكَلْتُمْ سَمِينًا))

سیدہ ام صبیہ جہنیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چوپائے موت کو جان لیں جیسے ابن آدم جانتا ہے تو تم کسی موٹے جانور کو نہ کھاؤ۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدا: ابن الاعرابی: ٢٢٤۔ محمد بن اسماعیل جعفری اور عبداللہ بن سلمہ سخت ضعیف ہیں۔ السلسلة الضعيفة: ٤٣٥٣ .

[٨٧٦] لَوْ نَظَرْتُمْ إِلَى الْأَجَلِ وَمَسِيرِهِ لَأَبْغَضْتُمُ الْأَمَلَ وَغُرُورَهُ

اگر تم موت اور اس کی رفتار کو دیکھ لو تو امید اور اس کے دھوکے سے ضرور نفرت کرنے لگو

[١٤٣٥] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ التُّسْتَرِيُّ، أبنا بَحْرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الْقُرْقُوبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُبَارَكِ الطُّوسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أُمَيَّةَ، ثنا أَبِي، ثنا نَوْفَلُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْهُنَائِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَوْ نَظَرْتُمْ إِلَى الْأَجَلِ وَمَسِيرِهِ لَأَبْغَضْتُمُ الْأَمَلَ وَغُرُورَهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وعظ کرتے ہوئے فرمایا: ''اگر تم موت اور اس کی رفتار کو دیکھ لو تو امید اور اس کے دھوکے سے ضرور نفرت کرنے لگو۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: نوفل بن سلیمان اور ابوسعید حسن بن احمد بن مبارک ضعیف ہیں۔

[١٤٣٦] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْمُعَدِّلُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَدَوِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، ثنا بَشِيرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، أبنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ رَأَيْتُمُ الْأَجَلَ وَمَسِيرَهُ

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم موت اور اس کی رفتار کو دیکھ لو تو امید اور اس

لَأَبْغَضْتُمُ الْأَمَلَ وَغُرُورَهُ، وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ إِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ يَتَعَاهَدُهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً، فَمَنْ وَجَدَهُ قَدِ انْقَضَى أَجَلُهُ قَبَضَ رُوحَهُ، فَإِذَا بَكَى أَهْلُهُ وَجَزَعُوا قَالَ: لِمَ تَبْكُونَ وَلِمَ تَجْزَعُونَ؟ فَوَاللّٰهِ! مَا نَقَصْتُ لَكُمْ عُمُرًا، وَلَا حَبَسْتُ لَكُمْ رِزْقًا، وَمَالِي مِنْ ذَنْبٍ، وَلِي إِلَيْكُمْ عَوْدَةٌ ثُمَّ عَوْدَةٌ)).

کے دھوکے سے ضرور نفرت کرنے لگو۔ کوئی گھر والے ایسے نہیں جن کی ملک الموت روزانہ ایک بار خبر گیری نہ کرتا ہو۔ پھر جس کی عمر پوری ہو چکی ہوتی ہے تو اس کی وہ روح قبض کر لیتا ہے، اس کے گھر والے رونے پیٹنے لگتے ہیں تو وہ کہتا ہے: تم کیوں رو پیٹ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے تمہارے لیے نہ (اس کی) عمر کم کی ہے اور نہ رزق روکا ہے، میرا کیا گناہ ہے؟ مجھے تو تمہارے پاس بار بار آنا ہے۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن سعید ضعیف ہے۔

[۸۷۷] لَوْ كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي جُحْرِ فَأْرَةٍ لَقَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ فِيهِ مَنْ يُؤْذِيهِ

اگر مومن چوہے کے بل میں بھی ہو تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایذا رساں پیدا کر دے گا

[۱٤۳۷] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُنِيرِ بْنِ أَحْمَدَ الْخَلَّالُ، ثنا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الذُّهْلِيُّ. ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ التَّنُوخِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي جُحْرِ فَأْرَةٍ لَقَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ فِيهِ مَنْ يُؤْذِيهِ))

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مومن چوہے کے بل میں بھی ہو تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایذا رساں پیدا کر دے گا۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن علی سخت ضعیف ہے۔

[۱٤۳۸] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ خُشَيْشٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو قَتَادَةَ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُذْرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ أَنَّ الْمُؤْمِنَ فِي

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اگر مومن کسی بل میں بھی ہو تو وہاں بھی

جُحْرٍ لَقَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ فِيهِ مَنْ يُؤْذِيهِ)) اللہ اس کے لیے ایذ ارساں پیدا کردے گا۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: المعجم الاوسط: ٩٢٨٢ـ بزار: ٦٣٤١ـ شعب الايمان: ٩٣٣٤ـ ابوقتادہ بن یعقوب بن عبداللہ مجہول ہے۔

[٨٧٨] لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جُنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ

اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دنیا کا وزن مچھر کے ایک پَر جتنا بھی ہوتا تو وہ کسی کافر کو اس میں سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نصیب نہ کرتا

[١٤٣٩] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَغْدَادِيُّ الْعَطَّارُ نَزِيلُ الْبَصْرَةِ، ثنا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّاهِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُثَنَّى، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، ثنا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى جُنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دنیا کا وزن مچھر کے ایک پر جتنا بھی ہوتا تو وہ کسی کافر کو اس میں سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نصیب نہ کرتا۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: تاريخ مدينة السلام: ٥/ ١٤٨ـ ابونصر احمد بن حسن الشاہی کی توثیق نہیں ملی۔

[١٤٤٠] أنا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الصَّوَّافُ، نا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَنَزِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَانِيُّ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جُنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ کے نزدیک اس دنیا کی حیثیت مچھر کے پر جتنی بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نصیب نہ کرتا۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعيف: الزهد لابن ابی عاصم: ١٣٠ـ بزار: ٨١٧٦ـ صالح مولی توامہ ضعیف ہے۔

[۸۷۹] لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا ثَالِثًا

بے شک ابن آدم کے پاس اگر مال کی (بھری ہوئی) دو وادیاں ہوں تو وہ ان کے ساتھ تیسری وادی بھی تلاش کرے گا

[۱۴۴۱] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثنا أَبُو عَرُوبَةَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا الْخَلِيلُ بْنُ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ابن آدم کے پاس اگر مال کی (بھری ہوئی) دو وادیاں ہوں تو وہ ان کے ساتھ ضرور تیسری وادی بھی تلاش کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ (قبر کی) مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھرتی اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔''

تحقیق وتخریج: مسلم: ۱۰۴۸۔ ترمذی: ۲۳۳۷۔ احمد: ۳/ ۱۲۲۔

[۱۴۴۲] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أبنا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ التَّمِيمِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّا أَنْزَلْنَا الْمَالَ لِإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَلَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَوْ كَانَ لَهُ وَادِيَانِ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِمَا ثَالِثٌ، وَلَا يَمْلَأُ بَطْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ))

سیدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ بے شک ہم نے نماز قائم کرانے اور زکوۃ دلوانے کے لیے مال نازل کیا ہے۔ اگر ابن آدم کے پاس (مال کی) ایک وادی ہو تو وہ یہی چاہے گا کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں اور اگر اس کے پاس دو وادیاں ہوں تو وہ یہی چاہے گا کہ اس کے ساتھ تیسری بھی ہو اور ابن آدم کا پیٹ (قبر کی) مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھرتی اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔''

تحقیق وتخریج: حسن: احمد: ۵/ ۲۱۹۔ المعجم الکبیر: ۳۳۰۴۔ شعب الایمان: ۹۸۰۰۔

[١٤٤٣] وأنا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، أنا أَبُو الْحسنِ أَحْمَدُ بْنُ بُهْزَادَ، نا أَبُو عَوَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَاهِلِيُّ، نا عَارِمٌ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، نا أَبُو عَوَانَةَ -وَاسْمُهُ الْوَضَّاحُ- عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ -يَعْنِي مِنْ مَالِهِ لَبَغَى- إِلَيْهِمَا الثَّالِثَ.**)). وَبَقِيَّةُ الْمَتْنِ عَلَى مَا هُوَ بِهِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ابن آدم کے پاس اگر دو وادیاں ہوں۔یعنی اس کے مال کی۔تو وہ ان کے ساتھ ضرور تیسری بھی تلاش کرے گا۔'' باقی متن وہی ہے جو دوسری حدیث کا ہے۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، نَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَقُتَيْبَةُ، قَالَ يَحْيَى: أَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ: ((**لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا**)) **الْحَدِيثَ**

اور اسے مسلم نے بھی اپنی سند کے ساتھ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اگر ابن ادم کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ ضرور تیسری بھی تلاش کرے گا۔''

تحقیق وتخریج: دیکھئے حدیث نمبر ١٤٤١۔

تشریح: (١) مال کی محبت انسان میں فطری طور پر موجود ہے جس میں دنیا اور آخرت کی کئی مصلحتیں پوشیدہ ہیں، تاہم اس میں حد سے بڑھ جانا گمراہی کا باعث ہے۔ (٢) مال کی حرص جائز حد سے آگے بڑھ جائے تو حق تلفی، بخل، فرائض میں کوتاہی اور اس قسم کی دوسری خرابیوں کا باعث بن جاتی ہے، اس لیے ان بداعمالیوں سے بچنے کے لیے مال کی محبت کو جائز حد سے آگے نہیں بڑھنے دینا چاہیے۔ (٣) مال کی محبت کا علاج یہ ہے کہ فرض زکاۃ اور واجب اخراجات کے علاوہ بھی نیکی کی راہ میں زیادہ سے زیادہ مال خرچ کرنے کی کوشش کی جائے۔ (٤) مال کی ناجائز محبت سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ (٥) دل مٹی سے بھرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا دل زندگی بھر سیر نہیں ہوتا جب مٹی میں جائے گا اور قبر میں دفن ہوگا، تب اس کی حرص ختم ہوگی اور دل سیر ہوگا کیونکہ وہاں ثواب وعذاب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا جس کے بعد دنیا کی طرف توجہ ممکن نہیں۔ (سنن ابن ماجہ: ٥/ ٤٨٩)

[٨٨٠] لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ

اگر واقعی تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح بھروسا کرو جیسے اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے

[١٤٤٤] أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِي، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَوْتِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّائِغُ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ،

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا))

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر واقعی تم اللہ پر اس طرح بھروسا کرو جیسے اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے جو صبح (اپنے گھونسلوں سے) بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہوکر آتے ہیں۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: ترمذی: ٢٣٤٤۔ ابن ماجه: ٤١٦٤۔ احمد: ١/ ٣١.

[١٤٤٥] أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ مَنْصُورُ بْنُ عَلِيٍّ الطَّرَسُوسِيُّ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ هَارُونَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلَفِ بْنِ قُدَيْدٍ الْأَزْدِيُّ، ثنا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ، يَقُولُ:

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ......)) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''اگر واقعی تم اللہ پر اس طرح بھروسا کرو جیسے اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے...... اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: ایضا.

تشریح: (۱) پرندوں کا توکل یہ ہے کہ وہ رزق جمع کر کے نہیں رکھتے بلکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ نے ہمیں آج رزق دیا ہے اسی طرح کل بھی دے گا۔ (۲) انسان عام طور پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اس لیے گھبراتا ہے کہ وہ مستقبل کے بارے میں فقر و فاقہ سے ڈرتا ہے اسے یقین رکھنا چاہیے کہ جس طرح اللہ نے اسے اب رزق دیا ہے مستقبل میں بھی دے گا۔ (۳) توکل کا مطلب یہ نہیں کہ جائز اسباب اختیار نہ کیے جائیں۔ پرندے بھی گھونسلے چھوڑ کر نکلتے ہیں اور تلاش کر کے رزق کھاتے ہیں اسی طرح انسانوں کو حرص سے بچتے ہوئے جائز ذرائع سے رزق حاصل کرنا چاہیے۔ (سنن ابن ماجہ: ۵/ ۴۴۸)

[۸۸۱] لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ (تمہاری جگہ) ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتی تو وہ انہیں بخشش دیتا اور جنت میں داخل کر دیتا

[١٤٤٦] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَيْمُونِ النَّصِيبِيُّ، قَالَ: أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ

عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ ، ثنا أَبُو سُفْيَانَ دَاوُدُ بْنُ حَبِيبٍ الشَّنِيزِيُّ بِالْبَصْرَةِ ، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ كَثِيرٍ ، ثنا عَبَّادُ بْنُ صُهَيْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مِقْسَمٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ (تمہاری جگہ) ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتی تو وہ انہیں بخشش دیتا اور جنت میں داخل کر دیتا۔“

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف جدًا:** عباد بن صہیب اور عثمان بن مقسم متروک ہیں۔

فائدہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں لے جاتا اور تمہاری جگہ ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتے پھر اللہ سے بخشش طلب کرتے تو وہ انہیں بخش دیتا۔“ (مسلم: ۲۷۴۹)

[۸۸۲] لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَخَشِيتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ الْعُجْبَ الْعُجْبَ

اگر تم گناہ نہ کرتے تو مجھے تم پر اس (گناہ کے وبال) سے بھی سخت چیز کا ڈر تھا (اور وہ ہے) فخر وغرور

[۱٤٤٧] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيُّ ، ثنا الْحَجَبِيُّ ، ثنا سَلَّامُ بْنُ أَبِي الصَّهْبَاءِ ، عَنْ ثَابِتٍ ،

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَخَشِيتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ الْعُجْبَ الْعُجْبَ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم گناہ نہ کرتے تو مجھے تم پر اس (گناہ کے وبال) سے بھی سخت چیز کا ڈر تھا (اور وہ ہے) فخر وغرور۔“

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف:** كشف الاستار: ٣٦٣٣۔ الكامل لابن عدی: ٤/ ٣١٧۔ شعب الايمان: ٦٨٦٨۔ سلام بن ابی الصہباء جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

الباب السادس عشر — باب : ١٦

يتضمن كلمات رويت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ربه تعالىٰ ذكره وجلت قدرته

یہ باب احادیث قدسیہ پر مشتمل ہے

[٨٨٣] يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے

[١٤٤٨] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، أبنا يَعْقُوبُ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا عَمْرُو بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّرْحِ (ح) وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أبنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، قَالَا: ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أبنا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِی، وَأَنَا مَعَ عَبْدِی إِذَا ذَكَرَنِی))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔''

تحقیق و تخریج: بخاری: ٧٤٠٥۔ مسلم: ٢٦٧٥۔ ترمذی: ٢٣٨٨۔ ابن ماجہ: ٣٨٢٢.

تشریح: اس میں توبہ کی فضیلت کے علاوہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنے کی ترغیب ہے لیکن جس طرح بغیر ہل چلائے اور بیج بوئے فصل کی پیداوار کی امید رکھنا حماقت ہے اسی طرح اعمال صالحہ کے بغیر اللہ سے اچھی امید وابستہ کرنا بھی نادانی ہے یہ گویا بالواسطہ عمل کی ترغیب ہے کیونکہ عمل کے بغیر کسی بھی چیز کی امید نہیں کی جا سکتی اور یہ ایک فطری بات ہے کہ اچھے عمل کرنے والا اللہ سے اچھی ہی امید وابستہ کرے گا اور برے عمل کرنے والا بری امید اور اسی کے مطابق اللہ کا معاملہ بھی اپنے بندوں کے ساتھ ہوگا اچھی امید رکھنے والوں سے اچھا اور بری امید رکھنے والوں سے برا کیونکہ دونوں کی بنیاد ان کے اپنے اپنے عمل پر ہوگی اور انہی عملوں کے مطابق اچھی یا بری جزاء ہوگی۔

(ریاض الصالحین: ١/ ٤٠٥)

[۸۸۴] وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ

میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہوگئی جو میری خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں

[١٤٤٩] أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ تُرَابُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ، أبنا أَبُو الْقَاسِمِ حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنَانِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَابِرٍ الْقَطَّانُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہوگئی جو میری خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں اور میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: صحيح: الاتحاف الباسم: ٤١٤ـ احمد: ٥/ ٢٢٣ـ ابن حبان: ٥٧٥ .

[١٤٥٠] أنا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغَازِي، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَوْتِ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى.....)) وَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے......'' اور انہوں نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا۔

تحقیق وتخریج: ایضًا .

تشریح: ابوادریس خولانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو چمکتے دانتوں والا ایک نوجوان دیکھا لوگ اس کے پاس جمع تھے، جب کسی چیز میں ان کا اختلاف ہوتا تو اس کی طرف رجوع کرتے اور اس کی رائے وفیصلے کی طرف رجوع کرتے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو کہا گیا: یہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں، پھر اگلی صبح میں جلدی آیا تو دیکھا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے آ کر نماز پڑھ رہے ہیں میں نے ان کا انتظار کیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کے سامنے آ کر انہیں سلام کیا پھر کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، انہوں نے کہا: کیا واقعی؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ نے فرمایا: میری محبت ان کے لیے واجب ہوگئی جو میری خاطر ایک

دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری خاطر ہم نشینی کرتے ہیں، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں، اور میری خاطر ایک دوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں۔''

اس حدیث میں اللہ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے، ایک دوسرے سے میل ملاقات اور باہمی تعاون کرنے کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ ہمارے شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(۲) اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنا بے حد فضیلت کا کام ہے کیونکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنے دونوں بندوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور خوش قسمت ہے وہ شخص جس سے اللہ محبت کرے۔ (۳) کتاب وسنت میں اللہ اور رسول سے محبت کے لیے لفظ ''محبت'' آیا ہے لیکن عشق کا لفظ بالکل استعمال نہیں ہوا جبکہ بعض اہل بدعت موضوع ومردود روایتوں سے استدلال کرتے ہوئے عشق کا لفظ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ان روایات میں بھی عشق کا لفظ اللہ ورسول کے لیے نہیں آیا ہے۔ واضح رہے کہ عربی لغت وادب میں عشق کی تعریف ''عشق مع الشھوۃ'' کے ساتھ کی گئی ہے۔ (الاتحاف ص ۴۹۰)

[۸۸۵] لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ حِصْنِي، فَمَنْ دَخَلَهُ أَمِنَ عَذَابِي

لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا

[۱۴۵۱] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْإِمَامُ إِمَامُ مَسْجِدِ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ غِيَاثٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ،

حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ حِصْنِي، فَمَنْ دَخَلَهُ أَمِنَ عَذَابِي)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جدًا: احمد بن علی سخت ضعیف ہے۔ السلسلة الضعيفة: ٤٠٣٧ .

[۸۸۶] اشْتَدَّ غَضَبِي عَلَى مَنْ ظَلَمَ مَنْ لَا يَجِدُ نَاصِرًا غَيْرِي

مجھے اس شخص پر سخت غصہ آتا ہے جو کسی ایسے آدمی پر ظلم کرے جو میرے سوا اپنا کوئی مددگار نہ پاتا ہو

[۱۴۵۲] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ، أبنا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَهْرِيَارَ التَّاجِرُ، وَأَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِيذَةَ قَالَا: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيُّ الْكُوفِيُّ الْقَاضِي، ثنا مِسْعَرُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّهْدِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ،

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ: اشْتَدَّ غَضَبِي عَلَى مَنْ ظَلَمَ مَنْ لَا يَجِدُ نَاصِرًا غَيْرِي)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس شخص پر سخت غصہ آتا ہے جو کسی ایسے آدمی پر ظلم کرے جو میرے سوا اپنا کوئی مددگار نہ پاتا ہو۔''

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِلَّا شَرِيكٌ، تَفَرَّدَ بِهِ مِسْعَرٌ

طبرانی نے کہا: اسے ابواسحاق سے صرف شریک نے روایت کیا ہے اور اسے بیان کرنے میں مسعر منفرد ہے۔

تحقیق و تخریج اسناده ضعيف جدًا، المعجم الصغير: ٧١۔ حارث سخت ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٨٨٧] يَا دُنْيَا! مُرِّي عَلَى أَوْلِيَائِي، لَا تَحْلَوْلِي لَهُمْ فَتَفْتِنِيهِمْ

اے دنیا! تو میرے دوستوں کے لیے کڑوی ہو جا، ان کے لیے میٹھی نہ ہونا ورنہ تو انہیں فتنہ میں ڈال دے گا

[١٤٥٣] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ، وَأَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ وَزِيرٍ قَالَا: أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ، أبنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ الْبَلْخِيُّ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، ثنا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: يَا دُنْيَا مُرِّي عَلَى أَوْلِيَائِي، لَا تَحْلَوْلِي فَتَفْتِنِيهِمْ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے دنیا! تو میرے دوستوں کے لیے کڑوی ہو جا، ان کے لیے میٹھی نہ ہونا ورنہ تو انہیں فتنہ میں ڈال دے گی۔''

تحقیق و تخریج موضوع: طبقات الصوفية للسلمي: ١/ ٢٣۔ حسین بن داود بلخی غیر ثقہ، محمد بن حسین کذاب متروک ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[٨٨٨] يَا دُنْيَا! اخْدُمِي مَنْ خَدَمَنِي، وَأَتْعِبِي مَنْ خَدَمَكِ

اے دنیا! تو اس کی خادم بن جا جو میرا خادم بنے اور اس کو تھکا دے جو تیرا خادم بنے

[١٤٥٤] أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ الْغَازِي قِرَاءَةً عَلَيْهِ بِمَكَّةَ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُعَدِّلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَنْصُورٍ الْمُذَكِّرُ، قَالَا: ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُعَاذٍ الْبَلْخِيُّ، ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، ثنا

مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ،

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلدُّنْيَا: يَا دُنْيَا! اخْدُمِي مَنْ خَدَمَنِي، وَأَتْعِبِي يَا دُنْيَا مَنْ خَدَمَكِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل دنیا سے فرماتا ہے: اے دنیا! تو اس کی خادم بن جا جو میرا خادم بنے اور اے دنیا! تو اس کو تھکا دے جو تیرا خادم بنے۔''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف:** تـاريـخ مدينة السلام: ٨/ ٥٧٧۔ معرفة علوم الحديث: ٢٣٧۔ حسین بن داود بن معاذ بلخی غیر ثقہ ہے۔ السلسلة الضعيفة: ١٢.

[٨٨٩] مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ

جس شخص کو میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے مشغول و مصروف رکھا میں اسے اس سے بہتر دوں گا جو میں سوال کرنے والوں کو دیتا ہوں

[١٤٥٥] أنـا أَبُـو الْـقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ طَه بِدِمَشْقَ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ السِّقَـاءِ، نـا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا صَفْوَانُ بْنُ أَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ سَالِمٍ،

عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ . . . . . .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے......''

تحقیق و تخریج: **اسناده ضعيف:** التـرغيب لابن شاهين: ١٥٣۔ تاريخ دمشق: ٥/ ٤٣٦۔ یحییٰ بن عبدالحمید سخت ضعیف ہے۔ اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[٨٩٠] مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ، وَمَا رَدَدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ مَا رَدَدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ

جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی تو بے شک اس نے مجھے کھلے عام جنگ کی دعوت دی اور میں کسی چیز میں جسے میں کرنے والا ہوں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا اپنے مومن بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں

[١٤٥٦] أَخْبَرَنَـا الْمُحْسِنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْكِرَامِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، ثنا سَلَامَةُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: ثنا صَدَقَةُ، عَنْ هِشَامٍ الْكِنَانِيِّ،

عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ، وَمَا رَدَدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ مَا رَدَدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ، وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام سے، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ''جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی تو بے شک اس نے مجھے کھلے عام جنگ کی دعوت دی اور میں کسی چیز میں جسے میں کرنے والا ہوں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا اپنے مومن بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں (کیونکہ) وہ موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی) ناپسند کرتا ہے اور میں بھی اسے تکلیف دینا ناپسند کرتا ہوں اور اس کے سوا اس کے لیے کوئی چارہ بھی نہیں ہوتا۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: الاولیاء لابن ابی الدنیا: ۱۔ حلیۃ الاولیاء: ۷/ ۶۱۔ تاریخ دمشق: ۷/ ۹۶۔ ہشام کنانی اور صدقہ مجہول ہیں۔ صدقہ سے مراد اگر صدقہ بن عبداللہ ہے تو وہ سخت ضعیف ہے۔ السلسلة الضعيفة: ۱۷۷۵.

[۱۴۵۷] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتُلِيُّ، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ آذَى لِي وَلِيًّا فَقَدِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمِي، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِمِثْلِ أَدَاءِ فَرَائِضَ، وَإِنَّ عَبْدِي لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ، وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ مَوْتِهِ، لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کو تکلیف دی اس نے میری حرام کردہ چیزوں کو حلال کر لیا اور فرائض کی ادائیگی جیسا کسی بندے نے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور بے شک میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں (پھر) اگر وہ مجھے پکارے تو میں اسے جواب دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور میں کسی چیز سے جسے میں کرنے والا ہوں ایسا تردد نہیں کرتا جیسا اس (اپنے بندے) کی موت سے کرتا

ہوں کیونکہ وہ موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی) ناپسند کرتا ہے
اور میں بھی اسے تکلیف دینا ناپسند کرتا ہوں۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: احمد: ٦/ ٢٥٦ـ الاولياء: ٤٥ـ كشف الاستار: ٣٦٤٧ـ

ابوحمزہ عبدالواحد ضعیف ہے۔

فائدہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی لی تو بے شک میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ جن جن عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے وہ عبادت مجھے بہت محبوب ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں اور میں کسی کام میں جسے میں کرنے والا ہوں ایسا تردد نہیں کرتا جیسا تردد مومن کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں (کیونکہ) وہ موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی) ناپسند کرتا ہے اور میں بھی اسے تکلیف دینا ناپسند کرتا ہوں۔'' (بخاری: ٦٥٠٢)

[۸۹۱] وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا، وَلَا تَعَبَّدَ لِي بِمِثْلِ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ، يَا مُوسَى! إِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعِ الْمُتَصَنِّعُونَ لِي بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

میرے مومن بندے نے دنیا میں زہد جیسا میرا قرب حاصل نہیں کیا اور اس چیز کی ادائیگی جیسی میری عبادت نہیں کی جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ اے موسیٰ! حقیقت یہی ہے کہ میرے لیے تصنع وتکلف کرنے والوں نے دنیا میں زہد جیسا تصنع وتکلف نہیں کیا

[١٤٥٨] أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَرَّانِيُّ السُّكَّرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ ـ هُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ ـ ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى نَادَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِئَةِ أَلْفٍ وَأَرْبَعِينَ أَلْفِ كَلِمَةٍ وَصَايَا كُلُّهَا، فَكَانَ فِيمَا نَاجَاهُ أَنْ قَالَ لَهُ: يَا مُوسَى! إِنَّهُ لَمْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ساتھ گفتگو فرمائی جو ساری کی ساری وصیتیں تھیں پس جو گفتگو ہوئی اس میں یہ ارشاد بھی تھا کہ اے

يَتَصَنَّعِ الْمُتَصَنِّعُونَ لِي بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا، وَلَمْ يَتَقَرَّبِ الْمُتَقَرِّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَعَبَّدِ الْمُتَعَبِّدُونَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خِيفَتِي)) مُخْتَصَرٌ

موسیٰ! حقیقت یہی ہے کہ میرے لیے تصنع وتکلف کرنے والوں نے دنیا میں زہد جیسا تصنع وتکلف نہیں کیا اور قرب حاصل کرنے والوں نے میری حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے اور پرہیز کرنے جیسا قرب حاصل نہیں کیا اور عبادت کرنے والوں نے میرے خوف سے رونے کی مثل عبادت نہیں کی۔'' یہ حدیث مختصر ہے۔

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: المعجم الاوسط: ۳۹۳۷۔ شعب الايمان: ۱۰۰۴۷۔ الترغيب لابن شاهين: ۲۲٦۔ جویبر سخت ضعیف ہے۔ اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۱۴۵۹] وَأَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةٌ، نا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ،

عَنْ جُوَيْبِرٍ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ: ((يَا مُوسَى! إِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعِ الْمُتَصَنِّعُونَ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا، وَلَمْ يَتَقَرَّبِ الْمُتَقَرِّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَعَبَّدِ الْمُتَعَبِّدُونَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خِيفَتِي))

جویبر سے ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے کہ فرمایا: ''اے موسیٰ! حقیقت یہی ہے کہ تصنع وتکلف کرنے والوں نے دنیا میں زہد جیسا تصنع وتکلف نہیں کیا اور قرب حاصل کرنے والوں نے میری حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے اور پرہیز کرنے جیسا قرب حاصل نہیں کیا اور عبادت کرنے والوں نے میرے خوف سے رونے کی مثل عبادت نہیں کی۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۱۴٦۰] وَأَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْجِيزِيُّ، أنا أَبُو عَمْرٍو زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي الْمَاضِي بْنُ مُحَمَّدٍ،

عَنْ جُوَيْبِرٍ بِإِسْنَادِهِ: ((إِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعِ الْمُتَصَنِّعُونَ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا، وَلَمْ يَتَقَرَّبِ الْمُتَقَرِّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَعَبَّدِ الْمُتَعَبِّدُونَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خِيفَتِي))

جویبر ہی سے مزید ایک سند کے ساتھ مروی ہے: ''حقیقت یہی ہے کہ تصنع وتکلف کرنے والوں نے دنیا میں زہد جیسا تصنع وتکلف نہیں کیا اور قرب حاصل کرنے والوں نے میری حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے اور پرہیز کرنے جیسا قرب حاصل نہیں کیا اور عبادت کرنے والوں نے میرے

خوف سے رونے کی مثل عبادت نہیں کی۔‘‘

تحقیق وتخریج ایضًا.

[۸۹۲] هَذَا دِينٌ ارْتَضَيْتُهُ لِنَفْسِي، وَلَنْ يُصْلِحَهُ إِلَّا السَّخَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ

میں نے اس دین کو اپنے لیے چن لیا ہے اور اس کو سخاوت اور حسن خلق کے علاوہ کوئی چیز درست نہیں رکھ سکتی

[۱۴۶۱] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَطَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَزِيدَ الْأُمَوِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ:

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: هَذَا دِينٌ ارْتَضَيْتُهُ لِنَفْسِي، وَلَنْ يُصْلِحَهُ إِلَّا السَّخَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ، فَأَكْرِمُوهُ بِهِمَا مَا صَحِبْتُمُوهُ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’میں نے اس دین کو اپنے لیے چن لیا ہے اور اس کو سخاوت اور حسن خلق کے علاوہ کوئی چیز درست نہیں رکھ سکتی لہٰذا تم ان دونوں کے ذریعے اسے معزز ومحترم کرو جب تک اس کے ساتھ رہو۔‘‘

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف: مكارم الاخلاق للخرائطی: ۴۰۔ شعب الايمان: ۱۰۳۶۸۔ عبدالملک بن یزید الاموی ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[۸۹۳] إِذَا وَجَّهْتُ إِلَى عَبْدٍ مِنْ عَبِيدِي مُصِيبَةً فِي بَدَنِهِ أَوْ مَالِهِ وَوَلَدِهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ ذَلِكَ بِصَبْرٍ جَمِيلٍ

جب میں اپنے بندوں میں سے کسی بندے کی طرف اس کے بدن، مال یا اولاد میں کوئی مصیبت بھیجوں پھر وہ صبر جمیل کے ساتھ اس کا استقبال کرے

[۱۴۶۲] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ أَحْمَدَ الْمُقْرِئُ، أبنا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الضِّرَابُ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَرْوَانَ الْمَالِكِيُّ، ثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: ((إِذَا وَجَّهْتُ إِلَى عَبْدٍ مِنْ عَبِيدِي مُصِيبَةً فِي بَدَنِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ وَلَدِهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ ذٰلِكَ بِصَبْرٍ جَمِيلٍ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ أَنْصِبَ لَهُ مِيزَانًا أَوْ أَنْشُرَ لَهُ دِيوَانًا))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ جبریل علیہ السلام سے، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا: ''جب میں اپنے بندوں میں سے کسی بندے کی طرف اس کے بدن، مال یا اولاد میں کوئی مصیبت بھیجوں پھر وہ صبر جمیل کے ساتھ اس کا استقبال کرے تو میں اس سے قیامت کے دن اس بات سے حیا کروں گا کہ اس کے لیے میزان قائم کروں یا اس کے لیے اعمال نامہ کھولوں۔''

تحقیق وتخریج اسناده ضعيف جداً: الكامل لابن عدي: ٨/ ٤٧٥۔ یعقوب بن جہم متہم بالکذب ہے۔

[٨٩٤] الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي

بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے

[١٤٦٣] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكَاتِبُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدُونَ بِبَالِسَ، حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، پس جس شخص نے ان میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اسے آگ میں پھینک دوں گا۔''

تحقیق وتخریج مسلم: ٢٦٢٠۔ ابوداود: ٤٠٩٠۔ ابن ماجه: ٤١٧٤.

[١٤٦٤] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ إِجَازَةً، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، نا أَبُو كُرَيْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، نا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ تَعَالَى قَالَ: ((الْعَظَمَةُ إِزَارِي وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، اس نے فرمایا: ''عظمت میرا ازار ہے اور بڑائی میری چادر ہے چنانچہ جس شخص نے ان میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔''

تحقیق و تخریج ایضًا.

[١٤٦٥] نـا نَـصْـرُ بْـنُ عَبْـدِ الْعَزِيزِ الْفَارِسِيُّ لَفْظًا مِنْ كِتَابِهِ، أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَنْبَارِيُّ، نا جَدِّي، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ سُفْيَانُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَهُ مَرَّةً أُخْرَى عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي فِيهِمَا أُلْقِهِ فِي النَّارِ))

سفیان نے اس روایت کو ایک بار نبی ﷺ تک مرفوع بیان کیا اور ایک بار ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک موقوف بیان کیا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: ''بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے چنانچہ جس شخص نے ان میں سے کوئی مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اسے آگ میں پھینک دوں گا۔''

تحقیق و تخریج ایضًا.

تشریح ان احادیث میں انسانوں کے لیے غرور وتکبر کی مذمت بیان کی گئی ہے اور انہیں اس کے انجام بد سے خبردار کیا گیا ہے۔عظمت و بڑائی اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو تمثیل، تعطیل اور تکییف کے بغیر تسلیم کرتے ہیں۔ الحمد للہ عظمت و بڑائی کو ازار اور چادر سے تعبیر کرنے کا مفہوم۔ واللہ اعلم۔ یہ ہے کہ جس طرح یہ دونوں کپڑے پہننے والے کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں مشارکت قبول نہیں کرتے اسی طرح کمال عظمت و بڑائی بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کو زیبا ہے اگر مخلوق میں کسی کو وقتی طور پر محدود عظمت و بڑائی حاصل ہے تو یہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہے اس لیے انسان کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے نہ کہ اپنی عظمت اور بڑائی کا دعویٰ کرتے ہوئے تکبر اور غرور کا راستہ اپنا لے۔

باب: ١٧

وهو باب الدعاء الذي يختم به الكتاب

یہ باب دعاؤں پر مشتمل ہے جن پر کتاب کا اختتام ہوگا

[٨٩٥] اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ

اے اللہ! بے شک میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع مند نہ ہو

[١٤٦٦] أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِي، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَحْمَدَ الرُّعَيْنِيُّ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثنا خَلَفُ

بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حَفْصٍ -هُوَ ابْنُ عَمْرٍو ابْنُ أَخِي أَنَسٍ-

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی تھی: ''اے اللہ! بے شک میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع مند نہ ہو، ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو۔ میں ان چاروں چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

تحقیق وتخریج: **صحیح:** نسائی: ۵۴۷۲۔ احمد: ۳/ ۲۸۴۔ حاکم: ۱/ ۱۰۴.

[۱۴۶۷] وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ،

أنا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ))

یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی خلف بن خلیفہ سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے اور اس کے آخر میں یہ ہے: ''اے اللہ! بے شک میں ان چاروں چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[۱۴۶۸] أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكَاتِبُ، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ، ثنا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ،

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع مند نہ ہو، ایسے عمل سے جو اوپر (تیری بارگاہ کی طرف) نہ چڑھے، ایسے دل سے جو (تجھ سے) ڈرتا نہ ہو اور ایسی بات سے جو سنی نہ جائے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعیف:** احمد: ۳/ ۲۵۵۔ طیالسی: ۲۱۱۹۔ ابن حبان: ۸۳۔ قتادہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

تشریح: (۱) حدیث میں مذکوران چاروں چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنا مستحب اور پسندیدہ

عمل ہے۔ (۲) ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ یا اللہ! میرے علم کو مفید بنا۔ دل کو عاجزی اور خشوع والا بنا، میری دعائیں قبول فرما اور میرے نفس کو قناعت پسند بنا۔ (۳) آپ کا استعاذہ امت کی تعلیم اور اظہار عبودیت کے لیے تھا ورنہ آپ کو یہ پناہ پہلے سے حاصل تھی۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ بندے کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے محتاج بن کر رہنا چاہیے۔ (۴) علم نافع سے مراد علم کے مطابق عمل ہے کیونکہ علم کا سب سے پہلا فائدہ خود عالم کو ہونا چاہیے پھر دوسروں کو، مثلاً تبلیغ و تعلیم وغیرہ (۵) دعا کی قبولیت سے مراد اس پر ثواب حاصل کرنا ہے نہ کہ بعینہٖ بات کا پورا ہو جانا کیونکہ یہ بہت سے امور میں ممکن نہیں (۶) نفس کے سیر نہ ہونے سے مراد نفس کا مریض اور لالچی ہونا ہے اور ثواب کی حرص اچھی چیز ہے۔ واللہ اعلم۔ (سنن نسائی: ۷/ ۳۷۹، ۳۸۰)

[۸۹۶] اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ

اے اللہ! بے شک میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں

[۱۴۶۹] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمٌ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: مَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي صَبَاحًا إِلَّا رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ))

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت جب بھی میرے گھر سے باہر نکلے تو آپ نے اپنی نگاہ آسمان کی جانب اٹھائی اور یہ دعا پڑھی: ''اے اللہ! بے شک میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے، جہالت برتوں یا مجھ سے کوئی جہالت برتی جائے۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** ابوداود: ٥٠٩٤۔ ترمذی: ٣٤٢٧۔ نسائی: ٥٤٨٨۔ ابن ماجه: ٣٨٨٤۔ شعبی کا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں۔

[۸۹۷] اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیری جلد عافیت کا سوال کرتا ہوں

[۱۴۷۰] أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَازِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَوْتِ الْمَكِّيُّ، إِمْلَاءً، ثنا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ،

ثنا يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ

یوسف بن عطیہ کہتے ہیں کہ عبدالحکم بن میمون میری عیادت

الْحَكَمِ بْنُ مَيْمُونٍ يَعُودُنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ ثَابِتٍ عَلَى أَنَسٍ فَحَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ شَاكٍ فَقَالَ لَهُ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ، وَصَبْرًا عَلَى بَلِيَّتِكَ، وَخُرُوجًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَى رَحْمَتِكَ))

کرنے آئے تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ ثابت کے ہمراہ انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ان کو یہ حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اس وقت وہ کسی تکلیف میں مبتلا تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: کہو: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیری جلد عافیت اور تیری آزمائش پر صبر اور دنیا سے تیری رحمت کی طرف نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف جدًا: یوسف بن عطیہ متروک ہے اور عبدالحکم بن میمون کی توثیق نہیں ملی۔

[۸۹۸] اللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي

اے اللہ! میرے لیے بھلائی فرما اور میرے لیے بھلائی ہی کا انتخاب کیجیے

[۱۴۷۱] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا يُوسُفُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْعُقَيْلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمُعَيْطِيُّ، ثنا زَنْفَلٌ الْعُرْفِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: ((اللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے لیے بھلائی فرما اور میرے لیے بھلائی ہی کا انتخاب کیجیے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ترمذی: ۳۵۱۶۔ ابویعلی: ۴۴۔ بزار: ۵۹۔ زنفل عرقی ضعیف ہے۔

[۸۹۹] اللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي

اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے تو میری سیرت بھی اچھی بنا دے

[۱۴۷۲] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْسَرَانِيُّ، ثنا الْخَرَائِطِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، قَالَ: ثنا عَاصِمٌ، عَنْ عَوْسَجَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ،

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ

سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي)) تھے: ”اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے تو میری سیرت بھی اچھی بنا دے۔“

تحقیق وتخریج: حسن: مكارم الاخلاق للخرائطي: ٩، عن ابي مسعود، احمد: ١/ ٤٠٣۔ ابويعلى: ٥٠٧٥۔ ابن حبان: ٩٥٩۔، عن ابن مسعود.

[١٤٧٣] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي)) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے تو میری سیرت بھی اچھی بنا دے۔“

تحقیق وتخریج: ایضًا.

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بہترین صورت پر انسان کی تخلیق فرمائی ہے۔ قرآن میں ہے کہ ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾(التین: ۴) ”یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا ہے۔“ ایک دوسرے مقام پر ہے کہ ﴿وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ﴾(التغابن: ۳) ”اس نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں۔“ انسان خواہ کسی بھی رنگ و نقش کا ہو وہ دیگر مخلوقات سے بہتر بنایا گیا ہے اس لیے اسے چاہیے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور ساتھ ہی ایمان وایقان اور اچھے اوصاف وخصائل کے حصول کی بھی دعا کرتا رہے کیونکہ صورت جیسی بھی ہو کامیابی ونجات کا دارومدار تو انہی خصائل پر ہے۔ علاوہ ازیں جن روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ دیکھتے وقت مذکورہ بالا دعا مانگا کرتے تھے، وہ ضعیف ہیں۔

(فقہ الاسلام، ص: ۸۴۸)

[٩٠٠] اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے

[١٤٧٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ، ثنا خَالِدٌ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ- ثنا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ لَوْ عَلِمْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا كُنْتُ أَدْعُو؟ قَالَ: ((قُولِي: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي))

عرض کیا: بتلایئے اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں کون سی دعا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ کہو: اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ترمذی: ٣٥١٣۔ ابن ماجه: ٣٨٥٠۔ احمد: ٦/ ١٨٢۔

ابن بریدہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں۔

[١٤٧٥] ونا أَبُو مُحَمَّدٍ التُّجِيبِيُّ، نا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْحَارِثِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، نا الثَّوْرِيُّ،

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک اور سند سے بھی جریری سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج: ایضًا.

[١٤٧٦] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ، أنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ وَاصِلٍ، أَوْ أَبِي وَاصِلٍ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَذَا شَهْرُ رَمَضَانَ قَدْ حَضَرَ، فَمَاذَا أَقُولُ؟ قَالَ: ((قُولِي: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ ماہ رمضان آ چکا ہے تو میں کون سی دعا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ کہو: اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: ولید بن عمرو ضعیف ہے اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[١٤٧٧] وأنا أَبُو الْقَاسِمِ الْأُدْفُوِيُّ أَيْضًا، أنا أَبُو الطَّيِّبِ الْجُرَيْرِيُّ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَدْعُو فِيهَا؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! بتلایئے اگر میں شب قدر پا لوں تو اس میں کون سی

قَالَ: ((قُولِي: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّي)).

دعا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ کہو: اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے بھی معاف فرما دے۔''

تحقیق وتخریج: اسناده ضعيف: دیکھئے حدیث نمبر ۱۴۷۷۔

[۱۴۷۸] أنا الْغُبَرِيُّ، نا حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ الشَّاعِرُ، نا أَبُو النَّضْرِ، عَنِ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: ((قُولِي: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّي))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر میں شب قدر کو پالوں تو اس میں کون سی دعا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ کہو: اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے بھی معاف فرما دے۔''

تحقیق وتخریج: ایضًا۔

[۹۰۱] اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ

اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف فرما جو میں نے غلطی سے کیے اور جو جان بوجھ کر کیے

[۱۴۷۹] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْمُحْسِنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْكِرَامِ، ثنا أَبُو الْقَاسِمِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْجِرَابِ، أبنا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا أَبِي، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا جَهِلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی تھی: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا اَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا جَهِلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ)) ''اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف فرما جو میں نے غلطی سے کیے اور جو جان بوجھ کر کیے، جو چھپ کر کیے اور جو علانیہ کیے، جو لاعلمی میں کیے اور جو جانتے بوجھتے ہوئے کیے۔''

تحقیق وتخریج: صحيح: احمد: ٤/ ٤٣٨۔ بزار: ٣٥٢٥۔ مسند الصحابة للروياني: ١٢٠ .

[۱۴۸۰] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، نا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ حُصَيْنٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! عَبْدُ الْمُطَّلِبِ خَيْرٌ لِقَوْمِهِ، كَانَ يُطْعِمُ الْكَبِدَ وَالسَّنَامَ، وَأَنْتَ تَنْحَرُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ إِنَّ حَصِينًا قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَقُولَ؟ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعْزِمَ لِي عَلَى رُشْدِ أَمْرِي))، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ حَصِينًا أَسْلَمَ بَعْدُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ سَأَلْتُكَ الْمَرَّةَ الْأُولَى، أَلَا وَأَقُولُ لَكَ: مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَقُولَ؟ قَالَ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ، وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حصین اسلام قبول کرنے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: محمد! عبدالمطلب اپنی قوم کے لیے بہتر تھا وہ (جانوروں کی) کلیجی اور کوہان کا گوشت کھلایا کرتا تھا جبکہ آپ تو ان (جانوروں) کو مکمل ذبح کر دیتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ نے چاہا جواب دیا۔ پھر حصین کہنے لگا: محمد! آپ مجھے کیا پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ، وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَعْزِمَ لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ)) ''اے اللہ! بے شک میں اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں اس بات کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے میرے بھلائی کے کام پر پختگی عطا فرما دے۔'' کہتے ہیں: پھر اس کے بعد حصین اسلام لے آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: بے شک میں نے پہلی مرتبہ بھی آپ سے سوال کیا تھا اور اب بھی آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے کیا پڑھنے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ، وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ)) ''اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف فرما جو میں نے چھپ کر کیے اور جو علانیہ کیے، جو غلطی سے کیے اور جو جان بوجھ کر کیے، جو لاعلمی میں کیے اور جو جانتے بوجھتے ہوئے کیے۔''

تحقیق و تخریج صحیح: احمد: ٤/ ٤٤٤۔ ابن حبان: ٨٩٩۔ حاکم: ١/ ٥١٠ .

تشریح ان احادیث میں نبی رحمت ﷺ کی طرف سے امت کو ملنے والی دو جامع دعاؤں کا ذکر ہے:

(١) دانستہ اور نادانستہ، چھپ چھپا کر اور کھلے عام ہر طرح کے گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کی دعا: ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرلِی مَا اَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا جَھِلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ))

(٢) نفس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی دعا کیونکہ نفس انسان کو رشد و بھلائی کی طرف نہیں آنے دیتا لہٰذا دعا سکھائی گئی کہ یا اللہ! نفس کے شر سے بچا کر مجھے رشد و ہدایت دے اور اس پر پختگی عطا فرما۔ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِی وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَعْزِمَ لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ))

[٩٠٢] اَللّٰھُمَّ آتِ نَفْسِی تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا

اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک کر دے تو اسے سب سے بہتر پاک وصاف کرنے والا ہے

[١٤٨١] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَظِيفٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، أبنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ الرَّازِيُّ، ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُمَوِيُّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا)) ، وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، وَأَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا)) ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا﴾ (الشمس:٨) "پھر اس کی نافرمانی اور اس کا تقویٰ (کی پہچان) اس کے دل میں ڈال دی۔" اور آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک کر دے تو اسے سب سے بہتر پاک وصاف کرنے والا ہے تو ہی اس کا کارساز اور مالک ہے۔" آپ ﷺ اس وقت نماز میں تھے۔

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: تفسیر ابن ابی حاتم: ١٩٣٣٩۔ عبداللہ بن عبداللہ الاموی کو صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

فائدہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تم سے اسی طرح کہتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، آپ فرمایا کرتے تھے: ((اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ،

وَالْهَرَمِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمَنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا)) ''اے اللہ! بے شک میں عجز، سستی، بزدلی، بخل، سخت بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک صاف کر دے تو اسے سب سے بہتر پاک وصاف کرنے والا ہے تو ہی اس کا کارساز اور مالک ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع مند نہ ہو، ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔'' (مسلم: ۲۷۲۲)

[۹۰۳] اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ وَأَدْرَأُ بِكَ فِي نُحُورِهِمْ

اے اللہ! بے شک میں ان (دشمنوں) کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تجھی کو ان کے مقابلے میں پیش کرتا ہوں

[۱۴۸۲] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِئُ ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَزَّارُ ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، أبنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ،

عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ، وَأَدْرَأُ بِكَ فِي نُحُورِهِمْ))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے اندیشہ ہوتا تو آپ یوں دعا فرمایا کرتے: ''اے اللہ! بے شک میں ان (دشمنوں) کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تجھی کو ان کے مقابلے میں پیش کرتا ہوں۔''

تحقیق و تخریج **اسناده ضعیف**: ابوداود: ۱۵۳۷۔ احمد: ۴/ ۴۱۴۔ ابن حبان: ۴۷۶۵۔ قتادہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

[۹۰۴] بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ وَبِكَ أَصُولُ

(اے اللہ!) میں تیری ہی مدد سے چلتا پھرتا ہوں، تیری ہی مدد سے لڑائی کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ آور ہوتا ہوں

[۱۴۸۳] أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ ، ثنا أَبُو طَاهِرٍ الْقَاضِي ، ثنا أَبُو خَلِيفَةَ ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، أبنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ،

عَنْ صُهَيْبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ ، فَسُئِلَ مَاذَا كَانَ يَقُولُ؟ قَالَ: ((أَقُولُ: بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ وَبِكَ أَصُولُ))

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام خیبر میں اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے، آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کیا دعا فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں کہہ رہا ہوں: ((بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ وَبِكَ أَصُوْلُ)) ''(اے اللہ!) میں تیری ہی مدد سے چلتا پھرتا ہوں، تیری ہی مدد سے لڑائی کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ آور ہوتا ہوں۔''

تحقیق وتخریج: صحیح: دارمی: ۲٤٤۱۔ احمد: ٤/ ۳۳۲۔ ابن حبان: ٤٧٥٨ .

تشریح: سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایام حنین میں فجر کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ کسی چیز کی وجہ سے حرکت کر رہے تھے ہم نے اس سے پہلے آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا تھا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بے شک ہم آپ کو ایک ایسا کام کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ جسے آپ (پہلے) نہیں کرتے تھے۔ آپ کے یہ ہونٹ کیوں حرکت کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پہلی امتوں میں ایک نبی تھا ان کو اپنی امت کی کثرت پر بڑی خوشی ہوئی تو وہ یہ کہہ بیٹھے کہ انہیں کوئی چیز شکست نہیں دے سکتی۔ اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی امت کے بارے میں تین میں سے کوئی ایک بات پسند کر لیں: یا ہم ان پر ان کے کسی دشمن کو مسلط کر دیں گے جو ان کا خون بہائے۔ یا بھوک کو مسلط کر دیں گے۔ یا موت۔ انہوں نے اپنی قوم سے مشورہ کیا تو وہ کہنے لگے: دشمن کے ساتھ لڑنے کی ہم میں طاقت نہیں اور بھوک پر ہم صبر نہیں کر سکتے البتہ موت (ٹھیک ہے)۔ تو اس (اللہ) نے ان پر موت بھیج دی چنانچہ صرف تین دن کے اندر اندر ان کے ستر ہزار آدمی مر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لیے میں ان (صحابہ) کی کثرت دیکھ کر یہ کہہ رہا ہوں کہ اے اللہ! تیری ہی مدد میں چلتا پھرتا ہوں، تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے لڑائی کرتا ہوں۔''

اس حدیث سے پتا چلا کہ جنگ کے موقع پر اپنی قوت وطاقت پر ناز کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے تا کہ اس کی مدد شامل حال رہے۔ سورۂ انفال میں اہل ایمان کو جنگ کے کچھ آداب بتائے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر اگر دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے تو یقیناً کامیابی مل سکتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝﴾ (الانفال: ٤٥۔

٤٧) ''مومنو! جب تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کو یاد کرو تا کہ تمہیں کامیابی ملے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں جیسے نہ بنو جو اتراتے ہوئے اور لوگوں میں خودنمائی کرتے ہوئے اپنے گھروں سے نکلے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اسے گھیرنے والا ہے۔''

[٩٠٥] اللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيدِ

اے اللہ! ولید کے بچانے کی طرح بچا

[١٤٨٤] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّقَطِيُّ، وَذُو النُّونِ قَالَا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا ابْنُ أَخِي أَبِي زُرْعَةَ، ثنا عَمِّي، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، أبنا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيدِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! ولید کے بچانے کی طرح بچا۔''

تحقیق و تخریج: اسناده ضعیف جدًا: السنة لابن ابی عاصم: ٣٧١- الدعاء للطبرانی: ١٤٤٧- عبدالوہاب بن ضحاک متروک ہے۔

[١٤٨٥] وَأَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْمُقْرِئُ، ثنا ابْنُ شَاهِينَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَاغَنْدِيُّ،

ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک اور سند سے بھی عبدالوہاب بن ضحاک سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق و تخریج: ایضًا.

[١٤٨٦] وَأَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ، أبنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بُنْدَارٍ، أبنا أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، ثنا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيدِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! ولید کے بچانے کی طرح بچا۔''

تحقيق وتخريج ایضًا.

[١٤٨٧] قَالَ: أَنَاهُ الْعَسْكَرِيُّ، أنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ إِجَازَةً، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمَرْوَزِيُّ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ،

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيدِ)).

سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ولید کے بچانے کی طرح بچانے کا سوال کرتا ہوں۔''

تحقيق وتخريج اسناده ضعيف جدًا: ہیثم بن عدی اور محمد بن عبدالکریم مروزی کذاب ہیں۔

[٩٠٦] اللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا

اے اللہ! تو نے (بدرواحزاب میں) قریش کے پہلے لوگوں کو عذاب چکھایا تھا اب ان کے بعد والوں کو انعام واکرام سے نواز دے

[١٤٨٨] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْبَزَّازُ، أبنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! (بدر واحزاب میں) تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عذاب چکھایا تھا اب ان کے بعد والوں کو انعام واکرام سے نواز دے۔''

تحقيق وتخريج صحيح: ابن الاعرابی: ٢٨٢.

تشریح اس حدیث مبارک میں قریش کے حق میں نبی ﷺ رحمت کی دعا کا ذکر ہے کہ قریش کے پہلے لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی وجہ سے بدر واحزاب میں شکست وتباہی کا مزہ چکھ چکے ہیں اور اسی طرح یہ لوگ خشک سالی قحط وغیرہ کی آفات میں بھی مبتلا رہے لہٰذا اب جبکہ ان کے بعد والے اسلام کی نعمت سے مالا مال ہو چکے ہیں تو انہیں انعام واکرام سے نواز دے۔

[۹۰۷] اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا

اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے صبح کے وقت میں برکت فرما

[۱۴۸۹] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ التُّجِيبِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ مُسَاوِرٍ الْعَتَكِيُّ، ثنا أَبُو حَمْزَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا تَطْلُبَنَّ حَاجَةً إِلَى أَعْمَى، وَلَا تَطْلُبَنَّهَا لَيْلًا، وَإِذَا طَلَبْتَ الْحَاجَةَ فَاسْتَقْبِلِ الرَّجُلَ بِوَجْهِكَ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ فِي الْعَيْنَيْنِ وَبَاكِرْ حَاجَتَكَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نابینا آدمی سے حاجت ہرگز نہ طلب کرو اور رات کے وقت بھی حاجت ہرگز نہ طلب کرو اور جب تم نے حاجت طلب کرنی ہو تو اس آدمی سے اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہو کیونکہ حیاء دونوں آنکھوں میں ہوتی ہے اور صبح کے وقت اپنی حاجت کے لیے نکلو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے صبح کے وقت میں برکت فرما۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف:** بزار: ۵۳۱۲۔ المعجم الكبير: ۱۲۹۶۶۔ شعب الايمان: ۷۳۵۷، ۷۳۵۸۔ عمر بن مساور عتکی ضعیف ہے۔

[۱۴۹۰] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ -هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّلْحِيُّ- ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے صبح کے وقت میں برکت فرما۔''

تحقیق وتخریج: **اسناده ضعيف جدًا:** عبد بن حميد: ۷۵۷۔ المعجم الصغير: ۳۰۸۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر متروک اور ابن ابی اویس ضعیف ہے۔

[۱۴۹۱] أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الصَّفَّارُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا: نا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ

سیدنا صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

تحقیق و تخریج صحیح: ابوداود: ۲۶۰۶۔ ترمذی: ۱۲۱۲۔ ابن ماجه: ۲۲۳۶ .

[۱۴۹۲] أنا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدُونِ الْمَوْصِلِيُّ ، أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ ، نا أَبِي قَالَ: حَدَّثَتْنَا زَيْنَبُ بِنْتُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِيهَا ، عَنْ جَدِّهَا ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ خَمِيسِهَا))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے جمعرات کے دن صبح کے وقت میں برکت فرما۔''

تحقیق و تخریج اسنادہ ضعیف: تاریخ دمشق: ۶۹/ ۱۷۰۔ العلل المتناهية: ۵۱۳۔

عبدالصمد بن موسیٰ ضعیف ہے۔ اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۱۴۹۳] أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ ، أنا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، أنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا مُحَمَّدٌ -هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ- أنا سُفْيَانُ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ،

عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا))

سیدنا صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے صبح کے وقت میں برکت فرما۔''

تحقیق و تخریج دیکھئے حدیث نمبر ۱۴۹۱۔

[۱۴۹۴] وأنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَهْرِيَارَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِيذَةَ ، قَالَا: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ الْأَشْجَعِيُّ- صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِصْرَ فِي جِيزَتِهَا- حَدَّثَنِي أَبِي إِسْحَاقُ ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ ،

عَنْ أَبِيهِ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا)).

سیدنا نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے صبح کے وقت میں برکت فرما۔''

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: لَا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نُبَيْطٍ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، تَفَرَّدَ بِهِ وَلَدُهُ عَنْهُ

طبرانی نے کہا: نبیط سے یہ حدیث صرف اسی سند کے ساتھ مروی ہے، اسے ان کا بیٹا ان سے بیان کرنے میں منفرد ہے۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف جدًا: المعجم الصغیر: ٦٥۔ احمد بن اسحاق بن ابراہیم کذاب ہے۔اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

تشریح: ان احادیث میں نبی کریم ﷺ کی اپنی امت کے صبح کے اوقات میں برکت کی دعا کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ان تمام دینی ودنیاوی کاموں میں برکت فرمادے جو وہ صبح صبح کیا کریں۔اس سے پتا چلا کہ صبح کا وقت بڑا مبارک ہے جو کام اس وقت کیا جائے امید ہے کہ اس میں برکت ہوگی۔سیدنا صخر غامدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی فوجی دستہ یا لشکر روانہ فرماتے تو صبح کے وقت روانہ فرماتے۔صحابی رسول سیدنا صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے۔وہ بھی اپنا تجارتی قافلہ صبح کے وقت روانہ کیا کرتے تھے چنانچہ وہ خوشحالی ہو گئے اور ان کا مال زیادہ ہوگیا۔(ابوداود: ٢٦٠٨ حسن)

[٩٠٨] إِلَيْكَ انْتَهَتِ الْأَمَانِيُّ يَا صَاحِبَ الْعَافِيَةِ

اے عافیت والے! تمام آرزوئیں تجھی پر منتہیٰ ہوتی ہیں

[١٤٩٥] أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ وَصِيفٍ الْغَزِّيُّ بِهَا ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ ، ثنا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ ، ثنا مُوسَى بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِلَيْكَ انْتَهَتِ الْأَمَانِيُّ يَا صَاحِبَ الْعَافِيَةِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عافیت والے! تمام آرزوئیں تجھی پر منتہیٰ ہوتی ہیں۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: المعجم الاوسط: ٦٦٩٤۔ شعب الایمان: ٩٦٧٠۔ رشدین بن سعد ضعیف ہے۔اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[٩٠٩] رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي

پروردگار! میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ دھوڈال

[١٤٩٦] أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذٍ ، ثنا أَبُو عُمَرَ السَّمَرْقَنْدِيُّ ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ ، ثنا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ قَيْسٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رَبِّ تَقَبَّلْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی تھی: ((رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي ،

تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي)) ''پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو ڈال اور میری دعا قبول کر لے۔''

تحقیق و تخریج: صحیح: ابو داود: ۱۵۱۰۔ ترمذی: ۳۵۵۱۔ ابن ماجہ: ۳۸۳۰.

تشریح: مکمل دعا یوں ہے:

((رَبِّ! أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ. رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مُطِيعًا، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِي.)) (ابن ماجہ: ۳۸۳۰)

''اے میرے رب! میری مدد فرما اور میرے خلاف (دشمن کی) مدد نہ فرما۔ اور میری تائید فرما اور میرے خلاف (دشمن کی) تائید نہ فرما۔ اور میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ فرما۔ اور مجھے ہدایت سے نواز اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دے۔ اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھے ایسا (بندہ) بنا جو تیرا بہت شکر کرنے والا ہو، تیرا بہت ذکر کرنے والا ہو، تجھ سے بہت ڈرنے والا ہو، تیری اطاعت کرنے والا ہو، تیرے سامنے عاجزی کرنے والا ہو، تیری طرف ہی بار بار رجوع کرنے والا ہو۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو ڈال، میری دعا قبول کر لے، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان سیدھی رکھ، میری دلیل کو (پختہ اور) قائم رکھ اور میرے دل سے کینہ نکال دیجیے۔''

[۹۱۰] اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ، وَإِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ، وَبِكَ اعْتَصَمْتُ

اے اللہ! میں تیری توفیق سے اٹھا، تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھی کو مضبوطی سے تھاما

[۱۴۹۷] أنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَالِيقِيُّ، أنا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حُصَيْنٍ الْهَمْدَانِيُّ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، نا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقُرَشِيُّ الْهُبَارِيُّ، نا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسَاوِرٍ الْعِجْلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمْ يَرِدْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا إِلَّا قَالَ حِينَ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے یہ

يَنْهَضُ مِنْ جُلُوسِهِ: ((اللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ، وَإِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ، وَبِكَ اعْتَصَمْتُ، أَنْتَ ثِقَتِي، وَأَنْتَ رَجَائِي، اللّٰهُمَّ اكْفِنِي مَا هَمَّنِي، وَمَا لَمْ أَهْتَمَّ بِهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوَى، وَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَجِّهْنِي لِلْخَيْرِ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ)) ، قَالَ: ثُمَّ يَخْرُجُ

کلمات ضرور پڑھتے: اے اللہ! میں تیری توفیق سے اٹھا، تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھی کو مضبوطی سے تھاما۔ تو میرا بھروسا ہے اور تو ہی میری امید ہے۔ اے اللہ! میرے اہم اور غیر اہم کاموں میں مجھے کافی ہو جا، اور ان میں بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! مجھے تقویٰ کا توشہ عطا فرما، اور میرے گناہ بخش دے اور میں جہاں کہیں بھی منہ کروں مجھے خیر کی طرف متوجہ کر۔'' راوی کہتا ہے کہ پھر آپ (یہ کلمات پڑھ کر) سفر کے لیے روانہ ہوتے۔

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: ابو یعلی: ۲۷۷۰۔ تھذیب الآثار: ۱۶۷ مسند علی۔ الدعاء للطبرانی: ۸۰۵۔ عمر بن مساور عجلی ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[۹۱۱] اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً سَوِيَّةً، وَمِيتَةً نَقِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اعتدال والی زندگی، صاف ستھری موت اور ایسی عاقبت کا سوال کرتا ہوں جس میں کوئی ذلت ورسوائی نہ ہو

[۱۴۹۸] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَيْمُونِ الْكَاتِبُ، أبنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيُّ، قَالَ: ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا خَلَّادٌ الْجُعْفِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً سَوِيَّةً، وَمِيتَةً نَقِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اعتدال والی زندگی، صاف ستھری موت اور ایسی عاقبت کا سوال کرتا ہوں جس میں کوئی ذلت ورسوائی نہ ہو۔''

تحقیق وتخریج: اسنادہ ضعیف: حاکم: ۱/ ۵۴۰۔ الدعاء للطبرانی: ۱۴۳۵۔ کشف الاستار: ۳۱۸۶۔ شریک اور اعمش مدلس راویوں کا عنعنہ ہے۔

[۱۴۹۹] أنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُدْفُوِيُّ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا خَلَّادُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ، نا شَرِيكٌ، عَنِ

الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَــنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كَانَ رَسُولُ الـلّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فَيَقُولُ: ((الـلّٰهُمَّ إِنِّـى أَسْـأَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً، وَمِيتَةً سَوِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے فرمایا کرتے: ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے صاف ستھری زندگی اور آسانی والی موت اور ایسی عاقبت کا سوال کرتا ہوں جس میں کوئی ذلت ورسوائی نہ ہو۔''

تحقيق وتخريج: ايضًا.

الحمد للہ، آج مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰ جنوری ۲۰۱۶ مسند الشھاب کا ترجمہ تخریج وتحقیق اورتشریح کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ الحمد للّٰه على ذالك

فهرس اطراف الاحاديث

حرف الألف

حرف الباء

حرف الحاء المهملة

حرف الخاء المعجمة

حرف الدال المهملة

حرف الذال المعجمة لا يوجد

حرف الراء

حرف الزاي

حرف السين المهملة

حرف الشين المعجمة

حرف الصاد المهملة

حرف اللام

حرف الميم

حرف النون

حرف الهاء

حرف الواو

حرف لا

فہرس المصادر والمراجع

١: **القرآن الکریم.**

٢: **جامع البیان** : ابوجعفر محمد بن جریر الطبری ، سنة الطبع: ٢٠١٠ء، دارالحدیث ، القاھرة .

٣: **فضائل القرآن:** ابوعبید القاسم بن سلام، الطبعة الاولٰی ، دارالکتب العلمیة ، بیروت .

٤: **تفسیر ابن ابی حاتم:** ابومحمد عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی ، المکتبة الشاملة .

٥: **تفسیر احسن البیان:** حافظ صلاح الدین یوسف ، دارالسلام ، لاھور .

٦: **صحیح البخاری:** امام محمد بن اسماعیل البخاری ، الطبعة الثانیة ، دارالسلام ، الریاض .

٧: **صحیح البخاري:** ترجمه و تشریح: مولانا داوٗد راز ، اشاعت ٢٠٠١ء، مکتبه قدوسیه ، لاھور .

٨: **صحیح مسلم:** امام مسلم بن الحجاج ، الطبعة الثانیة ، دارالسلام ، الریاض .

٩: **سنن ابو داود:** امام ابوداود ، ترجمه و فوائد ، ابوعمار عمر فاروق سعیدی ، دارالسلام ، لاھور .

١٠: **عون المعبود:** علامه محمد شمس الحق عظیم آبادی ، قدیمی کتب خانه ، کراچی .

١١: **سنن نسائی :** امام احمد بن شعیب النسائی ، ترجمه و فوائد ، حافظ محمد امین ، دارالسلام ، لاھور .

١٢: **سنن ابن ماجه:** امام محمد بن یزید ابن ماجه ، ترجمه و فوائد: مولانا عطاء الله ساجد ، دارالسلام ، لاھور .

١٣: **سنن الترمذی:** امام محمد بن عیسی الترمذی ، الطبعة الاولٰی ، مکتبة المعارف ، الریاض .

١٤: **شمائل ترمذی :** امام محمد بن عیسی الترمذی ، ترجمه تحقیق و فوائد: حافظ زبیر علی زئی ، اشاعت اکتوبر ٢٠١١ء، مکتبه اسلامیه ، لاھور .

١٥: **مسند احمد:** امام احمد بن حنل ، المیمنیة .

١٦: **المسند الامام احمد بن حنبل:** امام احمد بن حنبل ، الطبعة الثانیة ، الرسالة ، بیروت .

١٧: **سنن الدارمی:** امام عبد الله بن عبدالرحمن الدارمی ، قدیمی کتب خانه ، کراچی .

١٨: **سنن دارمی :** امام عبداللّٰه بن عبد الرحمن الدارمی ، ترجمه: بنت حافظ عبد الستار حماد ،

انصار السنة پبلی کیشنز، لاہور.

۱۹: **سنن الدارقطنی**: امام علی بن عمر الدارقطنی، الطبعة الثانیة، دارالکتب العلمیة، بیروت.

۲۰: **المؤتلف والمختلف**: امام علی بن عمر الدارقطنی، المکتبة الشاملة.

۲۱: **صحیح ابن خزیمة**: امام محمد بن اسحاق بن خزیمة، ترجمہ محمد اجمل بھٹی، انصار السنة پبلی کیشنز، لاہور.

۲۲: **صحیح ابن حبان**: امام محمد بن حبان الخراسانی، ترجمہ: مفتی ظفر جبار چشتی، پروگریسو بکس.

۲۳: **موارد الظمان**: حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الهیثمی، الطبعة الاولٰی، الرسالة، بیروت.

۲۴: **السنن الکبریٰ**: امام احمد بن شعیب النسائی، الطبعة الاولٰی، مکتبة الرشد، الریاض.

۲۵: **السنن الکبری**: امام احمد بن الحسین البیهقی، الطبع: ۲۰۰۸م، دارالحدیث، القاهرة.

۲۶: **شعب الایمان**: امام احمد بن الحسین البیهقی، الطبع الاولٰی، مکتبة الرشد، الریاض.

۲۷: **عشرة النساء**: امام احمد بن شعیب النسائی، الطبعة الثانیة، دارالفکر، بیروت.

۲۸: **المستدرك**: امام محمد بن عبد الله الحاکم، الهندیة.

۲۹: **المستدرك**: امام محمد بن عبدالله الحاکم، دارالمعرفة، بیروت.

۳۰: **الموطا**: امام مالك بن انس، الطبعة الثانیة، دارالفکر، بیروت.

۳۱: **الاتحاف الباسم**: موطا امام مالك، روایة ابن القاسم، ترجمہ تحقیق و حواشی: حافظ زبیر علی زئی، اشاعت اول، مکتبة اسلامیه، لاہور.

۳۲: **التمهید**: امام ابن عبد البر، الطبعة الاولٰی، المکتبة القدوسیة، لاہور.

۳۳: **المصنف**: امام عبدالله بن محمد ابی شیبة، الطبعة الاولٰی، المجلس العلمی، بیروت.

۳۴: **المصنف**: امام عبد الرزاق بن همام، الطبعة الثانیة، المکتب الاسلامی، بیروت.

۳۵: **المسند الحمیدی**: امام عبدالله بن الزبیر الحمیدی، دارالفکر.

۳۶: **المسند الحمیدی**: امام عبدالله بن زبیر الحمیدی، الطبعة الثانیة، دارالمامون، دمشق.

۳۷: **المسند البزار**: امام احمد بن عمرو البزار، الطبعة الاولٰی، دارالکتب العلمیة، بیروت.

۳۸: **مسند ابی الجعد**: امام علی بن الجعد الجوهری، الطبعة الثانیة، دارالکتب العلمیة، بیروت.

۳۹: **مسند ابی داود الطیالسی**: امام سلیمان بن داود الطیالسی، الطبعة الاولٰی، دارالکتب العلمیة، بیروت.

۴۰: **مسند ابی یعلی**: امام ابویعلی احمد بن ابی علی الموصلی، سنة الطبع ۲۰۱۳م، دارالحدیث، القاهره.

٤١: **مسند الصحابة**: امام محمد بن هارون الرویانی ، الطبعة الاولٰی ، دارالکتب العلمیة ، بیروت .

٤٢: **مسند الشاشی**: امام هیثم بن کلیب الشاشی ، الطبعة الاولٰی ، دارالکتب العلمیة ، بیروت .

٤٣: **مسند عبد بن حمید**: امام عبد بن حمید ، عالم الکتب ، بیروت .

٤٤: **مسند اسحاق بن راهویه**: امام اسحاق بن ابراهیم بن راهویه ، الطبعة الاولٰی ، دارالکتاب العربی ، بیروت .

٤٥: **مسند الشامیین**: امام سلیمان بن احمد الطبرانی ، الطبعة الاولٰی ، موسسة الرسالة ، بیروت .

٤٦: **المعجم الکبیر** : امام سلیمان بن احمد الطبرانی ، الطبعة الاولٰی ، دار احیاء التراث العربی ، بیروت .

٤٧: **المعجم الاوسط**: امام سلیمان بن احمد الطبرانی ، الطبعة الاولٰی ، دارالکتب العلمیة ، بیروت .

٤٨: **المعجم الصغیر**: امام سلیمان بن احمد الطبرانی ، الطبعة الثانیة ، موسسة الریان ناشرون .

٤٩: **کتاب الدعاء**: امام سلیمان بن احمد الطبرانی ، سنة الطبع ٢٠٠٧م ، دارالحدیث ، القاهرة .

٥٠: **طرق حدیث من کذب علی**: امام سلیمان بن احمد الطبرانی ، المکتبة الشاملة .

٥١: **مکارم الاخلاق**: امام سلیمان بن احمد الطبرانی ، المکتبة الشامله .

٥٢: **مکارم الاخلاق**: امام محمد بن جعفر الخرائطی ، الطبعة الاولٰی ، الفاروق الحدیثة ، القاهرة .

٥٣: **مساوی الاخلاق**: امام محمد بن جعفر الخرائطی ، الطبعة الاولٰی ، مکتبة السوادی ، جده .

٥٤: **مکارم الاخلاق**: امام عبداللّٰه بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٥٥: **الورع**: امام عبداللّٰه بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٥٦: **الاهوال**: امام عبداللّٰه بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٥٧: **التهجد وقیام اللیل**: امام عبداللّٰه بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٥٨: **الشکر للّٰه**: امام عبداللّٰه بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٥٩: **قری الضیف**: امام عبداللّٰه بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٦٠: **اصطناع المعروف**: امام عبداللّٰه بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٦١: **الهم والحزن**: امام عبداللّٰه بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٦٢: **الاولیاء**: امام عبداللّٰه بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٦٣: **المرض والکفارات** : امام عبداللّٰه بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ،

بیروت .

٦٤: **قضاء الحوائج**: امام عبداللّٰہ بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٦٥: **العقوبات**: امام عبداللّٰہ بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٦٦: **الصمت وآداب اللسان**: امام عبداللّٰہ بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٦٧: **العقل**: امام عبداللّٰہ بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٦٨: **العیال**: امام عبداللّٰہ بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٦٩: **اصلاح المال**: امام عبداللّٰہ بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٧٠: **قصر الامل**: امام عبداللّٰہ بن محمد ابن ابی الدنیا ، الطبعة الاولٰی ، المکتبة العصریة ، بیروت .

٧١: **الادب المفرد**: امام محمد بن اسماعیل البخاری ، ترجمہ: محمد ارشد کمال ، اشاعت ٢٠١٥ء ، مکتبہ اسلامیہ .

٧٢: **آداب المعاشرت**: اردو ترجمہ الادب المفرد ، طباعت ٢٠٠٥ء ، دارالاشاعت کراچی .

٧٣: **کشف الاستار**: حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الهیثمی ، الطبعة الاولٰی ، الرسالة العالمیة ، دمشق .

٧٤: **شرح مشکل الاثار**: ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی ، الطبعة الثالثة ، الرسالة العالمیة .

٧٥: **شرح السنة**: امام الحسین بن مسعود البغوی ، الطبعة الثانیة ، المکتب الاسلامی ، بیروت .

٧٦: **المخلصلیات**: امام محمد بن عبد الرحمن ابوطاهر المخلص ، الطبعة الاولٰی ، وزارة الاوقاف ، دولة قطر .

٧٧: **الفتن**: امام نعیم بن حماد المروزی ، سن اشاعت اپریل ٢٠١٥ء ، العلم ٹرسٹ ، لاهور .

٧٨: **البعث**: امام عبد اللّٰہ بن ابی داود السجستانی ، الطبعة الاولٰی ، مکتبة عباد الرحمن ، مصر .

٧٩: **الفوائد**: امام تمام بن محمد الرازی ، المکتبة الشاملة .

٨٠: **تهذیب الاثار**: امام محمد بن جریر الطبری ، القدس ، القاهرہ .

٨١: **الاحادیث المختارة**: حافظ محمد بن عبد الواحد الضیاء المقدسی ، المکتبة الشاملة .

٨٢: **الاموال**: ابن زنجویہ ، المکتبة الشاملة .

٨٣: **المحاملی**: امام الحسین بن اسماعیل المحاملی ، المکتبة الشاملة .

٨٤: **جز من حدیث لوین**: ابوجعفر محمذ بن سلیمان ، المکتبة الشاملة .

٨٥: **الطیوریات**: امام ابوطاهر احمد بن محمد السلفی ، المکتبة الشاملة .

۸۶: **العزلة**: محمد بن محمد الخطابی ، المکبة الشاملة .

۸۷: **مشکاة المصابیح**: محمد بن عبد اللّٰہ الخطیب ، تحقیق حافظ زبیر علی زئی ، اشاعت نومبر ۲۰۱۱ء، مکتبہ اسلامیہ لاہور .

۸۸: **اضواء المصابیح**: فی تحقیق مشکوٰۃ المصابیح ، ترجمہ تخریج و فوائد: حافظ زبیر علی زئی ، اشاعت اپریل ۲۰۱۱ء، مکتبہ اسلامیہ لاہور .

۸۹: **مرقاۃ المفاتیح**: علامہ علی بن سلطان القاری ، مترجم: مولانا راو محمد ندیم ، مکتبہ رحمانیہ ، لاہور .

۹۰: **مجمع الزوائد**: علامہ نور الدین علی بن ابی بکر الهیثمی ، الطبعة الاولیٰ ، دارالکتب العلمیة ، بیروت .

۹۱: **معجم ابی یعلی**: امام ابویعلی الموصلی ، المکتبة الشاملة .

۹۲: **المعجم**: امام احمد بن محمد بن الاعرابی ، الطبعة الاولی ، دار ابن الجوزی ، المملکة العربیة السعودیة .

۹۳: **معجم الشیوخ**: حافظ علی بن الحسن ابن عساکر ، الطبعة الاولیٰ ، دارالبشائر ، دمشق .

۹٤: **معجم السفر**: حافظ ابوطاهر احمد بن محمد السلفی ، الطبعة الاولیٰ ، مجمع البحوث الاسلامیة ، اسلام آباد .

۹۵: **الاحاد والمثانی**: امام احمد بن عمرو بن ابی عاصم ، المکتبة الشاملة .

۹٦: **السنة**: امام احمد بن عمرو بن ابی عاصم ، الطبعة الخامسة ، المکتب الاسلامی ، بیروت .

۹۷: **السنة**: امام عبد اللّٰہ بن احمد بن حنبل ، الطبعة الرابعة ، دار عالم الکتب ، الریاض .

۹۸: **الزهد**: امام احمد بن حنبل ، الطبعة الاولی ، دار الغد الجدید ، مصر .

۹۹: **الزهد**: امام احمد بن حنبل ، مترجم: شاہ محمد چشتی ، اشاعت دسمبر ۲۰۰۹ء، ادارہ پیغام القرآن .

۱۰۰: **الزهد**: امام ابوداود سلیمان ابن اشعث ، مؤسسة ابی عبید للنشر ، القاهرة .

۱۰۱: **الزهد**: امام هناد بن السری ، الطبعة الاولیٰ ، دار الخلفاء ، الکویت .

۱۰۲: **الزهد**: امام احمد بن عمرو بن ابی عاصم ، الطبعة الثانیة ، دارالکتب العلمیة ، بیروت .

۱۰۳: **الزهد الکبیر**: امام احمد بن الحسین البیهقی ، الطبعة الثالثة ، مؤسسة الکتب الثقافیة ، بیروت .

۱۰٤: **الزهد**: امام عبداللّٰہ بن المبارک المروزی ، الطبعة الثالثة ، دارالکتب العلمیة ، بیروت .

۱۰۵: **امثال الحدیث**: ابومحمد الحسن الرامهرمزی ، الطبعة الاولیٰ ، الدار السلفیة ، بومبی ، الهند .

۱۰٦: **امثال الحدیث**: امام ابوالشیخ عبد اللّٰہ بن محمد الاصبهانی ، المکتبة الشاملة .

۱۰۷: **دلائل النبوۃ:** امام احمد بن الحسین البیہقی ، سنۃ الطبع ۲۰۰۷م ، دارالحدیث ، القاھرہ .
۱۰۸: **جامع بیان العلم وفضلہ:** ابوعمر یوسف بن عبد البر ، الطبعۃ العاشرۃ ، دار ابن الجوزی المملکۃ العربیۃ السعودیۃ .
۱۰۹: **احادیث الصحیحۃ:** محمد ناصر الدین الالبانی ، ترجمہ و تبویب و فوائد: عبد المنان راسخ ، محفوظ احمد اعوان ، اشاعت ۲۰۰۹ء ، مکتبہ قدوسیہ ، لاہور .
۱۱۰: **الترغیب:** حافظ عمر بن احمد ابن شاہین ، الطبعۃ الاولٰی ، دار ابن الجوزی ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ .
۱۱۱: **الترغیب والترھیب:** امام اسماعیل بن محمد الاصبھانی ، الطبعۃ الاولٰی ، دار المدائن العلمیۃ .
۱۱۲: **فقہ الاسلام:** شرح بلوغ المرام ، شارح مترجم و مخرج: حافظ عمران ایوب لاہوری ، دسمبر ۲۰۰۶ء ، فقہ الحدیث پبلیکیشنز ، لاہور .
۱۱۳: **تفہیم الاسلام:** شرح بلوغ المرام ، مترجم و شارح: حافظ عباس انجم گوندلو ی ، دارالقدس .
۱۱٤: **اسلام کے احکام و آداب:** شرح اربعین نووی ، ترجمہ و فوائد: پروفیسر سعید مجتبی سعیدی ، دارالسلام ، لاہور .
۱۱۵: **ریاض الصالحین:** علامہ یحیی بن شرف النووی ، ترجمہ و فوائد: حافظ صلاح الدین یوسف ، اشاعت دسمبر ۱۹۹۷ء ، دارالسلام ، لاہور .
۱۱٦: **تاریخ مدینۃ دمشق:** حافظ علی بن الحسین ابن عساکر ، دارالفکر ، بیروت .
۱۱۷: **تاریخ مدینۃ السلام:** حافظ احمد بن علی الخطیب البغدادی ، الطبعۃ الاولٰی ، دارالغرب الاسلامی ، بیروت .
۱۱۸: **التاریخ الکبیر:** امام محمد بن اسماعیل البخاری ، الفاروق الحدیثیۃ ، القاھرۃ .
۱۱۹: **التاریخ:** امام یحیی بن معین (روایۃ الدوری) ، الطبعۃ الاولٰی ، الفاروق الحدیثۃ ، القاھرہ .
۱۲۰: **تاریخ جرجان:** حمزہ بن یوسف السھمی ، مکتبۃ ابن تیمیۃ ، القاھرہ .
۱۲۱: **تاریخ اصبھان:** حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللّٰہ الاصبھانی ، الطبعۃ الاولٰی ، دارالکتب العلمیۃ ، بیروت .
۱۲۲: **تاریخ واسط:** اسلم بن سھل الواسطی ، الطبعۃ الاولٰی ، عالم الکتب ، بیروت .
۱۲۳: **البدایۃ والنھایۃ:** حافظ اسماعیل بن کثیر ، مکتبۃ رشیدیہ ، کوئٹہ .
۱۲٤: **طبقات المحدثین:** امام ابوالشیخ عبد اللّٰہ بن محمد الاصبھانی ، الطبعۃ الاولٰی ، دارالکتب العلمیۃ ، بیروت .
۱۲۵: **المغازی:** محمد بن عمر الواقدی ، الطبعۃ الاولٰی ، عالم الکتب ، بیروت .

۱۲۶: **الطبقات الکبیر**: امام محمد بن سعد، الطبعة الثانیة، مکتبة الخانجی، القاهره.

۱۲۷: **طبقات الصوفیة**: ابوعبد الرحمن السلمی، المکتبة الشاملة.

۱۲۸: **الثقات**: حافظ محمد بن حبان البستی، الطبعة الاولٰی، الفاروق الحدیثة.

۱۲۹: **المجروحین**: حافظ محمد بن حبان البستی، الطبعة الثانیة، دارالصمیعی، المملکة العربیة السعودیة.

۱۳۰: **الکامل فی ضعفاء الرجال**: حافظ ابواحمد عبد اللّٰه بن عدی الجرجانی، الطبعة الاولٰی، دارالکتب العلمیة، بیروت.

۱۳۱: **الضعفاء**: امام محمد بن عمرو العقیلی، الطبعة الاولٰی، دار الصمیعی، المملکة العربیة السعودیة.

۱۳۲: **میزان الاعتدال**: حافظ محمد بن احمد الذهبی، دارالفکر.

۱۳۳: **تذکرة الحفاظ**: حافظ محمد بن احمد الذهبی، مکتبة رحمانیه، لاهور.

۱۳۴: **تهذیب الکمال**: حافظ ابوالحجاج جمال الدین المزی، الطبعة الاولٰی، دارالکتب العلمیة، بیروت.

۱۳۵: **لسان المیزان**: حافظ احمد بن علی ابن حجر العسقلانی، الطبعة الثانیة، داراحیاء التراث، بیروت.

۱۳۶: **العلل ومعرفة الرجال**: امام احمد بن حنبل، الطبعة الاولی، الفاروق الحدیثة، القاهرة.

۱۳۷: **علل الحدیث**: امام عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی، الطبعة الاولی، الفاروق الحدیثة القاهره.

۱۳۸: **شرح علل الحدیث**: امام محمد بن احمد بن عبد الهادی الدمشقی الصالحی، الطبعة الاولٰی، الفاروق الحدیثة، القاهره.

۱۳۹: **المراسیل**: امام عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی، المکتبة الاثریة، سانگله هل، پاکستان.

۱۴۰: **العلل الواردة**: امام عمر بن احمد الدارقطنی، الطبعة الاولٰی، دار طیبة، المملکة العربیة السعودیة.

۱۴۱: **سوالات البرذعی**: امام ابوزرعة الرازی، الطبعة الاولی، الفاروق الحدیثة، القاهرة.

۱۴۲: **معرفة علوم الحدیث**: حافظ ابوعبد اللّٰه محمد بن عبد اللّٰه الحاکم النیسابوری، الطبعة الثانیة، مکتبة المعارف، الریاض.

۱۴۳: **معرفة الصحابة**: حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللّٰه الاصبهانی، المکتبة الشاملة.

۱۴۴: **حلیة الاولیاء**: حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللّٰه الاصبهانی، سنة الطبع: ۲۰۰۹م، دارالحدیث،

القاہرہ.

١٤٥: **السلسلة الاحاديث الضعيفة**: محمد ناصر الدين الالبانی، الطبعة الثانية، مكتبة المعارف، الرياض.

١٤٦: **السلسلة الاحاديث الصحيحة**: محمد ناصر الدين الالبانی، طبع ١٩٩٥م، مكتبة المعارف، الرياض.

١٤٧: **ارواء الغليل**: محمد ناصر الدين الالبانی، دارالكتب، پشاور، پاكستان.

١٤٨: **انوار الصحيفة**: حافظ زبير علی زئی، الطبع ١٤٣٣هـ، المكتبة الاسلامية، لاهور.

١٤٩: **الموضوعات**: امام عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی، الطبعة الثانية، دارالكتب العلمية، بيروت.

١٥٠: **العلل المتناهية**: امام عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی، الطبعة الثانية، دارالكتب العلمية، بيروت.

١٥١: **الام**: امام محمد بن ادريس الشافعی، سنة الطبع ٢٠٠٨م، دارالحديث، القاهره.

١٥٢: **الفقيه والمتفقه**: حافظ احمد بن علی الخطيب البغدادی، الطبعة الاولٰی، مكتبه شان اسلام، پشاور.

١٥٣: **المتفق والمفترق**: حافظ احمد بن علی الخطيب البغدادی، المكتبة الشاملة.

١٥٤: **الخطب والمواعظ**: لابی عبيد، المكتبة الشاملة.

١٥٥: **طب نبوی**: حافظ شمس الدين ابن القيم، ترجمه: عزيز الرحمن اعظمی، اشاعت ٢٠١٣ء، مكتبه اسلاميه، لاهور.

١٥٦: **اهل حديث ايك صفاتی نام**: حافظ زبير علی زئی، اشاعت اول، مكتبه اسلاميه، لاهور.

١٥٧: **ازارة المومن**: عبد الرحمن الله دتا الذهبی، ايڈيشن ١٥، تاندليانواله، فيصل آباد.

١٥٨: **شفاعت كا بيان**: محمد اقبال كيلانی، حديث پبلی كيشنز، لاهور.

١٥٩: **سفارش كرو اجر پاؤ**: شهزاده نايف بن ممدوح، ترجمه رضوان الله رياضی، الفرقان ترسٹ

☆......☆......☆